



# جامع ترمذی شریف

جمالیہ



تصنیف  
امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سوارہ ترمذی



ترجمہ  
ابوالعلاء محمد الدین بہانگیر  
آدام اللہ تعالیٰ معالیہ وبارک آیامہ ولیالیہ

# علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں ڈاؤن لوڈ کرنے کے ٹیکرام پر ان چینل و گروپ کو جوائن کریں

[https:// telegram.me/ Tehqiqat](https://telegram.me/Tehqiqat)

<https:// telegram.me/ faizanealahazrat>

<https:// telegram.me/ FiqaHanfiBooks>

<https:// t.me/ misbahilibrary>

آرکائیو لنک

<https:// archive.org/ details/ @zohaibhasanattari>

[https:// archive.org/ details/ @muhammad\\_tariq](https:// archive.org/ details/ @muhammad_tariq)

[\\_hanafi\\_sunni\\_lahori](https:// archive.org/ details/ @muhammad_tariq_hanafi_sunni_lahori)

بلوگسپوٹ لنک

<http:// ataunnabi.blogspot.in>

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



جہانگیر

# جامع ترمذی شریف

3

تصنیف

امام ابو علی محمد بن عیسیٰ بن سوزا ترمذی

ترجمہ

ابوالعلاء محمد بن محمد بن عیسیٰ بن سوزا ترمذی

آدام اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وبارک آیامہ ولیالیہ

زبید سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور  
فون: 042-37246006

شبیر برادرز

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ



نام کتاب \_\_\_\_\_ جامع ترمذی شریف 3

مترجم \_\_\_\_\_ ابو العلاء محمد بن محمد بن ابی بکر

پروف ریڈنگ \_\_\_\_\_ ملک محمد یونس

کمپوزنگ \_\_\_\_\_ ورڈز میکر

باہتمام \_\_\_\_\_ ملک شبیر حسین

سن اشاعت \_\_\_\_\_ مارچ 2011ء

سرورق \_\_\_\_\_ اے ایف ایس ایڈورٹائزر  
0345-4653373

طباعت \_\_\_\_\_ اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ

جميع حقوق الطبع محفوظة للناس

All rights are reserved

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

پبلیشرز سٹیٹو، اردو بازار لاہور  
اے 042-37246006

شبیر برادرز

ضروری التماس

قارئین کرام! ہم نے اپنی بساط کے مطابق اس کتاب کے متن کی تصحیح میں پوری کوشش کی ہے، تاہم پھر بھی آپ اس میں کوئی غلطی پائیں تو ادارہ کو آگاہ ضرور کریں تاکہ وہ درست کر دی جائے۔ ادارہ آپ کا بے حد شکرگزار ہوگا۔



For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

## اصطلاحات حدیث

اس حقیقت سے ہر شخص آگاہ ہے کہ دنیا میں مختلف اشیاء سے واقفیت کے حصول کے لیے مختلف علوم و فنون ایجاد کیے گئے ہیں۔ عام طور پر کسی علم میں کسی شے کی حقیقت اور اس کے احوال زیر بحث لائے جاتے ہیں تاہم بعض اوقات کسی علم سے واقفیت اور شناسائی کا حصول آسان کرنے کے لیے مزید کسی علم کو ایجاد کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

علم حدیث وہ فن ہے جس میں اسلام کی تعلیمات کا بنیادی ماخذ یعنی نبی اکرم ﷺ کی شخصیت، احوال، فرامین وغیرہ کا ذکر کیا جاتا ہے لیکن اس فن کو سیکھنے کے کچھ خاص قواعد ہیں جنہیں ”علم اصول حدیث“ کا نام دیا گیا ہے۔ یہ بالکل اسی طرح ہے جسے کسی زبان کو سیکھنے کے دو طریقے ہیں لسانیات یعنی زبان سے متعلق ادب کا مطالعہ اور قواعد یعنی اس زبان کی گرامر کا علم، علم اصول حدیث کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسی علم کے قواعد و ضوابط کی روشنی میں کوئی محدث یا فقیہ کسی حدیث کی استنادی حیثیت کا فیصلہ کر سکتا ہے۔

ابتدائی دو صدیوں کے دوران حدیث کی روایت کا زیادہ تر کام زبانی بیان تک محدود رہا، کوئی شخص اپنے استاد سے کوئی حدیث سُن کر اسے اپنے شاگردوں تک منتقل کر دیتا تھا اس نقل کے دوران اس بات کا امکان موجود تھا کہ وہ راوی اپنی کسی فطری یا فکری کمزوری کے باعث حدیث کے الفاظ نقل کرنے میں کسی شعوری یا غیر شعوری غلطی یا غلط فہمی کا مرتکب ہو جاتا پھر یہ پہلو بھی قابل غور تھا کہ دوسری صدی ہجری میں بہت سے فرقے نمودار ہو چکے تھے جن میں سے بہت سے لوگوں نے اپنے باطل مزعومات کی تائید میں جھوٹی روایات ایجاد کر کے نبی اکرم ﷺ کی طرف منسوب کر کے بیان کرنا شروع کر دی تھیں اس لیے صحیح اور غلط، مستند اور غیر مستند کے درمیان فرق کی وضاحت کے لیے محدثین نے اصول حدیث کا فن ایجاد کیا۔

”اصول حدیث“ کی تمام تر بحث تین امور کے گرد گھومتی ہے:

(I) سند (II) متن (III) راوی

ان تینوں موضوعات پر بحث کرنے سے پہلے ہم چند بنیادی قواعد کی وضاحت کریں گے۔

### علم اصول حدیث کی تعریف

یہ وہ علم ہے جس کے ذریعے ایسے قواعد کی واقفیت حاصل کی جاتی ہے جن کی مدد سے کسی روایت کے متن یا اس کی سند کو قبول کرنے یا مسترد کرنے کا فیصلہ کیا جاسکے۔

### علم اصول حدیث کا فائدہ

اس علم سے واقفیت کے نتیجے میں انسان صحیح اور غلط، مستند اور غیر مستند حدیث کے درمیان فرق کر سکتا ہے۔  
سند: اس سے مراد راویوں کے اسماء کا وہ سلسلہ ہے جن کے وساطت سے حدیث نقل ہوئی ہے۔

متن: اس سے مراد وہ مضمون ہے جو نبی اکرم ﷺ یا کسی صحابی کے قول و فعل کے ذکر پر مشتمل ہو۔  
سند کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم

سند کے اعتبار سے حدیث کی دو بنیادی قسمیں ہیں:

(I) متواتر (II) غیر متواتر

غیر متواتر کی مزید تین ذیلی قسمیں ہیں:

(I) مشہور (II) عزیز (III) غریب

ذیل میں ہم تمام اقسام کی تعریفات بیان کریں گے۔

متواتر کی تعریف: متواتر کا لغوی معنی کسی چیز کا مسلسل اور لگاتار ہونا ہے اور محدثین کی اصطلاح میں ”متواتر“ ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس کی سند میں ہر طبقے میں اتنی کثیر تعداد میں راوی موجود ہوں کہ ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر اتفاق کر لینا ناممکن ہو۔

اس تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خبر متواتر کے لیے تین چیزیں شرط ہیں:

(I) اس حدیث کے راوی کثیر تعداد میں ہوں۔

(II) یہ کثرت تمام طبقات میں پائی جاتی ہو۔

(III) ان سب کا کسی جھوٹی بات کو نقل کرنے پر متفق ہونا ناممکن ہو۔

نوٹ: یہاں محدثین نے ایک اصول بیان کیا ہے اور وہ یہ کہ ان سب راویوں نے کوئی ایسی بات نقل کی ہو جو کسی ایسی چیز سے متعلق ہو جس کا تعلق عالم محسوسات کے ساتھ ہو، کوئی عقلی یا نظریاتی بات اس بارے میں دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ اس طرح ہر مکتبہ فکر کے بہت سے افراد کوئی ایسا نظریہ نقل کر دیتے ہیں جو بنیادی طور پر غلط ہوتا ہے۔

خبر متواتر کا حکم: خبر متواتر کے ذریعے انسان کسی واقعہ کے بارے میں ایسا یقینی علم حاصل کر لیتا ہے جیسے اس نے بذات خود اس کا مشاہدہ کیا ہو اس لیے خبر متواتر کے تمام راویوں کے حالات کا علم نہ بھی ہو تو بھی ایسی خبر کے ذریعے عمل واجب ہو جاتا ہے۔  
محدثین نے خبر متواتر کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

(I) لفظی متواتر: اس سے مراد وہ متواتر حدیث ہے جس کے الفاظ تواتر کے ساتھ منقول ہوں۔

(II) معنوی متواتر: اس سے مراد وہ متواتر حدیث ہے جس کے الفاظ مختلف ہوں لیکن معنی ایک ہوں۔

معنوی متواتر کی درج ذیل قسمیں ہیں:

(I) مختلف روایات کا تعلق ایک ہی بات سے ہو لیکن اس بارے میں الفاظ کی ویشی وغیرہ کے ہمراہ منقول ہوں۔

(II) مختلف واقعات کے بارے میں الفاظ کی کمی و بیشی کے ہمراہ مختلف روایات منقول ہوں لیکن ان سب سے ثابت ہونے

والا بنیادی نکتہ مشترک ہو جیسے نبی اکرم ﷺ سے معجزات کا صدور وغیرہ

خبر واحد کے مقابلے میں متواتر احادیث کی تعداد بہت کم ہے تاہم محدثین نے متواتر روایات کو مجموعے کو شکل میں مرتب کیا

ہے۔ ان میں درج ذیل دو کتابیں زیادہ مشہور ہیں:

(i) الا زہار للمتاثرہ از امام جلال الدین سیوطی

(ii) نظم المتناثر از امام محمد بن جعفر الکتانی

غیر متواتر حدیث کی تین قسمیں ہیں:

(1) مشہور: محدثین کی اصطلاح میں ایسی حدیث کو مشہور کہا جاتا ہے جسے ہر زمانے میں کم از کم تین راوی روایت کریں اور کسی بھی طبقے میں راویوں کی تعداد تین سے کم نہ ہو۔ بعض محدثین نے یہاں ایک اور اصطلاح ”مستفیض“ کا بھی ذکر کیا ہے اس سے مراد کیا ہے؟ اس بارے میں محدثین کے دوران اختلاف پایا جاتا ہے بعض محدثین کے نزدیک یہ اصطلاح ”مشہور“ کے مترادف ہے جبکہ بعض دیگر محدثین کے نزدیک ان دونوں اصطلاحات کے درمیان عموم خصوص مطلق کی نسبت پائی جاتی ہے۔

نوٹ: یہاں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ لفظ ”مشہور“ بعض اوقات اپنے مخصوص اصطلاحی مفہوم کی بجائے عرفی معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد وہ احادیث ہوتی ہیں جو عرف عام میں شہرت رکھتی ہوں۔

(ii) عزیز: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند کے اکثر طبقات میں کم از کم تین راوی ہوں اور کسی ایک یا ایک سے زیادہ

طبقاتوں میں کم از کم دوراوی ہوں۔

بعض اہل علم نے عزیز کی یہ تعریف کی ہے کہ اس کی سند کے ہر طبقے میں کم از کم دوراوی موجود ہوں۔

(iii) غریب: اس سے مراد وہ روایت ہے جس کی سند کے کسی بھی ایک طبقے میں صرف ایک راوی ہو۔

بعض محدثین نے ایسی روایت کے لیے ”غریب“ کی بجائے ”فرد“ کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

محدثین نے حدیث غریب کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

(i) ایسی روایت جسے صرف ایک صحابی نے نقل کیا ہو اور سند کے بقیہ طبقات کے راویوں کی تعداد زیادہ ہو۔

(ii) ایسی روایت جس میں صحابی کے علاوہ کسی اور طبقے میں صرف ایک راوی موجود ہو۔

محدثین نے ”غریب“ حدیث کی ایک اور تقسیم کی بھی نشاندہی کی ہے۔

(i) اس ایک راوی نے جو سند یا متن نقل کیا ہے وہ اس کے علاوہ کسی اور دوسرے راوی سے منقول نہ ہو بلکہ وہ پہلا راوی اس

روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو۔

(ii) اس ایک سند میں کسی ایک طبقے میں وہ اکیلا راوی ہو، تاہم وہی روایت کسی اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہو۔

### مقبول و مردود

(iii) خبر واحد خواہ وہ مشہور ہو یا غریب، اسے ایک اور حوالے سے بھی تقسیم کیا گیا ہے اس کی دو قسمیں ہیں:

(i) مقبول (ii) مردود

خبر مقبول کو دو طرح سے تقسیم کیا گیا ہے۔

(i) صحیح اور حسن (ii) معمول بہ اور غیر معمول بہ

صحیح کی دو ذیلی قسمیں ہیں:

(i) صحیح لذاتہ (ii) صحیح لغيرہ

اسی طرح حسن کی بھی دو قسمیں ہیں:

(i) حسن لذاتہ (ii) حسن لغيرہ

ان چاروں اقسام کی تعریفات درج ذیل ہیں:

”صحیح“ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں آغاز سے لے کر اختتام تک تمام راویوں کی کڑی متصل ہو وہ تمام راوی عادل ہوں ضابط ہوں اور اس حدیث کے متن میں کوئی شد و ذعلت نہ ہو۔

گویا اس تعریف میں پانچ بنیادی چیزوں کا ذکر ہے جن میں سے ایک شرط کا تعلق حدیث کے متن کے ساتھ ہے جبکہ بقیہ چار شرطیں حدیث کی سند کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں جن میں سے دو کا تعلق راوی کی شخصیت سے ہے اور ایک شرط راویوں کے ایک دوسرے سے تعلق پر مشتمل ہے جبکہ پانچویں شرط یعنی علت سند اور متن دونوں سے متعلق ہو سکتی ہے۔

”صحیح“ کا حکم: محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ صحیح پر عمل کرنا واجب ہے۔ علم اصول فقہ کے ماہرین صحیح حدیث کو شرعی احکام کا بنیادی ماخذ قرار دیتے ہیں جس کی مخالفت کرنے کا کسی کو حق حاصل نہیں ہے۔

ایک اہم اصول: اصول یہ ہے کہ بعض اوقات کوئی لفظ اپنے لغوی یا عرفی معنی میں استعمال ہوتا ہے پھر کسی ایک فن کے ماہرین اسے اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ کو دو مختلف فنون کے ماہرین اپنی اپنی مخصوص اصطلاح میں استعمال کرتے ہیں اس لیے یہ بات ہمیشہ پیش نظر رہے کہ ”صحیح“ محدثین کی مخصوص اصطلاح ہے اور اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں مذکورہ بالا پانچ شرائط پائی جاتی ہوں اگر محدثین کسی حدیث کے بارے میں یہ کہہ دیں کہ یہ حدیث ”صحیح“ نہیں ہے تو اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوگا کہ وہ حدیث ”غلط“ ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اس حدیث میں مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک یا چند ایک شرائط موجود نہیں ہیں۔

صحیح لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہوتی ہے جو درحقیقت ”حسن لذاتہ“ ہی ہو لیکن کسی اور سند کے ہمراہ منقول ہو جو پہلی سند کے برابر یا اس سے زیادہ مستند ہو۔ ایسی ”حسن لذاتہ“ حدیث کو ”صحیح لغیرہ“ کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بذات خود صحیح نہیں ہوتی لیکن دوسری سند کی وجہ سے اس کی حیثیت مزید مستند ہو جاتی ہے۔

صحیح لغیرہ کا حکم: یہ حدیث صحیح لذاتہ سے کم اور حسن لذاتہ سے زیادہ مستند ہوتی ہے۔

”حسن“ کی تعریف: حسن اس حدیث کو کہتے ہیں جو صحیح اور ضعیف کی درمیانی حیثیت کی حامل ہو لیکن اس کی اصطلاحی تعریف کیا ہوگی؟ اس بارے میں محدثین کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے تاہم حافظ ابن حجر نے اس کی تعریف یوں کی ہے:

”جس روایت کے تمام راوی عادل ہوں سند میں اتصال پایا جاتا ہو۔ نیز اس کے اندر کسی قسم کی کوئی علت یا شد و ذعلت موجود نہ ہوتا ہم اس کے کسی راوی کا ضبط (یاداشت) کمزور ہو تو ایسی حدیث کو ”حسن لذاتہ“ کہا جائے گا۔“

حسن لذاتہ کا حکم: اگرچہ تکنیکی اعتبار سے یہ روایت ”صحیح لذاتہ“ جتنی مستند تو نہیں ہوتی مگر دلیل اور ثبوت کے طور پر پیش کرنے کے حوالے سے یہ ”صحیح لذاتہ“ جتنی مستند ہے یہی وجہ ہے کہ محدثین اور فقہاء اسے سند کے طور پر پیش کرتے ہیں۔

حسن لغیرہ کی تعریف: اس سے مراد وہ ضعیف روایت ہے جو کئی اسناد کے ہمراہ منقول ہوتا ہے اس ضعیف روایت کا ضعف راوی کے فسق یا کذب کی وجہ سے نہ ہو۔

حسن لغیرہ کا حکم: کیونکہ یہ حدیث مقبول ہی کی ایک قسم ہے اس لیے ایسی حدیث سے استدلال کرنا جائز ہے۔ سابقہ سطور میں ہم اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ قابل عمل ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے خبر مقبول کی دو بنیادی قسمیں



ہیں:

(I) معمول بہ (II) غیر معمول بہ

معمول بہ حدیث کی دو قسمیں ہیں:

(I) محکم (II) ناخ

غیر معمول بہ کی بھی دو قسمیں ہیں:

(I) منسوخ (II) مختلف

محکم کی تعریف: اس سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جس کی معارض کوئی حدیث موجود نہ ہو۔ناخ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی وجہ سے کسی دوسری حدیث کا کوئی حکم منسوخ یعنی کالعدم قرار دیا جائے۔مختلف کی تعریف: اس سے مراد وہ مقبول حدیث ہے جس کی معارض کوئی دوسری حدیث موجود ہو اور ان دونوں احادیث کے

درمیان تطبیق ممکن نہ ہو۔

منسوخ کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کا حکم کسی اور حدیث کی وجہ سے کالعدم قرار پائے۔

یہ اصول ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ کسی بھی حدیث پر عمل کرنے سے پہلے سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ آیا اس حدیث کے مضمون کے خلاف کوئی دوسری حدیث تو موجود نہیں ہے؟ اگر کسی حدیث کے مضمون کے خلاف کوئی دوسری حدیث موجود ہو تو پھر سب سے پہلے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ ان دونوں روایات میں سے کوئی ایک منسوخ تو نہیں ہے؟ اگر دونوں میں سے کسی ایک حدیث کا منسوخ ہونا واضح ہو جائے تو ناخ کے مطابق عمل کیا جائے گا، لیکن اگر دونوں میں سے کسی ایک روایت کا منسوخ ہونا کسی دلیل کے ذریعے ثابت نہ ہو سکے تو پھر بعض ذیلی اصول ہیں جن میں سے کسی ایک کی وجہ سے کسی ایک روایت کو دوسری پر ترجیح حاصل ہوگی۔

یہ قانون پیش نظر رکھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ احناف صحیح بخاری کی جن احادیث کے مطابق فتویٰ نہیں دیتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ احناف کے نزدیک ایسی روایات یا تو منسوخ ہوتی ہیں یا کسی اور اصول یا ضابطے کی وجہ سے قابل عمل نہیں ہوتی ہیں اگر آپ ایسی روایات کے بارے میں احناف کے موقف سے آگاہ ہونا چاہیں تو امام ابو جعفر طحاوی کی تصنیف ”مشکل الآثار“ اور ”شرح معانی الآثار“ کا ضرور مطالعہ کریں۔

خبر مردود: علم حدیث کے طالب علم کے لیے یہ جاننا بہت ضروری ہے کہ علم حدیث کی کتابوں میں بہت سی روایات نبی اکرم ﷺ سے منسوب ہیں لیکن یہ تمام روایات قابل قبول نہیں ہیں جو روایات ناقابل قبول ہوں، محدثین انہیں ”خبر مردود“ کہتے ہیں یعنی جسے مسترد کر دیا جائے۔ کسی حدیث کو مسترد کرنے کی بہت سی وجوہات ہیں۔ محدثین نے ان میں سے بعض وجوہات کی موجودگی کے حوالے سے مخصوص اصطلاحات مقرر کی ہیں جبکہ بعض صورتوں کی نشاندہی کے لیے مخصوص اصطلاح مقرر کرنے کی بجائے انہیں ”ضعیف“ کی عمومی اصطلاح میں ذکر کر دیا جاتا ہے۔

ضعیف کی تعریف: وہ روایت جو کسی تکنیکی خامی کی وجہ سے کم از کم حسن کے مرتبے تک بھی نہ پہنچ سکے۔ضعیف کا حکم: ضعیف روایت کے ذریعے کسی بنیادی عقیدے یا فقہی اعتبار سے کسی حلال یا حرام حکم کو ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

نوٹ: یہاں یہ اصول پیش نظر رکھیں کہ کسی حدیث کے ضعیف ہونے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ وہ سرے سے حدیث ہی

نہیں ہے کیونکہ جو بات سرے سے حدیث ہی نہ ہو یعنی کسی نے اسے اپنی طرف سے ایجاد کر کے، گھڑ کر نبی اکرم ﷺ سے منسوب کر دیا ہو تو ایسی روایت کو محدثین کی اصطلاح میں ”موضوع“ کہا جاتا ہے۔

محدثین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ضعیف روایت کو حدیث کے طور پر نقل کیا جاسکتا ہے البتہ موضوع روایت کو حدیث کے طور پر نقل کرنا جائز نہیں ہے۔ ترغیب و ترہیب کے لئے، فضائل کے اظہار کے لئے، وعظ و نصیحت کے لئے، ضعیف روایات کو نقل کیا جاسکتا ہے۔

ضعیف کی اقسام: عام طور پر کسی روایت کے ضعف کا تعلق دو چیزوں سے ہوتا ہے:

(I) سند میں انقطاع آجانا یعنی راویوں کی کڑی کا درمیان سے ٹوٹ جانا۔

(II) کسی راوی میں کسی شخصی خامی کا موجود ہونا۔

کسی حدیث کی سند میں انقطاع کا مطلب یہ ہے کہ سند کے دوران کہیں بھی کسی ایک یا ایک سے زیادہ راویوں کا ذکر نہ ہو یعنی نبی اکرم ﷺ سے لے کر حدیث تحریر کرنے والے محدث تک جن راویوں کے نام بطور حوالہ ذکر کرنے ہوں ان میں سے کسی ایک کا ذکر موجود نہ ہو۔ اصول حدیث کے ماہرین نے اس انقطاع کی دو بنیادی قسمیں بیان کی ہیں۔

(I) سقوط ظاہری: اس سے مراد ایسا انقطاع ہے جسے علم حدیث سے متوسط درجے کی واقفیت رکھنے والا شخص بھی پہچان لے۔

(II) سقوط خفی: اس سے مراد ایسا انقطاع ہے جس سے علم حدیث کے چوٹی کے ماہرین آگاہ ہو سکیں۔

سقوط ظاہری کی چار ممکنہ صورتیں ہیں:

(I) معلق (II) مرسل (III) معطل (IV) منقطع

سقوط خفی کی دو قسمیں ہیں:

(I) مدلس (II) مرسل خفی

ان چھ اقسام کی تعریفات اور ان کے احکام درج ذیل ہیں:

معلق کی تعریف: معلق ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں سے کسی ایک یا ایک سے زائد یا پھر جملہ راویوں کا نام حذف کر دیا جائے۔ مثلاً امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات تراجم ابواب میں یہ بات ذکر کر دیتے ہیں کہ اس بارے میں فلاں صحابی سے یہ حدیث منقول ہے اور اس کا کوئی حوالہ بیان نہیں کرتے۔

معلق کا حکم: کسی بھی حدیث کی سند میں سے کسی بھی ایک راوی کا نام حذف کر دینا درست نہیں ہے کیونکہ اس طرح حدیث کی استنادی حیثیت مشکوک ہو جاتی ہے۔

صحیحین کی معلقات: اگرچہ امام بخاری اور امام مسلم نے اپنی کتابوں میں بعض معلق احادیث نقل کی ہیں تاہم ان کتابوں کے شارحین نے ان معلقات کے دیگر حوالہ جات کی نشاندہی کر دی ہے اور بالفرض اگر کسی ایسی معلق روایت کا مزید کوئی حوالہ نہ مل سکے تو امام بخاری اور امام مسلم کا اسے نقل کر دینا ہی ایک مستند حوالہ ہے۔

مرسل کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس میں صحابی کے علاوہ تمام راویوں کے اسماء مذکور ہوں یعنی کوئی تابعی حدیث نقل کرتے وقت صحابی کا حوالہ دیئے بغیر براہ راست نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کر دے۔

مرسل کا حکم: مرسل کے حکم کے بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہل علم کے نزدیک کیونکہ حدیث

مرسل بھی حدیث منقطع کی ایک قسم ہے اس لیے دیگر منقطع روایات کی طرح یہ بھی غیر مستند قرار دی جائے گی۔ بعض دیگر اہل علم جن میں امام ابو حنیفہ، امام مالک اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بن حنبل شامل ہیں نے یہ نظریہ پیش کیا ہے کہ عام طور پر کوئی تابعی جب کسی روایت کو براہ راست نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ محذوف شدہ راوی کوئی صحابی ہوں گے اور تمام صحابہ کے عادل اور مستند ہونے پر اُمت کا اتفاق ہے اس لیے اگر کسی صحابی کا نام موجود نہ بھی ہو تو بھی وہ روایت مستند قرار پائے گی۔

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے مرسل حدیث کو قبول کرنے کے لیے درج ذیل شرائط پیش کی ہیں:

(i) جس تابعی نے براہ راست نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے وہ اکابر تابعین میں سے ہو کیونکہ اصغر تابعین میں اس بات کا احتمال موجود رہے گا کہ انہوں نے کسی اور تابعی سے یہ حدیث سنی ہو۔

(ii) اس کے شیوخ و اساتذہ مستند اور قابل اعتماد ہوں۔

(iii) علم حدیث کے ماہرین اس کی مخالفت نہ کریں۔

حدیث مرسل کی قبولیت کے لیے درج ذیل شرائط میں سے کسی ایک کا پایا جانا ضروری ہے۔

(i) وہ مرسل حدیث کسی اور حوالے سے مسند حدیث کے طور پر منقول ہو۔

(ii) وہی مرسل روایت کسی اور سند کے ہمراہ کسی اور حوالے سے منقول ہو۔

(iii) وہ مرسل حدیث کسی صحابی کے قول سے موافقت رکھتی ہو۔

(iv) اکثر اہل علم کا فتویٰ اس مرسل حدیث کے مضمون کے مطابق ہو۔

مرسل صحابی: بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی صحابی نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دیتے ہیں۔ حالانکہ اس بارے میں یہ بات یقینی ہوتی ہے کہ وہ صحابی خود اس موقع پر موجود نہیں ہوں گے جس کا لازمی مطلب یہ ہے کہ اس صحابی نے اس روایت کو کسی اور صحابی سے سنا ہوگا مگر پھر اس کا حوالہ دیئے بغیر اسے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے نقل کر دیا جیسے آغاز وحی کے واقعہ اور سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے الفاظ کے بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری کے آغاز میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالے سے روایت نقل کی ہے اور یہ بات یقینی ہے کہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس موقع پر موجود نہیں تھیں اس طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بعض ایسی روایات نقل کی ہیں جن کے بارے میں غالب گمان یہ ہے کہ انہوں نے ان روایات کو کسی اور صحابی سے سنا ہوگا۔

مرسل صحابی کا حکم: محدثین اس بات پر متفق ہیں کہ صحابی کی مرسل حدیث مستند شمار ہوگی کیونکہ تمام صحابہ مستند ہیں۔

معصل کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند میں دو یا دو سے زیادہ راوی موجود نہ ہوں۔

معصل کا حکم: معصل حدیث ضعیف کی ایک قسم ہے اور یہ مرسل اور منقطع سے کم مستند ہوتی ہے۔

منقطع کی تعریف: اس سے مراد وہ حدیث ہے جس کی سند متصل نہ ہو بلکہ اس میں کہیں کسی بھی قسم کا انقطاع موجود ہو۔

عام طور پر جب کوئی تابعی اپنے استاد تابعی کا نام لیے بغیر براہ راست صحابی کے حوالے سے کوئی روایت نقل کر دے تو ایسی حدیث کو منقطع کہا جاتا ہے۔

منقطع کا حکم: یہ کیونکہ حدیث ضعیف کی ایک قسم ہے اس لیے اس کا حکم حدیث ضعیف کی مانند ہوگا۔

## ترتیب

ایمان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول  
(احادیث کا) مجموعہ

باب 1: (نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے:

میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب  
تک وہ کلمہ نہ پڑھ لیں

باب 2: (نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے:

میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب  
تک وہ کلمہ نہ پڑھ لیں اور نماز ادا نہ کریں

باب 3: حضرت جبریل علیہ السلام کا نبی اکرم ﷺ کے سامنے ایمان  
اور اسلام کا ذکر کرنا

باب 4: فرائض کی نسبت ایمان کی طرف کرنا

باب 5: ایمان کا کامل ہونا، اس کا زیادہ ہونا اور کم ہونا

باب 6: حیاء ایمان کا حصہ ہے

باب 7: نماز کی حرمت

باب 8: نماز ترک کرنا

باب 9: زنا کرنے والا زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا

باب 10: (فرمان نبوی ہے) ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان  
اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں“

باب 11: (فرمان نبوی ہے) اسلام کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا  
تھا اور یہ عنقریب غریب الوطن ہو جائے گا

باب 12: منافق کی علامات

باب 13: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

باب 14: جو شخص اپنے بھائی کی تکفیر کرے (اس کا حکم) \_\_\_\_\_

باب 15: جو شخص ایسے عالم میں مرے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا

ہو کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے \_\_\_\_\_

علم کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول  
(احادیث کا) مجموعہ

باب 1: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ  
کرنے تو اسے دین کے بارے میں سوجھ بوجھ عطا کر

دیتا ہے \_\_\_\_\_

باب 2: علم حاصل کرنے کی فضیلت \_\_\_\_\_

باب 3: علم کو چھپانے (کی مذمت) کے بارے میں جو کچھ

منقول ہے \_\_\_\_\_

باب 4: جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہو اس کے بارے میں

تلقین کرنا \_\_\_\_\_

باب 5: علم کا رخصت ہو جانا \_\_\_\_\_

باب 6: جو شخص علم کے ذریعے دنیا کا طلبگار ہو \_\_\_\_\_

باب 7: ”سنی ہوئی (حدیث)“ کی تبلیغ کرنے کی ترغیب \_\_\_\_\_

باب 8: نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے  
کا عظیم گناہ ہونا \_\_\_\_\_

باب 9: جو شخص کوئی حدیث نقل کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ

جھوٹ ہے \_\_\_\_\_

باب 10: نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے متعلق کیا کہنے کی

\_\_\_\_\_

- ۸۶ \_\_\_\_\_ جائے گا
- ۸۷ \_\_\_\_\_ باب 12: ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے
- \_\_\_\_\_ باب 13: جس محفل میں مسلمان اور دیگر (مذہب کے) لوگ  
موجود ہوں، انہیں سلام کرنا
- ۸۸ \_\_\_\_\_ باب 14: سوار شخص کا پیدل کو سلام کرنا
- ۸۸ \_\_\_\_\_ باب 15: (محفل سے) اٹھتے وقت اور بیٹھتے وقت سلام کرنا
- ۸۹ \_\_\_\_\_ باب 16: گھر کے عین سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا
- ۹۰ \_\_\_\_\_ باب 17: کسی کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں جھانکنا
- ۹۱ \_\_\_\_\_ باب 18: اجازت لینے سے پہلے سلام کرنا
- ۹۲ \_\_\_\_\_ باب 19: آدمی کا (طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت  
اپنے گھر جانا مکروہ ہے
- ۹۳ \_\_\_\_\_ باب 20: خط کو خاک آلود کرنا
- ۹۴ \_\_\_\_\_ باب 21: سریانی زبان سکھانا
- ۹۵ \_\_\_\_\_ باب 22: مشرکین کے ساتھ خط و کتابت کرنا
- ۹۶ \_\_\_\_\_ باب 23: مشرکین کی طرف کس طرح خط لکھا جائے
- ۹۷ \_\_\_\_\_ باب 24: خط پر مہر لگانا
- ۹۸ \_\_\_\_\_ باب 25: سلام کرنے کا طریقہ
- ۹۸ \_\_\_\_\_ باب 26: پیشاب کرنے والے شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے
- ۹۹ \_\_\_\_\_ باب 27: آغاز میں ”علیک السلام“ کہنا مکروہ ہے
- ۱۰۱ \_\_\_\_\_ باب 28: محفل کے آخری حصے میں بیٹھنے کا حکم
- ۱۰۲ \_\_\_\_\_ باب 29: راستے میں بیٹھنے کا حکم
- ۱۰ \_\_\_\_\_ باب 30: مصافحہ کرنے کا بیان
- ۱۰۵ \_\_\_\_\_ باب 31: معانقہ کرنا اور بوسہ دینا
- ۱۰۶ \_\_\_\_\_ باب 32: ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا
- ۱۰۷ \_\_\_\_\_ باب 33: مرحبا (خوش آمدید) کہنا

- ۶۱ \_\_\_\_\_ ممانعت ہے؟
- ۶۲ \_\_\_\_\_ باب 11: علم کو تحریر کرنے کا مکروہ ہونا
- ۶۳ \_\_\_\_\_ باب 12: اس بارے میں اجازت کا بیان
- ۶۵ \_\_\_\_\_ باب 13: بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت نقل کرنا
- \_\_\_\_\_ باب 14: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا اس بھلائی پر  
عمل کرنے والے کی مانند ہوتا ہے
- ۶۵ \_\_\_\_\_ باب 15: جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے اور اس کی پیروی  
کی جائے یا گمراہی کی طرف دعوت دے
- ۶۸ \_\_\_\_\_ باب 16: سنت کو اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا
- ۶۹ \_\_\_\_\_ باب 17: نبی اکرم ﷺ نے جس بات سے منع کیا ہو اس سے  
باز آجانا
- ۷۲ \_\_\_\_\_ باب 18: مدینہ منورہ کے عالم کا تذکرہ
- ۷۳ \_\_\_\_\_ باب 19: علم کی عبادت پر فضیلت

اجازت لینے اور دیگر آداب کے بارے میں  
نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

- ۷۸ \_\_\_\_\_ باب 1: سلام کو پھیلانا
- ۷۹ \_\_\_\_\_ باب 2: سلام کی فضیلت کا بیان
- ۷۹ \_\_\_\_\_ باب 3: تین مرتبہ اجازت مانگنا
- ۸۱ \_\_\_\_\_ باب 4: سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟
- ۸۲ \_\_\_\_\_ باب 5: سلام پہنچانا
- ۸۳ \_\_\_\_\_ باب 6: اس شخص کی فضیلت جو سلام میں پہل کرے
- ۸۳ \_\_\_\_\_ باب 7: سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے
- ۸۴ \_\_\_\_\_ باب 8: بچوں کو سلام کرنا
- ۸۵ \_\_\_\_\_ باب 9: خواتین کو سلام کرنا
- ۸۶ \_\_\_\_\_ باب 10: گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا
- \_\_\_\_\_ باب 11: بات چیت (شروع کرنے) سے پہلے سلام کیا

آداب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ	
باب 19: چٹ لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کا حکم	۱۲۶
باب 20: اس عمل کا مکروہ ہونا	۱۲۶
باب 21: پیٹ کے بل (اوندھا) لیٹنا مکروہ ہے	۱۲۷
باب 22: ستر کی حفاظت کرنا	۱۲۸
باب 23: بچے کے ساتھ ٹیک لگانا	۱۲۹
باب 24: آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے	۱۳۰
باب 25: قالین استعمال کرنے کی اجازت	۱۳۰
باب 26: تین آدمیوں کا ایک سواری پر سوار ہونا	۱۳۱
باب 27: اچانک نظر پڑنے کا حکم	۱۳۲
باب 28: عورتوں کا مردوں سے حجاب میں رہنا (یعنی مردوں کو نہ دیکھنا)	۱۳۲
باب 29: شوہر کی اجازت کے بغیر کسی عورت کے ہاں جانے کی ممانعت	۱۳۳
باب 30: عورتوں کے فتنے سے بچنے کی تلقین	۱۳۳
باب 31: بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت	۱۳۵
باب 32: نقلی بال لگانے والی، نقلی بال لگوانے والی، جسم گودنے والی، گدوانے والی خواتین کا حکم	۱۳۵
باب 33: مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین	۱۳۷
باب 34: عورت کا خوشبو لگا کر (گھر سے) باہر نکلتا حرام ہے	۱۳۸
باب 35: مردوں اور عورتوں کی (الگ الگ مخصوص) خوشبو	۱۳۸
باب 36: خوشبو (کا تختہ) واپس کرنا مکروہ ہے	۱۳۹
باب 37: مرد کا مرد کے ساتھ یا عورت کا عورت کے ساتھ	۱۳۹
باب 1: چھینکنے والے کو جواب دینا	۱۰۹
باب 2: جب کوئی چھینکے تو کیا کہے؟	۱۱۰
باب 3: چھینکنے والے کو کیسے جواب دیا جائے؟	۱۱۱
باب 4: چھینکنے پر الحمد پڑھنے والے کو جواب دینا واجب ہے	۱۱۳
باب 5: چھینکنے والے کو کتنی مرتبہ جواب دیا جائے؟	۱۱۳
باب 6: چھینکنے وقت آواز کو پست رکھنا اور چہرے کو ڈھانپ لینا	۱۱۵
باب 7: بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماعتی کو ناپسند کرتا ہے	۱۱۵
باب 8: نماز کے دوران چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے	۱۱۷
باب 9: یہ بات مکروہ ہے: کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس جگہ پر بیٹھا جائے	۱۱۷
باب 10: جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آجائے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے	۱۱۸
باب 11: دو آدمیوں کے درمیان ان سے اجازت لئے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے	۱۱۹
باب 12: حلقے کے درمیان میں بیٹھنا مکروہ ہے	۱۱۹
باب 13: آدمی کا کسی دوسرے کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے	۱۲۰
باب 14: ناخن تراشنا	۱۲۱
باب 15: ناخن تراشنے اور مونچھیں چھوٹی کروانے کی مدت	۱۲۲
باب 16: مونچھیں چھوٹی کروانا	۱۲۳
باب 17: داڑھی تراشنا	۱۲۳
باب 18: داڑھی بڑھانا	۱۲۵

۱۶۱	بات نہ کریں	۱۴۱	مباشرت کرنا حرام ہے
۱۶۱	باب 58: (کچھ دینے کا) وعدہ کرنا	۱۴۱	باب 38: ستر کی حفاظت کرنا
۱۶۳	باب 59: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں“ کہنا	۱۴۲	باب 39: ران، ستر کا حصہ ہے
۱۶۳	باب 60: ”اے میرے بیٹے“ کہنا	۱۴۳	باب 40: پاکیزگی کا بیان
۱۶۵	باب 61: (نومولود) بچے کا نام جلدی رکھنا	۱۴۳	باب 41: صحت کرتے وقت پردہ کرنا
۱۶۵	باب 62: کون سے نام پسندیدہ ہیں؟	۱۴۵	باب 42: حمام میں داخل ہونا
۱۶۶	باب 63: کون سے نام ناپسندیدہ ہیں	۱۴۵	باب 43: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں
۱۶۸	باب 64: نام تبدیل کر دینا	۱۴۷	تصویر یا کتا موجود ہو
۱۶۹	باب 65: نبی اکرم ﷺ کے اسماء کا بیان	۱۴۸	باب 44: مرد کیلئے ”کسم“ سے رنگے ہوئے کپڑے پہننا اور
۱۶۹	باب 66: نبی اکرم ﷺ کے نام اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے	۱۴۸	”وقسی“ استعمال کرنا حرام ہے
۱۶۹	ایک ساتھ استعمال کرنا حرام ہے	۱۵۰	باب 45: سفید کپڑا پہننا
۱۷۱	باب 67: بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں	۱۵۰	باب 46: مردوں کے لئے سرخ رنگ پہننے کی اجازت
۱۷۲	باب 68: شعر موزوں کرنا (یا سنانا)	۱۵۱	باب 47: سبز کپڑا پہننا
۱۷۲	باب 69: (فرمان نبوی ہے) آدمی کے دماغ کا چپ سے بھر	۱۵۲	باب 48: سیاہ لباس پہننا
۱۷۲	جانا اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے: وہ شعر سے	۱۵۲	باب 49: زرد کپڑا پہننا
۱۷۵	بھر جائے	۱۵۲	باب 50: مرد کے لئے زعفران اور خلوق استعمال کرنا
۱۷۶	باب 70: نصاحت اور بیان	۱۵۳	حرام ہے
<div style="border: 1px solid black; border-radius: 15px; padding: 10px; width: fit-content; margin: 10px auto;"> <p>امثال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ</p> </div>		۱۵۳	باب 51: حریر اور دیاج (مردوں کے لئے) پہننا حرام ہے
۱۸۰	باب 1: (فرمان نبوی ہے): اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے	۱۵۵	باب 52: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے: اس کی
۱۸۰	لئے مثال	۱۵۶	نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آئے
۱۸۳	باب 2: نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کی مثال	۱۵۷	باب 53: سیاہ موزا پہننا
۱۸۳	باب 3: نماز، روزے اور صدقے کی مثال	۱۵۷	باب 54: سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت
۱۸۷	باب 4: قرآن پاک پڑھنے والے اور قرآن پاک نہ پڑھنے	۱۵۸	باب 55: (فرمان نبوی ہے) جس شخص سے مشورہ لیا جائے
۱۸۷	والے مومن کی مثال	۱۵۸	وہ امانت دار ہوتا ہے
۱۸۹	باب 5: پانچ نمازوں کی مثال	۱۵۹	باب 56: نحوست کا بیان
		۱۵۹	باب 57: دو آدمی، تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں

۲۳۱	باب 3: سورہ کہف سے متعلق روایات	۱۹۰	باب 6: آدمی، اس کی موت اور اس کی امید کی مثال
۲۳۲	باب 4: سورہ روم سے متعلق روایات		فضائل قرآن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ
۲۳۳	باب 5: سورہ واقعہ سے متعلق روایات		باب 1: سورہ فاتحہ کی فضیلت
۲۳۴	باب 6: سورہ لیل سے متعلق روایات	۱۹۳	باب 2: سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے
۲۳۵	باب 7: سورہ ذاریات سے متعلق روایات	۱۹۲	باب 3: سورہ بقرہ کی آخری آیات
۲۳۶	باب 8: سورہ حج سے متعلق روایات	۱۹۸	باب 4: سورہ آل عمران کا بیان
	باب 9: (فرمان نبوی ہے:) ”قرآن سات حروف پر نازل ہوا“	۱۹۹	باب 5: سورہ کہف کا بیان
۲۳۷		۲۰۰	باب 6: سورہ یسین کی فضیلت
	تفسیر قرآن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ	۲۰۱	باب 7: سورہ حم دخان کی فضیلت
	باب 1: جو شخص اپنی رائے کے ذریعے قرآن کی تفسیر کرے (اس کا حکم)	۲۰۲	باب 8: سورہ الملک کی فضیلت
۲۳۸		۲۰۳	باب 9: سورہ زلزال کا بیان
۲۳۹	باب 2: سورت فاتحہ سے متعلق روایات	۲۰۵	باب 10: سورہ اخلاص کا بیان
۲۴۰	باب 3: سورہ بقرہ سے متعلق روایات	۲۰۷	باب 11: معوذتین کا بیان
۲۴۱	باب 4: سورہ آل عمران سے متعلق روایات	۲۱۱	باب 12: قرآن پاک پڑھنے والے کی فضیلت
۲۴۲	باب 5: سورہ النساء سے متعلق روایات	۲۱۱	باب 13: قرآن پاک کی فضیلت
۲۴۳	باب 6: سورہ مائدہ سے متعلق روایات	۲۱۳	باب 14: قرآن پاک کی تعلیم دینا
۲۴۴	باب 7: سورہ انعام سے متعلق روایات	۲۱۳	باب 15: جو شخص قرآن پاک کا ایک حرف پڑھے اسے کتنا اجر ملے گا؟
۲۴۵	باب 8: سورہ اعراف سے متعلق روایات	۲۱۷	باب 16: نبی اکرم ﷺ کی قرأت کیسی تھی؟
۲۴۶	باب 9: سورہ الانفال سے متعلق روایات		(مختلف طرح کی) قرأت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ
۲۴۷	باب 10: سورہ توبہ سے متعلق روایات	۲۲۲	باب 1: سورہ فاتحہ
۲۴۸	باب 11: سورہ یونس سے متعلق روایات		باب 2: سورہ ہود سے متعلق روایات
۲۴۹	باب 12: سورہ یونس سے متعلق روایات	۲۲۸	
۲۵۰	باب 13: سورہ یوسف سے متعلق روایات	۲۳۰	
۲۵۱	باب 14: سورہ زمر سے متعلق روایات		
۲۵۲	باب 15: سورہ ابراہیم سے متعلق روایات		



۳۷۳	باب 16: سورہ حجر سے متعلق روایات	۳۷۳	باب 42: سورہ عم سجدہ سے متعلق روایات
۳۷۷	باب 17: سورہ نمل سے متعلق روایات	۳۷۶	باب 43: سورہ عم عسک سے متعلق روایات
۳۷۸	باب 18: سورہ بنی اسرائیل سے متعلق روایات	۳۷۷	باب 44: سورہ ذرغف سے متعلق روایات
۳۹۱	باب 19: سورہ کہف سے متعلق روایات	۳۷۸	باب 45: سورہ دُخان سے متعلق روایات
۳۹۸	باب 20: سورہ مریم سے متعلق روایات	۳۸۰	باب 46: سورہ احقاف سے متعلق روایات
۴۰۳	باب 21: سورہ طہ سے متعلق روایات	۳۸۳	باب 47: سورہ محمد سے متعلق روایات
۴۰۴	باب 22: سورہ انبیاء سے متعلق روایات	۳۸۵	باب 48: سورہ الفتح سے متعلق روایات
۴۰۷	باب 23: سورہ حج سے متعلق روایات	۳۸۸	باب 49: سورہ الحجرات سے متعلق روایات
۴۱۱	باب 24: سورہ مومنون سے متعلق روایات	۳۹۲	باب 50: سورہ "ق" سے متعلق روایات
۴۱۴	باب 25: سورہ نور سے متعلق روایات	۳۹۳	باب 51: سورہ الذاریات سے متعلق روایات
۴۲۵	باب 26: سورہ فرقان سے متعلق روایات	۳۹۴	باب 52: سورہ طور سے متعلق روایات
۴۲۶	باب 27: سورہ شعراء سے متعلق روایات	۳۹۵	باب 53: سورہ النجم سے متعلق روایات
۴۲۹	باب 28: سورہ نمل سے متعلق روایات	۵۰۱	باب 54: سورہ قمر سے متعلق روایات
۴۳۰	باب 29: سورہ قصص سے متعلق روایات	۵۰۳	باب 55: سورہ الرحمن سے متعلق روایات
۴۳۱	باب 30: سورہ عنکبوت سے متعلق روایات	۵۰۴	باب 56: سورہ واقعہ سے متعلق روایات
۴۳۲	باب 31: سورہ روم سے متعلق روایات	۵۰۸	باب 57: سورہ حدید سے متعلق روایات
۴۳۶	باب 32: سورہ لقمان سے متعلق روایات	۵۱۰	باب 58: سورہ المجادلہ سے متعلق روایات
۴۳۶	باب 33: سورہ سجدہ سے متعلق روایات	۵۱۴	باب 59: سورہ الحشر سے متعلق روایات
۴۳۸	باب 34: سورہ احزاب سے متعلق روایات	۵۱۶	باب 60: سورہ المتحنہ سے متعلق روایات
۴۵۶	باب 35: سورہ سبأ سے متعلق روایات	۵۲۰	باب 61: سورہ صف سے متعلق روایات
۴۵۸	باب 36: سورہ ملائکہ سے متعلق روایات	۵۲۱	باب 62: سورہ الجمعہ سے متعلق روایات
۴۵۹	باب 37: سورہ یسین سے متعلق روایات	۵۲۲	باب 63: سورہ المنافقون سے متعلق روایات
۴۶۰	باب 38: سورہ صافات سے متعلق روایات	۵۲۸	باب 64: سورہ التغابن سے متعلق روایات
۴۶۲	باب 39: سورہ ص سے متعلق روایات	۵۲۹	باب 65: سورہ تحریم سے متعلق روایات
۴۶۷	باب 40: سورہ زمر سے متعلق روایات	۵۳۳	باب 66: سورہ ان والقلم سے متعلق روایات
۴۷۳	باب 41: سورہ مومنون سے متعلق روایات	۵۳۴	باب 67: سورہ حاقہ سے متعلق روایات

دعاؤں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

باب 1: دُعا کی فضیلت	۵۴۱	باب 68: سورة المعارج سے متعلق روایات	۵۳۶
باب 2: بلا عنوان	۵۴۱	باب 69: سورة جن سے متعلق روایات	۵۳۶
باب 3: بلا عنوان	۵۴۲	باب 70: سورة المدثر سے متعلق روایات	۵۳۹
باب 4: ذکر کی فضیلت	۵۴۳	باب 71: سورة قیامہ سے متعلق روایات	۵۳۹
باب 5: بلا عنوان	۵۴۳	باب 72: سورة عس سے متعلق روایات	۵۴۳
باب 6: بلا عنوان	۵۴۵	باب 73: سورة تکویر سے متعلق روایات	۵۴۳
باب 7: جو لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اُنکی فضیلت کیا ہے؟	۵۴۵	باب 74: سورة مطففین سے متعلق روایات	۵۴۵
باب 8: جو لوگ بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے	۵۴۶	باب 75: سورة انفصاق سے متعلق روایات	۵۴۶
باب 9: مسلمان کی دُعا مستجاب ہوتی ہے	۵۴۷	باب 76: سورة البروج سے متعلق روایات	۵۴۷
باب 10: دُعا مانگنے والا سب سے پہلے اپنے لیے دُعا مانگے	۵۵۱	باب 77: سورة غاشیہ سے متعلق روایات	۵۵۱
باب 11: دُعا کے وقت ہاتھ بلند کرنا	۵۵۲	باب 78: سورة الفجر سے متعلق روایات	۵۵۲
باب 12: جو شخص اپنی دُعا کی (قبولیت میں) جلد بازی کا مظاہرہ کرے	۵۵۳	باب 79: سورة الشمس سے متعلق روایات	۵۵۳
باب 13: صبح اور شام کی دُعا کیں	۵۵۳	باب 80: سورة لیل سے متعلق روایات	۵۵۳
باب 14: بلا عنوان	۵۵۴	باب 81: سورة الضحیٰ سے متعلق روایات	۵۵۴
باب 15: بلا عنوان	۵۵۵	باب 82: سورة ألم نشرح سے متعلق روایات	۵۵۵
باب 16: سوتے وقت کی دُعا	۵۵۶	باب 83: سورة التین سے متعلق روایات	۵۵۶
باب 17: بلا عنوان	۵۵۶	باب 84: سورة العلق سے متعلق روایات	۵۵۶
باب 18: بلا عنوان	۵۵۸	باب 85: سورة قدر سے متعلق روایات	۵۵۸
باب 19: بلا عنوان	۵۵۹	باب 86: سورة لم یکن سے متعلق روایات	۵۵۹
باب 20: بلا عنوان	۵۶۰	باب 87: سورة زلزال سے متعلق روایات	۵۶۰
باب 21: سوتے وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنا	۵۶۰	باب 88: سورة التکاثر سے متعلق روایات	۵۶۰
باب 22: بلا عنوان	۵۶۳	باب 89: سورة الکوثر سے متعلق روایات	۵۶۳
	۵۶۳	باب 90: سورة النصر سے متعلق روایات	۵۶۳
	۵۶۵	باب 91: سورة لہب سے متعلق روایات	۵۶۵
	۵۶۶	باب 92: سورة اخلاص سے متعلق روایات	۵۶۶
	۵۶۷	باب 93: سورة ذمین سے متعلق روایات	۵۶۷

باب 23: بلا عنوان	۵۹۵	باب 45: سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا	۶۲۶
باب 24: سوتے وقت سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھنا	۵۹۶	باب 46: مسافر کی دعا کا تذکرہ	۷
باب 25: بلا عنوان	۵۹۷	باب 47: آندھی کے وقت پڑھی جانے والی دعا	۶۲۸
باب 26: رات کے وقت بیدار ہونے پر پڑھی جانے والی دعا	۶۰۰	باب 48: بادل کی گرج سن کر پڑھی جانے والی دعا	۶۲۹
باب 27: بلا عنوان	۶۰۱	باب 49: پہلی کے چاند کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا	۶۲۹
باب 28: بلا عنوان	۶۰۲	باب 50: غصے کے وقت کیا پڑھا جائے؟	۶۳۰
باب 29: آدمی جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے (اٹھے) تو کیا پڑھے؟	۶۰۲	باب 51: ناپسندیدہ ڈراؤنا خواب دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا	۶۳۱
باب 30: بلا عنوان	۶۰۳	باب 52: موسم کا پہلا پھل دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا	۶۳۲
باب 31: رات کے وقت نوافل کے آغاز میں دعا مانگنا	۶۰۵	باب 53: کھانا کھانے کے بعد پڑھی جانے والی دعا	۶۳۳
باب 32: بلا عنوان	۶۰۶	باب 54: کھانے سے فارغ ہونے پر پڑھی جانے والی دعا	۶۳۳
باب 33: سجدہ تلاوت میں کیا پڑھا جائے؟	۶۱۱	باب 55: گدھے کے رینکنے کی آواز سن کر کیا پڑھے؟	۶۳۵
باب 34: جب آدمی گھر سے نکلے تو کیا پڑھے؟	۶۱۲	باب 56: سبحان اللہ پڑھنے، اللہ اکبر پڑھنے، اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت	۶۳۶
باب 35: بلا عنوان	۶۱۳	باب 57: نبی اکرم ﷺ سے منقول جامع دعائیں	۶۳۳
باب 36: بازار میں داخل ہونے کی دعا	۶۱۳	باب 58: انگلیوں پر تسبیح گننا	۶۵۰
باب 37: جب کوئی شخص بیمار ہو جائے تو کیا پڑھے؟	۶۱۵	باب 59: بلا عنوان	۶۶۶
باب 38: کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا	۶۱۶	باب 60: توبہ کرنے، استغفار کرنے کی فضیلت اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر رحمت کرنے کا تذکرہ	۶۸۰
باب 39: محفل سے اٹھتے وقت کی دعا	۶۱۸	باب 61: اللہ تعالیٰ کا ایک سورج تیس پیدا کرنا	۶۸۵
باب 40: پریشانی کے وقت پڑھی جانے والی دعا	۶۱۹	باب 62: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: "اس شخص کی ناک خاک آلود ہو"	۶۸۷
باب 41: پڑاؤ کے وقت پڑھی جانے والی دعا	۶۲۰	باب 63: نبی اکرم ﷺ کی دعا	۶۸۸
باب 42: جب کوئی شخص سفر کے لیے نکلے تو کیا پڑھے؟	۶۲۱	باب 64: بلا عنوان	۶۸۹
باب 43: جب آدمی سفر سے واپس آئے تو کیا پڑھے؟	۶۲۳	باب 65: نبی اکرم ﷺ کی دعا	۶۹۱
باب 44: کسی شخص کو رخصت کرتے وقت دی جانے والی دعا	۶۲۳	باب 66: بیمار شخص کی دعا	۶۹۹

مناقب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے  
منقول (احادیث کا) مجموعہ

- باب 67: وتر کی دعا ۷۰۰
- باب 68: نبی اکرم ﷺ کا ہر نماز کے بعد دعا مانگنا اور کلمات  
تعوذ پڑھنا ۷۰۰
- باب 69: حفظ کی دعا ۷۰۲
- باب 70: فراخی کا انتظار کرنا ۷۰۵
- باب 71: مہمان کی دعا ۷۰۸
- باب 72: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھنے کی فضیلت ۷۱۱
- باب 73: تسبیح، تہلیل اور تقدیس کی فضیلت ۷۱۲
- باب 74: جنگ کے وقت دعا مانگنا ۷۱۳
- باب 75: عرفہ کے دن کی دعا ۷۱۳
- باب 76: بیمار ہونے پر دم کرنا ۷۱۵
- باب 77: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دعا ۷۱۶
- باب 78: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا کلام پسندیدہ ہے ۷۱۸
- باب 79: عنقا اور عافیت کا بیان ۷۱۸
- باب 80: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومتے پھرتے  
ہیں ۷۲۱
- باب 81: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھنے کی فضیلت ۷۲۳
- باب 82: اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا ۷۲۳
- باب 83: پناہ مانگنا ۷۲۵
- باب 84: نبی اکرم ﷺ کی بعض دعائیں ۷۲۶
- باب 85: دعا کا مستجاب ہونا جبکہ وہ قطع رحمی کے بارے میں  
نہ ہو ۷۲۷
- باب 86: آدمی کو اپنی ضرورت (اللہ تعالیٰ سے) مانگنی چاہیے  
خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو ۷۲۹
- باب 1: نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا بیان ۷۳۱
- باب 2: نبی اکرم ﷺ کے میلاد کا بیان ۷۳۹
- باب 3: نبی اکرم ﷺ کی نبوت کا آغاز ۷۳۹
- باب 4: نبی اکرم ﷺ کی بحث کا بیان اور آپ ﷺ کو کتنی عمر  
میں مبعوث کیا گیا؟ ۷۴۱
- باب 5: نبی اکرم ﷺ کی نبوت کی نشانیاں (معجزات) اور  
اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خصوصیات عطا کی ہیں ۷۴۲
- باب 6: نبی اکرم ﷺ پر وحی کیسے نازل ہوتی تھی؟ ۷۴۹
- باب 7: نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک ۷۴۹
- باب 8: نبی اکرم ﷺ کا کلام (کرنے کا طریقہ) ۷۴۳
- باب 9: نبی اکرم ﷺ کی بشاشت ۷۴۴
- باب 10: مہر نبوت کا بیان ۷۴۵
- باب 11: نبی اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک ۷۴۶
- باب 12: نبی اکرم ﷺ کی عمر مبارک کا بیان اور کتنی عمر  
میں آپ ﷺ کا وصال ہوا ۷۴۸
- باب 13: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان ۷۶۰
- باب 14: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں  
کے مناقب کا بیان ۷۶۳
- باب 15: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان ۷۷۲
- باب 16: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے مناقب ۷۸۲
- باب 17: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان ۷۹۳
- باب 18: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان ۸۰۸
- باب 19: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان ۸۱۱
- باب 20: حضرت عبدالرحمن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کے مناقب

- ۸۶۰ \_\_\_\_\_ باب 41: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- ۸۶۳ \_\_\_\_\_ باب 42: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- ۸۶۵ \_\_\_\_\_ باب 43: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- ۸۶۶ \_\_\_\_\_ باب 44: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- ۸۶۶ \_\_\_\_\_ باب 45: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 46: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- ۸۶۷ \_\_\_\_\_ باب 47: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 48: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 49: حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 50: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 51: ان حضرات کے مناقب کا بیان جنہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور آپ کے ساتھ رہے
- \_\_\_\_\_ باب 52: جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان کی فضیلت کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 53: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کو برا کہے
- \_\_\_\_\_ باب 54: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 55: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 56: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 57: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی فضیلت
- \_\_\_\_\_ باب 58: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 59: قریش اور انصار کی فضیلت کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 60: انصار کا کون سا گھرانہ سب سے بہتر ہے؟
- \_\_\_\_\_ باب 61: مدینہ منورہ کی فضیلت کا بیان
- \_\_\_\_\_ کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 21: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 22: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 23: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 24: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 25: امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 26: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 27: حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہم) کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 28: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 29: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 30: حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 31: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 32: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 33: حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 34: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 35: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 36: حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان
- \_\_\_\_\_ کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 37: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 38: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 39: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان
- \_\_\_\_\_ باب 40: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

۹۰۷	باب 62: مکہ مکرمہ کی فضیلت
۹۰۸	باب 63: عربوں کی فضیلت کا بیان
۹۱۰	باب 64: عجمیوں کی فضیلت
۹۱۲	باب 65: یمن کی فضیلت
۹۱۵	باب 66: غفار، اسلم، جہید، مزینہ (قبائل کا تذکرہ)
۹۱۵	باب 67: ثقیف اور بنو حنیفہ (قبائل کا تذکرہ)
۹۲۱	باب 68: شام اور یمن کی فضیلت
۹۲۵	کتاب العُلل
۹۲۵	تمہید
۹۲۵	سفیان ثوری کے فتاویٰ کی سند
۹۲۶	امام مالک کے فتاویٰ کی سند
۹۲۶	امام عبداللہ بن مبارک کے فتاویٰ کی سند
۹۲۶	امام شافعی کے فتاویٰ کی سند
۹۲۷	امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کے فتاویٰ کی سند
۹۲۷	امام بخاری کے اقوال
۹۲۸	جرح و تعدیل کی وجہ
۹۲۹	حفظ میں کی رائے
۹۳۰	سند کی اہمیت
۹۳۵	محدثین کی بعض اکابرین پر تنقید
۹۳۸	روایت بالمعنی کی بحث

## کِتَابُ الْإِيمَانِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ایمان کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ أَمْرُتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

باب 1: (نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک

جنگ کروں جب تک وہ کلمہ نہ پڑھ لیں

2531 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَمْرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا مَنَعُوا مِنِّي دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ

إِلَّا بِحَقِّهَا وَحَسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے: میں

لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے

جب وہ یہ اعتراف کر لیں گے تو وہ اپنے خون اور اپنے اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا اور ان لوگوں

کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوگا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2532 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

2531- حدیث ابن ہریرہ رواہ مسلم (۲۳۳/۱ - نووی) کتاب: الایمان، باب: الامر بقتال الناس: حدیث (۲۱/۳۵) و ابوداؤد (۵۰/۲)

کتاب: الجہاد باب: علی ما یقاتل المشرکون، حدیث (۲۶۴۰)، و النسائی (۷۹/۷) کتاب: تحریم الدم، و ابن ماجہ (۱۲۹۵/۲) کتاب

الفتن: باب: الکف عن قال: لا اله الا الله (۳۹۲۷)، و احمد (۳۷۷/۲).

متن حدیث: لَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفتَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِأَبِي بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْرٌ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الزَّكَاةِ وَالصَّلَاةِ وَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَقَالًا كَانُوا يُؤَدُّونَهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتَهُمْ عَلَى مَنْعِهِ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَوْلَ اللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتَ أَنَّ اللَّهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: وَهَكَذَا رَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عِمْرَانُ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ حَدِيثٌ خَطَأً وَقَدْ خُوِّلَفَ عِمْرَانُ فِي رِوَايَتِهِ عَنْ مَعْمَرٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور ان کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا، تو کچھ عرب کافر ہو گئے، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ایسے لوگوں کے ساتھ کیسے جنگ کریں گے؟ جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

”مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کروں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کر لیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور جو شخص یہ اعتراف کر لے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، تو وہ اپنے مال کو اور اپنی جان کو مجھ سے محفوظ کر لے گا اور اس کا حق باقی رہے گا اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو گا۔“

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں ایسے شخص کے ساتھ ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ کے درمیان فرق کرے گا، کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر وہ لوگ مجھے ایسی رسی دینے سے بھی انکار کریں جو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کیا کرتے تھے، تو میں ان کے اس انکار کرنے پر بھی ان لوگوں کے ساتھ جنگ کروں گا، تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! اس وقت مجھے یہ محسوس ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اس جنگ کے بارے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو شرح صدر عطا کیا ہے اور مجھے یہ پتہ چل گیا کہ ان کی رائے ٹھیک ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعیب بن ابو حمزہ نے زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، عبید اللہ بن عبد اللہ کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسے نقل کیا ہے۔

عمران القطان نے اس روایت کو معمر کے حوالے سے زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے



سے، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

تاہم یہ حدیث خطا ہے، کیونکہ عمران نامی راوی کے معمر سے نقل کرنے کے بارے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ بِقِتَالِهِمْ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ

باب 2: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان) مجھے یہ حکم دیا گیا ہے: میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک

جنگ کروں جب تک وہ کلمہ نہ پڑھ لیں اور نماز ادا نہ کریں

2533 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّلِقَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَادِيَث: أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنْ يَسْتَقْبِلُوا قِبَلَتَنَا وَيَأْكُلُوا ذَبِيحَتَنَا وَأَنْ يُصَلُّوا صَلَاتَنَا فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِينَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ

أَيُّوبَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ هَذَا

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے:

میں لوگوں کے ساتھ اس وقت تک جنگ کرتا رہوں جب تک وہ اس بات کی گواہی نہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں اور وہ لوگ ہمارے قبلہ کی طرف رخ نہ کریں اور ہمارے ذبیحہ کو کھائیں نہیں اور ہماری طرح نماز نہ پڑھیں؛ جب وہ ایسا کر لیں گے تو ہمارے لئے ان کے خون اور ان کے اموال قابل احترام ہو جائیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا اور انہیں ہر وہ حق حاصل ہوگا جو مسلمانوں کو حاصل ہے اور ان پر ہر وہ چیز لازم ہوگی جو مسلمانوں پر لازم ہے۔

اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“

ہے۔

2533 اخرجہ احمد (۱۹۹/۳، ۲۲۴) و البخاری (۵۹۲/۱) کتاب الصلاة، باب: فضل استقبال القبلة، حدیث (۳۹۲). و ابوداؤد (۵۱:۵۰/۲) کتاب الجهاد، باب: علی ما یقاتل الشركون: حدیث (۲۶۴۱)، رقم (۲۶۴۲) و النسائی (۷۶/۷) کتاب تحریر الدم، (۱۰۹/۸) کتاب: الايمان و شرائعه، باب: علی ما یقاتل الناس

یحییٰ بن ایوب نے اسے حمید کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

**2534** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْخَمْسِ التَّمِيمِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّثَ بِبُنَى الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسِ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَارْتَدَّ الزُّكُورَةَ وَصَوْمَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَسَعِيدُ بْنُ الْخَمْسِ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجَمْحَرِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا اور بیت اللہ کا حج کرنا۔

اس بارے میں حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ یہ حدیث ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔ سعیر بن خمس نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصْفِ جَبْرِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْإِيمَانَ وَالْإِسْلَامَ

باب 3: حضرت جبریل علیہ السلام کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایمان اور اسلام کا ذکر کرنا

**2535** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثِ الْخُزَاعِيُّ أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ بِبُنَى الْإِسْلَامِ عَلَى خَمْسِ شَهَادَةٍ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَارْتَدَّ الزُّكُورَةَ وَصَوْمَ رَمَضَانَ وَحَجَّ الْبَيْتِ وَفِي الْبَابِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

2534 اخذہ الحمیدی (۲۰۸/۲) الحدیث رقم (۷۰۳)

2535 اخذہ مسلم (۱۷۷/۱ - نووی) کتاب الایمان، باب: بیان الایمان و الاسلام و الاحسان، حدیث: (۸/۱) و النسائی فی السنن الکبری (۵۲۸/۶) کتاب الایمان و شراعة، باب: نعت الاسلام، حدیث (۱۱۷۲۱)

الْحَمِيرِيُّ حَتَّى آتَيْنَا الْمَدِينَةَ فَقُلْنَا لَوْ لَقِينَا رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَاهُ عَمَّا أَحَدَتْ هَوْلَاءِ الْقَوْمِ قَالَ فَلَقِينَاهُ يَعْنِي عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَهُوَ خَارِجٌ مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ فَاسْتَفْتَيْتُهُ أَنَا وَصَاحِبِي قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّ صَاحِبِي سَيَكِلُ الْكَلَامَ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ إِنَّ قَوْمًا يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ وَيَتَقَفَّرُونَ الْعِلْمَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ لَا قَدْرَ وَأَنَّ الْأَمْرَ أُنْفُ قَالَ فَإِذَا لَقَيْتَ أُولَئِكَ فَأَخْبِرْهُمْ إِلَيَّ مِنْهُمْ بَرِيءٌ وَاللَّهِ مِنِّي بَرَاءَةٌ وَاللَّهِ يَحْلِفُ بِهِ عَبْدُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا قُبِلَ ذَلِكَ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ ثُمَّ أَنْشَأَ يَحَدِّثُ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى آتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَالزَّقَ رُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِيمَانُ قَالَ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ قَالَ فَمَا الْإِسْلَامُ قَالَ شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ وَحَجَّ الْبَيْتِ وَصَوْمَ رَمَضَانَ قَالَ فَمَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ فِي كُلِّ ذَلِكَ يَقُولُ لَهُ صَدَقْتَ قَالَ فَتَعَجَّبْنَا مِنْهُ يَسْأَلُهُ وَيُصَدِّقُهُ قَالَ فَتَمَّتِ الْمَسَاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ قَالَ فَمَا أَمَارَتُهَا قَالَ أَنْ تَلِدَ الْأُمَّةَ رَبَّتَهَا وَأَنْ تَرَى الْحُقَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ أَصْحَابَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُونَ فِي الْبَيْتَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَقِينِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِثَلَاثٍ فَقَالَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِي مِنَ السَّائِلِ ذَاكَ جَبْرِيلُ آتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ مَعَالِمَ دِينِكُمْ

اسناد و دیگر: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ أَخْبَرَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ كَهْمَسٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ نَحْوُ هَذَا عَنْ عُمَرَ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالصَّحِيحُ هُوَ ابْنُ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ

یجی بن یحمر بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے تقدیر کے بارے میں معبد چینی نے کلام کیا (یعنی اس کا انکار کیا)۔ یجی بیان کرتے ہیں: میں اور حمید بن عبدالرحمان روانہ ہوئے۔ ہم لوگ مدینہ منورہ آئے۔ ہم نے سوچا کہ اگر نبی اکرم ﷺ کے کسی صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی تو ہم ان سے ایسی باتوں کے بارے میں دریافت کریں گے جو اس قوم نے (تقدیر کے منکرین نے) نئے نظریات پیش کئے ہیں تو ہماری ملاقات حضرت عبداللہ سے ہوئی۔ وہ اس وقت مسجد سے باہر آرہے تھے۔ یجی بن یحمر بیان کرتے ہیں میں نے اور میرے ساتھی نے انہیں گھیر لیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ میرا ساتھی مجھے بات شروع کرنے کا موقع دے گا تو میں نے کہا: اے ابو عبدالرحمان! کچھ لوگ قرآن پڑھتے ہیں اور علم بھی حاصل کرتے ہیں۔ وہ اس بات کے قائل ہیں: تقدیر کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ ہر کام خود سے ہوتا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم ان لوگوں سے ملو تو انہیں یہ

بتا دو کہ میرا ان سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور ان لوگوں کا میرے ساتھ کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے نام کی عبد اللہ قسم اٹھاتا ہے اگر ان میں سے کوئی ایک شخص احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے تو بھی اس کی طرف سے وہ اس وقت تک قبول نہیں کیا جائے گا جب تک وہ بری یا بھلی تقدیر پر ایمان نہیں لاتا۔ یحییٰ بن یسر بیان کرتے ہیں: پھر انہوں نے گفتگو شروع کی اور یہ بات بیان کی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ ایک شخص آیا جس کے کپڑے انتہائی سفید تھے اور بال انتہائی سیاہ تھے۔ اس پر سفر کا کوئی نشان نہیں نظر آ رہا تھا اور ہم میں سے کوئی اسے پہچانتا بھی نہیں تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس نے اپنا گھٹنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنے کے ساتھ ملا دیا۔ پھر اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ایمان کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ پر اس کے فرشتوں پر اس کی کتابوں پر اس کے رسولوں پر آخرت کے دن پر اور اچھی اور بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اس نے دریافت کیا: اسلام سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اور نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا بیت اللہ کا حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔ اس نے دریافت کیا: احسان سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھ رہے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہر مرتبہ میں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی کہتا رہا: آپ نے ٹھیک فرمایا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں اس کی اس بات پر حیرت ہوئی کہ یہ خود ہی آپ سے سوال کر رہا ہے اور خود بھی تصدیق کر رہا ہے۔ پھر اس نے دریافت کیا: قیامت کب آئے گی؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص سے اس بارے میں سوال کیا گیا وہ اس بارے میں سوال کرنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے عرض کی: اس کی نشانیاں کیا ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کثیر اپنے آقا کو جنم دے گی۔ تم ننگے پاؤں ننگے بدن غریب لوگوں، بکریوں کے چرواہوں کو دیکھو گے، وہ ایک دوسرے کے مقابلے میں اونچی عمارات تعمیر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے تین دن کے بعد میری ملاقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ نے دریافت کیا: اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ وہ سوال کرنے والا شخص کون تھا؟ وہ جبریل علیہ السلام تھا، وہ تمہارے پاس اس لئے آیا تھا کہ تمہیں تمہارے دین کے بارے میں تعلیم دے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔ جس کا مفہوم یہی ہے۔

اس بارے میں حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث نقل کی گئی ہیں۔ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ منقول ہے۔

یہ روایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔ تاہم زیادہ مستند روایت وہ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي إِضَافَةِ الْفَرَائِضِ إِلَى الْإِيمَانِ

## باب 4: فرائض کی نسبت ایمان کی طرف کرنا

**2536** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ...  
متن حدیث: قَدِمَ وَقَدْ عَبْدَ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّا هَذَا الْحَيُّ مِنْ رِبْعَةِ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مِنْ وَرَائِنَا فَقَالَ أَمْرُكُمْ بِأَرْبَعِ الْإِيمَانِ بِاللَّهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَأَنْ تُوَدُّوا خُمْسَ مَا غَنِمْتُمْ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو جَمْرَةَ الضَّبْعِيُّ اسْمُهُ نَصْرُ ابْنِ عِمْرَانَ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ أَيْضًا وَزَادَ فِيهِ أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَإِنِّي رَسُولُ اللَّهِ وَذَكَرَ الْحَدِيثُ سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هَؤُلَاءِ الْفُقَهَاءِ الْأَشْرَافِ الْأَرْبَعَةِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَاللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبَّادِ بْنِ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيِّ وَعَبْدِ الْوَهَّابِ الشَّقْفِيِّ قَالَ قُتَيْبَةُ كُنَّا نَرْضَى أَنْ نُرْجَعَ مِنْ عِنْدِ عَبَّادٍ كُلَّ يَوْمٍ بِحَدِيثَيْنِ وَعَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ هُوَ مِنْ وَادِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ

◀◀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: عبدالقیس قبیلے کا وفد نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے عرض کی: ربیعہ قبیلہ کی وجہ سے ہم صرف حرمت والے مہینوں میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو سکتے ہیں۔ آپ ہمیں ان چیزوں کا حکم دیں جنہیں ہم آپ سے سیکھ لیں اور اپنے پیچھے موجود لوگوں کو اس کی دعوت دیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں چار چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا پھر آپ نے ان کے سامنے اس کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا اس سے مراد یہ ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا رسول ہوں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ ادا کرنا اور جو مال غنیمت تمہیں حاصل ہو اس میں سے پانچواں حصہ ادا کرنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند روایت نقل کی گئی ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے۔ شعبہ نے ابو جمرہ کے حوالے سے بھی یہ روایت نقل کی ہے۔ تاہم اس میں یہ الفاظ زائد

2536. اخرجہ السنائی، کتاب الایمان: باب: اداء الخمس من الایمان حدیث (۵۲) دمسلم، کتاب الایمان: باب: الامر بالایمان باللہ حدیث (۲۳، ۲۴، ۲۵) و ابوداؤد (۳۶۹۲)، و السنائی (۴۹۰/۸) کتاب الایمان: باب: اداء الخمس حدیث (۵۰۴۶) من طریق ابی جمرہ عن ابن عباس

ہیں: کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ ایمان سے مراد کیا ہے؟ اس سے مراد یہ ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اس کے بعد انہوں نے یہ حدیث ذکر کی ہے۔

میں نے قتیبہ بن سعید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: میں نے ان چار معزز فقہاء کی مانند اور کوئی شخص نہیں دیکھا۔  
مالک بن انس، لیث بن سعد، عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی

قتیبہ بیان کرتے ہیں: ہم اس بات سے بہت خوش ہوتے تھے کہ ہم روزانہ عباد کے پاس سے اٹھ کر آتے ہوئے دو حدیثیں ساتھ لے کر آئیں (یعنی ان کا علم حاصل کریں) عباس بن عبد نامی صاحب مہلب بن ابو صفرہ کی اولاد میں سے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيمَانِ وَزِيَادَتِهِ وَنُقْصَانِهِ

باب 5: ایمان کا کامل ہونا، اس کا زیادہ ہونا اور کم ہونا

2537 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ

أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَالْأَطْفَهُمْ بِأَهْلِهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي قَلَابَةَ سَمَاعًا مِنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى أَبُو قَلَابَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ

لِعَائِشَةَ عَنْ عَائِشَةَ غَيْرَ هَذَا الْحَدِيثِ وَأَبُو قَلَابَةَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ الْجَرْمِيِّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

قَالَ ذَكَرَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ أَبَا قَلَابَةَ فَقَالَ كَانَ وَاللَّهِ مِنَ الْفُقَهَاءِ ذَوِي الْأَلْبَابِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے کامل مومن وہ ہے جس کے

اخلاق سب سے اچھے ہوں اور اپنے اہل خانہ پر سب سے زیادہ مہربان ہو۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے

ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہمارے علم کے مطابق ابو قلابہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔ ابو قلابہ نے عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے

احادیث نقل کی ہیں جو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے رضاعی رشتہ دار تھے اور وہ اس کے علاوہ دیگر احادیث ہیں۔

ابو قلابہ نامی راوی کا نام عبد اللہ بن زید جریمی ہے۔ سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا ذکر کیا، تو یہ

بات بیان کی۔ اللہ کی قسم وہ سمجھدار فقہاء میں سے تھے۔

2538 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ هُرَيْرٌ بْنُ مَسْعَرَةَ الْأَزْدِيُّ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ

2537. اخرجہ احمد (۹۹، ۴۷/۶) والنسائی فی (الکبری) (۳۶۴/۵) کتاب عشرة النساء: باب: لطف الرجل اهلہ حدیث (۹۱۵۴)

عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَوَعَّظَهُمْ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنَّكُمْ أَكْفَرُ أَهْلِ النَّارِ لَقَالَتْ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ وَلِمَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِكَثْرَةِ لَعْنِكُنَّ يَعْزِي وَيَكْفُرُ كُنَّ الْعَشِيرَ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ مِنْ نَّافِصَاتِ عَقْلِ وَدِينِ أَغْلَبَ لِلدَّوَى الْأَلْبَابِ وَذَوَى الرَّأْيِ مِنْكُنَّ قَالَتْ امْرَأَةٌ مِّنْهُنَّ وَمَا نُقْصَانُ دِينِهَا وَعَقْلُهَا قَالَ شَهَادَةُ امْرَأَتَيْنِ مِنْكُنَّ بِشَهَادَةِ رَجُلٍ وَنُقْصَانُ دِينِكُنَّ الْحَيْضَةُ تَمُكُّ أَحَدًا كُنَّ الثَّلَاثُ وَالْأَرْبَعُ لَا تُصَلِّي

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے واضح نصیحت کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! تم صدقہ کیا کرو کیونکہ جہنم میں اکثریت تمہاری ہے۔ تو ان میں سے ایک خاتون نے عرض کی: اس کی کیا وجہ ہے؟ اے اللہ کے رسول! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے بکثرت لعنت کرنے کی وجہ سے۔ یعنی اپنے شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا: میں نے عقل اور دین کے اعتبار سے ایسی کوئی ناقص مخلوق نہیں دیکھی جو سمجھ دار عقل مند مردوں پر تم سے زیادہ غالب آجاتی ہو۔ ایک خاتون نے عرض کی: ان کے عقل اور دین میں کمی کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے اور تمہارے دین میں کمی حیض ہے۔ اس کی وجہ سے کوئی عورت چند دن تک نماز ادا نہیں کر سکتی۔

اس بارے میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2539 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْتَن حَدِيث: الْإِيْمَانُ بِيَضْعٍ وَسَبْعُونَ بَابًا أَذْنَاهَا إِمَامَةٌ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَأَرْفَعَهَا قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا رَوَى سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَرَوَى عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2538- رواه ابو يعلى (٤٦٢/١١) برقم (٦٥٨٥)، و ذكره الخافظ في (المطالب العالمة) برقم (٤٥٧٤)، و تقدم تعريجه من حديث ابن مسعود رقم (٦٣٥).

2539- رواه البغازي (٦٧/١) كتاب الايمان: باب: امور الايمان حديث (٩). و مسلم (٢٧٧/١ - نووي) كتاب الايمان، باب: الدليل على ان من رضى الله ربا حديث (٣٥/٥٨)، و ابوداؤد (٦٣٠/٢ - ٦٣١) كتاب السنة، باب: في رد الارجاء (٤٦٧٦) و النسائي (١١٠/٨) كتاب الايمان و شرائعه، باب: ذكر شعب الايمان، و ابن ماجه (٢٢/١) المقدمة، باب: في الايمان، حديث (٥٧) و اخرجه احمد (٣٧٩/٢)، ٤١٤، ٤٤٢، ٤٤٥.

متن حدیث: الْإِيمَانُ أَرْبَعَةٌ وَيَسْتَوْنَ بَابًا

اسناد دیگر: قَالَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ عُمَارَةَ ابْنِ غَزِيَّةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایمان کے ستر سے زیادہ دروازے ہیں اور ان میں سے سب سے کم راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور سب سے بلند اس بات کا اعتراف کرنا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سہیل بن ابوصالح نے اسے عبد اللہ بن دینار کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

عمارہ بن غزیہ نے اس حدیث کو ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ایمان کے 64 دروازے ہیں۔

یہ روایت قتیبہ نے بکر بن مضر کے حوالے سے عمارہ بن غزیہ کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ

### باب 6: حياءِ ایمان کا حصہ ہے

2540 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

اختلاف روایت: قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَعْظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ حَكَمَ حَدِيثٌ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي أَمَامَةَ

﴿﴾ زہری رحمۃ اللہ علیہ سالم کے حوالے سے ان کے والد حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حياءِ کے بارے میں تلقین کر رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حياءِ ایمان کا حصہ ہے۔

2540. اخرجہ مالك في (الوطا) (٩٠٥/٢) كتاب احسن العلق: باب: ما جاء في الحياء والبعارى (٥٣٨/١٠) كتاب الادب: باب: الحياء (٦١١٨) و مسلم (٢٧٨/١) كتاب الايمان، باب: بيان عدد و شعب الايمان حديث (٣٦/٥٩) و ابوداؤد (١٦٧/٢) كتاب الادب، باب: في الحياء حديث (٤٧٩٥) و النسائي (١٢١/٨) كتاب الايمان و شراعه، باب: الحياء و ابن ماجه (٢٢/١) المقدمة باب: في الايمان حديث (٥٨)



احمد بن منیع نامی راوی نے اپنی نقل کردہ روایت میں یہ بات نقل کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں تلقین کر رہا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابواسامہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلَاةِ

### باب 7: نماز کی حرمت

2541 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي

النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يَدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيْسِيرٌ عَلَيَّ مَنْ يَسْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ تَعَبُدُ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتَقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمِ جَنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلَاةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا (تَجَافَى جُنُوبَهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) حَتَّى بَلَغَ (يَعْمَلُونَ) ثُمَّ قَالَ أَلَا أَخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذُرُوءِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلَاةُ وَذُرُوءُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَخْبِرُكَ بِمَلَكَ ذَلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلَى يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هَذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ وَإِنَّا لَمُؤَاخِدُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ ثِكَلَتْكَ أُمَّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُتُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ایک سفر میں نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ شریک تھا۔ ایک دن میں آپ کے قریب ہوا، ہم اکٹھے جا رہے تھے میں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ ایسے عمل کے بارے میں مجھے بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے اور جہنم سے دور کر دے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک عظیم چیز کے بارے میں دریافت کیا ہے: یہ اس شخص کے لئے آسان ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اسے آسان کر دے۔ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ۔ تم نماز قائم کرو، تم زکوٰۃ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو اور تم بیت اللہ کا حج کرو پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں بھلائی کے دروازوں کی طرف تمہاری رہنمائی نہ کروں، روزہ ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو یوں بچھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بچھا دیتا ہے۔ اور نصف رات کے وقت آدمی کا (نفل) نماز ادا کرنا۔

2541- اخرجہ احمد (۲۳۱/۵) و عبد بن حنبل (۱۱۲)، و ابن ماجہ (۱۳۱۴/۲)، کتاب الفتن: باب: كَفَّ أَلْسَانَ فِي الْفِتْنَةِ (۳۹۷۳) و السانی فی (الکبری) كما فی (تحفة الاشراف) رقم (۱۱۳۱۱).

راوی بیان کرتے ہیں: پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

”ان کے پہلو بستر سے الگ ہوتے ہیں۔“

یہ آیت آپ نے لفظ ”یعملون“ تک تلاوت کی۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس تمام معاملے کی بنیاد اس کے ستون اس کے کوہان کی چوٹی کے بارے میں بتاؤں؟ (یعنی ریڑھ کی ہڈی کے بارے میں بتاؤں؟) میں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! آپ نے ارشاد فرمایا: اس تمام حکم کی بنیاد اسلام ہے۔ نماز اس کا ستون ہے اور اس کی کوہان کی چوٹی (یعنی ریڑھ کی ہڈی) جہاز ہے۔

پھر آپ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ان سب کی بنیاد کے بارے میں بتاؤں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ یا رسول اللہ! حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنی زبان مبارک کو پکڑا اور فرمایا: اس کا خیال رکھنا! میں نے عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے نبی! کیا ہمارا اس بات پر بھی مواخذہ ہوگا جو ہم بات کریں گے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: معاذ! تمہاری ماں تمہیں روئے لوگوں کو اپنی زبان کی کمائی کی وجہ سے منہ کے بل (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تھنوں کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2542** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجِ أَبِي السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْأَيْشِمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّثَنَا إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (إِنَّمَا يَغْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَآتَى الزَّكَاةَ) الْآيَةَ حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ وہ باقاعدگی سے مسجد حاضر ہوتا ہے تو اس کے حق میں ایمان کی گواہی دو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ شخص آباد کرے گا جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور وہ نماز قائم کرے اور زکوٰۃ ادا کرے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ

باب 8: نماز ترک کرنا

**2543** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرِ أَنَّ النَّبِيَّ

2542. أخرجه احمد (۳/۹۸، ۷۶) و ابن ماجه (۱/۲۶۳) كتاب المساجد، باب: لزوم المساجد و انتظار الصلاة حديث (۸۰۲) و الدرر (۱/۲۷۸) كتاب الصلاة، باب: المحافظة على الصلوات و ابن خزيمة (۱/۳۷۹) رقم (۱۵۰۲) و ياتي عند المصنف برقم (۳۰۹۳)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: بَيْنَ الْكُفْرِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

اختلاف روایت: حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَحْمُودٍ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ بَيْنَ الْعَبْدِ

وَبَيْنَ الشِّرْكِ أَوْ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کفر اور ایمان کے درمیان بنیادی فرق نماز کو ترک کرنا ہے۔

﴿﴾ یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

بندے اور شرک کے درمیان (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) کفر کے درمیان (بنیادی فرق) نماز ترک کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابوسفیان نامی راوی کا نام طلحہ بن نافع ہے۔

2544 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الزُّبَيْرِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بِنِ تَدْرُسَ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بندے اور کفر کے درمیان (بنیادی فرق)

صرف نماز ترک کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابوزبیر نامی راوی کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے۔

2545 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ وَيُوسُفُ بْنُ عَيْسَى قَالَا حَدَّثَنَا الْقَضْلُ بْنُ

2543۔ اخرجه احمد (۲۷۰/۲) و مسلم (۲۴۷/۱)، نووی کتاب: الایمان، باب: بیان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة (۸۲/۱۳۴)، و عبد بن حبيد كما في (المنتخب) رقم (۱۰۲۲)۔

2544۔ اخرجه احمد (۳۸۹/۲)، و مسلم (۲۴۷/۱) کتاب: الایمان، باب: بیان اطلاق اسم الكفر على من ترك الصلاة (۸۲/۱۳۵) و ابوداؤد (۶۳۱/۲) کتاب السنة، باب: في رد الارجاء (۴۶۷۸) و النسائي (۲۳۲/۱) (بالهامش) کتاب الصلاة، باب: الحكم في تارك الصلاة و ابن ماجه (۳۴۲/۱) کتاب اقامة الصلاة، باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة حديث (۱۰۷۸)۔

2545۔ اخرجه احمد (۳۴۶/۵، ۳۵۵)، و ابن ماجه (۳۴۲/۱) کتاب اقامة الصلاة، باب: ما جاء فيمن ترك الصلاة حديث (۱۰۷۹)، و نسائي (۲۳۱/۱ - ۲۳۲) کتاب الصلاة، باب: الحكم في تارك الصلاة۔

مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ الشَّقِيقِيُّ وَمَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ عبد اللہ بن ابوبریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو عہد ہمارے اور ان لوگوں کے درمیان ہے، وہ نماز ہے، تو جو شخص اس کو ترک کر دے گا اس نے کفر کیا۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**2546** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ الْعُقَيْلِيِّ  
آثَارِ صَحَابِهِ: قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرَوْنَ شَيْئًا مِنَ الْأَعْمَالِ تَرَكَهُ كُفْرًا غَيْرَ

الصَّلَاةِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: سَمِعْتُ أَبَا مُصْعَبٍ الْمَدَنِيَّ يَقُولُ مَنْ قَالَ الْإِيمَانَ قَوْلًا يُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَ وَإِلَّا ضُرِبَتْ

عُنُقُهُ

﴿﴾ عبد اللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے اصحاب نماز کے علاوہ اور کسی بھی عمل کے ترک کرنے کو کفر نہیں سمجھتے تھے۔ (یعنی وہ نماز ترک کرنے کو کفر اختیار کرنے کی طرح شدید گناہ سمجھتے تھے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ابومصعب مدنی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: جو شخص یہ کہے ایمان صرف قول (یعنی زبانی اقرار) کا نام ہے (اور تصدیق قلبی کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے) تو اس شخص کو توبہ کرنے کے لیے کہا جائے گا، اگر وہ توبہ کر لیتا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس کی گردن اڑادی جائے گی۔

**2547** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَامِرِ

بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: ذَاقَ طَعْمَ الْإِيمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

2546. اخرجہ الحاکم (۷/۱) کما فی (الترغیب) (۴۳۳/۱)، حدیث (۷۹۸).

2547. اخرجہ احمد (۲۰۸/۱)، و مسلم (۲۷۶/۱ - نووی) کتاب: الايمان، باب: الدليل على ان من رضي بالله ربا، حدیث (۳۴/۵۶).

﴿﴾ عامر بن سعد، حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس شخص نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا جو اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے سے راضی رہا اور اسلام کے دین ہونے سے راضی رہا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے سے راضی رہا (یعنی ان پر ایمان رکھے) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2548** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بَيْنَ طَعْمِ الْإِيمَانِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَأَنْ يَكْفُرَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ كَمَا يَكْفُرُ أَنْ يُتْعَذَفَ فِي النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین خوبیاں جس شخص میں ہوں گی وہ ان کی وجہ سے ایمان کے ذائقے کو پالے گا جس شخص کے نزدیک اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ان دونوں کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہوں اور آدمی کسی شخص کے ساتھ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے محبت رکھے اور آدمی کفر کی طرف دوبارہ جانے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ اسے اس (کفر) سے بچا چکا ہو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بَابُ مَا جَاءَ لَا يَزْنِي الزَّانِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ

باب 9: زناء کرنے والا زنا کرتے ہوئے مؤمن نہیں رہتا

**2549** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَكِنْ

2548۔ اخرجہ احمد (۱۰۳/۳) و البغاری (۷۷/۱) کتاب الایمان : باب : جاوة الایمان حدیث (۱۶) ورواه فی (۳۳۰/۱۲) کتاب الاکراه، باب : من اختار الضرب و القتل و الهوان علی الکفر، حدیث (۶۹۴۱)، و مسلم (۲۸۸/۱ - نووی) کتاب الایمان، باب : بیان خصال من لتصف بهن و جد حلاوة الایمان، حدیث (۴۳/۶۷)۔

2549۔ رواه احمد (۳۷۶/۲، ۴۷۹) و البغاری (۱۱۶/۱۲) کتاب الحدود، باب : اثم الزنا حدیث (۶۸۱۰) و مسلم (۳۱۹/۱ - نووی) کتاب الایمان : باب : بیان نقصان الایمان بالمعاصی حدیث (۵۷/۱۰۵، ۱۰۴) و ابوداؤد (۶۳۳/۲) کتاب السنة، باب : الدلیل علی زیدة الایمان و نقصانه، حدیث (۴۶۸۹)۔

## التَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 حَدِيثٌ دِيكْرٌ إِذَا زَلَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْإِيمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَأْسِهِ كَالظِّلَّةِ فَإِذَا خَرَجَ مِنْ ذَلِكَ الْعَمَلِ عَادَ إِلَيْهِ الْإِيمَانُ

وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْإِسْلَامِ  
 حَدِيثٌ دِيكْرٌ: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الزَّانَا وَالسَّرِيقَةِ مَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأَقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةٌ ذَنْبِهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ

رَوَى ذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ وَخُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا۔ چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا البتہ توبہ کی گنجائش رہتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے احادیث منقول ہیں۔  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔  
 یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ان الفاظ میں نقل کی گئی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب بندہ زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل جاتا ہے اور وہ اس کے سر پر ایک سائے کی مانند ہو جاتا ہے جب آدمی اس عمل سے الگ ہوتا ہے تو ایمان دوبارہ اس کے پاس آ جاتا ہے۔“  
 امام محمد الباقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ انہوں نے اس ایمان کے نکلنے سے مراد یہ لی ہے: آدمی ایمان سے نکل کر اسلام کی طرف آ جاتا ہے۔

دیگر حوالوں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے آپ نے زنا کرنے اور چوری کرنے کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ان میں سے کسی ایک کا مرتکب ہو اور اس پر حد قائم ہو جائے تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہوگی اور جو شخص ان میں سے کسی ایک کا مرتکب ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کر لے تو اس کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہوگا، اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو قیامت کے دن اسے عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو اس کی مغفرت کر دے گا۔

یہ بات حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**2550** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ أَصَابَ حَدًّا فَمُعْجَلٌ عُقُوبَتُهُ فِي الدُّنْيَا فَاللَّهُ أَعْدَلُ مِنْ أَنْ يُثَبِّتَ عَلَيَّ عَبْدِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الْآخِرَةِ وَمَنْ أَصَابَ حَدًّا فَسَتْرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللَّهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ إِلَى شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

مذہب فقہاء: وَهَذَا قَوْلُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا كَفَّرَ أَحَدًا بِالزِّنَا أَوْ السَّرِقَةِ وَشَرِبِ الْخَمْرِ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص قابل حد جرم کا ارتکاب کرے اور اسے دنیا میں اس کی سزا دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس حوالے سے سب سے زیادہ عدل کرنے والا ہے کہ وہ دوبارہ آخرت میں اس بندے کو اس کی سزا دے اور جو شخص کسی قابل حد جرم کا ارتکاب کرے اور اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی کر لے اور اس سے درگزر کرے تو اللہ تعالیٰ اس بارے میں سب سے زیادہ کریم ہے کہ وہ دوبارہ اس بارے میں سزا دے جسے وہ معاف کر چکا ہو۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اہل علم اسی بات کے قائل ہیں ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے زنا کرنے یا چوری کی وجہ سے یا شراب پینے کی وجہ سے کسی کو کافر قرار نہیں دیا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْمُسْلِمَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

باب 10: (فرمان نبوی ہے) ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان

اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں“

**2551** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَى دِمَائِهِمْ

وَأَمْوَالِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَيُرْوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ

2550 اخرجہ احمد (۱۰۹/۱، ۱۰۹) و ابن ماجہ (۸۶۸/۲) کتاب الحدود، باب: الحد كفارة حديث (۲۶۰۴) و عبد بن حميد كما في

(المنتخب) (۸۷) بمعناه

2551 اخرجہ احمد (۲۷۹/۲).

الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَاهِرٍ وَأَبِي مُوسَى وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مومن وہ ہے جس کی لوگ اپنے خون اور اپنے اموال کے حوالے سے اس سے امن میں رہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا گیا ہے: آپ سے دریافت کیا گیا: کون سا مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2552 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو اَسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْمُسْلِمِينَ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ

لِسَانِهِ وَيَدِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ سے سوال کیا گیا کون سا

مسلمان زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھوں سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہونے کے

طور پر ”صحیح غریب حسن“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا

باب 11: (فرمان نبوی ہے) اسلام کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا تھا

اور یہ عنقریب غریب الوطن ہو جائے گا

2553 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي اسْمٰحِقَ عَنْ أَبِي

2552 - اخرجه البخاری (۷۰/۱ - ۷۱) کتاب الایمان: باب: ای الاسلام افضل حدیث (۱۱)، و مسلم (۲۸۵/۱ - نووی) کتاب الایمان: باب: بیان تفاضل الاسلام حدیث (۴۲/۶۶)، و النسائی (۱۰۶/۸ - ۱۰۷) کتاب الایمان، باب: ای الاسلام افضل وقد تقدم عند المصنف برقم (۲۵۰۴)

2553 - خرجه ابن ماجه (۱۳۲۰/۲) کتاب الفتن: باب: بدأ الاسلام غريباً، حدیث (۳۹۸۸)، و الدارمی (۳۱۱/۲ - ۳۱۲) کتاب الرقاق: باب: ان الاسلام بدأ غريباً و عبد الله ابن الامام احمد فی (زوائد علی المسند) (۳۹۸/۱)، و رواه ابو يعلى فی (مسند) (۳۸۸/۸) برقم (۴۹۷۵)



الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُمَرَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ

مِنْ حَدِيثِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ

توضیح راوی: وَأَبُو الْأَحْوَصِ اسْمُهُ عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ نَضَلَةَ الْجَشْمِيُّ تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اسلام کا آغاز غریب الوطنی

میں ہوا تھا اور یہ عنقریب غریب الوطن ہو جائے گا جیسے اس کا آغاز ہوا تھا تو غریب الوطن لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ

سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے

”غریب“ ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حفص بن غیاث کی اعمش سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

ابوالاحوص کا نام عوف بن مالک بن نعلہ جشمی ہے۔ حفص نامی راوی اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔

**2554 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: إِنَّ الدِّينَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّينُ مِنَ الْحِجَازِ

مَعْقِلَ الْأُرْوِيَةِ مِنْ رَأْسِ الْجَبَلِ إِنَّ الدِّينَ بَدَأَ غَرِيبًا وَيَرْجِعُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ الَّذِينَ يُصْلِحُونَ مَا أَفْسَدَ

النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ کثیر بن عبداللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

ہے: دین (اسلام) حجاز کی طرف یوں سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹتا ہے اور دین (اسلام) حجاز میں اس

طرح پناہ گزین ہوگا جس طرح جنگلی بکرا پہاڑ کی چوٹی پر پناہ لیتا ہے۔ نیز دین (اسلام) کا آغاز غریب الوطنی میں ہوا تھا اور یہ

دوبارہ غریب الوطن ہو جائے گا تو ان غریب الوطن لوگوں کے لئے خوشخبری ہے جو اس چیز کی اصلاح کریں گے جس بارے میں

لوگوں نے میرے بعد میری سنت میں خرابی کی ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

2554 عزاه السوطی فی (جمع الجوامع) (۵۴۸۲) للطبرانی من روایة کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف عن ابنہ عن جدہ ، ولم یخرجہ

من اصحاب الکتب الستة الا الترمذی.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي عِلْمِ الْمُنَافِقِ

## باب 12: منافق کی علامات

2555 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ ثَلَاثَ أَيَّامٍ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا أَوْثَمَنَ خَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا اسْمَعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي سُهَيْلِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو سُهَيْلٍ هُوَ عَمُّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَأَسْمُهُ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَصْبَحِيُّ الْخَوْلَانِيُّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: منافق کی نشانیاں تین ہیں جب وہ بولے گا تو جھوٹ بولے گا جب وعدہ کرے گا تو اس کی خلاف ورزی کرے گا جب اسے امین مقرر کیا جائے گا تو خیانت کرے گا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور علماء کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر غریب ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (جیسا کہ سابقہ روایت میں گزر چکا ہے)

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

ابو سہیل نامی راوی امام مالک رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔ ان کا نام نافع بن مالک بن ابو عامر صحیحی خولانی ہے۔

2556 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2555 اخرجه مسلم (۲۲۲/۱ - نووی) کتاب الایمان، باب: بیان خصال الایمان، حدیث (۵۹/۱۰۹)

2556 اخرجه احمد (۱۸۹/۲، ۱۹۸)، و البحاری (۱۱۱/۱) کتاب الایمان، باب: علامة المنافق (۳۴)، و فی (۱۲۸/۵) کتاب النظام،

باب: اذا خاصه فجر حدیث (۲۴۵۹)، و فی (۳۲۲/۶) کتاب الجزية، باب: ائمة من عاهد ثم غدو حدیث رقم (۳۱۷۸)، و مسلم (۳۲۲/۱ - نووی) کتاب الایمان، باب: بیان خصال المنافق حدیث رقم (۵۸/۱۰۶) و ابوداؤد (۶۳۳/۲) کتاب السنة، باب: الدلیل علی زیادة الایمان و

نقصانه حدیث (۴۶۸۸) و النسائی (۱۱۶/۸) کتاب الایمان و شرائعه، باب: علامة المنافق و رواه عبد بن حمید کما فی (منتخب المسند) رقم (۳۲۲)

متن حدیث: أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَتْ مُنَافِقًا وَإِنْ كَانَتْ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ فِيهِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدْعَهَا مَنْ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَرْوَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَأَنَّمَا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَأَنَّمَا كَانَ نِفَاقُ التَّكْذِيبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا رَوَى عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ شَيْءٌ مِنْ هَذَا أَنَّهُ قَالَ النِّفَاقُ نِفَاقَانِ نِفَاقُ الْعَمَلِ وَنِفَاقُ التَّكْذِيبِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ چار خامیاں جس شخص میں ہوں گی وہ منافق ہوگا اور اگر کسی شخص میں ان میں سے کوئی ایک خامی ہو تو اس میں منافقت کی خصوصیت ہوگی۔ یہاں تک کہ وہ اسے چھوڑ دے وہ شخص کہ جب کوئی بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے، جب لڑائی کرے تو بدزبانی کا مظاہرہ کرے، جب کوئی عہد کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس سے مراد عملی نفاق ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی تکذیب والا نفاق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں ہوا کرتا تھا۔

اس بارے میں حسن بصری رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: نفاق دو طرح کا ہوتا ہے وہ نفاق جس کا تعلق عمل سے ہو اور وہ نفاق جس کا تعلق تکذیب سے ہو۔

2557 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ عَنْ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَبُوءُ أَنْ يَفِي بِهِ فَلَمْ يَفِ بِهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ثِقَةٌ وَلَا يُعْرَفُ أَبُو النُّعْمَانِ وَلَا أَبُو وَقَّاصٍ وَهُمَا مَجْهُولَانِ

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب آدمی کوئی وعدہ کرے اور اس کی نیت یہ ہو کہ وہ اسے پورا کرے گا اور پھر وہ اسے پورا نہ کر سکے تو اسے کوئی گناہ نہیں ہوتا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

اس کی سند قوی نہیں ہے علی بن عبدالاعلیٰ نامی راوی ثقہ ہیں ابو نعمان اور ابو وقاص نامی راوی کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے یہ دونوں مجہول ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ سَبَابَ الْمُؤْمِنِ فُسُوقٍ

#### باب 13: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے

**2558** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزِيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَتَالَ الْمُسْلِمَ أَخَاهُ كُفْرًا وَسَبَابُهُ فُسُوقٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

◆◆ عبد الرحمن بن عبد اللہ، اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کا اپنے بھائی کو قتل کرنا کفر ہے اور اسے گالی دینا فسق ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند سے بھی نقل کی گئی ہے۔

**2559** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زُبَيْدِ بْنِ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقَتَالُهُ كُفْرٌ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ قَتَالُهُ كُفْرٌ لَيْسَ بِهِ كُفْرًا مِثْلَ الْإِرْتِدَادِ

حدیث دیگر: وَالْحُجَّةُ فِي ذَلِكَ مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا فَأَوْلِيَاءَهُ الْمَقْتُولِ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا عَفَوْا وَلَوْ كَانَ الْقَتْلُ كُفْرًا لَوَجِبَ وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

2558. اخرجہ احمد (۱/۴۱۷، ۴۶۰) والنسائی (۱۲۲۷) کتاب تحریر الدم، باب قتال المسلم.

2559. اخرجہ احمد (۱/۳۸۵، ۴۳۳، ۴۳۹، ۴۵۴) والبیہاری (۱/۱۳۵) کتاب الایمان، باب: خوف المؤمن من ان يحبط عنده حدیث (۴۸) ومن (۱۰/۴۷۹) کتاب الادب، باب: ما ينهى عن السباب واللعن، حدیث (۶۰۴۴) ومسلم (۱/۳۳۰ - نووی) کتاب الایمان، باب: بیان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر، حدیث (۶۴/۱۱۶) والنسائی (۱۲۲۷) کتاب تحریر الدم، باب: قتال المسلم، وابن ماجه (۱/۲۷) المقدمة، باب: فی الایمان حدیث (۶۹) وفی (۲/۱۲۹۹) کتاب الفتن، باب: سباب المسلم فسوق وقتاله کفر (۳۹۳۹).

وَطَاوُسٍ وَعَطَاءٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالُوا كُفْرٌ دُونَ كُفْرٍ وَفُسُوقٌ دُونَ فُسُوقٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ نہیں ہے کہ مسلمان کو قتل کرنا اس طرح کفر ہو جس طرح مرتد ہونا ہوتا ہے۔

اس بات کی دلیل وہ روایت ہے جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:

”جس شخص کو قتل عمد کے طور پر قتل کر دیا جائے تو مقتول کے پسماندگان کو اختیار ہوگا اگر وہ چاہیں (تو قصاص کے طور پر قاتل کو) قتل کر دیں اور اگر چاہیں تو معاف کر دیں“۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) اگر قتل کرنا کفر ہوتا تو قاتل کو سزائے موت دینا لازم ہوتا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، طاووس، عطاء اور دیگر اہل علم یہ فرماتے ہیں: کفر کے مختلف مراتب ہیں۔ اور فسق کے بھی مختلف مراتب ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ رَمَىٰ أَخَاهُ بِكُفْرٍ

باب 14: جو شخص اپنے بھائی کی تکفیر کرے (اس کا حکم)

2560 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَبْدِ سَمُورَةَ عَنْ

يَحْيَىٰ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ قَتَلَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرًا فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِنَ الْمُؤْمِنِ كَفَاتِيلَهُ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ

كَفَاتِيلَهُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَبَهُ اللَّهُ بِمَا قَتَلَ بِهِ نَفْسَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ آدمی جس چیز کا مالک نہ ہو اس بارے

میں اس پر کوئی نذر لازم نہیں ہوتی اور مؤمن شخص پر لعنت کرنے والا اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص کسی مؤمن کو کافر قرار دے تو وہ اسے قتل کرنے والے کی مانند ہے اور جو شخص جس چیز کے ذریعے خودکشی کرے گا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اسی چیز کے ذریعے عذاب دے گا جس کے ذریعے اس نے خودکشی کی تھی۔

2560۔ اخرجه احمد (۳۴، ۳۳/۴) و البخاری (۲۶۸/۳) کتاب الجنائز، باب: ما جاء في قاتل النفس حديث (۱۳۶۳) و مسلم (۳۹۶/۱)۔

نووی) کتاب الایمان: باب: بیان غلط تحریم قتل الانسان نفسه حديث (۱۱۰/۱۷۶) و النسائی (۶۰۵/۷) کتاب الایمان و التذوق، باب:

الحلف بما سوى الاسلام و ابن ماجه (۶۷۸/۱) کتاب الکفارات، باب: من حلف ببله غير الاسلام (۲۰۹۸) و الدارمی (۱۹۱/۲ - ۱۹۲)

کتاب الديات، باب: التشديد على من قتل نفسه و قد تقدم عند المصنف برقمه (۱۰۵۲۷، ۱۰۵۴۳)۔

اس بارے میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2561 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَخَذَهُمَا

حُكْمُ حَدِيثٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ بَاءَ يَعْنِي أَقْرَبَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے وہ کفران دونوں میں

سے کسی ایک میں پختہ ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

حدیث کے لفظ بَاء کا مطلب ”پختہ ہونا“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَمُوتُ وَهُوَ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

باب 15: جو شخص ایسے عالم میں مرے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہو

کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے

2562 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانٍ عَنِ ابْنِ

مُخَيْرِيزٍ عَنِ الصَّنَابِجِيِّ عَنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ مَهْلًا لِمَ تَبْكِي فَوَاللَّهِ لَئِنْ اسْتَشْهَدْتُ لَأَشْهَدَنَّ لَكَ وَلَئِنْ شَفَعْتُ لَأَشْفَعَنَّ لَكَ وَلَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَأَنْفَعَنَّكَ ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ مَا مِنْ حَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكُمْ فِيهِ خَيْرٌ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ بِهِ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا وَسَوْفَ أُحَدِّثُكُمْ بِهِ الْيَوْمَ وَقَدْ أَحِطَ بِنَفْسِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ وَطَلْحَةَ وَجَابِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ

تَوْضِيحُ رَاوِي: قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عُمَرَ يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عِيْنَةَ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ كَانَ ثِقَةً

2561 اخرجہ البخاری (۱۰/۹۵۳۱) کتاب الادب: باب: (من كفر اياه بغير تاويل فهو كما قال) رقم (۶۱۰۴)، و مسلم (۱/۲۷۸۱ - الابن): كتاب الايمان: باب: بيان حال ايمان من قال لاخيه المسلم يا كافر رقم (۶۰/۱۱۱)، و احمد (۲۳/۲ - ۶۰ - ۱۱۳).

2562 اخرجہ احمد (۵/۳۱۸)، و مسلم (۱/۲۵۱) - نووي) كتاب الايمان، باب: الدليل على ان من مات على التوحيد، حديث (۲۹/۴۷)، و النسائي من (۶/۲۷۷) - الكبرى) كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول عند الموت حديث (۱۰۹۶۷/۳۶) ورواه عبد بن حميد كما في (منتخب السند) رقم (۱۸۶).

مَامُونًا فِي الْحَدِيثِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ  
تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَالصَّنَابِيحِيُّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَسِيلَةَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ  
قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ قَبْلَ  
نُزُولِ الْقُرْآنِ وَالْأَمْرِ وَالنَّهْيِ

**مذہب فقہاء:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَوَجْهُ هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ أَهْلَ التَّوْحِيدِ سَيَدْخُلُونَ  
الْجَنَّةَ وَإِنْ عُدُّوا بِالنَّارِ بِذُنُوبِهِمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُخَلَّدُونَ فِي النَّارِ

**حدیث دیگر:** وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَابْنِ  
عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ سَيُخْرَجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ مِنْ  
أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ هَكَذَا رَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَبِرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِنَ التَّابِعِينَ فِي  
تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ (رُبَّمَا يُوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ) قَالُوا إِذَا أُخْرِجَ أَهْلُ التَّوْحِيدِ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُوا  
الْجَنَّةَ وَذَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ

◀▶ صنابچی، حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں نقل کرتے ہیں: میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس  
وقت قریب المرگ تھے۔ میں رونے لگا تو انہوں نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ! تم کیوں رو رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ کی قسم! اگر مجھ سے  
گواہی مانگی گئی تو میں تمہارے حق میں گواہی دوں گا اور اگر مجھے شفع بنایا گیا، تو میں تمہاری شفاعت کروں گا اور اگر مجھ سے ہوسکا  
تو میں تمہیں نفع پہنچاؤں گا۔ پھر انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی جو بھی حدیث سنی، جس  
میں تمہارے لئے بھلائی موجود تھی وہ میں نے تم لوگوں کے سامنے بیان کر دی۔ سوائے ایک حدیث کے وہ میں آج تمہارے  
سامنے بیان کروں گا، کیونکہ اس وقت میں قریب المرگ ہو چکا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:  
”جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول  
ہیں، تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر جہنم کو حرام کرنے کا۔“

اس بارے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ،  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

ابن ابی عمر ابن عیینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن عجلان علم حدیث میں ثقہ اور مامون ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

صنابچی نامی راوی کا نام عبد الرحمن بن عسیلہ ہے (اور ان کی کنیت) ابو عبد اللہ ہے۔

زہری کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: ان سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا گیا: جو شخص  
اس بات کا اعتراف کر لے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، وہ جنت میں داخل ہو جائے گا، تو انہوں نے بتایا: یہ ابتدائے

اسلام میں تھا جب فرائض کا حکم نازل نہیں ہوا تھا امر اور نہی نازل نہیں ہوئے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: بعض اہل علم کے نزدیک اس حدیث کی صورت یہ ہے: اہل توحید جنت میں ضرور داخل ہوں گے اگرچہ انہیں ان کے گناہوں کے بدلے میں جہنم میں عذاب دیا جائے گا، کیونکہ وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہیں گے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ، حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

”اہل توحید میں سے کچھ لوگ جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔“

یہی بات سعید بن جبیر، ابراہیم نخعی اور دیگر تابعین کے حوالے سے نقل کی گئی ہے جو اس آیت کی تفسیر کے بارے میں ہے۔

”کافر لوگ یہ آرزو کریں گے کاش وہ مسلمان ہوتے“

ان علماء نے یہ بات بیان کی ہے: جب اہل توحید کو جہنم میں سے نکال کر جنت میں داخل کیا جائے گا تو کفار یہ آرزو کریں گے کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

**2563** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنِي عَامِرُ بْنُ يَحْيَى عَنْ نَبِيِّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَعْفَرِيِّ ثُمَّ الْحُلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: إِنَّ اللَّهَ سَيَخْلِصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤْسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةَ وَتِسْعِينَ سِجْلًا كُلُّ سِجْلٍ مِثْلُ مَدِّ الْبَصْرِ ثُمَّ يَقُولُ أَنْتُكَرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظْلَمَكَ كَتَبْتَنِي الْخَافِظُونَ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ أَفَلَاكَ عُذْرٌ فَيَقُولُ لَا يَا رَبِّ فَيَقُولُ بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٍ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ فَيَقُولُ احْضُرْ وَرَنَّاكَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجَلَاتِ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَظْلَمُ قَالَ فَتَوَضَّعُ السِّجَلَاتُ فِي كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجَلَاتُ وَتَقَلَّتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَنْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عَامِرِ بْنِ يَحْيَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کی موجودگی میں میری امت کے ایک شخص کو الگ کرے گا اور اس کے سامنے اس کے 99 دفتر (نامہ اعمال کے) کھولے جائیں گے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک نگاہ پہنچتی ہو پھر وہ فرمائے گا: کیا تم ان میں سے کسی چیز کا انکار کرتے ہو؟ کیا میرے مقرر کردہ محافظ فرشتوں نے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے؟ وہ جواب دے گا: نہیں! اے میرے پروردگار! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تمہارے پاس کوئی

2563۔ اخرجہ احمد (۲/۲۱۳، ۲۲۱) وابن ماجہ (۲/۱۴۲۷) کتاب الزہد، باب: ما یرجى من رحمة الله يوم القيامة، حدیث (۴۳۰۰)

و اخرجہ عبد بن حمید کما فی (المنتخب) رقم (۲۳۹)۔



عذر ہے؟ تو وہ عرض کرے گا: نہیں! اے میرے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ہاں! ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی ہے اور آج تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہوگی پھر ایک کاغذ کا ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں یہ تحریر ہوگا۔

”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں حضرت

محمد ﷺ اس کے خاص بندے اور رسول ہیں“

تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: (اس کا وزن ہونے لگا ہے) تم بھی میزان کے پاس رہو! تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! ان دفتروں کے مقابلے میں کاغذ کے اس ایک ٹکڑے کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تمہارے اوپر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر ان تمام دفتروں کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا۔ اس ایک کاغذ کو ایک پلڑے میں رکھا جائے گا، تو وہ تمام دفتر ہلکے ہو جائیں گے اور کاغذ کا وہ ٹکڑا بھاری ہوگا، کیونکہ اللہ تعالیٰ کے نام جتنی وزنی چیز اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی نقل کی گئی ہے۔ اس کا مفہوم یہی ہے۔

**2564** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَى وَسَبْعِينَ أَوْ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً وَالنَّصَارَى مِثْلَ ذَلِكَ وَتَفَتَّرَتْ

أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَوْفِ بْنِ مَالِكٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ عیسائی بھی اسی کی مانند (اتنے ہی فرقوں میں تقسیم ہوئے) اور میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2565** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ زَيْدٍ الْأَفْرَيقِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2564- أخرجه احمد (332/2) و ابوداؤد (608/2) كتاب السنة، باب: شرح السنة، حديث (4096)، و رواه ابو يعلى في (مسندہ) (317/10) برقم (5910).

2565- تفردہ البصيف كما في (التحفة) رقم (8864) ذكره المتقي في (الكنز) (211/1)، حديث (1060) و عزاه للحاكم و ابن عساکر عن عبد الله بن عمرو.

**متن حدیث:** کَسَاتَيْنَ عَلَى أُمَّتِي مَا آتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَدَوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّىٰ إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ آتَى أُمَّهُ عِلَابِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثَلَاثِينَ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا آتَانِي وَأَصْحَابِي

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مُفَسَّرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کے ساتھ بھی وہی کچھ پیش آئے گا جو بنی اسرائیل کے ساتھ پیش آیا تھا۔ بالکل اسی طرح جیسے ایک جو تادوسرے جوتے کے برابر ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کسی شخص نے اپنی ماں کے ساتھ علانیہ طور پر زنا کیا تھا تو میری امت میں بھی کوئی ایسا شخص ہوگا جو ایسا کرے گا اور بنی اسرائیل 72 فرقوں میں تقسیم ہوئے تھے اور میری امت 73 فرقوں میں تقسیم ہوگی۔ ایک گروہ کے علاوہ باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟ یا رسول اللہ! (جو جنت میں جائیں گے؟) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اس راستے پر چلیں گے جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ اور مفسر ہے۔

اس طرح کی روایت کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں (یعنی جس میں یہ وضاحت کی گئی ہے کہ جنت میں جانے والا فرقہ کون سا ہوگا؟)

**2566** **سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيِّبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الدَّبَلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

**متن حدیث:** إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ خَلْقَهُ فِي ظِلْمَةٍ فَأَلْقَى عَلَيْهِمْ مِنْ نُورِهِ فَمَنْ أَصَابَهُ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ اهْتَدَى وَمَنْ أَخْطَاهُ ضَلَّ فَلِذَلِكَ أَقُولُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے تاریکی میں مخلوق کو پیدا کیا پھر ان پر اپنا نور ڈالا تو جنہیں وہ نور نصیب ہو گیا وہ ہدایت حاصل کر گئے اور جنہیں نصیب نہیں ہوا۔ وہ گمراہ ہو گئے۔ اسی لئے میں یہ کہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق قلم خشک ہو چکا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**2567** **سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرٍو

**بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:**

2566 - اخرجه احمد (۱۹۷، ۸۷۶/۲).

2567 - اخرجه احمد (۲۲۹، ۲۲۸/۵) و البعاری (۶۹/۶) کتاب الجهاد و السیر، باب: اسم الفرس و الجبار (۲۸۵۶) و مسلم (۲۵۷/۱۰)

کتاب الایمان : باب: الدلیل علی ان من مات علی التوحید دخل اجدة حدیث (۳۰/۴۹)

**متن حدیث:** أَتَدْرِي مَا حَقَّقَ اللَّهُ عَلَى الْعِبَادِ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ حَقَّهُ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَّبِعُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا قَالَ أَتَدْرِي مَا حَقَّقَهُمْ عَلَيْهِ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَنْ لَا يُعَدِّبَهُمْ

**حکم حدیث:** هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِهِ وَجْهٌ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ جانتے ہو؟ کہ بندوں پر اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ان بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ بندے صرف اسی کی عبادت کریں، اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ کہ ان بندوں کا اللہ تعالیٰ پر کیا حق ہے؟ جب وہ ایسا کر لیں؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**2568 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ وَعَبْدِ

الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ وَالْأَعْمَشِ كُلُّهُمْ سَمِعُوا زَيْدَ بْنَ وَهَبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَإِنْ

زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

﴿﴾ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور

انہوں نے مجھے یہ خوشخبری دی، جو شخص اس حالت میں مرے کہ وہ کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے دریافت کیا: اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اگرچہ اس نے چوری کی ہو تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

## کتاب العلم عن رسول الله ﷺ

علم کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

باب إذا أراد الله بعبدٍ خيراً فقهه في الدين

باب 1: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرے تو اسے دین کے بارے

میں سوجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے

2569 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

هَنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ يَرِدُ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَابِي هُرَيْرَةَ وَمُعَاوِيَةَ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے بارے میں اللہ

تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرے اسے دین کی میں سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

باب فضل طلب العلم

باب 2: علم حاصل کرنے کی فضیلت

2570 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ

2569. اخرجه احمد (۳۰۶/۱) و الدارمی (۷۴/۱) المقدمة، باب: الاقتداء بالعلماء

2570. اخرجه احمد (۴۰۷، ۲۵۲/۲) و ابوداؤد (۳۴۲/۲) كتاب العلم، باب: البحث على طلب العلم (۳۶۴۳) و الدرهمي (۹۹/۱) المقدمة،

باب: في فضل العلم والعالم و رواه ابن ماجة ايضا اطول من ذلك في (۸۲/۱) المقدمة، باب: فضل العلماء و البحث على طلب العلم حديث

(۲۲۵)، و ابن حبان في (صحيحه) (۲۸۴/۱) رقم (۸۴)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: جو شخص ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم حاصل کرنا چاہتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کے راستے کو آسان کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

2571 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْعَتَكِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرِ الرَّازِيِّ عَنِ

الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ خَرَجَ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى يَرْجِعَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ فَلَمْ يَرْفَعُوهُ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص علم کے حصول کے لئے

نکلے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوتا ہے جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اسے نقل کیا ہے مگر ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2572 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ عَنْ

أَبِي دَاوُدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ عَنْ سَخْبَرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ كَانَ كَفَّارَةً لِمَا مَضَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ الْإِسْنَادِ

توضیح راوی: أَبُو دَاوُدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَلَا نَعْرِفُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَخْبَرَةَ كَثِيرَ شَيْءٍ وَلَا لِأَبِيهِ وَاسْمُ

أَبِي دَاوُدَ نَفِيعُ الْأَعْمَى تَكَلَّمَ فِيهِ قَتَادَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت سخبرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص علم حاصل کرے تو یہ اس کے گزشتہ گناہوں

کا کفارہ بن جاتا ہے۔

یہ حدیث سند کے اعتبار سے ”ضعیف“ ہے۔

ابوداؤد نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت عبداللہ بن سخبرہ اور ان کے والد کے حوالے سے بہت زیادہ روایات منقول نہیں ہیں۔

ابوداؤد نامی راوی کے نام نفعی اعمیٰ ہے۔ قتادہ اور دیگر اہل علم نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

2571 لم يعرجه من اصحاب الكتب السنة الا الترمذی كما فی (تحفة الاشراف) رقم (۸۳۰) ذكره المنذری فی (الترغیب) (۱۳۹/۱).

حدیث (۱۴۸) وقال: حسن الشاهدہ عند ابن ماجہ.

2572 اخرجه الدارمی (۱۳۹/۱) المقدمة، باب: من كره الشهرة و المعرفة.

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كِتْمَانِ الْعِلْمِ

باب 3- علم کو چھپانے (کی مذمت) کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2573 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلِ بْنِ قُرَيْشِ الْبَائِسِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُمَارَةَ

بْنِ زَادَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ سَمِعَ مِنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ الْجَمُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْجَأُ مِنْ نَارٍ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے کسی علمی بات کے

بارے میں دریافت کیا جائے جسے وہ جانتا ہو اور وہ اسے چھپالے تو قیامت کے دن اسے آگ کی لگام ڈالی جائے گی۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِسْتِيصَاءِ بِمَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ

باب 4: جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہو اس کے بارے میں تلقین کرنا

2574 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ

قَالَ كُنَّا نَأْتِي أَبَا سَعِيدٍ فَيَقُولُ مَرَّحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ سَمِعَ مِنْ عِلْمٍ عَلِمَهُ ثُمَّ كَتَمَهُ الْجَمُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَلْجَأُ مِنْ نَارٍ

فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: قَالَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ كَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ أَبَا هَارُونَ

الْعَبْدِيُّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا زَالَ ابْنُ عَوْنٍ يَرَوِي عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ حَتَّى مَاتَ وَأَبُو هَارُونَ اسْمُهُ عُمَارَةُ بْنُ جُوَيْنٍ

﴿﴾ ابوبارون بیان کرتے ہیں: جب ہم لوگ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے

2573. اخرجہ احمد (۲/۲۶۳، ۲۹۶، ۳۰۰، ۳۴۴، ۳۵۳، ۴۹۰، ۴۹۹، ۵۰۸) و ابوداؤد (۲/۲۴۰) کتاب العلم، باب: كراهية منع العلم (۲۶۵۸) و ابن ماکہ (۱/۹۶) المقدمة، باب: من سئل عن علم فکتبه (۲۶۱).

2574. اخرجہ ابن ماجہ (۱/۹۱) المقدمة، باب: الوصاة بطلبة العلم (۲۴۹) ورواه (۱/۹۰) المقدمة، باب: الوصاة بطلبة العلم حديث (۲۴۷).

فرمایا: ان لوگوں کو خوش آمدید! جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے تلقین کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگ تمہارے پیروکار ہوں گے، کچھ لوگ زمین کے دور دراز علاقوں سے تمہارے پاس آئیں گے وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کرنا چاہتے ہوں گے، جب وہ تمہارے پاس آئیں، تو تم ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔ علی بن عبد اللہ کہتے ہیں: سعید بن یحییٰ نے یہ بات بیان کی ہے: شعبہ نے ابو ہارون عبدی نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: ابن عوف نامی راوی ہارون عبدی سے روایات نقل کرتے ہیں: یہاں تک کے ان کا انتقال ہو گیا۔

ابو ہارون نامی راوی کا نام عمارہ بن جوین ہے۔

**2575** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يَأْتِيكُمْ رِجَالٌ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ يَتَعَلَّمُونَ فَإِذَا جَاءُواكُمْ فَاسْتَوْصُوا بِهِمْ خَيْرًا قَالَ فَكَانَ أَبُو سَعِيدٍ إِذَا رَأَانَا قَالَ مَرَّحَبًا بِوَصِيَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي هَارُونَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مشرق کی سمت سے لوگ تمہارے پاس آئیں گے وہ علم حاصل کرنا چاہتے ہوں گے، جب وہ تمہارے پاس آئیں، تو تم ان کے بارے میں بھلائی کی تلقین کو قبول کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہمیں دیکھتے تھے، تو فرمایا کرتے تھے: ان لوگوں کو خوش آمدید! جن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ نے ہدایت کی تھی۔

ہم اس روایت کو صرف ابو ہارون عبدی نامی راوی کی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذَهَابِ الْعِلْمِ

باب 5: علم کا رخصت ہو جانا

**2576** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ابْنِ الْعَاصِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ أَنْتَزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْرُكْ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَزِيَادِ بْنِ كَبِيدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

2576- اخرجه احمد (۱۶۲/۲، ۱۹۰، ۲۰۳) و البخاری (۲۳۴/۱) كتاب العلم، باب: كوف يقبض العلم حديث (۱۰۰)، و مسلم (۴۷۶/۸

- نووی) كتاب العلم، باب: رفع العلم و قبضه حديث (۲۶۷۳/۱۳)، و النسائي في (الكبرى) (۴۰۶/۳) كتاب العلم، باب: كوف يرفع العلم (۷

- ۱/۵۹) و ابن ماجه (۲۰/۱) المقدمة، باب: اجتناب الراي حديث (۵۲) و الدارمي (۷۷/۱) المقدمة، باب: ذهاب العلم.

وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَعَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ علم کو یوں قبض نہیں کرے گا کہ اسے لوگوں سے الگ کر دے، بلکہ وہ علماء کو قبض کرنے کے ذریعے علم کو قبض کرے گا یہاں تک کہ وہ کسی عالم کو باقی نہیں رہنے دے گا، تو لوگ جاہلوں کو اپنا پیشوا بنا لیں گے ان سے سوال کئے جائیں گے وہ علم نہ ہونے کے باوجود جواب دیں گے۔ وہ خود گمراہ ہوں گے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور زیاد بن لبید سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

زہری رضی اللہ عنہ نے اس روایت کو عروہ کے حوالے سے عمرو کے حوالے سے نقل کیا اس کے علاوہ عروہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

**2577** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ

مِثْلَ هَذَا أَوْ أَنَّ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتَّى لَا يَقْدِرُوا مِنْهُ عَلَى شَيْءٍ فَقَالَ زِيَادُ بْنُ لَبِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللَّهِ لَنَقْرَأَنَّه وَلَنُقْرِنَهُ نِسَاتِنَا وَأَبْنَاتِنَا فَقَالَ ثَكَلْتُكَ أُمَّكَ يَا زِيَادُ إِنَّ كُنْتُ لَأَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ هَذِهِ التَّوْرَةُ وَالْإِنْجِيلُ عِنْدَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَمَاذَا تُغْنِي عَنْهُمْ قَالَ جُبَيْرٌ فَلَقِيتُ عَبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قُلْتُ أَلَا تَسْمَعُ إِلَى مَا يَقُولُ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَأَخْبَرْتَهُ بِالَّذِي قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ قَالَ صَدَقَ أَبُو الدَّرْدَاءِ إِنَّ هُنْتُ لَأَحْدِثُكَ بِأَوَّلِ عِلْمٍ يُرْفَعُ مِنَ النَّاسِ الْخُشُوعُ يُوشِكُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَلَا تَرَى فِيهِ رَجُلًا خَاشِعًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَكَلَّمَ فِيهِ غَيْرَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ وَقَدْ رَوَى عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ نَحْوُ هَذَا

اسناد دیگر: وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا پھر آپ نے ارشاد فرمایا:



”یہ وہ گھڑیاں ہیں جن میں علم کو لوگوں سے کھینچا جا رہا ہے یہاں تک کے لوگ اس کی کسی بھی چیز پر قادر نہیں رہیں گے تو حضرت زیاد بن لبید انصاری رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ہم میں سے علم کو کیسے کھینچا جا رہا ہے جبکہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اللہ کی قسم! ہم اسے پڑھتے رہیں گے اپنی عورتوں اور بچوں کو پڑھاتے رہیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زیاد! تمہاری ماں تم پر روئے میں تو تمہیں مدینہ منورہ کے سمجھدار لوگوں میں ایک سمجھتا تھا یہ تورات اور انجیل عیسائیوں کے پاس ہے لیکن اس کا انہیں کیا فائدہ ہوا؟

جیسا بیان کرتے ہیں: بعد میں میری ملاقات حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا: آپ کو معلوم ہے: آپ کے بھائی ابو درداء نے کیا حدیث بیان کی ہے؟ پھر میں نے انہیں وہ حدیث سنائی جو ابو درداء نے بیان کی تھی تو حضرت عبادہ بن صامت نے فرمایا: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے سچ بیان کیا ہے اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ سب سے پہلا علم کون سا لوگوں سے اٹھایا جائے گا؟ وہ خشوع و خضوع ہے، عنقریب تم جامع مسجد میں جاؤ گے، لیکن تمہیں وہاں ایک بھی شخص ایسا نظر نہیں آئے گا جس میں خشوع و خضوع ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

معاویہ بن صالح نامی راوی محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں ہمارے علم کے مطابق یحییٰ بن سعید کے علاوہ اور کسی نے ان کے بارے میں کلام نہیں کیا ہے۔

معاویہ بن صالح کے حوالے سے بھی اسی طرح کی روایت نقل کی گئی ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو عبدالرحمن بن جبیر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا

باب 6: جو شخص علم کے ذریعے دنیا کا طلبگار ہو

2578 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ الْعَجَلِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا

إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ حَدَّثَنِي أَبُو كَعْبٍ بْنُ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وَجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ

أَدْخَلَهُ اللَّهُ النَّارَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

2578 لم يخرجہ من اصحاب الكتب الستة غير المصنف كما في (العنفة) للذبي رقم (11140) ذكره المنذري في (الترغيب) (104/1)

حدیث (178) وقال: (ضعيف ورواه ابن ابى الدنيا في (الصمت) (141) و الحاكم شاهداً (85/1) و البيهقي في (شعب الايمان) (1772) عن

كعب رضى الله عنه.

توضیح راوی: وَاسْتَحَقُّ بَنُ يَحْيَىٰ بْنِ طَلْحَةَ لَيْسَ بِذَاكَ الْقَوِي عِنْدَهُمْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

﴿﴾ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص علم اس لئے حاصل کرے تاکہ اس کے ذریعے علماء کا مقابلہ کرے یا جہلا کے ساتھ بحث کرے یا لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں، لیکن اسحق بن یحییٰ بن طلحہ نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا گیا ہے۔

**2579 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ الْهِنَائِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ

عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنْ خَالِدِ بْنِ ذَرِيكٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لغيرِ اللَّهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللَّهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کی (رضا) کی بجائے کسی اور مقصد کے لئے علم حاصل کرے یا وہ اپنے علم کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی بجائے کسی اور کا ارادہ کرے، تو وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ اس روایت کے ایوب سے منقول ہونے کو ہم صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ

**باب 7: ”سنی ہوئی (حدیث)“ کی تبلیغ کرنے کی ترغیب**

**2580 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ مِنْ

وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ أَبَانَ بْنَ عَثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَنْ حَدَّثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا لِمَنْ سَأَلَهُ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلْنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ

2579- اخرجه ابن ماجه (۹۰/۱) المقدمة، باب: الانتفاع بالعلم (۲۵۸)

2580- اخرجه احمد (۱۸۳/۵). و ابو داود (۳۴۶/۲) كتاب العلم، باب: فضل نشر العلم (۳۶۶۰) و ابن ماجه (۱۳۷۵/۲) كتاب الزهد،

باب: العلم بالدنيا حديث (۴۱۰۵) والدارمي (۷۵/۱) المقدمة: باب: الانتفاء بالعلماء و عزاه البزي في (تحفة الاشراف) رقم (۳۶۹۴) للنسائي في (الكبرى).

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ قُرْبَ حَامِلٍ فِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلٍ فِيهِ لَيْسَ بِفَقِيهِهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَنَسِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ عبد الرحمن بن ابان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ایک مرتبہ عین دوپہر کے وقت حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ مروان کے ہاں سے باہر نکلے، تو ہم نے سوچا یہ اس وقت کسی ضروری کام سے آئے ہوں گے، جو مروان نے ان سے دریافت کرنا ہوگا، ہم اٹھے اور ہم نے ان سے دریافت کیا، تو انہوں نے جواب دیا: ہاں! اس نے ہم سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کیا: جو ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے، جو ہم سے کوئی حدیث سنے، پھر اس کو یاد رکھے، یہاں تک کہ دوسرے تک اس کو پہنچا دے، کیونکہ بعض اوقات فقیہ (یعنی علم) رکھنے والا شخص اس شخص تک منتقل کر دیتا ہے، جو اس سے زیادہ فقیہ (یعنی عالم) ہوتا ہے، اور بعض اوقات علم حاصل کرنے والا بذات خود فقیہ نہیں ہوتا۔“

اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت ابو درداء اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

**2581** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ قُرْبَ مُبَلِّغٍ أَوْ عَى مِنْ سَامِعٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمِيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

﴿﴾ عبد الرحمن بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے، جو ہم سے کوئی چیز سنے اور اسے اسی طرح آگے پہنچا دے، جیسے سنا تھا بعض اوقات جس شخص تک تبلیغ کی گئی ہو، وہ براہ راست سننے والے سے زیادہ بہتر طور پر اسے محفوظ رکھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عبد الملک بن عمیر نے اسے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے۔

**2582** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِي فَوَعَاَهَا وَحَفِظَهَا وَبَلَّغَهَا قُرْبَ حَامِلٍ فِيهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ ثَلَاثٌ لَا يَغُلُّ عَلَيْهِنَّ قَلْبُ مُسْلِمٍ إِخْلَاصُ الْعَمَلِ لِلَّهِ وَمُنَاصَحَةُ أُمَّةِ الْمُسْلِمِينَ وَتُرُومُ جَمَاعَتِهِمْ فَإِنَّ الدَّعْوَةَ تُحِيطُ مِنْ وَرَائِهِمْ

﴿﴾ عبد الرحمن بن عبد اللہ اپنے والد (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش رکھے جو ہم سے کوئی چیز سننے سے اسے محفوظ رکھے اور یاد رکھے پھر اس کی تبلیغ کر دے۔ بعض اوقات جس شخص تک تبلیغ کی گئی ہو وہ براہ راست سننے والے سے زیادہ سمجھدار (عالم یا فقیہ) ہوتا ہے۔ تین چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل دھوکہ کا شکار نہیں ہوتا، خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کرنا، مسلمان حکمرانوں کی خیر خواہی اور مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ رہنا۔ کیونکہ ان کی دعوت (یعنی دعا) دوسرے سب (غیر موجود) لوگوں تک محیط ہوتی ہے۔

بابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْكُذْبِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 8: نبی اکرم ﷺ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا عظیم گناہ ہونا

**2583** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میری طرف جان بوجھ کر جھوٹی بات منسوب کرے وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

**2584** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَرَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَّبَ عَلَيَّ يَلْجُ فِي النَّارِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَنَسِ وَجَابِرِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَعَمْرٍو بْنِ عَبَّسَةَ وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَمَعَاوِيَةَ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي مُوسَى وَأَبِي أَمَامَةَ

2583 - أخرجه احمد (٤٠٢/١، ٤٠٥، ٤٠٤) ولم يعزه البزي في (التحفة) رقم (٩٢١٢) لاحد الستة غير الترمذی

2584 - أخرجه احمد (٨٣/١، ١٢٣، ١٥٠) و البغاري (٢٤١/١) كتاب العلم، باب: اثم من كذب على النبي صلى الله عليه وسلم حديث (١٠٦)، و مسلم (١٠٠/١ - نووي) المقدمة، باب: تغليظ الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (١/١)، و النسائي في

(الكبرى) (٤٥٧/٣) كتاب العلم، باب: من تعلم العلم لعهد الله حديث (١/٥٩١١). و ابن ماجه (١٣/١) المقدمة، باب: التغليظ في تعبد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم ، حديث (٣١).

وَعَبْدُ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَالْمُقَنَّعِ وَأَوْسِ الثَّقَفِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ عَلِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ أَثَبَتْ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَقَالَ وَكَيْفَ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذِبَةً

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میری طرف جھوٹی بات منسوب نہ کرو، کیونکہ جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے گا، وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اس بارے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہا، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہا، حضرت مقنع رضی اللہ عنہ اور حضرت اوس ثقفی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عبدالرحمن بن مہدی نے یہ بات بیان کی ہے: منصور بن معمر کوفہ میں رہنے والوں میں سب سے زیادہ مستند راوی ہے و کج بیان کرتے ہیں: ربیع بن حراش نے اسلام قبول کرنے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولے گا۔

**2585** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا بَيْتَهُ مِنَ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص میری طرف جھوٹی بات منسوب کرے (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے) حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں جان بوجھ کر (جھوٹی بات منسوب کرے) تو وہ جہنم میں اپنے گھر تک پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے، جوزہری رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2585۔ اخرجه احمد (۲۲۲/۳)، و ابن ماجه (۱۳/۱) المقدمة، باب: التغليظ في تعدد الكذب على رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (۳۲)۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ

باب 9: جو شخص کوئی حدیث نقل کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے

2586 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ

أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَسَمُرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَدِيثَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ سَمُرَةَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ أَصَحُّ  
قول امام دارمی: قَالَ سَأَلْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّي حَدِيثًا وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ كَذِبٌ فَهُوَ أَحَدُ الْكَاذِبِينَ

قُلْتُ لَهُ مَنْ رَوَى حَدِيثًا وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ إِسْنَادَهُ خَطَأٌ أَيْخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ إِذَا رَوَى النَّاسُ حَدِيثًا مُرْسَلًا فَاسْنَدَهُ بَعْضُهُمْ أَوْ قَلَبَ إِسْنَادَهُ يَكُونُ قَدْ دَخَلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ لَا إِنَّمَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا رَوَى الرَّجُلُ حَدِيثًا وَلَا يَعْرِفُ لِلذَّكَ الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْلٌ فَحَدَّثَ بِهِ فَأَخَافُ أَنْ يَكُونَ قَدْ دَخَلَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص ہمارے حوالے سے کوئی بات نقل کرتے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے، تو وہ جھوٹ بولنے والوں میں ایک شمار ہوگا۔

اس بارے میں حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ نے حکم کے حوالے سے، عبد الرحمن بن ابویعلیٰ کے حوالے سے، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ اعمش اور ابی لیلیٰ کے حوالے سے، عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے حوالے سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔ گویا عبد الرحمن بن ابویعلیٰ کی حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے نقل کردہ روایت محدثین کے نزدیک زیادہ مستند ہے۔

2586- أخرجه أحمد (۴/۲۵۰، ۲۵۲، ۲۵۵) ومسلم (۱/۹۰) - نووی، المقدمة باب: وجوب الرواية عن الثقات وترك الكذابين، وابن ماجه (۱۰/۱) المقدمة، باب: من حدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديثاً وهو يرى انه كذب حديث (۴۱).

میں نے امام ابو محمد عبد الرحمن (یعنی امام داری) سے نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کے بارے میں سوال کیا۔  
”جو شخص ہمارے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرے اور وہ یہ جانتا ہو کہ یہ جھوٹ ہے تو وہ جھوٹ بولنے والوں میں  
ایک ہوگا۔“

میں نے ان سے کہا: جو شخص کوئی حدیث نقل کرتا ہے اور وہ یہ جانتا ہے: اس کی سند میں غلطی ہے تو کیا اس کے بارے میں  
یہ اندیشہ ہو سکتا ہے: وہ بھی نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان کے مفہوم میں داخل ہوگا؟ یا جب کچھ لوگ کسی مسند حدیث کو نقل کر دیتے  
ہیں تو بعض راوی اس کی سند بیان کر دیتے ہیں یا اس کی سند کو تبدیل کر دیتے ہیں تو کیا وہ بھی اس حدیث کے مفہوم میں داخل  
ہوں گے؟ تو امام داری نے فرمایا: نہیں! اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: جب کوئی شخص کوئی حدیث نقل کرے اور وہ روایت نبی  
اکرم ﷺ سے منقول ہونے کے طور پر معلوم نہ ہو، لیکن پھر بھی اسے بیان کر دے تو مجھے یہ اندیشہ ہے: وہ اس حدیث کے مفہوم  
میں داخل ہوگا۔

بَابُ مَا نُهِى عَنْهُ أَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بَابُ 10: نبی اکرم ﷺ کی حدیث کے متعلق کیا کہنے کی ممانعت ہے؟

2587 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمِ أَبِي النَّضْرِ عَنْ  
عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي رَافِعٍ وَغَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا الْفَيْنَ أَحَدَكُمْ مُتَكِنًا عَلَى أَرِيكَتِهِ يَأْتِيهِ أَمْرٌ مِمَّا أَمَرْتُ  
بِهِ أَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي مَا وَجَدْنَا فِي كِتَابِ اللَّهِ اتَّبَعْنَا  
حُكْمَ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَسَالِمِ  
أَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُيَيْنَةَ إِذَا رَوَى هَذَا  
الْحَدِيثَ عَلَى الْإِنْفِرَادِ بَيْنَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ أَبِي النَّضْرِ وَإِذَا جَمَعَهُمَا رَوَى هَكَذَا  
تَوْضِيحَ رَاوِي: وَأَبُو رَافِعٍ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْمُهُ اسَلَمٌ

﴿﴾ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (دیگر راویوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے) نبی  
اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں تم سے کسی کو ایسی حالت میں نہ پاؤں کہ اس نے اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہو اس کے  
پاس کوئی ایسا حکم آیا ہو جو ہم نے دیا ہو یا جس سے ہم نے منع کیا ہو اور وہ یہ کہے: مجھے نہیں معلوم! ہمیں یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں  
نہیں ملا ورنہ ہم اس کی پیروی کر لیتے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2587 اخبره احمد (۸/۶) و ابوداؤد (۶۱۰/۲) كتاب السنة، باب: في لزوم السنة حديث (۴۶۰۰) و ابن ماجه (۶/۱ - ۷) المقدمة،

باب: تعظيم حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم و التعليق على من عارضه، حديث (۱۳)، و الحميدى (۲۰۲/۱) حديث رقم (۵۰۱).

بعض راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے ابن منکدر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

سالم بن نصر نے اسے عبداللہ بن رافع کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔ ابن عیینہ جب اس حدیث کو انفرادی طور پر نقل کرتے تھے تو یہ بیان کر دیتے تھے: محمد بن منکدر کی روایت سالم ابو نصر کی روایت سے الگ ہے، لیکن جب وہ ان دونوں کو اکٹھا کرتے تھے تو اسی طرح نقل کر دیتے تھے۔ حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نامی راوی نبی اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کا نام ”اسلم“ ہے۔

**2588 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا معاويةُ بْنُ صالحِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ جَابِرِ اللَّخْمِيِّ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا فِيهِ حَلَالًا مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَإِنْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: خبردار عنقریب کسی شخص تک ہمارے حوالے سے کوئی حدیث پہنچے گی اس نے اپنے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی گئی ہوگی اور ہو یہ کہے گا: ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب (فیصلہ کرنے کے لئے موجود ہے) ہمیں اس میں جو چیز حلال ملے گی، ہم اس کو حلال سمجھیں گے اور جو چیز ہمیں اس میں حرام ملے گی، ہم اسے حرام قرار دیں گے (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) جسے اللہ کا رسول حرام قرار دے وہ اسی طرح ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

باب 11: علم کو تحریر کرنے کا مکروہ ہونا

**2589 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا حَدَّثَنَا فِيهِ حَلَالًا مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَإِنْ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللَّهُ

2588- أخرجه أحمد (۱۳۲/۴)، و ابن ماجه (۶/۱) المقدمة، باب: تعظيم حدیث رسول الله صلى الله عليه وسلم و التغليظ على من عارضه، حدیث (۱۲)، و الدارمی (۱۴۴/۱) المقدمة باب: السنة قاضیه على كتاب الله و زاد فی اوله (ان رسول الله صلى الله عليه وسلم حرم اشياء حتى ذكر الحمر الانسیق).

2589- أخرجه الدارمی (۱۱۹/۱) المقدمة، باب: من لم یر کتابة الحدیث.



اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَوَاهُ هَمَّامٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے (احادیث) کو تحریر کرنے کی اجازت مانگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اجازت نہیں دی۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے جو زید بن اسلم سے نقل کی گئی ہیں۔  
ہمام نامی راوی نے اسے زید بن اسلم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّخْصَةِ فِيهِ

باب 12: اس بارے میں اجازت کا بیان

2590 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مَرْثَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَجْلِسُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ فَيَعْبِجُهُ وَلَا يَحْفَظُهُ فَشَكَا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ الْحَدِيثَ فَيَعْبِجُنِي وَلَا أَحْفَظُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعِنْ بِيَمِينِكَ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ لِلْحَطِّ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَائِمِ

قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ الْخَلِيلُ بْنُ مَرْثَةَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر رہا کرتا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنتا تھا جو اسے اچھی لگتی تھیں، مگر وہ اسے یاد نہیں رکھ سکتا تھا اس نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کی اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات سنتا ہوں جو مجھے اچھی لگتی ہے، مگر میں اسے یاد نہیں رکھ سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے دائیں ہاتھ سے مدد لو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے تحریر کرنے کی (ہدایت کی)

اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، خلیل بن مرہ نامی راوی ”منکر الحدیث“ ہے۔

**2591** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَمَعْمُودُ بْنُ هَبْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا

الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 مِتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ لَدَى الْقِصَّةِ فِي الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو شَاهٍ اكْتُبُوا لِي يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ مِثْلَ هَذَا

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا (اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کا پورا واقعہ بیان کیا ہے) تو ابو شاہ نامی صحابی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے میرے لئے تحریر کرنے کا حکم دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (یہ احکام) ابو شاہ کو لکھ کر دیدو۔

اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شیبان نامی راوی نے اس کو یحییٰ بن ابی کثیر سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

**2592** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَخِيهِ

وَهُوَ هَمَامُ بْنُ مُنْبِهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

آثَارِ صَحَابِهِ: لَيْسَ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَوَهْبُ بْنُ مُنْبِهِ عَنْ أَخِيهِ هُوَ هَمَامُ بْنُ مُنْبِهِ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کوئی بھی شخص مجھ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث روایت نہیں کرتا، صرف عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ایسے ہیں، کیونکہ وہ تحریر کیا کرتے تھے اور میں تحریر نہیں کرتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

وہب بن منبہ نے اپنے بھائی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ جن کا نام ہمام بن منبہ ہے۔

2591- اخرجہ احمد (۲۳۸/۲)، و البغاری (۲۴۸/۱) کتاب العلم، باب: کتاب العلم، حدیث (۱۱۲) و فی (۱۰۴/۵) کتاب اللقطة، باب: کیف تعرف لقطة اهل مكة (۲۴۳۴) و رواه فی (۲۱۳/۱۲) کتاب الديات، باب: من نقل له تامل حدیث (۶۸۸۰) و مسلم (۹۸۸/۲) کتاب الحج، باب: تحریر مكة حدیث رقم (۱۳۵۵) و ابوداؤد (۶۱۶/۱) کتاب المناسك، باب: تحريك مكة حدیث (۲۰۱۷) و السنائی (۳۸/۸) کتاب القسامة، باب: هل یؤخذ من قاتل العمد الدية.

2592- اخرجہ احمد (۲۴۸/۲) و البغاری (۲۴۹/۱) کتاب العلم، باب: کتاب العلم حدیث (۱۱۳) و عزاه المزی فی (التحفة) (۱۰/۱۰۰) للسنائی فی (الکبری) و یاتی عن البصیف فی المنائب رقم (۳۸۴۱).

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَدِيثِ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

باب 13: بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت نقل کرنا

2593 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ حَسَّانِ ابْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً وَحَدِّثُوا عَنِّي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَّبِعُوا

مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي كَبْشَةَ

السَّلُولِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری طرف سے آگے پہنچا

دو! خواہ وہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل کے حوالے سے روایت نقل کر لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی بات منسوب کرے تو وہ جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار رہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اسی روایت کو ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا گیا ہے۔

یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ الدَّلَالُ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

باب 14: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا اس بھلائی پر عمل کرنے والے کی مانند ہوتا ہے

2594 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ شَيْبِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَسْتَحِمِلُهُ فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ مَا يَتَحَمَلُهُ فَدَلَّهُ عَلَى الْآخِرِ

فَحَمَلَهُ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّ الدَّلَالَ عَلَى الْخَيْرِ كَفَاعِلِهِ

2593- اخراجہ احمد (۲۰۲، ۱۰۹/۲) و البغاری (۵۷۲/۶) کتاب الانبياء، باب: ما ذكر عن بني اسرائيل (۲۴۶۱) و الدارمی (۱۳۶/۱)

البقرة، باب: البلاغ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم.

2594- لم يخرجہ من اصحاب الكتب الستة غير الترمذی و رواه ابو يعلى (۲۷۵/۷) رقم (۴۲۹۶) و ذكره البندري في (الترغيب)

(۱۶۲/۱) حديث (۱۹۶) وقال: حديث بشواهد، و رواه البزار في (الكشف) (۱۹۵۱) و فيه زياده بن ابى حسان و هو متروك.

فی الباب: ولی الباب عن ابی مسعود البدری وبریذة

حکم حدیث: قال ابو عیسی: هذا حدیث غریب من هذا الوجه من حدیث انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لئے جانور مانگے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسے دینے کے لئے کوئی جانور نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی رہنمائی کسی دوسرے شخص کی طرف کی تو اس دوسرے شخص نے اسے جانور دیدیا، تو وہ شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا بھلائی کرنے والے کی مانند ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

2595 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَانَا شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ

متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِمُّهُ فَقَالَ إِنَّهُ قَدْ أَبَدَعَ بِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ فَلَانًا فَاتَاهُ فَحَمَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَيَّ خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ أَوْ قَالَ عَامِلِهِ

حکم حدیث: قال ابو عیسی: هذا حدیث حسن صحیح

توضیح راوی: وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَّاسٍ وَأَبُو مَسْعُودٍ الْبَدْرِيُّ اسْمُهُ عَقْبَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ

﴿﴾ حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری کے لئے جانور مانگا، اس نے عرض کی: میرا جانور مر گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم فلاں شخص کے پاس جاؤ، وہ شخص اس شخص کے پاس آیا، تو اس شخص نے اسے سواری کے لئے جانور دے دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی کی بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے سے اس پر عمل کرنے والے کی مانند اجر ملتا ہے۔ (یہاں پر راوی کو ایک لفظ فاعل یا عامل کے بارے میں شک ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2595 رواہ احمد (۱۲۰/۴، ۲۷۲/۵، ۲۷۳، ۲۷۴) ومسلم (۴۰/۷ - نووی) کتاب الامارۃ، باب: فضل الصدقة فی سبیل اللہ (۱۸۹۳) د ابو داؤد (۷۵۵/۲) کتاب الادب، باب: فی الدال علی النہد کفاحلہ (۵۱۲۹) و البیہقاری فی (الادب المفرد) (۲۴۲).

ابو عمرو شعبانی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کا نام عقبہ بن عمرو ہے۔

ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

تاہم اس میں روایت کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک نہیں ہے۔

**2596** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ

بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اشفعوا وتوجروا وليقض الله على لسان نبيه ما شاء

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَبُرَيْدٌ يُكْنَى أَبُو بُرْدَةَ أَيْضًا هُوَ ابْنُ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَهُوَ كُوفِيٌّ ثِقَةٌ فِي الْحَدِيثِ رَوَى

عَنْ شُعْبَةَ وَالثَّوْرِيِّ وَأَبْنِ عُيَيْنَةَ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم سفارش کرو! تمہیں اجر ملے گا اللہ

تعالیٰ اپنے نبی کی زبانی جو چاہے فیصلہ سادیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

برید کی کنیت ابو بردہ ہے۔ یہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔ یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور علم حدیث

میں ثقہ ہیں۔ شعبہ سفیان ثوری اور سفیان بن عیینہ ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

**2597** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ وَكَيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَا مِنْ نَفْسٍ تَقْتُلُ ظُلْمًا إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا وَذَلِكَ لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ أَسَنَّ الْقَتْلَ

اختلاف روایت: وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ قَالَ سَنَّ

الْقَتْلَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا ہے جس بھی شخص کو ظلم کے طور پر

2596 اخرجه احمد (۴/۴۰۰، ۴۰۹، ۴۱۳) و ابو داؤد (۷۰۵/۲) کتاب الاطب، باب: فی الشفاعة حدیث (۵۱۳۱)۔

2597 اخرجه احمد (۳۸۳/۱، ۴۳۰، ۴۳۲) ، رواه البعاری. ومسلم (۱۱۲/۶) کتاب القسامة، باب: بیان اثم من سن القتل حدیث

(۱۶۷۷) و ابن ماجه (۸۷۳/۲) کتاب الدیات، باب: التغلیظ فی قتل مسلم ظلماً (۲۶۱۶) و النسائی (۸۱/۷ - ۸۲) کتاب تحریر الدم۔

قتل کیا جائے تو آدم کا بیٹا اس کے خون میں حصہ دار ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے: اس نے ہی سب سے پہلے قتل کا آغاز کیا تھا۔  
عبدالرزاق ہامی راوی نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں: قتل کا طریقہ نکالا تھا۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ دَعَا إِلَى هُدًى فَاتَّبَعَ أَوْ إِلَى ضَلَالَةٍ

باب 15: جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے

اور اس کی پیروی کی جائے یا گمراہی کی طرف دعوت دے

**2598** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ دَعَا إِلَى هُدًى كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ أُجُورٍ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ دَعَا إِلَى ضَلَالَةٍ كَانَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ يَتَّبِعُهُ لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ آثَامِهِمْ شَيْئًا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص ہدایت کی طرف دعوت دے تو اسے ان لوگوں کے اجر جتنا ثواب ملے گا جو اس کی پیروی کریں گے اور جو گمراہی کی طرف بلائے تو اسے بھی اتنا گناہ ملے گا جتنا اس کی پیروی کرنے والوں کو ملے گا اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2599** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ سَنَّ سَنَةً خَيْرٍ فَاتَّبَعَ عَلَيْهَا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمِثْلُ أُجُورٍ مَنْ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سَنَةً شَرٍّ فَاتَّبَعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وَزْرُهَا وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنْ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا  
فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ حَدِيثَةٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ هَذَا وَقَدْ

2598- اخرجه مسلم (۲۰۶۰/۴) کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة حدیث (۲۶۷۴/۱۶)، و ابو داؤد (۶۱۲/۲) کتاب السنة، باب: لزوم السنة حدیث (۴۶۰۹).

2599- اخرجه احمد (۳۵۹، ۳۵۸، ۳۵۷/۴) و مسلم (۱۱۱/۴ - نووی) کتاب الزکاة، باب: الحث على الصدقة (۱۷/۷۰ - ۱) و السانی (۷۵/۵) کتاب الزکاة، باب: التحريض على الصدقة، و ابن ماجه (۷۴/۱) المقدمة، باب: من سن سنة حسنة او سيئة (۳ - ۲).

رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُنْدِرِ بْنِ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا

◀◀ عبد الملک بن عمیر حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص بھلائی کے طریقے کا آغاز کرے اور اس بارے میں اس کی پیروی کی جائے تو اس شخص کو اس کا اجر ملے گا اور بھلائی کی پیروی کرنے والوں کے اجر جتنا اجر ملے گا اور ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص برے طریقے کا آغاز کرے اس کی پیروی کی جائے تو اس شخص کو اپنا گناہ ہوگا اور ان تمام لوگوں کے گناہ جتنا گناہ ہوگا جو اس کی پیروی کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

اس بارے میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی گئی ہے۔

یہی روایت منذر بن جریر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی گئی ہے۔

یہی روایت عبید اللہ بن جریر کے حوالے سے ان کے والد حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدْعِ

### باب 16: سنت کو اختیار کرنا اور بدعت سے اجتناب کرنا

2600 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعُرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: وَعَظَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَدَاةِ مَوْعِظَةً يَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا

الْعُيُونُ وَوَجَلَّتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هَذِهِ مَوْعِظَةٌ مَوْذِعٌ فَمَاذَا تَعْهَدُ الْبِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَوْصِيكُمْ

بِتَقْوَى اللَّهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِيَّاكُمْ وَمُحَدَّثَاتِ

الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بَسْتِي وَسُنَّةُ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُوا عَلَيْهَا

بِالنَّوَاجِدِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعُرْبَاضِ

بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ قَالُوا

2600- رواه احمد (۱۲۶/۴) و ابوداؤد (۶۱۱/۲) كتاب السنة، باب: في لزوم السنة (۴۶۰۷) و ابن ماجه (۱۶/۱) المقدمة، باب: اتباع سنة

الخلفاء الراشدين (۴۲) و الدارمي (۴۴/۱) المقدمة، باب: اتباع السنة

حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

توضیح راوی: وَالْعِرْبَاضُ بْنُ سَارِيَةَ يُكْنَى أَبَا نَجِيحٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ حُجْرِ بْنِ حُجْرٍ عَنِ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز کے بعد ہمیں بلوغ دعا کیا، اس کے نتیجے میں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور دل لرز گئے، ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو الوداعی دعا معلوم ہوتا ہے آپ ہمیں کیا تلقین کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی تلقین کرتا ہوں، اگرچہ وہ کوئی حبشی غلام ہو، کیونکہ تم میں سے جو شخص زندہ رہے گا وہ بہت جلد بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا اور تم لوگ نئے پیدا ہونے والے امور سے بچنا، کیونکہ وہ گمراہی ہوں گے، تم میں سے جو شخص ایسا زمانہ پا لے تو وہ میری سنت اور ہدایت یافتہ ہدایت کا مرکز خلفاء کے طریقے کو لازم پکڑے اور اس کو مضبوطی سے تھام لے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ثور بن یزید نے اس روایت کو خالد بن معدان، عبد الرحمن بن عمرو، حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو نَجِيح ہے۔

یہی روایت حجر بن حجر سے حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند کی گئی ہے۔

2601 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ مُعَاوِيَةَ

الْفَزَارِيِّ عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ ااعْلَمْ قَالَ مَا ااعْلَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ ااعْلَمْ يَا بِلَالُ قَالَ مَا ااعْلَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اِنَّهُ مِنْ اَحْيَا سُنَّةٍ مِنْ سُنَّتِي قَدْ اُمِيْتَتْ بَعْدِي فَاِنَّ لَهُ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلَ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ اَبْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا تُرِضِي اللَّهَ وَرَسُولَهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ اَنَامٍ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ اَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيْنَةَ هُوَ مِصْبِصِيُّ شَامِيٌّ وَكَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ

﴿﴾ کثیر بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال

2601 اخراجہ ابن ماجہ (۷۶/۱) المقدمة، باب: من احيا سنة قد اُميتت حديث، (۲۰۹)، (۲۱۰)، و عبد بن حميد كما في (المنتخب) رقم (۲۸۹).



بن حارث سے فرمایا: یہ بات جان لو! انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ میں کیا بات جان لوں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری سنت کو اس وقت زندہ کرے جب وہ ختم ہو چکی ہو تو اس شخص کو اس سنت پر عمل کرنے والوں کے اجر جتنا اجر ملے گا حالانکہ ان لوگوں کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص گمراہی والی کسی بدعت کا آغاز کرے جس سے اللہ اور اس کا رسول راضی نہ ہوں تو اس شخص کو ان تمام لوگوں جتنا گناہ ہوگا جو اس پر عمل کریں گے اور ان لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

محمد بن عیینہ نامی راوی مصیصی شامی ہیں۔

کثیر بن عبد اللہ نامی راوی کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف مزنی ہیں۔

**2602 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ قَالَ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَنِيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي  
قَلْبِكَ غِشْرٌ لِأَحَدٍ فَأَفْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بَنِيَّ وَذَلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحْيَانِي وَمَنْ أَحْيَانِي كَانَ مَعِيَ  
فِي الْجَنَّةِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ ثِقَةٌ وَأَبُوهُ ثِقَةٌ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ صَدُوقٌ إِلَّا أَنَّهُ رُبَّمَا يَرْفَعُ

الشَّيْءَ الَّذِي يُوقِفُهُ غَيْرُهُ

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ وَكَانَ رَفَاعًا وَلَا

نَعْرِفُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَنَسِ رِوَايَةً إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ وَقَدْ رَوَى عَبَادُ بْنُ مَيْسَرَةَ الْمِنْقَرِيُّ

هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَذَكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَلَمْ يَعْرِفْ لِسَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيْبِ عَنْ أَنَسِ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَا غَيْرَهُ وَمَاتَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَتِسْعِينَ وَمَاتَ سَعِيدُ ابْنُ

الْمُسَيْبِ بَعْدَهُ بِسِتِّينَ مَاتَ سَنَةَ خَمْسٍ وَتِسْعِينَ

◀◀ سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے

فرمایا: اے میرے بیٹے! اگر تم ایسا کر سکتے ہو تو ایسا ضرور کرو صبح کے وقت یا شام کے وقت (یعنی کسی بھی وقت) تمہارے دل

میں کسی کے لئے دھوکہ نہ ہو پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! یہ میری سنت ہے اور جو شخص میری

2602 لم يخرجہ من اصحاب الستة غير الترمذی ذكره البندري في (الترغيب) (٥٢٧/٣) حديث (٤٢٥٩) وقال: ضعيف ورواه الترمذی (٢٦٧٨) وفيه زيد بن علي ابن جدعان وهو ضعيف.

سنت کو زندہ رکھے گا اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔  
اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

محمد بن عبداللہ نامی راوی ثقہ ہیں اور ان کے والد بھی ثقہ ہیں جبکہ علی بن زید ”صدوق“ ہیں تاہم وہ بعض اوقات کسی ایسی روایت کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کر دیتے ہیں جس کو دیگر راویوں نے ”موقوف“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہوتا ہے۔  
میں نے محمد بن بشار کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابوالولید ارشاد فرماتے ہیں: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے: علی بن زید نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے یہ صاحب بہت زیادہ ”مرفوع“ روایت نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: سعید بن مسیب کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے کے علاوہ کوئی اور روایت نہیں جو طویل نقل ہے۔

عباد مقری نے اس روایت کو علی بن زید کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں سعید مسیب کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ گفتگو کی تو انہیں سعید بن مسیب کے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو نقل کرنے کا علم نہیں تھا، بلکہ اس کے علاوہ کسی اور سے بھی نقل کرنے کا علم نہیں تھا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا انتقال 93 ہجری میں ہوا جبکہ سعید بن مسیب کا انتقال دو سال بعد 95 ہجری میں ہوا۔

بَابُ فِي الْإِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 17: نبی اکرم ﷺ نے جس بات سے منع کیا ہو اس سے باز آ جانا

2603 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

وَأَخْتَلَفْتُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو چیز میں تمہارے لئے ترک کر دوں (یعنی بیان نہ کروں) اس بارے میں مجھے چھوڑ دو اور جب میں تم سے کوئی بات بیان کر دوں تو اسے مجھ سے حاصل کر لو کیونکہ تم سے

2603- اخرجہ احمد (۲/۳۰۰/۴۹۰) و مسلم (۸/۱۲۰/۱۲۰) - (نوری) کتاب الفضائل، باب: توقیرہ صلی اللہ علیہ وسلم و ترک اکتار سوالہ حدیث (۱۳۱)۔ و ابن ماجہ (۳/۱) المقدمة، باب: اتباع السنة حدیث (۱)۔

پہلے کے لوگ اپنے انبیاء سے بکثرت سوالات کرنے اور اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاکت کا شکار ہوئے تھے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِينَةِ

باب 18: مدینہ منورہ کے عالم کا تذکرہ

2604 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ

بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَوَايَةً  
متن حدیث: يُؤَشِّكُ أَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ الْكِبَادَ الْإِبِلِ يَطْلُبُونَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُونَ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ

الْمَدِينَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

مذاہب فقہاء: وَهُوَ حَدِيثٌ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذَا سُئِلَ مَنْ عَالِمِ الْمَدِينَةِ  
فَقَالَ أَنَّهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَقَالَ اسْحَقُ بْنُ مُوسَى سَمِعْتُ ابْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ هُوَ الْعُمَرِيُّ الرَّاهِدُ وَأَسْمُهُ عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَسَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مُوسَى يَقُولُ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ هُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْعُمَرِيُّ هُوَ عَبْدُ  
الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مِنْ وَلَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ) عنقریب لوگ علم کی تلاش میں  
(زیادہ) سفر کر کے اونٹوں کے جگر پکھلا دیں گے، لیکن انہیں کوئی ایک شخص بھی مدینہ کے عالم سے زیادہ علم والا نہیں ملے گا۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یہ روایت ابن عیینہ سے منقول ہے۔

ابن عیینہ کی ایک روایت کے مطابق وہ یہ فرماتے ہیں: یہاں مدینہ منورہ کے عالم سے مراد امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔  
اسحق بن موسیٰ یہ کہتے ہیں: میں نے ابن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس سے مراد (مشہور بزرگ) عمری ہیں جو (عابد و  
زاہد ہے)۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ان کا نام عبدالعزیز بن عبداللہ تھا۔

میں نے یحییٰ بن موسیٰ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: امام عبدالرزاق نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد امام  
مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”عمری“ نامی بزرگ عبدالعزیز بن عبداللہ ہیں جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آل میں سے

ہیں۔

2604 اخرجه احمد (۲/۲۹۹) و النسائي في (الكبرى) كما في (تحفة الإشراف) (۹/۴۴۵) رقم (۱۲۸۷۷) ، و الحميدى (۲/۴۸۵) رقم (۱۱۴۷)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَى الْعِبَادَةِ

## باب 19: علم کی عبادت پر فضیلت

**2605** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ جِنَاحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَفَقِيَهُ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ

مُسْلِمٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک عالم شیطان کے لئے ایک ہزار عبادت گزاروں سے زیادہ شدید ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ہم اس روایت کو اسی سند کے حوالے سے یعنی ولید بن مسلم سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

**2606** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا عَاصِمُ

بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا أَقْدَمَكَ يَا أَخِي فَقَالَ حَدِيثٌ

بَلَّغَنِي أَنْكَ تَحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ أَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ أَمَا جِئْتَ إِلَّا فِي طَلَبِ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَتَّبِعِي فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَتَّصِعُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً لِمُطَالِبِ الْعِلْمِ وَإِنَّ الْعَالِمَ لَيَسْتَغْفِرُ لَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الْبِحِثَانِ فِي الْمَاءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلَى سَائِرِ الْكَوَاكِبِ إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُوْرَثُوا دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِنَّمَا وَرَثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ سَلَكَ بِهِ أَخَذَ بِحِطِّ وَالْإِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمُتَّصِلٍ هَكَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَإِنَّمَا يُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ جَمِيلٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ خِدَاشٍ

2605. اخرجہ ابن ماجہ (۸۱/۱) المقدمة، باب: فضل العلماء، حدیث (۲۲۲).

2606. اخرجہ احمد (۱۹۶/۵) و ابوداؤد (۳۴۱/۲): کتاب العلم، باب: الحث علی طلب العلم (۳۶۴۱) و ابن ماجہ (۸۱/۱) المقدمة، باب: فضل العلماء و الحث علی طلب العلم (۲۲۳) و الدارمی (۹۸/۱) المقدمة، باب: فی فضل العلم و العالم.

## قول امام بخاری: وَرَأَى مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ هَذَا أَصَحَّ

قیس بن کثیر بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ سے ایک شخص حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ اس وقت دمشق میں تھے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اے میرے بھائی! تم کیوں آئے ہو؟ اس نے عرض کی: ایک حدیث کے لیے آیا ہوں جس کے بارے میں مجھے پتہ چلا ہے: آپ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں: حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا گیا: کیا تم کسی دوسرے کام سے بھی آئے ہو اس نے عرض کی: نہیں! حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا تم تجارت کی غرض سے آئے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں! میں یہاں صرف اس حدیث کی غرض سے آیا ہوں تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس پر وہ علم کے حصول کے لئے جائے، تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت کے راستے پر چلائے گا اور بے شک فرشتے علم کے طلبگار سے راضی ہو کر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ بے شک عالم شخص کے لئے آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز یہاں تک کہ پانی میں موجود مچھلیاں بھی اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتی ہیں اور عالم شخص کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے جو چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر ہوتی ہے بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ انبیاء وراثت میں دینار یا درہم نہیں چھوڑتے وہ وراثت میں علم چھوڑتے ہیں تو جو شخص اسے حاصل کر لے۔ اس نے ایک بہت بڑا حصہ حاصل کر لیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) ہم اس روایت کو صرف عاصم کی روایت سے جانتے ہیں۔ میرے نزدیک اس کی سند متصل نہیں ہے۔ اسی روایت کو محمود بن خداش کے حوالے سے بھی نقل کیا گیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے، تاہم محمود بن خداش سے منقول ہے۔ روایت زیادہ سند ہے۔

2607 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ ابْنِ أَشْوَعٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

سَلْمَةَ الْجُعْفِيِّ قَالَ

متن حدیث: قَالَ يَزِيدُ بْنُ سَلْمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَخَافُ أَنْ يَنْسِينِي أَوْلَاةُ

اخِرُهُ فَحَدِّثْنِي بِكَلِمَةٍ تَكُونُ جَمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللَّهَ فِيمَا تَعْلَمُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَهُوَ عِنْدِي مُرْسَلٌ

توضیح راوی: وَكَلِمَةٌ يُذَكِّرُكَ عِنْدِي ابْنُ أَشْوَعٍ يَزِيدُ بْنُ سَلْمَةَ وَابْنُ أَشْوَعٍ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعٍ

◀▶ حضرت یزید بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یزید بن سلمہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بہت سی باتیں سنتا ہوں مجھے اندیشہ ہے: میں ان کا ابتدائی یا آخری حصہ بھلا نہ دوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا کلمہ بتائیں جو جامع ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے علم کے مطابق اللہ سے ڈرتے رہو۔

اس حدیث کی سند بھی متصل نہیں ہے، میرے خیال میں یہ ”مرسل“ روایت ہے، کیونکہ میرے نزدیک ابن اشوع نامی

راوی نے حضرت یزید بن سلمہ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

ابن اشوع نامی راوی کا نام سعید بن اشوع ہے۔

**2608** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا خَلْفُ بْنُ أَيُّوبَ الْعَامِرِيُّ عَنْ عَوْفٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: تَخَصَّلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِي مُنَافِقٍ حُسْنٌ سَمِعَ وَلَا فِقْهٌ فِي الدِّينِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَدِيثِ عَوْفٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ خَلْفِ بْنِ أَيُّوبَ الْعَامِرِيِّ وَلَمْ أَرَأْ أَحَدًا يَرَوِي عَنْهُ غَيْرَ أَبِي كُرَيْبٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ وَلَا أَدْرِي كَيْفَ هُوَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دو خصوصیات منافق میں اکٹھی نہیں ہو سکتی اچھے اخلاق اور دین کی سمجھ بوجھ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ہم اس روایت کو عوف بن مالک سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی شیخ یعنی خلف بن ایوب عامری کی روایت کے طور پر جانتے ہیں اور میرے علم کے مطابق ان سے محمد بن علاء کے علاوہ کسی اور نے اسے نقل نہیں کیا ہے اب یہ مجھے معلوم نہیں: وہ کیسے ہیں؟

**2609** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

جَمِيلٍ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: ذَكَرَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَالْآخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَّلُ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِي عَلَى أَدْنَاكُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ وَأَهْلَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ حَتَّى النَّمْلَةَ فِي جُحْرِهَا وَحَتَّى الْحُوتَ لَيَصَلُّونَ عَلَى مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَيْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارَ الْحُسَيْنِ بْنِ حُرَيْثِ الْخَزَاعِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْفَضِيلَ بْنَ عِيَاضٍ يَقُولُ عَالِمٌ عَامِلٌ

مُعَلِّمٌ يُدْعَى كَبِيرًا فِي مَلَكُوتِ السَّمَوَاتِ

﴿﴾ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں کا تذکرہ کیا گیا جن میں سے

2608. لم يخرجہ من اصحاب الكتب السبعة غير المصنف، ذكره المتقي الهندي في (الكنز) (١٥٢/١٠)، حديث (٢٨٧٧٧) وعزاه للترمذي

عن أبي هريرة.

2609. انفرد به المصنف دون بقية السبعة، ذكره الهيملي في (المنجم) (١٢٩/١) وقال رواه الطبراني في (الكبير) وفيه القاسم ابو عبد الرحمن

و ثقة البخاري وضعفه احمد

ایک عبادت گزار تھا، دوسرا عالم تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عالم شخص کو عبادت گزار پر وہی فضیلت حاصل ہے جو مجھے تم میں سے ادنیٰ شخص پر حاصل ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور آسمان میں رہنے والے اور زمینوں میں رہنے والی (تمام مخلوق) یہاں تک کہ بل میں رہنے والی چوٹی اور (سمندر میں موجود) مچھلی تک لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دینے والے کئے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

میں نے ابوعمار حسین بن حریش خزاعی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے فضیل بن عیاض کو یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: ایسا عالم جو (اپنے علم) پر عمل بھی کرتا ہو اور اس کی تعلیم بھی دیتا ہو اسے آسمانوں میں بڑا آدمی (کہہ کر) بلایا جاتا ہے۔

**2610** سند حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ الشَّيْبَانِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: لَنْ يَشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَيْرٍ يَسْمَعُهُ حَتَّىٰ يَكُونَ مِنْتَهَا الْجَنَّةُ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: مؤمن بھلائی کی باتیں سن کر (یعنی کے علم حاصل کر کے) کبھی سیر نہیں ہوتا، یہاں تک کہ اس کا انجام جنت ہے یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**2611** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَتْنُ حَدِيثٍ: الْكَلِمَةُ الْحَكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ فَحَيْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: و ابراہیم بن الفضل المدنی المخزومی یضعف فی الحدیث من قبل حفظہ  
﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: حکمت کی بات مؤمن کی گمشدہ چیز ہے وہ جہاں اسے پاتا ہے تو وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں ابراہیم بن فضل مخزومی نامی راوی اپنے حافظے کے حوالے سے علم حدیث میں ضعیف قرار دیئے جاتے ہیں۔

2610 الفردیہ البصنف دون بقیة السعة، ذکرة البقی الہندی فی (الکنز) (۱۴۶/۱)، حدیث (۸۲۱) و عزاء للترمذی عن ابی سعید و اخرجہ ابن حبان فی (صحیحہ) (۹۰۳).

2611 اخرجہ ابن ماجہ (۱۳۹۵/۲) کتاب الزهد: باب: الحکمة، حدیث (۴۱۶۹).

## کتاب الاستیذان والاداب عن رسول اللہ ﷺ

اجازت لینے اور دیگر آداب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

### بَابُ مَا جَاءَ فِي إِفْشَاءِ السَّلَامِ

#### باب 1: سلام کو پھیلانا

2612 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيث: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتَّى تُؤْمِنُوا وَلَا تُؤْمِنُوا حَتَّى تَحَابُّوا أَلَا أَدْلِكُمْ عَلَى أَمْرٍ إِذَا أَنْتُمْ فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَشُرَيْحِ بْنِ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَالْبَرَاءِ وَأَنَسِ وَأَبْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گے جب تک کامل مؤمن نہ ہو جاؤ۔ تم اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہو گے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرنے لگو، کیا میں تمہاری ایسی بات کی رہنمائی کروں؟ جب تم اسے کر لو گے تو تمہاری آپس میں محبت پیدا ہو جائے گی۔ تم اپنے درمیان سلام کو پھیلاؤ!

اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، شریح بن ہانی کی ان کے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2612 أخرجه أحمد (۳۹۱/۲، ۴۴۲، ۴۷۷، ۴۹۵، ۵۱۲) ومسلم (۳۱۱/۱ - نووی) کتاب الايمان، باب: بيان انه لا يدخل الجنة الا المؤمنون، حدیث: (۵۴/۹۳)، و ابو داؤد (۷۷۱/۲) کتاب الادب، ابواب السلام حدیث (۵۱۹۳) و ابن ماجه (۲۶۱/۱) القنہ، باب: فی الايمان، حدیث (۶۸) و فی (۱۲۱۷/۲) کتاب الادب باب: افشاء السلام (۳۶۹۲).



## بَاب مَا ذَكَرَ فِي فَضْلِ السَّلَامِ

## بَاب 2: سلام کی فضیلت کا بیان

**2613** سندر حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَمْرِيُّ الْبَلْبَعِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ الضَّمِّيِّ عَنْ عَوْفِ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنِ مَتْنٍ حَدِيثٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرُونَ جَاءَهُ آخَرَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَلَاوَنَ عَشْرُونَ حَتَّى حَمَمَ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحَ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

فی الباب: وفي الباب عن عليّ وأبي سعيد وسهل بن حنيف

﴿ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: السلام علیکم نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے دس نیکیاں مل گئیں پھر درود پڑھا: وہ بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے بیس نیکیاں ملیں گی پھر ایک شخص آگیا اور بولا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسے تیس نیکیاں ملیں گی۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہم سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت اسد بن حنیف رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

## بَاب مَا جَاءَ فِي أَنَّ الْأَسْتِذَانَ تَلَاوَنَ

## بَاب 3: تین مرتبہ اجازت مانگنا

**2614** سندر حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنِ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ

مَتْنٍ حَدِيثٍ: اسْتَأْذَنَ أَبُو مُرْسَى عَلِيَّ عَمْرٍو فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ۚ أَدْخَلَ قَالَ عَمْرٍو وَاحِدَةً ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ۚ أَدْخَلَ قَالَ عَمْرٍو لِمَ تَسْكُتُ سَاعَةً فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ۚ أَدْخَلَ فَقَالَ عَمْرٍو تَلَاوَنَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ عَمْرٍو لِلنَّبِيِّ مَا صَنَعْتَ قَالَ رَجَعْتُ قَالَ عَلِيٌّ بِهِ فَلَمَّا جَاءَهُ قَالَ مَا هَذَا الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ

2613. أخرجه أحمد (٤٢٧/٤)، ورواه أيضاً في (٤٤٠/٤) عن أبي رجا، مرسلًا، وأخرجه موصولًا ابوداؤد (٧٧١/٢) كتاب الادب، باب:

كيف السلام، حديث (٥١٩٥)، ودارامي (٢٧٧/٢) كتاب الاستئذان، باب: في فضل التسليم، ورواه

2614. أخرجه أحمد (١٩٧/٣، ١٧٤/٤، ٤١٨) ومسلم (٣٨٥٧) - نوري) كتاب الآداب، باب: الاستئذان (٢١٥٢/٢٥) وابن ماجه (١٢٢١/٢) كتاب الآداب، باب: الاستئذان حديث (٣٧٠٦) ودارامي (٢٧٤/٢) كتاب الاستئذان، باب: الاستئذان ثلاث.

السُّنَّةُ قَالَ السُّنَّةُ وَاللَّهِ لَيَأْتِيَنِي عَلَى هَذَا بَرَّهَانَ أَوْ بَيِّنَةً أَوْ لَأَفْعَلَنَّ بِكَ قَالَ فَاتَانَا وَنَحْنُ رُفْقَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُمْ أَكْثَرُ النَّاسِ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْتِذَانُ ثَلَاثٌ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَالْأَفْرَجُ فَجَعَلَ الْقَوْمُ يُمَارِجُونَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ ثُمَّ رَفَعْتُ رَأْسِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ فَمَا أَصَابَكَ فِي هَذَا مِنَ الْعُقُوبَةِ فَأَنَا شَرِيكَكَ قَالَ فَآتَى عَمْرًا فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ عَمْرًا مَا كُنْتُ عَلِمْتُ بِهَذَا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَأُمِّ طَارِقٍ مَوْلَاةِ سَعْدِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَالْجَوَابُ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يُكْنَى أَبَا مَسْعُودٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا غَيْرُهُ أَيْضًا عَنْ أَبِي نَضْرَةَ وَأَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ اسْمُهُ الْمُنْدِرُ بْنُ مَالِكِ بْنِ قُطَيْبَةَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی اور بولے: السلام علیکم! کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ بولے: ایک ہی مرتبہ (یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب نہیں دیا) پھر ابو حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ کچھ دیر خاموش رہے پھر بولے: السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے (خود سے کہا) دو مرتبہ ہو گیا (لیکن انہیں اندر آنے کی اجازت نہیں دی) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کچھ دیر خاموش رہے پھر بولے: السلام علیکم کیا میں اندر آ جاؤں؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تیسری مرتبہ ہے (یعنی انہوں نے اجازت پھر بھی نہیں دی جائے) پھر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ واپس چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دربان سے دریافت کیا: انہیں کیا ہوا؟ دربان نے جواب دیا: وہ واپس چلے گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: انہیں میرے پاس لے کر آؤ! جب حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: آپ نے یہ کیا کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: سنت کے مطابق کیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت کے مطابق اللہ تعالیٰ کی قسم یا تو اس پر آپ ثبوت یا دلیل لے کر آئیں یا پھر میں آپ کو سزا دوں گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے ہم انصاری دوست بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: اے انصار کے گروہ! کیا آپ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے بارے میں سب سے زیادہ نہیں جانتے؟ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات ارشاد فرمائی ہے؟ کہ اجازت تین مرتبہ لی جاسکتی ہے اگر تمہیں اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ! تو حاضرین ان کے ساتھ مذاق کرنے لگے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنا سر اٹھا کر ان کی طرف دیکھا میں نے کہا: آپ کو اس بارے میں جو سزا ملے گی میں اس میں آپ کا شریک ہوں گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر وہ (یعنی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان کو اس بارے میں بتایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کا علم نہیں تھا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سیدہ ام طارق رضی اللہ عنہما جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی کنیز ہیں سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

جریری نامی راوی کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابو مسعود ہے۔

اسی روایت کو ان کے علاوہ دیگر راویوں نے ابو نضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ابو نضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے۔

**2615** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَارٍ حَدَّثَنِي أَبُو

زُمَيْلٍ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فَأُذِنَ لِي

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ

قول امام ترمذی: وَانَّمَا أَنْكَرَ عُمَرُ عِنْدَنَا عَلَى أَبِي مُوسَى حَيْثُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ

قَالَ الْإِسْتِئْذَانُ ثَلَاثٌ فَإِذَا أُذِنَ لَكَ وَالْأَفْزَاجُ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا

فَأُذِنَ لَهُ وَلَمْ يَكُنْ عَلِمَ هَذَا الَّذِي رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فَإِنْ أُذِنَ لَكَ وَالْأَفْزَاجُ

فَأَرْجِعْ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی تین مرتبہ اجازت مانگی تو آپ نے مجھے اجازت دی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابوزمیل نامی راوی کا نام سماک حنفی ہے۔

ہمارے نزدیک حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کا انکار اس وقت کیا تھا جب انہوں نے اس روایت کو نقل کیا تھا

اور کہا تھا: اجازت لینے کا حکم تین مرتبہ ہے اگر تمہیں اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے تین مرتبہ اجازت مانگی تھی تو اجازت مل گئی تھی تاہم انہیں اس روایت کا علم نہیں تھا جسے حضرت موسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا: ”اگر تمہیں اجازت مل جائے تو ٹھیک ہے ورنہ واپس چلے جاؤ“۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ رَدُّ السَّلَامِ

باب 4: سلام کا جواب کیسے دیا جائے؟

**2616** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ

سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

**متن حدیث:** دَخَلَ رَجُلٌ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ أَرْجِعْ لَفَصَلَّيْ لَقَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

**اختلاف سند:** وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ هَذَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَكَمْ يَذْكَرُ فِيهِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ وَقَالَ وَعَلَيْكَ قَالَ وَحَدِيثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَصَحُّ  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص مسجد میں داخل ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کنارے میں تشریف فرما تھے اس نے نماز ادا کی پھر وہ آیا اس نے آپ کو سلام کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر بھی ہوا! واپس جاؤ! نماز ادا کرو! کیونکہ تم نے درحقیقت نماز نہیں پڑھی۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یحییٰ بن سعید نے اس حدیث کو عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے سعید مقبری کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: یہ ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ تاہم اس میں یہ مذکور نہیں ہے اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ”وعلیک“ فرمایا۔  
یحییٰ بن سعید سے منقول حدیث زیادہ مستند ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَبْلِيغِ السَّلَامِ

### باب 5: سلام پہنچانا

**2617 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
**متن حدیث:** لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي نُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**اختلاف سند:** وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

ابو سلمہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہ بات بتائی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: جبریل تمہیں سلام کہہ رہے ہیں: تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو! اللہ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں

2617۔ اخرجہ احمد (۱/۸۸، ۱۱۲، ۱۱۷) و البخاری (۱۱/۴۰) کتاب الاستیعان، باب: اذ قال: فلان يقولك السلام، حدیث (۶۲۵۳) و مسلم (۲۲۳/۸ - نووی) کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل عائشة حدیث رقم (۲۴۴۷/۹۰)، و ابوداؤد (۷۸۰/۲) کتاب الادب، باب: فی الرجل يقول: فلان يقولك السلام، حدیث (۵۲۳۲)، و ابن ماجہ (۱۲۱۸/۲) کتاب الادب، باب: رد السلام حدیث (۳۶۹۶)۔

ہوں۔

اس بارے میں بنو نمیر سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کے حوالے سے حدیث کو نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

زہری رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت کو ابوسلمہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ

باب 6: اس شخص کی فضیلت جو سلام میں پہل کرے

2618 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ أَبِي قُرْوَةَ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ

سَلِيمِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ أَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ أَوْلَاهُمَا بِاللَّهِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ أَبُو قُرْوَةَ الرَّهَوِيُّ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ إِلَّا أَنَّ ابْنَهُ مُحَمَّدَ بْنَ يَزِيدَ يَرَوِي عَنْهُ

مَنَاكِبِيرًا

﴿﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دو آدمی ایک دوسرے سے ملتے ہیں ان

میں سے کون پہلے سلام کرے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ نزدیک ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو فروہ رهاوی نامی راوی ”مقارب الحدیث“ ہیں۔ ان کے صاحبزادے محمد بن یزید نے ان

سے ”منکر“ روایات نقل کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ إِشَارَةِ الْيَدِ بِالسَّلَامِ

باب 7: سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنا مکروہ ہے

2619 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا النَّصَارَى فَإِنَّ تَسْلِيمَ الْيَهُودِ الْإِشَارَةُ

بِالْأَصَابِعِ وَتَسْلِيمَ النَّصَارَى الْإِشَارَةُ بِالْأَكْفِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ

اختلاف روایت: وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ لَهِيْعَةَ فَلَمْ يَرْفَعَهُ

﴿﴾ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے جو دوسروں کے ساتھ مشابہت اختیار کر لے تم لوگ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو کیونکہ یہودیوں کا سلام اٹھیوں کے اشارے کے ذریعے ہوتا ہے اور عیسائیوں کا سلام ہتھیلی کے اشارے کے ذریعے ہوتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو ابن لہیعہ سے نقل کیا ہے۔ اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

#### باب 8: بچوں کو سلام کرنا

2620 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبِيَّانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ أَنَسٍ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبِيَّانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ أَنَسٌ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلَيَّ صَبِيَّانٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: زَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ ثَابِتٍ وَرَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَنَسٍ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

﴿﴾ سیار بیان کرتے ہیں: میں ثابت بنانی کے ہمراہ جا رہا تھا وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا پھر ثابت نے بتایا: میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ جا رہا تھا وہ بچوں کے پاس سے گزرے تو انہوں نے بچوں کو سلام کیا تھا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی تھی: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا آپ بچوں کے پاس سے گزرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سلام کیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

کئی راویوں نے اسے ثابت کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بعض راویوں نے اسے دیگر اسناد کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

2620 - رواه احمد (۱۳۱/۳، ۱۶۹، ۱۸۳) و البعاری (۲۴/۱۱) کتاب الاستئذان، باب: التسليم على الصبيان حديث رقم (۶۲۴۷)، ومسلم (۴۰۳/۷ - نووی) کتاب السلام، باب: استحباب السلام على الصبيان (۲۱۶۸) و ابوداؤد (۷۷۳/۲) کتاب الادب، باب: فی السلام على الصبيان حديث (۵۲۰۲).

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسی طرح نقل کی گئی ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى النِّسَاءِ

### باب 9: خواتین کو سلام کرنا

2621 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ

شَهْرَ بْنَ حَوْشِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيدَ تَحَدَّثُ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِنَ النِّسَاءِ فَعَوَّدَ قَالُوا

بِيَدِهِ بِالتَّسْلِيمِ وَأَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيدِ بِيَدِهِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا بَأْسَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ

بَهْرَامٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ

قَوْلِ إِمَامِ بَخْرِيِّ: وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ شَهْرٌ حَسَنٌ الْحَدِيثِ وَقَوَى أَمْرَهُ وَقَالَ إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيهِ ابْنُ

عَوْنٍ ثُمَّ رَوَى عَنْ هِلَالِ بْنِ أَبِي زَيْنَبٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشِبٍ أَنَّ أَبَا دَاوُدَ الْمَصَاحِفِيُّ بَلَغَنِي أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ

شَمِيلٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ إِنَّ شَهْرًا نَزَّكَوهُ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ النَّضْرُ نَزَّكَوهُ أَي طَعَنُوا فِيهِ وَإِنَّمَا طَعَنُوا فِيهِ لِأَنَّهُ

وَلِيَ أَمْرَ السُّلْطَانِ

◀◀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں! ایکن نبی اکرم ﷺ مسجد میں سے گزرے اس وقت کچھ خواتین

وہاں بیٹھی ہوئی تھیں تو آپ نے ہاتھ کے اشارے کے ذریعے انہیں سلام کیا۔

عبد الحمید نامی راوی نے اپنے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے یہ بات بتائی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں عبد الحمید نامی راوی کی روایت کے اعتبار سے (ہاتھ کے اشارے کے ذریعے

سلام کرنے میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: شہر نامی راوی ”حسن الحدیث“ ہیں امام بخاری رضی اللہ عنہ نے انہیں ”قوی“ قرار دیا ہے وہ یہ

فرماتے ہیں: ان کے بارے میں ابن عون نے کچھ کلام کیا ہے پھر انہوں نے ہلال بن ابو زینب کے حوالے سے شہر کے حوالے

سے روایت نقل کی۔

ابوداؤد مصاہی یعنی نظر بن شمیل کے حوالے سے ابن عون کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔ محدثین نے شہر کو متروک قرار دیا ہے۔

ابوداؤد مصاہی کہتے ہیں: نظر نے یہ بات بیان کی ہے: محدثین نے انہیں متروک قرار دیا ہے اور ان پر طعن کیا ہے۔

محدثین نے ان پر تنقید اس لیے کی ہے کیونکہ وہ سرکار کے اہلکار بن گئے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ

باب 10: گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا

2622 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو حَالِمٍ الْبَصْرِيُّ الْأَنْصَارِيُّ مُسْلِمُ بْنُ حَالِمٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِذَا دَخَلْتَ عَلَى أَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُنْ بَرَكَاةً عَلَيْكَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴿﴾ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے بیٹے! جب تم اپنے گھر جاؤ تو سلام کرو یوں تمہارے اوپر بھی برکت ہوگی اور تمہارے گھر والوں پر بھی برکت ہوگی۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ قَبْلَ الْكَلَامِ

باب 11: بات چیت (شروع کرنے) سے پہلے سلام کیا جائے گا

2623 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ بَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ عَنَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ

حدیث دیگر: وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَدْعُوا أَحَدًا إِلَى الطَّعَامِ حَتَّى يُسَلِّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ عَنَسَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ذَاهِبٌ وَمُحَمَّدُ

بُنْ زَادَانَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

﴿﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سلام (بات شروع) کرنے سے پہلے ہوگا۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے یہ فرمان بھی منقول ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص کسی بھی شخص کو کھانے کی طرف اس وقت تک نہ بلائے جب تک وہ سلام نہ کرے۔

یہ حدیث ”منکر“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: عنہ بن عبد الرحمن نامی راوی علم حدیث میں ”ضعیف“ ہیں اور ناقابل اعتبار ہیں جبکہ محمد بن زاذان نامی ”منکر الحدیث“ ہیں۔



## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عَلَى أَهْلِ الدِّمَةِ

## باب 12: ذمی کو سلام کرنا مکروہ ہے

2624 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سَهْبِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَا تَبَدُّنُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقَيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِي الطَّرِيقِ فَاضْطَرُّوهُمْ إِلَى

أَصْبِقِهِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے

میں پہل نہ کرو جب تم ان میں سے کسی سے راستے میں ملو تو اسے تنگ راستے کی جانب جانے پر مجبور کرو۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2625 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِنَّ رَهْطًا مِنَ الْيَهُودِ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ

النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ بَلْ عَلَيْكُمْ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ قَالَتْ عَائِشَةُ أَلَمْ تَسْمَعِ مَا قَالُوا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَصْرَةَ الْغِفَارِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُهَنِيِّ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: حَدِيثٌ عَائِشَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: کچھ یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے:

السام علیکم (یعنی آپ کو موت آئے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وعلیکم (تمہیں بھی آئے) سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی

ہیں: میں نے کہا: تمہیں موت آئے اور تم پر لعنت بھی ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! بے شک اللہ تعالیٰ ہر

معاملے میں نرمی کو پسند کرتا ہے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا نہیں انہوں نے کیا کہا ہے؟ تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے بھی وعلیکم (تمہیں بھی آئے) کہہ دیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوبصرہ غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوعبدالرحمن جہنی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2625- اخرجه احمد (۱۹۹، ۸۵، ۳۷/۶) و فی (۲۰/۹، ۱۰۴، ۷۰، ۱۴/۸) والبعاری (۲۹۳/۱۲) کتاب استیابة المرتدین، باب: اذا عرض

الذمی او غیرہ بسبب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (۶۹۲۶)، و مسند (۳۹۹/۷ - نووی) کتاب السلام، باب: النهی عن ابتداء اهل

الکتاب بالسلام حدیث (۲۱۶۵/۱۰).

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلَى مَجْلِسٍ فِيهِ الْمُسْلِمُونَ وَغَيْرُهُمْ

باب 13: جس محفل میں مسلمان اور دیگر (مذاہب کے) لوگ موجود ہوں، انہیں سلام کرنا

2626 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ

أَسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ وَفِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ فَسَلَّمَ

عَلَيْهِمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل کے پاس سے گزرے، جس میں مسلمان اور یہودی بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو سلام کیا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَسْلِيمِ الرَّاِكِبِ عَلَى الْمَاشِي

باب 14: سوار شخص کا پیدل کو سلام کرنا

2627 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالََا حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَبِيبِ

بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: يُسَلِّمُ الرَّاِكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنَّى

فِي حَدِيثِهِ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شَيْبَةَ وَفَضَّالَةَ ابْنِ عُبَيْدٍ وَجَابِرِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تَوْضِيحٌ رَاوِي: وَقَالَ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ إِنَّ الْحَسَنَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: سوار شخص پیدل کو سلام کرے اور پیدل شخص

بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

ابن شنی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کئے ہیں:

”چھوٹا بڑے کو سلام کرے“۔

اس بارے میں حضرت ابو عبد الرحمن بن شیبہ رضی اللہ عنہ، حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2627. اخرجه احمد (۵۱۰/۲) عزاه الزی فی (تحفة الاشراف) (۳۱۸/۹) رقم (۱۲۲۵۱) للیصنف هنا فی الاستیذان فقط

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ایوب سختیانی، یونس بن عبید اور علی بن زید نے یہ بات بیان کی ہے: حسن بصری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

**2628** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أُنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أُنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يُسَلِّمُ الصَّغِيرَ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

حکم حدیث: قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: چھوٹا بڑے کو سلام کرنے گزرنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2629** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أُنْبَاَنَا عَبْدُ اللَّهِ أُنْبَاَنَا حَيَّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ أَخْبَرَنِي أَبُو هَانِيئِ اسْمُهُ حُمَيْدُ بْنُ هَانِيٍّ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

﴿﴾ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سوار شخص پیدل کو سلام کرنے اور پیدل کھڑے ہوئے کو سلام کرنے اور تھوڑے لوگ زیادہ لوگوں کو سلام کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حسن صحیح“ ہے۔

ابوعلیٰ جنبی نامی راوی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَعِنْدَ الْقُعُودِ

باب 15: (محفل سے) اٹھتے وقت اور بیٹھتے وقت سلام کرنا

**2630** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2628- اخرجه احمد (۳۱۴/۲) و البخاری (۱۶/۱۱) كتاب الاستئذان، باب: تسليم القليل على الكثير حديث (۶۲۳۱) و ابوداؤد (۷۷۲/۲)، كتاب الادب، باب: من اولى بالسلام حديث (۵۱۹۸).

2629- اخرجه احمد (۱۹/۶، ۲۰) و الدارمي (۲۷۶/۲) كتاب الاستئذان، باب: في تسليم الراكب على الماشي و البخاری في (الادب المفرد) رقم (۹۹۶، ۹۹۸، ۹۹۹) و عذاه المزني في (التحفة) رقم (۱۰۰۳۴) للسنائي في (عمل اليوم و الليلة).

متن حدیث: إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى مَجْلِسٍ فَلْيَسَلِّمْ فَإِنْ بَدَأَ لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيَسَلِّمْ فَلْيَسَلِّمِ الْأُولَى بِأَحَقِّ مِنَ الْآخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَيضًا عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص کسی محفل میں آئے تو وہ سلام کرے اگر اسے بیٹھنا مناسب لگے تو بیٹھ جائے پھر جب وہ کھڑا ہو تو پھر سلام کرے پہلے والا سلام دوسرے والے کے مقابلے میں زیادہ حقدار نہیں ہے۔ (یعنی دونوں مرتبہ ایسا کرنا چاہیے) امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یہی روایت ابن عجلان کے حوالے سے سعید مقبری کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَسْتِذَانِ قِبَالَ الْبَيْتِ

#### باب 16: گھر کے عین سامنے کھڑے ہو کر اجازت مانگنا

2631 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ

الْحُلَيْبِيِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصْرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ آتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَوْ أَنَّهُ حِينَ أَدْخَلَ بَصْرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَّأَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرَتْ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ الرَّجُلُ عَلَى بَابِ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرِ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا حَاطِيَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ

تَوْصِيحُ رَاوِي: وَأَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْبِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص پردہ ہٹا کر گھر کے اندر نگاہ

ڈالے اس سے پہلے کے اسے اجازت دی گئی ہو تو اس شخص نے پوشیدہ چیز کو دیکھ لیا اور اس نے اس جرم کا ارتکاب کیا جو اس کے

2630- اخرجہ احمد (۲/۲۳۰، ۲۸۷، ۴۳۹) و ابوداؤد (۲/۷۷۴) کتاب الادب، باب: فی السلام اذا قام من المجلس حدیث (۵۲۰۸)، و

البخاری فی (الادب المفرد) حدیث رقم (۱۰۰۷) و النسائی فی (الکبری) (۱۰۰/۶) کتاب (عمل اليوم و البهلة) باب: ما يقول اذا قام حدیث

رقم (۱۰۲۰۰، ۱۰۲۰۱، ۱۰۲۰۲، ۱۰۲۰۳)

2631- اخرجہ احمد (۵/۱۰۳، ۱۸۱) ولم يعرضه من السنة الا الترمذی كما فی (تحفة الاشراف) رقم (۱۱۹۶۰)

لئے درست نہیں ہے، اگر اس وقت جب وہ گھر کے اندر دیکھ رہا ہو کوئی شخص اس کے سامنے آئے اور اس کی آنکھ پھوڑ دئے تو میں اس کو کوئی بدلہ نہ دلواتا، لیکن اگر کوئی شخص کسی دروازے کے پاس سے گزرنے جس پر کوئی پردہ بھی نہ ہو وہ بند بھی نہ ہو پھر وہ اندر دیکھ لے تو اس شخص کا کوئی قصور نہیں ہے، قصور گھر والوں کا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف ابن لہیعہ سے منقول جانتے ہیں ابو عبد الرحمن جبلی نامی راوی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے۔

### باب مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ

باب 17: کسی کی اجازت کے بغیر اس کے گھر میں جھانکنا

2632 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّهَابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِمَشْقَصٍ فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں موجود تھے ایک شخص نے اندر جھانکا تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرا اس کی طرف بڑھایا تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2633 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَاةٌ يَحْكُ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ

عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حجرہ مبارک کے

سوراخ میں سے اندر جھانکا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت ایک گنگھی موجود تھی جس کے ذریعے آپ سر کو کھجڑے تھے۔ نبی

2632- اخرجه احمد (۱۰۸/۳، ۱۲۵، ۱۷۸) و البعاری (۲۲۵/۱۲) كتاب الديات، باب: ن اخذ حقه او اتصص (۶۸۸۹) و فی (الادب

المفرد) رقم (۱۰۷۲).

2633- اخرجه احمد (۳۳۰/۵، ۳۳۴) و البعاری (۳۷۹/۱۰) كتاب اللباس، باب: الامتشاط حدیث (۵۹۲۴) و رواه فی (۲۶/۱۱) كتاب

الاستئذان، باب الاستئذان من اجل البصر، حدیث (۶۲۴۱)، و مسلم (۳۹۰/۷) كتاب الادب، باب: تحریم النظر فی بیت غیره (۲۱۵۶) و

النسائی (۶۰/۸ - ۶۱) كتاب القسامة، باب: فی العقول و الدارمی (۱۹۷/۲ - ۱۹۸) كتاب الديات، باب: من اطلم فی دار قوم بغیر اذنهم.

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے پتہ چل جاتا کہ تم اس طرح دیکھ رہے ہو تو میں اسے تمہاری آنکھ کے اندر چھو دیتا، اجازت لینے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ (گھر والوں) پر نظر نہ پڑے۔

اب باب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيمِ قَبْلَ الْإِسْتِئْذَانِ

### باب 18: اجازت لینے سے پہلے سلام کرنا

**2634** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي

سُفْيَانَ أَنَّ عَمْرُو بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ كَلْدَةَ بْنَ حَنْبَلٍ أَخْبَرَهُ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ بَعَثَهُ بِلَبْنٍ وَلَبِيٍّ وَضَغَابِيَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَكَلَّمْتُهُ وَسَلَّمَ وَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ءَادْخُلْ

وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرُو وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَكَلَّمْتُهُ مِنْ

كَلْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ

اسناد دیگر: وَرَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ أَيْضًا عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ مِثْلَ هَذَا

◀◀ عمرو بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت کلدہ بن حنبل رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے، حضرت صفوان بن

امیہ رضی اللہ عنہ نے دودھ بوبلی اور گلڑی کے ٹکڑوں کے ہمراہ انہیں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا، نبی اکرم ﷺ اس وقت بالائی

حصے میں موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ ﷺ سے اجازت نہیں لی اور میں

نے سلام بھی نہیں کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم واپس جاؤ اور السلام علیکم کہو! اور یہ کہو: کیا میں اندر آ سکتا ہوں؟ راوی بیان

کرتے ہیں: یہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ کے اس سلام قبول کرنے کے بعد کا واقعہ۔

عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں: امیہ بن صفوان نے یہ حدیث مجھے سنائی تھی، تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا، میں نے اس

حدیث کو کلدہ سے سنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اس روایت کو ابن جریر سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

2634۔ اخرجه احمد (۴/۱۴۴) و ابوداؤد (۲/۷۶۵ - ۷۶۶) کتاب الادب، باب: كيف الاستئذان حدیث (۵۱۷۶) و البغاری فی (الادب

النفرد) رقم (۱۰۸۱) و النسائی فی (الکبری) (۸۷/۶) کتاب عمل الیوم و اللیلة، باب: كيف يستأذن حدیث (۱۰۱۴۷).

اسے ابو عاصم نے بھی ابن جریج کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

**2635** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ

جَابِرٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا

فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَمَرَةٌ ذَلِكَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے قرض کے سلسلے میں نبی اکرم ﷺ کے ہاں اندر آنے کی اجازت

مانگی وہ قرض جو میرے والد کے ذمے تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون ہے؟ میں نے عرض کیا: میں ہوں! آپ ﷺ

نے ارشاد فرمایا: میں! (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) گویا آپ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا (کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنا نام

کیوں نہیں بتایا)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ طُرُوقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا

باب 19: آدمی کا (طویل سفر سے واپسی پر) رات کے وقت اپنے گھر جانا مکروہ ہے

**2636** أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحِ الْعَنْزِيِّ عَنْ جَابِرٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدِيثٌ دِغِيرٌ: وَقَدْ رُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا قَالَ

فَطَرَّقَ رَجُلَانِ بَعْدَ نَهْيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو اس بات سے منع کیا تھا (کہ وہ طویل سفر سے

واپسی پر) رات کے وقت اپنے گھر جائیں۔

2635- أخرجه أحمد (۲/۲۹۸، ۳۲۰، ۳۶۳)، و البخاری (۱۱/۳۷)، كتاب الاستئذان، باب: اذا قال: من ذا؟ فقال: انا، حديث (۶۲۵۰)، و

مسلم (۷/۲۸۹)، كتاب الادب: باب: كراهة قول الستادن، انا (۲۱۵۵) و ابوداود (۲/۷۶۹)، كتاب الادب، باب: الرجل يستاذن بالرق

(۵۱۸۷) و ابن ماجه (۲/۱۱۲۲)، كتاب الادب: باب: الاستئذان، حديث (۳۷۰۹) و رواه النسائي في (الكبرى) (۶/۹۰)، كتاب عمل اليوم و

الليلة، باب: الكراهية في ان يقول: انا حديث (۱۰۱۶۰).

2636- رواه أحمد (۳/۲۹۹، ۳۰۸، ۳۰۸، ۳۹۱، ۳۹۹) و البخاری رقم (۱۲۹۷).

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو اس بات سے منع کیا تھا: (سفر سے واپسی پر) وہ رات کے وقت اپنی بیویوں کے پاس جائیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے منع کرنے کے باوجود دو آدمی رات کے وقت چلے گئے تو ان میں سے ہر ایک نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی اور شخص کو پایا۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَتْرِبِ الْكِتَابِ

### باب 20: خط کو خاک آلود کرنا

2637 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا كَتَبَ أَحَدُكُمْ كِتَابًا فَلْيَتْرِبْهُ فَإِنَّهُ أَنْجَحٌ لِلْحَاجَةِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحِ رَاوِي: قَالَ وَحَمْزَةُ هُوَ عِنْدِي ابْنُ عَمْرٍو النَّصِيبِيُّ هُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص خط لکھے تو اسے مٹی میں ملا

دے (یعنی اس پر کچھ مٹی چھڑک دے) کیونکہ یہ ضرورت کو زیادہ بہتر طور پر پورا کرتا ہے (یعنی سیاہی پختہ ہو جاتی ہے)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”منکر“ ہے ابو زبیر سے منقول ہونے کے حوالے سے ہم اس کو صرف اسی سند کے

حوالے سے جانتے ہیں۔

حمزہ نامی راوی کا نام حمزہ بن عمرو نصیبی ہے اور یہ علم حدیث میں ”ضعیف“ ہیں۔

2638 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ عَنَسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَادَانَ عَنْ أُمِّ

سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كَاتِبٌ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ ضَعِ

الْقَلَمَ عَلَى أَدْنِكَ فَإِنَّهُ أَذْكَرُ لِلْمَمْلُوعِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهُوَ إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ

2637 رواه ابن ماجه (۱۲۴/۲) كتاب الادب ، باب تريب الكتاب ، حديث (۳۷۷۴) قال : حديثنا ابو بكر بن ابن شعبة ثنا يزيد بن هارون ، ابانا بقية ، ابانا ابو احمد الدمشقي عن ابي الزبير عن جابر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال : (تربوا صحفكم انجم لها ان العراب مبارك) وقد عزاه البرقي (التحفة) لابن ماجه والترمذي رقم (۳۰۰۱، ۲۶۹۹).



توضیح راوی: وَعَنْبَسَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَمُحَمَّدُ ابْنُ زَادَانَ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کے سامنے لکھنے والا شخص بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس فرمایا: قلم کو اپنے کان پر رکھو کیونکہ اس سے مضمون زیادہ بہتر سمجھ میں آتا ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔

عنه بن عبد الرحمن اور محمد بن زاذان نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ السَّرْيَانِيَّةِ

باب 21: سریانی زبان سکھانا

2639 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَارِجَةَ بِنِ زَيْدِ

بِنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ

متن حدیث: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ لَهُ كَلِمَاتٍ مِنْ كِتَابِ يَهُودَ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَمَنْ يَهُودَ عَلَى كِتَابِي قَالَ فَمَا مَرَّ بِي نِصْفُ شَهْرٍ حَتَّى تَعَلَّمْتُهُ لَهُ قَالَ فَلَمَّا تَعَلَّمْتُهُ كَانَ إِذَا كَتَبَ إِلَى يَهُودَ كَتَبْتُ إِلَيْهِمْ وَإِذَا كَتَبُوا إِلَيْهِ قَرَأْتُ لَهُ كِتَابَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ رَوَاهُ الْأَعْمَشُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدِ

الْأَنْصَارِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَتَعَلَّمَ السَّرْيَانِيَّةَ

﴿﴾ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی، میں آپ کی خاطر یہودیوں کی کتاب کے کچھ کلمات (یعنی ان کی زبان) سیکھ لوں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! مجھے یہودیوں کے بارے میں اطمینان نہیں تھا کہ وہ مجھے ٹھیک سکھا رہے

ہیں۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نصف مہینہ گزرنے کے بعد میں ان کی زبان سیکھ چکا تھا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے اس زبان کو سیکھ لیا، تو جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہودیوں کو کوئی تحریر بھجواتے تھے تو میں لکھ کر ان کی طرف بھیجتا تھا اور جب یہودی کوئی بات لکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیجتے، تو میں آپ کے سامنے تحریر پڑھ کر سنا تا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت سند ایک سند کے ہمراہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ ہدایت کی تھی میں سریانی زبان سیکھ لوں۔

### بَابُ فِي مَكَاتِبِ الْمُشْرِكِينَ

#### باب 22: مشرکین کے ساتھ خط و کتابت کرنا

**2640** سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ مَتْنٍ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ قَبْلَ مَوْتِهِ إِلَى كِسْرَى وَالْيَاقِصِرِ وَالْيَ النَّجَاشِيِّ وَالْيَ كُلِّ جَبَّارٍ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ وَلَيْسَ بِالنَّجَاشِيِّ الَّذِي صَلَّى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال سے پہلے کسریٰ، قیصر نجاشی اور ہر حکمران کو خطوط بھجوائے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف آنے کی دعوت دی تھی یہ وہ نجاشی نہیں ہے جس کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ ادا کی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ يُكْتَبُ إِلَى أَهْلِ الشِّرْكِ

#### باب 23: مشرکین کی طرف کس طرح خط لکھا جائے

**2641** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤدَةُ ابْنَاتُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنَاتُ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ مَتْنٌ حَدِيثٍ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرْقَلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَارًا بِالشَّامِ فَاتَوَّهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَرَأَ فِيهِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرْقَلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَا بَعْدُ حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو سُفْيَانَ اسْمُهُ صَخْرُ بْنُ حَرْبٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی ہے: ہرقل نے

2640۔ اخرجه مسلم (۱۳۹۷/۳) كتاب الجهاد، باب: كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى ملوك الكفار يدعوهم الى الله حديث (۱۷۷۴) و ابن حبان في (صحيحه) رقم (۶۵۰۳).

2641۔ اخرجه احمد (۲۶۲/۱، ۲۶۳) و البعاري (۴۲/۱) كتاب بدء الوحي حديث رقم (۷) و اطرافه في (۵۱، ۲۶۸۱، ۲۸۰۴، ۲۹۴۱، ۲۹۷۸، ۳۱۷۴، ۴۵۰۳، ۵۹۸۰، ۶۲۶۰، ۷۱۹۶، ۷۵۴۱) و مسلم (۱۳۹۲/۳) كتاب الجهاد، باب: كتاب النبي صلى الله عليه وسلم الى هرقل حديث رقم (۱۷۷۳) و ابوداؤد (۷۵۶/۲) كتاب الادب، باب: كيف يكتب الى الذمى (۵۱۳۶) و النسائي في (الكبرى) كما في (تحفة الاشراف) رقم (۴۸۵۰).

انہیں قریش کے کچھ دیگر افراد کے ہمراہ بلوایا، یہ لوگ اس وقت شام میں تجارت کی غرض سے موجود تھے یہ لوگ اس کے پاس آئے۔

اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث ذکر کی ہے۔

وہ فرماتے ہیں: پھر ہرقل نے نبی اکرم ﷺ کا خط منگوا یا اسے پڑھا گیا (تو اس کی عبارت اس طرح تھی)

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جو رحمن اور رحیم ہے یہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے خاص رسول محمد ﷺ کی طرف سے روم کے حکمران ہرقل کے نام ہے ہر وہ شخص سلامت رہے جو ہدایت کی پیروی کرے۔ (امابعد)“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا نام صحرا بن حرب ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي خَتَمِ الْكِتَابِ

### باب 24: خط پر مہر لگانا

2642 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا أَرَادَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لَا يَقْبَلُونَ إِلَّا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا قَالَ فَكَاتَبْتَنِي أَنْظُرْ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀▶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے عجمی (حکمرانوں) کو خط لکھنے کا ارادہ کیا تو یہ بتایا گیا: عجمی (حکمران) لوگ صرف اسی خط کو قبول کرتے ہیں جس پر مہر لگی ہو تو نبی اکرم ﷺ نے ایک مہر بنوائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: آپ ﷺ کی ہتھیلی میں اس کی سفیدی کا منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ كَيْفَ السَّلَامِ

### باب 25: سلام کرنے کا طریقہ

2643 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ

الْبَنَانِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ قَالَ

2642- أخرجه البخاری (۳۳۷/۱۰) کتاب اللباس، باب: التعاز العاتمة ليعبر به الشيء حدیث (۵۸۷۵) ومسلم (۳۱۹/۷ - نووی) کتاب اللباس، باب فی التعاذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ومسلم خاتماً حدیث (۲۰۹۲/۵۷) و ابوداؤد (۴۸۸/۲) کتاب العاتمة، باب: ما جاء فی ز العاتمة (۴۲۱۴) و السانی (۱۸۴/۸) کتاب الزینة، باب: صفة خاتمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و فی (۱۹۳/۸) کتاب الزینة، باب: صفة خاتمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم و نقشه و رواه احمد (۱۶۸/۳، ۱۸۰، ۲۲۳، ۲۷۵).

**متن حدیث:** اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِي قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَابْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ اَحَدًا يَقْبَلُنَا فَاتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى بِنَا اَهْلَهُ فَاِذَا ثَلَاثَةٌ اَعْنَزَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْبِلُوْا هٰذَا اللَّبَنَ بَيْنَنَا فَكُنَّا نَحْبِلُهُ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَبِيَّهٖ وَتَرْفَعُ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّهٖ فَيَجِيءُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْلِمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَأْتِي الْمَسْجِدَ فَيَصَلِّي ثُمَّ يَأْتِي شَرَابَهُ فَيَشْرَبُهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

﴿﴾ حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرے دو ساتھی آ رہے تھے۔ ہماری سماعت اور بصارت بھوک کی وجہ سے کمزور ہو چکی تھی، ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے سامنے آنا شروع کیا، لیکن کسی نے ہمیں قبول نہیں کیا۔ پھر ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں لے کر اپنے گھر چلے گئے، وہاں تین بکریاں موجود تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان کا دودھ دوہ لو! ہم نے ان کا دودھ دوہنا شروع کیا، ہر شخص نے اپنے حصے کا دودھ پی لیا، ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کا دودھ رکھ دیا رات کے وقت جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کیا، اس طرح کہ سویا ہوا شخص جاگ نہ جائے اور جاگتا ہوا شخص اسے سن لے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد (جائے نماز کے پاس) تشریف لے گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مشروب کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پی لیا۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيمِ عَلٰى مَنْ يَبُوْلُ

باب 26: پیشاب کرنے والے شخص کو سلام کرنا مکروہ ہے

2644 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ

بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

**متن حدیث:** اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلٰى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ يَعْْنِي السَّلَامَ

استاد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى النَّيْسَابُوْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بِهٰذَا

الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ الْفُغْوَاءِ وَجَابِرِ وَالْبَرَاءِ وَالْمُهَاجِرِ بْنِ قَنُذَلٍ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت

2644. اخرجه احمد (۲/۱، ۳، ۴) و مسلم (۲۶۰/۷ - نووی) کتاب الاشریة، باب: اکرام الصیف و فصل ابغاره حدیث (۲۰۵۵)، و

ابویعلی فی (مسندہ) (۸۶/۳) رقم (۱۵۱۷).

پیشاب کر رہے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت علقمہ بن ففواء رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ، حضرت مہاجر بن قنفذ رضی اللہ عنہ سے احادیث

منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقُولَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدَأًا

باب 27: آغاز میں ”علیک السلام“ کہنا مکروہ ہے

2645 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ

رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهِ قَالَ

متن حدیث: طَلَبْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ أَقِدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَإِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيهِمْ وَلَا أَعْرِفُهُ وَهُوَ يُصَلِّحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهُ بَعْضُهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمَّا رَأَيْتُ ذَلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَيِّتِ إِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ تَحِيَّةَ الْمَيِّتِ فَلَمَّا نَمَّ أَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ إِذَا لَقِيَ الرَّجُلُ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلِ السَّلَامَ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَبُو غَفَّارٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي جُرَيْجٍ

جَابِرِ بْنِ سَلِيمٍ الْهَجِيمِيِّ قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو تَمِيمَةَ اسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ

◀▶ ابو تیممہ اپنی قوم کے ایک فرد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی

تلاش میں نکلا، میں آپ تک نہیں پہنچ سکا میں بیٹھ گیا کچھ کچھ لوگ آئے جن میں نبی اکرم ﷺ بھی موجود تھے میں آپ کو پہچانتا

نہیں تھا نبی اکرم ﷺ لوگوں کے درمیان صلح کروا رہے تھے جب آپ فارغ ہوئے تو کچھ لوگ آپ کے ہمراہ اٹھ کھڑے

ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ تو مجھے پتا چلا کہ یہ نبی اکرم ﷺ ہیں جب میں نے یہ دیکھا تو کہا علیک سلام

یا رسول اللہ علیک سلام یا رسول اللہ ﷺ علیک سلام یا رسول اللہ ﷺ (آپ ﷺ کو سلام یا رسول اللہ ﷺ) نبی اکرم ﷺ

نے ارشاد فرمایا: علیک سلام مردے کو سلام کرنے کا طریقہ ہے یہ بات آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی پھر آپ ﷺ میری

2645 انفرادیہ الترمذی، و اخرجہ احمد (۱۸۲/۳) الجملة الاولى منه و النسائی فی (الکبری) (۸۸/۶) عمل الیوم و اللیلة، باب کیف

سلام حدیث (۱۰۱۰۱)

طرف متوجہ ہوئے، آپ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کو سلام کرے، تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہے پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھے سلام کا جواب دیا: وعلیک ورحمۃ اللہ وعلیک ورحمۃ اللہ (یعنی تین مرتبہ جواب) دیا۔

ابوغفار نامی راوی نے اس روایت کو حضرت ابوتیمیمہ جہمی کے حوالے سے، حضرت ابو جری جابر بن سلیم جہمی کے حوالے سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے بعد انہوں نے پوری حدیث نقل کی ہے۔ حضرت ابوتیمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے۔

**2646** سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَلَّالُ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ أَبِي غِفَارٍ الْمُشْتَمِيِّ بْنِ

سَعِيدِ الطَّائِيِّ عَنْ أَبِي تَيْمِيمَةَ الْجُهَيْمِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ فَقَالَ لَا تَقُلْ عَلَيْكَ السَّلَامُ وَلَكِنْ قُلِ السَّلَامُ عَلَيْكَ وَذَكَرَ قِصَّةً طَوِيلَةً

حکم حدیث: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابوتیمیمہ جہمی حضرت جابر بن سلیم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے علیک السلام کہا تو آپ نے ارشاد فرمایا: علیک السلام نہ کہو!، بلکہ السلام علیکم کہو! اس کے بعد انہوں نے طویل قصہ نقل کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2647** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

الْمُشْتَمِيِّ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب سلام کرتے تھے، تو تین مرتبہ سلام کرتے تھے اور جب آپ ﷺ کوئی بات کرتے تھے تو اسے تین مرتبہ دہرا دیتے تھے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

2646۔ اخرجه احمد (۶۳/۵) و ابو داؤد (۴۵۲/۲) كتاب اللباس، باب في الهدب حديث (۴۰۷۵) و رواه في (۴۰۴/۲): باب: ما جاء في اسبال الازار، حديث (۴۰۸۴) و في (۷۷۴/۲) كتاب الاطب: باب: كراهية ان يقول: عليك السلام حديث رقم (۵۲۰۹) و رواه النسائي في (الكبرى) (۸۸ - ۸۷/۶) بكتاب: عمل اليوم والليلة، باب: كيف السلام حديث (۱۰۱۴۹، ۱۰۱۵۰).  
2647۔ اخرجه احمد (۲۱۳/۳، ۲۲۱) و البخاري (۲۲۷/۱) كتاب العلم، باب: من اعاد الحديث ثلاثا ليفهم (۹۴) و سياتي عند المصنف رقم (۳۶۴۰).

## باب اجلس حین انتہی بک المجلس

### باب 28: محفل کے آخری حصے میں بیٹھنے کا حکم

2648 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ

أَبِي مَرْثَةَ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي وَقِيدِ اللَّيْثِيِّ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اِثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةَ فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَادْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحُ رَاوِي: وَأَبُو وَقِيدِ اللَّيْثِيُّ اسْمُهُ الْحَارِثُ بْنُ عَوْفٍ وَأَبُو مَرْثَةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ وَاسْمُهُ

يَزِيدٌ وَيُقَالُ مَوْلَى عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

﴿﴾ حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے تین لوگ آئے ان میں سے دو نبی اکرم ﷺ کی طرف بڑھ آئے اور ایک واپس چلا گیا جب وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس آ کر ٹھہرے تو ان میں سے ایک نے حلقے میں تھوڑی گنجائش دیکھی تو وہ وہیں بیٹھ گیا اور دوسرا شخص سب لوگوں سے پیچھے بیٹھا تیسرا شخص منہ پھیر کر واپس چلا گیا جب نبی اکرم ﷺ (اپنی بات سے) فارغ ہوئے تو آپ نے فرمایا: کیا میں ان تین آدمیوں کے بارے میں تمہیں بتاؤں جہاں تک پہلے شخص کا تعلق ہے تو یہ اللہ تعالیٰ کی پناہ کی طرف آیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے پناہ دی جہاں تک دوسرے شخص کا تعلق ہے تو اس نے حیا کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا کی جہاں تک تیسرے شخص کا تعلق ہے تو اس نے منہ موڑ لیا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے۔

ابومرہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ان کا نام یزید ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہ عقیل بن ابوطالب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

2648. اخرجه مالك في (الموطأ) (١٦٠/٢) كتاب السلام، باب: جامع السلام وحمد (٢١٩/٥) و البخاري (١٨٨/١) كتاب العلم، باب: من قصد حوث ينتهي به المجلس (٦٦) في (٦٦٩/١) كتاب الصلاة، باب: الحلق و الجلوس في المسجد حديث (٤٧٢) و مسلم (٤١٣/٧) كتاب السلام، باب: من اتى مجلسا فوجد فرجة حديث (٢١٧٦).

**2649** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: كُنَّا إِذَا آتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهَى

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ سِمَاكِ أَيْضًا

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو ہر شخص وہاں بیٹھتا تھا جہاں جگہ مل جاتی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

زہیر بن معاویہ نے اس روایت کو سماک کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْجَالِسِ عَلَى الطَّرِيقِ

باب 29: راستے میں بیٹھنے کا حکم

**2650** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَكَمْ

يَسْمَعُهُ مِنْهُ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ

إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعْلَمِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي شَرِيحٍ الْخَزَاعِمِيِّ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ ابواسحق، حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حالانکہ انہوں نے یہ حدیث ان سے نہیں سنی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انصار سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد کے پاس سے گزرے جو راستے میں بیٹھے ہوئے تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم نے ایسا ضرور کرنا ہے تو سلام کا جواب دو، مظلوم کی مدد کرو اور راستے کے بارے میں رہنمائی کرو۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوشریح رضی اللہ عنہ خزامی رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَافِحَةِ

باب 30: مصافحہ کرنے کا بیان

2649- أخرجه أحمد (۱۰۷، ۹۱/۵) و ابوداؤد (۶۷۲/۲) كتاب الادب، باب: في التعلق حديث (۴۸۲۵) و البخاري في (الادب المفرد) رقم (۱۱۴۱) و النسائي في (الكبرى) (۴۵۳/۳) كتاب العلم، باب: الجلوس حيث ينتهي به المجلس، حديث (۵۸۹۹).

2650- أخرجه أحمد (۳۰۱، ۲۹۱، ۲۸۲/۴) و الدارمي (۲۸۲/۲) كتاب الاستئذان، باب: في النهي عن الجلوس في الطرقات.



**2651** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ وَأَسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَجْلَحِ

عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ إِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ أَنْ يَفْتَرِقَا

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَقَدْ رُوِيَ

هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الْبَرَاءِ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

تَوْضِيحِ رَاوِي: وَالْأَجْلَحُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُجَيْبَةَ بْنِ عَدِيِّ الْكِنْدِيِّ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی دو مسلمان مل کر

ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ مصافحہ کرتے ہیں ان دونوں کے الگ ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دیتا ہے۔

یہ حدیث ”حسن“ ہے اور ابواسحق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر ”غریب“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

الح نامی راوی الح بن عبد اللہ بن جحیم بن عدی کندی ہیں۔

**2652** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ رَجُلٌ يَنَا رَسُولَ اللَّهِ الرَّجُلُ مِمَّا يَلْقَى آخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيْتَحَنَّى لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفِيَلْتَزِمُهُ

وَيَقْبَلُهُ قَالَ لَا قَالَ أَفِيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی شخص جب

اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے تو کیا وہ اس کے سامنے جھکے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! اس نے عرض کی: وہ اس

کو ساتھ لگا کر اس کا بوسہ لے لے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہیں! اس نے عرض کی: کیا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اس سے مصافحہ

کرے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا۔ جی ہاں!

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**2653** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتْ الْمُصَافِحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

2651۔ اخرجه احمد (۲۸۹/۴، ۳۰۲) و ابوداؤد (۷۷۰/۲) کتاب الادب، باب: فی المصافحة حدیث (۵۲۱۲) و ابن ماجه (۱۲۲۰/۲) کتاب الادب، باب: المصافحة حدیث (۳۷۰۳)۔

2652۔ اخرجه احمد (۱۹۸/۳) و ابن ماجه (۱۲۲۰/۲) کتاب الادب، باب: المصافحة حدیث (۳۷۰۲)۔

653۔ اخرجه البغازی (۵۷/۱۱) کتاب الاستیذان، باب المصافحة حدیث (۶۲۶۳)۔

﴿ ﴿ ﴾ قنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے درمیان مصافحہ کرنے کا رواج تھا؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2654** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمِ الطَّائِفِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ خَيْمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخَذُ بِالْيَدِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ عُمَرَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَّارٍ: سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعُدَّهُ مَحْفُوظًا وَقَالَ إِنَّمَا أَرَادَ عِنْدِي

حَدِيثَ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْمَةَ عَمَّنْ سَمِعَ ابْنَ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَمَرَ إِلَّا لِمُصَلٍّ أَوْ مُسَافِرٍ

قَالَ مُحَمَّدٌ وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مِنْ تَمَامِ

التَّحِيَّةِ الْأَخَذُ بِالْيَدِ

﴿ ﴿ ﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہاتھ کو تھامنا (یعنی مصافحہ کرنا) سلام کی تکمیل

کا حصہ ہے۔

اس بارے میں حضرت براء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ہم اس روایت کو صرف یحییٰ بن سلیم کی سفیان سے روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

میں نے امام بخاری رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے اسے ”محفوظ“ شمار نہیں کیا۔

وہ یہ فرماتے ہیں: میرے خیال میں سفیان نے منصور کے حوالے سے، خیمہ کے حوالے سے، اس شخص سے یہ حدیث نقل کی ہے، جس نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کے وقت گفتگو صرف نمازی کر سکتا ہے یا مسافر کر سکتا ہے۔

امام بخاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہی روایت منصور کے حوالے سے ابو اسحق کے حوالے، عبد الرحمن بن یزید یا کسی اور شخص کے حوالے سے نقل کی گئی ہے: سلام کی تکمیل میں ہاتھ پکڑنا بھی شامل ہے۔

**2655** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زَخْرِ

عَنْ عَيْسَى بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

2655 اخرجه احمد (۲۰۹/۰)

وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: تَمَامُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ أَنْ يَضَعَ أَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ أَوْ قَالَ عَلَى يَدِهِ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ وَتَمَامُ تَحِيَّاتِكُمْ بَيْنَكُمْ الْمُصَافِحَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا إِسْنَادٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ زُحْرَيْفَةَ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ ضَعِيفٌ وَالْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُكْنَى أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ ثِقَّةٌ وَالْقَاسِمُ شَامِيٌّ

﴿﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیمار کی عیادت میں یہ بات بھی شامل ہے: آدمی اس کی پیشانی پر اپنا ہاتھ رکھے (راوی کوشک ہے یا شاید یہی الفاظ ہیں) اس کے ہاتھ پر رکھے اور اس سے دریافت کرے: وہ کیسا ہے؟ اور سلام کی تکمیل میں یہ بات بھی شامل ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: عبید اللہ بن زجر نامی راوی ثقہ ہیں جب کہ علی بن یزید نامی راوی ضعیف ہیں۔ قاسم نامی راوی قاسم بن عبد الرحمن ہیں اور ان کی کنیت ابو عبد الرحمن ہے یہ صاحب ثقہ ہیں اور عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے غلام ہیں۔

قاسم نامی راوی شام کے رہنے والے ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُعَانِقَةِ وَالْقُبْلَةِ

#### باب 31: معانقہ کرنا اور بوسہ دینا

2656 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ الْمَدَنِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بِنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِينَةَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي فَاتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرْيَانًا يَجْرُ تَوْبَهُ وَاللَّهُ مَا رَأَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ مدینے منورہ آئے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں موجود تھے، زید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر اوپری جسم پر کچھ

اوڑھے بغیر ان کی طرف بڑھے آپ اپنے تہبند کو کھینچ رہے تھے اللہ کی قسم اس سے پہلے یا اس کے بعد میں نے نبی اکرم ﷺ کو (اوپری جسم پر) اوڑھے بغیر کسی سے ملتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے اور ہم اس روایت کو زہری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي قُبْلَةِ الْيَدِ وَالرَّجْلِ

### باب 32: ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دینا

2657 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ

متن حدیث: قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ أَذْهَبَ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ إِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَاتَّبَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بِيْرِي إِلَى ذِي سُلْطَانٍ لِيَقْتُلَكُمْ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْدِفُوا مُحْصَنَةً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً الْيَهُودُ أَنْ لَا تَعْتَدُوا فِي السَّبْتِ قَالَ فَقَبِلُوا يَدَهُ وَرَجْلَهُ فَقَالَ نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ لِمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا رَبَّهُ أَنْ لَا يَزَالَ فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَأَنَا نَخَافُ أَنْ تَبْعَاكَ أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ وَابْنِ عَمْرٍو وَكَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: تم میرے پاس ان نبی کے پاس چلو اس کے ساتھی نے کہا: تم نبی نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے تمہیں نبی کہتے ہوئے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی پھر وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے نو واضح نشانیوں کے بارے میں دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ نے انہیں جواب دیا: تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرا چوری نہ کرو زنا نہ کرو اس شخص کو قتل نہ کرو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہو البتہ حق (کے ساتھ قتل کیا جاسکتا ہے) اور تم بے قصور شخص پر (جھوٹا الزام لگا کر) حاکم کے پاس نہ لے کر جاؤ تاکہ وہ اسے قتل کر دے تم جادو نہ کرو سو نہ کھاؤ پاک دامن عورت پر تہمت نہ لگاؤ میدان جنگ سے فرار اختیار نہ کرو بطور خاص تم لوگ اسے یہودیو! تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے دونوں ہاتھوں اور دونوں پاؤں کو بوسہ دیا اور بولے: ہم یہ گواہی دیتے ہیں: آپ نبی ہیں نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: پھر کیا وجہ ہے تم

2657\_ أخرجه أحمد (۲۳۹/۴، ۲۴۰) ورواه ابن ماجه (۱۲۲/۲) كتاب الاطب، باب: الرجل يقبل يد الرجل (۳۷:۵) عن صفوان بن عسال ان قوما من اليهود قبلوا يد النبي صلى الله عليه وسلم ورجليه، والنسائي في (الكبرى) كتابا في (تحفة الاشراف) رقم (۴۹۰۱).

لوگ میری پیروی کیوں نہیں کرتے؟ راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے جواب دیا: حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے یہ دعا مانگی تھی، ہمیشہ ان کی اولاد میں سے نبی ہوں، ہمیں یہ اندیشہ ہے: اگر ہم نے آپ کی پیروی کی تو یہودی ہمیں مروادیں گے۔

اس بارے میں حضرت یزید بن اسود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي مَرْحَبًا

### باب 33: مرحبا (خوش آمدید) کہنا

**2658** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ أَنَّ أَبَا

مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِيٍّ تَقُولُ

مَتْنِ حَدِيثٍ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ

بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِيٍّ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِيٍّ قَالَ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ طَوِيلَةَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں فتح مکہ کے موقع پر حاضر ہوئی، تو میں نے آپ

صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرتے ہوئے پایا، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پردہ تان رکھا تھا، سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے سلام کیا، تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون خاتون ہے؟ میں نے جواب دیا: میں ام ہانی ہوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام ہانی کو خوش

آمدید۔

انہوں نے اس حدیث میں پورا واقعہ بیان کیا ہے

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2659** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ أَبُو حُدَيْفَةَ عَنْ

سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: يَوْمَ جَنَّةِ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ

2658- أخرجه احمد (۳۴۲/۱، ۳۴۳، ۴۲۰) و البخاری (۴۶۲/۱) كتاب الفسل، باب: التستر في الفسل عند الناس، حدیث (۲۸۰)، وفي

الصلاة، باب: الصلاة في الثواب الواحد ملتحقاً به حدیث (۳۰۷) وفي كتاب الجزية، باب: امان النساء و جوارهن حدیث (۳۱۷۱) و مسلم

(۲۶۲/۲ - نووی) كتاب الحيض، باب: تستر البتسل بثوب و نحوه حدیث (۳۳۶/۷۰) و النسائي (۱۲۶/۱) كتاب الطهارة، باب: ذكر

الاستتار عند الاغتسال و الدارمي (۳۳۸/۱ - ۳۳۹) كتاب الصلاة، باب: صلاة الضحى

2659- لم يخرجہ من السنة سوى العرمذی كما في (التحفة) (۳۴۴/۷) رقم (۱۰۰۱۷)

## فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي جَحِيْفَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيْحٍ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا إِلَّا مِنْ هَذَا  
الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ سُفْيَانَ وَمُوسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ وَرَوَى هَذَا  
الْحَدِيْثَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقٍ مُرْسَلًا وَكَمْ يَذْكَرُ فِيهِ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ  
وَهَذَا أَصَحُّ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُوْلُ مُوسَى بْنُ مَسْعُوْدٍ ضَعِيْفٌ فِي الْحَدِيْثِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ  
وَكَتَبْتُ كَثِيْرًا عَنْ مُوسَى بْنِ مَسْعُوْدٍ ثُمَّ تَرَكْتُهُ

﴿ ﴿ ﴾ حضرت عکرمہ بن ابو جہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جس دن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں (اسلام قبول کرنے کے لئے) حاضر ہوا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہجرت کر کے آنے والے سوار کو خوش آمدید۔

اس حدیث کی سند مستند نہیں ہے ہم اس روایت کو صرف موسیٰ بن مسعود کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں اور جب موسیٰ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے، عبد الرحمن بن مہدی نے سفیان کے حوالے سے اس روایت کو ”مرسل“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں مصعب بن سعد کا تذکرہ نہیں کیا اور یہ سند زیادہ مستند ہے۔

میں نے محمد بن بشار کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے، موسیٰ بن مسعود حدیث میں ”ضعیف“ ہیں۔  
محمد بن بشار کہتے ہیں: پہلے میں نے موسیٰ بن مسعود سے بہت سی روایات نوٹ کیں تھیں، مگر پھر میں نے انہیں ترک کر دیا۔

## کتاب الآداب عن رسول الله ﷺ

آداب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ

باب 1: چھینکنے والے کو جواب دینا

2660 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَمِّئُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوذُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي أَيُّوبَ وَالْبَرَاءِ وَأَبِي مَسْعُودٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اسناد دیگر: وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضُهُمْ فِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حقوق ہیں جب وہ اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے جب وہ اس کی دعوت کرے تو قبول کرے جب وہ چھینکے تو اس کا جواب دے وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرے جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور اس کے لئے اسی چیز کو پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ، حضرت براء رضی اللہ عنہ اور ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے۔

2660 اخرجہ احمد (۱/۸۸، ۸۹) و ابن ماجہ (۱/۴۶۱) کتاب الجنائز: باب: ما جاء في عيادة المريض حدیث (۱۴۳۳)، و النصارى (۲/۲۷۰ - ۲۷۶) کتاب الاستئذان، باب: في حق المسلم على المسلم.

بعض محدثین نے حارث اور کے بارے میں کلام کیا ہے۔

**2661** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **مَنْ حَدَّثَنَا حَدِيثًا عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَتَوَدُّهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُسَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ** **حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**توضیح راوی:** وَمُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ ثِقَةٌ رَوَى عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرماتا ہے: ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حقوق ہیں: جب وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرے جب وہ فوت ہو جائے تو اس کے جنازے میں شرکت کرے جب وہ اس کی دعوت کرے تو اس کو قبول کرے جب وہ اس سے ملاقات کرے تو اسے سلام کرے جب وہ چھینکے تو اس کو چھینک کا جواب دے جب وہ موجود نہ ہو یا موجود بھی ہو تو اس کے لئے خیر خواہی کرے۔ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

محمد بن موسیٰ مخزومی مدنی ثقہ ہیں عبدالعزیز بن محمد اور ابن ابی فدیک نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ

باب 2: جب کوئی چھینکے تو کیا کہے؟

**2662** سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا حَضْرَمِيُّ مَوْلَى الْجَارُودِ عَنْ

**متن حدیث:** أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَكَأَنَّكَ عَلَّمْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمْنَا أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ

﴿﴾ نافع بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پہلو میں چھینکا اور الحمد لله والسلام على رسول الله کہا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ جملہ میں بھی کہتا ہوں الحمد لله والسلام على رسول الله لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہی تعلیم دی ہے ہم (چھینکنے پر) یہ کہیں:

2661- رواه النسائي (۵۳/۴) کتاب الجنائز، باب: النهي عن سب الاموات.

2662- تفرد به الترمذی من اصحاب الكتاب الستة، وذكره الهيثمي في (معجم الزوائد) (۶۰/۸) وعزاه للترمذی بعضه وللبخاري، وقال: و له اسباط بن عذرة ولم اعرفه، وبقية رجاله ثقات.



الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ (ہر حال میں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے)۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف زیاد بن ربیع سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ تَشْبِيهِتِ الْعَاطِسِ

#### باب 3: چھینکنے والے کو کیسے جواب دیا جائے؟

2663 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ

دِيْلَمٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ الْيَهُودُ يَتَعَاطِسُونَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُونَ أَنْ يَقُولَ لَهُمْ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ فَيَقُولُ يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمُ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ أَيُّوبَ وَسَالِمِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں چھینکا کرتے تھے ان کی یہ خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں یرحمک اللہ (اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے) کہیں، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرمایا کرتے تھے: يَهْدِيكُمُ اللَّهُ وَيُصْلِحُ بِالْكُمُ (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت دے اور تمہارے احوال درست کرے)۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ، حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2664 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ

هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِي سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ فَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَقُلْ إِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ وَعَلَى أُمَّتِكَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ وَلْيَقُلْ يَغْفِرُ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ

2663- أخرجه احمد (4/400، 411) و ابوداؤد (2/727) كتاب الآداب، باب: كيف يمست الذمي؟ حديث (5038) و البخاري في الآداب (المفرد رقم (940) و النسائي في (الكبرى) (1/176) كتاب عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول لاهل الكتاب اذا تعاطسوا، حديث (10061).  
2664- أخرجه احمد (7/7) و ابوداؤد (2/726) كتاب الآداب، باب: ما جاء في تشبیه العاطس حديث (5031)، (5032) و النسائي في الكبرى (1/66 - 65) كتاب: عمل اليوم و الليلة، باب: ما يقول العاطس اذا شمت، حديث (10053 - 10054).

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ اِخْتَلَفُوا فِي رِوَايَتِهِ عَنْ مَنْصُورٍ وَقَدْ اَدْخَلُوا بَيْنَ هِلَالِ بْنِ

يَسَافٍ وَسَالِمِ رَجُلَا

﴿﴾ حضرت سالم بن عبید بیان کرتے ہیں: وہ کچھ لوگوں کے ساتھ سفر میں شریک تھے حاضرین میں ایک صاحب کو چھینک آگئی تو انہوں نے السلام علیکم کہا: انہوں نے جواب دیا: علیک وعلی امک (یعنی تمہیں بھی سلام ہو اور تمہاری ماں کو بھی اس آدمی کو بڑی الجھن محسوس ہوئی تو ان صاحب نے کہا: میں نے تو وہی بات کی ہے جو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی۔ نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک صاحب کو چھینک آگئی انہوں نے السلام علیکم کہا: تو نبی اکرم ﷺ نے جواب میں فرمایا: علیک وعلی امک (تم پر بھی سلام ہو اور تمہاری ماں پر بھی) جب کسی شخص کو چھینک آئے تو وہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور جب تم نے اسے جواب دینا ہو تو یوحنا اللہ کہے پھر پہلا شخص یہ کہے یغفر اللہ لی ولکم (یعنی اللہ میری بھی مغفرت کرے اور تمہاری بھی مغفرت کرے)

اس حدیث کی روایت میں منصور کے حوالے سے راویوں نے اختلاف کیا ہے۔ انہوں نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک اور فرد کا تذکرہ کیا ہے۔

2665 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ

أَخِيهِ عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَلْيَقُلِ الَّذِي يَرُدُّ عَلَيْهِ يَرْحَمَكَ اللَّهُ وَلْيَقُلِ هُوَ يَهْدِيكُمْ اللَّهُ وَيُصَلِّحُ بِأَلْسِنَتِكُمْ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ قَالَ هَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى يَضْطَرِبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يَقُولُ أَحْيَانًا عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ أَحْيَانًا عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عِيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص چھینکے تو وہ الحمد للہ علی کل حال کہے اور جس شخص نے اسے جواب دینا ہو وہ یوحنا اللہ کہے تو پہلا شخص یہ کہے یهدیکم اللہ ویصلح بالکم (اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور تمہارے معاملات درست کرے)

2665. أخرجه احمد (٤١٩/٥، ٤٢٢) و الدارمی (٢٨٣/٢) كتاب الاستئذان، اذا عطس الرجل ما يقول والنسائي في (الكبرى) (٦١/٦) كتاب اصل اليوم والليلة، باب: ما يقول اذا عطس، حديث (١٠٠٤١).

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

شعبہ اس روایت کو ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں۔

یہ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

ابن ابی لیلیٰ نے اس روایت کی سند میں "اضطراب" کیا ہے بعض اوقات وہ اسے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی

اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور بعض اوقات حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي إِيْجَابِ التَّشْمِيْتِ بِحَمْدِ الْعَاطِسِ

#### باب 4: چھینکنے پر الحمد پڑھنے والے کو جواب دینا واجب ہے

2666 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيْمِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: أَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتْ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الَّذِي لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ شَمَّتْ هَذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ حَمْدُ اللَّهِ وَإِنَّكَ لَمْ تَحْمَدِ اللَّهَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں دو آدمیوں کو نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں چھینک آئی آپ نے ان میں سے ایک کو جواب دیا: اور دوسرے کو جواب نہیں دیا، تو جس کو آپ نے جواب نہیں دیا تھا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ان صاحب کو جواب دیا اور مجھے چھینک کا جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی تھی اور تم نے حمد بیان نہیں کی تھی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

(اس بارے میں) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت نقل کی گئی ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ كَمَا يُشَمِّتُ الْعَاطِسُ

#### باب 5: چھینکنے والے کو کتنی مرتبہ جواب دیا جائے؟

2666 - اخرجه البعاري (٦١٥/١٠): كتاب الادب: باب الحمد و العطس، حديث (٦٢٢١)، و مسلم (٢٢٩٢/٤) كتاب الزهد و الرقائق: باب: تشميت العاطس و كراهة التشاوب، حديث (٢٩٩١/٥٣) و ابوداؤد (٧٢٨/٢): كتاب الادب: باب: فبين يعطس و لا يحمد الله، حديث (٥٠٣٩) و النسائي في الكبرى (٦٤/٦) كتاب عمل اليوم و الليلة باب: ما يقول اذا عطس، حديث (١١/١٠٠٥٠)، و ابن ماجه (١٢٢٣/٢): كتاب الادب: باب تشميت العاطس، حديث (١٧١٣٠) و الدارمي (٢٨٣/٢): كتاب الاستيذان باب: اذا لم يحمد الله لا يشبعه، و احمد (١٧٦، ١٧٠، ١٠٠، ٣) و الحميدي (٥٠٨/٢) حديث (١٢٠٨).

2667 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ

عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا شَاهِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا رَجُلٌ مَزْكُومٌ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ إِيَّاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَنْتَ مَزْكُومٌ قَالَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ هَذَا الْحَدِيثَ نَحْوِ رِوَايَةِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ بِهِذَا وَرَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ نَحْوِ رِوَايَةِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَقَالَ لَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَنْتَ مَزْكُومٌ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ

◀◀ ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں ایک صاحب کو چھینک آئی میں اس وقت وہاں موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے ان صاحب کو دوسری مرتبہ چھینک آئی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان صاحب کو زکام ہے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ایاس بن سلمہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں تاہم اس میں انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: تیسری مرتبہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں زکام ہے۔  
یہ روایت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول روایت سے زیادہ مستند ہے۔  
شعبہ نے اسے عکرمہ بن عمار کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے یحییٰ بن سعید نے منقول ہے۔  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2668 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ عَبْدِ

السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أَبِيهَا قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2667. أخرجه البخاري في (الادب المفرد) ص (270) حديث رقم (942)، ومسلم (4/2292): كتاب الرهد والرقائق: باب: تشبیه العاطس واکراهة التناوب، حديث (2293/50)، وابدوا (2/727): كتاب الادب: باب: كم مرة يشمت العاطس حديث (5037) والنسائي (الكبرى) (64/6): كتاب عمل اليوم والليلة، باب: كم مرة يشمت؟ حديث (10051)، وابن ماجه (2/1223): كتاب الادب: باب: تشبیه العاطس حديث (3714)، والدارمي (2/284): كتاب الاستئذان: باب: كم يشمت العاطس واحمد (4/67، 50).  
2668. وذكره البتلي الهندي في (الكنز) (161/9) حديث رقم (25527) وعزاه للترمذی عن رجل.

متن حدیث: بُشِمْتُ الْعَاطِسُ ثَلَاثًا فَإِنْ زَادَ فَإِنْ بَشِمْتُ فَشِمْتُهُ وَإِنْ بَشِمْتُ فَلَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَاسْنَادُهُ مَجْهُولٌ

﴿﴾ عمر بن اسحاق اپنی والدہ کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا

ہے: تم چھینکنے والے کو تین مرتبہ جواب دو! اگر اسے اور چھینک آئے تو اگر تم چاہو تو اسے جواب دو اور اگر چاہو تو نہ دو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے اور اس کی سند مجہول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ

باب 6: چھینکنے وقت آواز کو پست رکھنا اور چہرے کو ڈھانپ لینا

2669 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ

سُمَيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا عَطَسَ غَطَّى وَجْهَهُ بِيَدِهِ أَوْ بِثَوْبِهِ وَعَضَّ بِهَا صَوْتَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کو جب چھینک آتی تھی تو آپ اپنے ہاتھ کے ذریعے یا

کپڑے کے ذریعے اپنے چہرہ مبارک کو ڈھانپ لیتے تھے اور اپنی آواز کو پست رکھتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ

باب 7: بیشک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جماہی کو ناپسند کرتا ہے

2670 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الْعُطَاسُ مِنَ اللَّهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَإِذَا قَالَ

أَهْ أَوْ لَمَّا قَالَ الشَّيْطَانُ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهِ وَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ أَهْ أَوْ لَمَّا قَالَ الشَّيْطَانُ يَضْحَكُ فِي جَوْفِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

2669۔ اخرجہ ابوداؤد (۲/۲۲۵): کتاب الآداب: باب: فی العطاس حدیث (۵۰۲۹) و احمد (۲/۴۳۹)، و الحمیدی (۲/۴۸۹) حدیث (۱۱۵۷)۔

2670۔ اخرجہ النسائی فی فی (الکبری) (۶۲/۶) کتاب عمل النیوم و اللیلة، باب: ما یقول اذا عطس حدیث رقم (۳۱۰۰۰۴۲) و ابن ماجہ (۳۱۰/۱) کتاب القامة الصلاة و السنة فیها باب: ما یکره من الصلاة حدیث (۹۶۸)، و ابن ماجہ خزیمہ (۲/۶۱) حدیث (۹۶۲، ۹۲۱)۔

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے تو جب کسی شخص کو جمائی آئے تو وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے کیونکہ جب وہ آہ کہتا ہے تو شیطان اس کے منہ کے اندر ہنستا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب آدمی آہ آہ کہتا ہے یعنی جب جمائی لیتا ہے تو شیطان اس کی اس حرکت پر ہنستا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2671 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي ذئبٍ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **مَتْنُ حَدِيثٍ:** إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَّاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَقَّ عَلَى كُلِّ مَنْ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ يَرَحِمُكَ اللَّهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِذَا تَنَاقَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدْهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُولَنَّ هَاهُ هَاهُ فَإِنَّمَا ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

**توضیح راوی:** وَأَبْنُ أَبِي ذئبٍ أَحْفَظُ لِحَدِيثِ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ وَأَثَبْتُ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الْعَطَّارَ الْبَصْرِيَّ يَذْكُرُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّاسٍ حَدِيثُ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ رَوَى بَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاخْتَلَطَ عَلَيَّ فَجَعَلْتُهَا عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب کسی شخص کو پھینک آئے تو وہ الحمد للہ کہے وہ ہر سننے والے پر یہ لازم ہے: وہ جواب میں یہ حکم اللہ کہے جہاں تک جمائی کا تعلق ہے تو جب کسی شخص کو جمائی آئے جہاں تک ہو سکے اسے روکنے کی کوشش کرے اور ہا ہا نہ کرے۔ کیونکہ یہ کام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان اس بات پر ہنستا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

یہ روایت ابن عجلان سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابن ابی ذئب سعید مقبری سے زیادہ بڑے حافظ حدیث ہیں اور ابن عجلان سے زیادہ مستند ہیں۔

میں نے ابو بکر عطار بصری کو علی بن مدینی کے حوالے سے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے محمد بن عجلان فرماتے ہیں سعید مقبری سے منقول روایات میں سے بعض کو انہوں نے براہ راست حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور بعض روایات کو سعید نے ایک صاحب کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تو یہ روایات مجھ پر خلط ملط ہو گئیں ہیں تو میں انہیں سعید کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کر دیتا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْعُطَّاسَ فِي الصَّلَاةِ مِنَ الشَّيْطَانِ

باب 8: نماز کے دوران چھینک آنا شیطان کی طرف سے ہے

2672 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

جَدِّهِ رَفَعَهُ قَالَ

متن حدیث: الْعُطَّاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّوَابُ فِي الصَّلَاةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَيْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانَ

قول امام بخاری: قَالَ وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قُلْتُ لَهُ مَا اسْمُ

جَدِّ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ لَا أَدْرِي وَذَكَرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ قَالَ اسْمُهُ دِينَارٌ

◀◀ عدی بن ثابت اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا سے ”مرفوع“ روایت کے طور پر یہ بات نقل کرتے ہیں:

نماز کے دوران چھینک، اونگھ، حیض، قے آنا اور نکسیر پھوٹنا شیطان کی طرف سے ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ”غریب“ ہے ہم اسے شریک کی ابو یقظان کے حوالے سے روایت کے طور پر

جانتے ہیں۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری سے عدی بن ثابت رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد اور دادا کے حوالے سے روایتکے بارے میں دریافت کیا: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: عدی کے دادا کا کیا نام تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: مجھے نہیں

معلوم۔

یحییٰ بن معین کے حوالے سے یہ بات ذکر کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: ان کے دادا کا نام دینار تھا۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ أَنْ يَقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلِسُ فِيهِ

باب 9: یہ بات مکروہ ہے: کسی شخص کو اس کی جگہ سے اٹھا کر اس جگہ پر بیٹھا جائے

2673 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَا يَقُمُ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يُجْلِسُ فِيهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحَ

2672۔ اخرجه ابن ماجه (۳۱۰/۱) كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما يكره من الصلاة، حدیث (۹۶۹)۔

2673۔ اخرجه البخاری (۶۴/۱۱): كتاب الاستئذان، باب: لا يقم الرجل الرجل من مجلسه، حدیث (۶۲۶۹)؛ و مسلم (۱۷۱۴/۴)؛

كتاب السلام باب: تحريم اقامة الانسان من موضعه الباس الذي سبق اليه، حدیث (۲۱۷۷/۲۷)؛ و الدارمی (۲۸۵/۲): كتاب الاستئذان؛

باب: لا يقم احدكم اخاه من مجلسه، احمد (۱۶/۲) (۴۶۵۹)؛ (عبد بن حبيد) ص (۲۴۶) حدیث (۷۶۴)؛ (الحميدي) (۲۹۳/۲)؛

حدیث (۶۶۴)؛ (ابن خزيمة) (۱۶۰/۳): كتاب الجمعة، باب: الزجر عن اقامة الرجل اخاه، حدیث (۱۸۲۰، ۱۸۲۲)۔

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی بھی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود وہاں نہ بیٹھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2674 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا يَقُمْ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ

أَثَارِ صَاحِبِهِ: قَالَ وَكَانَ الرَّجُلُ يَقُومُ لِابْنِ عُمَرَ فَلَا يَجْلِسُ فِيهِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر وہاں پر خود نہ بیٹھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب کوئی شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے لئے اپنی جگہ خالی کرتا، تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما وہاں نہیں بیٹھتے تھے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ

باب 10: جب کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور

پھر واپس آجائے، تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے

2675 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ وَهَبِ بْنِ حُذَيْفَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: الرَّجُلُ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ وَإِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ عَادَ فَهُوَ أَحَقُّ بِمَجْلِسِهِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت وہب بن حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اپنی جگہ کا سب سے زیادہ حقدار ہے، اگر وہ کسی کام سے جائے اور پھر واپس آئے، تو وہ اپنے بیٹھنے کی جگہ کا زیادہ حقدار ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

2674. اخرجہ مسلم (۱۷۱۴/۴): کتاب السلام: باب: تحریر اقامة الانسان من موضعه الباس الذي سبق اليه حديث (۲۱۷۷/۲۹)، د

احمد (۸۹/۲) (۵۶۲۵).

2675. اخرجہ احمد (۴۲۲/۳).



بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجُلُوسِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ بَغَيْرِ إِذْنِهِمَا

باب 11: دو آدمیوں کے درمیان ان سے اجازت لئے بغیر بیٹھنا مکروہ ہے

2676 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ اثْنَيْنِ إِلَّا بِإِذْنِهِمَا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

إِسْنَادٌ يَكْبُرُ: وَقَدْ رَوَاهُ عَامِرُ الْأَحْوَلُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ أَيْضًا

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے لئے یہ بات

جائز نہیں ہے دو آدمیوں کو علیحدہ کر دے البتہ ان کی اجازت کے ساتھ (ان کے درمیان بیٹھ سکتا ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عامر احوال نے بھی اس روایت کو عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْقُعُودِ وَسَطِ الْحَلَقَةِ

باب 12: حلقے کے درمیان میں بیٹھنا مکروہ ہے

2677 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسَطَ حَلَقَةٍ فَقَالَ حُدَيْفَةُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ أَوْ لَعَنَ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قَعَدَ وَسَطَ الْحَلَقَةِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: وَأَبُو مَجَلَزٍ اسْمُهُ لَا حِقُّ بْنُ حُمَيْدٍ

﴿﴾ ابو مجلز بیان کرتے ہیں: ایک شخص حلقے کے درمیان میں بیٹھا تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے نبی

اکرم ﷺ کی زبانی ملعون قرار دیا گیا ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہی الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی زبانی

اس شخص کو ملعون قرار دیا گیا ہے جو حلقے کے درمیان بیٹھتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو مجلز نامی راوی کا نام لاحق بن حمید ہے۔

2676- أخرجه البعاري في (الادب المفرد) ص (330). حديث (1146) و ابوداؤد (678/2): كتاب الادب: باب: في الرجل يجلس بين الرجلين بغير اذنها، حديث (4845)، و احمد (213/2) (6999).

2677- أخرجه ابوداؤد (674/2): كتاب الادب: باب: الجلوس وسط الحلقة، حديث (4826)، و احمد (384/5، 398، 401).

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ قِيَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ

باب 13: آدمی کا کسی دوسرے کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے

2678 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ

أَنَسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کے نزدیک کوئی بھی شخصیت نبی اکرم ﷺ سے زیادہ محبوب نہیں تھی۔ لیکن جب وہ آپ ﷺ کو دیکھتے تھے تو وہ کھڑے نہیں ہوتے تھے کیونکہ انہیں پتہ تھا کہ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسند نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

2679 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي

مِجْلَزٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَأَبْنُ صَفْوَانَ حِينَ رَأَوْهُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرَّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

﴿﴾ ابو مجلز بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نکلے تو حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن

صفوان رضی اللہ عنہ انہیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بیٹھے رہو! میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ لوگ اس کے لئے (تعظیم کے طور پر) بت کی شکل میں کھڑے ہوں، وہ شخص جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لئے تیار ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2678. اخرجہ البخاری فی (الادب المفرد) ص (278)، حدیث (904)، واحمد (132/3، 134، 101، 200).

2679. اخرجہ البخاری فی (الادب المفرد) ص (288)، حدیث (986)، و ابوداؤد (779/2): كتاب الادب: باب: من قيام الرجل للرجل

حدیث (5229)، واحمد (100، 93، 91/4) و عبد بن حميد ص (106) حدیث (413).

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اسی روایت کو ہناد نے اسامہ کے حوالے سے، حبیب بن شہید کے حوالے سے، ابوجبلز کے حوالے سے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ

### باب 14: ناخن تراشنا

**2680** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْأَسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَنْفُ الْأَبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں: زیر

ناف، بال صاف کرنا، ختنہ کروانا، مونچھیں کتروانا، بغل کے بال صاف کرنا اور ناخن تراشنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2681** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَهَنَادٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ

عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاعْقَاءُ اللَّحْيَةِ وَالسَّوَاكُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ

وَوَسْطُ الْبَرَاجِمِ وَتَنْفُ الْأَبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنَّ

تَكُونُ الْمُمْضَمَّةَ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيْسَى: انْتِقَاصُ الْمَاءِ الْإِسْتِنْجَاءُ بِالْمَاءِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَأَبْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

2680- اخبره البخاری (۳۴۷/۱۰): کتاب اللباس: باب: قص الشارب، حدیث (۵۸۸۹)، و فی (الادب المفرد) ص (۳۷۲، ۳۷۳) حدیث

(۱۲۹۰)، و مسلم (۶۰/۲ - الابی): کتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حدیث (۲۵۷/۴۹)، و ابوداؤد (۴۸۳/۲): کتاب الترجل: باب: فی

اخذ الشارب، حدیث (۴۱۹۸)، و النسائی (۱۴/۱): کتاب الطهارة: باب: (ذکر الفطرة الختان، تقليم الاظفار نشف الابط)، حدیث (۱۰، ۹،

۱۱)، و ابن ماجه (۱۰۷/۱): کتاب الطهارة و سننها: باب: الفطرة، حدیث (۲۹۲)، و احمد (۲۲۹/۲، ۲۳۹، ۲۸۳) و ی (۴۱۰/۲، ۴۸۹)، و

الحمیدی (۴۱۸/۲)، حدیث (۹۳۶)۔

2681- اخرجه مسلم (۶۷/۲): کتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حدیث (۲۶۱/۵۶) و ابوداؤد (۶۱/۲): کتاب الطهارة: باب: السواك

من الفطرة، حدیث (۵۳) و النسائی (۱۲۸/۸) کتاب الزیمة: باب: من السنة الفطرة، حدیث (۵۰۴۰) و ابن ماجه (۱۰۷/۱) کتاب الطهارة

و سننها: باب: الفطرة حدیث (۲۹۳)، و ابن خزيمة (۴۷/۱): کتاب الوضوء: باب: تسمية الاستنجاء بالماء فطرة، و احمد (۱۳۷/۶)۔

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: دس چیزیں فطرت کا حصہ ہیں۔

1- موچھیں چھوٹی کروانا۔

2- داڑھی بڑی رکھنا۔

3- مسواک کرنا۔

4- ناک میں پانی ڈالنا۔

5- ناخن تراشنا۔

6- بغل کے بال صاف کرنا۔

7- زیر ناف بال صاف کرنا۔

8- پانی سے استنجا کرنا۔

9- انگلیوں کی پشت کو دھونا، زکریا نامی راوی بیان کرتے ہیں: مصعب نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: دسویں چیز میں بھول گیا ہوں، لیکن وہ کلی کرنا ہوگی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انتقاص الماء کا مطلب ہے پانی کے ذریعے استنجا کرنا۔

اس بارے میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بَابُ فِي التَّوَقُّيْتِ فِي تَقْلِيمِ الْأَظْفَارِ وَأَخَذِ الشَّارِبِ

باب 15: ناخن تراشنے اور موچھیں چھوٹی کروانے کی مدت

2682 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ

مُوسَى أَبُو مُحَمَّدٍ صَاحِبُ الدَّقِيقِ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: أَنَّهُ وَقَّتْ لَهُمْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً تَقْلِيمَ الْأَظْفَارِ وَأَخَذَ الشَّارِبِ وَحَلَقَ الْعَايَةَ

﴿﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے لئے ناخن

تراشنے موچھیں چھوٹی کروانے اور زیر ناف بال صاف کرنے کی (زیادہ سے زیادہ) مدت چالیس روز مقرر کی تھی۔

2683 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

2682- أخرجه مسلم (٦٥/٢، ٦٤/٢) كتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حديث (٢٥٨/٥١)، و ابوداؤد (٤٨٢/٢): كتاب الترجل: باب:

في اخذ الشارب حديث (٤٢٠٠)، و النسائي في (الكبرى) (٦٦/١) كتاب الطهارة: باب: الفطرة: قص الشارب حديث (١٥)، و النسائي في

(الصفري) (١٥/١) كتاب الطهارة: باب: التوقيت في ذلك، حديث (١٤)، و ابن ماجه (١٠٨/١): كتاب الطهارة و سننها حديث (٢٩٥)، و

احمد (٢٥٥، ٢٠٣، ١٢٢/٢).

متن حدیث: وَقُلْتُ لَنَا فِي قِصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمِ الْأَطْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَتَنْفِ الْأَبْطِ لَا يُتْرَكُ أَكْثَرُ مِنْ

أَرْبَعِينَ يَوْمًا

حکم حدیث: قَالَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْأَوَّلِ

توضیح راوی: وَصَدَقَهُ بَنُ مُوسَى لَيْسَ عِنْدَهُمْ بِالْحَافِظِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں چھوٹی کروانے ناخن تراشنے زیر ناف بال صاف کرنے، بغل کے بال صاف کرنے کے لئے ہمارے لئے مدت متعین کی تھی، کہ ہم چالیس دنوں سے زیادہ اسے ترک نہ کریں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

صدقہ بن موسیٰ نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي قِصِّ الشَّارِبِ

باب 16: مونچھیں چھوٹی کروانا

2684 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ

عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْصُ أَوْ يَأْخُذُ مِنْ شَارِبِهِ وَكَانَ إِبْرَاهِيمُ خَلِيلُ الرَّحْمَنِ

يَفْعَلُهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مونچھیں چھوٹی کروایا کرتے تھے۔ (حدیث کے ایک

لفظ کے بارے میں راوی کوشک ہے کہ لفظ ”یقص“ استعمال ہوا ہے یا لفظ ”یاخذ“ استعمال ہوا ہے)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا کیا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

2685 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ

يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ لَمْ يَأْخُذْ مِنْ شَارِبِهِ فَلَيْسَ مِنَّا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ

2684 اخرجه احمد (۳۰۱/۱)

2685 اخرجه السائی فی (الکبریٰ) (۶۶/۱): کتاب الطهارة: باب: قص الشارب، حدیث (۱۴)، و فی (الصغریٰ) (۱۰/۱) کتاب الطهارة: باب: قص الشارب، حدیث (۱۳)، احمد (۳۶۶/۴، ۳۶۸) بن حمید ص (۱۱۴) حدیث (۲۶۴)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد و دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ صُهَيْبٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ  
 ﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص مونچھیں چھوٹی نہیں کرواتا اس کا ہم سے تعلق نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث مروی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَخْذِ مِنَ اللَّحْيَةِ

### باب 17: داڑھی تراشنا

2686 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَدِّهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ عَرْضِهَا وَطُولِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ لَا أَعْرِفُ لَهُ

حَدِيثًا لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ أَوْ قَالَ يَنْفَرُ بِهِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهِ مِنْ

عَرْضِهَا وَطُولِهَا لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ هَارُونَ وَرَأَيْتُهُ حَسَنَ الرَّأْيِ فِي عُمَرَ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَسَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ كَانَ صَاحِبَ حَدِيثٍ وَكَانَ يَقُولُ الْإِيمَانُ قَوْلٌ

وَعَمَلٌ

حدیث دیگر: قَالَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا وَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ ثَوْرٍ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَصَبَ الْمَنْجَبِيقَ عَلَى أَهْلِ الطَّائِفِ

قَالَ قُتَيْبَةُ قُلْتُ لَوْ كَيْعُ مِنْ هَذَا قَالَ صَاحِبُكُمْ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ

﴿﴾ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چوڑائی اور لمبائی کی

سمت میں داڑھی تراشا کرتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

2686- الفردیہ الترمذی، النظر (التحفة) (۳۰۲/۶)، حدیث (۸۶۶۲) ذکرہ صاحب (الشکاۃ) (۲۲۳/۸ - مرقاۃ) بروقم (۴۴۳۹) وعزاه  
 للترمذی، وصاحب (کنز العمال) (۱۲۶/۷) بروقم (۱۸۳۱۸) وعزاه للترمذی

میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: عمر بن ہارون "مقارب الحدیث" ہے۔ میرے علم کے مطابق اُس سے صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔ جس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) جسے نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔ (وہ حدیث یہ ہے) نبی اکرم ﷺ چوڑائی اور لہائی کی سمت میں اپنی داڑھی تراشا کرتے تھے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي إِعْفَاءِ اللَّحْيَةِ

#### باب 18: داڑھی بڑھانا

**2687** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **مُتَن** حَدِيث: أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَأَعْفُوا اللَّحْيَ **حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مونچھیں چھوٹی رکھو اور داڑھی

بڑھاؤ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "صحیح" ہے۔

**2688** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي بَكْرٍ بْنِ نَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ **مُتَن** حَدِيث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِإِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءِ اللَّحْيِ **حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو بَكْرٍ بْنُ نَافِعٍ هُوَ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ثِقَّةٌ وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ ثِقَّةٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ يُضَعَّفُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں مونچھیں چھوٹی رکھنے کا اور داڑھی بڑھانے کا

حکم دیا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن صحیح" ہے۔

ابوبکر بن نافع نامی راوی، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں یہ ثقہ ہیں۔ اسی طرح عمر بن نافع بھی ثقہ ہیں جبکہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے غلام عبداللہ بن نافع کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

2687- أخرجه البخاری (۳۶۳/۱۰): کتاب النیاس: باب: اعفاء اللحي حدیث (۵۸۹۳)، و مسلم (۶۶/۲ - الابن): کتاب الطهارة: باب: خصال الفطرة، حدیث (۲۵۹/۵۲)، و ابوداؤد (۴۸۳/۲) کتاب الترجل: باب: فی اخذ الشارب، حدیث (۴۱۹۹)، و النسائی (الکبری) (۶۶/۱) کتاب الطهارة: باب: الامر باحفاء الشوارب و اعفاء اللحي حدیث (۴/۱۳) و النسائی (الصغرى) (۱۶/۱): کتاب الطهارة: باب: احفاء الشارب و اعفاء اللحي (۱۲۵) حدیث (۱۵)، مالك (۹۴/۱۲): کتاب الشعر: باب: السنة فی الشعر، حدیث (۱)، احمد (۱۶/۲) (۱۵۶/۲)

بَابُ مَا جَاءَ فِي وَضْعِ أَحَدِي الرَّجْلَيْنِ عَلَى الْأُخْرَى مُسْتَلْقِيًا

باب 19: چیت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پر رکھنے کا حکم

2689 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى

الْأُخْرَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَعَمَّ عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمِ الْمَازِنِيِّ

◀◀ عباد بن تمیم اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا ہے

آپ ﷺ نے اپنا ایک پاؤں دوسرے پر رکھا ہوا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عباد بن تمیم کے چچا کا نام حضرت عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی رضی اللہ عنہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْكِرَاهِيَةِ فِي ذَلِكَ

باب 20: اس عمل کا مکروہ ہونا

2690 سند حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ

خِدَاشِ بْنِ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا اسْتَلْقَى أَحَدُكُمْ عَلَى ظَهْرِهِ فَلَا يَضَعُ أَحَدِي رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى

اسناد دیگر: هَذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَلَا يَعْرِفُ خِدَاشٌ هَذَا مَنْ هُوَ وَقَدْ رَوَى لَهُ

سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ غَيْرَ حَدِيثٍ

◀◀ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کوئی شخص اپنی کمر کے بل چت لیٹا

ہوا ہو تو وہ اپنا پاؤں دوسرے پاؤں پر نہ رکھے۔

2689 - أخرجه البخاري (٦٧١/١): كتاب الصلاة: باب: الاستلقاء في المسجد ومد الرجل، حديث (٤٧٥)، ومسلم (١٦٦٢/٣): كتاب

اللباس و الزينة: باب: في اباحة الاستلقاء و وضع احدى الرجلين على الاخرى، حديث (٢١٠٠/٧٥)، و ابوداؤد (٦٨٣/٢): كتاب الادب:

باب: في الرجل يضم احدى رجله على الاخرى، حديث (٤٨٦٦)، و النسائي (الكبرى) (٢٦٤/١): كتاب الساجد: باب: الاستلقاء في

المسجد حديث (٨٠٠)، و النسائي (الصدري) (٥٠/٢): كتاب الساجد: باب: الاستلقاء في المسجد حديث (٧٢١)، و الدايمي (٢٨٢/٢):

كتاب الاستئذان: باب: و وضع احدى الرجلين على الاخرى، و احمد (٤٠٠٠٣٨/٤)، و الحميدي (٢٠١/١)، حديث (٤١٤)، و ابن حنبل (ص

(١٨٤) حديث (٥١٧)، و مالك (١٧٢/١): كتاب قصر الصلاة في السفر: باب: جامع الصلاة حديث (٨٧).



کئی راویوں نے اسے سلیمان تمیمی کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

اس کے راوی خدش کے بارے میں پتہ نہیں چل سکا کہ وہ کون ہے؟ سلیمان تمیمی نے اس راوی کے حوالہ سے دوسری روایات بھی نقل کی ہیں۔

**2691** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَالِاخْتِبَاءِ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ  
وَأَنَّ يَرْفَعَ الرَّجُلُ إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلَى ظَهْرِهِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشتمال صماء (کے طور پر) اور اختباء (کے طور پر) ایک ہی کپڑا پہننے سے منع کیا ہے اور اس بات سے بھی منع کیا ہے کہ آدمی جب کمر کے بل چت لیٹا ہوا ہو اُس وقت ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ

باب 21: پیٹ کے بل (اوندھا) لیٹنا مکروہ ہے

**2692** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو حَدَّثَنَا

أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلَى بَطْنِهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ ضَجْعَةٌ لَا

يُحِبُّهَا اللَّهُ

اسناد دیگر: وَفِي الْبَابِ عَنْ طَهْفَةَ وَابْنِ عُمَرَ

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَوَى يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ يَعِيشَ بْنِ طَهْفَةَ عَنْ أَبِيهِ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَيُقَالُ طِخْفَةٌ وَالصَّحِيحُ طَهْفَةٌ وَقَالَ بَعْضُ الْحَفَاطِ الصَّحِيحُ طِخْفَةٌ وَيُقَالُ طِغْفَةُ يَعْيشُ هُوَ

مِنَ الصَّحَابَةِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل (اوندھا) لیٹے ہوئے دیکھا

تو فرمایا: لیٹنے کا یہ طریقہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے۔

2691. اخرجہ مسلم (۱۶۶۱/۳): کتاب اللباس و الزینة: باب: من منع الاستلقاء على الظهر و وضع احدى الرجلين على الاخرى، حدیث

(۲۰۹۹/۷۲)، و ابوداؤد (۴۶۷/۲) حدیث (۴۱۳۷)، (۴۰۳/۲)، حدیث (۴۰۸۱)، (۶۸۳/۲)، حدیث (۴۸۶۵)، و السانی (۲۱۰/۸): کتاب

الزینة: باب: النهی عن الاختباء فی ثوب واحد معرأة، حدیث (۵۳۴۲)، و احمد (۳۲۵/۳، ۳۴۴، ۳۵۷، ۳۶۲، ۶۷).

2692. اخرجہ احمد (۲۸۷/۲، ۳۰۴).

اس بارے میں حضرت طہفہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یحییٰ بن ابوکثیر نے اس روایت کو ابوسلمہ کے حوالہ سے یعیش بن طہفہ کے حوالہ سے اُن  
کے والد کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔

ایک روایت کے مطابق ان کا نام طغفہ ہے تاہم درست لفظ طہفہ ہے۔  
بعض حفاظ نے یہ کہا ہے: صحیح لفظ طغفہ ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ لفظ طغفہ ہے۔  
یعیش نامی راوی صحابی رسول ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

### باب 22: ستر کی حفاظت کرنا

2693 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ

جَدِّي قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَنْدُرُ قَالَ أَحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجِكَ أَوْ مَا  
مَلَكَتْ يَمِينِكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُونُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فافْعَلْ قُلْتُ وَالرَّجُلُ يَكُونُ  
خَالِيًا قَالَ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَجَدْتُ بَهْزِ اسْمُهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ حَيْدَةَ الْقَشِيرِيُّ وَقَدْ رَوَى الْجَرِيرِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ

وَالِدُ بَهْزِ

◀▶ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اپنا  
ستر کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی بیوی اور اپنی کنیر کے علاوہ ہر ایک سے  
اپنے ستر کی حفاظت کرو! تو انہوں نے عرض کی: بعض اوقات آدمی صرف کسی مرد کے ساتھ ہی ہوتا ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو ایسا کرو کہ کوئی بھی شخص اسے نہ دیکھ سکے۔ میں نے عرض کی: بعض اوقات بندہ تنہائی میں ہوتا ہے  
تو آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بہز بن حکیم کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے۔

جریری نامی راوی نے حکیم بن معاویہ کے حوالے سے بھی روایت نقل کی ہے۔ یہ صاحب ”بہز“ کے والد ہیں۔

2693- اخرجہ البخاری (۴۵۸/۱): کتاب الفسل: باب: من اغتسل عریانا وحده فی الخلوۃ و من تستر فالتستر افضل (تعلیقا) و عذاه  
المزی فی (العنفۃ) الی نسائی (الکبری) (۱ التحفة) (۴۲۸/۸) حدیث (۱۱۲۸۰) و ابوداؤد (۴۳۷/۲): کتاب الحجام: باب: ما جاء من  
العری، حدیث (۴۰۱۷)، و ابن ماجہ (۶۱۸/۱): کتاب النکاح: باب: التستر عند الجماع، واحد (۴۰۳/۵).

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْإِتِّكَاءِ

## باب 23: تکیے کے ساتھ ٹیک لگانا

2694 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوفِيُّ أَخْبَرَنَا

إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

اِخْتِلَافِ رَوَايَتِهِ: قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى يَسَارِهِ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے بائیں جانب تکیے کے

ساتھ ٹیک لگائی ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

کئی راویوں نے اسے اسرائیل کے حوالے سے، سیماک کے حوالے سے، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے یوں نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے تکیے کے ساتھ ٹیک لگائی ہوئی ہے۔

ان راویوں نے اس روایت میں ”بائیں جانب“ کے الفاظ نقل نہیں کئے۔

2695 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ

بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا عَلَى وَسَادَةٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکیے کے ساتھ ٹیک لگائے ہوئے دیکھا

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

2696 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ

ضَبَّعٍ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2694- أخرجه أبو داود (٤٦٩/٢): كتاب اللباس: باب: من فرش حديث (٤١٤٣): واحد (١٠٢/٥).

2695- أخرجه مسلم (٦٠٩/٢ - الأبي) كتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: من أحق بالامامة، حديث (٦٧٣/٢٩٠)، و أبو داود (٢١٤/١، ٢١٥): كتاب الصلاة: باب: من أحق بالامامة حديث (٥٨٢)، و النسائي (٧٦/٢) كتاب الامامة: باب: من أحق بالامامة، حديث (٧٨١)، و ابن ماجه (٣١٣/١): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: من أحق بالامامة، حديث (٩٨٠)، و احمد (١١٨/٤، ١٢١)، (٢٧٢): و ابن خزيمة (٤/٣)، حديث (١٥١٦، ١٥٠٧)، و الحميدي (٢١٧/١)، حديث (٤٥٧).

متن حدیث: لَا يَوْمَ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُجْلَسُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کو اس کی حاکمیت میں مقتدی نہ بنایا جائے اور کسی شخص کے گھر میں اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر کسی دوسرے کو نہ بٹھایا جائے البتہ اس کی اجازت کے ساتھ ایسا کیا جاسکتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الرَّجُلَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَائِنِهِ

باب 24: آدمی اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کا زیادہ مستحق ہوتا ہے

2697 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاكِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ

متن حدیث: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ وَمَعَهُ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ارْكَبْ وَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْتَ أَحَقُّ بِصَدْرِ دَائِنِكَ إِلَّا أَنْ تَجْعَلَهُ لِي قَالَ قَدْ جَعَلْتُهُ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

فِي الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَبَادَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اس کے ساتھ اس کا گدھا تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! سوار ہو جائیے! وہ پیچھے ہٹا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اپنی سواری پر آگے بیٹھنے کے زیادہ حقدار ہو البتہ اگر یہ حق تم مجھے دیدو (تو تمہاری مرضی ہے) اس نے عرض کی: یہ میں آپ کو دیتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں تو نبی اکرم ﷺ سوار ہو گئے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ اس سند کے حوالے سے حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

اس بارے میں حضرت قیس بن سعد بن عبادہ سے بھی روایت منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّخْصَةِ فِي اتِّخَاذِ الْأَنْمَاطِ

باب 25: قالین استعمال کرنے کی اجازت

2698 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2697 - الخرجه ابوداؤد (۲/۲۳): کتاب الجهاد: باب: رب الدابة احق بصدرها، حدیث (۲۵۷۲)، واحد (۲۵۲/۵)

**متن حدیث:** هَلْ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاللَّهِ تَكُونُونَ لَنَا أَنْمَاطٌ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قَالَ فَأَنَا أَقُولُ لِأَمْرَاتِي آخِرِي عَيْتِي أَنْمَاطِكِ لَتَقُولُ أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ أَنْمَاطٌ قَالَ فَأَدْعُهَا حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس قالین ہے۔ میں نے عرض کی: ہمارے پاس قالین کہاں سے آسکتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہیں قالین مل جائیں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (جب فتوحات نصیب ہوئیں) تو میں نے اپنی بیوی سے کہا قالین نہ لگاؤ! تو اس نے جواب دیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد نہیں فرمایا تھا: عنقریب تم لوگوں کو قالین ملیں گے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تو میں نے اسے کچھ نہیں کہا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُكُوبِ ثَلَاثَةِ عَلِيٍّ دَابَّةٍ

باب 26: تین آدمیوں کا ایک سواری پر سوار ہونا

2699 **سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجَرَشِيُّ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ

بْنُ عَمَارٍ عَنْ إِبْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

**متن حدیث:** لَقَدْ قُدْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلِيَّ بَقَاتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتَّى أَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا قَدَامُهُ وَهَذَا خَلْفُهُ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ایاس بن سلمہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خچر کو چلا کر لے جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ اس پر سوار تھے یہاں تک کہ میں اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے اندر لے آیا۔ ان میں سے ایک (صاحبزادے) آپ کے آگے تھے اور دوسرے آپ کے پیچھے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

2698۔ اخرجه البعاري (۱۳۲/۹): كتاب النكاح: باب: الانباط و نحوها للنساء، حديث (۵۱۶۱)، و البعاري ايضاً (۷۲۷/۶): كتاب

المناقب: باب: علامات النبوة۔ حديث (۳۶۳۱)، و مسلم (۱۶۵۰/۳) كتاب اللباس و الزينة: باب: جواز اتعاذ الانباط حديث (۴۰، ۳۹)،

۲۰۸۲، و ابوداؤد (۴۶۹/۲): كتاب اللباس: باب: في الفرش، حديث (۴۱۴۵)، و النسائي (۱۳۶/۶): كتاب النكاح: باب: الانباط، حديث

(۲۳۸۶)، و احمد (۳۰۱، ۲۹۴/۳) و الحميدي (۵۱۵، ۵۱۴/۲) حديث (۱۲۲۷)، مطولاً عن ابن المنكدر عن جابر بن

2699۔ اخرجه مسلم (۱۸۸۳/۴): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضل الحسن و الحسين رضي الله عنهما، حديث (۲۴۲۳/۶) عن اياس

بن سلية عن ابيه به۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي نَظَرَةِ الْمُفَاجَاةِ

## باب 27: اچانک نظر پڑنے کا حکم

**2700** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ عَبِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظَرَةِ الْفُجَاءَةِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَصْرِفَ بَصَرِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو زُرْعَةَ بْنُ عَمْرِو اسْمُهُ هَرَمٌ

﴿﴾ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اچانک نظر پڑنے کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے مجھے ہدایت کی: میں اپنی نگاہ کو پھیر لوں۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
ابوزرعہ نامی راوی کا نام ”ہرم“ ہے۔

**2701** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ

متن حدیث: قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تَتَّبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الْأُولَىٰ وَلَيْسَتْ لَكَ الْآخِرَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ

﴿﴾ ابن بریدہ اپنے والد کے حوالے سے اس روایت کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے علی! تم ایک مرتبہ (اچانک) نگاہ پڑ جانے کے بعد دوسری مرتبہ نظر نہ ڈالو، کیونکہ پہلی مرتبہ قابل معافی ہے، لیکن دوسری مرتبہ کا حق تمہیں نہیں ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف شریک کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

## باب 28: عورتوں کا مردوں سے حجاب میں رہنا (یعنی مردوں کو نہ دیکھنا)

**2702** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ نَبْهَانَ مَوْلَىٰ

أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ

2700- أخرجه مسلم (۱۶۹۹/۳): كتاب الادب: باب: نظر الفجاءة، حديث (۲۱۵۹/۴۰)، و ابوداؤد (۶۵۲/۱): كتاب النكاح: باب: فيها يومر به من غض البصر، حديث (۲۱۴۸)، و الدارمي (۲۷۸/۲): كتاب الاستيذان: باب: في نظر الفجاءة، واحمد (۳۵۸/۴، ۳۶۱).

2701- أخرجه ابوداؤد (۶۵۲/۱): كتاب النكاح: باب: فيها يومر به من غض البصر، حديث (۲۱۴۹)، و احمد (۳۵۱/۵، ۳۵۳، ۳۷۵).

**متن حدیث:** أَلَهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِيمُونَةٌ قَالَتْ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ أَقْبَلَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَمَرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْكَيْسَ هُوَ أَعْمَى لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْمَى وَإِنْ أَنْتُمَا أَلَسْتُمَا تُبْصِرَاهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک مرتبہ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھیں سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اس دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آگئے۔ وہ آپ کے ہاں تشریف لائے یہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد کی بات ہے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دونوں اس سے پردہ کرو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہمیں دیکھ ہی نہیں سکتے اور ہمیں پہچان ہی نہیں سکتے تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم دونوں اسے نہیں دیکھ سکتیں۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُولِ عَلَى النِّسَاءِ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَزْوَاجِ

باب 29: شوہر کی اجازت کے بغیر کسی عورت کے ہاں جانے کی ممانعت

2703 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ ذُكْوَانَ عَنْ مَوْلَى عَمْرِو

بْنِ الْعَاصِ

**متن حدیث:** أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ أَرْسَلَهُ إِلَى عَلِيٍّ يَسْتَأْذِنُهُ عَلَى اسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ فَأَذِنَ لَهُ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَأَلَ الْمَوْلَى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنِ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَوْ نَهَى أَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ إِذْنِ أَزْوَاجِهِنَّ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَجَابِرِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے غلام بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے اسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تا کہ وہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کے ہاں جانے کی ان سے اجازت لے، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں اجازت دے دی۔ جب انہوں نے اپنا کام ختم کر لیا تو اس غلام نے ان سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع کیا ہے۔

2702 اخرجہ ابوداؤد (۴۶۲/۲): کتاب اللباس: باب: فی قوله تعالى (و قل للیومنت بفضن من ابصرهن) (النور: ۳۱)، حدیث

(۴۱۱۲)، واحد (۲۹۶/۶۰)، والنسانی فی (الکبری) کما جاء فی (التحفة) (۳۵/۱۳) حدیث (۱۸۲۲) من (التحفة).

(راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے: ہم کسی عورت کے شوہر کی اجازت کے بغیر اس سے ملیں۔

اس بارے میں حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي تَحْذِيرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ

### باب 30: عورتوں کے فتنے سے بچنے کی تلقین

2704 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَا تَرَكْتُ بَعْدِي فِي النَّاسِ فِتْنَةً أَضْرَّ عَلَى الرَّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثَّقَاتِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ

بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نُفَيْلٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا

قَالَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ غَيْرِ الْمُعْتَمِرِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◆◆ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما اور حضرت سعید بن زید بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میں

اپنے بعد لوگوں میں جو آزمائشیں چھوڑ کر جا رہا ہوں وہ ان میں مردوں کے لئے خواتین سے زیادہ نقصان دہ اور کوئی چیز نہیں

ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس روایت کو کئی ثقہ راویوں نے سلیمان تیمی کے حوالے سے، ابو عثمان کے حوالے سے، حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے

حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے اس کی سند میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ

نہیں کیا۔

2704 اخبرجہ البغاری (۴/۱۹): کتاب النکاح: باب: ما یفتی من شوم البراء و قوله تعالیٰ: (ان من ازوجکم و اولدکم عدوا لکم)

(التغابن: ۱۴)، حدیث (۵۰۹۶)، و مسلم (۲۰۹۷/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبہ و الاستغفار کتاب الرقاق: باب: اکثر اهل الجنة

الفقراء و اکثر اهل النار النساء و بیان الفتنۃ بالنساء، حدیث (۲۷۴۰/۹۷)، و ابن ماجہ (۱۳۲۵/۲): کتاب الفتن: باب: فتنة النساء، حدیث

(۳۹۹۸)، و احمد (۲۱۰، ۲۰۰/۵) و الحمیدی (۲۵۰، ۲۴۹/۱)، حدیث (۵۴۶)۔



ہمارے علم کے مطابق کسی بھی شخص نے اسے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت نہیں کیا۔ صرف معتز نے اس طرح نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقِصَّةِ

### باب 31: بالوں کا گچھا بنانے کی ممانعت

2705 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بِالْمَدِينَةِ يَخْطُبُ يَقُولُ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ هَذِهِ الْقِصَّةِ وَيَقُولُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذُوا نِسَاؤَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ

◆◆ حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں خطبہ دیتے ہوئے یہ بیان کرتے ہوئے سنا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح کے گچھے بنانے (یعنی وگ استعمال کرنے) سے منع کرتے ہوئے سنا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بنی اسرائیل ہلاکت کا شکار ہو گئے تھے جب ان کی عورتوں نے اسے اختیار کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ

باب 32: نقلی بال لگانے والی، نقلی بال لگوانے والی، جسم گودنے والی، گدوانے والی خواتین کا حکم

2706 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ مَنصُورٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ عَلْقَمَةَ عَنِ

عَبْدِ اللَّهِ

2705- اخرجہ البخاری (۳۸۶/۱۰): کتاب اللباس: باب: وصل الشر، حدیث (۵۹۳۲)، و مسلم (۱۶۷۹/۳): کتاب اللباس و الزینة:

باب: تحریر فعل الواصلة المستوصلة و الواشمة و المستوشمة، حدیث (۲۱۲۷/۱۲۲)، و ابوداؤد (۴۷۶/۲): کتاب الترجل: باب: فی صلة

الشعر، حدیث (۴۱۶۷)، و النسائی (۱۴۴/۸): کتاب الزینة: باب: وصل الشعر بالحرق، حدیث (۵۰۹۲)، (۵۰۹۳)، و احد (۹۵/۴، ۹۷،

و مالک (۹۴۷/۲): کتاب الشعر: باب: السنة فی الشعر، حدیث (۲)، و الحمیدی (۲۷۲/۲)، حدیث (۶۰۰).

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَأْشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَمِّصَاتِ مُبْتِغِيَاتِ

لِللَّحْسَنِ مُغَيَّرَاتِ خَلَقَ اللَّهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ عَنْ مَنْصُورٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جسم گودنے والی، جسم گدوانے والی (ابروؤں کے بال)

اکھیڑنے والی، حسن کی طلب گزار اللہ تعالیٰ کی تخلیق کو تبدیل کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ اور دیگر ائمہ نے اسے منصور کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

2707 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَعَنَ اللَّهُ الْوَأْصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَأْشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ

قَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللَّيْثِ

قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ يَحْيَى قَوْلَ نَافِعٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے نقلی

بال لگانے والی، نقلی بال لگوانے والی، جسم گودنے والی، جسم گدوانے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

نافع کہتے ہیں: لفظ ”وشم“ کا تعلق مسوزھوں سے ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے احادیث منقول ہیں۔

2706- اخرجہ البخاری (۳۸۴/۱۰)، کتاب اللباس: باب: المتفلجات للحسن، حدیث (۵۹۳۱)، و اطرافہ من رقم (۵۹۳۹)، مسلم

(۱۶۷۸/۳)، کتاب اللباس و الزينة: باب: تحريم فعل الواصلة و المستوصلة و الواشمة و المستوشمة، حدیث (۲۱۲۵/۱۲۰)، و ابوداؤد

(۴۷۶/۲): کتاب العرجل: باب: من صلة الشعر، حدیث (۴۱۶۹)، و النسائي (۱۸۸/۸): کتاب الزينة: باب: لعن المتمصات و المتفلجات،

حدیث (۵۲۵۳)، و ابن ماجه (۶۴۰/۱): کتاب النکاح: باب: الواصلة و الواشمة، حدیث (۱۹۸۹)، و احمد (۴۳۳/۱): (۴۱۲۹)،

(۴۱۳۰)، (۴۴۳/۱)، (۴۲۳۰)، و الدارمی (۲۷۹/۲): کتاب الاستئذان: باب: الواصلة و المستوصلة، و الحمیدی (۵۳/۱): حدیث (۹۷).

ایک اور سند سے منقول ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔ تاہم اس کی سند میں محدثین نے نافع کا وضاحتی بیان نقل نہیں کیا۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ

#### باب 33: مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین

2708 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِينَ

بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والی خواتین

اور خواتین کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے والے مردوں پر لعنت کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2709 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي

كَيْسِرٍ وَأَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کی وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں اور

مردوں کی وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

2708 اخرجہ البعاری (۲۴۶/۱۰): کتاب اللباس: باب: اخراج المتشبهين بالنساء من البيوت، حدیث (۵۸۸۶)، (۱۶۵/۱۲): کتاب

الحدود: باب: نفي اهل الباطن و المتشبهين، حدیث (۶۸۳۴)، و ابوداؤد (۴۵۸/۲) کتاب اللباس: باب: لباس النساء، حدیث (۴۹۳۰)، و ابن

ماجه (۶۱۴/۱): کتاب النکاح: باب: من المتشبهين، حدیث (۱۹۰۴)، و الدارمی (۲۸۱، ۲۸۰/۲) کتاب الاستئذان باب: لعن المتشبهين و

المترجلات، حدیث (۱۹۰۴) و احمد (۲۲۵/۱)، (۲۳۷/۱)، (۲۱۲۳)، (۳۱۵۱، ۳۳۹/۱)، (۲۲۶۳، ۲۵۱/۱)، (۳۳۰/۱)، (۲۵۴/۱)،

(۲۲۹۱)، (۳۶۵/۱)، (۳۴۵۸).

## بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوجِ الْمَرْأَةِ مُتَعَطِّرَةً

باب 34: عورت کا خوشبو لگا کر (گھر سے) باہر نکلنا حرام ہے

2710 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عَمَّارَةَ الْحَنَفِيِّ

عَنْ غَنِيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٍ: كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْأَةُ إِذَا اسْتَعَطَّرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِي زَانِيَةً

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ہر آنکھ زنا کرتی ہے اور جو عورت خوشبو لگاکر (مردوں کی) محفل کے پاس سے گزرے تو وہ ایسی ہے اور ویسی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی وہ زنا کرنے والی عورت کی طرح ہے)اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي طِيبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ

باب 35: مردوں اور عورتوں کی (الگ الگ مخصوص) خوشبو

2711 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي

نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثٍ: طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطَّفَاوِيِّ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حُكْمٌ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّ الطَّفَاوِيَّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَلَا

نَعْرِفُ اسْمَهُ وَحَدِيثُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَمَّ وَأَطْوَلُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مردوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کی

2710۔ اخرجہ ابو داؤد (۴۷۸/۲): کتاب الترجل: باب: ما جاء في البراءة تطيب للخروج، حديث (۴۱۷۳)، والنسائي (۱۵۲/۸): كتاب

الزينة: باب: ما يكره للنساء من الطيب حديث (۵۱۲۶)، والدارمي (۲۷۹/۲): كتاب الاستئذان: باب: في النهي عن الطيب اذا خرجت، و

ابن حبه ص (۱۹۶)، حديث (۵۵۷)، وابن خزيمة (۹۱/۳)، حديث (۱۶۸۱).

2711 اخرجہ النسائي (۱۵۱/۸): كتاب الزينة: باب: الفصل بين طيب الرجال و طيب النساء، حديث (۵۱۱۷)، من طريق ابى نصره، عن

رجل، عن ابى هريرة، و حديث (۵۱۱۸)، من طريق ابى نصره، عن الطفاوى، عن ابى هريرة.

خوشبو ظاہر ہو۔ اس کا رنگ پوشیدہ رہے اور عورتوں کی خوشبو وہ ہوتی ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو پوشیدہ رہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے جو اسی مفہوم کی حامل ہے۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

طغای نامی راوی کو صرف اسی حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں۔ ہمیں ان کے نام کا پتہ نہیں چل سکا۔ اسماعیل بن ابراہیم سے نقل کردہ روایت زیادہ مکمل اور طویل ہے۔

**2712** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ

عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خَيْرَ طِيبِ الرَّجُلِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَخَيْرَ طِيبِ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ وَنَهَى عَنْ مِثْرَةِ الْأَرْجَوَانِ  
حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: مردوں کی سب سے بہترین خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو ظاہر ہو اور اس کا رنگ پوشیدہ رہے اور عورتوں کی سب سے بہترین خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو اور اس کی خوشبو پوشیدہ رہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سرخ ریشمی چادر استعمال کرنے سے بھی منع کیا ہے۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَدِّ الطِّيبِ

باب 36: خوشبو (کا تحفہ) واپس کرنا مکروہ ہے

**2713** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ

ثَمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ أَنَسٌ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ فِي الْبَابِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ ثمامہ بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ خوشبو (کا تحفہ) واپس نہیں کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

2712. اخرجه ابوداؤد (۴۴۶/۲): كتاب اللباس: باب: من كرهه، حديث (۴۰۴۸) واحمد (۴۴۲/۴).

2713. اخرجه البخاري (۲۴۷/۵): كتاب الهبة: باب: ما لا يرد من الهدية، حديث (۲۵۸۲)، و البخاري (۳۸۳/۱۰): كتاب اللباس:

باب: من لم يرد الطيب، حديث (۵۹۲۹)، و النسائي (۱۸۹/۸): كتاب الزينة: باب: الطيب، حديث (۵۲۵۸)، و احمد (۱۱۸/۳)، ۱۳۳،

(۲۶۱)

بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ بھی خوشبو کا (تحفہ) واپس نہیں کرتے تھے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2714** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنُ حَدِيثٍ: ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالذُّهْنُ وَاللَّبَنُ الذُّهْنُ يَعْنِي بِهِ الطَّيِّبُ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

وَجَبَّ اللَّهُ هُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ بْنُ جُنَّابٍ وَهُوَ مَدَنِيٌّ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تین چیزوں (کو تحفے کے طور پر پیش کیا

جائے تو) انہیں واپس نہیں کیا جاسکتا۔ تکیہ، خوشبو اور دودھ۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

عبداللہ بن مسلم نامی راوی عبداللہ بن مسلم بن جناب ہیں اور یہ مدنی ہیں۔

**2715** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بَصْرِيُّ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

زُرَيْعٍ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ حَنَّانٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنُ حَدِيثٍ: إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمْ الرِّيحَانَ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا نَعْرِفُ حَنَّانًا إِلَّا فِي هَذَا

الْحَدِيثِ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلٍّ وَقَدْ أَدْرَكَ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

وَلَمْ يَرَهُ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ

﴿﴾ ابو عثمان نہدی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب کسی شخص کو (تحفے کے طور پر) خوشبودی

جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ جنت سے نکلی ہے۔

یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہمارے علم کے مطابق حنّان نامی راوی سے صرف یہی روایت منقول ہے۔

ابو عثمان نہدی نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ اقدس پایا ہے، لیکن آپ کی

زیارت نہیں کی اور آپ سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔

2714 الفردبہ الترمذی کہا جاہ فی (تحفة الاشراف) (۴۸/۶)، حدیث (۷۴۵۳)، اخرجہ البغوی فی (شرح السنة) (۲۰۶/۶)، حدیث (۳۰۶۶)، و الترمذی فی (المسائل) (۱۷۹)، حدیث (۲۱۹)۔

2715 اخرجہ ابو داؤد فی (کتاب المراسیل) ص (۴۳۲)، حدیث (۵۰۱) باب: ما جاء فی الریحان۔

## بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَاشَرَةِ الرِّجَالِ الرِّجَالَ وَالْمَرَأَةِ الْمَرَأَةَ

باب 37: مرد کا مرد کے ساتھ یا عورت کا عورت کے ساتھ مباشرت کرنا حرام ہے

2716 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا تَبَاشِرُ الْمَرَأَةَ الْمَرَأَةَ حَتَّى تَصِفَهَا لِزَوْجِهَا كَمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کوئی عورت کسی دوسری عورت کے اس

طرح ساتھ نہ ہو کہ پھر وہ اپنے شوہر کے سامنے اس کی خوبیاں بیان کرے تو یوں ہو جیسے وہ مرد اس عورت کو دیکھ رہا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2717 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ أَخْبَرَنِي

زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا تَنْظُرُ الْمَرَأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرَأَةِ وَلَا يُفْضِي الرَّجُلُ إِلَى

الرَّجُلِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ وَلَا تُفْضِي الْمَرَأَةُ إِلَى الْمَرَأَةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عبدالرحمن بن ابوسعید اپنے والد (حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا ہے: کوئی مرد کسی دوسرے مرد کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کی شرمگاہ کی طرف نہ دیکھے

اور کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ساتھ ایک ہی کپڑے میں (برہنہ ہو کر) نہ رہے اور کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ساتھ ایک

ہی کپڑے میں (برہنہ ہو کر) نہ رہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ

باب 38: ستر کی حفاظت کرنا

2716 اخرجہ البخاری (۲۵۰/۹): کتاب النکاح: باب: لا تباشر البراة البراة تنتعها لزوجها، حدیث (۵۲۴۰)، (۵۲۴۱)، و ابوداؤد

(۶۵۲/۱): کتاب النکاح: باب: فيما يومر به من غض البصر، حدیث (۲۱۵۰)، و احمد (۳۸۰/۱)، و فی (۲۸۷/۱) و فی (۴۳۸/۱)،

(۴۴۰/۱)، (۴۴۰/۱)، (۴۶۲/۱) و (۴۶۴/۱)، (۴۴۳/۱)، (۴۶۰/۱).

2717 اخرجہ مسلم (۱۸۵/۲ - الابی): کتاب الجمین: باب: تحريم النظر الى العورات، حدیث (۳۳۸/۷۴)، و ابوداؤد (۴۳۷/۲): کتاب

العیار: باب: ما جاء في التعری، حدیث (۴۰۱۸)، و ابن ماجه (۲۱۷/۱): کتاب الطهارة و سننها: باب: النهی ان یری عورة اخیه، حدیث

(۶۶۱)، و ابن خزيمة (۴۰/۱)، حدیث (۷۲)، و احمد (۶۳/۳).

2718 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَا حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَأْتِي مِنْهَا وَمَا نَدْرُ قَالَ أَحْفَظْ عَوْرَتَكَ إِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا كَانَ الْقَوْمُ بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ قَالَ إِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ لَا يَرَاهَا أَحَدٌ فَلَا يَرَاهَا قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِذَا كَانَ أَحَدُنَا خَالِيًا قَالَ فَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ يُسْتَحْيَا مِنْهُ مِنَ النَّاسِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◀▶ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! ہم اپنے ستر کو کس سے چھپائیں اور کس سے نہ چھپائیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے ستر کو اپنی بیوی اور اپنی کنیز کے علاوہ ہر ایک سے چھپاؤ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر کچھ لوگ ایک ساتھ ہوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم سے ہو سکے تو کوئی بھی شخص اسے (یعنی تمہاری ستر کو) نہ دیکھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! جب کوئی شخص تنہا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے حیا کی جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ

باب 39: ران، ستر کا حصہ ہے

2719 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ زُرْعَةَ

بْنِ مُسْلِمٍ بِنِ جَرَاهِدِ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ جَدِّهِ جَرَاهِدٍ قَالَ

متن حدیث: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرَاهِدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدْ انْكَشَفَ فَوَحِدَهُ فَقَالَ إِنَّ الْفَخِذَ

عَوْرَةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ مَا أَرَى إِسْنَادَهُ بِمُتَّصِلٍ

◀▶ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے۔

حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی ران سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ران ستر میں داخل ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ میرے خیال میں اس کی سند متصل نہیں ہے۔

2720 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَبِي الرَّزَّادِ قَالَ

2719 اخرجہ ابو داؤد (۴۳۶/۲): کتاب الحمام: باب: النهي عن التعري، حدیث (۴۰۱۴)، و الدارمی (۲۸۱/۲): کتاب الاستیمان: باب:

فی ان الفخذ عورة و الحیثی (۲۷۸/۲، ۲۷۹) حدیث (۷۵۷)، (۸۵۷)، و احمد (۴۷۹/۳، ۴۷۸)

2720 اخرجہ احمد (۲۷۵/۱)



أَخْبَرَنِي ابْنُ جَرَاهِدٍ عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ كَاثِفٌ عَنْ فَيْحِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَيْحَكَ فَإِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◀◀ ابن جریر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے۔ اس وقت انہوں نے اپنی ران سے کپڑا اٹھایا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم اپنی ران کو ڈھانپ لو! کیونکہ یہ ستر کا حصہ ہے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

2121 سند حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَرَاهِدٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الْفَيْحُ عَوْرَةٌ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

◀◀ عبد اللہ بن جرید اسلمی اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ران ستر کا حصہ ہے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔)

2122 سند حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الْفَيْحُ عَوْرَةٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

توضیح راوی: وَلِعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ جَعْفَرٍ صُحْبَةٌ وَلَا يَنْبَغِي مُحَمَّدُ صُحْبَةٌ

◀◀ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ران ستر میں شامل ہے۔ اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت محمد بن عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ عبد اللہ بن جعفر اور ان کے صاحب زادے محمد بن عبد اللہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّظَافَةِ

باب 40: پاکیزگی کا بیان

2123 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْيَاسِرِ عَنْ صَالِحِ بْنِ

أَبِي حَسَّانٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ

2123 الفردبہ الترمذی کہا جاہ بہ فی (تحفة الاشراف) (۳/۲۰۰)، حدیث (۳۸۹۴)، ذکرہ صاحب (البشکاء) (۲۶۲/۸ - مرقاة) برقم (۴۴۸۷) وعزاه للترمذی

متن حدیث: اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرِيْمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجَوَادَ فَنَظِفُوْا اُرَاهُ قَالَ اَفِيْتِكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُودِ

اختلاف روایت: قَالَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ ابْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ نَظِفُوا أَفِيْتِكُمْ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيْبٌ  
توضیح راوی: وَخَالِدُ بْنُ الْيَاسِ يَضَعْفُ وَيُقَالُ ابْنُ يَاسٍ

◀◀ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: بے شک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے وہ نظیف ہے اور نضافت کو پسند کرتا ہے وہ کریم ہے اور کرم کو پسند کرتا ہے وہ جواد (سخی) ہے اور جود (سخاوت) کو پسند کرتا ہے تو تم صفائی اختیار کرو۔ (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے۔ انہوں نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے۔ اپنی عمارتوں کو صاف رکھو اور یہودیوں کے ساتھ مشابہت اختیار نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ مہاجر بن مسمار سے کیا تو انہوں نے یہ بات بتائی عامر بن سعد نے اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ نے یہ ارشاد فرمایا تھا ”اور تم اپنے گھروں کو صاف ستھرا رکھو“ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

خالد بن یاس نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق اس کا نام خالد بن یاس ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِثَارِ عِنْدَ الْجَمَاعِ

### باب 41: صحبت کرتے وقت پر وہ کرنا

2724 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ نَيْزَكِ الْبَغْدَادِيِّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَيَّةَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
متن حدیث: اِيَّاكُمْ وَالتَّعْرَى فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَى اَهْلِهِ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَاَكْرِمُوهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
توضیح راوی: وَابُو مُحَيَّةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى

◀◀ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: برہنہ ہونے سے پرہیز کرو کیونکہ تمہارے ساتھ (فرشتے) ہوتے ہیں جو تم سے صرف اس وقت جدا ہوتے ہیں جب کوئی شخص قضائے حاجت کرتا ہے یا جب کوئی

2724 انفرادیۃ العرمذی کہا جاء فی (تحفة الاشراف) (۲۰۵/۶)، حدیث (۸۳۱۸) ذکرہ البغوی فی (شرح السنة) (۲۱/۵) قال: یروی عن ابن عمر یا سناد غریب و عزاء للترمذی، وصاحب (المشكاة) (۲۸۴/۶ - مرقاة) برقمہ (۳۱۱۵) و عزاء للترمذی

شخص اپنی بیوی کے ساتھ صحبت کرتا ہے، تو تم ان سے حیا کرو اور ان کی عزت افزائی کرو۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
ابو حیاة نامی راوی کا نام یحییٰ بن یعلیٰ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ

### باب 42: حمام میں داخل ہونا

2725 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنِ

كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ إِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَدْخُلُ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَجْلِسُ عَلَى مَائِدَةٍ يَدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ طَاوُسٍ عَنْ جَابِرِ إِلَّا مِنْ

هَذَا الْوَجْهِ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ كَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ صَدُوقٌ وَرَبَّمَا يَهْمُ فِي الشَّيْءِ قَالَ مُحَمَّدُ

بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَيْثٌ لَا يُفْرَحُ بِحَدِيثِهِ كَانَ كَيْثٌ يَرْفَعُ أَشْيَاءَ لَا يَرْفَعُهَا غَيْرُهُ فَلِذَلِكَ ضَعَّفُوهُ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر

ایمان رکھتا ہو وہ اپنی بیوی کو حمام میں نہ جانے دے اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ تہبند باندھے بغیر

حمام میں داخل نہ ہو جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ کسی ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھے جس پر شراب کا دور

چل رہا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف طاؤس کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ

روایت کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: لیث بن ابوسلم نامی راوی ”صدوق“ ہیں، لیکن بعض اوقات انہیں کسی چیز کے بارے میں

وہم ہو جاتا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ان کی لیث سے خوشی حاصل نہیں ہوتی۔

لیث بعض اوقات ایسی روایات کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کر دیتے ہیں، جنہیں دیگر راویوں نے ”مرفوع“ حدیث

کے طور پر نقل نہیں کیا ہوتا۔ اسی وجہ سے محدثین نے انہیں ”ضعیف“ قرار دیا ہے۔

2725 أخرجه النسائي (198/1): كتاب الغسل و التيمم: باب: الرخصة في دخول الحمام، و الدارمي (112/2): كتاب الاشرية باب:

النهي عن القعود على مائدة يدار عليها الخمر، و احمد (329/3)، و ابن خزيمة (124/1)، حدیث (249).

**2726** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي عُدْرَةَ وَكَانَ لَقَدْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرَّجَالَ وَالنِّسَاءَ عَنِ الْحَمَامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي

الميازير **حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاسْنَادُهُ لَيْسَ بِذَلِكَ الْقَائِمِ

ابوعزرہ جنہوں نے نبی اکرم ﷺ کا زمانہ اقدس پایا ہے وہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: پہلے نبی اکرم ﷺ نے مردوں اور خواتین کو حمام میں جانے سے منع کیا تھا پھر آپ نے مردوں کو تہبند باندھ کر جانے کی اجازت دی تھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ہم اسے صرف حماد بن سلمہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں اور اس کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

**2727** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ أَبِي الْجَعْدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهَدَلِيِّ

متن حدیث: أَنَّ نِسَاءً مِنْ أَهْلِ حِمصٍ أَوْ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ أَنْتِ اللَّائِي يَدْخُلْنَ نِسَاءُ وَكُنَّ الْحَمَامَاتِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ امْرَأَةٍ تَبْضَعُ ثِيَابَهَا فِي غَيْرِ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا هَتَكَتِ السِّتْرَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ رَبِّهَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

ابولیح ہذلی فرماتے ہیں: حمص کی خواتین (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) شام کی کچھ خواتین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: تم وہی خواتین ہو کہ تمہاری عورتیں حمام میں جاتی ہیں۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو عورت اپنے شوہر کے گھر کے علاوہ کہیں اپنے کپڑے اتارے گی تو وہ اپنے اور اپنے پروردگار کے درمیان موجود پردے کو فاش کر دے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

2726- اخرجه ابو داؤد (۴۳۵/۲): كتاب الحمام: باب: الحمام، حدیث (۴۰۰۹)، و ابن ماجه (۱۲۳۴/۲): كتاب الادب: باب: دخول الحمام، حدیث (۳۷۴۹)، و احمد (۱۳۲/۶، ۱۳۹).

2727- اخرجه ابو داؤد (۴۳۵/۲): كتاب الحمام: باب: الحمام، حدیث (۴۰۱۰)، و ابن ماجه (۱۲۳۴/۲): كتاب الادب: باب: دخول الحمام، حدیث (۳۷۵۰)، و الدارمی (۲۸۱/۲): كتاب الاستئذان: باب: النهي عن دخول المرأة الحمام، و احمد (۱۷۳/۶، ۱۹۸)، (۴۱/۶).

## بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ

باب 43: فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویر یا کتا موجود ہو

2728 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَاللَّفْظُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ أَبَا طَلْحَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ تَمَائِيلَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں کتا یا تصویر موجود ہو۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2729 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ إِسْحَاقَ أَخْبَرَهُ قَالَ

متن حدیث: دَخَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ نَعُوذُهُ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَمَائِيلٌ أَوْ صُورَةٌ شَكَ إِسْحَاقُ لَا يَدْرِي أَيُّهُمَا قَالَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ رافع بن اسحاق بیان کرتے ہیں: میں اور عبداللہ بن ابو طلحہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ان کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے، تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ بات بتائی ہے۔ فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے، جس میں تصویریں ہوں (یہاں پر حدیث کے ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے: لفظ تمائیل استعمال ہوا ہے یا صورت استعمال ہوا ہے؟) اسحاق نامی راوی کو یہ شک ہے: اس میں سے کون سا لفظ استعمال ہوا ہے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2728 اخرجہ البخاری (۳۰۹/۶): کتاب بدء الخلق، باب: اذا قال احدكم (آمین)، حدیث (۳۲۲۵)، (۴۱۴/۶) کتاب ابدء الخلق باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم، حدیث (۳۳۲۲)، (۳۶۷/۷) کتاب المغازی، باب: (۱۲) حدیث (۴۰۰۲)، (۳۹۴/۱۰): کتاب اللباس، باب: التصاوير حدیث (۵۹۴۹)، وفسلم (۱۶۶۵/۳): کتاب اللباس و الزينة، باب: تحريم تصوير صورة الحيوان و تحريم اتخاذ صورة غير ممتنة حدیث (۲۱۰۶/۸۴، ۸۳)، و النسائي (۲۱۲/۸): کتاب الزينة، باب: التصاوير، حدیث (۵۳۴۷، ۵۳۴۸)، و ابن جہ (۱۲۰۳/۲): کتاب اللباس، باب: الصور في البيت، حدیث (۲۶۴۹)، و الحميدي (۲۰۶/۱) حدیث (۴۳۱).

2729 اخرجہ مالك (۹۶۵/۲، ۹۶۶): کتاب الاستئذان، باب: ما جاء في الصورة و التمايل، حدیث (۶)، و احمد (۹۰/۳).

**2730** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي اسْحَقَ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** اتَانِي جَبْرِيلُ فَقَالَ إِنِّي كُنْتُ آتِيكَ الْبَارِحَةَ فَلَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَكُونَ دَخَلْتُ عَلَيْكَ الْبَيْتَ

الَّذِي كُنْتُ فِيهِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فِي بَابِ الْبَيْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَكَانَ فِي الْبَيْتِ قِرَامٌ يَسْتُرُ فِيهِ تَمَائِيلٌ وَكَانَ فِي

الْبَيْتِ كَلْبٌ قَمُرٌ بِرَأْسِ التَّمْثَالِ الَّذِي بِالْبَابِ فَلْيُقْطَعْ فَلْيَصَيَّرْ كَهَيْئَةِ الشَّجَرَةِ وَمُرٌّ بِالِسْتِرِّ فَلْيُقْطَعْ وَيُجْعَلْ مِنْهُ

وَسَادَتَيْنِ مُسْتَبَدَّتَيْنِ يُوطَّانُ وَمُرٌّ بِالْكَلْبِ فَيُخْرَجَ فَفَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ذَلِكَ الْكَلْبُ

جَوْرًا لِلْحَسَنِ أَوْ الْحُسَيْنِ تَحْتَ نَصْدِهِ لَهُ فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآبِي طَلْحَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جبریل میرے پاس آئے اور انہوں نے

بتایا: میں گزشتہ رات آپ کے پاس آنا چاہتا تھا، لیکن میں آپ کے گھر میں اس لئے داخل نہیں ہوا کیونکہ اس میں کچھ مردوں کی

تصویریں موجود تھیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں ایک پردے پر یہ تصویریں بنی ہوئی تھیں اور اس گھر میں

کتاب بھی موجود تھا (حضرت جبریل نے عرض کی) آپ تصویروں کے بارے میں حکم دیں کہ ان کا سر کاٹ دیا جائے۔ اس طرح

یہ درخت کی شکل میں ہو جائیں گی اور پردے کے بارے میں یہ حکم دیں کہ اسے کاٹ کر اس کے تکیے بنا لئے جائیں، جنہیں نیچے

رکھا جائے اور انہیں روندنا جائے اور کتے کے بارے میں حکم دیں کہ اسے باہر نکال دیا جائے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا وہ

کتے کا پلا تھا جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یا حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا تھا اور آپ کے پلنگ کے نیچے تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت

اسے نکال دیا گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ لُبْسِ الْمُعْصِفِرِ لِلرَّجُلِ وَالْقَسِيِّ**

**باب 44:** مرد کیلئے ”کسم“ سے رنگے ہوئے کپڑے پہنتا اور ”قسی“ استعمال کرنا حرام ہے

**2731** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا اسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي

يَحْيَى عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

**متن حدیث:** قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ النَّبِيُّ

2730- أخرجه ابوداؤد (٤٧٢/٢): كتاب اللباس: باب: الصور، حديث (٤١٥٨)، والنسائي (٢١٦/٨): كتاب الزينة: باب: ذكر اشد

الناس عذاباً حديث (٥٣٦٥)، واحمد (٣٠٨، ٣٠٥/٢، ٤٧٨، ٣٩٠).

2731- أخرجه ابوداؤد (٤٥٠/٢، ٤٥١): كتاب اللباس: باب: في الحبرة حديث (٤٠٦٩).

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

أَرَاهِبُ فَقَهَاءً. وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ كَرِهُوا لُبْسَ الْمُعْصَفِرِ وَرَأَوْا أَنَّ مَا صُبِغَ

بِالْحُمْرَةِ بِالْمَدْرِ أَوْ غَيْرِ ذَلِكَ فَلَا بَأْسَ بِهِ إِذَا لَمْ يَكُنْ مُعْصَفِرًا

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا اس نے سرخ رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام کا جواب نہیں دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے، اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: کسم سے رنگے ہوئے کپڑے کو پہننا مکروہ ہے۔ انہوں نے یہ رائے اختیار

کی ہے: جب سرخ رنگ میں میالا یا اس کے علاوہ کوئی اور رنگ شامل کر کے اسے رنگا جائے، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بشرطیکہ وہ کسم نہ ہو۔

2732 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بِنِ يَرِيمَ قَالَ قَالَ عَلِيُّ

مَتْنِ حَدِيثٍ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتِمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِيِّ وَعَنِ الْمِيثَرَةِ وَعَنِ

الْجِعَةِ

قَالَ أَبُو الْأَحْوَصِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِيرِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے، ریشمی کپڑا پہننے، ریشمی

زین پر بیٹھنے اور ”جھ“ سے منع کیا ہے۔

ابواحوص نامی راوی بیان کرتے ہیں: یہ ایک شراب ہے ”جو“ مصر میں جو کے ذریعے بنائی جاتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2733 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُؤَيْدٍ بْنِ مَقْرِنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمْرًا بِاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَعِيَادَةِ

الْمَرِيضِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَاجَابَةِ الدَّاعِي وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ

خَاتِمِ الذَّهَبِ أَوْ حَلَقَةِ الذَّهَبِ وَآنِيَةِ الْفِضَّةِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيْبَاجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِيِّ

2732- اخرجہ ابو داؤد (۴۴۷/۲): کتاب اللباس: باب: من كرهه، حدیث (۴۰۵۱)، و النسائي (۱۶۵/۸): كتاب الزينة: باب: خاتم

الذهب، حدیث (۵۱۶۵)، و ابن ماجه (۱۲۰۵/۲): كتاب اللباس: باب: العيثار الحمر، حدیث (۳۶۵۴)، و احمد (۷۲۲، ۹۳/۱)، (۱۰۴/۱)،

(۸۱۶)، (۱۰۴۹، ۱۲۷/۱)، (۱۱۵۹، ۱۳۷/۱) و عبد الله بن احمد (۱۱۰۲، ۱۳۲/۱)، (۱۱۱۳، ۱۳۳/۱).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: وَأَشْعَثُ بْنُ سُلَيْمٍ هُوَ أَشْعَثُ بْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ اسْمُهُ سُلَيْمٌ بْنُ الْأَسْوَدِ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا ہے، اور سات چیزوں سے منع کیا ہے۔ آپ نے ہمیں جنازے کے ساتھ جانے، بیمار کی عیادت کرنے، چھینکنے والے کو جواب دینے، دعوت قبول کرنے، مظلوم کی مدد کرنے، قسم پوری کروانے اور سلام کا جواب دینے کا حکم دیا ہے جبکہ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی پہننے، سونے کا چھلا پہننے، چاندی کے برتن استعمال کرنے، حریر، دیباچ، استبرق اور قسی (ریشم کی مختلف قسموں کو) استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اشعث بن سلیم نامی راوی اشعث بن ابوشعثاء ہیں۔ ابوشعثاء کا نام سلیم بن اسود ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ

باب 45: سفید کپڑا پہننا

2734 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ

أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنٌ حَدِيثٌ: اَلْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفَنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ وَابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سفید کپڑے پہنا کرو! کیونکہ

یہ زیادہ پاکیزہ اور بہتر ہوتے ہیں اور انہی میں اپنے مردوں کو کفن دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ

باب 46: مردوں کے لئے سرخ رنگ پہننے کی اجازت

2735 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْأَشْعَثِ وَهُوَ ابْنُ سَوَّادٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

مَتَنٌ حَدِيثٌ: زَايْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ اضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

2734- أخرجه ابن ماجه (۱۱۸۱/۲): كتاب اللباس: باب: البياض من الثياب، حديث (۳۰۶۷)، واحد (۱۲/۵، ۱۷، ۱۸، ۱۹).

2735- أخرجه الدارمي (۳۰/۱) كتاب، باب: في حبين النبي صلى الله عليه وسلم.



صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّيْلِ الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَشْعَثِ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ چاندنی رات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو کبھی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھتا تھا اور کبھی چاند کی طرف دیکھتا تھا۔ آپ نے سرخ حلہ پہنا ہوا تھا اور اس وقت آپ مجھے چاند سے زیادہ خوبصورت لگ رہے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے، ہم اسے صرف اشعث نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

2736 وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: زَايْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةً حَمْرَاءَ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مَحْمُودُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ بِهَذَا وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا

قَوْلِ إِمَامِ بَخَّارِي: قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا قُلْتُ لَهُ حَدِيثُ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَصَحُّ أَوْ حَدِيثُ جَابِرِ بْنِ

سَمُرَةَ فَرَأَى كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحًا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْبَرَاءِ وَابْنِ جَوْحَنَةَ

شعبہ اور ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے، حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ حلہ پہنے ہوئے دیکھا ہے۔

﴿﴾ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس حدیث میں اس سے زیادہ کلام کیا جاسکتا ہے۔

میں نے اس بارے میں امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا: میں نے ان سے کہا ابواسحاق نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے جو روایت نقل کی ہے وہ زیادہ مستند ہے یا حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے منقول روایت زیادہ مستند ہے؟ تو امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے

ان دونوں روایات کو مستند قرار دیا۔

اس بارے میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ

باب 47: سبز کپڑا پہننا

2737 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ إِيَادِ بْنِ

لَقِيَطٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَمَةَ قَالَ

متن حدیث: زَايَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ اَخْضَرَ اِنْ  
 حَكْمِ حَدِيْثٍ: قَالَ اَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيْثِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اِيَادٍ  
 تَوْصِيْحٌ رَاوَى: وَاَبُو رَمَثَةَ التَّمِيْمِيُّ يُقَالُ اسْمُهُ حَبِيْبٌ بِنُ حَيَّانَ وَيُقَالُ اسْمُهُ رِفَاعَةُ بِنُ يَثْرِبِي  
 ﴿﴾ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، اس وقت آپ نے دو سبز کپڑے پہنے  
 ہوئے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہم اسے صرف عبید اللہ بن زیاد کی نقل کردہ روایت کے طور پر  
 جانتے ہیں۔

ابو رمثہ تمیمی کا نام حبیب بن حیان ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام رفاعہ بن یثرب ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْاَسْوَدِ

#### باب 48: سیاہ لباس پہننا

2738 سند حدیث: حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِي زَائِدَةَ اَخْبَرَنِي اَبِي عَنْ مُصْعَبِ  
 بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
 متن حدیث: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِّنْ شَعْرِ اَسْوَدِ  
 حَكْمِ حَدِيْثٍ: قَالَ اَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ صَحِيْحٌ  
 ﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن نبی اکرم ﷺ باہر نکلے تو آپ نے سیاہ رنگ کی چادر اوڑھی  
 ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الثَّوْبِ الْاَصْفَرِ

#### باب 49: زرد کپڑا پہننا

2739 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنِ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ الصَّفَّارُ اَبُو عُمَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ  
 2737 اخرجہ ابوداؤد (۴۵۰/۲): کتاب اللباس: باب: فی العصرة، حدیث (۴۰۶۵)، و النسانی (۱۸۵/۳): کتاب صلاة العیدین: باب:  
 الزینة للخطبة للعیدین، حدیث (۱۵۷۳) و اطرافہ فی (۵۳/۸): کتاب القسامة، باب: هل یؤخذ احد بجزیرة غیرہ، (۱۴۰/۸): کتاب  
 الزینة: باب: العصاب بالحناء الکتف، حدیث (۵۰۸۳)، (۲۰۴/۸): کتاب الزینة: باب: لیس العصر من الثیاب، حدیث (۵۳۱۹)،  
 والدارمی (۱۹۹/۲) کتاب الدیات: باب: لا یؤخذ احد بجنایة غیرہ، واحمد (۲۲۶/۲)، (۱۶۳/۴)، و عبد اللہ بن احمد (۲۲۶/۲)،  
 (۲۲۷/۲)، (۲۲۸/۲)، و الحمیدی (۳۸۲/۲) حدیث (۸۶۶) لابی داؤد ثلاثہ مواضع اکرى وهی (۴۸۵/۲) کتب العرجل: باب: فی العصاب،  
 حدیث (۴۲۰۶)، (۴۲۰۷)، (۵۷۵/۲): کتاب الدیات: باب: لا یؤخذ احد بجزیرة اخیه ابیه، حدیث (۴۴۹۵)  
 2738 اخرجہ مسلم (۱۸۸۳/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل اهل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (۲۴۲۴/۶۱) و  
 ابوداؤد (۴۴۲/۲): کتاب اللباس: باب: فی لیس الصرف و الشعر، حدیث (۴۰۳۲)، واحمد (۱۶۲/۶)

حَسَّانَ أَنَّهُ حَدَّثْتَهُ جَدَّتَاهُ صَفِيَّةُ بِنْتُ عَلِيَّةَ وَدُحْيَةُ بِنْتُ عَلِيَّةَ حَدَّثَنَا عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ وَكَانَتْ رَبِيبَتَيْهَا وَقَيْلَةُ جَدَّةُ أَبِيهِمَا أُمُّ أَبِيهَا قَالَتْ

متن حدیث: قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدْ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَالُ مُلَيْتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانَ وَقَدْ نَفَضْنَا وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَسِيبُ نَخْلَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ قَيْلَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَسَّانَ

﴿﴾ سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ (اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث ذکر کی ہے جس میں یہ الفاظ ہیں) ایک شخص آیا اس وقت سورج چڑھ چکا تھا۔ اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ! تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وعلیک السلام ورحمۃ اللہ (سیدہ قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں): اس وقت نبی اکرم ﷺ نے دو پرانے اور بغیر سلعے ہوئے کپڑے پہن رکھے تھے جو زعفران کے رنگ میں رنگے ہوئے تھے اور ان کا رنگ ہلکا پڑ چکا تھا اور آپ کے پاس کھجور کی ایک شاخ بھی تھی۔

سیدہ قیلہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کو ہم صرف عبد اللہ بن حسان کی نقل کردہ حدیث کے طور پر جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعُّفِ وَالْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ

باب 50: مرد کے لئے زعفران اور خلوق استعمال کرنا حرام ہے۔

2740 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعُّفِ لِلرِّجَالِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ عَلِيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعُّفِ

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا آدَمُ عَنْ شُعْبَةَ

2739- اخرجہ ابوداؤد (۱۹۳/۲): کتاب الخراج والفی والامارة: باب: فی اقطاع الارضین (۳۰۷۰).

2740- اخرجہ البخاری (۳۱۷/۱۰): کتاب اللباس: باب: النهی عن التزعفر للرجال، حدیث (۵۸۴۶)، و مسلم (۱۶۶۲/۳): کتاب

اللباس و الزينة: باب: نهى الرجل عن التزعفر (۲۱۰۱/۷۷) و ابوداؤد (۴۷۹/۲): کتاب الترجل باب: من العلق للرجال، حدیث

(۴۱۷۹)، و النسائي (۱۴۱/۵): کتاب مناسك الحج: باب: الزعفران للبحرم، حدیث (۲۷۰۶) و النسائي (۱۸۹/۸): کتاب الزينة: باب:

الزعفران، حدیث (۵۲۵۶)، و احمد (۱۰۱/۳) (۱۸۷).

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَمَعْنَى كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ لِلرَّجَالِ أَنْ يَتَزَعْفُرَ الرَّجُلُ يَعْنِي أَنْ يَتَطَيَّبَ بِهِ  
 ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مرد کو زعفرانی (رنگ کا کپڑا) استعمال کرنے  
 سے منع کیا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ نے یہ روایت اسماعیل بن علیہ کے حوالے سے، عبدالعزیز بن صہیب کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کی  
 ہے: نبی اکرم ﷺ نے زعفران لگانے سے منع کیا ہے۔

﴿﴾ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مرد کے لئے زعفران استعمال  
 کرنے کے حرام ہونے کا مطلب یہ ہے: مرد خوشبو کے طور پر زعفران لگائے۔

2741 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَفْصِ بْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرَّةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ أَذْهَبَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا

تَعُدُّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف سند: وَقَدْ اختلفَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ  
 مَنْ سَمِعَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَدِيمًا فَسَمَاعُهُ صَحِيحٌ وَسَمَاعُ شُعْبَةَ وَسُفْيَانَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ صَحِيحٌ  
 إِلَّا حَدِيثَيْنِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ قَالَ شُعْبَةُ سَمِعْتُهُمَا مِنْهُ بِأَحْرَءِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: يُقَالُ إِنَّ عَطَاءَ بْنَ السَّائِبِ كَانَ فِي الْخَيْرِ أَمْرَهُ قَدْ سَاءَ حِفْظُهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَأَبِي مُوسَى وَأَنَسٍ

توضیح راوی: وَأَبُو حَفْصٍ هُوَ أَبُو حَفْصِ بْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا جس نے خلوق (نامی خوشبو)  
 لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: جاؤ! اسے دھولو اور پھر دوبارہ نہ لگانا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اس کی سند کے بارے میں اہل علم نے اختلاف کیا ہے۔ بعض حضرات نے اسے عطاء بن ساء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔  
 علی بن مدینی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید یہ فرماتے ہیں: جس شخص نے پہلے زمانے میں عطاء بن سائب سے احادیث  
 نقل کی تھیں ان کا سماع صحیح ہوگا اور شعبہ اور سفیان کا عطاء بن سائب سے سماع صحیح ہے۔ ماسوائے دو احادیث کے جو عطاء بن

2741 أخرجه النسائي (۱۵۲/۸): كتاب الرينة: باب: الزعفران و المخلوق، حديث (۵۱۲۱)، (۵۱۲۲)، و احمد (۱۷۳، ۱۷۱/۴)، د  
 الحسين (۳۶۲/۲)، حديث (۸۲۲).

سائب کے حوالے سے زاذان سے منقول ہیں۔

شعبہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان دونوں روایات کو آخری عمر میں سنا تھا۔  
ایک قول کے مطابق عطاء بن سائب کی آخر میں یہ کیفیت ہو گئی تھی کہ ان کا حافظہ ٹھیک نہیں رہا تھا۔  
اس بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
ابو حفص نامی راوی ابو حفص بن عمرو ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَرِيرِ وَالذِّيَبِاجِ

باب 51: حریر اور ذیباج (مردوں کے لئے) پہننا حرام ہے

2742 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي

سَلِيمَانَ حَدَّثَنِي مَوْلَى أَسْمَاءَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَحَدِيفَةَ وَأَنَسٍ وَغَيْرِ وَاحِدٍ وَقَدْ ذَكَرْنَاهُ فِي كِتَابِ اللَّبَاسِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَأَسْمَةَ عَبْدَ اللَّهِ

وَبُكَيْرِ أَبِي عُمَرَ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَبَاحٍ وَعُمَرُ بْنُ دِينَارٍ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ایک مرتبہ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشمی لباس پہنے گا وہ آخرت میں اسے نہیں پہنے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

اس کا تذکرہ ہم نے کتاب اللباس میں کیا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابو عمرو نامی راوی سے منقول ہے۔

سیدہ اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں ان کا نام عبداللہ ہے اور ان کی کنیت ابو عمرو ہے۔

عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے ان کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں۔

2743 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ أَقْبِيَةَ وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بَنِيَّ

انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ إِذْ خُلْتُ فَادْعُهُ لِي فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ

2742- أخرجه مسلم (۱/۳/۱۶۴)، كتاب اللباس والزينة: باب: تحريم استعمال انء الذهب و الفضة على الرجال و النساء و خاتم الذهب و الحرير على الرجل، حديث (۲۰۶۹/۱۰)، واحد (۲۶/۱) ولم يذكره بلفظه الا احمد

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِّنْهَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَكَ هَذَا قَالَ فَظَنَرِ إِلَيْهِ فَقَالَ رَضِيَ مَخْرَمَةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَأَبْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُيَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ

﴿﴾ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ قبائیں تقسیم کیں تو آپ نے حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں دیا۔ حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ بولے: اے میرے بیٹے! تم میرے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلو۔ حضرت مسور بیان کرتے ہیں: میں ان کے ساتھ چل پڑا۔ انہوں نے فرمایا: اندر جاؤ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لاؤ! میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا کر لایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس ایک قبا موجود تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: یہ میں نے تمہارے لئے سنبھال کر رکھی ہوئی تھی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا تو خوش ہو گئے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

ابن ابی ملیکہ نامی راوی کا نام عبداللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

باب 52: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے: اس کی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آئے

2144 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَادَةَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّ أَنْ يَرَى أَثَرَ نِعْمَتِهِ عَلَى عَبْدِهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِيهِ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے: اس کی دی ہوئی نعمت کا اثر اس کے بندے پر نظر آئے۔

اس بارے میں ابواخوص نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

2743- أخرجه البعاري (٢٦٣/٥): كتاب الهبة: باب: كيف يقبض العبد البعاء، حديث (٢٥٩٩)، (٢٨٠/١٠): كتاب اللباس: باب: القباء و فروج حرير و هو القباء و يقال هو الذي له شق من خلفه، حديث (٥٨٠٠)، و مسلم (٧٣١/٢): كتاب الزكاة: باب: اعطاء من سال بفحش و غلظة، حديث (١٠٥٨/١٢٩)، و ابوداؤد (٤٤١/٢): كتاب اللباس: باب: ما جاء في الاقبية، حديث (٤٠٢٨)، و النسائي (٢٠٥/٨): كتاب الزينة: باب: لبس الاقبية، حديث (٥٣٢٤)، و احمد (٣٢٨/٤).

2744- أخرجه النسائي (٧٩/٥): كتاب الزكاة: باب: الاحتيال في الصدقة، حديث (٥٥٩)، و ابن ماجه (١١٩٢/٢): كتاب اللباس: باب: لبس ما شئت، ما اخطاك سرف او مخيلة، حديث (٣٦٠٥)، و احمد (١٨١/٢)، (١٨٢/٢).

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُفِّ الْأَسْوَدِ

## باب 53: سیاہ موزا پہننا

2745 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ

عَنْ أَبِيهِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُفَّيْنِ اسْوَدَيْنِ سَادَجَيْنِ قَلْبَسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَلْهَمٍ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ دَلْهَمٍ

◀▶ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نجاشی نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موزوں کا ایک جوڑا بھیجا تھا، جو سیاہ رنگ کا تھا اور اس پر کوئی نقش نہیں بنا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں پہنا، پھر آپ نے وضو کیا اور ان پر مسح کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ہم اس روایت کو صرف دہم نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

محمد بن ربیعہ نے بھی اس روایت کو دہم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ نَتْفِ الشَّيْبِ

## باب 54: سفید بال اکھاڑنے کی ممانعت

2746 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ إِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ قَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ وَعَبْرِ وَاحِدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ

◀▶ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے سفید بال

اکھاڑنے سے منع کیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: یہ مسلمان کا نور ہے۔

2745- اخرجه ابوداؤد (۸۷/۱): كتاب الطهارة: باب: المسح على العفون، حديث (۱۵۵)، و ابن ماجه (۱۸۲/۸): كتاب الطهارة و سننها:

باب: ما جاء في المسح على العفون، حديث (۵۴۹)، (۱۱۹۶/۲): كتاب اللباس: باب: الخفاف السود، حديث (۳۶۲۰) و احمد (۳۵۲/۵).

2746- اخرجه ابوداؤد (۴۸۴/۲): كتاب الترجل: باب: في نطف الشيب، حديث (۴۲۰۲)، و النسائي (۱۳۶/۸): كتاب الزينة: باب: النهي

عن نطف الشيب، حديث (۵۰۶۸)، و ابن ماجه (۱۲۲۶/۲): كتاب الادب: باب: نطف الشيب، حديث (۳۷۲۱)، و احمد (۱۷۹/۲)،

(۲۰۶/۲)، (۲۰۷/۲)، (۲۱۰/۲)، (۲۱۲/۲).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

عبدالرحمن بن حارث اور دیگر راویوں نے اسے عمرو بن شعیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

### بَابُ إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ

باب 55: (فرمان نبوی ہے) جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امانت دار ہوتا ہے

2747 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ شَيْبَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ النَّحْوِيِّ

تَوْصِيحُ رَاوِيٍّ: وَشَيْبَانٌ هُوَ صَاحِبُ كِتَابٍ وَهُوَ صَحِيحُ الْحَدِيثِ وَيَكْنَى أَبَا مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ

الْعَلَاءِ الْعَطَّارُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ إِنِّي لَأُحَدِّثُ الْحَدِيثَ فَمَا أَخْرَمُ مِنْهُ حَرْفًا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ

امانت دار ہوتا ہے۔

اس حدیث کو کئی راویوں نے شیبان بن عبدالرحمن نحوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شیبان ایک کتاب کے مصنف ہیں اور علم حدیث میں مستند ہیں۔ ان کی کنیت ابو معاویہ ہے۔

عبدالجبار نے سفیان بن عیینہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے وہ فرماتے ہیں: عبدالملک بن عمیر نے یہ بات بیان کی

ہے۔ میں جو بھی حدیث بیان کرتا ہوں اس میں کسی ایک لفظ کی بھی کمی نہیں کرتا۔ (یعنی لفظ بہ لفظ بیان کرتا ہوں)

2748 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ جَدِّهِ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ أُمِّ سَلَمَةَ

﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص سے مشورہ لیا جائے وہ امانت

2747- اخراجہ ابوداؤد (۷۵۰/۲): کتاب الادب: باب: فی المشورة، حدیث (۵۱۲۸)، و ابن ماجہ (۱۲۳۳/۲): کتاب الادب: المستشار مؤتمن، حدیث (۳۷۴۰).

2748- اندربدہ الترمذی کما فی (الصحفة) (۶۶۱۳)، حدیث (۱۸۲۹۹)، و ذکرہ العقی المہدی فی (الکنز) (۴۰۹/۳)، حدیث (۲۸۸) و عزاء للترمذی عن ام سلمة.



ہوتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔  
یہ حدیث سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّومِ

### باب 56: نحوست کا بیان

2749 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عُمَرَ عَنِ أَبِيهِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: الشُّومُ فِي ثَلَاثَةِ فِي الْمَرْأَةِ وَالْمَسْكِنِ وَالذَّابِيَةِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: وَبَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ حَمْزَةَ إِنَّمَا يَقُولُونَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَكَذَا رَوَى لَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ أَبِيهِمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَمْزَةَ وَرِوَايَةُ سَعِيدٍ أَصَحُّ لِأَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ وَالْحَمِيدِيَّ رَوِيَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ وَذَكَرَا عَنْ سُفْيَانَ قَالَ لَمْ يَرَوْا لَنَا الزُّهْرِيَّ هَذَا الْحَدِيثَ إِلَّا عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى مَالِكٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَنْ سَالِمٍ وَحَمْزَةَ ابْنَيْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ أَبِيهِمَا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِنْ كَانَ الشُّومُ فِي شَيْءٍ فَفِي الْمَرْأَةِ

وَالذَّابِيَةِ وَالْمَسْكِنِ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: نحوست تین چیزوں میں ہوتی ہے۔ عورت، رہائش گاہ اور جانور۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2749 اخرجہ البخاری (۴۰/۹)، کتاب النکاح: باب: ما يتقى من شوم البراة و قوله تعالى: (ان من ازواجکم و اولدکم عدوا لکم) (التغابن: ۱۴)، حدیث (۵۰۹۳)، البخاری (۲۲۳/۱۰)، کتاب الطب: باب: الطيرة، حدیث (۵۷۵۳)، و مسلم (۱۷۴۶/۴، ۱۷۴۷)، کتاب السلام: باب: الطيرة و الفال و ما يكون فيه من الشوم، حدیث (۲۲۲۵/۱۱۵)، و ابوداؤد (۴۱۲/۲)، کتاب الطب: باب: من الطيرة، حدیث (۳۹۲۲)، و النسائي (۲۲۰/۶)، کتاب العیال: باب: شوم العیال، حدیث (۳۵۶۹)، و ابن ماجه (۶۴۲/۱)، کتاب النکاح: باب: ما يكون فيه الهم و الشوم، حدیث (۱۹۹۵)، و احمد (۱۰۲/۲، ۱۲۶/۲، ۳۶۶/۲، ۸/۲)، و مالك (۹۷۲/۲)، کتاب الاستئذان: باب: ما يتقى من الشوم، حدیث (۲۲)، و الحمیدي (۲۸۰/۲)، حدیث (۶۲۱).

زہری رضی اللہ عنہ کے بعض شاگردوں نے اس کی سند میں حمزہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔ وہ یہ فرماتے ہیں: یہ سالم کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ابن ابی عمر نے بھی اسے اسی طرح نقل کیا ہے جو سفیان بن عیینہ کے حوالے سے، زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، سالم اور حمزہ کے حوالے سے منقول ہے۔ یہ دونوں حضرات حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحب زادے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے روایت کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سالم کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

سعید بن عبدالرحمن نے اس کی سند میں حمزہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔ سعید کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: علی بن مدینی اور حمیدی نے اسے سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اور زہری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو سالم کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: یہ سالم اور حمزہ کے حوالے سے منقول ہے۔ یہ دونوں حضرات عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحب زادے ہیں۔ انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی روایت نقل کی گئی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر کسی چیز میں نحوست ہوگی، تو عورت میں ہوگی یا جانور میں ہوگی یا رہائش گاہ میں ہوگی۔

2750 وَقَدْ رُوِيَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: لَا شَوْمَ وَقَدْ يَكُونُ الْيَمْنُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرِ الطَّائِبِيِّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ حَكِيمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

﴿ ﴿ حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، نحوست کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ البتہ کبھی گھر میں، عورت میں یا گھوڑے میں برکت ہوتی ہے۔

یہ بات علی بن حجر نے اپنی سند کے حوالے سے نقل کی ہے جو اسماعیل بن عیاش، سلیمان بن سلیم، یحییٰ بن جابر، معاویہ بن حکیم کے حوالے سے ان کے چچا حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ ثَالِثٍ

باب 57: دو آدمی، تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں

2751 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَذَا قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ ح وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ صَاحِبِهِمَا وَقَالَ سُفْيَانُ فِي حَدِيثِهِ لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ

دُونَ الثَّالِثِ فَإِنَّ ذَلِكَ يُحْزَنُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ زُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَتَنَاجَى اِثْنَانِ دُونَ وَاحِدٍ فَإِنَّ ذَلِكَ

يُؤْذِي الْمُؤْمِنَ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَكْرَهُ أَدَى الْمُؤْمِنِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم تین افراد موجود ہو تو دو آدمی

اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں۔

سفیان نامی راوی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔ دو آدمی تیسرے کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں بات نہ کریں

کیونکہ یہ بات اسے غمگین کر دے گی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

نبی اکرم ﷺ سے یہ فرمان بھی نقل کیا گیا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: دو آدمی ایک کو چھوڑ کر آپس میں سرگوشی میں

بات نہ کریں کیونکہ یہ بات مؤمن کو اذیت دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ مؤمن کو اذیت دینے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعِدَّةِ

باب 58: (کچھ دینے کا) وعدہ کرنا

2752 سند حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَيْلٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي

خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ

2751- اخرجه البخاری (۸۵/۱۱): کتاب الاستئذان: باب: اذا كانوا اكثر من ثلاثة فلا بأس بالساواة والمناجاة، حدیث (۶۲۹۰)، و مسلم

(۱۷۱۸/۴) کتاب السلام: باب تحریر مناجاة الاثني عشر دون الثالث بغير رضا حدیث (۲۱۸۴/۳۸)، و ابوداؤد (۶۷۹/۲): کتاب الادب: باب فی

التعاجی، حدیث (۴۸۵۱)، و ابن ماجه (۱۲۴۱/۲): کتاب الادب: باب: لا يتناجى اثنان دون الثالث، حدیث (۳۷۷۵)، و الدارمی (۲۸۲/۲)

کتاب الاستئذان: باب: لا يتناجى اثنان دون صاحبهما، و احمد (۳۷۵/۱)، و (۴۲۵، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۸، ۴۴۰، ۴۶۰، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۵) و

الحیثمی (۶۱۱/۱) حدیث (۱۰۹)، كذلك اخرجه البخاری فی (الادب المفرد) ص (۳۴۱)، حدیث (۱۱۷۴).

متن حدیث: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبًا قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ  
وَأَمْرًا لَنَا بِثَلَاثَةِ عَشَرَ قَلْوَصًا قَدْ هَبْنَا نَقْبُضُهَا لِأَتَانَا مَوْتَهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَّةٌ فَلْيَجْءْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ نَحْوَ هَذَا وَقَدْ رَوَى غَيْرُ  
وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ

حدیث دیگر: قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ وَلَمْ يَزِيدُوا عَلَيَّ هَذَا  
﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ آپ کا رنگ سفید تھا اور  
بالوں میں بھی کچھ سفیدی آچکی تھی۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ سے مشابہت رکھتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ہمیں تیرہ  
جوان اونٹنیاں دینے کا حکم دیا، پھر ہم انہیں وصول کرنے کے لئے گئے تو اس وقت آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ آپ ہمیں کوئی چیز  
نہیں دے سکے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ آپ کے جانشین ہوئے تو انہوں نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے ساتھ نبی اکرم ﷺ  
نے کوئی وعدہ کیا تھا وہ آگے آئے تو میں ان کے پاس گیا اور میں نے انہیں اس بارے میں بتایا: تو انہوں نے ہمیں وہ اونٹنیاں  
دینے کا حکم دیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

مروان بن معاویہ نے یہ روایت اپنی سند کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے اور اسی کی مانند

ہے۔

کئی راویوں نے اسے اسماعیل بن ابوالخالد کے حوالے سے حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے نبی  
اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔  
ان راویوں نے اس روایت میں مزید کوئی الفاظ نقل نہیں کئے۔

2753 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو

جُحَيْفَةَ قَالَ

متن حدیث: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشَبِّهُهُ  
اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَ هَذَا  
فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرِ

2752 اخبرجه البخاری (۶۰۱/۱): کتاب المناقب: باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (۳۰۵۴، ۳۰۵۴)، ومسلم (۱۸۲۲/۴):  
کتاب الفضائل: باب: شبة صلى الله عليه وسلم، حديث (۲۳۴۳/۱۰۷)، و السانی فی (الکبری) (۴۹/۵): کتاب المناقب: باب: فضائل  
الحسن والحسين، واحمد (۳۰۷/۴)، و الحیثی (۳۹۴/۲)، حديث (۱۹۰).

توضیح راوی: وَأَبُو جُحَيْفَةَ اسْمُهُ وَهَبَ السُّوَالِي

﴿﴾ حضرت ابو جحیمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں۔

کئی راویوں نے اسماعیل بن خالد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔  
اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت ابو جحیمہ رضی اللہ عنہ کا نام وہب سوائی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

باب 59: ”میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں“ کہنا

2754 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ أَبُوئِهِ لِأَحَدٍ غَيْرِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کے لئے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے نہیں سنا (میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

2755 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبُرَارِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ جُدْعَانَ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ

سَمِعَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ قَالَ عَلِيٌّ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ لَهُ

يَوْمَ أُحُدٍ أَرَمَ فَدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ أَرَمَ أَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزْرَوِيُّ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ الزُّبَيْرِ وَجَابِرِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَلِيٍّ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی شخص کے

لئے اپنے والدین کو جمع نہیں کیا (یعنی یہ الفاظ استعمال نہیں کئے کہ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ

أُحُد کے دن ان سے یہ فرمایا: تم تیر اندازی جاری رکھو۔ میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ (راوی کو شک ہے یا یہ الفاظ ہیں)

آپ نے ان سے فرمایا: اے بہادر جوان! تم تیر اندازی جاری رکھو۔

اس بارے میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہے۔

**2756** وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي

وَقَاصٍ قَالَ

متن حدیث: جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو يَوْمٍ أُحَدِّثُ قَالَ أَرَمَ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ فَتَيَّةٌ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو يَوْمٍ أُحَدِّثُ

حکم حدیث: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

کئی راویوں نے اس حدیث کو یحییٰ بن سعید کے حوالے سے، سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن اپنے والدین کو میرے لیے جمع کیا تھا آپ نے مجھ سے یہ فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ تم تیرا اندازہ جاری رکھو!

﴿﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن مجھ سے یہ فرمایا تھا:

میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي يَابُنِيَّ

باب 60: ”اے میرے بیٹے“ کہنا

**2757** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَانَ

شَيْخٌ لَهُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَهُ يَا بَنِيَّ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ الْمَغِيرَةِ وَعُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ

هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ

توضیح راوی: وَأَبُو عُمَانَ هَذَا شَيْخٌ ثِقَةٌ وَهُوَ الْجَعْدُ بْنُ عُمَانَ وَيُقَالُ ابْنُ دِينَارٍ وَهُوَ بَصْرِيٌّ وَقَدْ رَوَى

2756- أخرجه البخاري (415/7): كتاب المغازي: باب: اذ هبت طائفتان منكم ان تشلوا، حديث (4056)، وكذا أخرجه (104/7): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب سعد بن ابى وقاص، حديث (3725)، ومسلم (1876/4): كتاب فضائل الصحابة، باب: فضل سعد بن ابى وقاص، حديث (2412/42)، والنسائي في (الكبرى) (57/6): كتاب عمل اليوم والليلة: باب: التفدية، حديث (7/10024)، وابن ماجه (47/1)، المقدمة: فضل سعد بن ابى وقاص، حديث (130)، واحمد (174/1، 180).

2757- أخرجه مسلم (1692/3): كتاب الادب: باب: جواز قوله لغير ابنه يا بنى واستحبابه للملاطفة، حديث (2151/31)، و ابوداؤد (709/2): كتاب الادب: باب: في الرجل يقول لابن غيره يا بنى، حديث (4962)، واحمد (285/3).

عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: ”اے میرے بیٹے“

اس بارے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ یہی روایت ایک

اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ ابو عثمان نامی راوی بزرگ اور ثقہ ہیں۔ یہ جعد بن عثمان ہیں۔

ایک قول کے مطابق یہ جعد بن دینار ہیں۔ یہ صاحب بصرہ کے رہنے والے ہیں۔

یونس بن عمیر، شعبہ اور دیگر آئمہ نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعَجِيلِ اسْمِ الْمَوْلُودِ

باب 61: (نومولود) بچے کا نام جلدی رکھنا

2758 سند حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفِ

حَدَّثَنِي عَمِّي يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُودِ يَوْمَ سَابِعِهِ وَوَضَعَ الْاَذَى عَنْهُ وَالْعَقَى

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ عمرو بن شعيب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ساتویں دن

بچے کا نام رکھنے، اس کے بال موٹنے اور اس کا عقیدہ کرنے کا حکم دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْأَسْمَاءِ

باب 62: کون سے نام پسندیدہ ہیں؟

2759 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْوَرَّاقُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ

الرَّقِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحِ الْمَكِّيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ

2758- تفرد به الترمذی كما جاء في (التحفة) (۲۳۴/۶)، حدیث (۸۷۹۰) وذكراه السيوطی فی (الدر المنثور) (۶۰۷/۳) و عزاه لابی داؤد و

احمد و ابن ماردويه و ابونعيم في (الحلية) من طريق امر سلبية.

2759- اخرجہ مسلم (۱۶۸۲/۳): كتاب الادب: باب: النهی عن التكنی بأبی القاسم و بیان ما يستحب من الاسماء حدیث (۲۱۳۲/۲) و

ابوداؤد (۷۰۵/۲): كتاب الادب: باب: فی تسمیة الاسماء، حدیث (۴۹۴۹)، و ابن ماجه (۱۲۲۹/۲): كتاب الادب: باب: ما يستحب من

الاسماء، حدیث (۳۸۲۸)، و الدارمی (۱۹۴/۲): كتاب الاستئذان: باب: ما يستحب من الاسماء، و احمد (۱۲۸، ۲۴/۲) عن نافع عن ابن عمر

متن حدیث: أَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ  
 ﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین نام عبد اللہ اور  
 عبد الرحمن ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**2760** سند حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ  
 الْعُمَرِيِّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
متن حدیث: إِنَّ أَحَبَّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللَّهِ عَبْدُ اللَّهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ  
حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ  
 حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ترین نام  
 عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

### بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ

#### باب 63: کون سے نام ناپسندیدہ ہیں

**2761** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ عَنْ  
 عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
متن حدیث: لِأَنَّهُنَّ أَنْ يُسْمَى رَافِعٌ وَبَرَكَهٌ وَيَسَارٌ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ  
اختلاف سند: هَكَذَا رَوَاهُ أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ  
 عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
توضیح راوی: وَأَبُو أَحْمَدَ ثِقَةٌ حَافِظٌ

وَالْمَشْهُورُ عِنْدَ النَّاسِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْسَ فِيهِ عَنْ عُمَرَ  
 ﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں اس بات  
 سے منع کرتا ہوں کہ رافع، برکہ اور یسار نام رکھا جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔



ابو احمد نے اسے سفیان کے حوالے سے، ابو زبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

ابو احمد نامی راوی ثقہ ہیں اور حافظ ہیں۔

لوگوں کے نزدیک یہ بات مشہور ہے: یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور اس میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا واسطہ نہیں ہے۔

**2762 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ عَمِيْلَةَ الْفَزَارِيِّ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ رِبَاعٍ وَلَا أَفْلَحَ وَلَا يَسَارٌ وَلَا نَجِيحٌ يُقَالُ أَنْتُمْ هُوَ فَيُقَالُ لَا

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم اپنے بچے کا نام رباح،

یسار، افع اور نجیح نہ رکھو کیونکہ جب اس کے بارے میں پوچھا جائے گا کیا وہ ہے؟ تو جواب دیا جائے گا: نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2763 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونِ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ رِبَاعٍ وَلَا أَفْلَحَ وَلَا يَسَارٌ وَلَا نَجِيحٌ يُقَالُ أَنْتُمْ هُوَ فَيُقَالُ لَا

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں پتہ چلا ہے:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے برے نام والا وہ شخص ہوگا جس کو دنیا میں

”ملک الاملاک“ کہا جائے گا۔

لفظ ”أفح“ کا مطلب سب سے زیادہ قبیح (برا) ہونا ہے۔

سفیان کہتے ہیں: اس کا مطلب شہنشاہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2762 اخرجہ مسلم (۱۶۸۰/۳): کتاب الادب: باب كراهة التسمية بالاسماء القبيحة و بنافع و نحوه حدیث (۲۱۲۷/۱۲) و ابو داؤد

(۷۰۸/۲): کتاب الادب: باب فی تسمیة الاسماء القبيحة، حدیث (۴۹۵۸) و ابن ماجہ (۱۲۲۹/۲) کتاب الادب: باب: ما يستحب من الاسماء،

حدیث (۳۷۳۰) و الدارمی (۲۹۴/۲): کتاب الاستئذان: باب: ما يكره من الاسماء، و احمد (۲۱، ۱۰، ۱۲، ۷/۵)

2763 اخرجہ البخاری (۶۰۴/۱۰): کتاب الادب: باب: ابغض الاسماء الى الله، حدیث (۶۲۰۵، ۶۲۰۶)، و مسلم (۱۶۸۸/۳): کتاب

الادب: باب: تحريم التسمي بملك الاملاك، و بملك البولك (۲۱۴۳/۲) و ابو داؤد (۷۰۸/۲) کتاب الادب: باب: فی تسمیة الاسماء القبيحة،

حدیث (۴۹۶۱)، و احمد (۲۴۴/۲)، و الحمیدی (۴۷۸/۲)، حدیث (۱۱۲۷)۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَغْيِيرِ الْأَسْمَاءِ

## باب 64: نام تبدیل کر دینا

2764 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَأَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ وَقَالَ أَنْتِ جَمِيلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: وَأَمَّا اسْنَدُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَى بَعْضُهُمْ

هَذَا عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عُمَرَ مُرْسَلًا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ وَعَائِشَةَ

وَالْحَكَمَ بْنَ سَعِيدٍ وَمُسْلِمًا وَأَسَامَةَ بْنَ أَخْدَرِيٍّ وَشُرَيْحَ بْنَ هَانِيٍّ عَنْ أَبِيهِ وَخَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام تبدیل کر دیا تھا۔ آپ نے ارشاد

فرمایا: تم جلیلہ ہو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یحییٰ بن سعید القطان نے اس کی سند یہ بیان کی ہے: یہ عبید اللہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما

سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے عبید اللہ کے حوالے سے، نافع کے حوالے سے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر بھی

نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ

صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت حکم بن سعید رضی اللہ عنہ، حضرت مسلم رضی اللہ عنہ، حضرت اسامہ بن اخدری رضی اللہ عنہ، شریح بن ہانی کی ان کے والد کے

حوالے سے اور خیثمہ بن عبدالرحمن کی ان کے والد کے حوالے سے نقل کردہ روایات بھی منقول ہیں۔

2765 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

2764- أخرجه البخاری فی (الادب المفرد) حدیث رقم (۸۲۸)، و مسلم (۱۶۸۶/۳): کتاب الادب: باب: استحباب تغییر الاسم القبیح الی

حسن و تغییر اسم برة الی زینب و جویریة، و نحوها، حدیث (۲۱۳۹/۱۴) و ابوداؤد (۷۰۶/۲): کتاب الادب: باب: من تغییر الاسم القبیح

حدیث (۴۹۵۲)، و ابن ماجہ (۱۲۳۰/۲): کتاب الادب: باب: تغییر الاسماء، حدیث (۳۷۳۳)، و الدارمی (۲۹۴/۲): کتاب الاستیذان باب:

فی تغییر الاسماء، و احمد (۱۸/۲).

2765- انفرد به الترمذی کما جاء فی (العحفة) (۱۸۷/۱۲)، حدیث (۱۷۱۲۷) ذکره المتقی فی (الکنز) (۱۵۷/۷) حدیث (۱۸۵۰۸) و

غزاه للترمذی عن عائشة.

**متن حدیث:** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْأَسْمَ الْقَبِيحَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَرَبَّمَا قَالَ عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ برے نام کو تبدیل کر دیا کرتے تھے۔

ابو بکر بن نافع بیان کرتے ہیں: عمر بن علی نامی راوی بعض اوقات اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“، حدیث کے طور پر بھی نقل کرتے ہیں: اور اس کی سند میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کرتے۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**

**باب 65: نبی اکرم ﷺ کے اسماء کا بیان**

**2766 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِي الْكُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشِرُ النَّاسَ عَلَيَّ قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدِي نَبِيٌّ

**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ حُدَيْفَةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ محمد بن جبیر اپنے والد (حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے ذریعے کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر (اکٹھا کرنے والا) ہوں کہ لوگوں کو میرے قدموں میں اکٹھا کیا جائے گا اور میں عاقب (بعد میں آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْجَمْعِ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ**

**باب 66: نبی اکرم ﷺ کے نام اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے ایک ساتھ استعمال کرنا حرام ہے**

**2767 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

**متن حدیث:** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يَجْمَعَ أَحَدٌ بَيْنَ اسْمِهِ وَكُنْيَتِهِ وَيُسَمِّيَ مُحَمَّدًا أَبَا

2766 اخراجه البخاری (۵۰۹/۸): کتاب التفسیر: باب: یاتی من بعدی اسنہ احمد، حدیث (۴۸۹۶)، و مسلم (۱۸۲۸/۴): کتاب الفضائل: باب: فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (۲۳۰۴/۱۲۴)، و احمد (۸۰/۴، ۸۴) و الحبیذی (۲۰۳/۱)، حدیث (۵۰۰)

القاسم

فی الباب: وروی الباب عن جابر

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقهاء: وَقَدْ كَرِهَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ اسْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْيَتِهِ

وَقَدْ فَعَلَ ذَلِكَ بَعْضُهُمْ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے ایک ساتھ استعمال کرے اور وہ ”ابوالقاسم محمد“ نام رکھے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔بعض اہل علم نے اس بات کو مکروہ قرار دیا ہے: کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک اور آپ کی کنیت کو اپنے لئے اکٹھا کر

لے۔

جبکہ بعض حضرات نے ایسا کیا بھی ہے۔

2768 متن حدیث: زُورَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا فِي السُّوقِ يَنَادِي يَا أَبَا

القاسمِ فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَمْ أَعْنِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَذَا

قول امام ترمذی: وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مَا يَدُلُّ عَلَى كَرَاهِيَةِ أَنْ يُكْنَى أَبَا الْقَاسِمِ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات منقول ہے: آپ نے بازار میں ایک شخص کو بلند آواز میں ”ابوالقاسم“ کہتے ہوئےسنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے عرض کی: میں نے آپ کو نہیں بلایا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میری کنیت کے مطابق کنیت اختیار نہ کرو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے۔

اس حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے: ابوالقاسم کنیت اختیار کرنا مکروہ ہے۔

2769 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ أَبِي

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ إِذَا سَمَّيْتُمْ بِي فَلَا تَكْتُمُوا بِي

2767 اخرجہ البخاری من (الادب المفرد) حدیث رقم (۸۵۳)، و احمد (۴۳۲/۲).

2769 اخرجہ ابوداؤد (۷۱۰/۲): کتاب الادب: باب: من رای ان لا یجمع بینہما، حدیث (۴۹۶۶)، و احمد (۳۱۳/۳) عن ابی الزبیر عن

جابر بن عبد

**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب تم میرے نام جیسا (اپنے بچوں کا) نام رکھو تو میری کنیت جیسی کنیت اختیار نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**2770 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنَا

مُنْدِرٌ وَهُوَ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

**متن حدیث:** أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ وُلِدَ لِي بَعْدَكَ أُسْمِيهِ مُحَمَّدًا وَأَكْنِيهِ بِكُنْيَتِكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ

فَكَانَتْ رُحْصَةً لِي

**حکم حدیث:** هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

محمد بن حنفیہ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ کا کیا خیال ہے اگر آپ کے بعد میرے گھر کوئی بیٹا ہو تو میں اس کا نام ”محمد“ رکھ سکتا ہوں۔ اور آپ کی کنیت استعمال کر سکتا ہوں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: جی ہاں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: یہ اجازت میرے لئے تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ إِنْ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

باب 67: بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں

**2771 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي غَنِيَّةٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ

عَاصِمٍ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** إِنْ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

**اختلاف سند:** إِنَّمَا رَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ عَنْ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةٍ وَرَوَى غَيْرُهُ عَنِ ابْنِ أَبِي غَنِيَّةٍ هَذَا الْحَدِيثَ

مَوْفُوقًا وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ وَبُرَيْدَةَ وَكَثِيرٍ بِنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

جَدِّهِ

2770. أخرجه ابوداؤد (۲/۷۱۰): كتاب الآداب: باب: في الرخصة في الجمع بينها، حديث (۴۹۶۷).

2771. تفرد به الترمذی كما جاء في (الصحفة) (۲۵۰/۷) حديث (۹۲۱۳) ذكره المتقی الهندی في (الکنز) (۲/۶۰۲)، حديث (۴۸۵۲)، و

عزاه للطبرانی.

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ابوسعید نے اس حدیث کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے جو ابن ابی ذنیب کے حوالے سے منقول ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو ابن ابی ذنیب کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی گئی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت بربیعہ رضی اللہ عنہا، کثیر بن عبداللہ کی ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا سے نقل کردہ روایات بھی منقول ہیں۔

**2772** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بعض اشعار حکمت ہوتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ مَا جَاءَ فِيْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ

#### باب 68: شعر موزوں کرنا (یا سنانا)

**2773** سند حدیث: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي

الزَّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ لِحَسَانَ مِنبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا

يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ حَسَانَ بَرُوحِ الْقُدْسِ مَا يُفَاخِرُ أَوْ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مُوسَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِي الزَّنَادِ عَنْ اَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ اَبِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ اَبِي الزَّنَادِ

2772- اخرجه ابوداؤد (۷۲۱/۲): كتاب الادب: باب: ما جاء في الشعر، حديث (۵۰۱۱)، وابن ماجه (۱۲۳۶/۲): كتاب الادب: باب: الشعر، حديث (۳۷۵۶)، واحمد (۲۶۹/۱، ۲۷۳، ۳۰۳، ۳۰۹، ۳۲۷، ۳۲۲) وكذا اتى في (الادب المفرد) للبخاري رقم (۸۸۰).

2773- اخرجه ابوداؤد (۷۲۲/۲): كتاب الادب: باب: ما جاء في الشعر، حديث (۵۰۱۵)، واحمد (۷۲/۶).

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھوایا کرتے تھے۔ وہ اس پر کھڑے ہو جاتے تھے اور نبی اکرم ﷺ کی طرف سے فخریہ اشعار پیش کیا کرتے تھے۔  
(راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی طرف سے (کفار کے) اعتراضات کے جوابات دیا کرتے تھے۔

نبی اکرم ﷺ یہ ارشاد فرمایا کرتے تھے: بے شک اللہ تعالیٰ روح قدس کے ذریعے حسان کی تائید کرتا رہتا ہے جب تک یہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی طرف سے فخریہ کلام کہتا ہے یا اعتراضات کے جوابات دیتا ہے۔  
سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔  
اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت براء رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔  
یہ وہ روایت ہے جو ابن ابی زناد کے حوالے سے منقول ہے۔

2774 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ

عَنْ أَنَسٍ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبَدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ  
يَمْشِي وَهُوَ يَقُولُ خَلُّوا نَبِيَّ الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ضَرْبًا يُزِيلُ الْأَهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ وَيُدْهَلُ  
الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللَّهِ تَقُولُ  
الشِّعْرَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهَايَ اسْرِعْ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ  
هَذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ هَذَا  
حَدِيثٌ دِغِيرٌ: وَرَوَى فِي غَيْرِ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ  
وَكَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بَيْنَ يَدَيْهِ

قول امام ترمذی: وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ الْحَدِيثِ لِأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ قُتِلَ يَوْمَ مَوْتِهِ وَإِنَّمَا  
كَانَتْ عُمْرَةُ الْقَضَاءِ بَعْدَ ذَلِكَ  
﴿﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عمرہ قضاء کے موقع پر نبی اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو حضرت عبداللہ  
بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کے آگے چل رہے تھے اور وہ یہ شعر پڑھ رہے تھے۔  
”اے کفار کی اولاد! آپ ﷺ کے راستے کو خالی کر دو آج کے دن ان کی تشریف آوری پر ہم تمہیں اس طرح

2774 أخرجه النسائي (٢٠٢/٥): كتاب مناسك الحج: باب: انشاد الشعر في الحرم، حديث (٢٨٧٣)، و النسائي (٢١١/٥): كتاب  
مناسك الحج: باب: استقبال الحج، حديث (٢٨٩٣)، و ابن خزيمة (١٩٩/٤)، حديث (٢٦٨٠)، و ابن حبان (٣٧٥) حديث (١٢٥٧).

ماریں گے کہ جو مار دماغ کو اس کی جگہ سے ہلا دے گی اور دوست کو دوست سے غافل کر دے گی۔“

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا اے ابن رواحہ! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اور اللہ تعالیٰ کے خرم میں اس طرح کے شعر سنار ہے ہو؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمر! اسے رہنے دو یہ ان (کفار) کے لئے تیروں سے زیادہ تکلیف دہ

۴۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

عبدالرزاق نے اس روایت کو معمر کے حوالے سے، زہری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا

۴۔

اس کے علاوہ ایک اور حدیث میں یہ بات نقل کی گئی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمرۃ القضاء کے موقع پر مکہ میں داخل ہوئے تو حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ آپ کے آگے چل رہے تھے۔

بعض محدثین کے نزدیک یہ روایت زیادہ مستند ہے، کیونکہ حضرت عبداللہ بن رواحہ غزوہ موتہ کے موقع پر شہید ہو گئے تھے اور عمرہ قضاء اس کے بعد ہوا تھا۔

**2775 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنِ الْمُقْدَامِ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِّنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ

بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ وَيَقُولُ وَيَأْتِيكَ بِالْأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تَرَوْدِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات منقول ہے: ان سے دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مثال کے طور پر کوئی شعر بھی پڑھا کرتے تھے؟ انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابن رواحہ کا یہ شعر مثال کے طور پر پڑھا کرتے تھے۔

”وہ تمہارے پاس ان چیزوں کی اطلاع لے کر آئے گا جس کی تم نے تیاری نہیں کی“

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2776 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ عَنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

2775 أخرجه البخاری فی (الادب المفرد) رقم (۸۷۵)، والنسائی (۲۴۸/۶): کتاب عمل الیوم واللیلۃ: باب: ما یقول إذا استراحت العبد، حدیث (۳/۱۰۸۳۵)، واحمد (۱۳۸/۶، ۲۲۲).

2776 أخرجه البخاری (۱۸۲/۷): کتاب مناقب الانصار: باب: ایام الجاهلیۃ، حدیث (۳۸۴۱)، (۵۵۳/۱۰): کتاب الادب: باب: ما یجوز من الشعر والزجر والحناء وما یکره عنہ، حدیث (۶۱۴۷)، (۳۲۸/۱۱): کتاب الرقاق: باب: الجدة اقرب الی احدکم من شرک نعلہ و النار مثل ذلک، حدیث (۶۴۸۹)، و مسلم (۱۷۶۸/۴): کتاب الشعر: باب: (-)، حدیث (۲۲۵۶/۲)، و ابن ماجہ (۱۲۳۶/۲): کتاب الادب: باب: الشعر، حدیث (۳۷۵۷)، واحمد (۳۹۱/۲، ۲۴۸، ۴۴۴، ۴۸۰، ۴۷۰)، و الحمیدی (۴۵۴/۲)، حدیث (۱۰۵۳).



مُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمْتُ بِهَا أَعْرَبُ كَلِمَةٍ لَيْدِي إِلَّا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی عرب شاعر نے جو کلمات کہے ہیں ان

میں سب سے بہترین شعر لید کا یہ مصرع ہے۔

”جان لو! اللہ تعالیٰ کے علاوہ ہر شے فانی ہے“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ثوری اور دیگر راویوں نے اسے عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2777 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَأَشَلُّونَ الشِّعْرَ

وَيَتَذَكَّرُونَ أَشْيَاءَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا تَبَسَّ مَعَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ زُهَيْرٌ عَنْ سِمَاكِ أَيْضًا

◆◆ حضرت جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ایک سو سے زیادہ مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوں۔ آپ

کے اصحاب شعر سنایا کرتے تھے اور زمانہ جاہلیت کے واقعات کا تذکرہ کیا کرتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہتے تھے۔ بعض

اوقات آپ ان کے ساتھ مسکرا دیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

زہیر نے بھی اسے سماک کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ لِأَنَّ يَمْتَلِي جَوْفَ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يَمْتَلِي شِعْرًا

باب 69: (فرمان نبوی ہے) آدمی کے دماغ کا پیپ سے بھر جانا

اس کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے: وہ شعر سے بھر جائے

2778 سند حدیث: حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا عَمِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنِ عِيْسَى عَنْ

2777 اخرجہ مسلم (۲/۶۰۷ - الابی): کتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: فضل الجلوس في صلاة بعد الصبح و فضل الساجد،

حدیث (۲۸۶/۶۷۰): و ابوداؤد (۱/۴۱۳) کتاب الصلاة: باب صلاة الضحی، حدیث (۱۲۹۴)، (۲/۶۷۹) کتاب الادب: باب: في الرجل

يجلس متربعاً، حدیث (۴۸۰)، و النسائي (۳/۸۰): کتاب السهو: باب: تعود الامام في صلاة بعد التسليم، حدیث (۱۳۵۷، ۱۳۵۸)، و

احمد (۵/۸۸، ۸۶/۵، ۹۰، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۵، ۱۰۷) و ابن حزيمة (۱/۳۷۲)، حدیث (۷۵۷).

الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدِيثٌ لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفَ أَحَدِكُمْ فَيَحَايِرَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ وَابْنِ عُمَرَ وَآبِي الدَّرْدَاءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے دماغ کا پیپ سے بھر جانا جو اس کو کھار ہی ہو۔ اس کے لئے اس چیز سے بہتر ہے کہ وہ اشعار سے بھر جائے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**2779** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يُونُسَ بْنِ جَبْرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثٌ لَأَنْ يَمْتَلِيَّ جَوْفَ أَحَدِكُمْ فَيَحَايِرَهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَّ شِعْرًا

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

محمد بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: کسی بھی شخص کے دماغ کا پیپ سے بھر جانا اس شخص کے لئے اس سے زیادہ بہتر ہے کہ وہ اشعار سے بھر جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ

### باب 70: فصاحت اور بیان

**2780** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ بَشْرِ ابْنِ عَاصِمٍ سَمِعَهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2778. اخرجہ البغاری (۱۰/۵۶۴): کتاب الادب: باب: ما يكره ان يكون الغالب على الانسا الشعر حتى يصد عن ذكر الله و العلم و القرآن، حدیث (۶۱۵۵)، و مسلم (۱۷۶۹/۴): کتاب الشعر: باب (-) حدیث (۲۲۵۷/۷)، و ابوداؤد: (۷۲۱/۲): کتاب الادب: باب: ما جاء في الشعر، حدیث (۵۰۰۹)، و ابن ماجه (۱۲۳۶/۲): کتاب الادب: باب: ما كره من الشعر، حدیث (۳۷۵۹)، و احمد (۲۸۸/۲، ۳۵۵، ۴۷۸، ۴۸۰).

2779. اخرجہ مسلم (۱۷۶۹/۴): کتاب الشعر: باب: (-) حدیث (۲۲۵۸/۸)، و ابن ماجه (۱۲۳۷/۲): کتاب الادب: باب: ما كره في الشعر حدیث (۳۲۶۰)، و احمد (۱۷۷، ۱۷۵/۱، ۱۸۱).

2780. اخرجہ ابوداؤد (۷۲۰/۲): کتاب الادب: باب: ما جاء في البصديق في الكلام حدیث (۵۰۰۵)، و احمد (۱۶۵/۲، ۱۸۷).

متن حدیث: إِنَّ اللَّهَ يَبْغِضُ الْبَلِغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِي يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهِ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقْرَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان کے ذریعے اس طرح باتوں کو لپیٹتا ہے جیسے گائے چارے کو لپیٹتی ہے (یعنی بے معنی اور لالچینی گفتگو کرتا ہے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2781 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عُمَرَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ يُضَعَّفُ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع کیا ہے: آدمی ایسی چھت پر سوائے جس

کے آس پاس دیوار نہ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف محمد بن منکدر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ

روایت کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبدالجبار بن عمر نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

2782 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَوَّنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّامَةِ عَلَيْنَا

2781 تفردہ الترمذی کہا جاہ فی (التحفة) (۳۶۹/۲)، حدیث (۳۰۵۳) ذکرہ البندری فی (الترغیب) (۶۳۵/۳)، حدیث (۴۵۱۱)

وعزاه للترمذی عن جابر.

2782 اخرجہ البخاری (۱۹۵/۱): کتاب العلم: باب: ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يتخولهم بالموعظة والعلم كي لا ينفروا، حدیث

(۶۸)، (۱۹۷/۱): کتاب العلم باب من جعل لاهل العلم اياما معلومة، حدیث (۷۰)، (۲۳۱/۱۱): کتاب الدعوات: باب: الموعظة ساعة

بعد ساعة، حدیث (۶۴۱۱)، و مسلم (۲۱۷۲/۴) کتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب: الاقتصاد في الموعظة، حدیث (۲۸۲۱/۸۲)، و

احمد (۴۲۵/۱، ۴۴۰)، والحيثی (۶۰/۱)، حدیث (۱۰۷).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ حَدَّثَنِي شَيْقِقُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں (دلوں میں) وقفے وقفے کے ساتھ وعظ کیا کرتے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں ہم اکٹھا ہٹ کا شکار نہ ہو جائیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

2783 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ

عَائِشَةَ وَأُمُّ سَلَمَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: تَأَمَّا مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا دِيمَ عَلَيْهِ

حَدَّثَنَا بِدَلِّكَ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ ابوصالح بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ دریافت کیا گیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کو کون سا عمل زیادہ محبوب تھا تو ان دونوں نے یہ جواب دیا: جسے باقاعدگی سے کیا جائے اگرچہ وہ کم ہو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ہشام بن عروہ کے حوالے سے، ان کے والد کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

کے نزدیک پسندیدہ ترین عمل وہ تھا جسے باقاعدگی سے کیا جائے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2784 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ شَيْطَرٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ

جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: خَيْرُ مَا الْأَيُّبَةُ وَأَوْكُنُوا الْأَسْقِيَةَ وَأَجِفُّوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِنُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُؤَيْسِقَةَ رَيْبًا

## جَرَّتِ الْقَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (سوتے وقت) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو کچھ چیزوں کا منہ بند کر دیا کرو دروازے بند کر دیا کرو، چراغ کو بجھا دیا کرو کیونکہ بعض اوقات کوئی چوہا جی کو ٹھیسٹ کر لے جاتا ہے اور پورے گھر والوں کو جلا دیتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2785 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا

بِهَا نَفْسَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَا وَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم سبزے کی فراوانی کے دنوں

میں سفر کرو تو اونٹوں کو زمین میں سے ان کا حصہ دو اور جب تم خشک سالی کے موقع پر سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر پورا کرنے کی کوشش کرو اور جب تم رات کے وقت پڑاؤ کرو تو راستے سے ایک طرف ہو جاؤ چونکہ یہ رات کے وقت جانوروں اور حشرات الارض کے گزرنے کی جگہ ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہیں۔

2784- اخرجہ البخاری (۹۱/۱۰): کتاب الاشرية: باب: تعطية الاناء: حديث (۵۶۱۱، ۵۶۱۲، ۵۶۱۳): كتاب الاستئذان: باب: لا

تترك النار في البيت عند النوم، حديث (۶۲۹۵)، (۸۹/۱۱): كتاب الاستئذان: باب: لا تترك النار في البيت عن النوم حديث (۶۲۹۶)،

(۴۰۹/۶): كتاب بدء الخلق: باب: اذا وقع الذباب في شراب احدكم فليغسه فان في احد جناحيه داء وفي الآخر شفاء وخس من الدواب

لواسق يقتلن في الحرم، حديث (۳۳۱۶)، ومسلم (۱۰۹۵/۳): كتاب الاشرية: باب: الامر بتعطية الاناء، حديث (۲۰۱۲/۹۷)، و ابوداؤد

(۳۶۵/۲): كتاب الاشرية: باب: من ايكا الأنية، حديث (۳۷۳۱)، واحمد (۳۸۸، ۳۶۲، ۳۱۹/۳) وابن خزيمة (۶۸/۱)، حديث (۱۳۱).

2785- اخرجہ مسلم (۱۰۲۵/۳): كتاب الامارة: باب: مراعاة مصلحة الدواب في السير والنهي عن التعريس في الطريق، حديث

(۱۹۲۶/۱۷۸)، و ابوداؤد (۳۲/۲): كتاب الجهاد: باب: في سرعة السير والنهي عن التعريس في الطريق، حديث (۲۵۶۹)، و احمد

(۳۷۸، ۳۳۷/۲)، و ابن خزيمة (۱۴۵/۴)، حديث (۲۵۵۰)، (۱۴۷/۴)، حديث (۲۵۵۶)، (۲۵۵۷).

## کتاب الأمثال عن رسول الله ﷺ

امثال کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللَّهِ لِعِبَادِهِ

باب 1: (فرمان نبوی ہے:) اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے لئے مثال

2786 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ

مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكَلَابِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَثَلُنِي حَدِيثٌ: إِنَّ اللَّهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلَى كَنَفِي الصِّرَاطِ زُورَانِ لَهَمَّا أَبْوَابٌ مُفْتَحَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ وَدَاعٍ يَدْعُو عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُو فَوْقَهُ (وَاللَّهُ يَدْعُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنَفِي الصِّرَاطِ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللَّهِ حَتَّى يُكْشَفَ السِّتْرَ وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ وَاعْظُرْ رَبَّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قول امام دارمی: قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ زَكَرِيَّا بْنَ عَدِيٍّ يَقُولُ قَالَ أَبُو اسْحَقَ الْفَرَزَارِيُّ خُذُوا عَنْ بَقِيَّةِ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الْيَقَاتِ وَلَا تَأْخُذُوا عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ مَا حَدَّثَكُمْ عَنِ الْيَقَاتِ وَلَا غَيْرِ الْيَقَاتِ

﴿﴾ حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی مثال اس طرح بیان کی ہے: وہ ایسا راستہ ہے جس پر دونوں طرف دیواریں ہیں جن میں مختلف دروازے لگے ہوئے ہیں اور ان پر پردے لٹک رہے ہیں پھر ایک دعوت دینے والا شخص اس پہلے کے سرے پر (کھڑا) ہو کر دعوت دیتا ہے اور ایک دعوت دینے والا اس پر دعوت دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دے دیتا ہے۔ وہ دروازے جو پہلے کے دونوں طرف ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں (یعنی اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں) اور کوئی بھی شخص اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی حدود میں مبتلا نہیں ہوتا جب تک اس پر دے کو ہٹایا نہ جائے اور وہ شخص اس پر دعوت دے رہا ہے وہ اپنے پروردگار کی طرف سے وعظ و نصیحت کرنے والا ہے۔ (یعنی اس کا رسول ہے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن (یعنی امام دارمی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے زکریا بن عدی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ابواسحاق فزاری فرماتے ہیں: بقیہ نامی محدث سے وہ روایات قبول کرو جو وہ ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: البتہ اسماعیل بن عیاش کی روایات کو قبول نہ کرو خواہ وہ ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کریں یا غیر ثقہ راویوں کے حوالے سے نقل کریں۔

2787 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ

اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ جِبْرِيلَ عِنْدَ رَأْسِي وَمِيكَائِيلَ عِنْدَ رِجْلِي يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ اضْرِبْ لَهُ مَثَلًا فَقَالَ اسْمَعْ سَمِعْتُ أَذُنَكَ وَاعْقَلْ عَقْلَ قَلْبِكَ إِنَّمَا مَثَلُكَ وَمَثَلُ أُمَّتِكَ كَمَثَلِ مَلِكٍ اتَّخَذَ دَارًا ثُمَّ بَنَى فِيهَا بَيْتًا ثُمَّ جَعَلَ فِيهَا مَائِدَةً ثُمَّ بَعَثَ رَسُولًا يَدْعُو النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَجَابَ الرَّسُولَ وَمِنْهُمْ مَنْ تَرَكَهُ فَاللَّهُ هُوَ الْمَلِكُ وَالِدَارُ الْإِسْلَامُ وَالْبَيْتُ الْجَنَّةُ وَأَنْتَ يَا مُحَمَّدُ رَسُولٌ فَمَنْ أَجَابَكَ دَخَلَ الْإِسْلَامَ وَمَنْ دَخَلَ الْإِسْلَامَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ أَكَلَ مَا فِيهَا

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِسْنَادٍ أَصَحَّ مِنْ هَذَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ

توضیح راوی: سَعِيدُ بْنُ أَبِي هَلَالٍ لَمْ يُدْرِكْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: میں نے گزشتہ رات خواب میں دیکھا: جبریل میرے سر ہانے موجود ہیں اور میکائیل میرے پاؤں کی طرف موجود ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: ان صاحب (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کی مثال بیان کرو! تو دوسرے نے جواب دیا: (یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے کہا) آپ سنیے۔ آپ کے کان سنتے ہیں اور آپ کا ذہن اس کو سمجھتا ہے۔ آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس بادشاہ کی طرح ہے جو ایک محل بنواتا ہے پھر اس محل میں ایک گھر بناتا ہے پھر اس میں ایک دسترخوان رکھواتا ہے پھر ایک پیغام رساں کو بھیجتا ہے تاکہ وہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے تو ان میں سے کچھ لوگ پیغام رساں کی دعوت کو قبول کر لیتے ہیں اور کچھ لوگ اسے ترک کر دیتے ہیں تو وہ بادشاہ اللہ تعالیٰ ہے۔ وہ محل اسلام ہے وہ گھر جنت ہے اور وہ پیغام رساں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہیں اور جو شخص آپ کی دعوت کو قبول کرے گا وہ اسلام میں داخل ہوگا اور جو اسلام میں

2787. اخرجہ البخاری تعلقاً عن قتیبہ عن لیث عن خالد عن سعید بن ابی ہلال عن جابر بہ اخرجہ البخاری (۲۶۳/۱۳) کتاب

الاعتصام، باب: الاعتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقول اللہ تعالیٰ (واجعلنا للمتقین اماماً) حدیث رقم (۷۲۸۱)۔

داخل ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو جنت میں داخل ہوگا وہ وہاں موجود چیزوں کو کھاپی لے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے اور وہ سند اس کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ یہ حدیث ”مرسل“ ہے۔

سعید بن ابولہلال نامی راوی نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے بھی احادیث منقول ہیں۔

**2788** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي تَمِيمَةَ الْهَجِيمِيِّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

متن حدیث: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَآخَذَ بِيَدِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ حَتَّى خَرَجَ بِهِ إِلَى بَطْحَاءِ مَكَّةَ فَاجْلَسَهُ ثُمَّ خَطَّ عَلَيْهِ خَطًّا ثُمَّ قَالَ لَا تَبْرَحَنَّ حَظَّكَ فَإِنَّهُ سَيَنْتَهِي إِلَيْكَ رِجَالٌ فَلَا تُكَلِّمُهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يُكَلِّمُونَكَ قَالَ ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَرَادَ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ فِي حَظِّي إِذْ آتَانِي رِجَالٌ كَانَتْهُمْ الرُّطْبُ اشْعَارُهُمْ وَأَجْسَامُهُمْ لَا أَرَى عَوْرَةَ وَلَا أَرَى قِشْرًا وَيَنْتَهُونَ إِلَيَّ وَلَا يُجَاوِزُونَ الْخَطَّ ثُمَّ يَصُدُّوْنَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ لَكِنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَاءَنِي وَأَنَا جَالِسٌ فَقَالَ لَقَدْ آرَانِي مُنْذُ اللَّيْلَةِ ثُمَّ دَخَلَ عَلَيَّ فِي حَظِّي فَوَسَّدَ فِخْدِي فَرَقَدَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَقَدَ نَفَخَ فَبَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَسِّدٌ فِخْدِي إِذَا أَنَا بِرِجَالٍ عَلَيْهِمْ نِيَابٌ بَيْضٌ اللَّهُ أَعْلَمُ مَا بِهِمْ مِنَ الْجَمَالِ فَانْتَهَوْا إِلَيَّ فَجَلَسَ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالُوا بَيْنَهُمْ مَا رَأَيْنَا عَبْدًا قَطُّ أَوْتِيَ مِثْلَ مَا أُوْتِيَ هَذَا النَّبِيُّ إِنْ عَيْنِيهِ تَنَامَانَ وَقَلْبُهُ يَقْظَانُ اضْرِبُوا لَهُ مِثْلًا مِثْلَ سَيِّدِ بَنِي قَصْرٍ ثُمَّ جَعَلَ مَادِبَةً فَدَعَا النَّاسَ إِلَى طَعَامِهِ وَشَرَابِهِ فَمَنْ أَجَابَهُ أَكَلَ مِنْ طَعَامِهِ وَشَرِبَ مِنْ شَرَابِهِ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ قَالَ عَذَّبَهُ ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ مَا قَالَ هُوَ لَاءٍ وَهَلْ تَلْدُرِي مَنْ هُوَ لَاءٍ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هُمُ الْمَلَائِكَةُ فَتَلْدُرِي مَا الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوا قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ الْمَثَلُ الَّذِي ضَرَبُوا الرَّحْمَنُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَنَى الْجَنَّةَ وَدَعَا إِلَيْهَا عِبَادَهُ فَمَنْ أَجَابَهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَمْ يُجِبْهُ عَاقَبَهُ أَوْ عَذَّبَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَأَبُو تَمِيمَةَ هُوَ الْهَجِيمِيُّ وَاسْمُهُ طَرِيفُ بْنُ مُجَالِدٍ وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَلِّ وَسُلَيْمَانَ التَّمِيمِيُّ قَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْهُ مُعْتَمِرٌ وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ طَرْخَانَ وَكَمْ يَكُنْ تَمِيمًا وَأَمَّا كَانَ يَنْزِلُ بَنِي تَمِيمٍ فَتَنَسَّبَ إِلَيْهِمْ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَا رَأَيْتُ أَخَوْفَ لِلَّهِ تَعَالَى مِنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ

2788. أخرجه الدارمي (۷/۱)، كتاب... باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم.



﴿﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی۔ نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور انہیں ساتھ لے کر مکہ مکرمہ کے قریب وادی بظا میں چلے گئے۔ انہیں وہاں بٹھا دیا اور پھر ایک لکیر کھینچ کر ارشاد فرمایا: اس لکیر سے آگے نہ بڑھنا تمہارے پاس کچھ لوگ آئیں گے تم ان کے ساتھ کوئی بات نہ کرنا وہ بھی تمہارے ساتھ کوئی بات نہیں کریں گے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں تک جانا تھا وہاں تشریف لے گئے۔ میں اس دوران اس دائرے کے اندر بیٹھا رہا۔ اس دوران کچھ لوگ وہاں آئے یوں لگتا تھا کہ وہ بڑے بھاری بھرکم لوگ ہیں ان کے بال اور جسم اس طرح تھے کہ نہ میں نے ان کی شرمگاہ کو دیکھا اور نہ ہی میں نے انہیں لباس پہنے ہوئے دیکھا وہ میری طرف آئے لیکن اس لکیر کو پار نہیں کر سکے پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ گزرا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں وہاں بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں رات بھر سو نہیں سکا پھر آپ اس لکیر کے اندر میرے پاس آئے۔ آپ نے میرے زانوں کو تکیہ بنایا اور سو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سوتے تھے تو آپ خراٹے لیا کرتے تھے۔ اسی دوران جب میں بیٹھا ہوا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے زانوں پر سر رکھ کر سو رہے تھے تو وہاں کچھ لوگ آئے جنہوں نے سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ ان لوگوں کے حسن و جمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ وہ لوگ میرے پاس آئے پھر ایک جماعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر ہانے کی طرف بیٹھ گئی اور دوسری جماعت آپ کے پاؤں کی طرف بیٹھ گئی پھر انہوں نے ایک دوسرے سے یہ کہا: ہم نے ایسا کوئی بندہ نہیں دیکھا جسے وہ کچھ عطا کیا گیا جو ان نبی کو عطا کیا گیا ہے۔ ان کی دونوں آنکھیں سو رہی ہوتی ہیں لیکن ان کا ذہن بیدار ہوتا ہے۔ تم ان کے لئے مثال بیان کرو۔ ان کی مثال اس سردار کی طرح ہے جو ایک محل بناتا ہے پھر اس میں دسترخوان رکھواتا ہے اور لوگوں کو کھانے اور پینے کی دعوت دیتا ہے تو جو شخص اس دعوت کو قبول کر لے گا وہ کھانے کو کھالے گا اور اس مشروب کو پی لے گا اور جو اس دعوت کو قبول نہیں کرے گا وہ سردار اس پر ناراض ہوگا (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسے سزا دے گا پھر وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہو گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے سنا؟ جو ان لوگوں نے کہا: کیا تم جانتے ہو یہ کون لوگ تھے؟ میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ فرشتے تھے کیا تم جانتے ہو کہ انہوں نے جو مثال بیان کی تھی اس سے مراد کیا ہے؟ میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انہوں نے جو مثال بیان کی تھی اس کا مفہوم یہ ہے: رحمن نے جنت بنائی اور اپنے بندوں کو اس کی طرف دعوت دی۔ تو جو شخص اس کی دعوت کو قبول کر لے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اس کی دعوت کو قبول نہیں کرے گا رحمن اس کو سزا دے گا۔ (راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسے عذاب دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور یہ اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ابو تمیمہ نامی راوی بھی ہیں اور ان کا نام طریف بن مجالد ہے۔

ابو عثمان نہدی نامی راوی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔

سلیمان تمیمی نامی راوی سے اس راایت کو معتمر نے نقل کیا ہے یہ راوی سلیمان بن ترخان ہے۔ یہ ”تمیمی“ نہیں ہیں۔ یہ

صاحب بتوہم کے ہاں پڑاؤ کیا کرتے تھے اور ان سے منسوب ہو گئے۔

علی (بن مدینی) فرماتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے۔ میں نے سلیمان بنی سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے

والا اور کوئی نہیں دیکھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَنْبِيَاءِ قَبْلَهُ

باب 2: نبی اکرم ﷺ اور دیگر انبیاء کی مثال

2789 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا سَلِيمُ بْنُ حَيَّانَ بَصْرِيُّ

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مِينَاءَ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَثَلُنِي مَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَجَعَلَ

النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعَ اللَّبَنَةِ

فِي الْبَابِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور دیگر انبیاء کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو گھر بناتا ہے اسے مکمل کر لیتا ہے اور آراستہ کرتا ہے۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دیتا ہے۔ لوگ اس گھر میں داخل ہوتے ہیں۔ اس سے متاثر ہوتے ہیں اور یہ کہتے ہیں: اس اینٹ کی جگہ کو کیوں خالی رکھا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الصَّلَاةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ

باب 3: نماز، روزے اور صدقے کی مثال

2790 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا ابَانُ بْنُ يُونَيْدٍ حَدَّثَنَا

يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ ابْنِ سَلَامٍ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ الْحَارِثَ الْأَشْعَرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَثَلُنِي مَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ مِنْهَا وَيَقُولُونَ لَوْلَا مَوْضِعَ اللَّبَنَةِ فِي الْبَابِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

2789. أخرجه البخاري (٦٤٥/٦): كتاب المناقب: باب: خاتم النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٥٣٤)، ومسلم (١٧٩١/٤): كتاب الفضائل: باب: ذكر كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين، حديث (٢٢٨٧/٢٣).

2790. أخرجه (ابن خزيمة) (٢٤٤/١)، حديث (٤٨٣)، (٦٣/٢)، حديث (٩٣٠)، (١٩٥/٣)، حديث (١٨٩٥)، واصل (١٣٠/٤).

بِهَا فَيَأْمُرُ أَنْ تَأْمُرَهُمْ وَإِنَّمَا أَنْ أَمْرُهُمْ فَقَالَ يَحْيَىٰ أَخَشَىٰ أَنْ سَبَقْتَنِي بِهَا أَنْ يُخَسَفَ بِي أَوْ أُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَاذْهَبُوا إِلَى الْمَسْجِدِ وَتَعَدُّوا عَلَى الشَّرَفِ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَأَمْرُكُمْ أَنْ تَعْمَلُوا بِهِنَّ أَوْلَهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَإِنْ مَثَلٌ مَنْ أَشْرَكَ بِاللَّهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرَى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هَذِهِ دَارِي وَهَذَا عَمَلِي فَأَعْمَلْ وَإِلَىٰ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّي إِلَىٰ غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيْكُمُ يَرْضَىٰ أَنْ يَكُونَ عَبْدُهُ كَذَلِكَ وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلَاةِ فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوا فَإِنَّ اللَّهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لَوَجْهِ عَبْدِهِ فِي صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَأَمْرُكُمْ بِالصِّيَامِ فَإِنْ مَثَلٌ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِي عِصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ فِيهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيحُهَا وَإِنْ رِيحَ الصَّائِمِ أَطِيبَ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ وَأَمْرُكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنْ مَثَلٌ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسْرَهُ الْعَدُوَّ فَأَوْثَقُوا يَدَهُ إِلَىٰ عُنُقِهِ وَقَدَمُوهُ لِيَضْرِبُوا عُنُقَهُ فَقَالَ أَنَا أَفْدِيهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيلِ وَالْكَثِيرِ فَقَدَىٰ نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَأَمْرُكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللَّهَ فَإِنْ مَثَلٌ ذَلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِي آثَرِهِ سِرَاعًا حَتَّىٰ إِذَا أَتَىٰ عَلَىٰ حِصْنٍ حَصِينٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذَلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرَزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَمْرُكُمْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ اللَّهُ أَمَرَنِي بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهَجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ وَمَنْ ادَّعَىٰ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُنَا جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ قَالَ وَإِنْ صَلَّى وَصَامَ فَادْعُوا بِدَعْوَى اللَّهِ الَّذِي سَمَّاكُمْ الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَةَ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَارِثِيُّ الْأَشْعَرِيُّ لَهُ صُحْبَةٌ وَكَهْ غَيْرُ هَذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ بَزِيدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنِ الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو سَلَامٍ الْحَبَشِيُّ اسْمُهُ مَمْطُورٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ

﴿﴾ حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کو پانچ چیزوں کا حکم دیا کہ وہ خود ان پر عمل کریں اور بنو اسرائیل کو یہ ہدایت کریں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں۔ انہوں نے ایسا کرنے میں کچھ تاخیر کی تو حضرت عیسیٰ نے یہ کہا: اللہ تعالیٰ نے آپ کو پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے: آپ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنو اسرائیل کو بھی اس کا حکم دیں کہ وہ اس پر عمل کریں یا تو آپ ان کو حکم دے دیں وگرنہ میں انہیں یہ حکم دیتا ہوں تو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام نے یہ فرمایا: مجھے یہ اندیشہ ہے: اگر آپ نے مجھ سے پہلے ایسا کر دیا تو مجھے زمین میں دھنسا دیا جائے گا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) مجھے عذاب دیا جائے گا پھر انہوں نے بیت المقدس میں لوگوں کو جمع کیا وہ بھر گیا اور لوگ اس کے کناروں تک بیٹھ گئے۔ انہوں نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے۔ میں

خود بھی ان پر عمل کرنا اور تم لوگوں کو بھی یہ ہدایت کروں کہ تم ان پر عمل کرو۔ ان میں سب سے پہلی بات یہ ہے: تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ، وہ شخص جو کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرائے، اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو خالص اپنے مال میں سے سونے یا چاندی کے عوض میں ایک غلام خریدتا ہے اور یہ کہتا ہے: یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا کام ہے تم یہ کام کرو اور اس کا منافع مجھے ادا کرو، تو وہ غلام کام کرنے کے بعد اس کا منافع اپنے آقا کی بجائے کسی اور کو ادا کرتا ہے، تو تم بتاؤ کون شخص اس بات پر راضی ہوگا کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو؟

اللہ تعالیٰ تمہیں نماز ادا کرنے کا حکم دیتا ہے جب تم نماز ادا کرو، تو ادھر ادھر منہ نہ کرو، کیونکہ جب بندہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ بندے کے مد مقابل ہوتا ہے، جب تک وہ ادھر ادھر توجہ نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو کچھ دوسرے لوگوں کے ہمراہ ہو اس شخص کے پاس ایک تھیلی ہو جس میں مشک موجود ہو جس کی خوشبو ہر کسی کو اچھی لگتی ہے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اسے اچھی لگتی ہے۔ روزہ دار شخص کی تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تمہیں صدقہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جسے دشمن قید کر لیتا ہے۔ اس کے ہاتھ، گردن پر باندھ دیتا ہے اور اس کی گردن اڑانے کے لئے اسے لے کر جاتا ہے۔ وہ شخص یہ کہتا ہے: تھوڑا یا زیادہ جو کچھ بھی میرے پاس ہے وہ میں تمہیں فدیے کے طور پر دیتا ہوں، تو وہ اپنا فدیہ ادا کر کے (خود کو ان سے چھڑوا لیتا ہے)

اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ حکم دیا ہے: تم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو! اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے: جس کے پیچھے دشمن لگا ہوا ہے۔ وہ تیز رفتاری سے جاتے ہوئے ایک ٹیلے تک پہنچ جاتا ہے اور اس میں داخل ہو کر اپنے آپ کو ان سے بچا لیتا ہے، اسی طرح بندہ اپنے آپ کو شیطان سے اسی وقت بچا سکتا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: میں تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کا حکم دیا ہے۔ (حاکم وقت کی) اطاعت و فرمانبرداری کرنا، جہاد کرنا، ہجرت کرنا اور (مسلمانوں کی) جماعت کے ساتھ رہنا، کیونکہ جو شخص جماعت بالشت بھرا لگ ہوگا وہ اپنی گردن سے اسلام کے پٹے کو اتار دے گا تا وقتیکہ وہ اس میں واپس آجائے اور جو شخص زمانہ جاہلیت کی طرح دعویٰ کرے گا، تو وہ جہنم کا ایندھن ہوگا۔

ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو اور روزے رکھتا ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نماز پڑھتا ہو۔ روزے رکھتا ہے تم وہ والا دعویٰ کرو! جو اللہ تعالیٰ نے تمہارا نام رکھا ہے۔ یعنی مسلمان، مؤمن، اللہ تعالیٰ کے بندے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کو صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے اور ان سے دیگر روایات بھی منقول ہیں۔

حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ غریب ہے۔

ابو سلام نامی راوی کا نام ”مطمور“ ہے۔

اس روایت کو علی بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْآنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ

باب 4: قرآن پاک پڑھنے والے اور قرآن پاک نہ پڑھنے والے مومن کی مثال

2791 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ، قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْأُتْرُنْجَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الرِّيحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ مومن جو قرآن پاک پڑھتا ہے اس کی مثال اس ناشپاتی کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی اچھی ہوتی ہے اور ذائقہ بھی پاکیزہ ہوتا ہے اور جو مومن قرآن پاک نہیں پڑھتا اس کی مثال کھجور کی طرح ہے جس کی خوشبو نہیں ہوتی لیکن ذائقہ بیٹھا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پاک پڑھتا ہے اس کی مثال ریحانہ نامی پھل کی طرح ہے جس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہوتا ہے اور جو منافق قرآن پاک نہیں پڑھتا۔ اس کی مثال حنظلہ نامی پھل (یا بوئی) کی طرح ہے جس کی خوشبو بھی بری ہوتی ہے اور ذائقہ بھی کڑوا ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ نے بھی اسے قتادہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2792 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

2791 اخرجہ البغاری (۶۸۳/۸): کتاب فضائل القرآن: باب فضل القرآن علی سائر الکلام، حدیث (۵۰۲۰)، (۴۶۶/۹): کتاب

الاطعمہ: باب ذکر الطعام، (۵۴۵/۱۳): کتاب التوحید: باب قراءة الفاجر و المنافق القران و اصواتهم و تلاوتهم لا تجاوز حناجرهم،

حدیث (۷۵۶۰)، و مسلم (۱۳۸۳ - الابی): کتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب فضيلة حفاظ القرآن، حدیث (۷۹۷/۲۴۳)، و ابوداؤد

(۶۷۵/۲): کتاب الادب: باب من یومر ان یجالس، حدیث (۴۸۳۰)، و النسائی (۱۲۴/۸): کتاب الايمان و شرائعہ، باب: مثل الذی یقرا

القرآن من مومن و منافق، حدیث (۵۰۳۸)، و ابن ماجہ (۷۷/۱): کتاب المقدمة، باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حدیث (۲۱۴)، و

الدارمی (۴۴۲/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: مثل البومن الذی یقرا القرآن، و واحد (۳۹۷/۴، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۸)، و ابن خبیب ص

(۱۹۸)، حدیث (۵۶۵).

2792 اخرجہ مسلم (۲۱۶۳/۴): کتاب صفات المنافقین و احکامهم: باب: مثل البومن کالزرع، و مثل الکافر کشجر الارز، حدیث

(۲۸۰۹/۵۸)، و واحد (۲۳۴/۱)، (۲۸۳/۲).

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيحُ تُفِيئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ مَثَلُ شَجَرَةِ الْأَرْزِ لَا تَهْتَرُ حَتَّى تُسْتَحْصَدَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: مؤمن کی مثال کھیت کی طرح ہے جسے ہوا مسلسل جھکاتی رہتی ہے۔ کبھی دائیں طرف کر دیتی ہے۔ کبھی بائیں طرف کر دیتی ہے۔ اسی طرح مؤمن ہمیشہ آزمائش میں مبتلا رہتا ہے اور منافق شخص کی مثال صنوبر کے درخت کی طرح ہے جو ڈولتا (لہراتا) نہیں ہے یہاں تک کہ (ایک ہی مرتبہ) اسے جڑ سے اکھاڑ دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2793 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الشَّجَرِ لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَهِيَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ حَدَّثُونِي مَا هِيَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبُؤَادِيِّ وَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَحَدَّثْتُ عُمَرَ بِالذِّی وَوَقَعَ فِي نَفْسِي فَقَالَ لَأَنْ تَكُونَ قُلْتَهَا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي كَذَا وَكَذَا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک درخت ایسا ہے: موسم خزاں میں بھی اس کے پتے نہیں جھڑتے اور اس کی مثال مؤمن کی طرح ہے، تم مجھے بتاؤ! وہ کون سا درخت ہے؟ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگ جنگل کے مختلف درختوں کے بارے میں سوچنے لگے۔ میرے ذہن میں آیا: یہ کھجور کا درخت ہوگا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کھجور کا درخت ہے، تو مجھے اس بات پر حیا آئی (یعنی میں یہ بات بیان کرتا) حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: بعد میں میں نے یہ بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہی: جو مجھے خیال آیا تھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر تم اس وقت یہ بات کہہ دیتے تو یہ میرے نزدیک فلاں فلاں چیز ملنے سے زیادہ محبوب ہوتا۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2793- اخراجه البخاری (۱۷۵/۱): کتاب العلم: باب: قول المحدث حدثنا او اخبرنا۔، حدیث (۶۱)، (۱۷۸/۱) نفس الكتاب و الباب حدیث (۶۲)، (۲۷۷/۱): کتاب العلم: باب: الحياء في العلم، حدیث (۱۳۱)، و مسلم (۲۱۶۴/۴) کتاب صفات المنافقين و احكامهم، باب: مثل المؤمن مثل النخلة، حدیث (۲۸۱/۶۳)، و احمد (۶۱/۲، ۱۲۳، ۱۵۷)، و الحمیدی (۲۹۸/۲)، حدیث (۶۷۷)، و ابن حبان (۲۵۳)، حدیث (۷۹۲)۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

## بَاب مَثَلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ

### باب 5: پانچ نمازوں کی مثال

**2794** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَثَلُنَّ حَدِيثٌ: اَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ

قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ الْقُرَشِيُّ عَنِ ابْنِ الْهَادِ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارا کیا خیال ہے اگر کسی شخص کے

دروازے پر نہر موجود ہو اور وہ اس سے پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گا؟ تو لوگوں نے عرض کی:

اس کا کوئی میل باقی نہیں رہے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ نمازوں کی مثال بھی اسی طرح ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے

ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**2795** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ يَحْيَى الْأَبَحُّ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلُنَّ حَدِيثٌ: مَثَلُ أُمَّتِي مَثَلُ الْمَطَرِ لَا يُدْرِي أَوَّلُهُ خَيْرٌ أَمْ آخِرُهُ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمَّارٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَابْنِ عُمَرَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: قَالَ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُثَبِّتُ حَمَادُ بْنُ يَحْيَى الْأَبَحُّ وَكَانَ يَقُولُ

2794۔ اخرجہ البخاری (۱۴/۲): کتاب اموال الصلاة: باب: الصلوات: العس حدیث (۵۲۸)، و مسلم (۶۰۶/۲ - الابی): کتاب

الساجد و مواضع الصلاة: باب: البشی الی الصلاة تنجی به الخطایا و ترفع به الدرجات، حدیث (۶۶۷/۲۸۳)، و النسائی (۲۳۰/۱): کتاب

الصلاة: باب: فضل الصلوات العس، حدیث (۴۷۳)، و الدارمی (۲۶۷/۱): کتاب الصلاة: باب: فضل الصلوات، واحد (۳۷۹/۲).

2795۔ اخرجہ احمد (۱۴۳/۳):

هُوَ مِنْ شُيُوخِنَا

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے جس میں یہ نہیں بتایا جاسکتا کہ اس کا ابتدائی حصہ زیادہ بہتر تھا یا آخری حصہ زیادہ بہتر ہے؟ اس بارے میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ عبدالرحمن بن مہدی کے بارے میں یہ بات نقل کی گئی ہے: انہوں نے حماد بن یحییٰ الایح کو مستند قرار دیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہ ہمارے مشائخ میں سے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَثَلِ ابْنِ آدَمَ وَأَجَلِهِ وَأَمَلِهِ

باب 6: آدمی، اس کی موت اور اس کی امید کی مثال

2796 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا بَشِيرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنَا

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا هَذِهِ وَمَا هَذِهِ وَرَمَى بِحَصَاتَيْنِ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَاكَ الْأَمَلُ وَهَذَاكَ الْأَجَلُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ عبداللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کیا تم یہ جانتے ہو کہ اس کی اور اس کی کیا مثال ہے۔ آپ نے دو ٹکڑیاں پھینک کر یہ بات ارشاد فرمائی۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ امید (زندگی) ہے اور یہ موت ہے۔ (امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

2797 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: إِنَّمَا أَجَلُكُمْ فِيمَا خَلَا مِنَ الْأُمَّمِ كَمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ وَإِنَّمَا مَثَلُكُمْ وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عَمَلًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارَى عَلَى قَيْرَاطٍ قَيْرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلَى قَيْرَاطَيْنِ قَيْرَاطَيْنِ فَعَصِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقْلُ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا

2796 ترمذیہ الترمذی کہا جاوے فی (التحفة) (۷۸/۲)، حدیث (۱۹۰۰) مطبوعہ

2797 أخرجه البغاري (۵۲۲/۴): كتاب الاجارة: باب: الاجارة الى صلاة العصر، حدیث (۲۲۶۹)، واحد (۱۱۲، ۱۱۱/۲)



قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضِّلِي أَوْ تَبِيهِ مَنْ أَسَاءَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو لوگ تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔ ان کے مقابلے میں تمہاری عمر کی مثال اس طرح ہے، جیسے عصر سے لے کر سورج غروب ہونے کا وقت ہے۔ تمہاری اور یہودیوں اور عیسائیوں کی مثال اس شخص کی طرح ہے، جو کچھ لوگوں کو مزدور رکھتا ہے اور یہ کہتا ہے: کون شخص دوپہر تک میرے لئے کام کرے گا؟ ایک قیراط کے عوض میں؟ یہودیوں نے ایک قیراط کے عوض میں یہ کام کر لیا، پھر اس شخص نے کہا: دوپہر سے لے کر عصر کی نماز کے وقت تک ایک قیراط کے عوض میں کون میرے لئے کام کرے گا؟ تو عیسائیوں نے ایک قیراط کے عوض میں یہ کام کر لیا، پھر تم لوگ آگئے، تم نے عصر کی نماز سے لے کر سورج غروب ہونے تک دو قیراط کے عوض میں یہ کام کیا، تو یہودی اور عیسائی غضب ناک ہو گئے اور بولے: ہم نے زیادہ کام کیا ہے، اور ہمیں کم معاوضہ ملا ہے، تو پروردگار نے فرمایا کیا میں نے تمہارے حق کے حوالے سے تمہارے ساتھ کوئی زیادتی کی ہے۔ وہ جواب دیں گے: نہیں! تو پروردگار نے فرمایا: یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہوں عطا کر دوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2798 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّمَا النَّاسُ كَابِلٍ مَائَةٍ لَا يَجِدُ الرَّجُلُ فِيهَا رَاحِلَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْرُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا

الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَقَالَ لَا تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً أَوْ قَالَ لَا تَجِدُ فِيهَا إِلَّا رَاحِلَةً

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں کی مثال ان 100 اونٹوں کی

طرح ہے، جن میں آدمی کو ایک بھی سواری کے لئے (قابل) نہیں ملتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

﴿﴾ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے۔

”جن میں سے تم کسی ایک کو بھی سواری کے قابل نہیں پاؤ گے۔“

(راوی کوشک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) تم ان میں سے صرف ایک کو سواری کے قابل پاؤ گے۔

2799 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

2798. أخرجه البخاری (۳۴۱/۱۱): کتاب الرقاق: باب: رفع الامانة حدیث (۶۴۹۸)، و مسلم (۱۹۷۳/۴): کتاب فضائل الصحابة:

باب: قوله صلى الله عليه وسلم، الناس كابل، مائة لا تجد فيها راحلة حدیث (۲۵۴۷/۲۳۲)، و الحمیدی (۲۹۳/۲)، حدیث (۶۶۳)، و احمد

(۷/۲)، و ابن حمید ص (۲۳۸) حدیث (۷۲۴).

هُرْبُورَةٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 متن حدیث: اِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ أُمَّتِي كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوَلَدَ نَارًا فَجَعَلَتِ الدُّبَابُ وَالْفَرَاشُ يَقَعْنَ فِيهَا وَأَنَا

أَخُذُ بِحُجَزِكُمْ وَأَنْتُمْ تَقْفَحُونَ فِيهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری اور میری امت کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو آگ جلاتا ہے، تو کیڑے مکوڑے اور پروانے اس پر گرنے لگتے ہیں تو میں تمہاری کمر سے پکڑ کر اس سے بچاتا ہوں اور تم اس پر گرنے کی کوشش کر رہے ہو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہ روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔



2799۔ اخرجہ البخاری (۲۲۳/۱۱): کتاب الرقاق: باب: الانتہاء عن الباصی، حدیث (۶۴۸۳)، ومسلم (۱۷۸۹/۴): کتاب الفضائل، باب: شفقتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امتہ و مبالغۃ من تحذیرہم مما یضرہم، حدیث (۲۲۸۴/۱۷)، و احمد (۲۴۴/۲)، و الحدیث (۴۴۹/۲)، حدیث (۱۰۳۸)۔

# کتاب فضائل القرآن عن رسول الله ﷺ

## فضائل قرآن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب 1: سورہ فاتحہ کی فضیلت

2800 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي بِنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبِي وَهُوَ يُصَلِّيُ فَالْتَفَتَ أَبِي وَلَمْ يُجِبْهُ وَصَلَّى أَبِي فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أَبِي أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلَاةِ قَالَ أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللَّهُ إِلَيَّ أَنْ (اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ) قَالَ بَلَى وَلَا أَعُوذُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةَ لَمْ يَنْزَلْ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلَهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أَنْزَلْتُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلَهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيَتْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَفِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ حضرت ابی بن کعب کے پاس تشریف لے

گئے۔ نبی اکرم ﷺ نے آواز دی: اے ابی اوہ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے توجہ کی، لیکن جواب نہیں دیا۔

2800- اخرجه الدارمی (۴۴۶/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل فاتحة الكتاب، و احمد (۳۵۷/۲، ۴۱۲)، وابن خزيمة (۲۷/۲).

حدیث (۸۶۱)

حضرت ابی بکرؓ نماز پڑھتے رہے۔ انہوں نے نماز مختصر کی پھر وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: السلام علیک یا رسول اللہ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں بھی سلام ہو۔ تم نے میری بات کا جواب کیوں نہیں دیا؟ اے ابی! جب میں نے تمہیں بلایا تھا انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے میری طرف جو کلام وحی کیا ہے کیا تم نے اس میں یہ بات نہیں پائی۔

”جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول تمہیں بلائیں تو تم انہیں جواب دو“

حضرت ابی بکرؓ نے جواب دیا: جی ہاں۔ اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ میں تمہیں اس سورت کی تعلیم دوں، تورات میں انجیل میں زبور میں اور قرآن میں اس کی مانند اور کوئی سورۃ نازل نہیں ہوئی؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نماز میں کیا قرأت کرتے ہو؟ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں: حضرت ابی بکرؓ نے سورہ فاتحہ پڑھی تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، تورات، انجیل، زبور، اور قرآن میں اس کی مانند اور کوئی سورۃ نازل نہیں کی گئی۔ یہی سبج مٹانی ہے اور وہ عظیم قرآن ہے جو مجھے عطا کیا گیا ہے۔

(امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

اس بارے میں حضرت انس بن مالکؓ اور حضرت ابوسعید بن معلیؓ سے بھی حدیث منقول ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ

باب 2: سورہ بقرہ اور آیت الکرسی کے بارے میں جو کچھ منقول ہے

2801 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ

سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثًا وَهُمْ ذُو عَدَدٍ فَاسْتَقْرَأَهُمْ فَاسْتَقْرَأَ كُلَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَا مَعَهُ مِنَ الْقُرْآنِ فَاتَى عَلِيَّ رَجُلٍ مِنْهُمْ مِنْ أَحَدِهِمْ سِنًا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فَلَانُ قَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُورَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ أَمَعَكَ سُورَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ فَادْهَبْ فَأَنْتَ أَمِيرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَشْرَافِهِمْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مَنَعَنِي أَنْ أَتَعَلَّمَ سُورَةَ الْبَقَرَةِ إِلَّا خَشْيَةَ الْآقُومِ بِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَاقْرَأُوهُ فَإِنَّ مَثَلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُورٍ مِسْكَ يَفُوحٌ رِيحُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَيَرُقُّدُ وَهُوَ فِي جَوْفِهِ كَمَثَلِ جِرَابٍ وَكَيْ عَلَى مِسْكِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَاهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ عَطَاءِ مَوْلَى أَبِي أَحْمَدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

2801 اخبره ابن ماجه (۷۸۱/۱): البقرة: باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حديث (۲۱۷)، و ابن خزيمة (۵/۳)، حديث (۱۰۰۹)، (۱۴۰/۴)، حديث (۲۰۴۰)

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ فَذَكَرَهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک مہم روانہ کی جس میں کئی افراد تھے۔ آپ نے ان سے دریافت کیا: ان میں سے کس کو کتنا قرآن پاک آتا ہے؟ تو ہر شخص نے بتایا: اسے کتنا قرآن پاک آتا ہے پھر نبی اکرم ﷺ ان میں سے ایک فرد کے پاس تشریف لائے جس کی سرسب سے کم تھی آپ نے دریافت کیا: اے فلاں! تمہیں کتنا قرآن پاک آتا ہے؟ اس نے جواب دیا: مجھے فلاں، فلاں سورتیں آتی ہیں اور سورہ بقرہ بھی آتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ بقرہ آتی ہے۔ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم جاؤ! تم ان کے امیر ہو تو ان لوگوں میں سے ایک بڑی عمر کے صاحب نے عرض کی: اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے تو اس وجہ سے اس سورت کو یاد نہیں کیا (میں قیام کی حالت میں اس کی قرأت نہیں کر سکوں گا) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم قرآن پاک کو دیکھو اور اس کو پڑھا کرو، کیونکہ جو شخص قرآن پاک کا علم حاصل کرنے کے بعد اس کی قرأت بھی کرے اور قیام کی حالت میں اسے پڑھے بھی اس کی مثال اس تھیلی کی طرح ہے جو مشک سے بھری ہوئی ہو اور اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلتی ہو اور جو شخص قرآن پاک کا علم حاصل کر کے سو جائے اور قرآن پاک اس کے ذہن میں ہو تو اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی طرح ہے جس کے منہ کو باندھ دیا گیا ہو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

نبی اکرم ﷺ سے لیث بن سعد نے، سعید مقبری کے حوالے سے، عطاء کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

2802 سند حدیث: حَدَّثَنَا قَتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَا تَجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ مَقَابِرَ وَإِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي تَقْرَأُ فِيهِ الْبَقْرَةَ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ جس گھر

میں سورہ بقرہ کی تلاوت ہوتی ہو وہاں شیطان داخل نہیں ہوتا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2803 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَفِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَإِنَّ سَنَامَ الْقُرْآنِ سُورَةُ الْبَقْرَةَ وَفِيهَا آيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ آيَةِ الْقُرْآنِ هِيَ آيَةُ

الْكَرْسِيِّ

2802. اخرجه مسلم (۱۹۹/۲ - الابي): كتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: استحباب صلاة النافلة في بيته و جوازها في المسجد، حديث

(۷۸۰/۲۱۲)، و احمد (۲۸۸، ۲۷۸، ۲۳۷، ۲۸۴/۲)

280: اخرجه العميدى (۴۳۷/۲)، حديث (۹۹۴)

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ  
تَوْصِيحُ رَاوِي: وَقَدْ تَكَلَّمَ شُعْبَةُ فِي حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَضَعْفُهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص کی ایک کوہان (ریڑھ کی ہڈی یا بلندی) ہوتی ہے اور قرآن پاک کی کوہان سورہ بقرہ ہے اور اس میں ایک آیت ہے جو قرآن پاک کی تمام آیتوں کی سردار ہے وہ آیت الکرسی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف حکیم بن جبیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

شعبہ نے ان صاحب کے بارے میں کلام کیا ہے اور انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

**2804 سند حدیث:** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةَ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَدَيْنِكَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الْمَلِكِيِّ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** مَنْ قَرَأَ حَمَّ الْمُؤْمِنِ إِلَى (الْيَوْمِ الْمَصِيرِ) وَآيَةَ الْكُرْسِيِّ حِينَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُمَسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا حِينَ يُمَسِّي حُفِظَ بِهِمَا حَتَّى يُصْبِحَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

**تَوْصِيحُ رَاوِي:** وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَلِيكَةَ الْمَلِكِيِّ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَزُرَّارَةَ بْنِ مُصْعَبٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَهُوَ جَدُّ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدَنِيِّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورہ حم المؤمن کو الیوم المصیر تک پڑھے اور پھر آیت الکرسی پڑھے تو ان آیات کی برکت کی وجہ سے شام تک اس کی حفاظت کی جائے گی اور جو شخص اسے شام کے وقت پڑھے تو صبح تک اس کی حفاظت کی جائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

بعض اہل علم نے اس کے راوی عبدالرحمن بن ابوبکر کے حافظے کے حوالے سے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

زرارہ بن مصعب، زرارہ بن مصعب بن عبدالرحمن بن عوف ہیں اور یہ ابو مصعب مدنی کے دادا ہیں۔

**2805 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ

عِيسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ:

**متن حدیث:** أَلَمْ تَكُنْ لَهُ سَهْوَةٌ فِيهَا تَمُرٌّ فَكَانَتْ تَجِيءُ الْفُؤُولُ فَتَأْخُذُ مِنْهُ قَالَ فَشَاكَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ

2804. اخرجہ الدارمی (۲/۴۴۹): کتاب فضائل القرآن: باب: فصل اول سورة البقرة وآية الكورسي.

2805. اخرجہ احمد (۱/۱۳۳).

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

فَأَذْهَبَ فَإِذَا رَأَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَجِيبِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
فَأَخَذَهَا فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَأَرْسَلَهَا فَبَجَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ  
قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبْتَ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ فَأَخَذَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَحَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ  
فَأَرْسَلَهَا فَبَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ حَلَفْتُ أَنْ لَا تَعُودَ فَقَالَ كَذَبْتَ وَهِيَ  
مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ فَأَخَذَهَا فَقَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِكَ حَتَّى أَذْهَبَ بِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي  
ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا آيَةُ الْكُرْسِيِّ أَقْرَأُهَا فِي بَيْتِكَ فَلَا يَبْرُكُ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهُ قَالَ فَبَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ قَالَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوبٌ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

﴿﴾ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے ہاں ایک ڈیوڑھی تھی جس میں کھجوریں رکھی ہوئی تھیں وہاں ایک چینی آئی اور ان کھجوروں کو چرا لیا۔ میں نے اس بات کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ! جب تم اسے دیکھو تو یہ پڑھنا۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے رسول کو جواب دو“ حضرت ابویوب بیان کرتے ہیں: انہوں نے اسے پکڑ لیا تو اس نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ دوبارہ ایسا نہیں کرے گی تو حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے اسے چھوڑ دیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری قیدی کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انہوں نے جواب دیا: اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ وہ دوبارہ ایسا نہیں کرے گی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے کیونکہ جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک مرتبہ اسے پھر پکڑ لیا تو اس نے پھر یہ قسم اٹھائی کہ وہ اب ایسا نہیں کرے گی۔ انہوں نے پھر اسے چھوڑ دیا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری قیدی کے ساتھ اب کیا معاملہ ہوا۔ انہوں نے جواب دیا: اس نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ اب وہ ایسا نہیں کرے گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ جھوٹ بولنا اس کی عادت ہے۔ حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے پھر اسے پکڑ لیا اور فرمایا: اب میں تمہیں نہیں چھوڑوں گا، بلکہ تمہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا تو اس نے کہا: میں آپ کے سامنے ایک چیز ذکر کرنے لگی ہوں۔ یہ آیت الکرسی ہے آپ اسے اپنے گھر میں پڑھا کریں۔ شیطان آپ کے قریب نہیں آئے گا اور دوسرا بھی کوئی نہیں آئے گا۔ حضرت ابویوب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہاری قیدی نے کیا معاملہ کیا تو حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا جو اس (جن) نے کہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے سچ کہا ہے ویسے وہ جھوٹ بولتی ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخَيْرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

باب 3: سورہ بقرہ کی آخری آیات

2806 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات کے وقت سورہ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کرے تو یہ دونوں اس کے لئے کافی ہوں گی۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2807 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجَرْمِيِّ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الْجَرْمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

مَنْ قَرَأَ الْآيَتَيْنِ مِنَ الْخَيْرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے ایک تحریر لکھی جس میں سے دو آیات اس نے نازل کی ہیں جن کے ذریعے سورہ بقرہ ختم ہوتی ہے اور یہ دونوں آیتیں تین دن تک جس بھی گھر میں تلاوت کی جائیں گی۔ شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔

2806- اخرجہ البخاری (۳۶۹/۷): کتاب المغازی: باب: (۱۲) حدیث (۴۰۰۸)، (۶۷۲/۸): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل سورة البقرة: حدیث (۵۰۰۸، ۵۰۰۹)، (۷۰۵/۸): کتاب فضائل القرآن: باب: من لم ير باسا ان يقول سورة البقرة و سورة كذا وكذا: حدیث (۵۰۴۰)، و مسلم (۱۵۳/۳ - الابي): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: فضل الفاتحة و خوانهم سورة البقرة، و الحث علي قراءة الآيتين من آخر سورة البقرة، حدیث (۸۰۸/۲۵۶)، و ابوداؤد (۴۴۴/۱): كتاب الصلاة: باب: تحزيب القرآن، حدیث (۱۳۹۸)، و ابن ماجه (۴۳۵/۱، ۴۳۶): كتاب اقامة الصلاة و السنة لها: باب: ما جاء لها يدعي ان يكفي من قيام الليل، حدیث (۱۳۶۸، ۱۳۶۹)، و الدارمي (۴۵۰/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل اول سورة البقرة (۳۴۹/۱): كتاب الصلاة: باب: من قرا الآيتين من آخر - و الحمد (۲۱۵/۱)، حدیث (۴۵۲)، و ابن خزيمة (۱۸۰/۲) حدیث (۱۱۴۱) و احمد (۱۲۱/۴، ۱۱۸، ۱۲۲)، و عبد بن حميد ص (۱۰۵) حدیث (۲۳۳).

2 807- اخرجہ الدارمي (۴۴۹/۲): كتاب فضائل القرآن: فضل اول سورة البقرة، و احمد (۲۷۴/۴).



(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

### باب 4: سورة آل عمران کا بیان

2808 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْعَطَّارِ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ نَوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنِي: يَأْتِي الْقُرْآنُ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا تَقْدُمُهُ سُورَةُ الْبَقَرَةِ وَآلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَاسٌ وَضَرَبَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ أَمْثَالٍ مَا نَسِيْتُهُنَّ بَعْدَ قَالَ تَاتِيَانِ كَانَهُمَا غِيَابَتَانِ وَبَيْنَهُمَا شَرْقٌ أَوْ كَانَهُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ أَوْ كَانَهُمَا ظُلَّةً مِنْ طَيْرٍ صَوَافٍ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِهِمَا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَآبِي أَمَامَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

مذہب فقہاء: وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَائَتِهِ كَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ وَمَا يُشْبِهُ هَذَا مِنَ الْأَحَادِيثِ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ قِرَائَةِ الْقُرْآنِ وَفِي حَدِيثِ النَّوَاسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا فَسَّرُوا إِذْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَهْلُهُ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَفِي هَذَا دَلَالَةٌ أَنَّهُ يَجِيءُ ثَوَابُ الْعَمَلِ

﴿﴾ حضرت نواس بن سماعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: (قیامت کے دن) قرآن پاک آئے گا اور اسے پڑھنے والے لوگ آئیں گے جو دنیا میں اس پر عمل کرتے ہوں گے، جن کے آگے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران ہوں گی۔

حضرت نواس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کی تین مثالیں بیان کی تھیں، جو میں کبھی نہیں بھولا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دونوں اس طرح آئیں گی، گویا یہ دو چھتریاں ہیں، جن کے درمیان روشنی موجود ہے، یا یہ اس طرح آئیں گی جس طرح یہ دو سیاہ بادل ہیں یا یہ اس طرح آئیں گی جیسے صف باندھے ہوئے پرندوں کی دو قطاریں ہیں اور یہ (اپنے پڑھنے والے کی) شفاعت کریں گی۔

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: ان کو پڑھنے کا ثواب اس طرح آئے گا۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہی وضاحت کی ہے اور اس کی مانند دیگر روایات کی بھی اسی طرح وضاحت کی ہے: قرآن پاک پڑھنے کا ثواب اس طرح آئے گا۔

حضرت نواس بن سحان رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جو روایت نقل کی ہے اس میں بھی اس وضاحت پر یہ دلالت ہوتی ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ان کو پڑھنے والے لوگ آئیں گے جو دنیا میں اس پر عمل کرتے تھے۔ تو اس میں یہ بات موجود ہے: اس عمل کا ثواب آئے گا۔

2809 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَمِيدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ فِي تَفْسِيرِ

حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَا خَلَقَ اللَّهُ مِنْ سَمَاءٍ وَلَا أَرْضٍ أَعْظَمَ مِنْ آيَةِ الْكُرْسِيِّ قَالَ سُفْيَانُ لِأَنَّ آيَةَ الْكُرْسِيِّ هُوَ كَلَامُ اللَّهِ وَكَلَامُ اللَّهِ أَعْظَمُ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

امام بخاری رضی اللہ عنہ نے حمیدی کے حوالے سے، سفیان بن عیینہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

”اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین میں آیت الکرسی سے بڑی کوئی چیز پیدا نہیں کی۔“

سفیان بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ یہ ہے: آیت الکرسی اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اللہ تعالیٰ کا کلام آسمان اور زمین میں موجود ساری مخلوق سے زیادہ عظیم ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْكَهْفِ

### باب 5: سورہ کہف کا بیان

2810 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ

مَتْنِ حَدِيثٍ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى دَابَّةً تَرْكُضُ فَنظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْعَمَامَةِ أَوْ السَّحَابَةِ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ

حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو غِيْسَنِي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک صحابی سورہ کہف پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران انہوں نے اپنی

2811 اخرجہ البخاری (۷۱۹/۶): کتاب المناقب: باب: علامات النبوة حدیث (۳۶۱۴)، (۴۰۷۸): کتاب التفسیر: باب: هو الذي انزل السكينة، حدیث (۴۸۳۹)، (۶۷۴/۸)، کتاب فضائل القرآن: باب فضل الكهف حدیث (۵۰۱۱) ومسلم (۱۳۶/۳ - الابی) کتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: نزول السكينة لقراءة القرآن، حدیث (۷۹۰/۲۴۱)، واحد (۲۸۱/۴، ۲۸۴، ۲۹۳، ۲۹۸).

سواری کو اچھلتے ہوئے دیکھا، جب انہوں نے توجہ کی تو انہیں ایک بادل نظر آیا (بعد میں) وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ سکینت تھی جو قرآن پاک کے ہمراہ نازل ہو رہی تھی۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) قرآن پاک پر نازل ہو رہی تھی۔

اس بارے میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2811** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ

أَبِي الْجَعْدِ عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عَصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَالِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص سورہ کہف کی ابتدائی تین آیات پڑھتا رہے وہ

دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ يَس

### باب 6: سورة يسين کی فضیلت

**2812** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَسَفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَا حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنِ

الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ هَارُونَ أَبِي مُحَمَّدٍ عَنْ مَقَاتِلِ بْنِ حَيَّانٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْآنِ يَسُ وَمَنْ قَرَأَ يَسَ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ بِقِرَائَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ

عَشْرَ مَرَّاتٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

وَبِالْبَصْرَةِ لَا يَعْرِفُونَ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَهَارُونَ أَبُو مُحَمَّدٍ شَيْخٌ مَجْهُولٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الدَّارِمِيُّ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهَذَا

2811- اخرجه مسلم (۱۰۴/۳): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: فضل سورة الكهف وآية الكرسي، حديث (۸۰۹/۲۰۷)، و ابوداؤد

(۵۲۰/۲): كتاب البلاحة: باب: ذكر خروج الدجال، حديث (۴۲۲۳)، واحمد (۱۹۶/۵)، (۴۴۶/۶)، (۴۴۹).

2812- اخرجه الدارمي (۴۵۶/۲): كتاب فضائل القرآن: باب فضل يس.

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا يَبْصَحُ مِنْ قَبْلِ اسْنَادِهِ وَاسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَفِي الْبَابِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور قرآن پاک کا دل یسین ہے۔ جو شخص سورہ یسین کی تلاوت کرے گا اس کی قرأت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے حق میں دس مرتبہ قرآن پاک پڑھنے کا ثواب لکھ دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حمید بن عبدالرحمن کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اہل بصرہ اس حدیث کو قنادہ سے منقول ہونے کے طور پر صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابو محمد ہارون نامی راوی مجہول بزرگ ہیں۔

ابوموسیٰ محمد بن شنی بیان کرتے ہیں: احمد بن سعید دارمی نے تمیہ کے حوالے سے، حمید بن عبدالرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) اس بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے، لیکن یہ مستند نہیں ہے

کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ حَمِ الدُّخَانِ

باب 7: سورہ حم دخان کی فضیلت

2813 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي خَنْعَمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

نَبِيِّ كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَرَأَ حَمِ الدُّخَانِ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحُ رَاوِي: وَعُمَرُ بْنُ أَبِي خَنْعَمٍ يُضَعَّفُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص رات کے وقت سورہ دخان کی تلاوت کر لے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عمر بن ابو خنعم کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: یہ شخص ”منکر الحدیث“ ہے۔

2813 تفریدہ الترمذی کیا جاء فی (التحفة) (۷۷/۱۱)، حدیث (۱۰۵۱۳)، ذکرہ صاحب (الشکاۃ) (۶۶۲/۴ - مرقاة) برقم (۲۱۴۹)، و السنبری فی (الغرغیب)، (۵۷۷/۱) برقم (۱۰۸۸) و عزاءہ للترمذی و الاصبهانی فی (الغرغیب) و الهمیسی فی (معجم الزوائد) (۱۶۸/۲).

**2814** سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ هِشَامِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَمْتَنُ حَدِيثٌ مَنْ قَرَأَ حَمَّ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
توضیح راوی: وَهِشَامُ أَبُو الْمِقْدَامِ يُضَعَّفُ وَلَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ هَكَذَا قَالَ أَيُّوبُ وَيُونُسُ ابْنُ عُبَيْدٍ وَعَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص شب جمعہ میں سورۃ حم دخان کی تلاوت کر لے اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

یہ حدیث ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ہشام ابو مقدام کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حسن نامی راوی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید نے یہ بات بیان کی ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ سُورَةِ الْمَلِكِ

#### باب 8: سورة الملك کی فضیلت

**2815** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرٍو بْنِ مَالِكِ النَّكْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الْجَوَزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَتَنُ حَدِيثٍ: ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَائِثَ عَلِيٍّ قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ حَتَّى خَتَمَهَا فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي ضَرَبْتُ خَبَائِثَ عَلِيٍّ قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ يَقْرَأُ سُورَةَ تَبَارَكَ الْمَلِكُ حَتَّى خَتَمَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تَنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے قبر پر خیمہ لگا لیا۔ انہیں یہ پتہ نہیں تھا:

2814 تفرّدہ الترمذی کہا جاؤ فی (التحفۃ) (۳۱۸/۹) حدیث (۱۲۲۰۲) و ذکرہ السیوطی فی (الدارالمنثور) (۲۴/۶) و عزاء للترمذی، و

محمد بن نصر، و ابن مردویہ، و البیہقی۔

2815 تفرّدہ الترمذی کہا جاؤ فی (التحفۃ) (۳۶۷/۴) حدیث (۵۳۶۷) و ذکرہ صاحب (الشکاۃ) (۶۶۴/۴ - مرقاۃ) برقم (۲۱۵۴) و

عزاه للترمذی، و السیوطی فی (الدارالمنثور) (۲۴/۶) و عزاء للحاکم و الترمذی و ابن مردویہ، و ابن نصر، و البیہقی فی (الدلائل) کلہم

عن ابن عباس۔

یہاں پر ایک قبر موجود ہے لیکن وہاں ایک قبر موجود تھی۔ اس میں ایک شخص سورہ الملک کی تلاوت کر رہا تھا۔ اس نے اس سورہ کو پورا پڑھ لیا۔ بعد میں وہ صحابی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ واقعہ سنایا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ روکنے والی ہے یہ سورہ نجات دلانے والی ہے یہ اس شخص کو قبر کے عذاب سے نجات دلائے گی)

یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

**2816 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبَّاسِ

الْجُشَمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا مِنْ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعْتُ لِرَجُلٍ حَتَّىٰ غُفِرَ لَهُ وَهِيَ سُورَةُ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ

الْمُلْكُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قرآن پاک میں تیس آیات پر مشتمل ایک سورہ ہے جو آدمی کی شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اسے بخش دیا جائے گا۔ وہ سورہ الملک ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

**2817 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ

مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّىٰ يَقْرَأَ الْم تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ مِثْلَ هَذَا وَرَوَاهُ

مُعِينَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى زُهَيْرٌ قَالَ قُلْتُ

لِأَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعْتَ مِنْ جَابِرٍ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ إِنَّمَا أَخْبَرَنِيهِ صَفْوَانُ أَوْ ابْنُ صَفْوَانَ وَكَانَ

زُهَيْرًا أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ حَدَّثَنَا هَذَا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ حَدَّثَنَا هُرَيْمُ بْنُ مِسْعَرٍ حَدَّثَنَا فَضِيلٌ عَنْ لَيْثٍ عَنْ

طَاوُسٍ قَالَ تَفْضُلَانِ عَلَىٰ كُلِّ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ بِسَبْعِينَ حَسَنَةً

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک آپ سورہ آلم تنزیل اور سورہ ملک کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔

2816- اخرجه ابوداؤد (۴۴۵/۱): كتاب الصلاة: باب: في عدد الاي، حديث (۱۴۰۰)، وابن ماجه (۱۲۴۴/۲): كتاب الادب: باب: ثواب القرآن، حديث (۲۷۸۶)، واحمد (۲۹۹/۲، ۳۲۱)، وعبد بن حميد ص (۴۲۱، ۴۲۲)، حديث (۱۴۴۵).

2817- اخرجه البخاري في (الادب المفرد) ص (۳۵۲)، حديث (۱۲۱۱)، (۱۲۱۳)، و الدارمي (۴۵۵/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل سورة السجدة، واحمد (۳۴۰/۲)، وعبد بن حميد ص (۳۱۸)، حديث (۱۰۴۰).

اس روایت کو کئی راویوں نے لیف بن ابوسلم کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔  
مغیرہ بن مسلم نے اس روایت کو ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

زہیر نے یہ بات روایت کی ہے میں نے ابوزبیر سے یہ کہا: کیا آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی اس حدیث کو سنا ہے؟  
تو ابوزبیر نے یہ بات بتائی: مجھے صفوان نے یا شاید ابن صفوان نے یہ بات بتائی ہے۔  
گویا کہ زہیر نے اس بات کا انکار کیا ہے: یہ روایت ابوزبیر کے حوالے سے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔  
یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔  
طاؤس بیان کرتے ہیں: یہ دونوں سورتیں قرآن پاک کی دیگر تمام سورتوں پر ستر گنا فضیلت رکھتی ہیں۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي إِذَا زُلْزِلَتْ

#### باب 9: سورہ زلزال کا بیان

**2818** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَمِ بْنِ صَالِحِ الْعِجْلِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَرَأَ إِذَا زُلْزِلَتْ عُدَّتْ لَهُ بِنِصْفِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ عُدَّتْ لَهُ بِرُبُعِ الْقُرْآنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ عُدَّتْ لَهُ بِثُلُثِ الْقُرْآنِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ الْحَسَنِ بْنِ

سَلَمِ

#### فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص سورہ زلزال کی تلاوت کر لے تو یہ اس کے لئے نصف قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہوگا اور جو شخص سورہ کافرون کی تلاوت کر لے تو یہ اس کے لئے ایک چوتھائی قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہوگا جو شخص سورہ اخلاص کی تلاوت کر لے تو یہ اس کے لئے ایک تہائی قرآن پاک پڑھنے کے برابر ہوگا۔ (یعنی اتنا ثواب ملے گا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی بزرگ کے حوالے سے جانتے ہیں جن کا نام حسن بن مسلم ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

**2819** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا يَمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الْعَنْزِيُّ حَدَّثَنَا

2818 تفرذبه الترمذی کہا جاء فی (التحفة) (۱۰۸/۱)، حدیث (۲۸۴) و ذکرہ السموطی فی (الدار البشور) (۳۷۹/۶) و عزاہ للترمذی، و

ابن مردويه، والبيهقي عن انس.

عطاءً عن ابن عباس قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

مَنْ حَدِيثٍ إِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْآنِ وَقُلُّهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَقُلُّهُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ

تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْآنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: سورہ زلزال نصف قرآن پاک کے

برابر ہے اور سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن پاک کے برابر ہے اور سورہ الکافرون ایک چوتھائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف یمان بن مغیرہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر

جاتے ہیں۔

2820 سند حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي فَدْيِكٍ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ

وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٍ: لَوْ جُلَّ مِنْ أَصْحَابِهِ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا عِنْدِي مَا اتَزَوَّجُ بِهِ

قَالَ الْكَيْسَ مَعَكَ قُلُّهُ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قَالَ بَلَى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْآنِ قَالَ الْكَيْسَ مَعَكَ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلَى

قَالَ رُبْعُ الْقُرْآنِ قَالَ الْكَيْسَ مَعَكَ قُلُّهُ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ قَالَ بَلَى قَالَ رُبْعُ الْقُرْآنِ قَالَ الْكَيْسَ مَعَكَ إِذَا زُلْزِلَتْ

الْأَرْضُ قَالَ بَلَى قَالَ رُبْعُ الْقُرْآنِ قَالَ تَزَوَّجُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنے ایک صحابی سے دریافت کیا: کیا تم نے

شادی کر لی ہے؟ اے فلاں! انہوں نے جواب دیا: نہیں، یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کی قسم! میرے پاس اتنی گنجائش نہیں ہے: جس

کے ذریعے میں شادی کر سکوں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ اخلاص یاد نہیں ہے۔ اس نے عرض کی: جی ہاں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک تہائی قرآن پاک ہے پھر آپ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ نصر یاد نہیں ہے؟ تو انہوں نے

عرض کی: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن پاک ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں

سورہ الکافرون یاد نہیں ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ ایک چوتھائی قرآن پاک ہے پھر نبی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تمہیں سورہ زلزال یاد نہیں ہے۔ انہوں نے عرض کی: جی ہاں ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ

ایک چوتھائی قرآن پاک ہے (تو تمہارے پاس اتنی نعمت ہے) تو تم شادی کر لو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

2819- تقریبہ الترمذی كما جاء في (التحفة) (١٠١/٥)، حدیث (٥٩٧٠) و ذكره المنذرى في (التروغيب) (٣٥٧/٢) برقمه (٢١٨٢) و الحاكم (٥٦٦/١) وقال: صحيح الاسناد له يعرجاه

2820- تقریبہ الترمذی كما جاء في (التحفة) (٢٢٨/١)، حدیث (٨٧٠) ذكره المنذرى في (التروغيب) (٣٥٨/٢) برقمه (٢١٨٣) و عزاه للترمذی



## بَابُ مَا جَاءَ فِي سُورَةِ الْإِخْلَاصِ

## باب 10: سورہ اخلاص کا بیان

**2821** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالََا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُنَيْمٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ امْرَأَةٍ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَبْعِجْزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ فِي لَيْلَةٍ تِلْكَ الْقُرْآنَ مِنْ قَرَأَ اللَّهُ الْوَاحِدَ الصَّمَدَ فَقَدْ قَرَأَ تِلْكَ

الْقُرْآنَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَأَبِي سَعِيدٍ وَقَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عُمَرَ وَأَبِي مَسْعُودٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ أَحَدًا رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ أَحْسَنَ مِنْ رِوَايَةِ زَائِدَةَ وَتَابِعَهُ عَلِيُّ رِوَايَةِ اسْرَائِيلَ وَالْفُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ وَقَدْ رَوَى لَشُعْبَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الثِّقَاتِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَنْصُورٍ وَاضْطَرَبُوا فِيهِ

﴿﴾ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم لوگ رات کے وقت ایک تہائی قرآن پاک کیوں نہیں پڑھتے؟ جو شخص سورہ اخلاص کی تلاوت کر لے گا تو گویا اس نے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کی۔ اس بارے میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ ہمارے علم میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جس نے زائدہ سے ”احسن“ طور پر اسے نقل کیا ہے۔

اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اس روایت میں ان کی متابعت کی ہے۔

شعبہ اور دیگر ثقہ راویوں نے اس روایت کو منصور کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم ان میں اضطراب ہے۔

**2822** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مَوْلَى لَآلِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَوْ مَوْلَى زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ وَمَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ

2821 اخرجہ النسائی (۱۷۱/۲): کتاب الافتاح: باب: الفضل فی قراءۃ: (قل هو الله احد) (الاخلاص: ۱) حدیث (۹۹۶)، و الدارمی

(۶۱۱/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل قل هو الله احد، و احد (۴۱۸/۵)، و عبد بن حمید ص (۱۰۳)، حدیث (۲۲۲)

2822 اخرجہ النسائی (۱۷۱/۲): کتاب الافتاح: باب: الفضل فی قراءۃ قل هو الله احد، حدیث (۹۹۶)، و احد (۳۰۲/۲، ۵۳۵) و

مالک (۲۰۸/۱): کتاب القرآن: باب: ما جاء فی قراءۃ قل هو الله احد و تبارک الذی بیدہ الملك، حدیث (۱۸)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

تَوْصِيحِ رَاوِي: وَأَبْنُ حُنَيْنٍ هُوَ عُبَيْدُ بْنُ حُنَيْنٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آ رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو سورہ اخلاص کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: واجب ہوگئی۔ میں نے عرض کی: کیا چیز واجب ہوگئی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (اس پڑھنے والے کے لئے) جنت

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اس حدیث کے راوی ابن حنین کا نام عبید بن حنین ہے۔

2823 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو سَهْلٍ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مَائَتِي مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَحَىٰ عَنْهُ ذُنُوبُ خَمْسِينَ سَنَةً إِلَّا أَنْ يَكُونَ

عَلَيْهِ دَيْنٌ

حدیث دیگر: وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مَائَتِي مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ مَائَةً مَرَّةً فَإِذَا كَانَ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ يَقُولُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا عَبْدِي ادْخُلْ عَلَى يَمِينِكَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ

مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ ثَابِتٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص روزانہ دو سو مرتبہ سورہ اخلاص

پڑھے گا اس کے پچاس سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ البتہ اگر اس کے ذمے قرض ہو (تو وہ معاف نہیں ہوگا)

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

”جب کوئی شخص اپنے بستر پر سونے لگے تو اسے دائیں پہلو کے بل سونا چاہئے پھر وہ سورہ اخلاص سو مرتبہ پڑھے“

تو قیامت کے دن اس کا پروردگار اس سے فرمائے گا: اے میرے بندے! تو دائیں طرف سے جنت میں داخل ہو

جا!“

یہ حدیث ثابت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر ”غریب“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ثابت سے نقل کی گئی ہے۔

2823۔ تفردہ البرمذی کہا جاو فی (التحفة) (۱۰۸/۱)، حدیث (۲۸۱)، (۲۸۲) و ذکرہ صاحب (الشکاکة) (۴/۶۶۸ - مرقاة) برقمہ

(۲۱۰۸)، و السنندری فی (الترغیب) (۴۳۹/۲) برقمہ (۲۳۰۸)، و عزاه للترمذی

**2824** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: متن حدیث: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ تَعْدِلُ تِلْكَ الْقُرْآنِ  
حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سورہ اخلاص ایک تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**2825** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: متن حدیث: اخْشَدُوا فَإِنِّي سَافِرٌ عَلَيْكُمْ تِلْكَ الْقُرْآنِ قَالَ فَحَشَدَ مَنْ حَشَدَ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ثُمَّ دَخَلَ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنِّي سَافِرٌ عَلَيْكُمْ تِلْكَ الْقُرْآنِ إِنِّي لَأَرَى هَذَا خَبْرًا جَاءَ مِنَ السَّمَاءِ ثُمَّ خَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي قُلْتُ سَافِرٌ عَلَيْكُمْ تِلْكَ الْقُرْآنِ إِلَّا وَإِنَّهَا تَعْدِلُ تِلْكَ الْقُرْآنِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ  
توضیح راوی: وَأَبُو حَازِمٍ الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اکٹھے ہو جاؤ! تاکہ میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کروں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: کچھ لوگ اکٹھے ہو گئے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور آپ نے سورہ اخلاص کی تلاوت کی پھر آپ تشریف لے گئے تو لوگوں نے اس بارے میں ایک دوسرے سے کچھ کہا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ ارشاد فرمایا تھا: میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کروں گا تو ہمارا یہ خیال ہے: شاید آپ پر وحی نازل ہونے لگی ہے۔ اسی لے (آپ اندر تشریف لے گئے ہیں) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے یہ کہا تھا: میں تمہارے سامنے ایک تہائی قرآن پاک کی تلاوت کروں گا۔ یاد رکھنا! یہ (سورہ اخلاص) ایک تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ابو حازم اشجعی نامی راوی کا نام سلمان ہے۔)

**2826** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ

2824- اخرجه ابن ماجه (۱۲۴۴/۲): كتاب الاذنب: باب: ثواب القرآن حدیث (۳۷۸۷).

2825- اخرجه مسلم (۱۰۸/۲ - الابی) كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: فضل قراءة قل هو الله احد، حدیث (۸۱۲/۲۶۱) واحمد (۴۲۹/۲).

مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ النَّبَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَوْمَهُمْ فِي مَسْجِدِ قُبَاءَ فَكَانَ كُلَّمَا افْتَتِحَ سُورَةٌ يَقْرَأُ لَهُمْ فِي الصَّلَاةِ فَقَرَأَ بِهَا افْتَتَحَ بِقُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ حَتَّى يَفْرَغَ مِنْهَا ثُمَّ يَقْرَأُ بِسُورَةٍ أُخْرَى مَعَهَا وَكَانَ يَصْنَعُ ذَلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَكَلَّمَهُ أَصْحَابُهُ فَقَالُوا إِنَّكَ تَقْرَأُ بِهَذِهِ السُّورَةِ ثُمَّ لَا تَرَى أَنَّهَا تُجْزِيكَ حَتَّى تَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى فَأَمَّا أَنْ تَقْرَأَ بِهَا وَأَمَّا أَنْ تَدْعَهَا وَتَقْرَأَ بِسُورَةٍ أُخْرَى قَالَ مَا أَنَا بِتَارِكِهَا إِنْ أَحْبَبْتُمْ أَنْ أَوْمَكُم بِهَا فَعَلْتُ وَإِنْ كَرِهْتُمْ تَرَكْتُكُمْ وَكَانُوا يَرَوْنَهُ أَفْضَلَهُمْ وَكَرِهُوا أَنْ يَوْمَهُمْ غَيْرَهُ فَلَمَّا آتَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرُوهُ الْخَبَرَ فَقَالَ يَا فَلَانُ مَا يَمْنَعُكَ مِمَّا يَأْمُرُ بِهِ أَصْحَابُكَ وَمَا يَحْمِلُكَ أَنْ تَقْرَأَ هَذِهِ السُّورَةَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ حُبَّهَا أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ مُبَارَكٍ بِنُ فَضَالَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ

أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُحِبُّ هَذِهِ السُّورَةَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ فَقَالَ إِنَّ حُبَّكَ إِيَّاهَا يَدْخِلُكَ الْجَنَّةَ  
**حدیث دیگر:** حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ بِهَذَا

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک انصاری صحابی مسجد ”قبا“ میں لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے۔ وہ نماز کے دوران جس بھی سورت کی تلاوت کرتے تھے اس کے ساتھ سورہ اخلاص ضرور پڑھا کرتے تھے۔ پھر بعد میں دوسری سورت پڑھتے تھے۔ وہ ہر رکعت اسی طرح کیا کرتے تھے۔ ان کے ساتھیوں نے اس بارے میں ان سے بات کی اور ان سے یہ کہا: آپ یہ (سورہ اخلاص) پڑھتے ہیں۔ پھر شاید یہ سمجھتے ہیں: اس کی تلاوت کافی نہیں ہے اور کوئی دوسری سورت بھی پڑھنے لگ جاتے ہیں یا تو آپ اسی پر اکتفا کیا کریں یا پھر اسے پڑھنا چھوڑ دیں اور دوسری سورت پڑھ لیا کریں۔ تو ان صحابی نے کہا میں اسے پڑھنا نہیں چھوڑوں گا اگر تم پسند کرو تو میں اس کی تلاوت کے ہمراہ تمہاری امامت کرتا ہوں اور اگر تمہیں یہ پسند نہیں ہے تو میں تمہیں نماز نہیں پڑھاؤں گا۔ انصار ان صاحب کو اپنے درمیان سب سے افضل سمجھتے تھے اور اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے کہ ان کی بجائے کوئی اور ان کی امامت کرے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے فلاں! تمہارے ساتھی تمہیں جو کہتے ہیں تم نے اس پر عمل کیوں نہیں کیا؟ اور تم ہر رکعت میں اسی سورت کو کیوں پڑھتے ہو؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کے ساتھ تمہاری محبت تمہیں جنت میں داخل کرے گی۔

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے یعنی عبید اللہ بن عمر کی ثابت بنانی سے نقل کردہ روایت کے حوالے سے ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

مبارک بن فضالہ نے اسے ثابت بنانی کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول

اللہ! میں اس سورہ اخلاص سے محبت کرتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری اس سے محبت تمہیں جنت میں داخل کرے گی۔ یہ روایت امام ابو داؤد (سنن ابی داؤد کے مؤلف) نے اپنی سند کے ہمراہ ہمارے سامنے بیان کی تھی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَعْوِذَتَيْنِ

### باب 11: معوذتین کا بیان

2827 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ أَخْبَرَنِي

قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلُهُنَّ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ وَ (قُلْ

أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) إِلَى آخِرِ السُّورَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل کی ہیں، جن کی مثل کوئی آیات دکھائی نہیں دیں۔ وہ سورہ الفلق اور سورہ الناس ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2828 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيْبٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيْحٍ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ

عَامِرٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمَعْوِذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ ہدایت کی، میں ہر نماز کے بعد معوذتین کی

تلاوت کیا کروں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْآنِ

### باب 12: قرآن پاک پڑھنے والے کی فضیلت

2829 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَهَشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ

2827. اخرجہ مسلم (۱۰۹/۳): کتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: فضل قراءة المعوذتين، حدیث (۸۱۴/۲۶۵)، والنسائي (۲۵۴/۸):

کتاب الاستعاذة: باب (—) حدیث (۵۴۴۰) (۱۵۸/۲) کتاب الانتعاش، باب: الفضل من قراءة المعوذتين، حدیث (۹۵۴)، والدارمی

(۴۶۲/۲): کتاب فضائل القرآن: فضل المعوذتين واحمد (۱۰۰، ۱۴۴/۴)

2828. اخرجہ ابو داؤد (۴۷۷/۱): کتاب الصلاة: باب: فی الاستغفار، حدیث (۱۵۲۳)، والنسائي (۶۸/۳): کتاب السهو: باب الامر بقراءة

المعوذات بعد التسليم من الصلاة، حدیث (۱۳۳۶)، واحمد (۲۰۱، ۱۵۵/۴)، وابن خزيمة (۳۷۲/۱)، حدیث (۷۵۵).

بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: اَلِدَى يَسْفِرُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَا هُرِّبَهُ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْهَرَّةِ وَالِدَى يَقْرُوهُ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ فَلَهُ أَجْرَانِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہو اور وہ اسے پڑھنے میں ماہر ہو وہ معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور جو شخص اس کی تلاوت کرتا ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) یہ تلاوت کرنا اس کے لئے مشکل ہو (ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں) اس کے لئے مشقت کا باعث ہو تو اسے دو اجر ملیں گے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2830 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَادَانَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ

ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَسْتَظْهَرَهُ فَأَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَعَهُ فِي عَشْرَةِ مَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ كُلَّهُمْ قَدْ وَجِبَتْ لَهُ النَّارُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ

توضیح راوی: وَحَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پاک پڑھے اسے یاد کرے، اس کے حلال کو حلال سمجھے، اس کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حرام سمجھے تو اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی وجہ سے اس شخص کو جنت میں داخل کرے گا اور اسے اس کے گھر والوں میں سے دس افراد کے بارے میں شفاعت کا منصب دے گا کہ جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔)

حفص بن سلیمان نامی راوی کو علم حدیث میں ”ضعیف“ قرار دیا گیا ہے۔

2829- اخرجہ البخاری (۵۶۰/۸): کتاب التفسیر: باب: سورة عيس، حدیث (۴۹۳۷)، و مسلم (۱۴۰/۳ - الابن): کتاب صلاة المسافرين و قصرها، حدیث (۷۹۸/۲۴۴)، و ابوداؤد (۴۶۰/۱): کتاب الصلاة: باب: فی ثواب قراءۃ القرآن، حدیث (۱۴۵۴)، و ابن ماجہ (۱۲۴۲/۲): کتاب الادب: باب: ثواب القرآن، حدیث (۳۷۷۹)، و الدارمی (۴۴۴/۲): کتاب فضائل القرآن: باب فضل من یقرأ القرآن، واحد (۴۸/۶، ۹۴، ۱۷۰، ۱۹۲، ۲۳۹، ۲۶۶).

2830- اخرجہ ابن ماجہ (۷۸/۱): کتاب المقدمة: باب: فضل من تعلم القرآن و علمه، حدیث (۲۱۶)، و عبد اللہ بن احمد فی (زوائد السند) (۱۴۹/۱۴۸/۱).

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْقُرْآنِ

## باب 13: قرآن پاک کی فضیلت

2831 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ حَمْرَةَ الزِّيَّاتِ عَنْ

أَبِي الْمُخْتَارِ الطَّائِبِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ عَنِ الْحَارِثِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ يَخُوضُونَ فِي الْأَحَادِيثِ فَدَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَلَا تَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ خَاضُوا فِي الْأَحَادِيثِ قَالَ وَقَدْ فَعَلُوا مَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ أَمَا إِنِّي قَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

أَلَا إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةً فَقُلْتُ مَا الْمَخْرُجُ مِنْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا كَانَ قَبْلَكُمْ وَخَيْرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهُ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللَّهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدَى فِي غَيْرِهِ أَضَلَّهُ اللَّهُ وَهُوَ حَبْلُ اللَّهِ الْمَتِينُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ هُوَ الَّذِي لَا تَزِيغُ بِهِ الْأَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْأَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلُقُ عَلَى كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقُضِي عَجَائِبُهُ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنَّ إِذْ سَمِعْتُهُ حَتَّى قَالُوا (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَأَمَّا بِيهِ) مَنْ قَالَ بِهِ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهِ أُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهِ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا إِلَيْهِ هَدَى إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ خُذْهَا إِلَيْكَ يَا أَعْوَرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَاسْنَادُهُ مَجْهُولٌ وَفِي الْحَارِثِ مَقَالٌ

◆◆ حارث اعور بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں آیا تو وہاں لوگ بات چیت میں مصروف تھے۔ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! کیا آپ نے لوگوں کو ملاحظہ فرمایا ہے: وہ بات چیت میں مصروف ہیں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا وہ لوگ ایسا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، عنقریب ایک فتنہ آئے گا تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس سے بچنے کا راستہ کیا ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ اس میں تم سے پہلے لوگوں کی خبریں ہیں اور تمہارے بعد والوں کی بھی خبریں ہیں اور جو لوگ تمہارے زمانے کے ہیں۔ ان کے بارے میں حکم ہے اور یہ ”فصل“ ہے کوئی مذاق نہیں ہے، جو شخص تکبر کی وجہ سے اسے ترک کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا اور جو شخص اس کی بجائے کہیں اور سے ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے گمراہ رہنے کر دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوطی ہے۔ یہ حکمت والا تذکرہ ہے اور یہ صراط مستقیم ہے جسے نفسانی خواہشات ٹیڑھا نہیں کر سکتیں اور زبانیں اس میں التباس پیدا نہیں کر سکتی ہیں اور اہل علم اس سے سیر نہیں ہوتے اور بکثرت تلاوت کرنے سے بھی یہ پرانا نہیں ہوتا۔ اس کے عجائبات ختم نہیں ہوں گے۔

یہ وہی ہے: جسے سننے کے بعد جن یہ کہنے پر مجبور ہوئے۔

”ہم نے قرآن پاک کو سنا ہے یہ حیرت انگیز چیز ہے جو ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں“ جو شخص اس کے مطابق بات کرے گا، سچ کہے گا، جو شخص اس پر عمل کرے گا، اسے اجر دیا جائے گا اور جو شخص اس کے مطابق فیصلہ دے گا، وہ انصاف سے کام لے گا اور جو شخص اس کی طرف دعوت دے گا۔ اسے صراط مستقیم کی طرف ہدایت دی گئی، تم اسے حاصل کر لو۔

(پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) اے عورت! تم مجھ سے (اس حدیث کو) حاصل کر لو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف منہ سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔ اس کی سند مجہول ہے۔

حارث نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ الْقُرْآنِ

### باب 14: قرآن پاک کی تعلیم دینا

2832 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ النَّبَّاسُ شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ

سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فَذَلِكَ الَّذِي أَقْعَدَنِي مَقْعِدِي هَذَا وَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ حَتَّى بَلَغَ الْحِجَابَ

ابن يونس

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔

ابو عبد الرحمن نامی راوی بیان کرتے ہیں: اسی وجہ سے میں یہ کام کر رہا ہوں۔ (قرآن پاک کی تعلیم دے رہا ہوں)

امام ترمذی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ صاحب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے زمانے سے لے کر حجاج بن یوسف کے زمانے تک قرآن پاک کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔

2832 اخرجه البخاری (۶۹۲/۸): کتاب فضائل القرآن: باب: خیرکم من تعلم القرآن وعلیہ، حدیث (۵۰۲۷)، (۵۰۲۸)، و ابو داؤد (۴۶۰/۱): کتاب الصلاة: باب فی ثواب قراءۃ القرآن، حدیث (۱۴۵۲)، و ابن ماجہ (۷۶/۱): کتاب المقدمة: باب: فضل من تعلم القرآن وعلیہ، حدیث (۲۱۱، ۲۱۲)، و الدارمی (۴۳۷/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: خیرکم من تعلم القرآن وعلیہ، و احد (۵۷/۱)، (۵۸)



(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2833** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَانَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

حَلَّمَ حَدِيثًا: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: هَكَذَا رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُفْيَانَ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ وَقَدْ

رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ

عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهَكَذَا ذَكَرَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ غَيْرَ مَرَّةٍ عَنْ عَلْقَمَةَ

بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ

بَشَّارٍ وَأَصْحَابُ سُفْيَانَ لَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَهُوَ أَصَحُّ

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ زَادَ شُعْبَةُ فِي إِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ سَعْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ وَكَانَ حَدِيثُ سُفْيَانَ أَصَحُّ قَالَ

عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ مَا أَحَدٌ يَعْدِلُ عِنْدِي شُعْبَةَ وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانُ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ

قَالَ أَبُو عِيسَى: سَمِعْتُ أَبَا عَمَّارٍ يَذْكُرُ عَنْ وَكَيْعٍ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانَ أَحْفَظُ مِنِّي وَمَا حَدَّثَنِي سُفْيَانُ

عَنْ أَحَدٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِي

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَسَعْدِ

﴿﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سب سے بہتر (راوی کو شک

ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) سب سے زیادہ فضیلت رکھنے والا شخص وہ ہے جو قرآن پاک کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عبدالرحمن بن مہدی نے اسے اسی طرح نقل کیا ہے اور دیگر راویوں نے بھی اسے سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے، علقمہ

بن مرثد کے حوالے سے، ابو عبدالرحمن کے حوالے سے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

سفیان نامی راوی نے اس کی سند میں سعد بن عبیدہ سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

یحییٰ بن سعید القطان نے اس حدیث کو سفیان کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

شعبہ نے اسے علقمہ بن مرثد کے حوالے سے، سعد بن عبیدہ کے حوالے سے، ابو عبدالرحمن کے حوالے سے، حضرت عثمان

غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔

یہ بات محمد بن بشار نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے، سفیان کے حوالے سے اور شعبہ کے حوالے سے ہمارے سامنے روایت کی ہے۔

محمد بن بشار کہتے ہیں: یحییٰ بن سعید نے سفیان اور شعبہ کے حوالے سے ایک سے زیادہ مرتبہ اسے علقمہ بن مرثد کے حوالے سے سعد بن عبیدہ کے حوالے سے، ابو عبد الرحمن کے حوالے سے، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

محمد بن بشار نے یہ بات بھی بیان کی ہے: سفیان کے شاگرد اس حدیث کی سند میں سفیان کے سعد بن عبیدہ سے نقل کرنے کا تذکرہ نہیں کرتے۔

محمد بن بشار فرماتے ہیں: یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شعبہ نے اس کی سند میں سعد بن عبیدہ کا ذکر اضافی کیا ہے۔

گویا کہ سفیان کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

علی بن عبد اللہ فرماتے ہیں: پہلے یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے۔ میرے نزدیک کوئی بھی شخص شعبہ کا ہم پلہ نہیں ہے لیکن جب سفیان ان کی رائے کے خلاف نقل کریں تو میں سفیان کے قول کو اختیار کرتا ہوں۔

میں نے ابو عمار کو کوچ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: شعبہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ سفیان مجھ سے بڑے حافظ حدیث ہیں۔ سفیان نے جب بھی کسی بھی راوی کے حوالے سے مجھے جو بھی روایت سنائی۔ بعد میں جب میں نے ان سے سوال کیا: تو میں نے انہیں اسی طرح پایا جیسے انہوں نے پہلے مجھے حدیث سنائی تھی۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

**2834** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ النَّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پاک کا علم حاصل کرے اور اس کی تعلیم دے۔

اس حدیث حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کو ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو عبد الرحمن بن اسحاق نے بیان کی ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنَ الْقُرْآنِ مَالَهُ مِنَ الْآجِرِ

باب 15: جو شخص قرآن پاک کا ایک حرف پڑھے اسے کتنا اجر ملے گا؟

2835 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ الْحَنْفِيُّ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ عُمَانَ عَنْ أَيُّوبَ

بْنِ مُوسَى قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرظِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الْم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلاَمٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ

اسناد دیگر: وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَرَوَاهُ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ تَوْصِيحٌ رَاوَى: سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ يَقُولُ بَلَّغْنِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرظِيِّ وُلِدَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ يُكْنَى أبا حَمْزَةَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ کی کتاب کا ایک حرف پڑھے اسے اس کے عوض میں ایک نیکی ملے گی اور ایک نیکی دس گنا کے برابر ہوتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا: ”الم“ ایک حرف ہے، بلکہ ”ا“ ایک حرف ہے ”ل“ ایک حرف ہے اور ”م“ ایک حرف ہے۔

یہی حدیث دیگر سند کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کی گئی ہے۔

اسے ابواخوص نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس روایت کو بعض راویوں نے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے اور بعض راویوں نے اسے ”موقوف“ حدیث کے طور پر نقل کہا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ تھیہ بن سعید نے

یہ بات بیان کی ہے: وہ فرماتے ہیں: مجھے یہ پتہ چلا ہے: اس کے راوی محمد بن کعب قرظی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوئے تھے۔

محمد بن کعب قرظی نامی راوی کی کنیت ابو حمزہ ہے۔

2836 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2835. تفرده الترمذی کیا جاء فی (التحفة الاشرف) (۱۳۸/۷) حدیث (۹۵۴۷) و ذکرہ السیوطی فی (الدارالمنثور) (۲۲/۱) و عزاہ

للبخاری فی (التاریخ) و الترمذی و صححہ، و ابن الصریس، و حمد بن نصر، و ابن الانباری فی (المصاحف) و الحاکم و صححہ، و ابن مردویہ

و ابودر الہروی فی (فضائلہ) و البیہقی، فی (الشعب، عن ابن مسعود

**متن حدیث:** مَا آذَنَ اللَّهُ لِعَبْدٍ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ رَكْعَتَيْنِ يُصَلِّيهِمَا وَإِنَّ الْبِرَّ لَيَدْرُ عَلَى رَأْسِ الْعَبْدِ مَا دَامَ فِي صَلَاتِهِ وَمَا تَقَرَّبَ الْعِبَادُ إِلَى اللَّهِ بِمِثْلِ مَا خَرَجَ مِنْهُ قَالَ أَبُو النَّضْرِ يَعْنِي الْقُرْآنَ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
**توضیح راوی:** وَبُكَوْرُ بْنُ حُنَيْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَتَرَكَهُ فِي الْخَيْرِ أَمْرِهِ  
**اختلاف روایت:** وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

﴿﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کسی بندے کی کسی بھی بات کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا۔ جتنا وہ دو رکعات (میں کی گئی تلاوت) کو سنتا ہے۔ بندہ وہ دو رکعات ادا کرتا ہے اور اس دوران نیکی بندے کے سر پر چھڑکی جاتی ہے۔ جب تک وہ اس نماز میں مصروف رہتا ہے اور بندہ کسی بھی عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب حاصل نہیں کرتا جتنا اس چیز کے ذریعے کرتا ہے جو اس کی ذات کی طرف سے آئی ہے۔  
 ابو نضر نامی راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد قرآن پاک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
 بکر بن حنیس نامی راوی کے بارے میں ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ نے کلام کیا ہے اور آخر کار اسے ”متروک“ قرار دیا ہے۔  
 یہی روایت ”زید بن ارطاة اور جبیر بن نفیل کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

**2837 سند حدیث:** حَدَّثَنَا بِذَلِكَ اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ مَعَاوِيَةَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
**متن حدیث:** إِنَّكُمْ لَنْ تَرَجِعُوا إِلَى اللَّهِ بِأَفْضَلِ مِمَّا خَرَجَ مِنْهُ يَعْنِي الْقُرْآنَ  
 حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو چیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے تم اس سے زیادہ فضیلت والی کوئی دوسری چیز لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں جاؤ گے۔ (راوی کہتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد قرآن تھی۔

(یعنی جب تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں واپس جاؤ گے تو تمہارے نامہ اعمال میں سب سے زیادہ فضیلت والی چیز قرآن مجید سے متعلق نیکیاں ہوں گی۔)

**2837/1 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي طَيِّبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

2836- أخرجه احمد (۲۶۸/۵).

2837- أخرجه الحاكم (۴۴۱/۲) مطولاً وقال: صحيح الاسناد ولم يعرجاه

2837/1- أخرجه الدارمي (۴۲۹/۲): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل من قرأ القرآن، و احمد (۲۲۳/۱)

متن حدیث: إِنَّ الَّذِي لَيْسَ فِي جَوْفِهِ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ كَأَلْبَيْتِ الْخَرْبِ  
حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جس شخص کے ذہن میں قرآن پاک کا کوئی بھی حصہ نہ ہو۔ اس کی مثال اجڑے ہوئے گھر کی طرح ہے۔  
 (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2838 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ

بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
متن حدیث: يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ أَقْرَأُ وَأَرْتَقِ وَرَتَّلْ كَمَا كُنْتَ تُرْتَلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ الْآخِرِ  
آيَةٌ تَقْرَأُ بِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ  
 ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قرآن پاک کے حافظ سے کہا جائے گا: تم تلاوت شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو اور اسی طرح ٹھہر، ٹھہر کر پڑھو! جیسے تم دنیا میں ٹھہر، ٹھہر کر پڑھتے تھے۔ تمہاری منزل وہ ہوگی جب تم آخری آیت کو تلاوت کرو گے۔  
 (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
 یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔)

2839 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ عَنْ

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
متن حدیث: يَجِيءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ حَلِّهِ فَيَلْبَسُ تَاجَ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ زِدْهُ  
فَيَلْبَسُ حُلَّةَ الْكِرَامَةِ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَبِّ ارْضَ عَنْهُ فَيَرْضَى عَنْهُ فَيَقَالُ لَهُ أَقْرَأُ وَأَرَقُ وَتَزَادُ بِكُلِّ آيَةٍ حَسَنَةً  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي  
صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الصَّمَدِ عَنْ شُعْبَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کے دن قرآن پاک کا حافظ

2838- اخرجہ ابوداؤد (۴/۶۳۱): کتاب الصلاة: باب: استحباب الترتیل من القراءة، حدیث (۱۴۶۴)، واحد (۱۹۲/۲)۔

2839- اخرجہ احمد (۴۷۱/۲)۔

آئے گا وہ قرآن پاک عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اسے خلعت فاخرہ سے نواز! تو اس حافظ قرآن کو عزت کا تاج پہنایا جائے گا پھر وہ (قرآن پاک) عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! اس میں اضافہ کر! تو اس شخص کو کرامت کا جوڑا پہنایا جائے گا پھر (وہ قرآن پاک) عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! تو اس سے راضی ہو جا! تو اللہ تعالیٰ اس بندے سے راضی ہو جائے گا۔ پھر اس (حافظ قرآن) کو کہا جائے گا: تم قرأت کرنا شروع کرو اور (جنت کے درجات پر) چڑھنا شروع کرو (اور اس تلاوت کے دوران ہر آیت کے عوض میں ایک نیکی مزید ملے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ تاہم یہ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر منقول نہیں ہے۔

ہمارے نزدیک یہ عبدالصمد کی شعبہ سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

**2840** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَكَمِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ حَنْطَبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ أَبِي أُجُورٍ أُمَّتِي حَتَّى الْقَدَاةِ يُخْرِجُهَا الرَّجُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ وَعُرِضَتْ عَلَيَّ ذُنُوبُ  
أُمَّتِي فَلَمْ أَرْ ذَنْبًا أَكْبَرَ مِنْ سُورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ أَوْ آيَةٍ أَوْتِيهَا رَجُلٌ ثُمَّ نَسِيَهَا  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

قول امام بخاری: قَالَ وَذَاكَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَاسْتَفْرَبَهُ قَالَ مُحَمَّدٌ وَلَا أَعْرِفُ  
لِلْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَوْلَهُ حَدَّثَنِي مَنْ شَهِدَ  
خُطْبَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قول امام دارمی: قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَقُولُ لَا نَعْرِفُ لِلْمُطَّلِبِ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ  
مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَأَنْكَرَ عَلَيَّ بْنُ الْمَدِينِيِّ أَنْ يَكُونَ الْمُطَّلِبُ سَمِعَ مِنْ  
أَنَسٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے سامنے میری امت کے اجر پیش کئے گئے یہاں تک کہ اس تکے کو بھی پیش کیا گیا، جو کسی شخص نے مسجد میں سے نکالا تھا، پھر میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے اس سے بڑا گناہ اور کوئی نہیں دیکھا کہ قرآن پاک کی کوئی سورت یا آیت جس کا علم کسی شخص کو دیا گیا ہو پھر وہ شخص اسے بھول جائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ میں نے اس روایت کے بارے میں محمد بن اسماعیل (امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ) سے گفتگو کی تو وہ اس سے واقف نہیں تھے۔ انہوں نے اسے

2840. اخرجه ابو داؤد (۱۷۹/۱)، کتاب الصلاة: باب: من کنس المسجد، حدیث (۴۶۱)، وابن خزیمہ (۲۷۱/۲)، حدیث (۱۲۹۷).

”غریب“ قرار دیا ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق مطلب بن عبد اللہ نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی سے حدیث کا سماع نہیں کیا، صرف ایک روایت ہے جس کے بارے میں خود انہوں نے یہ کہا ہے: مجھے یہ حدیث ان صاحب نے سنائی ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبے میں موجود تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) میں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن (یعنی امام دارمی) کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے ہمارے علم کے مطابق مطلب نامی راوی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی بھی صحابی سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

امام دارمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: علی بن مدینی نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ مطلب نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہے۔

**2841 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى قَاصٍ يَقْرَأُ ثُمَّ سَأَلَ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

**متن حدیث:** مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلَيْسَ سَأَلَ اللَّهَ بِهِ فَإِنَّهُ سَيَجِيءُ أَقْوَامٌ يَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ يَسْأَلُونَ بِهِ النَّاسَ تَوْضِيحَ رَاوِي: وَقَالَ مُحَمَّدُ وَهَذَا خَيْثَمَةُ الْبَصْرِيُّ الَّذِي رَوَى عَنْهُ جَابِرُ الْجَعْفِيُّ وَكَانَ هُوَ خَيْثَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَخَيْثَمَةُ هَذَا شَيْخٌ بَصْرِيُّ يُكْنَى أَبَا نَصْرٍ قَدْ رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَحَادِيثَ وَقَدْ رَوَى جَابِرُ الْجَعْفِيُّ عَنْ خَيْثَمَةَ هَذَا أَيْضًا أَحَادِيثَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ

◀◀ حسن نامی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا گزر ایک قاری کے پاس سے ہوا۔ جو تلاوت کر رہا تھا، تو اس نے (یہ قرأت سنا کر) کچھ مانگا تو حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور ارشاد فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جو شخص قرآن پاک پڑھے تو وہ اس کے عوض میں صرف اللہ تعالیٰ سے مانگے، عنقریب کچھ لوگ آئیں گے جو قرآن پاک پڑھیں گے اور قرآن پاک کے عوض میں لوگوں سے مانگیں گے۔ محمود کہتے ہیں: خیشمہ بصری نامی راوی وہ ہیں جن کے حوالے سے جابر جعفی نے روایات نقل کی ہیں یہ صاحب خیشمہ بن عبد الرحمن نہیں ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ خیشمہ نامی یہ راوی بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں اور ان کی کنیت ابو نصر ہے۔ انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ جابر جعفی نے ان خیشمہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ اس کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

**2842** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا أَبُو قُرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ

أَبِي الْمُبَارَكِ عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ عَنِّي: مَا آمَنَ بِالْقُرْآنِ مِنْ اسْتَحْلَ مَحَارِمَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي

اِخْتِلافِ سِنْدٍ: وَقَدْ خُولِفَ وَكَيْعٌ فِي رِوَايَتِهِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَبُو قُرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ الرَّهَاقِيُّ لَيْسَ بِحَدِيثِهِ

بِأَسِّ إِلَّا رِوَايَةَ ابْنِهِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَرَوِي عَنْهُ مَنَاكِبَرٌ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ عَنْ أَبِيهِ هَذَا الْحَدِيثَ فَرَادَ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ

مُجَاهِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ صُهَيْبٍ وَلَا يُتَابَعُ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَلَى رِوَايَتِهِ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَأَبُو الْمُبَارَكِ

رَجُلٌ مَجْهُولٌ

﴿﴾ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص قرآن پاک کی حرام کی ہوئی

اشیاء کو حلال سمجھے تو اس نے قرآن پاک پر ایمان نہیں رکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند زیادہ مستند نہیں ہے۔

اس کی روایت میں وکیع کی مخالفت کی گئی ہے۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: ابو قروہ یزید بن سنان رهاوی نامی راوی کی نقل کردہ روایت میں کوئی حرج نہیں ہے۔

ماسوائے ان روایات کے جو ان کے صاحب زادے محمد نے ان کے حوالے سے نقل کی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے: وہ لڑکا ان کے

حوالے سے ”منکر“ روایات نقل کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: محمد بن یزید نے اپنے والد کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے اور اس کی سند میں یہ

بات نقل کی ہے: یہ مجاہد کے حوالے سے، سعید بن مسیب کے حوالے سے، حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

محمد بن یزید کی اس روایت میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

یہ صاحب ”ضعیف“ ہیں۔

ابو المبارک نامی راوی مجہول ہیں۔

**2843** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ

مَعْدَانَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ مَرْثَةَ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

2842- تفریدہ الترمذی کہا جاوا فی (التحفة الاشراف) (۲۰۱/۴)، حدیث (۴۹۷۲)، و ذکرہ الترمذی فی (الترغیب) (۱۶۹/۱) برقمہ

(۲۱۱) و عزاء للترمذی، و صاحب (الشکاة) (۷۰۲/۴ - مرقاة) حدیث (۲۲۰۳) و عزاء للترمذی

2843- اخرجه ابوداؤد (۴۲۴/۱): کتاب الصلاة: باب: رفع الصوت بالقراءة فی الصلاة، حدیث (۱۳۳۳) و النسائی (۲۲۵/۳): کتاب قیام

اللیل و تطوع النهار: باب: فضل السر علی الجهر، حدیث (۱۶۶۳)، (۸۰/۵): کتاب الزکاة: باب: السر بالصدقة، حدیث (۲۵۶۱)، و ابن

(۲۰۱، ۱۵۸، ۱۵۱/۴)



متن حدیث: الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اَلْوَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ اَنَّ الَّذِي يُسِرُّ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ اَفْضَلُ مِنَ الَّذِي يَجْهَرُ بِقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ لِاَنَّ صَدَقَةَ الْمُسِرِّ اَفْضَلُ عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ صَدَقَةِ الْعَلَانِيَةِ وَاِنَّمَا مَعْنَى هَذَا عِنْدَ اَهْلِ الْعِلْمِ لِكَيْ يَأْمَنَ الرَّجُلُ مِنَ الْعُجْبِ لِاَنَّ الَّذِي يُسِرُّ الْعَمَلُ لَا يُخَافُ عَلَيْهِ الْعُجْبُ مَا يُخَافُ عَلَيْهِ مِنَ عِلَانِيَتِهِ

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے بلند آواز میں تلاوت کرنے والا اعلانیہ طور پر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے اور پست آواز میں تلاوت کرنے والا چھپ کر صدقہ کرنے والے کی مانند ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: جو شخص پست آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے وہ اس سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے جو بلند آواز میں قرآن پاک کی تلاوت کرتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے: اہل علم کے نزدیک اعلانیہ طور پر صدقہ دینے کے مقابلے میں پوشیدہ طور پر صدقہ دینا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

اہل علم کے نزدیک اس حدیث کا مفہوم یہ ہے: آدمی اس طرح خود پسندی سے محفوظ ہو جاتا ہے، کیونکہ جو شخص پوشیدہ طور پر عمل کرے گا اسے اس بارے میں خود پسندی کا اندیشہ نہیں ہوگا، جو اعلانیہ طور پر عمل کرنے میں ہوگا۔

2844 سند حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ عَلَى فِرَاشِهِ حَتَّى يَقْرَأَ بِنِي إِسْرَائِيلَ وَالزُّمَرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

تَوْصِيحُ رَاوِي: وَأَبُو لُبَابَةَ شَيْخٌ بَصْرِيُّ قَدْ رَوَى عَنْهُ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ غَيْرَ حَدِيثٍ وَيُقَالُ اسْمُهُ مَرْوَانٌ

قَوْلُ إِمَامِ بَخَارِيِّ: أَخْبَرَنِي بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فِي كِتَابِ التَّارِيخِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورہ بنی اسرائیل اور سورہ ”زمر“ کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابولبابہ نامی راوی بصرہ کے بزرگ ہیں۔

حماد بن زید نے ان کے حوالے سے کئی روایات نقل کی ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام ”مروان“ ہے۔

یہ بات امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب ”التاریخ“ میں نقل کی ہے۔

**2845** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا بِقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ اللَّهَ حَدَّثَهُ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ الْمَسْبُوحَاتِ قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَهُ وَيَقُولُ إِنَّ فِيهَا آيَةً

مَخْرَجٌ مِنَ آيَةِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عریاض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ”سُبْح“ سے شروع ہونے والی سورتوں کو

سونے سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے: ان میں ایک آیت ایسی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**2846** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو

الْعَلَاءِ الْخَفَّافُ حَدَّثَنِي نَافِعُ ابْنُ أَبِي نَافِعٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ وَقَرَأَ

ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنَ الْخَشْرِ وَكَمَّلَ اللَّهُ بِهِ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ يُصَلُّونَ عَلَيْهِ حَتَّى يُمَسِيَ وَإِنْ مَاتَ فِي

ذَلِكَ الْيَوْمِ مَاتَ شَهِيدًا وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي كَانَ بِتِلْكَ الْمَنْزِلَةِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو بھی شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ

پڑھے۔

”میں سننے والے اور علم رکھنے والے اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے پناہ مانگتا ہوں“

پھر وہ شخص سورہ حشر کی آخری تین آیات کی تلاوت کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ستر ہزار فرشتے مقرر کر دے گا جو شام

تک اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہیں گے اگر وہ شخص اس دن میں فوت ہو جاتا ہے تو وہ شہید کی موت مرے گا۔ اگر کوئی شخص شام وقت ایسا کر لے تو اسے بھی یہی فضیلت حاصل ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 16: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کیسی تھی؟

**2847** سند حدیث: حَدَّثَنَا فُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ

مَمْلُوكٍ

2845- أخرجه ابوداؤد (۲/۷۲۴): كتاب الادب: باب: ما يقول عن النور، حديث (۵۰۰۵۷)، واحمد (۱۲۸/۴)

2846- أخرجه الدارمي (۲/۴۰۸): كتاب فضائل القرآن: باب: فضل حمد الدخار، واحمد (۲۶/۵)

متن حدیث: اِنَّهُ سَالَ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قِرَاءَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَاتِهِ فَقَالَتْ مَا لَكُمْ وَصَلَاتَهُ كَانَ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى ثُمَّ يَصَلِّيْ قَدْرَ مَا نَامَ ثُمَّ يَنَامُ قَدْرَ مَا صَلَّى حَتَّى يُصْبِحَ ثُمَّ نَعَتَتْ قِرَاءَتَهُ فَاِذَا هِيَ تَنَعَتْ قِرَاءَةَ مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ اِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلُوكٍ عَنْ اُمَّ سَلَمَةَ

اِخْتِلَافٍ رَوَيْتُ: وَقَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ اُمَّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ وَحَدِيثُ لَيْثٍ اَصْحَحُ

یعلیٰ بن مملک بیان کرتے ہیں: انہوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت اور (نفل) نماز کے بارے میں دریافت کیا، تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا انہوں نے جواب دیا: تمہارا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے کیا واسطہ؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل بھی ادا کیا کرتے تھے اور اتنی دیر کے لئے سو بھی جایا کرتے تھے، جتنی دیر آپ نے نوافل ادا کئے ہوتے تھے پھر آپ اتنی دیر سو جاتے تھے، جتنی دیر آپ نے نوافل ادا کئے ہوتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی تھی۔

پھر سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کے بارے میں بتایا: تو انہوں نے اس قرأت کی خوبی یہ بیان کی کہ اس میں ایک ایک حرف واضح ہوتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف لیث بن سعد کی ابن ابوملیکہ کے حوالے سے، یعلیٰ بن مملک کے حوالے سے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرأت میں حروف کو الگ الگ کر کے پڑھا کرتے تھے۔

لیث کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

2848 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ هُوَ رَجُلٌ

بَصْرِيٌّ قَالَ

متن حدیث: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ وَتِرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ يُوتِرُ مِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ مِنْ آخِرِهِ فَقَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَصْنَعُ رَبِّمَا أَوْ تَرَمِنْ أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرَبِّمَا أَوْ تَرَمِنْ آخِرِهِ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً فَقُلْتُ كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَتُهُ أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَاءَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رَبِّمَا أَسْرًا وَرَبِّمَا جَهْرًا قَالَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً قُلْتُ فَكَيْفَ كَانَ يَصْنَعُ فِي الْجَنَابَةِ أَكَانَ يَغْتَسِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ فَرَبِّمَا اغْتَسَلَ فَنَامَ وَرَبِّمَا

2847- أخرجه ابوداؤد (٤٦٣/١): كتاب الصلاة: باب: استحباب العزيم من القراءة، حديث (١٤٦٦)، والنسائي (١٨١/٢)، كتاب

الافتتاح: باب: تزيين القرآن بالصوت، حديث (١٠٢٢)، والنسائي (٢١٤/٣): كتاب قيام الليل وتطوع النهار: باب: ذكر صلاة رسول الله

علي الله عليه وسلم بالليل، حديث (١٦٢٩)، واحمد (٢٩٤/٦، ٣٠٨، ٣٠٠)، وابن خزيمة (١٨٨/٢)، حديث (١١٥٨).

تَوْضًا فَلَمَّا قَلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ عبد اللہ بن ابوقیس بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی اکرم ﷺ کی وتر کی نماز کے بارے میں دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ کس وقت وتر ادا کرتے تھے؟ رات کے ابتدائی حصے میں یا آخری حصے میں تو انہوں نے جواب دیا: ہر وقت میں کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ رات کے ابتدائی حصے میں ادا کر لیتے تھے اور بعض اوقات رات کے آخری حصے میں وتر ادا کرتے تھے تو میں نے کہا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں کشادگی رکھی ہے پھر میں نے دریافت کیا۔ نبی اکرم ﷺ کی قرأت کس طرح ہوتی تھی؟ کیا آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے؟ یا بلند آواز میں کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا: ہر طرح کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ پست آواز میں قرأت کرتے تھے اور بعض اوقات بلند آواز میں کر لیتے تھے تو راوی کہتے ہیں: میں نے کہا ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے اس معاملے میں بھی کشادگی رکھی ہے۔ راوی کہتے ہیں پھر میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ جنابت کی صورت میں کیا کرتے تھے؟ کیا آپ سونے سے پہلے غسل کر لیتے تھے یا غسل کیے بغیر ہی سو جایا کرتے تھے؟ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: ہر طرح کر لیتے تھے۔ بعض اوقات آپ پہلے غسل کرتے تھے اور پھر سوتے تھے بعض اوقات صرف وضو کر کے سو جایا کرتے تھے۔ میں نے کہا: ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے اس معاملے میں کشادگی رکھی ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

2849 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ

بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْرِضُ نَفْسَهُ بِالْمَوْقِفِ فَقَالَ لَا رَجُلٌ يَحْمِلُنِي إِلَى قَوْمِهِ

فَإِنْ قَرَيْتُمْ قَدْ مَنَعُونِي أَنْ أُبَلِّغَ كَلَامَ رَبِّي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ابتدائے اسلام میں تبلیغ کے لئے) نبی اکرم ﷺ میدان عرفات میں لوگوں کے سامنے جاتے تھے اور یہ فرماتے تھے: کیا کوئی شخص مجھے اپنی قوم کے پاس لے کر جائے گا، کیونکہ قریش نے مجھے

اس بات سے روکنے کی کوشش کی ہے میں اپنے پروردگار کے کلام کی تبلیغ کروں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب صحیح“ ہے۔

2850 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا شَهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ

بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

2849- اخرجہ ابوداؤد (۶۴۷/۲): کتاب السنة: باب: من القرآن، حدیث (۴۷۳۴).

2850- اخرجہ الدارمی (۴۴۱/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل کلام اللہ.

وَسَلَّمَ:

متن حدیث: یَقُولُ: الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ وَذِكْرِي عَنْ مَسْأَلَتِي أَعْطَيْتَهُ أَفْضَلَ مَا أُعْطِيَ السَّائِلِينَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللَّهِ عَلَى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◀◀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جس شخص کو قرآن پاک میرا ذکر کرنے سے اور مجھ سے مانگنے سے مشغول رکھے، میں اسے اس سے زیادہ افضل عطا کروں گا، جو مانگنے والوں کو عطا کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو تمام کلاموں پر وہی فضیلت حاصل ہے جو اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوق پر حاصل ہے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)



## کتاب القراءات عن رسول الله ﷺ

(مختلف طرح کی) قرأت کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

### باب فی فاتحۃ الكتاب

#### باب ۱: سورہ فاتحہ

2851 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي

مَلِيكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ قِرَائَتَهُ يَقُولُ

(الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) ثُمَّ يَقِفُ (الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرُؤُهَا (مَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَبِهِ يَقْرَأُ أَبُو عُبَيْدٍ وَيَخْتَارُهُ وَهَكَذَا رَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَمَوِيُّ وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ لِأَنَّ اللَّيْثَ بْنَ سَعْدٍ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ يَعْلى بْنِ مَمْلُوكٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا وَصَفَتْ قِرَاءَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرْفًا حَرْفًا وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ اللَّيْثِ وَكَانَ يَقْرَأُ (مَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ)

◀◀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ قرأت میں وقف کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ پہلے (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) پڑھتے تھے پھر ٹھہر جاتے تھے پھر (الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) پڑھتے پھر ٹھہر جاتے۔

نبی اکرم ﷺ اس آیت کو اس طرح پڑھتے تھے۔ (مَلِكِ يَوْمَ الدِّينِ)

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ابو عبید نے اس کے مطابق قرأت کی ہے اور اسے ہی اختیار کیا ہے۔

یحییٰ بن سعید اموی اور دیگر حضرات نے ابن جریج کے حوالے سے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے یعلیٰ کے حوالے سے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح نقل کیا ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی قرأت کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ بتایا: آپ ﷺ

الگ الگ کر کے پڑھتے تھے۔ لیث کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

2851. اخرجہ ابوداؤد (۴۳۳/۲): کتاب الحروف و القرآن: باب: (۱)، حدیث (۴۰۰۱)، و احمد (۳۰۲/۶، ۳۲۳)، و ابن خلیفہ (۲۴۸/۱)، حدیث (۴۹۳) من طریق بن ملیکہ عن ام سلمة

لیٹ کی نقل کردہ روایت میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔ نبی اکرم ﷺ یہ آیت یوں پڑھتے: (مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ)  
**2852** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُؤَيْدِ الرَّمْلِيِّ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَرَاهُ قَالَ وَعُثْمَانَ كَانُوا يَقْرَأُونَ

(مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا

مِنْ حَدِيثِ هَذَا الشَّيْخِ أَيُّوبَ بْنِ سُؤَيْدِ الرَّمْلِيِّ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْرَأُونَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ)

وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا

بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا يَقْرَأُونَ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ)

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (راوی بیان کرتے

ہیں: میرا خیال ہے انہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بھی تذکرہ کیا ہے) یہ آیت اس طرح پڑھا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ہم زہری کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کردہ اس روایت کو صرف شیخ ایوب بن سوید رملی کی بیان کردہ روایت کے

طور پر جانتے ہیں۔

زہری کے بعض شاگردوں نے اس روایت کو زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم ﷺ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) پڑھتے تھے۔

امام ابورزاق نے حامر کے حوالے سے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے، نبی اکرم ﷺ،

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ (مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ) پڑھا کرتے تھے۔

**2853** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ أَبِي عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ) حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرِ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

2852- تقریبہ الترمذی کہا جاتا ہے فی (الصفحة) (۴۰۰/۱)، حدیث (۱۵۷۰)، وذكره النوهوى فی (الدارالمنثور) (۳۸/۱) وعزاه لاحمد فی

(الزهدي)، و الترمذی، و ابن ابی داؤد، و ابن الانباری، عن انس۔

2853- اخرجہ ابو داؤد (۴۲۷/۲): کتاب الحروف و القراءات: باب: (۱)، حدیث (۳۹۷۶)، (۴۲۸/۲)، حدیث (۳۹۷۷)، و احمد

(۲۱۵/۳)

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَأَبُو عَلِيٍّ بْنُ يَزِيدَ هُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ

حکم حدیث: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدٌ تَفَرَّدَ ابْنُ الْمُبَارَكِ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَهَكَذَا قَرَأَ أَبُو عُبَيْدٍ

(وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ) اتِّبَاعًا لِهَذَا الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)

سوید بن نصر نامی راوی بیان کرتے ہیں، ابن مبارک نے یونس بن یزید کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ اس کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو علی بن یزید، یونس بن یزید کے بھائی تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

امام بخاری نے یہ بات بیان کی ہے، اس روایت کو یونس سے نقل کرنے میں عبداللہ بن مبارک منفرد ہیں۔

ابو عبید نے حدیث کی پیروی کرتے ہوئے اسے اسی طرح تلاوت کیا ہے: (وَالْعَيْنُ بِالْعَيْنِ)

2854 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمٍ عَنْ

عُتْبَةَ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبِّكَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رَشِيدِ بْنِ سَعْدٍ وَكَيْسِ اسْنَادُهُ

بِالْقَوِيَّةِ

توضیح راوی: وَرَشِيدُ بْنُ سَعْدٍ وَالْأَفْرِيقِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبِّكَ)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف رشید بن سعد کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔

رشید بن سعد اور عبدالرحمن بن زیاد افریقی دونوں کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ

باب 2: سورہ ہود سے متعلق روایات

2854 تفرده الترمذی كما جاء في (العقفة) (٤٠٧/٨)، حدیث (١١٣٣٧)، وذكره السيوطي في (النداء المنشور) (٦٠٩/٢)، وعراه للحاكم وصححه، والطبراني، وابن مردويه، عن عبد الرحمن بن غنم قال: سألت معاذ بن جبل



**2855** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرُؤُهَا (أَنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ نَحْوَ هَذَا وَهُوَ حَدِيثٌ

ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: قَالَ: وَسَمِعْتُ عَبْدَ بْنَ حَمِيدٍ يَقُولُ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ هِيَ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: كِلَا الْحَدِيثَيْنِ عِنْدِي وَاحِدٌ وَقَدْ رَوَى شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ غَيْرَ حَدِيثٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

الْأَنْصَارِيَّةِ وَهِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا

﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ یہ آیت یوں پڑھتے تھے: (أَنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

اس حدیث کو کئی راویوں نے ثابت بنانی کے حوالے سے اس کی مانند نقل کیا ہے اور یہ ثابت بنانی سے منقول روایت ہے۔

یہی روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے سیدہ اسماء بنت یزید سے منقول ہے۔

میں نے عبد بن حمید کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اسماء بنت یزید ہی ام سلمہ انصاریہ ہیں۔

اب یہ دونوں روایات میرے نزدیک ایک ہی روایت ہے۔ شہر بن حوشب نے اس کے علاوہ بھی احادیث سیدہ ام سلمہ

انصاریہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نقل کی ہیں اور یہی خاتون اسماء بنت یزید ہیں۔

اس کی مانند ایک روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے۔

**2856** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَحَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ قَالَا حَدَّثَنَا هَارُونُ النَّخَوِيُّ

عَنْ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (أَنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ آیت یوں پڑھتے تھے: (أَنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ)

وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

باب 3: سورة كهف سے متعلق روایات

**2857** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أُمِّيَّةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ عَنْ

شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ قَرَأَ (قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا) مُثَقَّلَةً

2855۔ اخرجه احمد (۲۲۲، ۲۹۴/۱)۔

2856۔ اخرجه ابوداؤد (۴۲۹/۲): كتاب الحروف والقراءات: باب: (۱)، حدیث (۳۹۸۵)، و عبد الله بن احمد (۱۲۱/۵)۔

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَأُمِيَّةُ بْنُ خَالِدِ ثِقَّةٌ وَأَبُو الْجَارِيَةِ الْعَبْدِيُّ شَيْخٌ مَجْهُولٌ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات

نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی:

(قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذْرًا) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں شد پڑھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس کے راوی امیہ بن خالد سکا ہیں۔ ابوالجبلہ عبدی نامی راوی مجہول ہیں، ہمیں ان کے نام کا پتہ نہیں ہے۔

**2858** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

أَوْسٍ عَنْ مِصْدَعِ أَبِي يَحْيَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (فِي عَيْنِ حَمِيَّةٍ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اختلاف روایت: وَالصَّحِيحُ مَا رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قِرَائَتَهُ وَيُرْوَى أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ

اِخْتَلَفَا فِي قِرَاةِ هَذِهِ الْآيَةِ وَارْتَفَعَا إِلَى كَعْبِ الْأَخْبَارِ فِي ذَلِكَ فَلَوْ كَانَتْ عِنْدَهُ رِوَايَةٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَسْتَعْنَى بِرِوَايَتِهِ وَلَمْ يَحْتَجْ إِلَى كَعْبٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت یوں

پڑھی: (فِي عَيْنِ حَمِيَّةٍ) (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ صحیح روایت یہ ہے: یہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ان کی قرأت کے طور پر منقول ہے۔

ایک روایت یہ بھی نقل کی گئی ہے: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کے درمیان اس آیت کی قرأت کے بارے میں اختلاف ہو گیا، تو ان دونوں نے اپنا معاملہ حضرت کعب اخبار رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا۔

اگر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول کوئی روایت ہوتی، تو وہ اس روایت کی وجہ سے بے نیاز ہوتے اور حضرت کعب اخبار رضی اللہ عنہ سے دلیل حاصل نہ کرتے۔

وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ

باب 4: سورہ روم سے متعلق روایات

**2859** سند حدیث: حَدَّثَنَا لَصْرُبُنْ عَلِيُّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ

الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ

2858- اخرجہ ابوداؤد (۴۲۹/۲): کتاب الحروف والقراءات: باب: (۱)، حدیث (۳۹۸۶).

متن حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرِ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسٍ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَتَزَلَّتْ (الْمُ غَلِبَتْ الرُّومُ) إِلَى قَوْلِهِ (يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ) قَالَ لَفَرَحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَيُقْرَأُ غَلِبَتْ وَ (غَلِبَتْ) يَقُولُ كَانَتْ غَلِبَتْ ثُمَّ غَلِبَتْ هَكَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلِبَتْ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر یہ اطلاع ملی، اہل روم اہل فارس پر غالب آ گئے ہیں۔ اہل ایمان کو یہ بات اچھی لگی تو یہ آیت نازل ہوئی:

(الْمُ غَلِبَتْ الرُّومُ) یہ آیت یہاں تک ہے (يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ)

راوی بیان کرتے ہیں: مسلمان اس بات پر بہت خوش ہوئے کہ اہل روم ایرانیوں پر غالب آ گئے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے، اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ایک قرأت کے مطابق ایک لفظ غَلِبَتْ کو (غَلِبَتْ) پڑھا گیا ہے۔

ایک قول کے مطابق وہ پہلے غالب آئے تھے اور پھر مغلوب ہو گئے۔ نصر بن علی نے اسی طرح لفظ غلبت پڑھا ہے۔

2860 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا نَعِيمُ بْنُ مَيْسَرَةَ النَّحْوِيُّ عَنْ فَضِيلِ بْنِ

مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ) فَقَالَ (مِنْ ضَعْفٍ)

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ آیت تلاوت کی (خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ)

(ضَعْفٍ)

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: (مِنْ ضَعْفٍ) پڑھو۔

عبد بن حمید نے یزید بن ہارون کے حوالے سے، فضیل بن مرزوق کے حوالے سے، عطیہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق کی نقل کردہ روایت کے

طور پر جانتے ہیں۔

2859- لم يخرجہ الا الترمذی، ينظر (التحفة) (۱۸/۳) حدیث (۲۰۸) و ذكره السيوطی فی (الدار البثور) (۲۹۰/۵) و عزاه للترمذی،

و ابن جریر، و ابن المنذر، و ابن ابی حاتم، و ابن مردويه.

2860- اخرجه ابوداؤد (۲۸/۲): كتاب الحروف والقراءات: باب: (۱) حدیث (۳۹۷۸)، و احمد (۵۸/۲).

2861 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے: (فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ) (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## وَمِنْ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ

### باب 5: سورہ واقعہ سے متعلق روایات

2862 سند حدیث: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّعَيْفِيُّ عَنْ هَارُونَ الْأَعْوَرِ

عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ (فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةٌ نَعِيمٌ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَارُونَ الْأَعْوَرِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت یوں پڑھا کرتے تھے:

(فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةٌ نَعِيمٌ)

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف ہارون نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے

طور پر جانتے ہیں۔

## وَمِنْ سُورَةِ اللَّيْلِ

### باب 6: سورہ لیل سے متعلق روایات

2863 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: قَدِمْنَا الشَّامَ فَاتَانَا أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَيْكُمْ أَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَيَّ قِرَاءَةَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَأَشَارُوا إِلَيَّ

2861 اخرجہ البخاری (۴۲۸/۶): کتاب احادیث الانبیاء: باب: قول اللہ عزوجل (هود: ۲۵) و لقد ارسلنا نوحا، حدیث (۳۳۴۱)،

(۴۳۴/۶): کتاب احادیث الانبیاء: باب: قوله تعالى: (والی عاد اذھام ھودا) (ھود: ۵۰)، حدیث (۳۳۴۵)، (۴۷۹/۶): کتاب احادیث

الانبیاء: باب: (فلما جاء ال لوط الیہرسلون قال انکم قوم منکرون) (الحجر: ۶۲، ۶۱)، حدیث (۳۳۷۶)، واطرافہ فی (۴۸۶۹، ۴۸۷۰،

۴۸۷۱، ۴۸۷۲، ۴۸۷۳، ۴۸۷۴)، و مسلم (۱۷۶/۳ - الابی): کتاب صلاۃ السائلین و قصرھا: باب: ما یعلق بالقراءات، حدیث

(۸۲۳/۲۸۱)، و ابوداؤد (۴۳۱/۲): کتاب الحروف و القراءات: باب: (۱) حدیث (۳۹۹۴)، واحد (۳۹۵/۱، ۴۰۶، ۴۳۱، ۴۱۳)،

2862 اخرجہ ابوداؤد (۴۳۱/۲): کتاب الحروف و القراءات، حدیث (۳۹۹۱)، واحد (۶۴/۶)، (۲۱۳/۶).

2863 اخرجہ الحمیدی (۱۹۴/۱)، حدیث (۳۹۶).

فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللَّهِ يَقْرَأُ هَذِهِ الْآيَةَ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَأَنَا وَاللَّهِ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُهَا وَهِيَ لَأَبْرَأُ يُرِيدُ وَنَبِيٌّ أَنْ أَقْرَأَهَا (وَمَا خَلَقَ) فَلَا آتَابِعُهُمْ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا قِرَاءَةُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى) وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى

◆◆◆ علقہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ شام آئے تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ انہوں نے دریافت کیا: تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص ہے؟ جو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت کے مطابق تلاوت کر سکتا ہو؟ علقہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے میری طرف اشارہ کیا، تو میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: تم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہ آیت کیسے پڑھتے ہوئے سنا ہے (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى)

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے کہا: میں نے تو انہیں اس آیت کو اس طرح پڑھتے ہوئے سنا ہے (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى) وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے بھی اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اسی طرح سنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی اس طرح تلاوت کی تھی اور یہ (شام کے) لوگ مجھ سے یہ چاہتے ہیں اب میں اسے دوسری طرح پڑھوں! اور یہ لفظ پڑھوں تو میں تو ان کی بات نہیں مانوں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت میں اسی طرح ہے: وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى) وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى

## وَمِنْ سُورَةِ الدَّارِيَاتِ

### باب 7: سورہ ذاریات سے متعلق روایات

**2864** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَقْرَأَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَنَا الرَّزَاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت مجھے یوں پڑھائی تھی: إِنِّي أَنَا الرَّزَاقُ

ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## وَمِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

## باب ۸: سورہ حج سے متعلق روایات

2865 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَالْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيرٍ

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى)

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَلَا نَعْرِفُ لِقَتَادَةَ سَمَاعًا مِنْ أَحَدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ أَنَسٍ وَأَبِي الطُّفَيْلِ وَهَذَا عِنْدِي مُخْتَصَرٌ

اِخْتِلَافٌ رَوَيْتُ: أَنَّمَا يُرَوَى عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ) الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ وَحَدِيثُ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عِنْدِي

مُخْتَصَرٌ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

◀◀ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو اس طرح پڑھا ہے:

(وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى)

ہمارے علم کے مطابق قتادہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کے علاوہ اور کسی بھی صحابی سے حدیث کا سماع نہیں

کیا۔ میرے نزدیک یہ روایت مختصر ہے۔

یہی روایت قتادہ کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ حضرت

عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

(يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ)

(یہ پوری طویل حدیث ہے)

حکم بن عبدالمالک کی نقل کردہ روایت میرے نزدیک اس حدیث کا اختصار ہے۔

2866 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنبَانَا شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا

وَالِلَّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2865- تفردہ الترمذی کہا جاہ فی (التحفة) (۱۸۶/۸) حدیث (۱۰۸۳۷) و ذکرہ السیوطی فی (الدار المنثور) (۶۱۹/۴) و عزاء للطبرانی، و

الحاکم، و ابن مردودہ، و ابوالحسن احمد بن یزید الحلوانی فی کتاب (الحروف) عن عمران بن حصین۔

2866- اخرجه البخاری (۷۰۳/۸): کتاب فضائل القرآن: باب: لسان القرآن: و هل يقول نسبت آية كذا و كذا، حدیث (۵۰۳۹)، و

مسلم (۱۲۶/۳ - الابن): کتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: الامر بتمهيد القرآن و كراهة قول نسبت آية كذا و جواز قول انسيها،

حدیث (۷۹۰/۲۲۸)، و النسائی (۱۰۴/۲): کتاب الالتاح: باب: جامع ما جاء في القرآن، حدیث (۹۴۳)، و الدارمی (۴۳۹/۲)، کتاب

فضائل القرآن: باب: تعاهد القرآن، (۳۰۸/۲) کتاب الرقاق: باب: تعاهد القرآن، و احمد (۳۸۱/۱، ۴۱۷، ۴۲۳، ۴۲۹، ۴۴۹، ۴۶۳)، و

الحمیدی (۵۰/۲)، حدیث (۹۱)۔

متن حدیث: بِشَسْمَاٍ لَا أَحَدِهِمْ أَوْ لَا أَحَدِكُمْ أَنْ يَقُولَ نَسِيتُ آيَةَ كَيْتٍ وَكَيْتٍ بَلْ هُوَ لِنَسِيِّ فَاسْتَعْدِكُوا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَهَوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِّنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ مِنْ عَقْلِهِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کا یہ کہنا بہت ہی برا ہے میں فلاں آیت بھول گیا۔ اسے یہ کہنا چاہیے: وہ مجھے بھلا دی گئی۔ تم وہ قرآن کو یاد کرتے رہو اللہ کی قسم! جس کے بغیر قدرت میں میری جان ہے جس طرح چوپایہ رسی (کھلنے پر) بھاگتا ہے قرآن اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ انسان کے دل سے نکلتا ہے۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

#### باب 9: (فرمان نبوی ہے:) ”قرآن سات حروف پر نازل ہوا“

2867 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِي أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ

متن حدیث: مَرَرْتُ بِهَيْشَامِ بْنِ حَكِيمٍ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهُ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ كَثِيرَةٍ لَمْ يَقْرَأْنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكِدْتُ أَساورُهُ فِي الصَّلَاةِ فَنَظَرْتُ حَتَّى سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّيْهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرُؤَهَا فَقَالَ أَقْرَأَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ كَذَبْتَ وَاللَّهِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَوَ أَقْرَأَنِي هَذِهِ السُّورَةَ الَّتِي تَقْرُؤَهَا فَاَنْطَلَقْتُ أَقُوْدُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ عَلَى حُرُوفٍ لَمْ تَقْرَأْنِيهَا وَأَنْتَ أَقْرَأْتَنِي سُورَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَهُ يَا عُمَرُ أَقْرَأَ يَا هَيْشَامُ فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِي سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلَ ثُمَّ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ يَا عُمَرُ فَقَرَأْتُ بِالْقِرَاءَةِ الَّتِي أَقْرَأَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَكَذَا أَنْزَلَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَؤُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

2867- أخرجه البخاري (٦٣٩/٨): كتاب فضائل القرآن: باب: النزل القرآن على سبعة احرف، حديث (٤٩٩٢)، و مسلم (١٦٢/٣- الابي) كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: باين ان القرآن على سبعة احرف و بيان معناه، حديث (٨١٨/٢٧٠)، و ابوداؤد (٤٦٥/١): كتاب الصلاة: باب: النزل القرآن على سبعة احرف، حديث (١٤٧٥)، و النسائي (١٥٠/٢): كتاب الاحتجاج: باب: جامع ما جاء من القرآن، حديث (٩٣٧)، و احمد (٤٠١/٤٢، ٤٣، ٢٦٣، ٢٤)، و مالك (٢٠١/١): كتاب القرآن: باب: ما جاء في القرآن، حديث (٥).

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكَرْ فِيهِ الْمَسُورَ بْنَ مَخْرَمَةَ

﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں ہشام بن حکیم بن حزام کے پاس سے گزرا۔ وہ سورت فرقان کی تلاوت کر رہے تھے۔ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری زندگی کی بات ہے۔ جب میں نے غور سے ان کی تلاوت کو سنا تو وہ کئی مقامات پر اس قرأت سے مختلف تھی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ پہلے تو میں ان کی نماز کے دوران ان پر حملہ کرنے لگا، لیکن پھر میں نے انہیں موقع دیا اور جب انہوں نے سلام پھیر لیا تو میں نے ان کو ان کی چادر سے پکڑا اور دریافت کیا: تمہیں یہ سورت کس نے پڑھنی سکھائی ہے جو میں نے تمہیں پڑھتے ہوئے سنا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ سورت پڑھنی سکھائی ہے۔ میں نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! تم نے غلط کہا ہے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود مجھے یہ سورت سکھائی ہے، وہ جس کی تم تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پھر میں ان کو پکڑ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گیا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے سورہ فرقان اس سے مختلف طریقے سے پڑھتے ہوئے سنا ہے جو طریقہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھایا تھا حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود یہ سورت پڑھنی سکھائی تھی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمر! اسے چھوڑو۔ اے ہشام! تم تلاوت شروع کرو! پھر انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اسی طرح تلاوت کی جیسے میں نے ان کو تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عمر! اب تم تلاوت کرو۔ پھر میں نے اسی طرح قرأت شروع کی جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھائی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سورت اسی طرح نازل ہوئی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے، تو جسے جو آسان لگے اس کے مطابق تلاوت کر لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

امام مالک نے اسے زہری کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ اس کی مانند نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے اس کی سند میں حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

2868 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ

حُبَيْشٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَقِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَبْرِيلَ فَقَالَ يَا جَبْرِيلُ إِنِّي بُعِثْتُ إِلَى أُمَّةٍ أُمِّيئِينَ مِنْهُمْ الْعَجُوزُ وَالشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالغُلَامُ وَالْجَارِيَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِي لَمْ يَقْرَأْ كِتَابًا قَطُّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ الْقُرْآنَ أَنْزَلَ عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَحَدِيفَةَ بِنِ الْيَمَانِ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ أَيُّوبَ وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَسُمُرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصَّمَّةِ وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَأَبِي بَكْرَةَ

2868- أخرجه أحمد (۱۳۲/۵)



حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جبرائیل علیہ السلام! مجھے ایک ایسی قوم کی طرف مبعوث کیا گیا ہے جن میں پڑھنے لکھنے کا رواج نہیں ہے ان میں بوڑھی عورتیں بھی ہیں اور بڑی عمر کے لوگ بھی ہیں لڑکے اور لڑکیاں بھی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کبھی زندگی میں تحریر نہیں پڑھی تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر، حضرت حذیفہ بن یمان، حضرت ابو ہریرہ، سیدہ ام ایوب جو حضرت ایوب انصاری کی اہلیہ ہیں، حضرت ثمرہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو جہیم بن حارث بن صمہ، حضرت عمرو بن العاص اور حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2869 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ نَفَسَ عَنْ أَخِيهِ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ الدُّنْيَا نَفَسَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلَى مُعْسِرٍ يَسِّرَ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ فِي عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِي عَوْنِ أَخِيهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَلْتَمِسُ فِيهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللَّهُ لَهُ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِي مَسْجِدٍ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَيَتَذَكَّرُونَ بَيْنَهُمْ إِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَعَشِيَّتْهُمْ الرَّحْمَةُ وَخَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ أَبْطَأَ بِهِ عَمَلُهُ لَمْ يُسْرِعْ بِهِ نَسَبُهُ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى اسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ بَعْضُ هَذَا الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے بھائی سے کسی دنیوی مصیبت کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے قیامت کی مصیبت کو دور کرے گا، جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا، جو شخص کسی تنگ دست کو آسانی فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اسے آسانی فراہم کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔ جو شخص کسی ایسے راستے پر چلے جس میں وہ علم کی تلاش میں ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے راستہ کو آسان کر دے گا۔ جب کبھی کچھ لوگ مسجد میں بیٹھ کر اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں ایک دوسرے کو درس دیتے ہیں تو ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور رحمت

انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ جس شخص کا عمل سستی کا شکار ہو اس کا نسب اسے تیز نہیں کر سکتا۔  
کئی راویوں نے اسے اعمش کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی مانند نقل کیا ہے۔

اسباط بن محمد نے اعمش کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے مجھے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کے بارے میں بتایا گیا ہے اس کے بعد انہوں نے اس کا بعض حصہ نقل کیا ہے۔

2870 سند حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كَمْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ قَالَ اخْتِمَهُ فِي شَهْرٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمَهُ فِي عِشْرِينَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمَهُ فِي خَمْسَةِ عَشَرَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمَهُ فِي عَشْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ اخْتِمَهُ فِي خَمْسِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حَدِيثٌ دِيمَرٌ: وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَقْفَهُ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ

وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ أَقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ مَذَاهِبَ فُقَهَاءٍ: وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَلَا نُحِبُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَأْتِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرُ مِنْ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَلَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ لِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثٍ لِلْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَخَّصَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ

آثار صحابہ: وَرَوَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ يُوتَرُ بِهَا وَرَوَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي رَكْعَةٍ فِي الْكَعْبَةِ وَالتَّرْبِيلِ فِي الْقِرَاةِ أَحَبُّ إِلَى أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کتنے عرصے میں قرآن پورا پڑھ لیا کروں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے ایک مہینے میں ختم کیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے بیس دن میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے پندرہ دن میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اسے دس دن میں ختم کر لیا کرو۔ تو میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ

کی طاقت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اسے پانچ دن میں ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کی: میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس بارے میں اجازت نہیں دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

ابو بردہ کے حضرت عبداللہ بن عمرو سے نقل کرنے کے حوالے سے اس حدیث کو ”غریب“ قرار دیا گیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی نقل کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”جو شخص تین دن سے کم عرصے میں قرآن پورا پڑھ لیتا ہے اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔“

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات بھی نقل کی گئی ہے، نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: تم قرآن

چالیس دن میں ختم کرو!

اسحاق بن ابراہیم نے یہ بات بیان کی ہے: میں اس بات کو پسند نہیں کروں گا کہ کوئی شخص چالیس دن میں بھی قرآن ختم نہ

کرے اور اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے۔

تین دن سے کم عرصے میں قرآن پاک مکمل نہ پڑھا جائے۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

جبکہ بعض اہل علم نے رخصت بھی دی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے: وہ بعض اوقات ایک

رکعت میں پورا قرآن پاک پڑھ لیا کرتے تھے۔

سعید بن جبیر کے بارے میں یہ بات منقول ہے: انہوں نے خانہ کعبہ میں ایک رکعت میں پورا قرآن پڑھ لیا تھا، تاہم

قرآن پڑھتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا اہل علم کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

2871 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ ابْنُ شَقِيقٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَهُ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حَدِيثٌ دَكِيكٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنْ يَقْرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَرْبَعِينَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: تم چالیس دن میں قرآن مکمل

پڑھا کرو۔

2871 اخرجه ابوداؤد (۴۴۳/۱): کتاب الصلاة: باب: تعزيب القرآن، حدیث (۱۳۹۰).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اسے اپنی سند کے ہمراہ وہب بن منہ کے حوالے سے یہ نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی: وہ چالیس دن میں پورا قرآن پاک مکمل کر لیا کریں۔

**2872** سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَيَّ اللَّهُ قَالَ الْحَالُ الْمُرْتَحِلُ قَالَ وَمَا الْحَالُ

الْمُرْتَحِلُ قَالَ الَّذِي يَضْرِبُ مِنْ أَوَّلِ الْقُرْآنِ إِلَى آخِرِهِ كُلَّمَا حَلَّ ارْتَحَلَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

وَأَسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ حَدَّثَنَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ

أَوْفَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْهَيْثَمِ بْنِ الرَّبِيعِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سا عمل اللہ تعالیٰ

کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ”حال مرتحل“ اس نے دریافت کیا: حال مرتحل سے مراد کیا ہے؟ تو فرمایا: یعنی جب آدمی شروع سے لے کر آخر تک قرآن مجید پورا پڑھ لے تو پھر شروع سے پڑھنا شروع کر دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے اعتبار سے

ہم اسے صرف اس سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ محمد بن بشار نے اپنی سند کے ہمراہ حضرت زرارہ بن اوفی کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے جس کا مفہوم یہی ہے تاہم انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میرے نزدیک یہ روایت نصر بن علی کی نقل کردہ روایت کے مقابلہ میں زیادہ مستند ہے۔

**2873** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا النَّصْرُ بْنُ شَمَيْلٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَمْ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فِي أَقَلِّ مِنْ ثَلَاثِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

2872- ترمذی ترمذی کہا جاء فی (التحفة) (۳۸۸/۴)، حدیث (۵۴۲۹) واخرجه الحاكم (۵۶۸/۱)، و ابونعیم فی (حلیۃ الاولیاء) (۲۶۰/۲) عن زرارة بن اوفی، عن ابن عباس.

2873- اخرجه ابوداؤد (۴۴۳/۱): کتاب الصلاة: باب: تحلیب القرآن، حدیث (۱۳۹۴)، و ابن ماجہ (۴۲۸/۱): کتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: من کم یتحلب یتحتم القرآن، حدیث (۱۳۴۷).

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص تین دن سے کم عرصے میں پورا قرآن پڑھ لے اس نے قرآن کو سمجھا ہی نہیں۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔



# کِتَابُ تَفْسِيرِ الْقُرْآنِ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تفسیر قرآن کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُفَسِّرُ الْقُرْآنَ بِرَأْيِهِ

باب 1: جو شخص اپنی رائے کے ذریعے قرآن کی تفسیر کرے (اس کا حکم)

2874 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ السَّرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بغيرِ عِلْمٍ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص علم نہ ہونے

کے باوجود قرآن کے بارے میں کوئی بات بیان کرے اسے جہنم میں اپنی جگہ پہنچنے کے لیے تیار رہنا چاہیے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2875 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْكَلْبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ

الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَمَنْ

قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میری طرف سے کوئی حدیث بیان

کرتے ہوئے احتیاط کرو، صرف وہی چیز بیان کرو جس کے بارے میں تمہیں علم ہو (میں نے یہ فرمایا ہے) جو شخص میری طرف

سے کوئی جھوٹی بات جان بوجھ کر بیان کرے وہ جہنم میں اپنی جگہ پہنچنے کے لیے تیار رہے اور جو شخص قرآن کی تفسیر کے بارے

میں اپنی رائے کے ساتھ کوئی بات بیان کرے وہ جہنم میں اپنی جگہ پہنچنے کے لیے تیار رہے۔

2874- اخرجه الدارمی (۷/۶۱): کتاب (—): باب: اتقاء الحديث عن النبي صلى الله عليه وسلم، و الثابت فيه، و احمد (۱/۲۳۳، ۲۶۹)

(۲۶۷، ۲۲۳، ۲۹۳)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**2876** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَزْمٍ أَخُو حَزْمِ الْقُطَيْمِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْلِيُّ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ فَأَصَابَ فَقَدْ أَخْطَأَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سُهَيْلِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ مِنْ أَهْلِ فُقَهَاءِ: وَهَكَذَا رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ أَنَّهُمْ شَدَّوْا فِي هَذَا فِي أَنْ يُفَسَّرَ الْقُرْآنُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَأَمَّا الَّذِي رَوَى عَنْ مُجَاهِدٍ وَقَتَادَةَ وَغَيْرِهِمَا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ فَسَّرُوا الْقُرْآنَ فَلَيْسَ الظَّنُّ بِهِمْ أَنَّهُمْ قَالُوا فِي الْقُرْآنِ أَوْ فَسَّرُوهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ أَوْ مِنْ قَبْلِ أَنْفُسِهِمْ وَقَدْ رَوَى عَنْهُمْ مَا يَدُلُّ عَلَى مَا قُلْنَا أَنَّهُمْ لَمْ يَقُولُوا مِنْ قَبْلِ أَنْفُسِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ سَمِعْتُ فِيهَا شَيْئًا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ قَالَ مُجَاهِدٌ لَوْ كُنْتُ قَرَأْتُ قِرَاءَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمْ أَحْتَجِ إِلَى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ كَثِيرٍ مِنَ الْقُرْآنِ مِمَّا سَأَلْتُ

﴿﴾ حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنی رائے کے ساتھ قرآن کی تفسیر بیان کرے، تو اگر وہ ٹھیک بھی بیان کرے، تو یہ اس نے غلط کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

بعض محدثین نے اس کے راوی سہیل بن ابو حزم کے بارے میں کلام کیا ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور دیگر طبقوں سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کے حوالے سے یہی بات نقل کی ہے، انہوں نے اس حوالے سے بہت سختی سے کام لیا ہے، قرآن کی تفسیر، علم کے بغیر بیان کی جائے۔

جہاں تک مجاہد قنادہ اور ان کے علاوہ دیگر اہل علم کا تعلق ہے، جن کے بارے میں یہ روایت بیان کی گئی ہے: ان لوگوں نے قرآن کی تفسیر بیان کی ہے، تو ان کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے اپنی رائے کے ساتھ قرآن کے بارے میں

کچھ کہا ہوگا، یا علم نہ ہونے کے باوجود تفسیر بیان کی ہوگی، یا اپنی طرف سے کوئی بات بیان کی ہوگی۔

ان حضرات کے حوالے سے، جو روایات نقل کی گئی ہیں، وہ اس مفہوم پر دلالت کرتی ہیں، جو ہم نے بیان کیا ہے، ان حضرات

نے علم کے بغیر اپنی طرف سے کوئی بات بیان نہیں کی ہے۔

قنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: قرآن کی ہر ایک آیت کے بارے میں میں نے کوئی نہ کوئی روایت بیان کی ہے۔

مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اگر میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی قرأت سیکھی ہوتی، تو مجھے قرآن سے متعلق بہت

2876۔ اخرجه ابوداؤد (۳۴۴/۲): کتاب العلم: باب: الکلام فی کتاب اللہ بغیر علم، حدیث (۳۶۵۲)۔

کی چیزوں کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کرنے کی ضرورت پیش نہ آتی جو میں نے ان سے پوچھی ہیں۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

### باب 2: سورت فاتحہ سے متعلق روایات

2871 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ هِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ قَالَ قُلْتُ يَا أَبَا

هُرَيْرَةَ إِنِّي أَحْيَانًا أَكُونُ وَرَاءَ الْإِمَامِ قَالَ يَا ابْنَ الْفَارِسِيِّ فَأَقْرَأَهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ نِصْفَهَا لِي وَنِصْفَهَا لِعَبْدِي

وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ الْعَبْدُ يَقُولُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى حَمِدَنِي عَبْدِي

فَيَقُولُ (الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) فَيَقُولُ اللَّهُ أَنِّي عَلَى عَبْدِي فَيَقُولُ (مَالِكِ يَوْمَ الدِّينِ) فَيَقُولُ مَجِدَنِي

عَبْدِي وَهَذَا لِي وَبَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي (إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ) وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ

يَقُولُ (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ)

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اِخْتِلَافٌ سَنَدٍ: وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الْعَلَاءِ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ زُهْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ

هَذَا وَرَوَى ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَارِسِيُّ قَالَا

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنِي أَبِي وَأَبُو السَّائِبِ مَوْلَى هِشَامِ بْنِ

زُهْرَةَ وَكَانَا جَلِيسَيْنِ لِأَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ

اِخْتِلَافٌ رَوَايَتٍ: وَكَيْسٌ فِي حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا

2877 اخرجہ مالک (۸۴): کتاب الصلاة: باب: القراءة خلف الإمام فيما لا يجهده بالقراءة، حديث (۳۹)، ومسلم (۲/۲۶۴ - الابن):

کتاب الصلاة: باب: وجوب قراءة فاتحة الكتاب في كل ركعة، حديث (۳۸/۳۹۰)، و ابوداؤد (۱/۲۷۶): کتاب الصلاة: باب: من ترك القراءة في

صلاته بفاتحة الكتاب، حديث (۸۲۱)، والنسائي (۲/۱۳۵): کتاب الانتعاش: باب: ترك قراءة بسم الله الرحمن الرحيم من فاتحة الكتاب،

حديث (۹۰۹)، و ابن ماجه (۱/۲۷۲): کتاب إقامة الصلاة: باب: القراءة خلف الإمام، حديث (۸۲۸)، (۲/۱۲۴۳): کتاب الادب: باب:

ثواب القرآن، حديث (۳۷۸۴)، و احمد (۲/۲۵۰، ۲۸۵، ۲۸۶، ۴۶۰، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰)، و ابن خزيمة (۱/۲۴۷)، حديث (۴۸۹)،



الْحَدِيثِ فَقَالَ كِلَا الْحَدِيثَيْنِ صَحِيحٌ وَاحْتَجَّ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْعَلَاءِ  
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے  
 سورت فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز نامکمل ہوتی ہے اس کی نماز نامکمل ہوتی وہ پوری نہیں ہوتی۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! بعض اوقات میں امام کے پیچھے بھی ہوتا ہوں (تو کیا میں اس وقت بھی  
 تلاوت کروں گا) انہوں نے فرمایا: اے فارسی کے بیٹے! تم اسے دل میں پڑھو لو۔

کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے  
 کے درمیان میں دو حصوں میں تقسیم کر لیا ہے نصف حصہ میرے لیے اور نصف حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو  
 مانگتا ہے وہ اس کو ملے گا: بندہ کھڑا ہو کر یہ پڑھتا ہے: الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بندے نے میری حمد  
 بیان کی پھر بندہ یہ کہتا ہے: الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بندے نے میری تعریف کی پھر بندہ پڑھتا  
 ہے: يَا لَيْلُ يَا لَيْلُ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان  
 بَرَاءَتِكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اور سورت کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرا بندہ جو مانگتا ہے اس کو وہ ملے گا وہ یہ  
 کہتا ہے: اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

شعبۃ اسماعیل اور ان کے علاوہ دیگر راویوں نے علاء بن عبد الرحمن سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
 سے اسی کی مانند یہ حدیث نقل کی ہے۔

ابن جریج اور امام مالک نے علاء بن عبد الرحمن کے حوالے سے ابو سعید کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے  
 سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

ابن ابی اویس نے اپنے والد کے حوالے سے علاء بن عبد الرحمن کے حوالے سے یہ روایت نقل کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں:  
 میرے والد اور ابو سعید نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

﴿﴾ علاء بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: میرے والد اور ابوسائب نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ دونوں حضرات  
 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت نقل کی  
 ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نماز پڑھتے ہوئے اس میں سورت فاتحہ نہیں پڑھتا تو وہ نماز نامکمل ہوتی ہے وہ پوری نہیں  
 ہوتی۔

اسماعیل بن ابواویس کی نقل کردہ روایت میں اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے اس بارے میں امام ابو زرہ سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ دونوں روایات مستند  
 ہیں۔ انہوں نے ابن ابی اویس کی اپنے والد کے حوالے سے علاء سے نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔

2878 أَخْبَرَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ أَبَا نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ عَبَادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ

متن حدیث: آتیت رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ الْقَوْمُ هَذَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ وَجِئْتُ بِغَيْرِ أَمَانٍ وَلَا كِتَابٍ فَلَمَّا دُفِعْتُ إِلَيْهِ أَخَذَ بِيَدِي وَقَدْ كَانَ قَالَ قَبْلَ ذَلِكَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ يَدَهُ فِي يَدِي قَالَ فَقَامَ فَلَقِيَتْهُ امْرَأَةٌ وَصَبِيٌّ مَعَهَا فَقَالَا إِنَّ لَنَا إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَامَ مَعَهُمَا حَتَّى قَضَى حَاجَتَهُمَا ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي حَتَّى آتَى بِي دَارَهُ فَالْقَتْ لَهُ الْوَلِيدَةُ وَسَادَةٌ فَجَلَسَ عَلَيْهَا وَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا يُفْرِكُ أَنْ تَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَهَلْ تَعْلَمُ مِنْ إِلَهٍ سِوَى اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ ثُمَّ تَكَلَّمْتُ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا تَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَتَعْلَمُ أَنَّ شَيْئًا أَكْبَرُ مِنَ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ الْيَهُودَ مَغْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ النَّصَارَى ضَلَالٌ قَالَ قُلْتُ فَإِنِّي جِئْتُ مُسْلِمًا قَالَ فَرَأَيْتُ وَجْهَهُ تَبَسَّطَ فَرَحًا قَالَ ثُمَّ أَمَرَ بِي فَأَنْزَلْتُ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ جَعَلْتُ أَعْشَاهُ أَيْهِ طَرْفِي النَّهَارِ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا عِنْدَهُ عَشِيَّةً إِذْ جَاءَهُ قَوْمٌ فِي ثِيَابٍ مِنَ الصُّوفِ مِنْ هَذِهِ النَّمَارِ قَالَ فَصَلَّى وَقَامَ فَحَتَّ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ وَلَوْ صَاعٌ وَلَوْ يَنْصِفُ صَاعٌ وَلَوْ بِقَبْضَةٍ وَلَوْ بِبَعْضِ قَبْضَةٍ يَهِي أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ أَوْ النَّارِ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا فِي اللَّهِ وَقَائِلٌ لَهُ مَا أَقُولُ لَكُمْ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ سَمْعًا وَبَصَرًا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَلَمْ أَجْعَلْ لَكَ مَالًا وَوَلَدًا فَيَقُولُ بَلَى فَيَقُولُ أَيْنَ مَا قَدَّمْتَ لِنَفْسِكَ فَيَنْظُرُ قَدَامَهُ وَبَعْدَهُ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ لَا يَجِدُ شَيْئًا يَهِي بِهِ وَجْهَهُ حَرَّ جَهَنَّمَ لِيَقِ أَحَدُكُمْ وَجْهَهُ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ فَإِنِّي لَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ الْفَاقَةَ فَإِنَّ اللَّهَ نَاصِرُكُمْ وَمُعْطِيكُمْ حَتَّى تَسِيرَ الطَّعِينَةُ فِيمَا بَيْنَ يَثْرِبَ وَالْحِجْرَةَ أَوْ أَكْثَرَ مَا تَخَافُ عَلَى مَطِيئَتِهَا السَّرِقُ قَالَ فَجَعَلْتُ أَقُولُ فِي نَفْسِي فَإِنَّ لُصُوصَ طَيِّبٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ

﴿﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مسجد میں تشریف فرما تھے۔ لوگوں نے بتایا: یہ حاتم کا بیٹا عدی ہے۔ میں چونکہ کوئی امان لیے بغیر اور کسی تحریری (معاہدے) کے بغیر حاضر ہوا تھا اس لیے جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے ہی اپنے اصحاب سے یہ کہہ چکے تھے: امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ساتھ لے کر کھڑے ہوئے تو ایک خاتون اپنے بچے کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کی: ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ کام ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ساتھ گئے اور اس کا کام کر کے واپس آئے اور میرا ہاتھ دوبارہ پکڑ لیا اور اپنے گھر لے گئے۔ ایک بچی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پھونکا بچھا دیا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہو گئے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر مجھ سے دریافت کیا: تمہیں کلمہ پڑھنے سے کون سی چیز روکتی ہے؟ کیا تمہارے

علم میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی معبود ہے؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ پھر آپ ﷺ اس کے بعد کچھ دیر تک گفتگو کرتے رہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ اکبر کہنے سے اس لیے بھاگ رہے ہو کہ تم اسے سے بڑی کسی چیز کے بارے میں جانتے ہو؟ تو میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہودیوں پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوگا اور عیسائی گمراہی کا شکار ہیں، حضرت عدی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: میں ایک خالص مسلمان ہوں۔ حضرت عدی بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا: نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے کھل اٹھا۔ پھر آپ ﷺ نے میرے بارے میں حکم دیا اور مجھے ایک انصاری کے ہاں (مہمان کے طور پر) ٹھہرنے کے لیے فرمایا۔ میں صبح شام آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے لگا۔ ایک مرتبہ میں رات کے وقت آپ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا اسی دوران کچھ لوگ آئے، انہوں نے اون سے بنے ہوئے دھاری دار کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے نماز پڑھنے کے بعد تقریر کرتے ہوئے صدقہ دینے کی ترغیب دی اور ارشاد فرمایا: (تم لوگ صدقہ کرو) خواہ ایک صاع ہو یا نصف صاع ہو یا ایک مٹھی جتنی کوئی چیز ہو یا مٹھی کے کچھ حصے جتنی ہو آدمی اپنے آپ کو جہنم کی گرمی سے بچائے، خواہ ایک کھجور کے ذریعے یا کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے بچائے کیونکہ ہر شخص نے اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اس وقت اللہ تعالیٰ بندے سے جو فرمائے گا: وہ میں تمہیں بیان کر رہا ہوں (اللہ تعالیٰ فرمائے گا) کیا میں نے تمہیں سماعت اور بصارت عطا نہیں کی تھی؟ تو بندہ جواب دے گا: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا میں نے تمہیں مال اور اولاد عطا نہیں کیے تھے؟ تو وہ جواب دے گا: جی ہاں! تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: وہ کہاں ہے جو تم نے اپنے لیے آگے بھیجا تھا؟ یعنی تم نے اپنے لیے آگے کیا بھیجا ہے؟ تو وہ شخص اپنے آگے اپنے پیچھے اپنے دائیں اپنے بائیں دیکھے گا، تو اسے ایسے کوئی چیز نہیں ملے گی جو اسے جہنم کی تپش سے بچا سکے۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) تو ہر شخص کو جہنم سے اپنے آپ کو بچانا چاہیے، خواہ نصف کھجور کے ذریعے بچائے اگر وہ بھی نہ ملے تو پاکیزہ بات کے ذریعے بچانے کی کوشش کرے۔ مجھے تمہارے بارے میں یہ اندیشہ نہیں ہے کہ تم فقر و فاقہ کا شکار ہو جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے وہ تمہیں عطا کرے گا، (یہاں تک کہ ایک وہ وقت آئے گا) جب کوئی عورت مدینہ منورہ سے حیرہ تک کا یا اس سے بھی زیادہ سفر کرے گی اور اسے یہ اندیشہ بھی نہیں ہوگا کہ اس کی سواری چوری ہو جائے گی۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دل میں سوچا اس وقت طے قبیلے کے چور کہاں ہوں گے؟ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف سماء بن حرب کی نقل کردہ روایت کے طور پر

جانتے ہیں۔ شعبہ نے اس روایت کو سماک بن حرب کے حوالے سے، عباد بن حمیش کے حوالے سے، حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے جو طویل حدیث ہے۔

2878/1 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا

شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الْيَهُودُ مَفْضُوبٌ عَلَيْهِمْ وَالنَّصَارَى ضَلَالٌ

فَذَكَرَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ

﴿﴾ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ اس میں یہ الفاظ ہیں: یہود وہ لوگ ہیں جن پر غضب ہوگا اور عیسائی وہ لوگ ہیں جو گمراہی کا شکار ہیں۔ پھر انہوں نے یہ طویل حدیث بیان کی ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ

باب 3: سورہ بقرہ سے متعلق روایات

2879 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الْوَهَّابِ قَالُوا حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ الْأَعْرَابِيُّ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ آدَمَ مِنْ قَبْضَةِ قَبْضِهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَرْضِ فَجَاءَ بَنُو آدَمَ عَلَى قَدْرِ الْأَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمْ الْأَحْمَرُ وَالْأَبْيَضُ وَالْأَسْوَدُ وَبَيْنَ ذَلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالنَّخِيبُ وَالطَّيِّبُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو (مٹی کی) مٹھی سے پیدا کیا جسے اس نے پوری روئے زمین سے اکٹھا کیا تھا یہی وجہ ہے حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے کسی کا رنگ سرخ ہے کسی کا سفید ہے کسی کا سیاہ ہے کسی کا ان کے درمیان کا کوئی رنگ ہے کوئی نرم مزاج ہے کوئی سخت ہے کوئی خبیث طبیعت کا مالک ہے کوئی پاکیزہ طبیعت کا مالک ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2880 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنِيْبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: بِئْسَ قَوْلُهُ (ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا) قَالَ دَخَلُوا مُتَزَحِّفِينَ عَلَى أَوْرَاقِهِمْ أَيْ مُنْحَرِفِينَ  
﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے: ”تم لوگ سجدہ کرتے ہوئے دروازے میں داخل ہونا ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ لوگ سرین کے بل گھسٹتے ہوئے دروازے میں داخل ہوئے تھے یعنی انہوں نے اس حکم سے

2879 اخرجہ ابوداؤد (۶۳۴/۲): کتاب السنۃ: باب فی القدر، حدیث (۴۵۹۳)، واحد (۴۰۰/۴، ۴۰۶)، وابن حمید حدیث (۵۴۹)

2880 اخرجہ البغاری (۱۴/۸): کتاب التفسیر: باب: (و اذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم: حدیث (۴۴۷۹)، ومسلم

(۲۳۱۲/۴): کتاب التفسیر: باب: (-) حدیث (۳۰۱۵/۱)، واحد (۳۱۸، ۳۱۲/۲)

انحراف کیا تھا۔

**2881** وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (فَبَدَّلَ الَّذِينَ ظَلَمُوا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِي قِيلَ لَهُمْ) قَالَ قَالُوا حَبَّةً فِي شَعْرَةٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اس سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے یہ بات بھی منقول ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”تو جن لوگوں نے ظلم کیا انہوں نے اس لفظ کو تبدیل کر دیا اور اس سے مختلف کیا جو ان سے کہا گیا تھا۔“  
نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ ان لوگوں نے ”حَبَّةً فِي شَعْرَةٍ“ کہا۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**2882** سَنَدِ حَدِيثٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ السَّمَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ

اللَّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ زَبِيْعَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ أَيْنَ الْقِبْلَةَ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا عَلَيَّ حَيْالِهِ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (فَإِنَّمَا تَوَلَّوْا قِبْلَتَكُمْ وَمِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَشْعَثِ السَّمَانِ أَبِي الرَّبِيعِ

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَأَشْعَثُ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ

◆◆ عبد اللہ بن عامر اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے انتہائی تاریک رات تھی۔ ہمیں یہ اندازہ نہیں ہوا کہ قبلہ کس سمت میں ہے؟ تو ہم میں سے ہر شخص نے اس طرف منہ کر کے نماز ادا کر لی جس طرف اس کا رخ ہوا۔ صبح کے وقت ہم نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: ”تم جس طرف بھی منہ پھیر لو اللہ تعالیٰ کی ذات اسی طرف ہوگی۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اشعث سمان نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جو انہوں نے عاصم بن عبید اللہ سے نقل کی ہے۔

اشعث کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

**2883** سَنَدِ حَدِيثٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ

سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

2883۔ اخرجه مسلم (۲۱/۳): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: جواز صلاة النافلة على الدابة من السفر حيث توجهت، حديث (۷۰۰/۳۳)، والنسائي (۲۴۴/۱): كتاب الصلاة: باب: الحال التي يجوز فيها استقبال غير القبلة، حديث (۴۹۱)، واحمد (۴۱۱/۲)، وابن خزيمة (۲۵۲/۲) حديث (۱۲۶۷)، (۲۵۳/۲)، حديث (۱۲۶۹).

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا أَيَّنَمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ وَهُوَ جَائِعٌ مِّنْ مَّكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ) الْآيَةَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبِي هَذَا أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَيُرْوَى عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (وَلِلَّهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ) فَأَيَّنَمَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ) قَالَ قَتَادَةُ هِيَ مَنْسُوخَةٌ نَسَخَهَا قَوْلُهُ (قَوْلٍ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ) أَي تَلْقَائِهِ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ اپنی سواری پر ہی نفل ادا کر لیا کرتے تھے، خواہ اس سواری کا رخ کسی بھی سمت ہو، اس وقت جب آپ ﷺ مکہ سے مدینہ شریف لا رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

قتادہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے۔ انہوں نے اس آیت کے بارے میں یہ فرمایا ہے۔

”اور مشرق اور مغرب اللہ تعالیٰ ہی کے ہیں تم جس طرف بھی منہ کرو گے اللہ تعالیٰ کی ذات وہیں ہوگی۔“

قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت منسوخ ہے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان نے اسے منسوخ کر دیا ہے۔

”تو تم اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔“

اس سے مراد یہ ہے: اس کی سمت میں پھیر لو۔

2884/1 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُوَيْعٍ عَنْ

سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ

وَيُرْوَى عَنْ مُجَاهِدٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (فَأَيَّنَمَا تَوَلَّوْا فَتَمَّ وَجْهُ اللَّهِ) قَالَ فَتَمَّ قِبَلَهُ اللَّهُ

حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنِ النَّضْرِ بْنِ عَرَبِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ بِهَذَا

یہ بات محمد بن عبدالملک نے اپنی سند کے ہمراہ قتادہ سے نقل کی ہے۔

اس آیت کے بارے میں مجاہد سے یہ بات روایت کی گئی ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”تو تم جس طرف بھی رخ کرو اسی طرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہوگی۔“

مجاہد فرماتے ہیں: اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ کا قبلہ اسی سمت میں ہوگا۔

2884/1- اخرجه البخاری (۱/۸): کتاب التفسیر: باب: قوله: (واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى)، حدیث (۴۴۸۳)، و ابن ماجه

(۲۲۲/۱): کتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: القبلة، حدیث (۱۰۰۹)، و احمد (۲۳۱/۱، ۲۴، ۳۶)

یہ بات ابو کریب نے اپنی سند کے ہمراہ مجاہد سے نقل کی ہے۔

2884/2 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ

عَنْ أَنَسٍ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ صَلَّيْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ (وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ  
إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر ہم مقام  
ابراہیم کے پاس نفل ادا کریں (تو یہ مناسب ہوگا)؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:  
”مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2885 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اتَّخَذْتُ مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ  
(وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: میں نے عرض کی: یا رسول  
اللہ ﷺ! اگر آپ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو یہ آیت نازل ہوئی:  
”تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

2886 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا)

قَالَ عَدَلَا

2886 اخرجہ البخاری (۳۲۸/۱۳): کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة: باب: (و كذلك جعلناكم امة وسطا) (البقرة: ۱۴۳)، حدیث  
(۷۳۴۹)، و ابن ماجہ (۱۴۳۲/۲): کتاب الزهد: باب: صفة امة محمد صلی اللہ علیہ وسلم، و احمد (۹/۳، ۲۲، ۵۸)، و عبد بن حمید ص  
(۲۸۶)، حدیث (۹۱۳).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں

ہے۔

”اور اسی طرح ہم نے تمہیں وسط امت بنایا ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس سے مراد ”عادل“ ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2887 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: يُدْعَى نُوحٌ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغْتَ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُدْعَى قَوْمُهُ فَيَقَالُ هَلْ بَلَغْتُمْ فَيَقُولُونَ مَا آتَانَا مِنْ نَذِيرٍ وَمَا آتَانَا مِنْ أَحَدٍ فَيَقَالُ مَنْ شُهِدَكَ فَيَقُولُ مُحَمَّدٌ وَأُمَّتُهُ قَالَ فَيُوتَى بِكُمْ تَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا) وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (قیامت کے دن)

حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا اور ان سے دریافت کیا جائے گا: کیا تم نے تبلیغ کر دی تھی تو وہ جواب دیں گے: جی ہاں۔ پھر ان کی قوم کو بلایا جائے گا اور ان سے یہ پوچھا جائے گا کیا انہوں نے تم تک تبلیغ کر دی تھی؟ تو وہ جواب دیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرانے والا شخص نہیں آیا تھا، تو پھر (حضرت نوح علیہ السلام) سے پوچھا جائے گا: تمہارا گواہ کون ہے؟ تو پھر وہ جواب دیں گے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی امت۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر تم لوگوں کو لایا جائے گا، تم لوگ گواہی دو گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے تبلیغ کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی ہے:

”اور اس طرح ہم نے تم کو وسط امت بنایا ہے، تاکہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور رسول تم پر گواہ بن جائے۔“

یہاں وسط سے مراد ”عدل“ ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

2888 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبُرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةً أَوْ سَبْعَةً عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ أَنْ يُوجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (رَبُّنَا نَعْلَبُ



وَجِهَكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنَوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ (فَوُجَّةٌ نَحْوَ الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذَلِكَ فَصَلَّى رَجُلٌ مَعَهُ الْعَصْرَ قَالَ لَمْ مَرَّ عَلَيَّ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوعٌ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ قَدْ وَجَّهَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَأَنحَرُوا وَهُمْ رُكُوعٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے سولہ یا سترہ ماہ تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کی۔ نبی اکرم ﷺ کو یہ بات پسندیدہ تھی کہ آپ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”ہم نے آسمان کی طرف تمہارا چہرہ اٹھنا دیکھ لیا ہے ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس سے تم راضی ہو گے تم اپنا چہرہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔“

تو آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا کیونکہ آپ ﷺ اس کو پسند کرتے تھے۔

(حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے آپ ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی اس کا گزر انصاریوں کے پاس سے ہوا جو عصر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے اور وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز ادا کر رہے تھے تو اس شخص نے یہ کہا: وہ گواہی دے کر یہ بات بیان کرتا ہے کہ اس نے نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ نماز ادا کی ہے۔ آپ ﷺ کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں نے رکوع کی حالت میں ہی اپنا رخ (خانہ کعبہ) کی طرف پھیر لیا۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اس کو سفیان ثوری نے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

2889 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانُوا رُكُوعًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَعُمَارَةَ بْنِ أَوْسٍ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی ہے: وہ لوگ فجر کی نماز میں رکوع کی حالت میں تھے۔

اس بارے میں حضرت عمرو بن عوف مزی، حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت عمارہ بن اوس، حضرت انس بن مالک (رضی اللہ عنہم)

سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2890 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَأَبُو عَمَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ

ابن عباس قال

متن حدیث: لَمَّا وَجَّهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْكَعْبَةِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْخُذَانَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يُصَلُّونَ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ) الْآيَةَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رخ خانہ کعبہ کی طرف کر دیا گیا، تو لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے ان بھائیوں کا کیا ہوگا جو اس حالت میں فوت ہوئے ہیں کہ وہ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان (یعنی اعمال) کو ضائع نہیں کرے گا۔“ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**2891 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ لِعَائِشَةَ مَا أَرَى عَلَى أَحَدٍ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ شَيْئًا وَمَا أَبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بَيْنَهُمَا فَقَالَتْ بئس ما قلت يا ابن أختي طاف رسول الله صلى الله عليه وسلم وطاف المسلمون وإنما كان من أهل لمناة الطاغية التي بالمشلل لا يطوفون بين الصفا والمروة فأنزل الله تبارك وتعالى (فمن حج البيت أو اعتمر فلا جناح عليه أن يطوف بهما) ولو كانت كما تقول لكانت فلا جناح عليه أن لا يطوف بهما قال الزهري فذكرت ذلك لأبي بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام فأعجبته ذلك وقال إن هذا العلم ولقد سمعت رجلاً من أهل العلم يقولون إنما كان من لا يطوف بين الصفا والمروة من العرب يقولون إن طوافنا بين هذين الحجرين من أمر الجاهلية وقال الخرون من الأنصار إنما أمرنا بالطواف بالبيت ولم نؤمر به بين الصفا والمروة فأنزل الله تعالى (إن الصفا والمروة من شعائر الله) قال أبو بكر بن عبد الرحمن فأراها قد نزلت في هؤلاء وهؤلاء

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عروہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا: میں یہ سمجھتا ہوں اگر کوئی شخص صفا اور مروہ کا

2890۔ اخرجہ ابوداؤد (۶۳۱/۲): کتاب السنة: باب: الدلیل علی زیادة الایمان و نقصانه، حدیث (۴۶۸۰)، و الدارمی (۲۸۱/۱)، کتاب الصلاة: باب: تحویل القبلة، و احمد (۳۴۷/۱، ۳۹۵، ۳۰۴، ۳۲۲).

2891۔ اخرجہ مالک (۳۷۳/۱): کتاب الحج: باب: جامع السعی، حدیث (۱۲۹)، و البخاری (۵۸۱/۳): کتاب الحج: باب: وجوب الصفا و البروة و جعل من شعائر الله، حدیث (۱۶۴۳)، (۷۱۹/۳): کتاب العبرة: باب: يفعل بالعبرة ما يفعل بالحجر، حدیث (۱۷۹۰)، و اطرافه من (۴۴۹۵)، (۴۸۶۱)، و مسلم (۹۲۹/۲): کتاب الحج: باب: بیان ان السعی بین الصفا و البروة رکن لا یصح الحج الا ان، حدیث (۱۲۷۷/۲۶۱)، و ابوداؤد (۵۸۴/۱): کتاب البناسک: باب: امر الصفا و البروة، حدیث (۱۹۰۱)، و النسائی (۲۳۸، ۲۳۷/۵): کتاب مناسک الحج: باب: ذکر الصفا و البروة، حدیث (۲۹۶۷، ۲۹۶۸) و ابن ماجه (۹۹۴/۲): کتاب البناسک: باب: السعی بین الصفا و البروة، حدیث (۲۹۸۶)، و احمد (۱۴۴/۶، ۲۲۷، ۱۶۲)، و ابن خزيمة (۲۳۳/۴)، حدیث (۲۷۶۶)، (۲۳۴/۴)، حدیث (۲۷۶۷)، (۲۳۵/۴): حدیث (۲۷۶۹)، و الخیثمی (۱۰۷/۱)، حدیث (۲۱۹).

چکر نہیں لگاتا تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر میں ان دونوں کا طواف نہیں کرتا تو میں اس بات کی کوئی خاص پرواہ نہیں کروں گا تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے میرے بھانجے! تم نے بہت غلط بات کہی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس کا چکر لگایا ہے مسلمانوں نے بھی اس کا چکر لگایا ہے، زمانہ جاہلیت میں جو شخص ”مشکل“ میں موجود منات طاغیہ (نامی بت) کے لیے احرام باندھا کرتا تھا وہ صفا و مروہ کا چکر نہیں لگاتا تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”جو شخص بیت اللہ کا حج کرے اور عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اگر وہ ان دونوں کا بھی چکر لگائے۔“

اگر صورتحال ویسی ہوتی جیسی تم نے کہی ہے تو پھر یہ آیت یوں ہونی چاہیے تھی۔

”اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا وہ اگر ان دونوں کا طواف نہ کرے۔“

زہری بیان کرتے ہیں: میں نے یہ روایت ابو بکر بن عبدالرحمن کوسنائی تھی تو انہیں یہ بہت پسند آئی اور وہ بولے یہ واقعی علم

ہے۔

میں نے بہت سے اہل علم کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے، پہلے عربوں میں سے جو شخص صفا و مروہ کا طواف نہیں کرتا تھا وہ یہ کہتا تھا ان دونوں پہاڑوں کے درمیان چکر لگانا زمانہ جاہلیت کی رسم ہے۔

اسی طرح کچھ انصاریہ کہتے تھے: ہمیں بیت اللہ کے طواف کا حکم دیا گیا ہے، ہمیں صفا و مروہ کا طواف کرنے کا حکم نہیں دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

ابو بکر بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں یہ آیت انہی لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**2892** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَا مِنْ شَعَائِرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ

أَمْسَكْنَا عَنْهُمَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) قَالَ هُمَا تَطَوُّعٌ (وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللَّهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

عاصم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک سے صفا و مروہ کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے

جواب دیا: یہ دونوں زمانہ جاہلیت کی نشانیاں ہیں جب اسلام آیا تو ہم نے ان کا طواف چھوڑ دیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں، تو جو شخص بیت اللہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہو

2892- أخرجه البخاري (٥٨٦/٣): كتاب الحج: باب: ما جاء في السعي بين الصفا والمروة، حديث (١٦٤٨)، (٢٥/٨): كتاب التفسير:

باب: (ان الصفا والمروة من شعائر الله)، حديث (٤٤٩٦)، ومسلم (٩٣٠/٢): كتاب الحج: باب: بيان ان السعي بين الصفا والمروة ركن

لا يصح الحج الا به، حديث (١٢٧٨/٢٦٤)، وابن خزيمة (٢٣٥/٤) حديث (٢٧٦٨)، وعبد بن حميد ص (٣٦٨)، حديث (١٢٢٢).

گا، اگر وہ ان دونوں کا طواف کرے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دونوں کا طواف کرنا نفل ہے اور جو شخص نفل والی نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے اور وہ اس سے واقف ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2893** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ قَالَ

متن حدیث: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا فَقَرَأَ (وَاتَّخَذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ ثُمَّ أَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ قَالَ نَبْدًا بِمَا بَدَأَ اللَّهُ وَقَرَأَ (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا سات مرتبہ طواف کیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی: ”تم لوگ مقام ابراہیم کو جائے نماز بنا لو۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام ابراہیم کے پاس نماز ادا کی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجر اسود کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے اس کا استلام کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم بھی اس سے آغاز کریں گے، جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے پہلے کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک صفا و مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2894** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متن حدیث: كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الْإِفْطَارَ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلَا يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ قَيْسَ بَنَ صِرْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الْإِفْطَارَ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ هَلْ عِنْدِكَ طَعَامٌ قَالَتْ لَا وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَعَلِبْتَهُ عَيْنُهُ وَجَاءَتْهُ

2893- انظر الحديث (۸۶۲)، (۸۶۹).

2894- أخرجه البخاري (۱۰۴/۴): كتاب الصوم: باب: قول الله جل ذكره (احل لكم ليلة الصيام)؛ حديث (۱۹۱۵) و الحديث بمعناه (۳۰/۸)، كتاب التفسير: باب: (احل لكم ليلة الصيام الرثت الى نساءكم-)؛ (البقرة: ۱۸۷)، حديث (۴۵۰۸)، و ابوداؤد (۷۰۷/۱): كتاب الصوم: باب: ميدا فرض الصيام، حديث (۲۳۱۴)، و احمد (۲۹۵/۴) و الدارمي (۵/۲): كتاب الصوم: باب: متى يسك المتسحر، و ابن خزيمة (۲۰۰/۳)، حديث (۱۹۰۴).

أَمْرًا فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَبِيَّةٌ لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَلَدَّكَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (أَحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَىٰ لِسَائِلِكُمْ) فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا  
حَتَّىٰ يَبَيِّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ)  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے جب کوئی شخص روزہ رکھتا تھا اور افطار کے بغیر سو جاتا تھا تو پھر وہ اگلے دن کچھ کھا پی نہیں سکتا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت قیس بن صرمہ انصاری نے روزہ رکھا ہوا تھا وہ افطار سے کچھ دیر پہلے اپنی اہلیہ کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: تمہارے پاس کچھ کھانے کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں ہے، لیکن میں جا کر کچھ تلاش کر کے لاتی ہوں۔ حضرت قیس بن انصاری کیونکہ سارا دن کام کرتے رہے تھے اس لیے انہیں نیند آگئی، جب ان کی اہلیہ واپس آئی اور انہیں (سوتے ہوئے) دیکھا تو بولی: ہائے افسوس۔ اگلے دن دوپہر کے وقت حضرت قیس بن صرمہ بے ہوش ہو گئے۔ اس بات کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا گیا، تو یہ آیت نازل ہوئی:

”تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں (کے ساتھ صحبت کرنا) خلال قرار دیا گیا ہے۔“

تو مسلمان اس سے انتہائی خوش ہوئے (اور یہ آیت بھی نازل ہوئی)

”اور تم اس وقت کھاتے پیتے رہو جب تک سفید دھا کہ سیاہ دھاگے سے ممتاز نہ ہو جائے۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2895 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرِّ عَنِ يُسَيْعِ الْكِنْدِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ

بْنِ بَشِيرٍ

مَنْ حَدِيثٌ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) قَالَ الدُّعَاءُ

هُوَ الْعِبَادَةُ وَقَرَأَ (وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ) إِلَىٰ قَوْلِهِ (وَأَخْرَجِينَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات نقل کی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”تمہارا پروردگار فرماتا ہے تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: دعا ہی عبادت ہے پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا“ یہ آیت ”واخرین“ تک ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2896 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ أَخْبَرَنَا عِدِيُّ بْنُ

2895. اخرجہ ابوداؤد (۱/۴۶۶): کتاب الصلاة: باب: الدعاء، حدیث (۱۴۷۹) و ابن ماجہ (۲/۱۲۵۸): کتاب الدعاء: باب: فضل

الدعاء، حدیث (۳۸۲۸)، واحد (۴/۲۷۶، ۲۶۷، ۲۷۷، ۲۷۱).

حاتم قال

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَاكَ بَيَاضُ النَّهَارِ مِنْ سَوَادِ اللَّيْلِ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا مُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذَلِكَ

﴿﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”جب تک سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے تمہارے سامنے ممتاز نہ ہو جائے۔“

اس سے مراد صبح صادق ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا: اس سے مراد دن کی سفیدی کا رات کی سیاہی سے ممتاز ہونا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

2897 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ  
 متن حدیث: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ (حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ) قَالَ فَآخَذْتُ عِقَالَيْنِ أَحَدُهُمَا أبيضُ وَالْآخَرُ أَسْوَدٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَيْهِمَا فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَحْفَظْهُ سُفْيَانُ قَالَ إِنَّمَا هُوَ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم (سحری میں) اس وقت تک کھا اور پی سکتے ہو جب تک سیاہ دھاگہ سے ممتاز نہ ہو جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے دو دھاگے لیے ان میں سے ایک سفید تھا دوسرا سیاہ تھا۔ میں ان دونوں کا جائزہ لیتا رہا (اگلے دن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا (یہاں روایت کے الفاظ سفیان نامی راوی کو بھول گئے ہیں) ”تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد دن اور رات ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2896۔ اخرجہ البخاری (۱۵۷/۴): کتاب الصوم: باب: قول اللہ تعالیٰ: (و کلاوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیوط الابيض۔) حدیث (۱۹۱۶)، (۳۱/۸): کتاب التفسیر: باب: (و کلاوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیوط الابيض من الخیوط الاسود۔) (البقرة: ۱۸۷)، حدیث (۴۵۰۹، ۴۵۱۰)، و مسلم (۷۶۶/۲): کتاب الصیام: باب: بیان ان الدخول فی الصوم یحصل بطلوع الفجر۔ حدیث (۱۰۹۰/۳۳)، والنسائی (۱۴۸/۴) کتاب الصیام: باب: تأویل قول اللہ تعالیٰ: (و کلاوا و اشربوا حتی یتبین لکم الخیوط الابيض۔) حدیث (۲۱۶۹)، و الدارمی (۵/۲): کتاب الصوم: باب: متى یسک البتسحر، و ابن حزیمة (۲۰۸/۳)، حدیث (۱۹۲۵)۔

2898 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي

حَبِيبٍ عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ التَّجِيبِيِّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كُنَّا بِمَدِينَةِ الرُّومِ فَأَخْرَجُوا إِلَيْنَا صَفًّا عَظِيمًا مِنَ الرُّومِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِثْلَهُمْ  
أَوْ أَكْثَرُ وَعَلَى أَهْلِ مِصْرَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ وَعَلَى الْجَمَاعَةِ فَضَالَةُ بْنُ عُبَيْدٍ فَحَمَلَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى  
صَفِّ الرُّومِ حَتَّى دَخَلَ فِيهِمْ فَصَاحَ النَّاسُ وَقَالُوا سُبْحَانَ اللَّهِ يُلْقَى بِيَدَيْهِ إِلَى التَّهْلُكَةِ فَقَامَ أَبُو أَيُّوبَ  
الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَتَاوَلُونَ هَذِهِ الْآيَةَ هَذَا التَّوَلِيلَ وَأَمَّا أَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ  
لَمَّا أَعَزَّ اللَّهُ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ سِرًّا دُونَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَمْوَالَنَا  
قَدْ ضَاعَتْ وَإِنَّ اللَّهَ قَدْ أَعَزَّ الْإِسْلَامَ وَكَثُرَ نَاصِرُوهُ فَلَوْ أَقْمَنَّا فِي أَمْوَالِنَا فَأَصْلَحْنَا مَا ضَاعَ مِنْهَا فَانزَلَ اللَّهُ  
عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْنَا مَا قُلْنَا (وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ)  
فَكَانَتِ التَّهْلُكَةُ الْإِقَامَةَ عَلَى الْأَمْوَالِ وَأَصْلَاحَهَا وَتَرَكْنَا الْغَزْوَ فَمَا زَالَ أَبُو أَيُّوبَ شَاخِصًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ حَتَّى  
دُفِنَ بِأَرْضِ الرُّومِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◀◀ ابوعمران اسلم نجیبی بیان کرتے ہیں: ہم جنگ کے لیے روم میں موجود تھے۔ ہمارے سامنے رومیوں کا بڑا لشکر آیا  
ان کے مقابلے کے لیے اتنے ہی مسلمان آئے جو تقریباً اتنے ہی تھے یا اس سے کچھ زیادہ تھے۔ اس وقت مصر کے گورنر حضرت  
عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ تھے اور لشکر کے سپہ سالار حضرت فضالہ بن عبید تھے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے رومیوں کی صف پر حملہ  
کیا اور انہیں چیرتا ہوا ان کے اندر تک چلا گیا تو کچھ لوگوں نے بلند آواز میں یہ کہا: سبحان اللہ! یہ خود کو ہلاکت کا شکار کر رہا ہے تو  
حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور بولے: اے لوگو! تم لوگ اس آیت کی یہ تفسیر بیان کرتے ہو جبکہ یہ آیت ہمارے  
بارے میں یعنی یہ آیت انصاریوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا اور اس کے  
مددگاروں کی تعداد زیادہ ہو گئی تو ہم لوگ ایک دوسرے سے یہ کہنے لگے: اب تو اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا کر دیا ہے اور اس  
کے مددگار بہت سے لوگ ہو گئے ہیں تو ہمارے اموال ضائع ہو چکے ہیں اس لیے ہمارے لیے یہ بہتر ہوگا کہ اب انہیں ٹھیک  
کرنے کی کوشش کریں (یعنی اپنی زراعت پر توجہ دیں) تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پر یہ آیت نازل کی جس کے ذریعے اس نے  
ہماری اس بات کا جواب دیا۔

”اور تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے آپ کو خود ہی ہلاکت کا شکار نہ کرو۔“

(حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تو یہ ہلاکت کا شکار کرنا اپنی کھیتی باڑی میں مشغول ہونے اور اس کی اصلاح کرنے سے

متعلق تھا، یعنی ایسا نہ ہو کہ ہم جہاد کرنے کو ترک کر دیں۔

اس کے بعد حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہمیشہ اللہ کی راہ میں جہاد میں شریک ہوتے رہے، یہاں تک کہ ان کو روم کی سرزمین

2898۔ اخرجہ ابو داؤد (۱۶/۲): کتاب الجہاد: باب: فی قوله عز وجل: (وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى الْهَلَكَةِ) (البقرة: ۱۹۰)، حدیث (۲۰۱۲)۔

پر ہی دن کیا گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**2899 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا مُعْبِرَةٌ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقِيْتُ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَآيَاتِي عَنِّي بِهَا (فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ  
أَذَى مِنْ رَأْسِهِ فَعِدَّةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٌ أَوْ نُسُكٌ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَدِيثِيَّةِ وَنَحْنُ  
مُحْرِمُونَ وَقَدْ حَصَرْنَا الْمَشْرُكُونَ وَكَانَتْ لِي وَفَرَةٌ فَجَعَلَتِ الْهُوَامُ تَسَاقُطُ عَلَيَّ وَجْهِي فَمَرَّ بِي النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ هَؤُومَ رَأْسِكَ تُوْذِيكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ قَالَ مُجَاهِدٌ الصِّيَامُ  
ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَالطَّعَامُ لِسِتَّةِ مَسَاكِينٍ وَالنُّسُكُ شَاةٌ فَصَاعِدًا

**اسناد دیگر:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ  
كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذَلِكَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**اسناد دیگر:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ سَوَّارٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ عَنْ  
كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِ ذَلِكَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ نَحْوَ هَذَا

﴿﴾ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے یہ آیت میرے  
بارے میں نازل ہوئی تھی اور اس سے مراد میں ہی ہوں (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کا فدیہ روزہ رکھنا ہے یا صدقہ کرنا ہے یا قربانی  
کرنا ہے۔“

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے مقام پر موجود تھے اور ہم نے  
احرام باندھا ہوا تھا، مشرکین نے ہمیں وہاں رکنے پر مجبور کر دیا تھا۔ میرے بال بہت لمبے تھے جو میں میرے منہ پر گرنے لگی تھیں  
اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ملاحظہ کیا، تو ارشاد فرمایا: میرا خیال ہے تمہارے سر کی  
جویں تمہیں تکلیف کا شکار کر رہی ہیں۔ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے بال منڈوا دو تو اس  
بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان سے مراد تین دن کے روزہ رکھنا ہے اور صدقہ کرنے سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے

2899- أخرجه البغاري (۲۴/۸): كتاب التفسير: باب: (فمن كان منك مريضا أو به أذى من رأسه)، حديث (۴۵۱۷)، و مسند  
(۱۲۰/۱۸۰)، (۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۱۲۰/۱۸۵) وابن ماجه (۱۰۲۸/۲): كتاب النساك: باب: مذبة البحص، حديث (۳۰۷۹)، و احمد  
(۲۴۳، ۲۴۲/۴)



اور قربانی کرنے سے مراد ایک بکری ذبح کرنا ہے یا اس سے زیادہ بھی ہو سکتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عبدالرحمن بن اسہبانی نے اسے عبداللہ بن معقل کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**2900** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ أَتَى عَلِيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَوْقَدْتُ تَحْتَ قَدْرٍ وَالْقَمْلُ يَتَأَثَّرُ عَلَيَّ

جَبْهَتِي أَوْ قَالَ حَاجِسِي فَقَالَ أَتُوذِيكَ هَوَامُ رَأْسِكَ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاخْلُقْ رَأْسَكَ وَأَنْسُكْ نَسِيغَةَ أَوْ صُمِّ

ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينٍ قَالَ أَيُّوبُ لَا أَدْرِي بِأَيِّتِهِنَّ بَدَأَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں اس وقت ہنڈیا کے

نیچے آگ لگا رہا تھا جو میں میری پیشانی پر گر رہی تھیں۔

(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) میرے ابروؤں پر گر رہی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہاری جوئیں

تمہیں تکلیف دے رہی ہیں؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنا سر منڈا دو اور قربانی کر لو یا تین

دن روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔

ایوب نامی راوی بیان کرتے ہیں: مجھے یہ نہیں معلوم کہ اس میں پہلے کس کا ذکر ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2901** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: الْحَجُّ عَرَفَاتُ الْحَجُّ عَرَفَاتُ الْحَجُّ عَرَفَاتُ أَيَّامٍ مِنِّي ثَلَاثٌ (فَمَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا ائِمَّ

عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا ائِمَّ عَلَيْهِ) وَمَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا أَحْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ

◀◀ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حج عرفات میں

(موقوف کا نام ہے) حج عرفات (میں ”موقوف“ کا نام ہے) حج عرفات (میں ”موقوف“ کا نام ہے) منیٰ میں قیام کے تین دن ہیں۔

”البتہ اگر کوئی شخص دو دن کے بعد جلدی جانا چاہے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا اور جو شخص بعد میں جائے تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہوگا۔“

جو شخص صبح صادق ہونے سے پہلے عرفات پہنچ گیا اس نے حج کو پالیا۔

ابن ابی عمر نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے سفیان بن عیینہ بیان کرتے ہیں: یہ بہترین حدیث ہے جسے تو نے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو بکیر بن عطاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ہم اسے صرف بکیر بن عطاء نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**2902** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

متن حدیث: أَبْغَضُ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ إِلَّا لَدَى الْخَصْمِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب

سے زیادہ ناپسندیدہ شخص وہ ہے جو بہت زیادہ جھگڑا لہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**2903** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ

أَنَسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَتْ الْيَهُودُ إِذَا حَاصَتْ امْرَأَةً مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي

2902- أخرجه البخاری (۳۶۸/۸): کتاب التفسیر: باب: و هو الد الخصار، حدیث (۴۰۲۳)، (۱۹۲۱۳) کتاب الاحکام: باب: اللاد

الخصم حدیث (۷۱۸۸)، و مسلم (۲۰۵۴/۴): کتاب العلم: باب: من اللاد الخصم، حدیث (۲۶۶۸/۵)، و النسائی (۲۴۷/۸): کتاب آداب

القصة: باب: اللاد الخصم، حدیث (۵۴۲۳)، و احمد (۲۰۵، ۶۳، ۵۵/۶)، و الحمیدی (۱۳۲/۱)، حدیث (۲۷۳).

2903- أخرجه مسلم (۱۳۸/۲ - الابی): کتاب الحيض: باب: جواز غسل الحائض راس زوجها و ترجمله و طهارة سورها، حدیث

(۳۰۲/۱۶)، و ابوداؤد (۱۱۷/۱): کتاب الطهارة: باب: من مواكلة الحائض و مجامعتها، حدیث (۲۵۸)، (۶۵۶/۱): کتاب النكاح: باب:

من اتان الحائض و مباشرتها، حدیث (۲۱۶۵)، و النسائی (۱۵۲/۱): کتاب الطهارة: باب: تاويل قول الله عزوجل (ت يستلونك عن

الحيض)، حدیث (۲۸۸)، (۱۸۷/۱): کتاب البیاء: باب: ما ينال من الحائض و تاويل قول الله عزوجل (ويستلونك عن الحيض-)،

حدیث (۳۶۹) و ابن ماجه (۲۱۱/۱): کتاب الطهارة و سننها: باب: ما جاء في مواكلة الحائض و سورها، حدیث (۶۴۴)، و الدارمی

(۲۴۵/۱): کتاب الصلاة: مباشرة الحائض، و احمد (۲۴۶، ۱۳۲/۳).

الْبُيُوتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَدْنَىٰ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤَاكِلُوهُنَّ وَيُشَارِبُوهُنَّ وَأَنْ يَكُونُوا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوتِ وَأَنْ يَفْعَلُوا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُودُ مَا يُرِيدُ أَنْ يَدْعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ قَالَ فَجَاءَ عَبَادُ بْنُ بِشْرِ وَأَسِيدُ بْنُ حَضِيرٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَاهُ بِذَلِكَ وَقَالَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نَنكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَّنَا أَنَّهُ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلْتَهُمَا هَدِيَّةً مِنْ لَبَنٍ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي آثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمَا أَنَّهُ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ أَنَسٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہودیوں میں یہ رواج تھا کہ جب کسی عورت کو حیض آتا تھا تو وہ لوگ اس کے ساتھ بیٹھ کر کھاتے نہیں تھے اس کے ساتھ بیٹھ کر پیتے نہیں تھے اس کے ساتھ گھر میں میل جول ختم کر دیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”لوگ تم سے حیض کے بارے میں دریافت کرتے ہیں تو تم فرما دو! یہ ناپاکی ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو یہ ہدایت کی: وہ ایسی خواتین کے ساتھ بیٹھ کر کھالیا کریں ان کے ساتھ بیٹھ کر پی لیا کریں گھر میں ان کے ساتھ رہا کریں اور صحبت کرنے کے علاوہ ان کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے ہیں (یعنی بوس و کنار کر سکتے ہیں)۔ اس بات پر یہودیوں نے یہ کہا: یہ صاحب ہمارے ہر کام کی مخالفت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

راوی بیان کرتے تھے حضرت عباد بن بشر اور حضرت اسید بن حضیر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ کو اس بارے میں بتایا: انہوں نے عرض کی: کیا ہم ان خواتین کے ساتھ حیض کے دوران صحبت نہ کریں؟ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک (غصے کی وجہ سے) سرخ ہو گیا، یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا آپ ان دونوں حضرات پر ناراضگی کا اظہار کریں گے۔ یہ دونوں حضرات اٹھ کر چل دیئے اس کے فوراً بعد دودھ کا تحفہ آیا تو نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو واپس بلایا اور ان دونوں کو وہ دودھ پلایا جس سے ہمیں یہ علم ہوا کہ آپ ﷺ ان سے ناراض نہیں ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

اس روایت کو محمد بن عبد الاعلیٰ نے اپنی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے۔

2904 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: كَانَتْ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ آتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَزَلْتُ (نَسَاؤُكُمْ

حَرَتْ لَكُمْ فَاتُوا حَرَّتُكُمْ أَلَى شِئْتُمْ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ ابن منذر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: یہودی یہ کہا کرتے تھے جو شخص اپنی بیوی کے پیچھے کی طرف سے اس کی اگلی شرمگاہ میں صحبت کرتا ہے، اس کا بچہ بھیگتا پیدا ہوتا ہے، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”تمہاری بیویاں تمہارے کھیت میں تم جس طرف سے چاہو داخل ہو جاؤ۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2905** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ أَبِي خَثِيمٍ

عَنِ ابْنِ سَابِطٍ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (نَسَاؤُكُمْ حَرَتْ لَكُمْ فَاتُّوا حَرَّتُكُمْ أَنِّي سِتُّم) يَعْنِي صِمَامًا وَاحِدًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبْنُ خَثِيمٍ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خَثِيمٍ وَأَبْنُ سَابِطٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَابِطِ الْجَمْحِيِّ وَالْحَفْصَةُ هِيَ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ وَيُرْوَى فِي سِمَامٍ وَاحِدٍ ﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں (جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے) ”تمہاری بیویاں تمہارے کھیت میں تم اپنے کھیت میں جس طرف سے چاہو آؤ۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے) اس سے مراد یہ ہے: (صحبت کا مقام) ایک ہونا چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس روایت کے راوی ابن خثیم، عبداللہ بن عثمان بن خثیم ہیں جبکہ ابن سابط نامی راوی عبدالرحمن بن عبداللہ بن سابط حجازی کی ہیں جبکہ حفصہ نامی خاتون حفصہ بنت عبدالرحمن بن ابوبکر صدیق ہیں۔

بعض روایات میں لفظ ”سیمام واحد“ بھی نقل کیا گیا ہے۔

**2906** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِي اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأَنْزَلَتْ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةُ (نَسَاؤُكُمْ حَرَتْ لَكُمْ فَاتُّوا حَرَّتُكُمْ أَنِّي سِتُّم) أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبْرَ وَالْحَيْضَةَ

2905- أخرجه الدارمی (۲۰۶/۱): کتاب الصلاة: باب: اتیان النساء من ادبارهن، و احمد (۳۰۵/۶، ۳۱۸، ۳۱۰).

2906- أخرجه احمد (۲۹۷/۱).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَيَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشْعَرِيُّ هُوَ يَعْقُوبُ

الْقَيْسِيُّ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہلاکت کا شکار ہو گیا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تمہیں کس چیز نے ہلاکت کا شکار کیا ہے۔ انہوں نے عرض کی: گزشتہ رات میں نے اپنی سواری کو پھیر دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

”تمہاری عورتیں تمہارے کھیت ہیں تم ان میں جس طرف سے چاہو آؤ۔“

(اس سے مراد یہ ہے) تم آگے کی طرف سے صحبت کرو یا پیچھے کی طرف سے کرو (یہ جائز ہے) البتہ پاخانہ کی جگہ صحبت کرنے سے بچو اور حیض (کے دوران صحبت کرنے سے بچو)۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یعقوب بن عبداللہ اشعری نامی راوی یعقوب قیس ہیں۔

2907 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْهَاشِمِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَصَّالَةَ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ

مثن حدیث: أَنَّهُ زَوْجُ أُخْتِهِ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ تَمَّ طَلَقَهَا تَطْلِيقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتِ الْعِدَّةُ فَهَوِيَتْهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَابِ فَقَالَ لَهُ يَا لَكَ أَكْرَمَتِكَ بِهَا وَزَوْجَتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللَّهِ لَا تَرْجِعُ إِلَيْكَ أَبَدًا إِخْرُ مَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ اللَّهُ حَاجَتَهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا إِلَيْهَا فَانزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (وَإِذَا طَلَقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَّغْنَ أَجَلَهُنَّ) إِلَى قَوْلِهِ (وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ) فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ سَمِعًا لِرَبِّي وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ أَرْوِّجْكَ وَأَكْرِمَكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ عَنِ الْحَسَنِ غَرِيبٌ

وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّهُ لَا يَجُوزُ النِّكَاحُ بِغَيْرِ وَلِيٍّ لِأَنَّ أُخْتِ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ كَانَتْ نِسَاءً فَلَوْ كَانَ الْأَمْرُ إِلَيْهَا دُونَ وَلِيِّهَا لَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا وَلَمْ تَحْتَجْ إِلَى وَلِيِّهَا مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَإِنَّمَا خَاطَبَ اللَّهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ الْأَوْلِيَاءَ فَقَالَ (لَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ) فَفِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلَالَةٌ عَلَى أَنَّ الْأَمْرَ إِلَى الْأَوْلِيَاءِ فِي التَّزْوِيجِ مَعَ رِضَاهُنَّ

﴿﴾ حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے اپنی بہن کی شادی ایک مسلمان سے کر دی۔ یہ نبی

2907۔ أخرجه البخاری (۸۹/۹): کتاب النکاح: باب: من قال لا نکاح الا بولی، حدیث (۵۱۳۰)، و ابو داؤد (۶۳۵/۱): کتاب النکاح:

باب: من العضل، حدیث (۲۰۸۲)۔

اکرم ﷺ کے زمانہ کی بات ہے وہ خاتون اس شخص کے ہاں رہی جب تک اللہ کو منظور تھا پھر اس شخص نے اس عورت کو طلاق دے دی اور اس کے ساتھ رجوع نہیں کیا، یہاں تک کہ اس خاتون کی عدت گزر گئی پھر اس شخص نے اس خاتون کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس خاتون کی بھی یہی خواہش تھی تو نکاح کا پیغام بھیجے والوں کے ساتھ اس شخص نے بھی اس خاتون کے لیے نکاح کا پیغام بھیج دیا تو حضرت معقل بن یسار نے کہا: اونا لائق! میں نے اس خاتون کے ساتھ شادی کر کے تمہاری عزت افزائی کی اور تم نے اسے طلاق دے دی اللہ تعالیٰ کی قسم! اب یہ کبھی بھی دوبارہ تمہاری طرف واپس نہیں آئے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا تھا کہ اس مرد کو اس خاتون کی کتنی ضرورت ہے، اور اس خاتون کو اپنے شوہر کی کتنی ضرورت ہے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دیدو اور ان کی عدت پوری ہو جائے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے ”اور تم علم نہیں رکھتے“

جب حضرت معقل رضی اللہ عنہ نے یہ آیت سنی تو وہ بولے میں اپنے پروردگار کے حکم کے سامنے سر تسلیم خم کرتا ہوں۔ پھر انہوں نے اس شخص کو بلایا اور بولے: میں تمہاری شادی کرتا ہوں اور تمہاری عزت افزائی کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حسن بصری کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے: ولی کے بغیر نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی بہن ثیبہ تھی اگر ان کو خود ایسا کرنے کی اجازت ہوتی اور ان کے ولی کی ضرورت نہ ہوتی، تو وہ خود اپنی شادی کر لیتی۔ انہیں اپنے ولی حضرت معقل بن یسار کی ضرورت نہ ہوتی۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اولیاء سے خطاب کیا ہے اور اولیاء سے ارشاد فرمایا ہے:

”تو تم ان خواتین کو اس بات سے نہ روکو کہ وہ اپنے (سابقہ) شوہر سے شادی کر لیں۔“

اس آیت میں اس بات پر دلالت پائی جاتی ہے: شادی کرنے میں خواتین کی رضامندی کے ہمراہ اصل معاملہ اولیاء کے سپرد ہوگا۔

2908 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَمَرْتَنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا فَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَأَذِنِي

(حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى) فَلَمَّا بَلَغْتَهَا أَذِنْتُهَا فَأَمَلْتُ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ

الْوُسْطَى وَصَلَاةَ الْعَصْرِ وَقَوْمُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

2908. اخرجہ مالک (۱۳۸/۱): کتاب صلاة الجماعة: باب: الصلاة الوسطى، حدیث (۲۵)، ومسلم (۵۶۴/۲ - الابی) کتاب الساجد و

مواضع الصلاة: باب: الدلیل بن قال الصلاة الوسطی من صلاة العصر، حدیث (۶۲۹/۲۰۷)، و ابوداؤد (۱۶۵/۱): کتاب الصلاة: باب: فی وقت

صلاة العصر، حدیث (۴۱۰)، والنسائی (۲۳۶/۱): کتاب الصلاة: باب: المحافظة علی صلاة العصر، حدیث (۴۷۲)، و احمد (۱۷۸، ۷۳/۶)

## فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ حَفْصَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ ابو یونس جو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں وہ بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ ہدایت کی کہ میں ان کے لیے ایک قرآن پاک تحریر کروں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب تم اس آیت پر پہنچ جاؤ تو مجھے بتا دینا۔

”اور تم نمازوں کی حفاظت کرو (بطور خاص) درمیان والی نماز کی۔“

راوی بیان کرتے ہیں: جب میں اس آیت پر پہنچا تو میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو اس آیت کے بارے میں بتایا تو انہوں نے مجھے آیت کے یہ الفاظ الماء کرواتے۔

”تم نمازوں کی حفاظت کرو درمیانی نماز کی یعنی عصر کی نماز کی اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ کھڑے رہو۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی (یہ آیت اس طرح) سنی ہے۔

اس بارے میں سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2909** سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: درمیانی نماز سے مراد

عصر کی نماز ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2910** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَسَّانَ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدَةَ

السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ امْلَأْ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى

غَابَتِ الشَّمْسُ

2910- اخرجہ البخاری (۱۲۴/۶): کتاب الجهاد و السیر: باب: الدعاء علی المشرکین بالهزيمة و الزلزلة، حدیث (۲۹۳۱) و اطرافہ فی

(۴۱۱۱، ۴۵۳۳، ۶۳۹۶) و مسلم (۵۶۰/۲): کتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: التغلظ من تقویت صلاة العصر، حدیث (۶۲۷/۲۰۲) و

ابوداؤد (۱۶۵/۱): کتاب الصلاة: باب: من وقت صلاة العصر، حدیث (۴۰۹)، و النسائی (۲۳۶/۱): کتاب الصلاة: باب: المحافظة علی صلاة

العصر، حدیث (۴۷۳) و الدارمی (۲۸۰/۱): کتاب الصلاة: باب: الصلاة الوسطی، و احمد (۷۹/۱، ۱۳۵، ۱۳۷، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۴۴، ۱۲۲) و

ابن خلیفہ (۲۸۹/۲) حدیث (۱۳۳۵) و ابن حمید ص (۵۵)، حدیث (۷۷).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَلِيٍّ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: وَأَبُو حَسَّانٍ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ مُسْلِمٌ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ خندق کے موقع پر یہ دعا کی تھی:

”اے اللہ ان (کفار) کی قبروں اور گھروں کو آگ سے بھر دے کیونکہ انہوں نے ہمیں سورج غروب ہونے تک

نماز وسطی (یعنی عصر کی نماز) نہیں پڑھنے دی۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

ابو حسان اعرج نامی راوی کا نام مسلم ہے۔

2911 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ

مُصَرِّفٍ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي هَاشِمٍ بْنِ عْتَبَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”درمیانی نماز“ سے

مراد عصر کی نماز ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن ثابت، حضرت ابو ہاشم بن عتبہ اور حضرت ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہم) سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2912 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ شَيْبَلٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ (وَقَوْمُوا لِلَّهِ

قَانِتِينَ) فَأَمَرْنَا بِالسُّكُوتِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَنَهَيْنَا عَنِ

الْكَلَامِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: وَأَبُو عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ إِيَّاسٍ

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں نماز کے دوران بات چیت کر لیا

کرتے تھے پھر یہ آیت نازل ہوئی:



”تو تم اللہ کی بارگاہ میں ادب کے ساتھ کھڑے رہو۔“  
 تو ہمیں (نماز کے دوران) خاموش رہنے کا حکم دیا گیا۔  
 یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔  
 ”ہمیں بات چیت کرنے سے منع کر دیا گیا۔“  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
 ابو عمرو شیبانی نامی راوی کا نام سعد بن ایاس ہے۔

2913 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ

السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ

متن حدیث: عَنْ الْبَرَاءِ (وَلَا تَيْمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ). قَالَ نَزَلَتْ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ  
 نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدَرٍ كَثْرَتِهِ وَقَلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقِنُوِّ وَالْقِنَوَيْنِ فَيَعْلِقُهُ فِي  
 الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاعَ أَتَى الْقِنُوَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ مِنَ الْبُسْرِ  
 وَالتَّمْرِ فَيَأْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْعَبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنُوِّ فِيهِ الشَّيْصُ وَالْحَشْفُ وَبِالْقِنُوِّ قَدْ  
 انْكَسَرَ فَيَعْلِقُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُمْ مِنَ  
 الْأَرْضِ وَلَا تَيْمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ وَلَسْتُمْ بِالْحَدِيثِ إِلَّا أَنْ تُغْمِضُوا فِيهِ) قَالَ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَهْدَى إِلَيْهِ  
 مِثْلُ مَا أَعْطَاهُ لَمْ يَأْخُذْهُ إِلَّا عَلَى إِغْمَاضٍ أَوْ حَيَاءٍ قَالَ فَكُنَّا بَعْدَ ذَلِكَ يَأْتِي أَحَدُنَا بِصَالِحٍ مَا عِنْدَهُ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو مَالِكٍ هُوَ الْغِفَارِيُّ وَيُقَالُ اسْمُهُ غَزْوَانٌ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ شَيْئًا مِنْ

هَذَا

﴿﴾ حضرت براء (بن عازب رضی اللہ عنہ) یہ بات بیان کرتے ہیں: (وَلَا تَيْمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ)

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ آیت ہمارے یعنی انصار کے بارے میں نازل ہوئی تھی کیونکہ ہم کھجوروں کے مالک تھے۔ ہر شخص اپنی  
 حیثیت کے مطابق کم یا زیادہ کھجوریں لے کر حاضر ہوا کرتا تھا۔ کچھ لوگ کھجوروں کا ایک گچھا یا دو گچھے لاکر مسجد میں لٹکا دیتے تھے  
 کیونکہ اصحاب صفہ کے لیے کسی کے گھر سے کھانا مقرر نہیں تھا اس لیے اگر ان میں سے کسی کو بھوک محسوس ہوتی تو وہ اس گچھے کے  
 پاس آتا تھا اپنی لٹھی کے ذریعے اسے مارتا تھا جس کے نتیجے میں کچھ پکی اور کچھ کچی کھجوریں گر جاتی تھیں تو وہ انہیں کھا لیتا تھا۔  
 اس طرح کچھ ایسے لوگ بھی تھے جو خیرات دینے میں رغبت نہیں رکھتے تھے وہ ایسا گچھا لے آیا کرتے تھے جس میں خراب  
 کھجوریں زیادہ ہوتی تھیں یا کوئی ایسا گچھا لے آیا کرتے تھے جو ٹوٹا ہوا ہوتا تھا تو اسے لاکر لٹکا دیتے تھے تو اس بارے میں اللہ  
 تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

2913 ترمذیہ الترمذی کہا جاء فی (التحفة) (۶۲/۲)، حدیث (۱۹۱۱) لم یخرجہ الا الترمذی عن السدی عن ابی مالک عن البراء موقوفاً.

”اے ایمان والو! تم جو کما تے ہو اس میں سے پاکیزہ چیزیں (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو اور اس چیز میں سے بھی جو ہم نے زمین میں سے تمہارے لیے نکالا ہے، اور خراب چیزیں خرچ کرنے کی نیت نہ کرو حالانکہ تم خود اسے قبول کرنا گوارا نہ کرو گے، ماسوائے اس صورت کے کہ تم اس بارے میں چشم پوشی کرو۔“

راوی بیان کرتے ہیں: یہاں اللہ تعالیٰ نے یہ بات بیان کی ہے: تم میں سے کسی ایک شخص کو اس طرح کی کوئی چیز تحفے کے طور پر دی جائے، تو وہ اسے چشم پوشی کے ساتھ قبول کرے گا یا شرم کی وجہ سے قبول کرے گا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس کے بعد ہم میں سے ہر شخص اپنے پاس موجود ٹھیک چیز (اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لیے) لے کر آیا کرتا تھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

ابوما لک نامی راوی غفاری ہیں۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام غزوان ہے۔

ثوری نے اس روایت کا کچھ حصہ سدی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**2914** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مَرَّةَ الْهَمْدَانِي عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَمَّةً بَابِنِ آدَمَ وَلِلْمَلِكِ لَمَّةً فَأَمَّا لَمَّةُ الشَّيْطَانِ فَاِبْعَادُ بِالشَّرِّ وَتَكْذِيبُ بِالْحَقِّ

وَأَمَّا لَمَّةُ الْمَلِكِ فَاِبْعَادُ بِالْخَيْرِ وَتَصْدِيقُ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذَلِكَ فَلْيَعْلَمْ أَنَّهُ مِنَ اللَّهِ فَلْيَحْمَدِ اللَّهَ وَمَنْ وَجَدَ

الْأُخْرَى فَلْيَتَوَكَّلْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ثُمَّ قَرَأَ (الشَّيْطَانُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ) الْآيَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ أَبِي الْأَخْوَصِ لَا نَعْلَمُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا

مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: انسان پر کچھ اثر

شیطان کا ہوتا ہے اور کچھ اثر فرشتے کا ہوتا ہے۔ شیطان کا اثر یہ ہوتا ہے کہ شر کا وعدہ ہوتا ہے اور حق کی تکذیب کرنے کی ترغیب

ہوتی ہے جبکہ فرشتے کا اثر بھلائی کا وعدہ ہوتا ہے اور حق بات کی تصدیق کرنا ہوتا ہے، تو جو شخص اپنے اندر کوئی ایسی صورت پائے

تو وہ یہ بات جان لے! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ایسی صورت میں وہ اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرے اور جو شخص پہلی قسم

والا اثر پائے تو شیطان کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”شیطان تمہیں غربت سے ڈراتا ہے اور تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہ وہ روایت ہے جو ابواحوص کے حوالے سے منقول ہے۔ ہمارے علم کے مطابق یہ صرف ابواحوص کے حوالے سے ہی

2914. تقدیرہ الترمذی کہا جاء فی (التحفة) (۱۳۹/۷)، حدیث (۹۵۰۰) واخرجه ابو یعلیٰ (۴۱۷/۸)، حدیث (۴۹۹۹/۳۳) و عزاء لابن

حسان (موارد) (۴۰) من طریق ابی یعلیٰ و الطبری فی (التفسیر) (۸۸/۳) (۸۹).

”مرفوع“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

**2915** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ مَرْزُوقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ رَأَى نَارًا مِنْ النَّاسِ إِنْ اللَّهُ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ (يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُّوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ) وَقَالَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُّوْا مِنَ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ) قَالَ وَذَكَرَ الرَّجُلُ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغَدِي بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابَ لِذَلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ

توضیح راوی: وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ اسْمُهُ سَلْمَانُ مَوْلَى عَزَّةَ الْأَشْجَعِيَّةِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے اور وہ صرف پاکیزہ چیز کو قبول کرتا ہے اس نے اہل ایمان کو اسی بات کا حکم دیا ہے جس چیز کا حکم اس نے رسولوں کو دیا ہے اور یہ ارشاد فرمایا ہے:

”اے رسولو! پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک عمل کرو! تم لوگ جو عمل کرتے ہو میں اس کے بارے میں علم رکھتا ہوں۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

”اے ایمان والو! ہم نے جو تمہیں رزق عطا کیا ہے اس میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ۔“

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا تذکرہ کیا جو طویل سفر کرتا ہے جس کے بال بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہوتے ہیں وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف کر کے اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار! پکارتا ہے (یعنی دعائیں کرتا ہے) حالانکہ اس کا کھانا حرام ہوتا ہے اس کا پینا حرام ہوتا ہے اس کا لباس حرام ہوتا ہے اس کی پرورش حرام چیز کے ذریعے ہوتی ہے تو اس کی دعا قبول کیسے ہوگی؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف فضیل بن مرزوق سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوحازم نامی راوی اشجعی ہیں ان کا نام سلمان ہے اور یہ عذرہ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

**2916** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ

حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيًّا

2915- أخرجه مسلم (۴۷۷/۳ - الابن): كتاب الزكاة: باب: قبول الصدقة من الكسب الطيب و تربيتها، حديث (۱۰۱۵/۶۵)، و الدارمی

(۳۰۰/۲): كتاب الرقاق، باب: اكل الطيب، واحد (۳۲۸/۲).

متن حدیث: يَقُولُ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ (إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يُحَاسِبِكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ) آيَةُ أَحْزَنْتَنَا قَالَ فَلَمَّا يُحَدِّث أَحَدُنَا نَفْسَهُ فَيَحَاسِبُ بِهِ لَا نَدْرِي مَا يُغْفَرُ مِنْهُ وَلَا مَا لَا يُغْفَرُ فَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةُ بَعْدَهَا فَتَسَخَّرَهَا (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ)

﴿﴿﴾ سدی بیان کرتے ہیں: جس شخص نے حضرت علیؓ کی زبانی یہ حدیث سنی اس نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے وہ فرماتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”تمہارے دل میں جو کچھ ہے اسے تم چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا اور پھر وہ جسے چاہے گا اس کی مغفرت کر دے گا اور جسے چاہے گا اسے عذاب دے گا۔“

(حضرت علیؓ فرماتے ہیں) اس آیت نے ہمیں غمگین کر دیا تو ہم نے سوچا اگر کوئی شخص اپنے دل میں کسی گناہ کا خیال کرتا ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا حساب ہوگا تو پھر ہمیں کیا معلوم اس میں کون سی چیز کو معاف کیا جائے گا اور کون سی چیز کو معاف نہیں کیا جائے گا؟ تو اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی: اس نے سابقہ آیت (کے حکم) کو منسوخ کر دیا۔

”اللہ تعالیٰ کسی بھی شخص کو اس کی طاقت کے مطابق پابند کرتا ہے آدمی جو نیکی کرے گا اس کا اجر اسے ملے گا اور جو گناہ کرے گا اس کا بدلہ اسے ملے گا۔“

2917 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّهِ

متن حدیث: أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخَفُّوهُ يُحَاسِبِكُمْ بِهِ اللَّهُ) وَعَنْ قَوْلِهِ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ) فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَذِهِ مُعَابَةٌ لِلَّهِ الْعَبْدَ فِيمَا يُصِيبُهُ مِنَ الْحُمَى وَالنَّكْبَةِ حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِي كُمِّ قَمِيصِهِ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْرَعُ لَهَا حَتَّى إِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِهِ كَمَا يَخْرُجُ التَّيْبُ الْأَحْمَرُ مِنَ الْكَبِيرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ

﴿﴿﴾ امیہ (نامی خاتون) بیان کرتی ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔

”تمہارے دل میں جو بھی ہے تم اسے ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا۔“ اور اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔

2916- تفردہ العرمی کما جاء فی (التحفة) (۴۶۸/۷)، حدیث (۱۰۳۳۶)، و ذکرہ السوطی فی (الدار البثور) (۶۶۲/۱) و عزاء لابن حمید  
2917- اخرجه احمد (۲۱۸/۶).

”جو شخص برا عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ ملے گا۔“

توسیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس کے بارے میں دریافت کیا ہے اس کے بعد کسی نے بھی مجھ سے اس کے بارے میں دریافت نہیں کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا تھا: اس سے مراد اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے پر عتاب کرنا ہے جو بخاریا کسی غمناک صورتحال کی شکل میں ہوتا ہے یہاں تک کہ آدمی اپنی جیب میں جو چیز رکھتا ہے اور پھر اسے گم کر دیتا ہے (تو وہ بھی اس میں شامل ہوگا)، یہاں تک کہ بندہ اپنے گناہوں سے اس طرح نکل آتا ہے جیسے بھٹی میں سے خالص سونا باہر آ جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو صرف حماد بن سلمہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

2918 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مِمَّنْ حَدِيثٌ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (إِنْ تَبَدُّوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْشَوْنَ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ) قَالَ دَخَلَ قُلُوبُهُمْ مِنْهُ شَيْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا فَالْقَى اللَّهُ الْإِيمَانَ فِي قُلُوبِهِمْ فَانزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (أَمَّنَ الرَّسُولُ بِمَا أَنْزَلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ) الْآيَةَ (لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا) قَالَ قَدْ فَعَلْتُ (رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا) الْآيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

توضیح راوی: وَأَدَمُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُقَالُ هُوَ وَالَّذِي يَحْيَى بْنُ أَدَمَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”تمہارے دل میں جو ہے اسے ظاہر کرو یا اسے چھپاؤ اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں تم سے حساب لے گا۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: اس کی وجہ سے لوگوں کو جو پریشانی لاحق ہوئی وہ اور کسی چیز کی وجہ سے نہیں ہوئی تھی۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ یہ کہو! ہم اس حکم کو مانتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں میں ایمان کو القاء کیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”رسول اس پر ایمان لے آیا جو اس کے پروردگار کی طرف سے اس کی طرف نازل کیا گیا اور اہل ایمان بھی

(ایمان لے آئے)۔“

(اس آیت کے آخر میں یہ ہے)

”اللہ تعالیٰ ہر شخص کو اس کی گنجائش کے مطابق پابند کرتا ہے۔ آدمی جو نیکی کرتا ہے اسے اس کا اجر ملے گا جو وہ گناہ کرتا ہے اس کا اس پر وبال ہوگا (بندہ یہ دعا کرے) اے ہمارے پروردگار! اگر ہم بھول جائیں اور غلط کر بیٹھیں، اس کا مواخذہ نہ کرنا۔“

(اس پر اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے) میں نے ایسا کیا (میں نے تمہاری دعا قبول فرمائی)۔

(بندہ یہ دعا کرے) اے ہمارے پروردگار! ہمارے اوپر ایسا بوجھ نہ ڈالنا جیسا تو نے ہم سے پہلے والوں پر ڈالا تھا۔“

(تو پروردگار فرماتا ہے) میں نے ایسا ہی کیا (یعنی میں تمہاری دعا قبول کر لی)

(بندے یہ دعا کرتے ہیں) اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں ایسی چیز کا پابند نہ کرنا اور ہماری بخشش کر دینا اور ہم پر رحم کرنا۔

(تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے) میں نے ایسا ہی کیا (یعنی میں نے تمہاری یہ دعا قبول کر لی)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ آدم بن سلیمان نامی راوی کے بارے میں یہ بات منقول

ہے۔ ایک قول کے مطابق یہ صاحب یحییٰ بن آدم کے والد ہیں۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ

#### باب 4: سورة آل عمران سے متعلق روایات

2919 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ وَهُوَ الْخَوَّازُ وَيَزِيدُ

بْنُ إِسْرَاهِيمَ كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ يَزِيدُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبُو عَامِرٍ الْقَاسِمَ

متن حدیث: قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ (فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ) قَالَ فَإِذَا رَأَيْتَهُمْ فَاعْرِضْ لَهُمْ وَقَالَ يَزِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاعْرِضْ لَهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

2919- أخرجه البخاری (۵۷/۸): کتاب التفسیر: باب: من آیات محکمات، حدیث (۴۵۴۷)، و مسلم (۲۰۵۳/۴): کتاب العلم: باب: النهی عن اتباع متشابه القرآن و التحذیر من معبیه و النهی عن الاختلاف من القرآن، حدیث (۲۶۶۵/۱)، و ابوداؤد (۶۰۹/۲): کتاب السنة: باب: النهی عن الجدل و اتباع المتشابه من القرآن، حدیث (۴۵۹۸)، و الدارمی (۵۵/۱): کتاب (۱۰۰): باب: من هاب الفتيا و كره، و احمد (۴۸، ۲۵۶، ۱۳۲، ۱۳۴/۱)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا: ”جہاں تک ان لوگوں کا تعلق ہے جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اس چیز کی پیروی کرتے ہیں اس میں تشابہ ہے تاکہ وہ فتنہ پیدا کریں اور اس کی تاویل کریں۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم انہیں دیکھو گی تو انہیں پہچان لو گی۔  
یزید نامی راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: جب تم ان لوگوں کو دیکھو گے تو انہیں پہچان لو گے۔  
نبی اکرم ﷺ نے یہ بات دو مرتبہ یا شاید تین مرتبہ ارشاد فرمائی ہے۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2920 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَئِكَ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللَّهُ فَاجْذَرُوهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: وَرَوَى عَنْ أَيُّوبَ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ هَكَذَا رَوَى غَيْرٌ وَاحِدٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَمَّا ذَكَرَ يَزِيدُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ التُّسْتَرِيُّ عَنِ الْقَاسِمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

توضیح راوی: وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ سَمِعَ مِنْ عَائِشَةَ أَيْضًا

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

”یہ وہ ذات ہے جس نے تم پر کتاب نازل کی ہے جس میں بعض محکم آیات ہیں۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو تشابہ آیات کی پیروی کرتے ہیں تو یہی وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے تو تم ان سے بچو!

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

کئی راویوں نے اس روایت کو اس طرح ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں قاسم بن محمد کا تذکرہ نہیں کیا۔

یزید بن ابراہیم نامی راوی نے اس روایت کے قاسم بن محمد سے منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

ابن ابی ملیکہ نامی راوی عبداللہ بن عبید اللہ بن ابوملیکہ ہیں۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

2921 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى

عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَوَلَاةً مِّنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيَّيَّ أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لِلدِّينِ أَتْبَعُوهُ وَهَذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ)

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَكَمْ يَقُلُ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ تَوْصِيحَ رَاوِي: وَأَبُو الضُّحَى اسْمُهُ مُسْلِمٌ بْنُ صُبَيْحٍ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ أَبِي نَعِيمٍ وَكَيْسَ فِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر نبی کے دیگر انبیاء میں سے کچھ (خاص) دوست ہوتے ہیں میرے دوست میرے جدا مجد ہیں جو میرے پروردگار کے خلیل ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک ابراہیم کے سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو ان کی پیروی کرتے ہیں اور وہ یہ نبی ہیں اور ایمان لانے والے لوگ ہیں اور اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا دوست ہے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ ﷺ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے تاہم اس کی روایت میں مسروق سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے اور یہ روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ ابوضحیٰ نامی راوی کا نام مسلم بن صبح ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ ﷺ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے اور اس میں بھی مسروق کا تذکرہ نہیں ہے۔

**2922** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَنْن حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ هُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهُ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَمْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَك بَيْتَةٌ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ لِي يَهُودِيٌّ أَحْلَفُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذْنٌ يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (إِنَّ الدِّينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ

وَأَيْمَانِهِمْ لَمَّا قَلِيلًا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ



حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَرَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص جھوٹی قسم اٹھا کر کسی مسلمان کا مال ہتھیانا چاہتا ہو جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو ایسی حالت میں پیش ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوگا۔

حضرت اشعث بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ حدیث میرے بارے میں ہے، کیونکہ میرے اور ایک یہودی کے درمیان کچھ زمین مشترکہ ملکیت کی تھی۔ اس یہودی نے میری شراکت کا انکار کر دیا، میں یہ مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کیا تمہارے پاس ثبوت ہے۔ میں نے عرض کی: نہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے کہا: تم قسم اٹھا لو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو قسم اٹھالے گا، اور میرا مال ہتھیالے گا، تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

”بے شک وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے نام کے عہد اور اس کی قسموں کے ذریعے تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں۔“  
یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

**2923** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (كَلَّا تَسْأَلُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) أَوْ (مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ  
اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا) قَالَ أَبُو طَلْحَةَ وَكَانَ لَهُ حَائِطٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ حَائِطِي لِلَّهِ وَلَوْ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهُ لَمْ  
أُعْلِنُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي قَرَابَتِكَ أَوْ أَقْرَبِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ اسْحَقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”تم لوگ اس وقت تک نیکی نہیں پہنچ سکتے، جب تک اس چیز کو خرچ نہ کرو جسے تم پسند کرتے ہو۔“

اور یہ آیت نازل ہوئی:

”وہ کون شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض حسن دے۔“

تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ عرض کی، ان کا ایک باغ تھا (انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا یہ باغ اللہ تعالیٰ

2923- اخرجه احمد (۱۱۵/۳، ۱۷۴، ۲۶۲)، و ابن خزيمة (۱۰۰/۴)، حدیث (۲۴۵۸)، (۲۴۵۹)، وابن حمید ص (۴۱۴)، حدیث

(۱۴۱۳)

کے لیے ہے، اگر میں اس بات کو پوشیدہ رکھ سکتا ہوتا تو اس کا اعلان نہ کرتا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں تقسیم کر دو (یہاں پر ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ استعمال ہوا ہے: قرابتک یا پھر اقربیک)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام مالک نے اسے اسحاق بن عبداللہ کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

**2924** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ سَمِعْتُ

مُحَمَّدَ بْنَ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَخْزُومِيِّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مُتَن حدیث: قَامَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مِنَ الْحَاجِّ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الشَّعِثُ النَّفْلُ

فَقَامَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعَجُّ وَالشَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ آخَرَ فَقَالَ مَا السَّبِيلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ

يَزِيدَ الْخُوَزِيِّ الْمَكِّيِّ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول

اللہ! حاجی کون ہوتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بکھرے ہوئے بالوں کا شخص اور میلے کپڑے پہنا ہوا شخص ایک اور شخص کھڑا ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سماج زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس میں بلند آواز میں تلبیہ پڑھا جائے اور قربانی کی جائے۔ ایک اور شخص کھڑا ہوا، عرض کی: یا رسول اللہ! (قرآن میں حج کے لئے) جس ”سبیل“ کا تذکرہ ہوا ہے اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: زاد سفر اور سواری۔

ہم اس حدیث کو صرف ابراہیم بن یزید خوزی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید کے حافظے کے حوالے سے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

**2925** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي

وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مُتَن حدیث: لَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ (تَعَالَوْا نَدْعُ آبَائَنَا وَأَبْنَاكُمْ وَنِسَائَنَا وَنِسَائِكُمْ) الْآيَةَ دَعَا رَسُولُ

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

2925 اخرجه مسلم (۱۸۷۱/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل علي بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، حدیث (۲۴۰۴/۳۲)، واحد

(۱۸۵/۱)

﴿﴾ عامر بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”تم لوگوں آؤ! ہم اپنے بیٹوں اور تمہارے بیٹوں کو اپنی عورتوں اور تمہاری عورتوں کو بلااتے ہیں“ تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، سیدہ فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہم) کو بلایا پھر آپ ﷺ نے یہ دعا کی۔ ”اے اللہ یہ میرے اہل (بیت) ہیں“ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔)

**2926** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ وَحَمَّادُ ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

غَالِبٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَى أَبُو أَمَامَةَ زُوسًا مَنْصُوبَةً عَلَى دَرَجٍ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَقَالَ أَبُو أَمَامَةَ كِلَابُ النَّارِ شَرُّ قَتْلَى تَحْتَ أَدِيمِ السَّمَاءِ خَيْرٌ قَتْلَى مَنْ قَتَلُوهُ ثُمَّ قَرَأَ (يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ قُلْتُ لِأَبِي أَمَامَةَ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ لَمْ أَسْمَعُهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا حَتَّى عَدَّ سَبْعًا مَا حَدَّثْتُكُمْوه

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَأَبُو غَالِبٍ يُقَالُ اسْمُهُ حَزْرٌ وَأَبُو أَمَامَةَ الْبَاهِلِيُّ اسْمُهُ صُدِيُّ بْنُ عَجَلَانَ وَهُوَ سَيِّدٌ بَاهِلَةَ

﴿﴾ ابو غالب بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کے سروں کو دمشق کے ایک منارے پر لٹکے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: یہ جہنم کے کتے ہیں اور آسمان کے نیچے سب سے بدترین مقتول ہیں اور سب سے بہترین مقتول وہ ہیں جو ان کے ہاتھوں شہید ہوئے پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اس دن کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے“

یہ آیت انہوں نے آخر تک تلاوت کی۔

ابو غالب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ نے خود نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات ایک مرتبہ، بلکہ دو مرتبہ، بلکہ تین مرتبہ، بلکہ چار مرتبہ، یہاں تک کہ انہوں نے سات مرتبہ کا ذکر کیا، نہ سنی ہوتی، تو یہ تمہارے سامنے ذکر نہ کرتا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

ابو غالب نامی راوی کا نام حزور ہے۔

ابو امامہ باہلی کا نام صدی بن عجل ہے اور یہ ”باہلہ“ قبیلے کے سردار تھے۔

**2927** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

2926- اخراجه ابن احمد (۶۲/۱): كتاب المقدمة: باب: من ذكر العوارج، حديث (۱۷۶)، واحد (۲۵۳/۵)، (۲۵۶/۵)، و الحمیدی

(۴۰۴/۲)، و حدیث (۹۰۸).

جَدَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: فِی قَوْلِهِ تَعَالَى (كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ) قَالَ إِنَّكُمْ تَتَمَوَّنَ سَبْعِينَ أُمَّةً أَنْتُمْ خَيْرُهَا  
وَإَكْرَمُهَا عَلَى اللَّهِ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ بَهْرِ بْنِ حَكِيمٍ نَحْوَ هَذَا وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ  
(كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ)

◀◀ بہر بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ فرماتے ہوئے سنا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)  
”تم سب سے بہتر امت ہو جسے لوگوں کے لئے بھیجا گیا“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تم لوگوں نے ستر امتوں کی تعداد کو پورا کر دیا ہے اور تم ان سب میں سب سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے افضل ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

کئی راویوں نے اس روایت کو بہر بن حکیم کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اس روایت میں (اس آیت) کا تذکرہ نہیں کیا۔

(كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ)

2928 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَشَجَّ وَجْهُهُ شَجَّةً فِي جَبْهَتِهِ  
حَتَّى سَالَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ فَعَلُوا هَذَا بَنِيهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ إِلَى اللَّهِ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ  
مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ) إِلَى آخِرِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے دندان مبارک شہید ہوئے۔ آپ کی پیشانی پر بھی زخم آیا آپ کا خون بہتا ہوا چہرے پر آگیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ قوم کیسے کامیاب ہو سکتی ہے جو اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کرے حالانکہ وہ نبی ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہے۔ اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ

2927- اخرجہ ابن ماجہ (۱۴۳۳/۲): کتاب الزہد: باب: صفة امة محمد صلى الله عليه وسلم ، حدیث (۴۲۸۷)، (۴۲۸۸)، و الدارمی (۳۱۳/۲): کتاب الرقاق: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم: نعم آخر الامم، و احمد (۴۴۷/۴)، (۵۰۳/۵) و عبد بن حنبلہ ص (۱۵۵)، حدیث (۴۰۹)

2928- اخرجہ ابن ماجہ (۱۳۳۶/۲): کتاب المغن: باب: الصبر على البلاء حدیث (۴۰۲۷)، و احمد (۱۸۷، ۹۹/۳) (۲۰۶، ۲۰۱)

”تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے۔  
یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2929 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ

أَنَسٍ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَجَّ فِي وَجْهِهِ وَكُسِرَتْ رِبَاعِيَّتُهُ وَرُمِيَ رَمِيَّةً عَلَى  
كَفِّهِ فَجَعَلَ الدَّمُ يَسِيلُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسَحُهُ وَيَقُولُ كَيْفَ تَفْلِحُ أُمَّةٌ فَعَلُوا هَذَا بِنَبِيِّهِمْ وَهُوَ يَدْعُوهُمْ  
إِلَى اللَّهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) سَمِعْتُ عَبْدَ  
بْنَ حُمَيْدٍ يَقُولُ غَلَطَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ فِي هَذَا  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا۔ آپ کے دندان مبارک شہید  
ہوئے۔ آپ کے کندھے پر بھی ایک پتھر لگا آپ کے چہرے پر خون بہنے لگا۔ آپ اس کو پونچھ رہے تھے اور یہ ارشاد فرما رہے  
تھے۔ وہ امت کیسے فلاح پاسکتی ہے؟ جو اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کریں، حالانکہ وہ نبی ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا  
ہے۔ (راوی کہتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ  
”تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک  
وہ لوگ ظالم ہیں۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے عبد بن حمید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: اس روایت میں یزید بن ہارون نے  
غلطی کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2930 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ بْنِ سَلَمِ الْكُوفِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عُمَرَ

بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَتْنُ حَدِيثٍ: يَوْمَ أُحُدٍ اللَّهُمَّ الْعَنِ أَبَا سُفْيَانَ اللَّهُمَّ الْعَنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ اللَّهُمَّ الْعَنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ  
قَالَ لَنْزَلَتْ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ) فَتَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ فَأَسْلَمُوا فَحَسَنَ  
إِسْلَامُهُمْ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ حَمْزَةَ عَنْ سَالِمِ

عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ  
 قول امام بخاری: لَمْ يَعْرِفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ حَمْرَةَ وَعَرَفَهُ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ  
 ﴿﴾ سالم بن عبد اللہ اپنے والد سے (حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ  
 احد کے دن یہ دعا کی۔

”اے اللہ ابوسفیان پر لعنت کر! اے اللہ حارث بن ہشام پر لعنت کر! اے اللہ صفوان بن امیہ پر لعنت کر۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ

”تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے۔“

تو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو توبہ کی توفیق دی۔ ان لوگوں نے اسلام قبول کر لیا اور بہترین مسلمان ثابت ہوئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اس روایت کو عمر بن حمزہ کے سالم سے نقل کرنے کے حوالے سے ”غریب“ قرار دیا گیا ہے۔ یہ روایت زہری نے سالم

کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نقل کی ہے۔

امام بخاری اس روایت کے عمر بن حمزہ سے منقول ہونے سے واقف نہیں ہیں۔ وہ اسے زہری سے منقول ہونے کے

حوالے سے جانتے ہیں۔

2931 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَجَلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عَلَى أَرْبَعَةِ نَفَرٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

(لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ) فَهَدَاهُمُ اللَّهُ لِلْإِسْلَامِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ يُسْتَفْرَبُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار افراد کے لئے دعائے ضرر کی، تو اللہ تعالیٰ نے

یہ آیت نازل کی۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبُهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ

”تمہارا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں ہے (کہ اللہ تعالیٰ) انہیں توبہ کی توفیق دے یا انہیں عذاب دے بے شک

وہ لوگ ظالم ہیں۔“

تو اللہ تعالیٰ نے ان (چاروں) کو اسلام قبول کرنے کی توفیق دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن فریب صحیح“ ہے۔ اس روایت کو اس سند کے حوالے سے ”غریب“ قرار دیا گیا ہے جسے نافع نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔ اس روایت کو یحییٰ بن ایوب نے ابن عجلان سے نقل کیا ہے۔

2932 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَالَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنِ

الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ

مَتْنِ حَدِيثٍ زَانِيٍّ كُنْتُ رَجُلًا إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا نَفَعَنِي اللَّهُ مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِي وَإِذَا حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ اسْتَحْلَفْتُهُ فَإِذَا حَلَفَ لِي صَدَّقْتُهُ وَإِنَّهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ وَصَدَّقَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَذِيبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُومُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّي ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللَّهَ إِلَّا غَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ) إِلَى الْآخِرِ الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَعَبْدُ وَاحِدٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ فَرَفَعُوهُ وَرَوَاهُ مِسْعَرٌ وَسُفْيَانٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ فَلَمْ يَرَفَعَاهُ وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مِسْعَرٍ فَأَوْقَفَهُ وَرَفَعَهُ بَعْضُهُمْ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةَ فَأَوْقَفَهُ وَلَا نَعْرِفُ لِأَسْمَاءَ بِنِ الْحَكَمِ حَدِيثًا إِلَّا هَذَا

◀◀ اسماء بن حکم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے۔ میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جب میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی کوئی بات سنی ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اس کے ذریعے مجھے نفع عطا کرتا ہے، لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کسی شخص نے کوئی حدیث سنا لی ہو تو میں اس سے قسم لیتا ہوں! اگر وہ میرے سامنے قسم اٹھائے تو میں اس کی تصدیق کر دیتا ہوں۔ ایک مرتبہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث سنا لی اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔ انہوں نے بتایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جب کوئی شخص گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد وضو کر کے دو رکعت نماز ادا کرتا ہے پھر اللہ تعالیٰ سے مغفرت مانگتا ہے تو اس شخص کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”وہ لوگ جب کسی گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں یا اپنے اوپر زیادتی کرتے ہیں تو اللہ کو یاد کر لیتے ہیں۔“ یہ آیت آخر تک

ہے۔

اس روایت کو شعبہ اور دیگر راویوں نے عثمان بن مغیرہ کے حوالے سے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

مسعر اور سفیان نے اس روایت کو عثمان کے حوالے سے نقل کیا ہے، لیکن ان دونوں نے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں

کیا۔

بعض راویوں نے اسے مسعر کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے جبکہ بعض نے ”مرفوع“ روایت کے

طور پر نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری نے عثمان بن مغیرہ کے حوالے سے اسے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

اسماء بن حکم نامی راوی سے ہمارے علم کے مطابق صرف یہی ایک حدیث منقول ہے۔

**2933** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ

عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ

متن حدیث: زَفَعْتُ رَأْسِي يَوْمَ أُحُدٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ وَمَا مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا يَمِينُ تَحْتَ حَجَفِيهِ مِنَ النَّعَاسِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمْنَةً نَاعَسًا)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ الزُّبَيْرِ مِثْلَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: غزوہ اُحد کے دن میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو یہ نظر آیا ہر ایک شخص اونگھ کی وجہ سے زمین کی طرف جھکا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی ہے۔

”پھر اس نے غم کے بعد امن والی اونگھ تم پر نازل کی۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2934** سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنَسِ

متن حدیث: أَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ غُشِينَا وَنَحْنُ فِي مَصَافِنَا يَوْمَ أُحُدٍ حَدَّثَتْ أَنَّهُ كَانَ فِيمَنْ غَشِيَهُ النَّعَاسُ يَوْمَئِذٍ قَالَ فَجَعَلَ سِنْفِي يَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأَخْذُهُ وَيَسْقُطُ مِنْ يَدِي وَأَخْذُهُ وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى الْمُنَاقِدُونَ لَيْسَ لَهُمْ هَمٌّ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ أَجَبْنُ قَوْمٍ وَأَرَعْبُهُ وَأَخَذَلَهُ لِلْحَقِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ ہم پر غشی طاری ہو گئی، ہم اس وقت غزوہ اُحد کے دن صف بنا کر کھڑے تھے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی کہ وہ خود بھی ان لوگوں میں شامل تھے جنہیں اس دن اونگھ آ گئی۔

2933- اخرجه البخاری (۴۲۲/۷): كتاب المغازی: باب: آل عمران (۱۰۴) (ثم انزل عليكم من بعد الغم امانة ناعسا...) (آل عمران: ۱۰۴) حدیث (۴۰۶۸)، و طرفہ فی (۴۰۶۲)، واحمد (۲۹/۴).



وہ بیان کرتے ہیں: اس دن تلوار میرے ہاتھ سے گرنے لگتی تھی۔ میں اسے پکڑ لیتا تھا وہ پھر میرے ہاتھ سے گرنے لگتی تھی۔ میں اسے پکڑتا تھا جب کہ دوسرا گروہ منافقین کا تھا جنہیں صرف اپنی لگتی تھی۔ وہ بزدل لوگ تھے اور مرعوب ہو جانے والے لوگ تھے اور حق سے منہ موڑنے والے لوگ تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2935** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ خُصَيْفِ حَدَّثَنَا مِقْسَمٌ قَالَ قَالَ ابْنُ

عَبَّاسٍ **متن حدیث:** نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُغْلَى) فِي قَطِيفَةٍ حَمْرَاءَ افْتَقَدَتْ يَوْمَ بَدْرٍ فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لَعَلَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ (مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُغْلَى) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ **حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ **اسناد دیگر:** وَقَدْ رَوَى عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ خُصَيْفٍ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مِقْسَمٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”نبی کا یہ کام نہیں ہے وہ خیانت کرے۔“

یہ آیت ایک سرخ چادر کے بارے میں نازل ہوئی تھی جو غزوہ بدر کے دن گم ہو گئی تھی۔ بعض لوگوں نے یہ کہا تھا: شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لے لیا ہو تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

”نبی کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ خیانت کرے“ یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

عبدالسلام بن حرب نامی راوی نے خصیف کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو خصیف کے حوالے سے مقسم سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

**2936** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ ابِرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ

سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ

**متن حدیث:** لَقِيَ نَبِيَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي يَا جَابِرُ مَا لِي أَرَاكَ مُنْكَسِرًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَشْهَدَ أَبِي قَتْلَ يَوْمِ أُحُدٍ وَتَرَكَ عِيَالًا وَكُنَّا قَالِ أَهْلًا أَبَشُرُكَ بِمَا لَقِيَ اللَّهُ بِهِ أَبَاكَ قَالَ قُلْتُ بَلَى يَا

2935- أخرجه ابوداؤد (۲/۴۲۶): كتاب الحروف و القراءات: باب: (۱)، حدیث (۳۹۷۱).

2936- أخرجه ابن ماجه (۱/۶۸): كتاب المقدمة: باب: فيها انكرته الجهمية، حدیث (۱۹۰)، (۲/۹۳۶): كتاب الجهاد: باب: فصل

الشهادة في سبيل الله، حدیث (۲۸۰۰).

رَسُولَ اللَّهِ قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا قَطُّ إِلَّا مِنْ وَرَائِ حِجَابٍ وَأَخِيَا أَبَاكَ فَكَلَّمَهُ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ  
أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْسِنِي فَأَقْتَلَ فِيكَ ثَابِتَةً قَالَ الرَّبُّ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّهُ قَدْ سَبَقَ مِنِّي أَلْهَمَ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ قَالَ  
وَأَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا) الْآيَةَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ شَيْتًا مِّنْ هَذَا وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ  
مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ هَكَذَا عَنْ مُوسَى  
بْنِ إِبْرَاهِيمَ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کی ملاقات مجھ سے ہوئی۔ آپ نے مجھ سے دریافت کیا: اے جابر کیا وجہ ہے؟ میں تمہیں شکستہ حال دیکھ رہا ہوں۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والد شہید ہو گئے ہیں اور وہ بال بچے اور قرض چھوڑ گئے ہیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں اس چیز کی خوشخبری نہ دوں جس کے ہمراہ تمہارے والد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ملاقات کی؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کے ساتھ حجاب کے پیچھے سے کلام کیا، لیکن تمہارے والد کو زندہ کرنے کے بعد ان کے ساتھ حجاب کے بغیر گفتگو کی اور اس نے یہ فرمایا: اے میرے بندے! میرے سامنے آرزو کرو! میں تمہیں عطا کروں گا، تو انہوں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! تو مجھے زندہ کر دے تاکہ مجھے دوبارہ تیری راہ میں قتل کیا جائے، تو پروردگار نے ارشاد فرمایا: اس بارے میں ہمارا فیصلہ پہلے ہو چکا ہے کہ لوگ (دنیا میں) واپس نہیں جائیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: (اسی بارے میں) یہ آیت نازل ہوئی:

”جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا ہے تم انہیں مردہ ہرگز گمان نہ کرو۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

علی بن عبد اللہ بن معینی اور دیگر محدثین نے اس روایت کو موسیٰ بن ابراہیم کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس روایت کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

**2937** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرَّةٍ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَوْلِهِ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْواتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ

2937. أخرجه مسلم (۱۵۰/۲۳): كتاب الامارة: باب: بيان ان ارواح الشهداء في الجنة و انهم احياء عن ربهم. برزقون، حديث

(۱۸۸۷/۱۲۱)، و ابن ماجه (۹۳۶/۳): كتاب الجهاد: باب: فضل الشهادة في سبيل الله، حديث (۲۸۰۱)، والدارمي (۲۰۶/۲): كتاب

الجهاد: باب: ارواح الشهداء والحيدي (۶۶/۱)، حديث (۱۲۰).

يُرَزَقُونَ) فَقَالَ أَمَا إنا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَأَخْبَرْنَا أَنَّ أَرْوَاحَهُمْ فِي طَيْرٍ خُضِرَ تَسْرُحُ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شَأَتْ  
وَتَأْوِي إِلَى قَنَادِيلٍ مُعَلَّقَةٍ بِالْعَرْشِ فَأَطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّكَ إِطْلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَازِيدُكُمْ قَالُوا رَبَّنَا وَمَا  
تَسْتَزِيدُ وَتَحْنُ فِي الْجَنَّةِ تَسْرُحُ حَيْثُ شِئْنَا ثُمَّ أَطَّلَعَ إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ فَقَالَ هَلْ تَسْتَزِيدُونَ شَيْئًا فَازِيدُكُمْ فَلَمَّا  
رَأَوْا أَنَّهُمْ لَمْ يَتْرُكُوا قَالُوا تُعِيدُوا أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَنُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ  
مَسْعُودٍ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ وَتَقْرَأُ نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهُ عَنَّا أَنَا قَدْ رَضِينَا وَرَضِيَ عَنَّا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◀◀ مسروق بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں دریافت کیا

گیا۔

”جن لوگوں کو اللہ کی راہ میں قتل کیا گیا تم انہیں ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں۔“  
تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بتایا ہم نے اس کے بارے میں دریافت کیا تھا تو ہمیں یہ بتایا گیا کہ ان شہداء کی  
ارواح سبز پرندوں کی شکل میں ہوتی ہیں ہے۔ وہ جنت میں جہاں چاہتی ہیں وہاں چلی جاتی ہیں اور ان کا ٹھکانہ ان قدیلوں  
میں ہوتا ہے جو عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں۔ ان کے پروردگار نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا کیا تم مزید کچھ چاہتے ہوتا کہ میں  
تمہیں مزید عطا کروں تو انہوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار ہم مزید کچھ نہیں چاہتے۔ ہم جنت میں موجود ہیں ہم جہاں  
چاہتے ہیں وہاں چلے جاتے ہیں۔ اس کے بعد پروردگار نے انہیں دوبارہ مخاطب کیا اور فرمایا: کیا تم مزید کچھ چاہتے ہوتا کہ میں  
تمہیں مزید عطا کروں؟ ان (شہداء) نے جب یہ دیکھا انہیں ایسے ترک نہیں کیا جائے گا (یعنی انہیں فرمائش کرنا ہی ہوگی) تو  
انہوں نے عرض کی: تو ہماری ارواح کو ہمارے اجسام میں واپس کر دے تاکہ ہم دنیا میں واپس جائیں اور ہمیں دوبارہ تیری راہ  
میں شہید کیا جائے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

◀◀ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند روایت منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں۔

”تو ہمارے نبی تک سلام پہنچا دینا اور انہیں یہ بتا دینا: ہم راضی ہیں اور (پروردگار) ہم سے راضی ہے“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**2938** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي رَاشِدٍ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بَنُ

أَعْيَنَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ يَتْلُغُ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

2938- أخرجه النسائي (۱۱/۵): كتاب الزكاة: باب: التعليط من جس الزكاة، حديث (۲۴۴۱)، وابن ماجه (۵۶۸/۱): كتاب الزكاة:

باب ما جاء في منب الزكاة، حديث (۱۷۸۴)، والبيهقي (۵۲/۱) وابن خزيمة (۱۲، ۱۱/۴) حديث (۲۲۵۶).

**متن حدیث:** مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّي زَكَاةَ مَالِهِ إِلَّا جَعَلَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي عُنُقِهِ سُجَاعًا ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَاهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ) الْآيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ (سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) وَمِنْ اقْتِطَعَ مَالٌ أَعْيَبِ الْمُسْلِمِ بِيَمِينِ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانٌ ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ) الْآيَةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ ابوداؤد، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا پتہ چلا ہے جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہیں کرے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی گردن میں ایک اڑدھار کھے گا پھر اس کے مصداق کے طور پر انہوں نے ہمارے سامنے اللہ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

”اللہ تعالیٰ نے جن لوگوں کو اپنے فضل کے تحت عطا کیا ہے جو لوگ اس حوالے سے بخل سے کام لیتے ہیں وہ ہرگز یہ گمان نہ کریں۔“

ایک مرتبہ انہوں نے یہ بات بیان کی: اس کے مصداق کے طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”ان لوگوں نے جو چیز بخل کے طور پر (خرچ نہیں کی) قیامت کے دن وہ طوق کے طور پر ان کی گردن میں ڈال دی جائے گی۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:) جو شخص قسم اٹھا کر اپنے مسلمان بھائی کا مال ہتھیالے گا جب وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوگا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مصداق کے طور پر اللہ تعالیٰ کی کتاب کی یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد کے عوض میں خریدتے ہیں“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2939 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَسَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** إِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا أَقْرَبُ وَإِنْ شِئْتُمْ (فَمَنْ زُجِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْفُرُورِ)

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنت میں ایک لاشی رکھنے

2939 اخراجه ابن ماجه (۱۴۰۰/۲): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (۴۳۰) والدارمي (۳۳۰/۲): كتاب الرقاق: باب: مرآة الله لعباده، واحمد (۴۳۸/۱).

جنتی جگہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔

(نبی اکرم ﷺ یا شاید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما) نے فرمایا: اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو۔  
”اور جس شخص کو آگ سے بچایا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا، وہ کامیاب ہو گیا، دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان

ہے“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2940 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحِجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ

أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَخْبَرَهُ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ أَذْهَبَ يَارَافِعُ لِبَوَائِهِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلَّ لَهُ لَيْنَ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ  
فَرِحَ بِمَا أُوتِيَ وَأَحَبَّ أَنْ يُحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذِّبًا لَتُعَذِّبَنَّ أَجْمَعُونَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ الْآيَةُ إِنَّمَا  
أُنزِلَتْ هَذِهِ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ (وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا  
تَكْتُمُونَهُ) وَتَلَا (لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا آتَوْا وَيُحِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
سَأَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكْتَمُوهُ وَأَخْبَرُوهُ بغيره فَخَرَجُوا وَقَدْ آرَوْهُ أَنْ قَدْ أَخْبَرُوهُ بِمَا قَدْ  
سَأَلَهُمْ عَنْهُ فَاسْتُحْمِدُوا بِذَلِكَ إِلَيْهِ وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتَابِهِمْ مَا سَأَلَهُمْ عَنْهُ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

◀◀ حمید بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: مروان نے اپنے دربان سے یہ کہا: اے رافع! تم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ! اور ان سے یہ کہو ایسا شخص جو ملنے والی چیز پر خوش ہوتا ہے اور یہ پسند کرتا ہے کہ ایسی بات پر اس کی تعریف کی جائے جو اس نے نہیں کی اگر ایسے ہر شخص کو عذاب ہوگا تو پھر ہم سب کو عذاب ہوگا؟ تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: تمہارا اس آیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ یہ آیت اہل کتاب کے بارے میں نازل ہوئی، پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور جب اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے پختہ عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی تھی کہ تم اسے لوگوں کے سامنے ضرور بیان کرو

گے“

پھر انہوں نے یہ آیت بھی تلاوت کی:

جو لوگ اپنے کئے پر خوش ہوتے ہیں اور یہ پسند کرتے ہیں جو انہوں نے نہیں کیا اس پر ان کی تعریف کی جائے۔ اس کے بارے میں تم ہرگز یہ گمان نہ کرو۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بات بیان کی نبی اکرم ﷺ نے ان (اہل کتاب) سے کسی چیز کے بارے میں

2940۔ اخرجه البخاری (۸۱/۸): کتاب التفسیر: باب: (لا تحسبن الذين يفرحون بما آتوا)، حدیث (۴۵۶۸)، و مسلم (۲۱۴۳/۴) کتاب صفات المنافقین و احکامہم، حدیث (۲۷۷۸/۸)، و احمد (۲۹۸/۱).

دریافت کیا تھا تو انہوں نے اس بات کو چھپایا اور آپ ﷺ کو مختلف بات بتادی پھر وہ لوگ چلے گئے۔ ان لوگوں نے یہ ظاہر کیا نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی چیز کے بارے میں بتادیا ہے۔ وہ اس بات پر نبی اکرم ﷺ سے تعریف کے طلب گار تھے۔ اور وہ اس بات پر خوش بھی تھے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے جس چیز کے بارے میں دریافت کیا تھا (اس کے صحیح جواب کو) انہوں نے چھپالیا تھا۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔)

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ

#### باب 5: سورة النساء سے متعلق روایات

2941 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَدَمَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ

قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَرَضْتُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَلَمَّا أَفَقْتُ قُلْتُ

كَيْفَ أَلْقَى فِي مَالِي فَسَكَتَ عَنِّي حَتَّى نَزَلَتْ (يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَى)

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَفِي حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ

الصَّبَّاحِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں بیمار ہوا نبی اکرم ﷺ میری عیادت کرنے کے لئے میرے

پاس تشریف لائے۔ اس وقت مجھ پر بے ہوشی طاری ہو چکی تھی جب مجھے افاقہ ہوا تو میں نے عرض کی: میں اپنے مال کے بارے

میں کیا فیصلہ کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں یہ حکم دیتا ہے ایک مذکر کا حصہ دو مؤنث کے برابر ہوگا“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

کئی راویوں نے اسے محمد بن منکدر نقل کیا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

فضل بن صباح کی نقل کردہ روایت کے بارے میں اس سے زیادہ کلام کیا گیا ہے۔

2942 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ

أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُوطَاسٍ أَصَبْنَا نِسَاءَ لَهْنٍ أَزْوَاجٍ فِي الْمَشْرِكِينَ فَكِرِهَهُنَّ رِجَالٌ مِنَّا فَأَنْزَلَ

اللَّهُ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: غزوہ اوطاس کے موقع پر ہم نے ایسی خواتین کو پکڑا جن کے شوہر مشرکین میں موجود تھے۔ بعض لوگوں نے ان خواتین کے ساتھ (محبت کرنے) کو ناپسند کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”اور شادی شدہ عورتیں، البتہ جو تمہاری ملکیت میں آجائے (ان کا حکم مختلف ہے)“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

2943 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ النَّبِيُّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي

سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متن حدیث: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أُوطَاسٍ لَهُنَّ أَرْوَاحٌ فِي قَوْمِهِنَّ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَهَكَذَا رَوَى الْقُورِيُّ عَنْ عُثْمَانَ النَّبِيِّ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ وَلَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا ذَكَرَ أَبَا عَلْقَمَةَ فِي هَذَا

الْحَدِيثِ إِلَّا مَا ذَكَرَهُ هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ

توضیح راوی: وَأَبُو الْخَلِيلِ اسْمُهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ

◀◀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے جنگ اوطاس کے دن کچھ قیدیوں کو پکڑا جن کے شوہر ان

کی قوم میں موجود تھے ان کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا، تو یہ آیت نازل ہوئی:

”شادی شدہ عورتیں تم پر حرام ہیں، البتہ جو تمہاری ملکیت میں آجائیں (ان کا حکم مختلف ہے)“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ثوری نے عثمان بن عفان کے حوالے سے ابوخلیل کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کی سند میں ابوعلقمہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

میرے علم کے مطابق اس روایت میں کسی راوی نے ابوعلقمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ ماسوائے اس روایت کے جسے ہمام نے

قنادہ کے حوالے سے ذکر کیا ہے۔

ابوخلیل نامی راوی کا نام صالح بن ابومریم ہے۔

2944 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا

عَبِيدُ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مِثْنٌ حَدِيثٌ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَبَائِرِ قَالَ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ

النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

اِخْتِلافِ سَنَدٍ: وَرَوَاهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ شُعْبَةَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَلَا يَصِحُّ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا کبیرہ گناہوں کے بارے میں یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آپ نے

فرمایا: (کبیرہ گناہ یہ ہیں) کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، کسی کو قتل کرنا اور جھوٹی بات کہنا۔ (یا جھوٹی گواہی دینا)

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

روح بن عبادہ نے شعبہ کے حوالے سے اسے نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی ہے: عبد اللہ بن ابوبکر کے حوالے سے منقول ہے۔ تاہم یہ بات درست نہیں ہے۔

2945 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ بَصْرِيُّ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِثْنٌ حَدِيثٌ: أَلَا أَحَدِيكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

قَالَ وَجَلَسَ وَكَانَ مَتَكِنًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَالَ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ: هَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ عبد الرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ

بات ارشاد فرمائی: کیا میں تمہیں بڑے کبیرہ گناہوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ تو لوگوں نے عرض کی: جی ہاں! یا رسول اللہ

(بتائیے) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا (راوی بیان کرتے ہیں: نبی

اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے، حالانکہ پہلے آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: جھوٹی گواہی دینا (راوی کو

شک ہے شاید) یہ الفاظ ہیں، جھوٹ بولنا۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم ﷺ اس جملے کی تکرار کرتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے یہ سوچا کہ اب آپ

خاموش ہو جائیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

2946 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

2946 اخرجہ احمد (۴۹۵/۳)



سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مَهَاجِرِ بْنِ قُنْفُذِ التَّمِيمِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَنَيْسِ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكِبَائِرِ الشِّرْكَ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَالْيَمِينَ الْعُمُوسُ وَمَا حَلَفَ حَالِفٌ بِاللَّهِ يَمِينًا صَبْرًا فَادْخَلَ فِيهَا مِثْلَ جَنَاحِ بَعُوضَةٍ إِلَّا جَعَلَتْ نُكْتَةً فِي قَلْبِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

**توضیح راوی:** وَأَبُو أُمَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن انیس جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کبیرہ گناہوں میں کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا، جھوٹی قسم اٹھانا (شامل ہیں) جو شخص اللہ تعالیٰ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھائے گا جبکہ وہ قسم ہی فیصلہ کن ہو وہ شخص اس میں مجھ کے پر جتنا جھوٹ شامل کر دے تو اس کے دل میں قیامت تک کے لیے ایک (سیاہ) نکتہ ڈال دیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابو امامہ انصاری ابن ثعلبہ ہیں ہمیں ان کے نام کا علم نہیں ہے۔

انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے چند احادیث نقل کی ہیں۔

**2947 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

**متن حدیث:** الْكِبَائِرُ الْأَشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينَ الْعُمُوسُ شَكَّ شُعْبَةُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: کبیرہ گناہوں میں (یہ شامل ہے) کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، والدین کی نافرمانی کرنا (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جھوٹی قسم اٹھانا یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2948 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

**متن حدیث:** أَنَّهَا قَالَتْ يَغْزُو الرِّجَالُ وَلَا تَغْزُو النِّسَاءُ وَأِنَّمَا لَنَا نِصْفُ الْمِيرَاثِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ

2947- أخرجه البخاری (۵۶۴/۱۱۱): کتاب الايمان و النذور: باب: اليمين العوموس، حدیث (۶۶۷۵)، (طوفان فی ۶۸۷۰، ۶۹۲۰) و

النسائی (۸۹۷): کتاب تحریر النذر: باب: ذکر الکبائر، حدیث (۴۰۱۱)، (۶۳/۸): کتاب القسامة: باب: ما جاء فی کتاب القصاص۔

حدیث (۴۸۶۸)، والدارمی (۱۹۱/۲): کتاب الديات: باب: التعذیر فی قتل النفس، واحد (۲۰۱/۲).

2948- أخرجه احمد (۳۲۲/۶).

وَتَعَالَى (وَلَا تَعْمَنُوا مَا فَضَّلَ اللَّهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ) قَالَ مُجَاهِدٌ وَأَنْزَلَ فِيهَا (إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ) وَكَانَتْ أُمُّ سَلَمَةَ أَوَّلَ ظَمِينَةٍ قَدِمَتْ الْمَدِينَةَ مَهَاجِرَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ

اختلاف سند: وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلٌ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَذَا وَكَذَا

﴿﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: انہوں نے عرض کی: مرد جہاد میں شریک ہوتے ہیں۔ خواتین جہاد میں شریک نہیں ہوتی ہیں۔ ہمیں وراثت کا نصف حصہ ملتا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”اللہ تعالیٰ نے تم میں سے کچھ لوگوں کو تم میں سے بعض پر جو فضیلت دی ہے اس حوالے سے آرزو نہ کرو۔“

مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اسی طرح سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”بے شک مسلمان مرد اور عورتیں“ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا وہ پہلی خاتون تھیں جو ہجرت کر کے مدینہ منورہ آئی تھی۔

یہ روایت ”مرسل“ ہے۔ بعض راویوں نے اسے ابن ابی نجیح کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے نقل کیا ہے: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی ہے۔

2949 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ وَلَدِ أُمِّ سَلَمَةَ

متن حدیث: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَسْمَعُ اللَّهَ ذَكَرَ النِّسَاءَ فِي الْهَجْرَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ)

﴿﴿﴾ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہجرت کے حوالے سے خواتین کا بھی ذکر کیا ہو، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”میں تم میں سے کسی بھی مذکر یا مونث کے کئے ہوئے عمل کو ضائع نہیں کروں گا، تم ایک دوسرے کا حصہ ہو۔“

2950 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْهِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُورَةِ النِّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ (فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا) عَمَزَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ فَنظَرْتُ إِلَيْهِ وَعَيْنَاهُ تَدْمَعَانِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَكَذَا رَوَى أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَإِنَّمَا هُوَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

﴿﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا۔ میں آپ کے سامنے تلاوت کروں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت منبر پر تشریف فرما تھے۔ میں نے آپ کے سامنے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی، جب میں اس آیت پر پہنچا۔

2949- أخرجه الحميدي (١٤٤/١)، حديث (٣٠١).

2950- أخرجه ابن ماجه (١٤٠٣/٢): كتاب الزهد: باب: العز ولبكاء، حديث (٤١٩٤)، وابن خزيمة (٣٥٤/٢)، حديث (١٤٥٤).

”اس وقت کیا عالم ہوگا جب ہم ہر امت میں سے شہید لائیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ کے طور پر لائیں گے۔“  
نبی اکرم ﷺ نے اپنے دست مبارک کے ذریعے میری طرف اشارہ کیا، جب میں نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔

ابو احوص نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے، علقمہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود سے نقل کیا ہے۔ یہ روایت ابراہیم کے حوالے سے عبیدہ کے حوالے سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود سے منقول ہے۔

**2951 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

**متن حدیث:** قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأُ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ قَالَ إِيَّيْ أَجِبْ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُورَةَ النَّسَاءِ حَتَّى إِذَا بَلَغْتُ (وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَوْلَاءِ شَهِيدًا) قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَهْمَلَانِ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الْأَخْوَصِ  
**اسناد دیگر:** حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ بْنِ

هِشَامٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: میرے سامنے تلاوت کرو! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں آپ کے سامنے تلاوت کروں؟ جبکہ آپ پر اسے نازل کیا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ بات پسند ہے، میں اسے دوسرے کی زبانی سنوں (حضرت عبداللہ فرماتے ہیں) میں نے سورۃ النساء پڑھنی شروع کی جب میں اس آیت پر پہنچا۔

”ہم تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لے آئیں گے۔“

حضرت عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: جب میں نے نبی اکرم ﷺ کی طرف دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابو احوص کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

سويد نے ابن مبارک کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے معاویہ بن ہشام کی نقل کردہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**2952 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنْ عَطَاءِ

بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

2951- اخرجہ البخاری (۷۱۲/۸): کتاب فضائل القرآن: باب: من احب ان يستمع القرآن من غيره حديث (۵: ۴۹)، اطرافہ (۵۰۰۰)،

(۵۰۰۶)، و مسلم (۱۴۳/۳): کتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: فضل استماع القرآن و طلب القراءۃ من حافظه للاستماع، (حديث

(۸۰۰/۲۴۷) و ابوداؤد (۳۴۸/۲): کتاب العلم: باب: من القصص، حديث (۳۶۶۸)، و احمد (۴۳۲، ۳۸۰/۱).

2952- اخرجہ ابوداؤد (۳۵۰/۲): کتاب الاثرية: باب: من تحریر الخبر حديث (۳۶۷۱)، و ابن حبان (۵۶)، حديث (۸۲).

متن حدیث: صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَلَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَأَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَدَّمُونِي فَقَرَأْتُ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ قَالَ لَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ) حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے کھانا تیار کیا۔ انہوں نے ہمیں بلا لیا اور ہمیں شراب پلائی شراب نے ہم پر اثر کیا (یعنی ہم پر مدہوشی طاری ہوئی) اسی دوران نماز کا وقت ہو گیا۔ ان لوگوں نے مجھے آگے کر دیا میں نے یوں تلاوت شروع کی:

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ وَلَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ  
تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى حَتَّى تَعْلَمُوا مَا تَقُولُونَ)

”اے ایمان والو! جب تم نشے کی حالت میں ہو تو نماز کے قریب مت جاؤ اس وقت تک جب تک تمہیں یہ علم نہ ہو جو تم پڑھ رہے ہو“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

2953 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّ

عَبْدَ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ

متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصِمَ الزُّبَيْرِ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سِرَّحِ الْمَاءِ يَمُرُّ قَابِي عَلَيْهِ فَأَخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ اسْقِ يَا زُبَيْرُ وَأَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ وَأَحْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجُدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَحْسِبُ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذَلِكَ (فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ) الْآيَةَ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عَيْسَى: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ قَدْ رَوَى ابْنُ وَهْبٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَرَوَى شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک انصاری کا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حرہ سے آنے والی پانی کی تالی کے بارے میں جھگڑا ہو گیا جس کے ذریعے لوگ اپنے باغات کو سیراب کیا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا: پانی کو چلا

رہنے دیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا انکار کیا وہ لوگ اپنا مقدمہ لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ فرمایا: اے زبیر تم (اپنے باغ کو) سیراب کر لو اور پھر پانی کو اپنے پڑوسی کے لئے چھوڑ دو۔ اس بات پر انصاری غصے میں آ گیا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (آپ نے یہ فیصلہ اس لئے دیا ہے) کیونکہ یہ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں (راوی بیان کرتے ہیں): تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک (غصے کی وجہ سے) متغیر ہو گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم (اپنے باغ کو) سیراب کرو۔ اور پانی کو روکے رکھو، یہاں تک کہ وہ منڈیروں تک پہنچ جائے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! میں یہ سمجھتا ہوں یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی تھی۔  
”تمہارے پروردگار کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک آپس کے اختلافی معاملات میں تمہیں حاکم تسلیم نہ کریں۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، ابن وہب نے اس روایت کو لیث بن سعد کے حوالے سے نقل کیا ہے جبکہ یونس نے زہری کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے اس روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

شعیب بن حمزہ نے زہری کے حوالے سے، عروہ بن زبیر کے حوالے سے، اس کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

**2954** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ

متن حدیث: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ) قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ فَكَانَ النَّاسُ فِيهِمْ فَرِيقَيْنِ فَرِيقٌ يَقُولُ اقْتُلْهُمْ وَفَرِيقٌ يَقُولُ لَا. فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمَا لَكُمْ فِي الْمُنَافِقِينَ فِتْنِينَ) وَقَالَ إِنَّهَا طَبِيبَةٌ وَقَالَ إِنَّهَا تَنْفِي الْخَبَثِ كَمَا تَنْفِي النَّارُ خَبَثَ الْحَدِيدِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ هُوَ الْأَنْصَارِيُّ الْخَطْمِيُّ وَلَهُ صُحْبَةٌ

﴿﴾ حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں۔

”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ منافقین کے بارے میں تم دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہو؟“

حضرت زبیر بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا: غزوہ اُحد کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جانے والوں میں سے کچھ لوگ واپس

آ گئے، تو عام لوگوں (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) کے ان کے حوالے سے دو فریق بن گئے۔ ان میں سے ایک فریق کا یہ کہنا تھا: ان

2954 اخرجہ البخاری (۱۰۴/۸): کتاب التفسیر: باب: (فما لكم في المنافقين فتنين و الله اركهم) (النساء: ۸۹) حدیث (۴۵۸۹) و

مسلم (۱۰۰۶/۲، ۱۰۰۷): کتاب الحج: باب: المدينة تنفی شرارها، حدیث (۱۳۸۴/۴۹۰)، واحمد (۱۸۴/۵، ۱۸۷، ۱۸۸) و ابن حبیہ ص

(۱۰۸)، حدیث (۲۴۲).

لوگوں کو قتل کر دو یہ جنگ میں شرکت کے بغیر واپس آگئے۔ (یہ منافق ہیں) ایک گروہ کا یہ کہنا تھا: ایسا نہیں ہوگا، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم منافقین کے بارے میں تم دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ہو۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مدینہ منورہ) طیب ہے۔ یہ ناپاکی کو اس طرح باہر نکال دیتا ہے جسے آگ لوہے کی میل (رنگ) کو نکال دیتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2955** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ

بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ قَتَلَ بِالسَّيْفِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتَهُ وَرَأْسَهُ بِيَدِهِ وَأَوْدَاجَهُ تَشَخَّبَ دَمًا يَقُولُ يَا

رَبِّ هَذَا قَتَلْتَنِي حَتَّى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ (وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا

مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ) قَالَ مَا نَسِخَتْ هَذِهِ الْآيَةُ وَلَا بَدَّلَتْ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُمَرَ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: قیامت کے دن مقتول اپنے قاتل کو

ساتھ لے کر آئے گا۔ اس مقتول کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور اس کی شہ رگ سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: میرے پروردگار! اس نے مجھے قتل کیا تھا، یہاں تک کہ وہ اس قاتل کو عرش کے قریب لے آئے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے توبہ کا تذکرہ کیا، تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ

آیت تلاوت کی:

”جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے، تو اس کی جزاء جہنم ہے“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی، اس کا حکم تبدیل نہیں ہوا ہے، پھر توبہ کی گنجائش کہاں ہوگی؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو عمرو بن دینار کے حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی کی مانند نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

**2956** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ

حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

2955 - اخرجہ النسائي (۸۷/۷): کتاب تحریرہ الدم: باب تعظیم الدم، حدیث (۴۰۰۰).

2956 - اخرجہ احمد (۲۲۹/۱، ۲۲۲، ۲۲۴).

**متن حدیث:** مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَاقَامُوا لِقَعْلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ قَاتُوا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ كَسَتْ مُؤْمِنًا)

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنو سلیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا، اس شخص کے ساتھ اس کی بکریاں بھی تھیں، اس شخص نے ان حضرات کو سلام کیا، تو یہ حضرات بولے: اس نے آپ لوگوں سے بچنے کے لئے آپ کو سلام کیا ہے، یہ لوگ اٹھے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا، اور اس کی بکریاں حاصل کر لیں، پھر یہ حضرات وہ بکریاں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

”اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو (معاملات کی) چھان بین کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس کے بارے میں یہ نہ کہو، تم مومن نہیں ہو“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

**2957** **سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

عَازِبٍ قَالَ

**متن حدیث:** لَمَّا نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) الْآيَةَ جَاءَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَى النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

وَكَانَ ضَرِيرَ الْبَصْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي إِنِّي ضَرِيرُ الْبَصْرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ (غَيْرُ أُولَى الضَّرِيرِ) الْآيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي بِلَاكْتِفِ وَالذَّوَاةِ أَوْ اللُّوحِ وَالذَّوَاةِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**توضیح راوی:** وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَائِدَةَ وَأُمُّ مَكْتُومٍ

أُمُّ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اہل ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ برابر نہیں ہیں“

تو عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے

متن حدیث: مَرَّ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ حَنْمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوا فَفَعَلُوا وَأَخَذُوا حَنْمَهُ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بنو سلیم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس سے گزرا اس شخص کے ساتھ اس کی بکریاں بھی تھیں اس شخص نے ان حضرات کو سلام کیا تو یہ حضرات بولے: اس نے آپ لوگوں سے بچنے کے لئے آپ کو سلام کیا ہے یہ لوگ اٹھے اور انہوں نے اسے قتل کر دیا اور اس کی بکریاں حاصل کر لیں پھر یہ حضرات وہ بکریاں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی۔

”اے ایمان والو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو (معاملات کی) چھان بین کر لیا کرو اور جو شخص تمہیں سلام کرے اس کے بارے میں یہ نہ کہو تم مومن نہیں ہو“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

اس بارے میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

2957 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

عَازِبٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) الْآيَةَ جَاءَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

وَكَانَ ضَرِيرَ الْبَصْرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي إِنِّي ضَرِيرُ الْبَصْرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ (غَيْرُ أُولَى الضَّرِيرِ) الْآيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي بِالْكَيْفِ وَالذَّوَاةِ أَوْ اللَّوْحِ وَالذَّوَاةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَيُقَالُ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَيُقَالُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَائِدَةَ وَأُمُّ مَكْتُومٍ

آئہ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اہل ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ برابر نہیں ہیں“

تو عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ نابینا تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے



بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ کیونکہ میں تو ناپسند ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ الفاظ نازل کئے۔  
”وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر نہ ہو“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے پاس (اوٹ کے) نشانے کی ہڈی اور دوات لے آؤ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کوئی تختی اور دوات لے آؤ (تاکہ میں اس کو املاء کروادوں)  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
ایک قول کے مطابق ان کا نام عمرو بن ام مکتوم ہے اور ایک قول کے مطابق عبد اللہ بن عمرو بن ام مکتوم ہے۔  
یہ صاحب عبد اللہ بن زائدہ ہیں ام مکتوم ان کی والدہ تھی۔

**2958** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّعْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ

أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ سَمِعَ مِقْسَمًا مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ قَالَ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ) عَنْ بَدْرِ وَالْخَارِجُونَ إِلَى  
بَدْرِ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِنَّا أَعْمِيَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ  
فَنَزَلَتْ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ) وَ (فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ) (عَلَى الْقَاعِدِينَ  
دَرَجَةً) فَهَؤُلَاءِ الْقَاعِدُونَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ (وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا) دَرَجَاتٍ  
مِنَهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولَى الضَّرَرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
تَوْصِيحٌ رَوَى: وَمِقْسَمٌ يَقَالُ هُوَ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ وَيُقَالُ هُوَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَكُنْيَتُهُ أَبُو الْقَاسِمِ  
﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی۔

”اہل ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ جنہیں کوئی ضرر نہ ہو، وہ برابر نہیں ہیں“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوئے اور وہ لوگ ہیں جو غزوہ  
بدر میں شریک ہوئے جب غزوہ بدر کا موقع آیا تو حضرت عبد اللہ بن جحش بن ام مکتوم نے یہ کہا: یا رسول اللہ! ہم لوگ تو ناپسند ہیں  
تو کیا ہمارے لئے کوئی رخصت ہے؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

”اہل ایمان میں سے بیٹھے رہ جانے والے (یعنی جہاد میں شرکت نہ کرنے والے) وہ لوگ جنہیں کوئی ضرر لاحق نہ  
ہو وہ برابر نہیں ہیں۔“

”اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو فضیلت عطا کی ہے۔“

”ان لوگوں پر جو بیٹھے رہ گئے (یعنی جہاد میں شریک نہیں ہوئے) ایک درجے (کی فضیلت عطا کی ہے)۔“

2958- اخرجہ البخاری (۱۰۸/۸): کتاب التفسیر: باب: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولَى الضَّرَرِ وَ الْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ)،  
حدیث (۴۰۹۰)، (۳۳۸/۷): کتاب المغازی: باب (۵)، حدیث (۳۹۰۴).

تو یہ بیٹھے ہوئے لوگ وہ تھے جنہیں کوئی ضرر لاحق نہیں تھا۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے):  
 ”اللہ تعالیٰ نے جہاد میں حصہ لینے والوں کو بیٹھے رہ جانے والوں پر عظیم اجر کے حوالے سے فضیلت دی ہے۔“  
 یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے درجات ہیں (اور ان لوگوں کو) ان اہل ایمان پر فضیلت حاصل ہے جنہیں کوئی  
 ضرر لاحق نہیں تھا اور وہ جہاد میں شریک نہیں ہوئے۔

یہ روایت اس سند کے حوالے سے ”حسن غریب“ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔  
 مقسم نامی راوی عبداللہ بن عارث کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ایک قول کے مطابق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد  
 کردہ غلام ہیں۔ ان کی کیفیت ابوالقاسم ہے۔

**2959** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ  
 كَيْسَانَ عَنْ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ  
متن حدیث: رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ  
 زَيْدَ ابْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَلَى عَلَيْهِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ)  
 (وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمْلِيهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ اسْتَطِيعَ  
 الْجِهَادُ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفَخَذَهُ عَلَيَّ فِخْدِي  
 فَتَقَلْتُ حَتَّى هَمَمْتُ تَرُضُ فِخْدِي ثُمَّ سَرَى عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ (غَيْرُ أَوْلَى الضَّرَرِ)  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ  
 هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ قَبِيصَةَ بِنِ ذُوَيْبٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ رِوَايَةٌ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ التَّابِعِينَ رَوَاهُ سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ وَمَرْوَانَ كَمْ  
 يَسْمَعُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ

﴿﴾ حضرت سہل بن سعد ساعدی فرماتے ہیں: میں نے مروان بن حکم کو مسجد میں بیٹھے ہوئے دیکھا میں اس کے پاس  
 گیا اور اس کے پاس بیٹھ گیا اس نے مجھے بتایا: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے  
 مجھے اس بات کی اطلاع کروائی۔

”اہل ایمان میں سے بیٹھے ہوئے لوگ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے لوگ برابر نہیں ہیں“  
 حضرت زید رضی اللہ عنہ نے بتایا: اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم آئے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت مجھے لکھوا رہے تھے۔ انہوں نے

2959 اخرجہ البخاری (۵۲/۶): کتاب الجہاد و السیر: باب: قول اللہ عزوجل: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أَوْلَى الضَّرَرِ)  
 (النساء ۹۵) حدیث (۲۸۳۲)، (۱۰۸/۸): کتاب التفسیر: باب: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ حَدِيث (۴۰۹۲)، والنسائی (۹/۶): کتاب الجہاد: باب:  
 فضل المجاہدین علی القاعدین، حدیث (۳۰۹۹)، واحد (۱۸۴/۵).

عرض کی: یا رسول اللہ! اللہ کی قسم! اگر میں جہاد میں شریک ہونے کی طاقت رکھتا تو جہاد میں ضرور شریک ہوتا یہ صاحب تائید تھے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر یہ آیت نازل کی: اس وقت نبی اکرم ﷺ کا زانوں میں سے زانوں پر تھا تو مجھے اتنا وزن محسوس ہوا کہ مجھے لگا کہ میرا زانوں ٹوٹ جائے گا پھر نبی اکرم ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ الفاظ نازل کئے تھے:

”جنہیں کوئی ضرر نہ ہو۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس حدیث میں یہ خصوصیت ہے: اسے صحابی نے ایک تابعی سے روایت کیا ہے۔

حضرت سہل بن سعد انصاری رضی اللہ عنہ نے اسے مروان بن حکم سے نقل کیا ہے اور مروان نے نبی اکرم ﷺ سے حدیث کا سماع نہیں کیا وہ تابعی ہیں۔

**2960** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمِيَّةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ (أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمْ) وَقَدْ

أَمَنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتُ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ

تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقَتَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

”اگر تمہیں خوف ہے، تو نماز کو مختصر کر لیا کرو“

تو اب تو لوگ امن کی حالت میں آگئے ہیں تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس بات پر تمہیں حیرت ہو رہی ہے۔ میں بھی

اس پر حیران ہوا تھا میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ صدقہ ہے: جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں

عطا کیا ہے تو اس کے دیے ہوئے صدقے کو قبول کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2961** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ

الْهَنَائِي حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَقِيبٍ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ

2960. اخرجه مسلم (۶/۳ - الابی): کتاب صلاة المسافرين و قصرها: باب: صلاة المسافرين و قصرها، حدیث (۶۸۶/۴)، و ابوداؤد (۴۸۴/۱): کتاب الصلاة: باب: صلاة المسافر، حدیث (۱۱۹۹، ۱۲۰۰)، و النسائی (۱۱۶/۳): کتاب تقصیر الصلاة فی السفر: باب: (۱)،

حدیث (۱۴۳۳)، و ابن ماجه (۳۳۹/۱): کتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: تقصیر الصلاة فی السفر، حدیث (۱۰۶۵)، و الدارمی (۳۵۴/۱): کتاب الصلاة: باب: قصر الصلاة فی السفر، و احمد (۳۶، ۲۵/۱)، و ابن خزيمة (۷۱/۲)، حدیث (۹۴۵).

2961. اخرجه النسائی (۱۷۴/۳): کتاب صلاة الخوف: باب: (۱۶)، حدیث (۱۵۴۴)، و احمد (۵۲۲/۲).

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ صُجْعَانَ وَغُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لَهُوَلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَاؤِهِمْ هِيَ الْعَصْرُ فَاجْمِعُوا أَمْرَكُمْ فَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَأَنَّ جِبْرِيلَ أتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيَصِلِي بِهِمْ وَتَقُومَ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَأَتْهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْآخِرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هُوَلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةً رَكْعَةً وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِّنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الزُّرْقِيِّ وَابْنِ عُمَرَ وَحَدِيقَةَ وَابْنَ بَكْرَةَ وَسَهْلَ بْنَ أَبِي حَنِمَةَ

توضیح راوی: وَأَبُو عِيَّاشِ الزُّرْقِيُّ اسْمُهُ زَيْدُ بْنُ صَامِتٍ

◆◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صُجْعَانَ اور غُسْفَانَ کے درمیان کسی جگہ پر پڑاؤ کیا، تو مشرکین نے کہا: ان لوگوں کے نزدیک نماز ان کے آباؤ اجداد اور اولاد سے زیادہ محبوب ہے، یہ عصر کی نماز تھی، تو تم لوگ اٹھے ہو کر ایک ہی مرتبہ ان پر حملہ کرو، حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ کہا: آپ اپنے اصحاب کو دو حصوں میں تقسیم کر دیں۔ آپ ان میں سے ایک حصے کو نماز پڑھائیں اور دوسرا گروہ دشمن کے مقابلے میں کھڑا رہے، وہ لوگ اپنے ہتھیار اور بچاؤ کا سامان تیار کر کے رکھیں، پھر دوسرا گروہ آئے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رکعت ادا کر کے پہلے لوگ اپنے ہتھیار اور اسلحے کو تیار رکھیں، پھر لوگوں کی ایک ایک رکعت ہوگی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعت ہو جائیں گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے، اور عبداللہ بن شقیق کی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت زید بن ثابت، حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت جابر، حضرت ابو عیاش زرقی حضرت عبداللہ بن عمر، حضرت حذیفہ حضرت اہل بن ابوشمہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول ہیں۔

ابوعیاش زرقی کا نام زید بن صامت ہے۔

2962 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ أَبُو مُسْلِمٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ أَهْلُ بَيْتِ مَنَا يَقَالُ لَهُمْ بَنُو أَبِي رِقِيٍّ بِشْرٌ وَبَشِيرٌ وَبَشِيرٌ وَكَانَ بَشِيرٌ رَجُلًا مُنَافِقًا يَقُولُ الشِّعْرَ يَهْجُو بِهِ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَنْحَلُهُ بَعْضُ الْعَرَبِ ثُمَّ يَقُولُ قَالَ فَلَانٌ كَذَا كَذَا قَالَ فَلَانٌ كَذَا وَكَذَا فَإِذَا سَمِعَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الشِّعْرَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا

2962 تفردہ الترمذی کا جاء فی (التحفة) (۲۸۰/۸)، حدیث (۱۱۰۷۰).

يَقُولُ هَذَا الشُّعْرُ إِلَّا هَذَا الْخَبِيثُ أَوْ كَمَا قَالَ الرَّجُلُ وَقَالُوا ابْنُ الْأَبِيرِقِ قَالَهَا قَالَ وَكَانُوا أَهْلَ بَيْتِ حَاجَةَ  
وَقَافَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالْإِسْلَامِ وَكَانَ النَّاسُ إِنَّمَا طَعَامُهُمُ بِالْمَدِينَةِ التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ وَكَانَ الرَّجُلُ إِذَا كَانَ لَهُ  
يَسَارٌ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ مِنَ الدَّرْمِكِ ابْتِغَاءَ الرَّجُلِ مِنْهَا فَخَصَّ بِهَا نَفْسَهُ وَأَمَّا الْعِيَالُ فَإِنَّمَا طَعَامُهُمُ  
التَّمْرُ وَالشَّعِيرُ فَقَدِمَتْ ضَافِطَةٌ مِنَ الشَّامِ فَبِتَاعَ عَمِي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ حِمْلًا مِنَ الدَّرْمِكِ فَجَعَلَهُ فِي مَشْرَبَةٍ لَهُ  
وَفِي الْمَشْرَبَةِ سِلَاحٌ وَدِرْعٌ وَسَيْفٌ فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنْ تَحْتِ الْبَيْتِ فَخَبَّتِ الْمَشْرَبَةُ وَأَخَذَ الطَّعَامَ وَالسِّلَاحَ  
فَلَمَّا أَصْبَحَ اتَّانِي عَمِي رِفَاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنَّهُ قَدْ عُدِيَ عَلَيْنَا فِي لَيْلَتِنَا هَذِهِ فَخَبَّتِ مَشْرَبَتَنَا وَذَهَبَ  
بِطَعَامِنَا وَسِلَاحِنَا قَالَ فَتَحَسَّنَا فِي الدَّارِ وَسَأَلْنَا فَعِيلَ لَنَا قَدْ رَأَيْنَا بِنِي أَبِي رِقِي اسْتَوْقَدُوا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَلَا  
نَرَى فِيهَا نَرَى إِلَّا عَلَى بَعْضِ طَعَامِكُمْ قَالَ وَكَانَ بَنُو أَبِي رِقِي قَالُوا وَنَحْنُ نَسْأَلُ فِي الدَّارِ وَاللَّهِ مَا نَرَى  
صَاحِبَكُمْ إِلَّا لَيْدَ بْنَ سَهْلِ رَجُلٌ مَنَا لَهُ صَلاَحٌ وَإِسْلَامٌ فَلَمَّا سَمِعَ لَيْدٌ اخْتَرَطَ سَيْفَهُ وَقَالَ أَنَا أَسْرِقُ قَوْلَ اللَّهِ  
لِيَخَالِطَنَّكُمْ هَذَا السَّيْفُ أَوْ لَتُبَيِّنَنَّ هَذِهِ السَّرِيقَةَ قَالُوا إِلَيْكَ عِنهَا أَيُّهَا الرَّجُلُ فَمَا أَنْتَ بِصَاحِبِهَا فَسَأَلْنَا فِي  
الدَّارِ حَتَّى لَمْ نَشُكْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُهَا فَقَالَ لِي عَمِي يَا ابْنَ أَخِي لَوْ آتَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
فَذَكَرْتَ ذَلِكَ لَهُ قَالَ قَتَادَةَ فَآتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَهْلَ بَيْتِ مَنَا أَهْلَ جَفَاءٍ عَمَدُوا  
إِلَى عَمِي رِفَاعَةَ بْنِ زَيْدٍ فَخَبُّوا مَشْرَبَةَ لَهُ وَأَخَذُوا سِلَاحَهُ وَطَعَامَهُ فَلْيُرِدُّوا عَلَيْنَا سِلَاحَنَا فَمَا الطَّعَامُ فَلَا حَاجَةَ  
لَنَا فِيهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَمُرُ فِي ذَلِكَ فَلَمَّا سَمِعَ بَنُو أَبِي رِقِي اتُّوا رَجُلًا مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَيْرُ بْنُ  
عُرْوَةَ فَكَلَّمُوهُ فِي ذَلِكَ فَاجْتَمَعَ فِي ذَلِكَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ قَتَادَةَ بْنَ النُّعْمَانَ وَعَمَّهُ  
عَمَدَا إِلَى أَهْلِ بَيْتِ مَنَا أَهْلِ إِسْلَامٍ وَصَلاَحٍ يَرْمُونَهُمْ بِالسَّرِيقَةِ مِنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ وَلَا ثَبَتٍ قَالَ قَتَادَةَ فَآتَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمْتُهُ فَقَالَ عَمَدَتْ إِلَى أَهْلِ بَيْتِ دُكْرٍ مِنْهُمْ إِسْلَامٌ وَصَلاَحٌ تَرْمِيهِمْ بِالسَّرِيقَةِ عَلَى  
غَيْرِ ثَبَتٍ وَلَا بَيِّنَةٍ قَالَ فَرَجَعْتُ وَلَوِ دِدْتُ أَنِّي خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ مَالِي وَلَمْ أَكَلِّمْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَاتَّانِي عَمِي رِفَاعَةَ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا صَنَعْتَ فَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ فَقَالَ اللَّهُ الْمُسْتَعَانُ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ نَزَلَ الْقُرْآنُ (إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا  
أَرَاكَ اللَّهُ وَلَا تَكُنْ لِلْخَائِبِينَ خَصِيمًا) بِنِي أَبِي رِقِي (وَاسْتَغْفِرِ اللَّهُ) أَيِّ مِمَّا قُلْتَ لِقَتَادَةَ (إِنَّ اللَّهَ كَانَ غَفُورًا  
رَحِيمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِينَ يَخْتَلُونَ أَنفُسَهُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا أَيِّمًا يَسْتَخْفُونَ مِنَ النَّاسِ وَلَا  
يَسْتَخْفُونَ مِنَ اللَّهِ) إِلَى قَوْلِهِ (غَفُورًا رَحِيمًا) أَيُّ لَوْ اسْتَغْفَرُوا اللَّهَ لَغَفَرَ لَهُمْ (وَمَنْ يَكْسِبْ إِثْمًا فَإِنَّمَا  
يَكْسِبُهُ عَلَى نَفْسِهِ) إِلَى قَوْلِهِ (إِنَّمَا مِثْنًا) قَوْلُهُ لِلْبَيْدِ (وَلَوْلَا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهُ) إِلَى قَوْلِهِ (فَسَوْفَ  
نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا) فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّلَاحِ فَرَدَّهُ إِلَى رِفَاعَةَ فَقَالَ  
قَتَادَةَ لَمَّا آتَيْتُ عَمِي بِالسِّلَاحِ وَكَانَ شَيْخًا قَدْ عَشَا أَوْ عَسَى فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكُنْتُ أُرَى إِسْلَامَهُ مَدْخُولًا فَلَمَّا

اَتَيْتُهُ بِالسِّلَاحِ قَالَ يَا ابْنَ اِخِي هُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَعَرَفْتُ اَنَّ اِسْلَامَهُ كَانَ صَحِيحًا فَلَمَّا نَزَلَ الْقُرْآنُ لِحَقِّ بُشَيْرٍ  
بِالْمُشْرِكِيْنَ فَنَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ بِنْتِ سَعْدِ ابْنِ سُمَيَّةَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ  
الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا يُوَلِّىْ وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ  
وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَآءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا) فَلَمَّا نَزَلَ عَلٰى سُلَافَةَ رَمَاهَا حَسَنًا  
بْنُ ثَابِتٍ بِاَبْيَاتٍ مِنْ شِعْرِهِ فَاَخَذَتْ رَحْلَهُ فَوَضَعَتْهُ عَلٰى رَاسِهَا ثُمَّ خَرَجَتْ بِهِ فَرَمَتْ بِهِ فِي الْاَبْطَحِ ثُمَّ قَالَتْ  
اَهْدَيْتَ لِيْ شِعْرًا حَسَنًا مَا كُنْتُ تَاتِيْنِيْ بِخَيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ لَا نَعْلَمُ اَحَدًا اَسْنَدَهُ غَيْرَ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ الْحَرَائِي  
وَرَوٰى يُوْنُسُ بْنُ بُكَيْرٍ وَغَيْرٌ وَّاحِدٍ هَذَا الْحَدِيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ مُرْسَلٌ  
لَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ

توضیح راوی: وَقَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ هُوَ اَخُوْ اَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ لِاَبِيهِ وَابُو سَعِيْدِ اسْمُهُ سَعْدُ بْنُ مَالِكِ بْنِ

سِنَان

◀▶ حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں۔ انصار کا ایک گھرانہ تھا جسے بنو امیرق کہا جاتا تھا جو تین افراد تھے  
بشر، بشیر، مبشر، بشر منافق تھا جو شاعر تھا اور اپنی شاعری کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی ہجو کیا کرتا تھا پھر وہ ان اشعار کو  
دوسرے عرب کی طرف منسوب کر دیتا تھا اور یہ کہتا تھا فلاں نے یہ یہ کہا ہے، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس شعر کو سنتے تو  
یہ کہتے: اللہ کی قسم! یہ شعر اسی خبیث نے کہے ہوں گے۔ (بعض راویوں نے یہ الفاظ نقل کئے ہیں) وہ یہ کہتے: یہ اشعار ابن امیرق  
نے کہے ہو گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ لوگ زمانہ جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں غریب لوگ تھے مدینہ منورہ میں لوگوں کی  
زیادہ تر خوراک بھجور اور جوہوا کرتے تھے اگر کوئی شخص خوشحال ہوتا تھا تو وہ شام کی طرف سے آنے والے قافلے سے میدہ خرید  
لیتا تھا۔ جسے وہ خود اکیلا ہی کھاتا تھا۔ اس کے گھر والوں کو بھجورے اور جوہی ملتے تھے۔ ایک مرتبہ شام کی طرف سے ایک قافلہ آیا  
تو میرے چچا رفاعہ بن زید نے میدے کا ایک توڑا خریدا اور اسے اپنے بالا خانے میں رکھ دیا جہاں ہتھیار، تلواریں وغیرہ رکھے  
ہوئے تھے ایک دن کسی نے ان کے گھر کے نیچے سے نقب لگا کر ان کا میدہ اور وہ ہتھیار چوری کر لئے۔ اگلے دن صبح رفاعہ آئے:  
بولے بھتیجے گزشتہ رات ہمارے ساتھ بڑی زیادتی ہوئی۔ ہمارے بالا خانے میں سے اناج اور ہتھیار چوری ہو گئے ہیں جب ہم  
نے اپنے محلے والوں سے تحقیق کی تو ہمیں بتایا گیا (یعنی اہل محلہ نے کہا) ہم لوگوں نے بنو البرق کو آگ جلاتے ہوئے دیکھا تھا  
تو ہمارا یہ خیال ہے کہ انہوں نے ہی آپ لوگوں کے اناج کو چوری کیا ہے۔ جب ہم اہل محلہ سے پوچھ گچھ کر رہے تھے تو بنو  
امیرق یہ کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! ہمارا یہ خیال ہے ان کے ساتھی لبید بن اہل نے یہ چوری کی ہے (راوی کہتے ہیں) وہ ایک  
نیک اور مسلمان آدمی تھے۔ جب لبیب نے یہ بات سنی تو انہوں نے اپنی تلوار نکال لی اور بولے: میں نے چوری کرنی ہے۔ اللہ  
کی قسم! اب یا تو یہ تلوار تمہارے اندر پیوست ہوگی یا تم بتاؤ گے کس نے چوری کی ہے؟ تو ان لوگوں نے کہا: آپ اسے دور ہی  
رکھیں۔ آپ نے چوری نہیں کی ہوگی (راوی کہتے ہیں) ہم محلے میں پوچھ گچھ کر رہے تھے، یہاں تک کہ ہمیں اس بات کا یقین ہو

گیا ہے کہ بنو امیرق نے ہی چوری کی ہے۔ اس پر میرے چچا نے کہا: اے بھتیجے! اگر تم نبی اکرم ﷺ کے پاس جاؤ اور اس کا ذکر کرو (شاید آپ کوئی مشورہ دیں)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: ایک گھرانے کے لوگوں نے میرے چچا کے ساتھ زیادتی کی ہے اور لقب لگا کر ان کا اناج اور ہتھیار وغیرہ چوری کر لئے ہیں۔ جہاں تک اناج کا تعلق ہے اس کی تو ہمیں اتنی ضرورت نہیں، لیکن انہیں ہمارے ہتھیار واپس کرنے چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جلد ہی اس بارے میں فیصلہ کرتا ہوں بنو امیرق نے جب اس بارے میں سنا تو وہ اپنے قوم کے فرد اسیر بن عمروہ کے پاس آئے اور اس سے اس بارے میں بات چیت کی پھر بہت سے محلے والے بھی یہ کہتے ہیں اکٹھے ہو گئے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! قتادہ بن نعمان کے چچا نے اس گھرانے پر جان بوجھ کر الزام لگایا ہے حالانکہ ہم لوگ مسلمان بھی ہیں۔ نیک بھی ہیں ان لوگوں نے کسی ثبوت کے بغیر ان پر چوری کا الزام لگایا ہے۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپ سے بات چیت کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے ایک ایسے گھرانے پر الزام لگایا ہے جن کے مسلمان اور نیک ہونے کا ذکر کیا جا رہا ہے تم نے کسی ثبوت کے بغیر چوری کا الزام لگا دیا ہے۔ قتادہ کہتے ہیں: میں واپس آ گیا۔

اور میری یہ خواہش ہوئی کہ کاش میرا بھی کچھ مال چوری ہو جاتا، لیکن میں اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بات نہ کرتا پھر میرے چچا رفاعہ میرے پاس آئے اور انہوں نے دریافت کیا: اے بھتیجے! کیا ہوا؟ میں نے انہیں بتایا: نبی اکرم ﷺ نے جو مجھ سے فرمایا تھا تو انہوں نے کہا: اب اللہ ہی سے مدد مانگی جاسکتی ہے تو تھوڑے ہی عرصے بعد قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی: ”بے شک ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان انصاف کرو۔ اس کے مطابق جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے ظاہر کیا ہے اور تم خیانت کرنے والوں کی طرف سے پیروکار نہ بنو۔“ یہاں خیانت کرنے والوں سے مراد بنو امیرق ہیں۔

”تم نے جو کہا اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کرو“ یعنی تم نے قتادہ سے جو کہا ہے۔

”بے شک اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا ہے اور رحم کرنے والا ہے اور تم ان لوگوں کی طرف سے فریق نہ بنو جو اپنی ذات کے ساتھ خیانت کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والے کو اور گنہگار شخص کو پسند نہیں کرتا وہ لوگ انسانوں سے چھپ سکتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ سے نہیں چھپ سکتے“ یہ آیت یہاں تک ہے: غفور رحیم۔

”یعنی اگر وہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت کا لبید کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کر دے گا جو شخص گناہ کرے گا تو وہ اپنے خلاف کمائے گا“ یہ آیت یہاں تک ہے ”کھلا گناہ“ اس سے مراد ان لوگوں کا لبید پر الزام لگانا تھا۔

”اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی“ یہ آیت یہاں تک ہے۔

”تو ہم عنقریب انہیں عظیم اجر عطا کریں گے“

جب قرآن کا حکم نازل ہو گیا، تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں وہ ہتھیار لائے گئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے وہ ہتھیار حضرت رفاعہ کو واپس کر دیئے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں وہ ہتھیار لے کر اپنے چچا کے پاس آیا، تو وہ بڑی عمر کے آدمی تھے۔ ان کی پرانی زمانہ جاہلیت میں کمزور ہو چکی تھی۔ میں ان کے اسلام کے بارے میں کچھ مٹھوک تھا، لیکن میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! یہ اللہ کی راہ کے لئے مخصوص ہیں۔ (یعنی میں ان کا صدقہ کرتا ہوں) تو اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ ان کا اسلام بالکل ٹھیک تھا۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب قرآن کا حکم نازل ہوا، تو بنو امیہ میں سے بشیر جا کر مشرکین سے مل گیا اس نے سلافہ بنت سعد بن سمیہ کے ہاں پڑاؤ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”جو شخص ہدایت نازل ہو جانے کے بعد اپنے رسول کی مخالفت کرے اور اہل ایمان کے راستے کی بجائے دوسرے راستے کی پیروی کرے تو ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے، جس طرف اس نے رخ کیا ہے پھر اسے جہنم تک پہنچائیں گے جو بہت برا ٹھکانہ ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس چیز کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے۔ وہ اس کے علاوہ جس کی مغفرت چاہے گا کر دے گا اور جو شخص کسی کو اللہ کا شریک بنائے گا۔ وہ انتہائی گمراہی کا شکار ہوگا۔“

جب بشیر نے سلافہ کے ہاں پڑاؤ کیا، تو حضرت حسان بن ثابت نے اپنے چند اشعار میں اس عورت کی بھی ججو کی اس خاتون نے بشیر کا ساز و سامان سر پر رکھا اور اسے ساتھ لے کر نکلی اور جا کر کھلے میدان میں پھینک دیا اور پھر اس سے بولی: تم میرے لئے تحفے کے طور پر حسان بن ثابت کے شعر لے کر آئے ہو؟ تم میرے لیے کوئی اچھی چیز لے کر نہیں آئے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہمارے علم کے مطابق صرف محمد بن سلمہ نے اس کی سند بیان کی ہے۔)

یونس بن بکیر اور دیگر راویوں نے اسے محمد بن اسحاق کے حوالے سے عاصم بن عمر کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان حضرات نے اس کی سند میں عاصم کے والد اور دادا کا ذکر نہیں کیا۔

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے شریک بھائی ہیں۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے۔

**2963** سند حدیث: حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَرِ بْنِ

أَبِي فَاخِخَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ)

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
تَوْصِیحُ رَاوِی: وَأَبُو فَاخِخَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ وَثَوْبَرٌ یُكْنَى أَبَا جَهْمٍ وَهُوَ رَجُلٌ كُوفِيٌّ مِنَ التَّابِعِينَ وَقَدْ



سَمِعَ مِنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ مَهْدِيٍّ كَانَ يَلْمِزُهُ قَلِيلًا

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: میرے نزدیک قرآن کی سب سے زیادہ محبوب آیت یہ ہے۔

”بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کی مغفرت نہیں کرے گا کہ کسی کو اس کا شریک ٹھہرایا جائے اس کے علاوہ جس کی چاہے مغفرت فرمائے گا۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابوفاختہ ثامی راوی کا نام سعید بن علاقہ ہے جبکہ ثور نامی راوی کی کنیت ابو جہم ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے صاحب ہیں

انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے حدیث کا سماع کیا ہے۔

ابن مہدی نے ان پر کچھ تنقید کی ہے۔

**2964** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْمَعْنَى وَاحِدًا قَالَا حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَمَّا نَزَلَ (مَنْ يَعْمَلْ سُونًَا يُجْزِئْهُ) شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَشَكُّوا ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَارِبُوا وَسَدِّدُوا وَفِي كُلِّ مَا يَصِيبُ الْمُؤْمِنَ كَفَّارَةٌ حَتَّى الشُّوْكَةُ يُشَاكُّهَا أَوْ النَّكْبَةُ

يُنْكَبُّهَا

توضیح راوی: ابْنِ مُحَيْصِنٍ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب یہ آیت نازل ہوئی:

”جو شخص کوئی برائی کرے گا اس کا بدلہ اس کو مل جائے گا۔“

یہ بات مسلمانوں کے لئے بڑی پریشانی کا باعث بنی انہوں نے اس کی شکایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کی تو آپ نے ارشاد

فرمایا: اس طرح تم تفریق سے بچو اور ٹھیک رہو! بندہ مومن کو جو بھی پریشانی لاحق ہوتی ہے۔ اس کا اجرا سے ملے گا، یہاں تک کہ

اسے کاٹنا چھتا ہے یا کوئی مشکل پیش آتی ہے (تو اس کا اجرا بھی قیامت کے دن ملے گا)

ابن محیسن کا نام عمر بن عبدالرحمن بن محیسن ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**2965** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عَبَّادَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ

عَبِيدَةَ أَخْبَرَنِي مَوْلَى ابْنِ سَبَّاحٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ

2964۔ اخرجه مسلم (۱۹۹۳/۴): كتاب البر و الصلة و الآداب: باب: ثواب النومن لهما يصيبه من مرض او حزن او نحو ذلك حتى

الشوكة يشاكها، حديث (۲۵۷۴/۵۲)، و احمد (۲۴۸/۲)، و الحميدى (۴۸۵/۲)، حديث (۱۱۴۸)

2965۔ اخرجه احمد (۶/۱)، و عبد بن حميد ص (۳۱)، حديث (۷)۔

مثن حدیث: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ (مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا بَكْرٍ آلا أُقْرِيكَ آيَةَ أَنْزَلْتُ عَلَيْكَ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَقْرَأْنِيهَا فَلَا أَعْلَمُ إِلَّا آتَيْتَنِي قَدْ كُنْتُ وَجَدْتُ انْفِصَامًا فِي ظَهْرِي فَتَمَطَّاتُ لَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَأْنُكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَابِي أَنْتَ وَأُمِّي وَأَيْنَا لَمْ يَعْمَلْ سُوءًا وَإِنَّا لَمُجْرُونَ بِمَا عَمَلْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ وَالْمُؤْمِنُونَ فَتُجْزَوْنَ بِذَلِكَ فِي الدُّنْيَا حَتَّى تَلْقَوْا اللَّهَ وَلَيْسَ لَكُمْ ذُنُوبٌ وَأَمَّا الْآخَرُونَ فَيُجْمَعُ ذَلِكَ لَهُمْ حَتَّى يُجْزَوْا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَفِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ

وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمَوْلَى ابْنِ سَبَاحٍ مَجْهُولٌ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَلَيْسَ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ أَيْضًا فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا آپ پر یہ آیت نازل ہوئی: ”جو شخص برائی کرے گا اس کو اس کا بدلہ مل جائے گا اور وہ شخص اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی ولی یا مددگار نہیں پائے گا۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! میں تمہارے سامنے وہ آیت تلاوت نہ کروں؟ جو ابھی نازل ہوئی ہے تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جی ہاں راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے یہ آیت تلاوت کی تو مجھے یہ محسوس ہوا جیسے میری کمر ٹوٹ جائے گی۔ میں نے اپنے جسم کو جھکا دیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے دریافت کیا: کیا ہوا؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ پر قربان جائیں، ہم میں سے کون ایسا شخص ہے جو کسی برائی کا ارتکاب نہیں کرتا، تو کیا ہمیں ان سب اعمال کی سزا ملے گی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تمہیں اور دوسرے تمام مسلمانوں کو دنیا میں اس کا بدلہ دے دیا جائے گا تاکہ تم لوگ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو تو تمام گناہوں سے پاک ہو جاؤ، البتہ دوسرے لوگوں (یعنی کفار) کی تمام برائیاں جمع کی جائیں گی تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ اس کی سند پر اعتراض کیا ہے)

یحییٰ بن سعید اور امام احمد بن حنبل نے موسیٰ بن عبیدہ نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔ مولیٰ ابن سباح مجہول ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے تاہم اس کی سند بھی مستند نہیں ہے۔ اصحاب میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔

2966 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَشَّيْ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ سِبَاكِ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: نَحْشَيْتُ سَوْدَةَ أَنْ يُطَلِّقَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَا تُطَلِّقْنِي وَأَمْسِكْنِي وَاجْعَلْ يَوْمِي لِعَائِشَةَ فَفَعَلَ فَنَزَلَتْ (فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَنْ يُصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ) آثار صحابہ: فَمَا اضْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ كَأَنَّهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عَبَّاسٍ حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو یہ اندیشہ لاحق ہوا کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں طلاق دے دیں گے۔ انہوں نے عرض کی: آپ مجھے طلاق نہ دیں آپ مجھے نکاح میں برقرار رکھیں۔ میری باری کا دن عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا، تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: "ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، اگر وہ آپس میں کوئی بات طے کر لیں اور یہ طے کرنا بہتر ہے۔" جب میاں بیوی کوئی چیز طے کر لیں تو وہ درست ہوتا ہے۔ شاید یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔)

2967 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مَعْوَلٍ عَنْ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الْبَرَاءِ

متن حدیث: قَالَ الْخُرَاطِيُّ أَنْزَلَتْ أَوْ الْخُرَشِيُّ نَزَلَ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ)

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيدٌ بَنُ أَحْمَدَ الثَّوْرِيُّ وَيُقَالُ ابْنُ

يُحْمَدَ

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے آخر میں یہ آیت نازل ہوئی:

"لوگ تم سے حکم دریافت کرتے ہیں تم یہ فرما دو! کلامہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔"

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے اور ابوسفر کا نام سعید بن احمد ثوری ہے۔ بعض نے انہیں ابن محمد

ثوری بھی کیا ہے۔

2968 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

متن حدیث: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ (يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللَّهُ

يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ) فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِيكَ آيَةُ الصِّيفِ

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول

اللہ! (اس آیت کی تفسیر کیا ہے؟)

2967. اخرجہ مسلم (۱۲۳۷/۳): کتاب الفرائض: باب: آخر آية انزلت آية الكلاله، حديث (۱۶۱۸/۱۳).

2968. اخرجہ ابوداؤد (۱۳۴/۲): کتاب الفرائض: باب: من كان ليس له ولد وله اخوات، حديث (۲۸۸۹)، و احمد (۲۹۳/۴: ۲۹۵).

”لوگ تم سے حکم دریافت کرتے ہیں تم یہ فرما دو اللہ تعالیٰ کلام کے بارے میں حکم دیتا ہے۔“  
تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے لیے گرمیوں میں نازل ہونے والی آیت کافی ہے۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْمَائِدَةِ

#### باب 6: سورة مائدہ سے متعلق روایات

2969 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ وَغَيْرِهِ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ

بْنِ شَهَابٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُودِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ عَلَيْنَا أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) لَاتَّخَذْنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِنِّي أَعْلَمُ أَيَّ يَوْمٍ أَنْزَلْتَ هَذِهِ الْآيَةَ أَنْزَلْتَ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀▶ طارق بن شہاب بیان کرتے ہیں: ایک یہودی نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا ہے: اے امیر المؤمنین! اگر یہ آیت ہم پر نازل ہوئی ہوتی۔

”آج کے دن ہم نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گئے۔“

تو ہم لوگ اس دن کو عید کا دن قرار دیتے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے یہ پتا ہے کہ یہ کس دن نازل ہوئی تھی؟ یہ آیت عرفات کے دن نازل ہوتی تھی جب جمعہ کا دن تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2970 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ

أَبِي عَمَّارٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا) وَعِنْدَهُ يَهُودِيٌّ فَقَالَ لَوْ أَنْزَلْتَ هَذِهِ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيدًا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمَ عَرَفَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

2969- أخرجه البعاري (۱۱۹/۸): كتاب التفسير: باب: (اليوم اكملت لكم دينكم) (المائدة: ۳)، حديث (۴۶۰۶)، و تقدم في كتاب البغاري: باب: حجة الوداع، حديث (۴۴۰۷)، و مسلم (۲۳۱۲/۴): كتاب التفسير: باب: حديث (۳، ۳۰۱۷/۴) و النسائي (۲۰۱/۵): كتاب مناسك الحج: باب: ما ذكر من يوم عرفه، حديث (۳۰۰۲)، (۱۱۴/۸): كتاب الايمان و شرايعه: باب: زيادة الايمان، حديث (۵۰۱۲)، و احمد (۲۸/۱)، و الخبيدي (۱۹/۱)، حديث (۳۱)، و ابن حميد ص (۴۰) حديث (۳۰).

﴿﴾ عمار بن ابوعمار بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا، اور تم پر اپنی تمام نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے سے راضی ہو گیا۔“

اس وقت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس یہودی موجود تھا اس نے کہا: اگر یہ آیت ہم لوگوں پر نازل ہوئی ہوتی تو ہم اس دن کو عید کا دن قرار دیتے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت جس دن نازل ہوئی تھی اس دن دو عیدیں تھی، ایک جمعہ کا دن تھا اور دوسرا عرفات کا دن تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**2971 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: يَمِينُ الرَّحْمَنِ مَلَأَى سَحَاءً لَا يُغِيضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقَ مِنْذُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَمْ يَغْضُ مَا فِي يَمِينِهِ وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْأُخْرَى الْمِيزَانَ يَرْفَعُ وَيَخْفِضُ حَكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذاهب فقہاء: وَتَفْسِيرُ هَذِهِ الْآيَةِ (وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ) وَهَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَتْهُ الْأَيْمَةُ نُورُ بْنُ كَمَا جَاءَ مِنْ غَيْرٍ أَنْ يُقَسَّرَ أَوْ يُتَوَهَّمْ هَكَذَا قَالَ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنَ الْأَيْمَةِ مِنْهُمْ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تَرَوَى هَذِهِ الْأَشْيَاءَ وَيُؤْمِنُ بِهَا وَلَا يُقَالُ كَيْفَ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: رحمان کا دایاں ہاتھ خزانے سے بھرا ہوا ہے وہ ہمیشہ اسے خرچ کرتا رہتا ہے۔ دن اور رات کے (یعنی مسلسل) خرچ کرنے سے کسی بھی وقت اس میں کوئی کمی نہیں آتی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس بات پہ غور کیا ہے۔ اس نے جب سے زمین آسمان کو پیدا کیا۔ اس وقت سے خرچ کر رہا ہے اور پھر بھی اس کے دست عنایت میں کوئی کمی نہیں آئی، اس کا عرش پانی پر ہے۔ اور اس کے دوسرے ہاتھ میں میزان ہے۔ جسے وہ جھکاتا اور بلند کرتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہ حدیث اس آیت کی تفسیر میں ہے۔

”یہودیوں نے یہ کہا اللہ تعالیٰ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے حالانکہ ان (یہودیوں) کے اپنے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔“

2971. اخرجہ مسلم (۴۴۷/۳ - الابی): کتاب الزکاة: باب: الحث علی النفقة و تبشیر النعمة بالخلفة، حدیث (۹۹۳/۳۶)، و ابن ماجہ (۷۱/۱): کتاب البقرة: باب: فیما انکرہ الجہمیة، حدیث (۱۹۷).

اس حدیث کے بارے میں آئمہ نے یہ بات بیان کی ہے اس پر ایمان لایا جائے گا جیسا کہ یہ منقول ہے۔ اس کی کوئی وضاحت نہیں کی جائے گی اور اس بارے میں اپنے ذہن سے کوئی بات بیان نہیں کی جائے گی۔

کئی آئمہ نے یہ بات بیان کی ہے: جن میں سفیان ثوری، امام مالک، ابن عیینہ، ابن مبارک شامل ہیں۔ (جو یہ فرماتے ہیں) اس طرح کی روایت کو نقل کر دیا جائے گا۔ ان پر ایمان رکھا جائے گا، لیکن یہ وضاحت نہیں کی جائے گی کہ اس سے مراد کیا ہے؟

**2972 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ

الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

**متن حدیث:** كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَاللَّهُ يَعْصِمُكَ مِنَ

النَّاسِ) فَأَخْرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ انصُرُوا فَقَدْ عَصَمَنِي اللَّهُ

**اسناد دیگر:** حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: پہلے نبی اکرم ﷺ کی حفاظت کی جاتی تھی، یہاں تک کہ یہ آیت نازل

ہوئی:

”اللہ تعالیٰ تمہیں لوگوں سے محفوظ رکھے گا۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنا سر مبارک خیمے سے باہر نکالا اور لوگوں سے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم لوگ واپس چلے جاؤ! کیونکہ

اللہ تعالیٰ نے میری (حفاظت کا وعدہ) کر لیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

اس روایت کو بعض راویوں نے جریری کے حوالے سے عبد اللہ بن شقیق سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: پہلے نبی

اکرم ﷺ کی حفاظت کی جاتی تھی۔ انہوں نے اس کی سند میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا تذکرہ نہیں کیا۔

**2973 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

بَدِيْمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** لَمَّا وَقَعَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ فِي الْمَعَاصِي نَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوا فَجَالَسُوهُمْ فِي

مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوهُمْ وَشَارَبُوهُمْ فَضْرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ (عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ

2973. أخرجه ابوداؤد (۵۲۴/۲، ۵۲۵): كتاب الملاحم: باب: الامر والنهي، حديث (۴۳۳۶)، و ابن ماجه (۱۳۲۷/۲): كتاب الفتن:

باب: الامر بالمعروف والنهي عن المنكر، حديث (۴۰۰۶).

مَرِيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ) قَالَ فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَقَالَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى تَأْطُرُوهُمْ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا  
 قول امام دارمی: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ يَزِيدُ وَكَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ لَا يَقُولُ فِيهِ عَنْ عَبْدِ

اللَّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَبَعْضُهُمْ يَقُولُ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب بنی اسرائیل گناہوں میں مبتلا ہوئے تو ان کے علماء نے انہیں روکنے کی کوشش کی، لیکن وہ لوگ باز نہیں آئے۔ اس کے باوجود ان کے علماء ان لوگوں کے ساتھ بیٹھتے رہے۔ ان کے ساتھ کھاتے پیتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے دل ایک جیسے کر دیئے اور حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کی زبانی ان لوگوں پر لعنت کی اس کی وجہ یہ تھی: انہوں نے نافرمانی کی تھی اور حد سے تجاوز کیا تھا۔

راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سیدھے ہو کر بیٹھ گئے پہلے آپ نے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم لوگ اس وقت تک نجات نہیں پاسکتے۔ جب تک تم ظالم کو ظلم سے روکو گے نہیں۔

عبداللہ بن عبدالرحمان (امام دارمی) نے یہ بات بیان کی ہے۔ یزید نے یہ بات بیان کی ہے۔ سفیان ثوری نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہی روایت محمد بن مسلم کے حوالے سے، علی کے حوالے سے، ابو عبیدہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے ابو عبیدہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ روایت کے طور پر روایت کیا ہے۔

2974 سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَمَّا وَقَعَ فِيهِمُ النِّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيهِمْ يَرَى أَخَاهُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَإِذَا كَانَ الْعَدُوُّ لَمْ يَمْنَعَهُ مَا رَأَى مِنْهُ أَنْ يَكُونَ أَكْبَلَهُ وَشَرِيئَهُ وَخَلِيطَهُ فَضَرَبَ اللَّهُ قُلُوبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ فَقَالَ (لِعَنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى لِسَانِ دَاوُدَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا

وَكَانُوا يَعْتَدُونَ) فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ (وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلَكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُونَ) قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتَّى تَأْخُذُوا عَلَيَّ يَدِ الظَّالِمِ فَتَأْطُرُوهُ عَلَى الْحَقِّ أَطْرًا

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ وَأَمْلَاهُ عَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَدِيمَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ

◀◀ ابو عبیدہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب بنی اسرائیل کے درمیان خامیاں آنا شروع ہوئیں تو ان میں سے کوئی ایک شخص اپنے کسی بھائی کو گناہ کرتے ہوئے دیکھتا تھا، تو اسے روکتا تھا، لیکن جب اگلا دن آتا تھا تو اسے گناہ کرتے دیکھ کر اسے روکتا نہیں تھا، کیونکہ اس نے اس دوسرے شخص کے ساتھ کھانا ہوتا تھا، پینا ہوتا تھا، میل جول رکھنا ہوتا تھا، تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کے دل ایک جیسے کر دیئے، ان لوگوں کے بارے میں (قرآن) کی یہ آیت نازل ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کیا، ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبانی لعنت کی گئی، یہ اس وجہ سے ہے جو انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے تجاوز کیا۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کو تلاوت کیا اور یہاں تک تلاوت کیا:

”اگر وہ لوگ اللہ تعالیٰ اس کے نبی اور اس کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے، اس پر ایمان لاتے، تو کفار کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔“

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، آپ ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: نہیں! تم اس وقت تک ٹھیک نہیں ہو سکتے، جب تک تم ظالم کا ہاتھ پکڑ کر اسے حق کی طرف نہ لے آؤ۔

اس روایت کو بندار نے ایک اور سند کے ہمراہ ابو عبیدہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

2975 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو

إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلَ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

مِثْلَهُ حَدِيثٌ: أَنَّهُ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الْتِي فِي الْبَقْرَةِ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ الْآيَةَ فُدْعَى عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الْتِي فِي النِّسَاءِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى) فُدْعَى عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتْ الْتِي فِي الْمَائِدَةِ (إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُوقِعَ بَيْنَكُمْ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ

2975۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۲۴۹): كتاب الاشرية: باب: في تحريم الخمر، حديث (۳۶۷۰)، والنسائي (۸/۲۸۶): كتاب الاشرية: باب:

تحريم الخمر، حديث (۵۵۴۰)، واحمد (۱/۵۲۱)۔



وَالْمَيْسِرِ إِلَى قَوْلِهِ (فَهَلْ أَنْتُمْ مُنْتَهُونَ) فَدُعِيَ عُمَرُ فَقَرَأَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا  
 اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى عَنْ إِسْرَائِيلَ هَذَا الْحَدِيثَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ  
 حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي مَيْسِرَةَ عَمْرٍو بْنِ شُرْحِبِيلَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اللَّهُمَّ  
 بَيْنَ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانٌ شَفَاءٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ  
 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ انہوں نے کہا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہم پر واضح نازل کر  
 دے، تو سورۃ البقرہ کی یہ آیت نازل ہوئی:

”لوگ تم سے شراب اور جوئے کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔“

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت سنائی گئی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پھر دعا کی، اے اللہ! ہمارے لیے  
 شراب کے بارے میں واضح حکم نازل کر دے۔ تو سورۃ النساء میں موجود یہ آیت نازل ہوئی:

”اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جب تم نشے کی حالت میں ہو۔“

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی، تو انہوں نے پھر یہ کہا: اے اللہ! ہمارے لیے شراب  
 کے بارے میں واضح حکم نازل کر دے۔ تو سورۃ المائدہ کی یہ آیت نازل ہوئی۔

”شیطان یہ چاہتا ہے کہ وہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان عداوت اور بغض ڈال دے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے ”تو کیا تم باز آ جاؤ گے۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کی گئی، تو انہوں نے کہا: ہم باز آ گئے، ہم باز آ گئے۔

یہی روایت اسرائیل کے حوالے سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہ کہا تھا: اے اللہ! شراب کے بارے میں ہمارے لیے واضح حکم نازل کر دے۔

اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے اور یہ روایت محمد بن یوسف کی نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔

2976 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ

الْبَرَاءِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَاتَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ تُحْرَمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ  
 الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِأَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوا يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَتَرَكْتُ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا  
 الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ أَيْضًا

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ اصحاب رضی اللہ عنہم شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے

انتقال کر چکے تھے۔ جب شراب کو حرام قرار دیا گیا تو کچھ افراد نے یہ کہا: ہمارے ان ساتھیوں کا کیا انجام ہوگا؟ جو ایسی حالت میں فوت ہوئے جبکہ وہ شراب پیا کرتے تھے؟ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا، اس چیز کے بارے میں جو وہ پہلے

کھا چکے ہوں جبکہ (بعد میں) انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی اور ایمان لائے اور نیک اعمال کیے۔“  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس روایت کو شعبہ نے ابو اسحاق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

**2977** سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ قَالَ

الْبَرَاءُ

**متن حدیث:** مَاتَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ فَلَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُهَا قَالَ نَاسٌ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِأَصْحَابِنَا الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَهَا فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا) الْآيَةَ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے کچھ افراد کا انتقال ایسی حالت میں ہوا کہ وہ لوگ شراب پیا کرتے تھے جب اس کی حرمت کا حکم نازل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ افراد نے یہ کہا: ہمارے ان ساتھیوں کا کیا انجام ہوگا؟ جو ایسی حالت میں انتقال کر گئے کہ وہ شراب پیا کرتے تھے؟ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے ان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2978** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ

عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

**متن حدیث:** قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الَّذِينَ مَاتُوا وَهُمْ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ)  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ان لوگوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا رائے ہے؟ جو ایسی حالت میں وصال کر چکے ہیں کہ وہ شراب پی لیا کرتے تھے؟ (یہ واقعہ اس وقت پیش آیا) جب شراب کی حرمت کا حکم نازل ہوا تھا۔ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اس چیز کے بارے میں جو وہ پہلے کھا چکے ہوں گے جبکہ بعد میں انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ہو ایمان لائے ہوں اور نیک اعمال کیے ہوں۔“  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2979 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسَهَّرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَمَّا نَزَلَتْ (لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعَمُوا إِذَا مَا اتَّقَوْا وَآمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ مِنْهُمْ  
حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

”ان لوگوں پر کوئی گناہ نہیں ہے جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کیے، اس چیز کے بارے میں جو کہ وہ پہلے کھا چکے ہوں جبکہ بعد میں انہوں نے پرہیزگاری اختیار کی ہو ایمان لے آئے ہوں اور نیک اعمال کیے ہوں۔“

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: تم بھی ان لوگوں میں سے ایک ہو۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

2980 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصِ الْفَلَّاسِ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ

حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي إِذَا أَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَأَخَذْتَنِي شَهْوَتِي فَحَرَمْتُ عَلَى اللَّحْمِ فَانزَلَ اللَّهُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللَّهُ حَلَالًا طَيِّبًا)

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ مُرْسَلًا لَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَرَوَاهُ خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میں گوشت کھاتا ہوں تو خواتین کی طلب زیادہ ہو جاتی ہے، شہوت غالب آ جاتی ہے، اس لیے میں نے اپنے اوپر گوشت کو حرام کر دیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے جو پاکیزہ چیزیں حلال قرار دی ہیں انہیں حرام قرار نہ دو اور حد سے

تجاوز نہ کرو! بے شک اللہ تعالیٰ حد سے تجاوز کرینے والوں کو پسند نہیں کرتا“ اللہ تعالیٰ نے جو حلال پاکیزہ رزق تمہیں عطا

کیا ہے اس میں سے کھاؤ۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اسے عثمان بن سعد کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے۔

خالد حذاء نے اسے عکرمہ کے حوالے سے ”مرسل“ طور پر نقل کیا ہے۔

**2981** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا نَزَلَتْ (وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا) قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتَ نَعَمْ لَوَجِبَتْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ أَشْيَاءَ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْوَأٌكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور لوگوں پر اللہ تعالیٰ کے لیے حج کرنا لازم ہے۔ اس شخص پر جو وہاں تک پہنچنے کی سبیل رکھتا ہو۔“

لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ لوگوں نے پھر عرض کی: یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں۔ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو یہ (ہر سال کرنا) فرض ہو جاتا۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو جو تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے بارے میں ”غریب“ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اس بارے میں احادیث منقول ہیں۔

**2982** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ فَلَانَ فَنَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنَ

أَشْيَاءَ إِن تَبَدَّلَ لَكُمْ تَسْوَأٌكُمْ)

2982 اخراجه البغاري (۱۳۰/۸): كتاب التفسير: باب: (لا تسألوا عن أشياء إن تبدل لكم تسوءكم) (البائدة: ۱۰۱)، حديث (۴۶۲۱)، و

مسلم (۱۸۳۲/۴): كتاب الفضائل: باب: توقيرة صلى الله عليه وسلم و ترك أكثار سؤاله عما لا ضرورة اليه، حديث (۲۳۵۹/۱۳۵)، و

الدارمي (۳۰۶/۲): كتاب الرقاق: باب: لو تعلمون ما اعلم، و اصب (۲۰۶/۳، ۲۱۰، ۲۶۸).

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ  
 ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: میرا والد کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا باپ فلاں شخص ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:  
 ”اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں دریافت نہ کرو کہ اگر انہیں تمہارے سامنے ظاہر کیا جائے تو تمہیں برا لگے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**2983 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ

بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيقِ  
 متن حدیث: أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرُونَ هَذِهِ الْآيَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسُكُمْ لَا يَصُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) وَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَأَوْا ظَالِمًا فَلَمْ يَأْخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ أَوْشَكَ أَنْ يَعْتَهُمُ اللَّهُ بِعِقَابٍ مِنْهُ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**اختلاف سند:** وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ مَرْفُوعًا وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ عَنْ أَبِي بَكْرِ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ  
 ﴿﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اے لوگو تم یہ آیت تلاوت کرتے رہو:

”اے ایمان والو! تم پر لازم ہے کہ اپنی فکر کرو جب تم ہدایت حاصل کر چکے ہو تو گمراہ شخص تم کو کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

(حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جب لوگ کسی ظالم کو دیکھیں گے اور اس کے ہاتھ نہیں روکیں گے تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب پر عذاب نازل کرے گا۔  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

کئی راویوں نے اسے اسماعیل بن ابوالخالد کے حوالے سے اسی کی مانند ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔ جبکہ بعض راویوں نے اسے اسماعیل کے حوالے سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

**2984 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي

2984 - اخرجه ابوداؤد (۵۲۶/۲): كتاب البلاح: باب: من الامر والنهي، حديث (۴۳۴۱)، و ابن ماجه (۱۳۳۰/۲): كتاب الفتن: باب:

قوله تعالى: (يا ايها الذين امنوا عليكم انفسكم) (الباندة: ۱۰۵)، حديث (۴۰۱۴).

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

حَکِيمٌ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ جَارِيَةَ اللَّخْمِيُّ عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الشَّعْبَانِيِّ قَالَ

مَنْ حَدِيثُ: أَيُّتُ أَبَا نَعْلَبَةَ الْخُسَيْبِيُّ لَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَدْيِهِ الْآيَةَ قَالَ آيَةُ الْآيَةِ قُلْتُ قَوْلُهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَيْكُمْ أَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ) قَالَ أَمَا وَاللَّهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا خَبِيرًا سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بَلِ التَّمَرُ وَالْمَعْرُوفُ وَتَنَاهَا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتَّى إِذَا رَأَيْتَ شُحًا مُطَاعًا وَهَوًى مُتَّبَعًا وَدُنْيَا مُؤْتَرَةً وَإِعْجَابَ كُلِّ ذِي رَأْيٍ بِرَأْيِهِ لَعَلَّكَ بِخَاصَّةِ نَفْسِكَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَإِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامًا الصَّبْرُ فِيهِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَى الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيهِنَّ مِثْلُ أَجْرِ خَمْسِينَ رَجُلًا يَعْمَلُونَ مِثْلَ عَمَلِكُمْ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَزَادَنِي غَيْرُ عُبَيْةَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِثْلًا أَوْ مِنْهُمْ قَالَ بَلِ أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْكُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◀◀ ابوامیہ شیبانی بیان کرتے ہیں، میں حضرت ابوثعلبہ حنسی کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے ان سے کہا: اس آیت کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے دریافت کیا: کون سی آیت کے بارے میں؟ میں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں:

”اے لوگو تم اپنی فکر کرو جب تم ہدایت حاصل کر چکے ہو تو گمراہ ہونیوالا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا۔“

تو حضرت ابوثعلبہ حنسی نے فرمایا: اللہ کی قسم! تم نے اس کے بارے میں ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو اس سے واقف ہے۔ میں نے اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: تم نیکی کا حکم کرتے رہو اور برائی سے روکتے رہو، یہاں تک کہ جب تم یہ صورتحال دیکھو کہ کچھ شخص کی اطاعت کی جانے لگے، خواہش نفس کی پیروی کی جانے لگے، دنیا کو ترجیح دی جانے لگے، ہر شخص اپنی رائے کو پسند کرے، تو ایسی صورت میں تم صرف اپنی فکر کرو اور لوگوں کو چھوڑ دو، کیونکہ اس کے بعد جو دن آئیں گے ان میں صبر کرنا اسی طرح ہوگا جیسے انکارے پر ہاتھ رکھ دینا۔ ان ایام میں عمل کرنے والے شخص کو ایسے پچاس آدمیوں جتنا اجر ملے گا جو تمہارے عمل کی مانند عمل کرتے ہوں گے۔

عبداللہ بن مبارک نے یہ بات بیان کی ہے، عقبہ کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ اضافی بات نقل کی ہے۔

عرض کی گئی: یا رسول اللہ ﷺ! وہ پچاس آدمی جن کا ذکر کیا گیا، ہم میں سے (شمار) ہوں گے یا ان میں سے ہوں گے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ پچاس آدمی تم میں سے ہوں گے۔

(امام ترمذی ﷺ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

2985 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ بَادَانَ مَوْلَى أُمِّ هَانِيَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَنْ حَدِيثُ: عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ) قَالَ بَرِيٌّ مِنْهَا النَّاسُ غَيْرِي وَغَيْرَ عِدِّي بِنِ بَدَاءٍ وَكَانَا نَصْرَانِيَيْنِ يَخْتَلِفَانِ إِلَى الشَّامِ قَبْلَ الْإِسْلَامِ

فَاتِيَا الشَّامَ لِتِجَارَتَيْهِمَا وَقَدِمَ عَلَيْهِمَا مَوْلَى لَيْثَى هَاشِمٍ يُقَالُ لَهُ بُدَيْلُ بْنُ أَبِي مُرَيْمٍ بِتِجَارَةٍ وَمَعَهُ جَامٌ مِنْ فِضَّةٍ يُرِيدُ بِهِ الْمَلِكَ وَهُوَ عَظِيمُ تِجَارَتِهِ فَمَرَضَ فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا وَأَمَرَهُمَا أَنْ يُبَيِّعَا مَا تَرَكَ أَهْلُهُ قَالَ تَيْمِيمٌ فَلَمَّا مَاتَ أَخَذْنَا ذَلِكَ الْجَامَ فَبَعْنَاهُ بِالْفِ دِرْهَمٍ ثُمَّ اقْتَسَمْنَاهُ أَبَا وَعَدِيُّ بْنُ بَدَاءٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا إِلَى أَهْلِهِ دَفَعْنَا إِلَيْهِمْ مَا كَانَ مَعَنَا وَقَدَدُوا الْجَامَ فَسَأَلُونَا عَنْهُ فَقُلْنَا مَا تَرَكَ غَيْرَ هَذَا وَمَا دَفَعَ إِلَيْنَا غَيْرُهُ قَالَ تَيْمِيمٌ فَلَمَّا اسَلَمْتُ بَعْدَ قُدُومِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ تَأَمَّنْتُ مِنْ ذَلِكَ فَاتَيْتُ أَهْلَهُ فَأَخْبَرْتُهُمُ الْخَبَرَ وَأَدَيْتُ إِلَيْهِمْ خَمْسَ مِائَةِ دِرْهَمٍ وَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ عِنْدَ صَاحِبِي مِثْلَهَا فَاتُوا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُمُ الْبَيْتَةَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَسْتَحْلِفُوهُ بِمَا يَقْطَعُ بِهِ عَلَى أَهْلِ دِينِهِ فَحَلَفَ قَائِلًا اللَّهُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةٌ بَيْنَكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ الْمَوْتُ) إِلَى قَوْلِهِ (أَوْ يَخَافُوا أَنْ تَرُدَّ آيْمَانُ بَعْدَ آيْمَانِهِمْ) فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَرَجُلٌ آخَرٌ فَحَلَفَا فَنَزَعَتِ الْخَمْسُ مِائَةَ دِرْهَمٍ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَاءٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِصَحِيحٍ

تَوْحِيحُ رَاوِي: وَأَبُو النَّضْرِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ هَذَا الْحَدِيثُ هُوَ عِنْدِي مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ

الْكَلْبِيُّ يُكْنَى أَبُو النَّضْرِ وَقَدْ تَرَكَهُ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ وَهُوَ صَاحِبُ التَّفْسِيرِ

قَوْلُ إِمَامِ بَخَارِي: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ يُكْنَى أَبُو النَّضْرِ وَلَا

نَعْرِفُ لِسَالِمِ أَبِي النَّضْرِ الْمَدَنِيِّ رِوَايَةً عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِيٍّ وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ شَيْءًا مِنْ هَذَا

عَلَى الْإِخْتِصَارِ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

◀◀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس آیت کے بارے میں یہ بات نقل

کرتے ہیں:

” (ارشاد باری تعالیٰ ہے) اے ایمان والو! جب تم میں سے کسی ایک کو موت آجائے تو تمہارے درمیان گواہی کا

حکم ہے۔“

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے اور عدی بن بداء کے علاوہ سب لوگ اس سے بری ہو گئے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) یہ دونوں حضرات اسلام قبول کرنے سے پہلے عیسائی تھے اور شام آیا جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ یہ دونوں حضرات تجارت کی غرض سے شام گئے ہوئے تھے، وہاں بنو ہاشم کا غلام ان دونوں کے پاس آیا، اس کا نام بدیل بن ابو مریم تھا۔ وہ تجارت کی غرض سے آیا تھا، اس کے پاس چاندی کا بنا ہوا ایک مرتبان تھا، وہ یہ چاہتا تھا کہ بادشاہ کو یہ برتن پیش کرے کیونکہ یہ اس کے سامان تجارت میں سب سے بڑی چیز تھی لیکن وہ غلام بیمار ہو گیا تو اس نے ان دونوں حضرات کو یہ تلقین کی یعنی وصیت کی اور یہ کہا: وہ جو کچھ چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے مالکوں تک پہنچا دیں۔ حضرت تمیم داری بیان کرتے ہیں، جب اس غلام کا انتقال ہو گیا تو ہم نے اس برتن کو ایک ہزار درہم میں بیچ دیا اور وہ رقم آپس میں تقسیم کر لی پھر واپس آ کر ہم نے وہ سامان اس کے اصل مالکوں تک پہنچا دیا لیکن اس سامان میں پیالہ نہیں تھا۔ انہوں نے ہم سے اس پیالے کے بارے میں دریافت کیا: تو ہم

نے کہا: اس مرحوم نے تو یہی کچھ چھوڑا تھا۔ اس نے اس کے علاوہ ہمیں اور کوئی چیز نہیں دی تھی۔

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ منورہ آنے کے بعد جب میں نے اسلام قبول کیا تو میں نے اپنے گناہ کا ازالہ کرنا چاہا۔ میں اس غلام کے مالکوں کے گھر گیا، انہیں یہ ساری بات بتائی اور انہیں پانچ سو درہم دے کر یہ بھی بتا دیا کہ میرے ساتھی کے پاس بھی اتنی ہی رقم ہے، تو وہ لوگ عدی کو لے کر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے گواہ طلب کیے مگر وہ ان کے پاس نہیں تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت کی: عدی سے ان کے دین کی سب سے عظیم ترین چیز کی قسم لے لیں۔ تو عدی نے قسم اٹھالی تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اے ایمان والو! تمہارے درمیان گواہی ہونی چاہیے۔“

تو عمرو بن عاص اور ایک اور صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے گواہی دی کہ وہ پیالہ بدیل کے پاس تھا اور عدی نے جھوٹ کہا ہے، تو عدی بن بداء سے زبردستی پانچ سو درہم لیے گئے۔

یہ ”حدیث غریب“ ہے۔ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔ اس روایت کو محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کرنے والے راوی ابو نضر کا نام محمد صاحب کلبی ہے۔ اہل علم نے ان سے احادیث روایت کرنا ترک کر دیا تھا۔ یہ صاحب تفسیر کے بڑے ماہر ہیں۔ میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، محمد بن سائب کی کنیت ابو نضر ہے۔

ہمارے علم کے مطابق سالم ابو نضر نے ابو صالح جوام ہانی کے غلام ہیں، ان سے کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

یہی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس سے مختصر طور پر دوسری سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**2986 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي

الْقَاسِمِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بَارِضَ لَيْسَ فِيهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمْنَا بَتْرِكْنَهُ فَقَدُوا جَمَاعًا مِّنْ فِضَّةٍ مُّخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَاحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدَ الْجَمَاعَ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِيِّ وَتَمِيمٍ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللَّهِ لَشَهَادَتِنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتَيْهِمَا وَأَنَّ الْجَمَاعَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، بنو سہم سے تعلق رکھنے والا ایک شخص حضرت تمیم داری اور عدی بن

بداء کے ہمراہ روانہ ہوا۔ راستے میں ایک ایسی جگہ پر اس سہمی شخص کا انتقال ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا۔ جب بقیہ دونوں صاحبان اس کا ترکہ لے کر آئے، تو اس میں چاندی کا بنا ہوا ایک برتن نہیں تھا جس پر سونے کا کام ہوا تھا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں سے قسم لی۔ بعد میں وہ برتن مکہ میں مل گیا، تو بتایا گیا کہ ہم نے تو یہ برتن تمیم اور عدی سے خریدا ہے۔ تو اس سہمی شخص

2986 اخرجہ البخاری (۴۸۰/۵): کتاب الوصایا: باب: قول اللہ عزوجل (یا ایہا الذین امنوا شہدۃ بینکم) (المائدۃ: ۱۰۶)، حدیث

(۲۷۸۰)، و ابوداؤد (۲۳۱/۲): کتاب الاقصیۃ: باب: شہادۃ اہل الذمۃ ومن الوصیۃ من السفر، حدیث (۳۶۰۵).



کے پسہاندگان میں سے دو آدمی اٹھے اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کے نام کی قسم اٹھاتے ہوئے کہا: ہماری شہادت ان دونوں کی شہادت کے مقابلے میں (ثابت ہونے کی زیادہ حقدار ہے) اور یہ برتن ان کے ساتھی کا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اے ایمان والو! تمہارے درمیان گواہی ہونی چاہیے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے اور یہ وہ حدیث ہے جو ابن ابی زابدہ کے حوالے سے

منقول ہے۔

**2987** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

حِلَاسِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنْزَلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْرًا وَالْحَمَّا وَأَمْرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدْخِرُوا الْغَدِ فَخَانُوا

وَأَدْخَرُوا وَرَفَعُوا الْغَدِ فَمَسَحُوا قِرْدَةً وَخَنَازِيرَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: قَدْ رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ حِلَاسِ بْنِ عَمَّارِ

بْنِ يَاسِرٍ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

حَبِيبٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَزَعَةَ وَلَا نَعْلَمُ لِلْحَدِيثِ

الْمَرْفُوعِ أَصْلًا

◆◆ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: آسمان سے ایسا

دستر خوان نازل کیا گیا جس پر روٹی اور گوشت موجود تھے۔ ان لوگوں کو یہ حکم دیا کہ وہ اس میں خیانت نہ کریں اور اسے کل کے

لیے سنبھال کر نہ رکھیں لیکن ان لوگوں نے اس میں خیانت کی اور اسے اگلے دن کے لیے بھی سنبھال کر رکھ لیا جس کے نتیجے میں

ان کے چہرے مسخ کر کے ان کی شکلیں بندروں اور خزیروں کی شکل میں تبدیل کر دی گئیں۔

اس روایت کو ابو عاصم اور دیگر راویوں نے سعید بن ابو عربہ کے حوالے سے قنادہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے خلاس کے حوالے

سے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

یہ روایت حسن نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔ ہمارے علم کے مطابق اس روایت کے

”مرفوع“ ہونے کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

**2988** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ عَنْ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ يُلْقَى عِيْسَى حُجَّتَهُ فَلَقَاهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ (وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ

لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمَّيَ الْهَيْمَنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَاهُ اللَّهُ

(سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّهِ) الْآيَةُ كُتِبَتْهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، (اللہ تعالیٰ) قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دلیل سکھائے گا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں اسی بات کی وضاحت کی گئی ہے۔“

”جب اللہ تعالیٰ یہ فرمائے گا: اے عیسیٰ بن مریم کیا تم نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر مجھے اور میری

ماں دونوں کو معبود بنا لو۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ انہیں یہ جواب القاء کرے گا (تم یہ

کہو) تو پاک ہے مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے کہ میں ایسی بات کہوں جس کا مجھے حق نہیں ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

2989 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُلَيْبِيِّ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

آثار صحابہ: قَالَ اخْرُ سُوْرَةَ اَنْزَلَتْ الْمَائِدَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

آثار صحابہ: وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ اخْرُ سُوْرَةَ اَنْزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ بَعْدَ الْمَائِدَةِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، سب سے آخر میں نازل ہونیوالی سورت سورۃ المائدہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ سب سے آخر میں نازل ہونیوالی سورت سورۃ الفتح

ہے۔ یہ سورہ مائدہ کے بعد نازل ہوئی۔

بَابُ وَمِنْ سُوْرَةِ الْاَنْعَامِ

باب 7: سورة النعام سے متعلق روایات

2990 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ نَاجِيَةَ بِنِ

كَعْبٍ عَنْ عَلِيٍّ

متن حدیث: أَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا لَا نَكْذِبُكَ وَلَكِنْ نَكْذِبُ بِمَا جِئْتَ بِهِ

فَانزَلَ اللهُ تَعَالَى (فَاِنَّهُمْ لَا يُكْذِبُوْنَكَ وَلَكِنَّ الظَّالِمِيْنَ بِآيَاتِ اللهِ يَجْحَدُوْنَ)

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ اَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ نَاجِيَةَ

أَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا اَصْحَحُّ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ابو جہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: ہم آپ ﷺ کو جھوٹا قرار نہیں دیتے، ہم اس چیز کی تکذیب کرتے ہیں جو آپ ﷺ لے کر آئے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”بے شک یہ لوگ تمہاری تکذیب نہیں کرتے، بلکہ یہ ظالم اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کرتے ہیں۔“

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے ابواسحاق کے حوالے سے منقول ہے۔

”ابو جہل نے نبی اکرم ﷺ سے کہا:“ اس کے بعد حسب سابق حدیث ہے۔ اس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

**2991** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

يَقُولُ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوذُ بِوَجْهِكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ (أَوْ يَلْبَسَكُمْ شِيعًا وَيُدِيقَ بَعْضَكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ) قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَاتَانِ أَهْوَنُ أَوْ هَاتَانِ أَيْسَرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”تم فرما دو! وہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے کی طرف سے تم پر عذاب بھیج دے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تیری ذات کی پناہ مانگتا ہوں۔

جب یہ آیت نازل ہوئی:

”یا وہ تمہیں گروہوں میں تقسیم کر دے یا ایک دوسرے سے لڑا دے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ دونوں ہلکے عذاب ہیں (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: یہ دونوں آسان ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2992** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ

الْغَسَّانِيِّ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ) فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا إِنَّهَا كَائِنَةٌ وَلَمْ يَأْتِ تَأْوِيلُهَا بَعْدُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

2991 اخرجه البخاری (۱۴۱/۸): کتاب التفسیر: باب: (قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ) (الانعام: ۶۵)، حدیث

(۴۶۲۸) طرفاہ فی (۷۴۰۶، ۷۳۱۳)، واحمد (۳۰۹/۲)، والحمیدی (۵۳۰/۲)، حدیث (۱۲۵۹).

2992 اخرجه احمد (۱۷۰/۸).

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کرتے ہیں (ارشاد باری تعالیٰ ہے):  
 ”تم یہ فرما دو! وہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ تمہارے اوپر کی طرف سے یا تمہارے نیچے کی طرف سے تمہارے  
 اوپر عذاب نازل کرے۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”یہ ہوگا کیونکہ اس کے بعد اس کی تاویل (یعنی اس حکم کو منسوخ قرار دینے کا حکم) نہیں آئی۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**2993** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْشَرٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) شَقَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَإِنَّا لَا يَظْلِمُ نَفْسَهُ قَالَ لَيْسَ ذَلِكَ إِنَّمَا هُوَ الشِّرْكَ أَلَمْ تَسْمَعُوا مَا قَالَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ (يَا بُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللَّهِ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

”جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ ظلم کو شامل نہیں کیا۔“

تو یہ بات مسلمانوں پر بہت گراں گزری تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے کون ایسا شخص ہے؟ جو اپنے  
 اوپر ظلم نہیں کرتا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس سے مراد یہ نہیں ہے، اس سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے وہ بات نہیں سنی؟ جو  
 لقمان نے اپنے بیٹے سے کہی تھی (جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)

”اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرانا! بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**2994** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ مُتَكِنًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا أَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ أَعْظَمَ عَلَى اللَّهِ الْفِرْيَةَ مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ (لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ

2993 اخرجہ البخاری (۱۰۹/۱): کتاب الایمان: باب: ظلم دون ظلم، حدیث (۳۲)، و اطرافہ فی (۳۳۶۰، ۳۴۲۸، ۳۴۲۹، ۴۷۷۶، ۶۹۱۸، ۶۹۳۷)، و مسلم (۳۹۰/۱ - الابی): کتاب الایمان: باب: صدق الایمان و اخلاصہ، حدیث (۱۲۴/۱۹۷)، و احمد (۳۷۸/۱، ۴۲۴، ۴۴۴)

2994 اخرجہ البخاری (۳۶۱/۶): کتاب بدء الخلق: باب: اذا قال احدکم ”آمین“ و البلائکة فی السامع، حدیث (۳۲۳۵)، و مسلم (۵۴۲، ۵۴۱/۱): کتاب الایمان: باب: معنی قول اللہ عزوجل، (و لقد رآه نزلة اخرى)، و هل رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربہ لیلۃ الاسراء، حدیث (۱۷۷/۲۸۷)، و احمد (۲۴۱/۲۳۶/۶).

يُذْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ) (وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكْلِمَهُ اللَّهُ إِلَّا وَحْيًا أَوْ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ) وَكُنْتُ  
 مَتَكِنًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَنْظِرِيْنِي وَلَا تُعْجِلِيْنِي أَلَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى (وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى)  
 (وَلَقَدْ رَأَاهُ بِالْأَفْقِ الْمُبِينِ) قَالَتْ أَنَا وَاللَّهِ أَوَّلُ مَنْ سَأَلَ عَنْ هَذَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
 إِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيْلُ مَا رَأَيْتَهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي خُلِقَ فِيهَا غَيْرَ هَاتَيْنِ الْمَرْتَيْنِ رَأَيْتَهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَاءِ سَادًّا  
 عِظْمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا كُنَّمُ شَيْئًا مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى  
 اللَّهِ يَقُولُ اللَّهُ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) وَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِي غَيْدٍ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْيَةَ  
 عَلَى اللَّهِ وَاللَّهُ يَقُولُ (قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ)  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ يُكْنَى أَبُو عَائِشَةَ وَهُوَ مَسْرُوقُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَكَذَا كَانَ اسْمُهُ فِي

الذِّيَّانِ

◄◄ مسروق بیان کرتے ہیں: میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھا تھا، تو انہوں نے فرمایا: اے ابو عائشہ!  
 تین چیزیں ایسی ہیں جن میں سے ایک بھی کوئی کہے تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت بڑی جھوٹی بات کی نسبت کی۔ جو شخص یہ  
 کہے: حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے، تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف غلط بات کی نسبت کی، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے  
 یہ فرمایا ہے:

”بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی وہ بصارت کا ادراک کر سکتا ہے وہ لطف رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔“

(دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”کسی انسان کے بس میں یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کلام کرے البتہ وحی کے ذریعے یا حجاب کے پیچھے

سے اللہ اس سے کلام کر سکتا ہے۔“

مسروق بیان کرتے ہیں، میں ٹیک لگا کر بیٹھا ہوا تھا، میں سیدھا ہو کر بیٹھ گیا، میں نے کہا: اے ام المؤمنین! آپ ذرا غور  
 فرمائیں کہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟ (آپ جلدی نہ کیجئے)

کیا اللہ تعالیٰ نے یہ بات ارشاد نہیں فرمائی ہے:

”تو اس نے اسے دوسری مرتبہ اترتے ہوئے دیکھا۔“

(دوسرے مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”اور اس نے اسے افق مبین میں دیکھا ہے۔“

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے اس بارے میں سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا تھا، تو آپ ﷺ نے  
 ارشاد فرمایا تھا: وہ جبرائیل علیہ السلام تھے انہیں جس طرح پیدا کیا گیا ہے (میں نے) انہیں اس شکل میں صرف دو دفعہ دیکھا ہے۔  
 میں نے دیکھا: انہوں نے آسمان اور زمین کے درمیان پوری جگہ کو گھیر لیا تھا۔

(پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا) اور جو شخص یہ کہے: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چیز میں سے کچھ چھپایا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل کیا ہے تو اس شخص نے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت بڑے جھوٹ کی نسبت کی، کیونکہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے:

”اے رسول! تم اس چیز کی تبلیغ کر دو جو تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔“

اور جو شخص یہ کہے: وہ (یعنی نبی اکرم، یا وہ شخص خود) جانتا ہے کہ کل کیا ہوگا، تو اس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بہت بڑے جھوٹ کی نسبت کی۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”آسمانوں اور زمینوں میں موجود کوئی شخص غیب نہیں جانتا صرف اللہ جانتا ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

مسروق بن اجدع کی کنیت ابو عائشہ ہے۔ یہ صاحب مسروق بن عبد الرحمن ہیں۔

دیوان میں ان کا نام اسی طرح ہے۔

**2995** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ الْحَرَشِيُّ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَكَّائِيُّ حَدَّثَنَا

عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَى أَنَسُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُلُّ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَأْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللَّهُ فَانزَلَ اللَّهُ (فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ مُؤْمِنِينَ) إِلَى قَوْلِهِ (وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمَشْرُكُونَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَيْضًا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، کچھ افراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور بولے: ہم

اس جانور کو کھا سکتے ہیں جسے ہم مارتے ہیں اور ہم اسے نہیں کھا سکتے جسے اللہ تعالیٰ نے مارا ہو؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”جس پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو اس میں سے کھا لو اگر تم اس کی آیات پر ایمان رکھتے ہو۔“

یہ آیت یہاں تک ہے ”اگر تم ان کی پیروی کرو تو تم مشرک ہو جاؤ گے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

بعض راویوں نے اسے سعید بن جبیر کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ حدیث کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**2996** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ عَنِ

2995۔ اخرجہ ابو داؤد (۱۱۱/۲): کتاب الذبائح: باب: من ذبائح اهل الكتاب، حدیث (۲۸۱۹).

الشَّعْبِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: مَنْ سَرَّهٗ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الصَّحِيفَةِ الَّتِي عَلَيْهَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيُقْرَأْ هَذِهِ  
الْآيَاتِ (قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ) الْآيَةَ إِلَى قَوْلِهِ (لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ کسی ایسے صحیفے کو دیکھے جس پر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر لگی ہوئی ہو تو وہ ان آیات کو پڑھے:

”تم فرمادو! تم لوگ آگے آؤ! میں تمہارے سامنے اس چیز کی تلاوت کروں جو تمہارے پروردگار نے تم پر حرام قرار دیا ہے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے ”تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

2997 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

مَنْ حَدِيثٌ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (أَوْ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ) قَالَ

طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں

ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”یا تمہارے پروردگار کی کوئی نشانی آجائے۔“

اس سے مراد سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اسے نقل کیا ہے اور ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

2998 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: ثَلَاثٌ إِذَا خَرَجْتَ لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمِنَتْ مِنْ قَبْلِ الْآيَةِ الدَّجَالِ وَالذَّابَّةِ

وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنَ الْمَغْرِبِ أَوْ مِنْ مَغْرِبِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

2997- أخرجه احمد (۳۱/۳، ۹۸)، وعبد بن حميد، حديث (۹۰۲).

2998- أخرجه مسلم (۴۵۳/۱ - الابي)، كتاب الايمان، باب: بيان الزمان الذي لا يقبل فيه الايمان، حديث (۱۵۸/۲۴۹)، و احمد (۴۴۵).

توضیح راوی: وَأَبُو حَازِمٍ هُوَ الْأَشْجَعِيُّ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ سَلْمَانٌ مَوْلَى عَزْرَةَ الْأَشْجَعِيَّةِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین چیزیں ایسی ہیں کہ جب وہ نکل آئیں گی اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا، وہ شخص جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو۔ دجال دلبۃ الارض اور سورج کا مغرب سے نکل آنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو حازم نامی راوی اشجعی کوفی ہیں۔ ان کا نام سلمان ہے۔ یہ عزرۃ اشجعیہ کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

2999 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَوْلُهُ الْحَقُّ إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً فَإِنْ عَمَلَهَا فَاكْتُبُهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُهَا فَإِنْ عَمَلَهَا فَاكْتُبُهَا بِمِثْلِهَا فَإِنْ تَرَكَهَا وَرَبَّمَا قَالَ لَمْ يَعْمَلْ بِهَا فَاكْتُبُهَا لَهُ حَسَنَةً ثُمَّ قَرَأَ (مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اس کا

فرمان حق ہے جب میرا بندہ کسی ایک نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو تم اس کو ایک نیکی کے طور پر نوٹ کر لو اور اگر وہ اس پر عمل کرے تو تم اس کو دس گنا کے طور پر نوٹ کر لو اور جب وہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو تم اسے نوٹ نہ کرو اور اگر وہ اسے کر لے تو تم اسے ایک برائی کے طور پر نوٹ کر لو اور اسے چھوڑ دے (بعض اوقات راوی نے یہ الفاظ استعمال کیے ہیں)

اگر وہ اس پر عمل نہ کرے تو تم اسے بھی ایک نیکی کے طور پر نوٹ کرو۔

پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”جو شخص نیکی کرے گا اسے اس کا دس گنا اجر ملے گا۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْأَعْرَافِ

باب 8: سورة اعراف سے متعلق روایات

3000 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَخْبَرِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ

عَنْ ثَابِتٍ عَنِ أَنَسِ

2999- اخرجه البعاری (۴۷۳/۱۳): کتاب التوحید: باب: قول الله تعالى، (يريدون ان يبذلوا كلم الله) (الفتح: ۱۵)، حدیث

(۷۵۰۱)، ومسلم (۳۹۷/۱ - الابی): حدیث (۱۲۸/۲۰۳)، واحمد (۲۴۲/۲).

3000- اخرجه احمد (۲۰۹، ۱۲۵/۳).



متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ (فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَبًّا) قَالَ حَمَادٌ هَكَذَا وَأَمْسَكَ سُلَيْمَانُ بِطَرْفِ ابْتِهَامِهِ عَلَى اُنْمَلَةِ اصْبِعِهِ الْيُمْنَى قَالَ فَسَاخَ الْجَبَلُ (وَأَخْرَجَ مُوسَى صِغْفًا) حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ

سَلَمَةَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ (نبی اکرم ﷺ) کے بارے میں نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جب اس کے پروردگار نے پہاڑ پر تجلی کی تو اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔“

حماد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، اس طرح اس کے بعد سلمان نامی راوی نے انگوٹھے کے کنارے کو دائیں ہاتھ کی انگلی پر رکھ کر فرمایا: تو وہ پہاڑ پھٹ گیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہو کر گر گئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حماد بن مسلمہ کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبدالوہاب نے یہ روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**3001 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَيُّسَةَ عَنْ عَبْدِ

الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ الْجُهَنِيِّ

متن حدیث: اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سِئِلَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَإِذَا أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَى شَهِدْنَا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَذَا غَافِلِينَ) قَالَ

عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ آدَمَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ بِيَمِينِهِ فَأَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ

يَعْمَلُونَ ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وَيَعْمَلُ أَهْلُ النَّارِ يَعْمَلُونَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَيَمِ الْعَمَلُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ

بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ أَهْلِ النَّارِ فَيُدْخِلُهُ اللَّهُ النَّارَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

3001- أخرجه مالك (٨٩٨/٢): كتاب القدر: باب: النهي عن القول بالقدر، حديث (٢)، و ابوداؤد (٦٣٩/٢): كتاب السنة: باب: القدر، حديث (٤٧٠٣)، (٤٧٠٤)، و احمد (٤٤١).

توضیح راوی: وَمُسْلِمٌ بِنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُمَرَ وَقَدْ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ بَيْنَ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَبَيْنَ عُمَرَ رَجُلًا مَجْهُولًا

﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

”اور جب تمہارے پروردگار نے آدم کی اولاد کو ان کی پشتوں میں سے لیا اور انہیں ان کے اپنے بارے میں گواہ بناتے ہوئے دریافت کیا: کیا میں تمہارا پروردگار نہیں ہوں؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! ہے، ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں (ایسا اس لیے کیا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو: ہم تو اس سے غافل تھے۔“

تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بتایا، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا گیا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر دایاں دست قدرت پھیرا اور اس میں سے ان کی ذریت کو نکال دیا، پھر ارشاد فرمایا:

میں نے ان لوگوں کو جنت کے لیے اور اہل جنت کا سا عمل کرنے کے لیے پیدا کیا ہے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا اور اس میں سے کچھ ذریت کو نکالا اور فرمایا: میں نے ان لوگوں کو جہنم کے لیے اور اہل جہنم کا سا عمل کرنے کے لیے پیدا کیا ہے تو ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عمل کیوں کیا جائے؟ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اسے اہل جنت کا سا عمل کرنے کی توفیق بھی دیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ شخص مرتا ہے تو اہل جنت کا سا عمل کر رہا ہوتا ہے اور پھر وہ جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب وہ کسی بندے کو جہنم کے لیے پیدا کرتا ہے تو اس سے اہل جہنم کا سا عمل لیتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ مرتا ہے تو اہل جہنم کا سا عمل کر رہا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کر دیتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

مسلم بن یسار نامی راوی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بعض راویوں نے اس کی سند میں مسلم بن یسار اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے درمیان ایک شخص کا تذکرہ کیا ہے جو مجہول ہے۔

3002 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهُ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهِ كُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّيَّتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَجَعَلَ بَيْنَ عَيْنِي كُلِّ إِنْسَانٍ مِنْهُمْ وَبَيْضًا مِنْ نُورٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى آدَمَ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَنْ هُوَ لَأَيِّ قَالَ هُوَ لَأَيِّ ذُرِّيَّتِكَ فَرَأَى رَجُلًا مِنْهُمْ فَأَعْجَبَهُ وَبَيْضٌ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَنْ هَذَا فَقَالَ هَذَا رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْأُمَمِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ يُقَالُ لَهُ دَاوُدُ فَقَالَ رَبِّ كَمْ جَعَلْتَ عُمْرَهُ قَالَ سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَيُّ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعِينَ سَنَةً فَلَمَّا قَضَى عُمْرُ آدَمَ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ أَوَلَمْ يَبْقَ مِنْ عُمْرِي أَرْبَعُونَ سَنَةً قَالَ أَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَكَ دَاوُدَ

قَالَ فَجَعَلَ آدَمَ فَجَعَلَتْ ذُرِّيَّتَهُ وَنُتِيَ آدَمَ فَنُسِبَتْ ذُرِّيَّتَهُ وَخَطِيءُ آدَمَ فَخَطِئَتْ ذُرِّيَّتَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کی پشت پر ہاتھ پھیرا تو ان کی پشت میں سے ہر ایک جان نیچے گر پڑی جسے اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن تک ان کی اولاد میں پیدا کرنا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی پیشانی میں نور کی چمک رکھ دی پھر ان لوگوں کو حضرت آدم علیہ السلام کے سامنے پیش کیا گیا اور انہیں بتایا گیا: اے آدم علیہ السلام یہ تیری اولاد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا جس کی پیشانی کی چمک حضرت آدم علیہ السلام کو پسند آئی تو انہوں نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون شخص ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں بعد کے زمانے میں ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام داؤد ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! تو نے اس کی عمر کتنی مقرر کی ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ساٹھ سال۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! میری عمر میں سے چالیس برس کا اس کی عمر میں اضافہ کر دے۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) جب حضرت آدم علیہ السلام کی عمر ختم ہو گئی تو موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: ابھی میری عمر کے چالیس سال باقی ہیں؟ تو فرشتے نے کہا: کیا آپ نے وہ اپنے صاحبزادے حضرت داؤد کو نہیں دے دیئے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: تو حضرت آدم علیہ السلام نے اس بات کا انکار کر دیا یہی وجہ ہے: ان کی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو یہ بات بھلا دی گئی تو ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے خطا ہوئی تو ان کی اولاد سے بھی خطا ہو جاتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

3003 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ

عَنْ قَنَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا حَمَلْتُ حَوَاءَ طَافَ بِهَا اِبْلِيسُ وَكَانَ لَا يَعِيشُ لَهَا وَلَكِنَّ فَقَالَ سَمِيهِ عَبْدَ الْحَارِثِ

فَسَمَّيْتُهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَكَانَ ذَلِكَ مِنْ وَحْيِ الشَّيْطَانِ وَآمَرَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ بْنِ

اِبْرَاهِيمَ عَنِ قَنَادَةَ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ عُمَرُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ شَيْخٌ بَصْرِيٌّ

﴿﴾ حضرت سرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب سیدہ حواء رضی اللہ عنہا حاملہ ہوئیں تو شیطان نے ان کے

گرد چکر لگایا جس کے نتیجے میں ان کا کوئی بچہ زندہ نہیں رہتا تھا۔ شیطان نے ان سے کہا: آپ اپنے بیٹے کا نام عبدالحارث

رکھیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ بچہ زندہ رہا۔ یہ چیز شیطان کی طرف سے اشارے اور اس کی ہدایت کی وجہ سے تھی۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اس حدیث کے ”مرفوع“ ہونے کو صرف عمر بن ابراہیم کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض راویوں نے اسے عبدالصمد کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ”مرفوع“ کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔  
عمر بن ابراہیم بصرہ کے رہنے والے ایک بزرگ آدمی ہیں۔

## بَاب وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْفَالِ

### باب 9: سورة الانفال سے متعلق روایات

3004 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ

مَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ جُنْتُ بِسَيْفٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ قَدْ شَفَى صَدْرِي مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ أَوْ نَحْوِ هَذَا هَبْ لِي هَذَا السَّيْفَ فَقَالَ هَذَا لَيْسَ لِي وَلَا لَكَ فَقُلْتُ عَسَى أَنْ يُعْطَى هَذَا مَنْ لَا  
يَلِي بِلَائِي فَجَانَنِي الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّكَ سَأَلْتَنِي وَلَيْسَ لِي وَإِنَّهُ قَدْ صَارَ لِي وَهُوَ لَكَ قَالَ فَزَلْتُ (يَسْأَلُونَكَ عَنِ  
الْأَنْفَالِ) الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ أَبِي

بَاب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

◀▶ مصعب بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، غزوہ بدر کے موقع پر میں اپنی تلوار لے کر آیا، میں نے کہا:  
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی طرف سے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا ہے یا اس کی مانند کوئی لفظ کہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ  
تلوار ہبہ کر دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ نہ مجھے ملے گی نہ تمہیں ملے گی۔ تو میں نے سوچا کہ شاید یہ کسی ایسے شخص کو دی جائے  
گی جو میری طرح کی صورتحال میں مبتلا نہیں ہوا تھا۔ اس کے بعد (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد) میرے پاس آیا اور نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: تم نے یہ مجھ سے جس وقت مانگی تھی اس وقت یہ میری نہیں تھی اب یہ میری ہوگی ہے لہذا یہ تمہیں ملی۔  
راوی بیان کرتے ہیں: اس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”لوگ تم سے مال غنیمت کے بارے میں دریافت کرتے ہیں“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3004۔ اخرجه مسلم (۱۳۶۷/۳): کتاب الجهاد و السمر: باب: الانفال، حدیث (۳۳، ۳۴، ۱۷۴۸)، (۱۸۷۷/۴): کتاب فضائل الصحابة:  
باب: فضل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حدیث (۴۳، ۲۴۱۳/۴۴، ۲۴۱۳/۴۴)، و ابوداؤد (۸۶/۲): کتاب الجهاد: باب: فی النفل، حدیث (۲۷۴)،  
و أحمد (۱۷۸/۱، ۱۸۱، ۱۸۵)، و ابن حبیب ص (۷۴)، حدیث (۱۳۲).

اس روایت کو سماک بن حرب نے بھی مصعب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

**3005** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ

ابن عَبَّاسٍ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا فَرَّغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَدْرِ قِيلَ لَهُ عَلَيْكَ الْعِيرَ لَيْسَ ذُوْنَهَا شَيْءٌ قَالَ فَنَادَاهُ الْعَبَّاسُ وَهُوَ فِي وَثَاقِهِ لَا يَصْلُحُ وَقَالَ لِأَنَّ اللَّهَ وَعَدَّكَ أَحَدَى الطَّائِفَتَيْنِ وَقَدْ أَعْطَاكَ مَا وَعَدَّكَ قَالَ صَدَقَتْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم قافلے کا بھی تعاقب کریں کیونکہ اس قافلے کے ساتھ حفاظتی دستے کے طور پر کوئی نہیں تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، تو حضرت عباس نے بلند آواز میں کہا: وہ اس وقت بندھے ہوئے تھے یہ ٹھیک نہیں ہوگا۔ انہوں نے یہ بھی کہا: اس کی وجہ یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ وعدہ کیا ہے: یہ دو میں سے ایک گروہ (پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غالب آ جائیں گے) تو اللہ تعالیٰ نے یہ چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کر دی ہے جس کا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ٹھیک کہا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3006** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ الْيَمَامِيُّ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنَا

أَبُو زُمَيْلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: نَظَرَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَهُمْ أَلْفٌ وَأَصْحَابُهُ ثَلَاثٌ مِائَةٌ وَبِضْعَةٌ عَشْرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ مَدَّ يَدَيْهِ وَجَعَلَ يَهْتَفُ بِرَبِّهِ اللَّهُمَّ أَنْجِزْ لِي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنِّي مَا وَعَدْتَنِي اللَّهُمَّ إِنَّ تَهْلِكَ هَذِهِ الْعِصَابَةُ مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ فَمَا زَالَ يَهْتَفُ بِرَبِّهِ مَا دَا يَدَيْهِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ حَتَّى سَقَطَ رِدَاؤُهُ مِنْ مَنْكِبَيْهِ فَاتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ رِدَائَهُ فَالْقَاهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ التَزَمَهُ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ كَفَاكَ مُنَاشِدَتَكَ رَبِّكَ إِنَّهُ سَيَنْجِزُ لَكَ مَا وَعَدَّكَ فَانزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى (إِذْ تَسْتَفِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابْ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِئَةِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُرْدِفِينَ) فَأَمَدَّهُمُ اللَّهُ بِالْمَلَائِكَةِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِكْرِمَةَ

3005- اخرجہ احمد (۲۲۸/۱، ۲۱۴، ۲۲۶)

3006- اخرجہ مسلم (۱۳۸۳/۳): کتاب الجهاد والسير: باب: الامداد بالملائكة من غزوة بدر و ابا حة العنانه، حدیث (۱۷۶۳/۵۸)، و

ابوداؤد (۶۸/۲): کتاب الجهاد: باب: فی فداء الاسیر بالمال، حدیث (۲۶۹۰۰)، و احمد (۳۰/۱، ۳۲)، و عبد بن حنبل (ص ۴۱)، حدیث

(۳۱)

بْنِ عَمَّارٍ عَنْ أَبِي زُمَيْلٍ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَأَبُو زُمَيْلٍ اسْمُهُ سِمَاكُ الْحَنْفِيُّ وَأَمَّا كَانَ هَذَا يَوْمَ بَدْرٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی، ایک مرتبہ (غزوہ بدر کے موقع پر) نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کی طرف دیکھا تو وہ ایک ہزار تھے اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب تین سو سے کچھ زیادہ تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے قبلہ کی طرف رخ کیا، آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور پروردگار سے التجا کرنے لگے، اے اللہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کر دے۔ اے اللہ! اگر تو نے مسلمانوں کی اس جماعت کو ہلاک کر دیا تو پھر روئے زمین پر تیری عبادت نہیں کی جائے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور قبلہ کی طرف کیے، اسی طرح آپ ﷺ اپنے پروردگار کی بارگاہ میں دعا کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کی چادر آپ ﷺ کے کندھوں سے گر گئی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کی چادر کو پکڑ کر اسے آپ ﷺ کے کندھوں پر رکھا اور پھر آپ ﷺ کو پیچھے کی طرف سے بھیج لیا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ نے اپنے پروردگار سے بڑی التجا کر لی ہے اس نے آپ ﷺ کے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ اسے ضرور پورا کرے گا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اور جب تم اپنے پروردگار سے مدد مانگ رہے تھے تو اس نے تمہاری دعا کو قبول کیا (اور یہ فرمایا) میں تمہاری طرف ایک ہزار فرشتے بھیج رہا ہوں جو آگے پیچھے ہوں گے۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ہم اس روایت کو صرف عکرمہ کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے ابوزمیل سے نقل کیا ہے۔ ابوزمیل نامی راوی کا نام ہماک حنفی ہے۔ یہ غزوہ بدر کا واقعہ ہے۔

3007 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ عَبْدِ بْنِ يُوسُفَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلُنْ حَدِيثٌ: أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ أَمَانِينَ لَا مَتْنِي (وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ وَمَا كَانَ اللَّهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ) فَإِذَا مَضَيْتُ تَرَكْتُ فِيهِمْ إِلَّا سْتَغْفَارَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَأَسْمَاعِيلُ بْنُ مُهَاجِرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ ابوبردہ اپنے والد حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

اللہ تعالیٰ نے میری امت کے بارے میں دو طرح کی امان مجھ پر نازل کی ہے (اس نے فرمایا ہے)

”اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جبکہ تم ان میں موجود ہو اور وہ انہیں عذاب نہیں دے

گا جب تک وہ مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو قیامت تک کے لیے تمہارے درمیان استغفار چھوڑ جاؤں گا۔  
یہ ”حدیث غریب“ ہے۔ اسماعیل بن مہاجر نامی راوی کو علم حدیث میں ”ضعیف“ قرار دیا گیا ہے۔

**3008** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ

رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ (وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) قَالَ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَّا إِنَّ اللَّهَ سَيَفْتَحُ لَكُمْ الْأَرْضَ وَسَتَكْفُونَ الْمُؤْتَةَ فَلَا يَعْجِزَنَّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَلْهُوَ بِأَسْهُمِهِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ رَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَحَدِيثُ وَكِيعٍ أَصَحُّ تَوْضِيحُ رَاوِي: وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ لَمْ يُدْرِكْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ وَقَدْ أَدْرَكَ ابْنَ عُمَرَ  
﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے منبر پر یہ آیت تلاوت کی:  
”اور جہاں تک تم سے ہو سکے ان کے مقابلے کے لیے قوت تیار کرو۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یاد رکھنا قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا) یاد رکھنا اللہ تمہارے لیے زمین کو فتح کر دے گا اور تم لوگ محنت مشقت سے محفوظ ہو جاؤ گے اس وقت کوئی شخص اپنے تیروں سے غافل نہ ہو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) راویوں نے اس روایت کو اسامہ بن زید کے حوالے سے صالح بن کیسان سے نقل کیا ہے۔ ابو اسامہ اور دیگر راویوں نے اسے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے جبکہ وکیع کی نقل کردہ روایت درست ہے۔ صالح بن کیسان نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے۔

**3009** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَجِيَءٌ بِالْأَنْسَارِيِّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُولُونَ فِي هَؤُلَاءِ الْأَسَارِيِّ فَذَكَرَ فِي الْحَدِيثِ قِصَّةَ طَرِيْلَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَلَتَنَّ مِنْهُمْ أَحَدٌ إِلَّا بِفِدَاءٍ أَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا سُهَيْلَ ابْنَ بَيْضَاءَ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ الْإِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَأَيْتَنِي فِي يَوْمِ أَخْوَفِ أَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِنَ السَّمَاءِ مِنِّي فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ قَالَ حَتَّى قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا سُهَيْلَ ابْنَ بَيْضَاءَ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ بِقَوْلِ عُمَرَ (مَا كَانَ لِنَبِيِّ أَنْ يُكُونَ لَهُ أَسْرَى حَتَّى يُنْجِنَ فِي الْأَرْضِ) إِلَى الْخَيْرِ الْآيَاتِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِيهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، غزوہ بدر کے دن جب قیدیوں کو لایا گیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ان قیدیوں کے بارے میں کیا مشورہ دیتے ہو۔ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے پورا قصہ اس حدیث میں نقل کیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان میں سے کوئی بھی شخص صرف فدیہ دے کر یا گردن کٹوا کر واپس جاسکے گا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سہیل بن بیضاء کا استثناء کر لیں کیونکہ میں نے اسے اسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس دن مجھے اپنے بارے میں سب سے زیادہ اس بات کا خوف ہوا کہ میرے اوپر آسمان سے پتھر برسنا شروع ہو جائیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: سہیل بن بیضاء کا حکم مستثنیٰ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے مشورے کے مطابق قرآن کا حکم نازل ہوا۔

”نبی کے لیے یہ بات مناسب نہیں تھی کہ وہ قیدیوں کو اپنے ہاں رکھے جب تک خونریزی نہ کر لے۔“  
یہ آیت آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ ابو عبیدہ نے اپنے والد سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

3010 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ سُودِ الرُّؤْسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَأَنْتُمْ تَنْزِلُ نَارًا مِنَ السَّمَاءِ فَتَأْكُلُهَا قَالَ سَلِيمَانُ الْأَعْمَشُ فَمَنْ يَقُولُ هَذَا إِلَّا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ وَقَعُوا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ أَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَوْلَا كِتَابٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، تم سے پہلے کسی بھی اُمت کے لیے مال غنیمت کو حلال قرار نہیں دیا گیا۔ پہلے زمانے میں آسمان سے آگ نازل ہوتی تھی اور اسے ختم کر دیتی تھی۔

سلیمان اعمش نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ بات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کون کہہ سکتا ہے؟

راوی بیان کرتے ہیں: غزوہ بدر کے موقع پر لوگوں نے مال غنیمت اکٹھا کرنا شروع کر دیا تھا حالانکہ وہ ابھی ان کے لیے حلال قرار نہیں دیا گیا تھا، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

”اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے بارے میں پہلے سے طے شدہ فیصلہ نہ ہوتا تو تمہیں اسے لینے کی وجہ سے عظیم

عذاب لاحق ہوتا۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اعمش سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔



## باب وَمِنْ سُورَةِ التَّوْبَةِ

## باب 10: سورہ توبہ سے متعلق روایات

3011 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ

وَسَهْلُ بْنُ يُونُسَ قَالُوا حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ أَنْ عَمَدْتُمْ إِلَى الْأَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِي وَاللَّي بَرَاءَةٌ وَهِيَ مِنَ الْمِثْنِ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَوَضَعْتُمُوهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَأْتِي عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ تَنْزِيلُ عَلَيْهِ السُّورِ ذَوَاتِ الْعَدَدِ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُولُ ضَعُوا هَذَا فِي السُّورَةِ الَّتِي يُذَكِّرُ فِيهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْأَنْفَالُ مِنْ أَوَائِلِ مَا أُنزِلَتْ بِالْمَدِينَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةً مِنَ الْخَيْرِ الْقُرْآنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا مِنْهَا فَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبَيِّنْ لَنَا أَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ أَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوْلِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَوْفٍ عَنْ يَزِيدَ

الْفَارِسِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَيَزِيدُ الْفَارِسِيُّ هُوَ مِنَ التَّابِعِينَ قَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ غَيْرَ حَدِيثٍ وَيُقَالُ هُوَ يَزِيدُ بْنُ هُرْمَزٍ

وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ هُوَ يَزِيدُ بْنُ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ وَلَمْ يَذْكُرْ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا رَوَى عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَكِلَاهُمَا مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ وَيَزِيدُ الْفَارِسِيُّ أَقْدَمُ مِنْ يَزِيدِ الرَّقَاشِيِّ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: کس چیز نے آپ کو اس

بات کی ترغیب دی کہ آپ سورہ انفال کو جو مثانی میں سے ہے سورہ توبہ کے ساتھ ملا دیں جو دو سو آیات والی سورت ہے (آپ نے ان دونوں کو ملا دیا اور ان دونوں کے درمیان ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کی سطر نہیں لکھی اور آپ نے اسے سب سے طویل میں شامل کر دیا۔ آپ کو کس چیز نے اس بات کی ترغیب دی؟

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جس طرح مختلف زمانہ آتا رہا اسی اعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مختلف

سورتیں نازل ہوتی رہیں اور یہ کئی سورتیں ہیں۔ جب بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی چیز نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی لکھنے والے کو بلا تے اور یہ ارشاد فرماتے: ان آیات کو فلاں سورۃ میں رکھ دو جس میں فلاں فلاں چیز کا ذکر ہے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی آیت نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارشاد فرماتے: اس آیت کو فلاں سورۃ میں رکھ دو جس میں اس چیز کا ذکر ہے۔ سورۃ انفال ان سورتوں

میں سے ہے جو مدینہ منورہ میں ابتدائی دور میں نازل ہوئی اور سورۃ براء نازل ہونے کے اعتبار سے قرآن پاک کی آخری سورتوں میں سے ہے اور اس کا مضمون اس کے مضمون کے ساتھ مطابقت رکھتا ہے اس لیے میں نے یہ گمان کیا کہ یہ اس کا حصہ ہوگی۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ کا انتقال ہو گیا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہمارے سامنے یہ بات واضح نہیں کی کہ یہ اس سورۃ کا حصہ ہے۔ اسی لیے میں نے ان دونوں کو ساتھ ملا دیا اور ان دونوں کے درمیان ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ کی سطر نہیں لکھی اور میں نے اسے سب طوال میں شامل کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

یزید فارسی نامی راوی تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے دوسری روایت نقل کی ہے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام یزید بن ہریر ہے۔

یزید رقاشی نامی راوی کا نام یزید بن ابان رقاشی ہے۔ یہ بھی تابعین کے طبقے سے تعلق رکھتے ہیں، لیکن انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا، انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ یہ دونوں صاحبان بصرہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

یزید فارسی یزید رقاشی سے پہلے زمانے کے ہیں۔ (یعنی عمر میں بڑے ہیں)

**3012 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ شَيْبِ

بْنِ عَرْقَدَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْأَخْوَصِ حَدَّثَنَا أَبِي

متن حدیث: أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَرَ  
وَوَعظَ ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ  
فَإِنَّ دِمَائِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحَرَمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا إِلَّا لَا  
يَجْنِي جَانِ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا وَلَدٌ عَلَى وَالِدِهِ إِلَّا إِنْ الْمُسْلِمِ أَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ  
يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ إِلَّا وَإِنْ كُلُّ رَبِّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُؤْسُ أَمْوَالِكُمْ لَا  
تُظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ غَيْرَ رَبِّا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ إِلَّا وَإِنْ كُلُّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ  
مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ وَضِعَ مِنْ دِمَائِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرَضَعًا فِي بَيْتِي لَيْسَ فَقَتَلْتُهُ  
هُدَيْلُ إِلَّا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٌ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذَلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَنَّ  
بِفَاحِشِيَّةٍ مُبِينَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَأَضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مَبْرَحٍ فَإِنْ أَطَعْتِكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ  
سَبِيلًا إِلَّا إِنْ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقٌّ وَلَيْسَ نِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُؤْطِنَنَّ فُرُشَكُمْ مَنْ  
تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَنَّ فِي بَيْوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ إِلَّا وَإِنْ حَقُّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ وَطَعَامِهِنَّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ شَيْبِ بْنِ عَرْقَدَةَ

﴿﴾ سلیمان بن عمرو بیان کرتے ہیں: میرے والد نے مجھے یہ بات بتائی ہے: وہ حجتہ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے وعظ و نصیحت کی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کون سادن زیادہ حرمت والا ہے، کون سادن زیادہ حرمت والا ہے، کون سادن واضح حرمت والا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: لوگوں نے جواب دیا: حج اکبر کا دن یا رسول اللہ ﷺ۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری جانیں تمہارے اموال اور تمہاری عزتیں تمہارے لیے اسی طرح قابل احترام ہیں۔ جس طرح یہ دن اس شہر میں اس مہینے میں قابل احترام ہے۔ خبردار! ہر زیادتی کرنے والا اپنے ساتھ ہی زیادتی کرتا ہے۔ والد اپنے بیٹے کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا اور بیٹا اپنے والد کے جرم کا ذمہ دار نہیں ہوگا۔ یاد رکھنا ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے، تو کسی بھی مسلمان کے لیے اپنے بھائی کی صرف وہی چیز جائز ہوگی جسے وہ اپنی ذات کے حوالے سے بھی جائز سمجھتا ہو، اور یاد رکھو! زمانہ جاہلیت کا ہر سود معاف ہے۔ تمہارے اصل مال تمہاری ملکیت شمار ہوں گے، اور نہ تم زیادتی کرو اور نہ تمہارے ساتھ زیادتی کی جائے۔ عباس بن عبدالمطلب نے جو سود دیا ہے وہ سارے کا سارا معاف ہے، اور یہ بھی یاد رکھنا کہ زمانہ جاہلیت کا ہر خون معاف ہے۔ زمانہ جاہلیت کا سب سے پہلا خون جو میں معاف کر رہا ہوں، وہ حارث بن عبدالمطلب کا خون ہے، جو بنو لیث کے ہاں دودھ پینے کے لیے بھیجے گئے تھے، تو ہذیل قبیلے والوں نے انہیں قتل کر دیا تھا۔ یاد رکھو! خواتین کے بارے میں بھلائی کی وصیت قبول کرو! کیونکہ وہ تمہارے زیر ملکیت ہیں۔ تم انہیں (مارنے پینے کی) کوئی اجازت نہیں رکھتے ماسوائے اس صورت کے کہ وہ واضح طور پر بے حیائی کا ارتکاب کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو تم ان کے بستر الگ کر دو، اور انہیں مارو، لیکن اس میں زیادتی نہ کرو۔ اگر وہ تمہاری بات مان جائیں تو تم ان کے خلاف بہانے تلاش نہ کرو۔ یہ بات یاد رکھو تمہارا تمہاری بیویوں پر حق ہے اور تمہاری بیویوں کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہارا حق تمہاری بیویوں پر یہ ہے: وہ تمہارے بستر کے پاس ایسے شخص کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو (یعنی گھر میں نہ آنے دے) اور وہ تمہارے گھر میں ان لوگوں کو اندر نہ آنے دیں جنہیں تم ناپسند کرتے ہو، اور یہ بات یاد رکھو! ان کا تم پر یہ حق ہے کہ تم ان کے لباس اور کھانے کے معاملے میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔)

ابواحوص نے شیبہ بن غرقہ کے حوالے سے اسے روایت کیا ہے۔

**3013 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ اسْحَقَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيٍّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ فَقَالَ يَوْمُ النَّحْرِ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے حج اکبر کے دن کے بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ قربانی کا دن ہے۔

**3014 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيٍّ

آثَارِ صَحَابِهِ: قَالَ يَوْمِ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا الْحَدِيثُ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ  
اسناد دیگر: لِأَنَّهُ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ  
أَحَدًا رَفَعَهُ إِلَّا مَا رُوِيَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مُرَّةَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ مَوْقُوفًا

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: حج اکبر کا دن قربانی کا دن ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) یہ روایت محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے: یہ روایت دیگر حوالوں سے ابو اسحاق کے حوالے سے حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے  
”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق کسی نے بھی اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا، اسوائے اس روایت کے جسے محمد بن اسحاق  
کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔ شعبہ نے اس روایت کو ابو اسحاق، عبداللہ بن مرہ، حارث کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ”موقوف“  
روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

3015 سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ

بُنْ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يُبَلِّغَ  
هَذَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِ قَدَعَا عَلِيًّا فَأَعْطَاهُ آيَاهَا

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ سورہ براءۃ (توبہ) کو  
بجھوایا پھر انہیں بلوایا اور ارشاد فرمایا: اس کی تبلیغ کرنے کے لیے یہ مناسب ہے کہ میرے خاندان کا کوئی فرد ایسا کرنے پھر نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور یہ سورہ انہیں دی (اور انہیں اعلان کرنے کی ہدایت کی)۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

3016 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمْرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ ثُمَّ اتَّبَعَهُ عَلِيًّا  
فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقَصْوَاءِ فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ  
فَزِعَا فظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَنَّهُ إِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَأَمَرَ عَلِيًّا أَنْ يُنَادِيَ بِهَوْلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَانْطَلَقَا فَحَجَّأَ فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى ذِمَّةَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ  
بَرِيئَةً مِّنْ كُلِّ مُشْرِكٍ فَبَسَّحُوا فِي الْأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يُحْجَنُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ

وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُوْمِنٌ وَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي فَاِذَا عَمِيَ قَامَ اَبُو بَكْرٍ فَنَادَى بِهَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو (حج کے موقع پر امیر بنا کر) بھیجا اور انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان کلمات کا اعلان کروادیں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان کے پیچھے بھیجا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ابھی راستے میں تھے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مخصوص آواز سنی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تیزی سے باہر آئے۔ وہ یہ سمجھے کہ شاید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں، لیکن اس پر تو حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مکتوب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے حوالے کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی تھی: ان کلمات کا اعلان وہ کریں۔ پھر یہ دونوں حضرات روانہ ہو گئے۔ ان دونوں نے حج کیا، تو ایام تشریق میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہ اعلان کیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہر مشرک سے بری الذمہ ہیں۔ تم لوگ چار ماہ تک اس علاقے میں گھوم پھر سکتے ہو۔ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہیں کر سکے گا، اور کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف نہیں کر سکے گا، اور جنت میں صرف مومن داخل ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ یہ اعلان کرتے رہے، یہاں تک کہ جب وہ تھک گئے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بھی یہ اعلان کیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3017 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُسَيْعٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيْثٍ: سَأَلْنَا عَلِيًّا بَابِي شَيْءٍ بَعَثَتْ فِي الْحَجَّةِ قَالَ بَعَثْتُ بَارِئِ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَهُوَ إِلَى مُدَّتِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ عَهْدٌ فَاجْلَهُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُّؤْمِنَةٌ وَلَا يَجْتَمِعُ الْمُشْرِكُونَ وَالْمُسْلِمُونَ بَعْدَ عَامِهِمْ هَذَا

حکم حدیث: قَالَ اَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ مِّنْ حَدِيْثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي اسْحَقَ وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِي اسْحَقَ عَنْ بَعْضِ اَصْحَابِهِ عَنْ عَلِيٍّ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي اسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُسَيْعٍ

عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي اسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَثِيْعٍ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ قَالَ اَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رَوَى عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ كِلْتَا الرِّوَايَتَيْنِ يُقَالُ عَنْهُ عَنِ ابْنِ اَثِيْعٍ وَعَنِ ابْنِ يُسَيْعٍ وَالصَّحِيْحُ هُوَ زَيْدُ بْنُ يُسَيْعٍ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ عَنْ اَبِي اسْحَقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَثِيْعٍ هَذَا الْحَدِيْثَ فَوَهْمَ فِيْهِ وَقَالَ زَيْدُ بْنُ اَثِيْعٍ وَلَا يَتَابَعُ عَلَيْهِ

◄◄ زید بن شیخ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا حج کے موقع پر آپ ﷺ کو کن چیزوں کے ہمراہ بھیجا گیا تھا تو انہوں نے جواب دیا: مجھے چار چیزوں کے ہمراہ بھیجا گیا تھا ایک یہ کہ بیت اللہ کا طواف کوئی برہنہ شخص نہیں کر سکے گا، جس شخص کا نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کوئی معاہدہ ہو وہ اپنی مخصوص مدت تک ہوگا اور جس شخص کے ساتھ نبی اکرم ﷺ کا کوئی معاہدہ نہیں ہے تو اس کی مدت چار ماہ ہے (ایسے لوگ اپنا بندوبست خود کر لیں) اور جنت میں صرف مومن داخل ہوگا اور اس سال کے بعد (حج کے موقع پر) مشرکین اور مسلمان اکٹھے نہیں ہوں گے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہ روایت ابن عیینہ کے حوالے سے منقول ہے جسے انہوں نے ابواسحاق سے نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے ان کے بعض اساتذہ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

اس میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی منقول ہونے کا ذکر ہے۔

نصر بن علی اور دیگر راویوں نے اسے اپنی سند کے حوالے سے زید بن شیخ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

علی بن خشرم نے اپنی سند کے حوالے سے زید بن شیخ کے حوالے سے حضرت علی سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابن عیینہ کے حوالے سے یہ دونوں روایات منقول ہیں۔ ان کے حوالے سے راوی کا نام ابن اشج بھی نقل کیا گیا ہے اور ابن اشج بھی نقل کیا گیا ہے۔ تاہم صحیح لفظ زید بن شیخ ہے۔

شعبہ نے ابواسحاق کے حوالے سے زید سے دوسری روایت نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس میں وہم کیا اور راوی کا نام زید بن اشیل ذکر کر دیا ہے۔ اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

**3018** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا رَأَيْتُمُ الرَّجُلَ يَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوا لَهُ بِالْإِيمَانِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللَّهِ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يَتَعَاهَدُ الْمَسْجِدَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الْهَيْثَمِ اسْمُهُ سُلَيْمَانُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْعُتَوَارِيِّ وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي سَعِيدٍ

الْحَدْرِيِّ

◄◄ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے:، جب تم کسی شخص کو دیکھو کہ اس کا مسجد میں آنے کا معمول ہے تو تم اس کے بارے میں ایمان کی گواہی دو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ کی مساجد کو وہ شخص آباد کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔“  
حضرت ابوسعید خدریؓ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں تاہم اس کے الفاظ یہ ہیں۔  
”یتعاهد المسجد“ (یعنی باقاعدگی سے مسجد آتا ہے)  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابویثم نامی راوی کا نام سلیمان بن عمرو بن عبدالغویاری ہے۔ یہ یتیم تھے اور حضرت ابوسعید خدریؓ کے زیر پرورش تھے۔  
3019 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ

بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا نَزَلَتْ (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ) قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِهِ أَنْزَلَ فِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ مَا أَنْزَلَ لَوْ عَلِمْنَا أَيَّ الْمَالِ خَيْرٌ فَتَخَذَهُ فَقَالَ أَفْضَلُهُ لِسَانَ ذَاكِرٍ وَقَلْبٌ شَاكِرٌ وَزَوْجَةٌ مُؤْمِنَةٌ تُعِينُهُ عَلَى إِيْمَانِهِ  
حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

قول امام بخاری: سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ فَقُلْتُ لَهُ سَالِمُ بْنُ أَبِي الْجَعْدِ سَمِعَ مِنْ ثَوْبَانَ فَقَالَ لَا فَقُلْتُ لَهُ مِمَّنْ سَمِعَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَ مِنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَذَكَرَ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
﴿﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”وہ لوگ جو سونے اور چاندی کا خزانہ جمع کرتے ہیں۔“

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر میں شریک تھے۔ آپ ﷺ کے بعض اصحاب نے یہ بات بیان کی ہے سونے اور چاندی کے بارے میں تو آیت نازل ہو گئی ہے اگر ہمیں یہ علم ہوتا کہ کون سا مال بہتر ہے؟ تو ہم اسے اختیار کر لیتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ اب فضیلت والا (مال) وہ زبان ہے جو ذکر کرتی ہو وہ دل سے جو شا کر ہو وہ بیوی ہے جو مومن ہو جو آدمی کی اس کے ایمان کے معاملے میں مدد کرے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: میں نے ان سے کہا: سالم بن ابوالجعد نامی راوی نے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے احادیث سنی ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ میں نے ان سے دریافت کیا: پھر انہوں نے کون سے صحابی سے احادیث سنی ہیں، تو امام بخاری نے جواب دیا: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے احادیث سنی ہیں۔ پھر امام بخاری نے دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا بھی ذکر کیا۔

3020 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عُطَيْفِ بْنِ أَعْيَنَ

3019۔ اخرجہ ابن ماجہ (۵۹۶/۱): کتاب النکاح: باب: فضل الفضل النساء حدیث (۱۸۵۶)، و احمد (۲۷۸/۵، ۲۸۲)

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ  
 مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي عُنُقِي صَلِيبٌ مِمَّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ يَا عَدِيُّ اطْرَحْ عَنْكَ  
 هَذَا الْوَتْنَ وَسَمِعْتُهُ يَقْرَأُ فِي سُورَةِ بَرَاءَةِ (اتَّخَذُوا أَخْبَارَهُمْ وَرَهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِمَّنْ دُونِ اللَّهِ) قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ لَمْ  
 يَكُونُوا يَعْبُدُونَهُمْ وَلَكِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا أَحَلُّوا لَهُمْ شَيْئًا اسْتَحَلُّوهُ وَإِذَا حَرَّمُوا عَلَيْهِمْ شَيْئًا حَرَّمُوهُ  
 حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ  
 تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَغُطَيْفُ بْنُ أَعْيَنَ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے گلے میں  
 سونے کی بنی ہوئی صلیب موجود تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عدی! اس بت کو اپنے سے دور کر دو۔  
 حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سورہ توبہ کی یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا۔  
 ”انہوں نے اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر اپنے عالموں اور مذہبی پیشواؤں کو معبود بنا لیا۔“

حضرت عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ لوگ ان کی عبادت نہیں کرتے تھے، لیکن ان کا معاملہ یہ تھا کہ جب وہ مذہبی پیشوا ان  
 کے لیے کسی چیز کو حلال قرار دیتے تھے تو یہ اسے حلال سمجھ لیتے تھے اور جب وہ لوگ ان کے لیے کسی چیز کو حرام قرار دیتے تھے تو  
 یہ بھی اسے حرام سمجھ لیتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو صرف عبدالسلام بن حرب کی نقل کردہ  
 روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

اس کے راوی عظیم بن اعین علم حدیث میں معروف نہیں ہیں۔

3021 سند حدیث: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ حَدَّثَهُ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي الْغَارِ لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يَنْظُرُ  
 إِلَى قَدَمَيْهِ لَا يَبْصُرَنَا تَحْتَ قَدَمَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا ظَنُّكَ بِالنَّبِيِّ وَاللَّهُ تَالِثُهُمَا  
 حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يَعْرِفُ مِنْ حَدِيثِ هَمَّامٍ تَفَرَّدَ بِهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا  
 الْحَدِيثَ حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ وَغَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ هَمَّامٍ نَحْوَ هَذَا

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
 خدمت میں عرض کی، ہم اس وقت غار ثور میں موجود تھے، اگر کوئی شخص اپنے پاؤں کی طرف نظر کرے تو ہمیں اپنے پاؤں کے

3021- أخرجه البعاري (١١٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب المهاجرين و فضلهم، حديث (٣٦٥٣)، و طرفاه في (٣٩٢٢)،  
 (٤٦٦٣)، و مسلم (١٨٥٤/٤): كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل ابي بكر الصديق رضي الله عنه، حديث (٢٣٨١/١)،  
 واحد (٤/١)، و عبد بن حميد ص (٣٠)، حديث (٢).



نیچے دیکھ لے گا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابو بکر! ایسے دو افراد کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے؟ جن کے ساتھ تیرا اللہ تعالیٰ ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

یہ روایت ہمام نامی راوی سے منقول ہے۔

حبان بن ہلال اور دیگر راویوں نے اسے ہمام نامی راوی کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

**3022 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

اسْحَقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ  
متن حدیث: لَمَّا تَوَقَّيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي دُعَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَقَامَ إِلَيْهِ  
 فَلَمَّا وَقَفَ عَلَيْهِ يُرِيدُ الصَّلَاةَ تَحَوَّلْتُ حَتَّى قُمْتُ فِي صَدْرِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْلَى عَبْدُ اللَّهِ بْنِ  
 أَبِي الْقَائِلِ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا وَعَدُّ أَيَّامَهُ قَالَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَبَسَّمُ حَتَّى إِذَا أَكْثَرَتْ  
 عَلَيْهِ قَالَ أَخْرُ عَنِّي يَا عُمَرُ إِنِّي خَيْرْتُ فَأَخْتَرْتُ قَدْ قِيلَ لِي (اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ  
 سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ) لَوْ أَعْلَمْتُ أَنِّي لَوْ زِدْتُ عَلَى السَّبْعِينَ غُفْرًا لَه لَزِدْتُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهِ وَمَشَى  
 مَعَهُ فَقَامَ عَلَى قَبْرِهِ حَتَّى فُرِعَ مِنْهُ قَالَ فَعَجِبَ لِي وَجُرَّتِي عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهُ  
 وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَوَاللَّهِ مَا كَانَ إِلَّا بَسِيرًا حَتَّى نَزَلَتْ هَاتَانِ الْآيَاتَانِ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُنَّ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ  
 عَلَى قَبْرِهِ) إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ قَالَ فَمَا صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَهُ عَلَى مُنَافِقٍ وَلَا قَامَ عَلَى قَبْرِهِ  
 حَتَّى قَبِضَهُ اللَّهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے جب عبداللہ بن ابی کا انتقال ہوا تو نبی اکرم ﷺ کو اس کی نماز جنازہ پڑھنے کی دعوت دی گئی۔ نبی اکرم ﷺ اٹھ کر اس کی طرف جانے لگے۔ جب نبی اکرم ﷺ نماز جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میں مڑا اور آپ ﷺ کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا آپ اللہ تعالیٰ کے دشمن عبداللہ بن ابی کی نماز جنازہ ادا کریں گے؟ اس نے فلاں فلاں دن یہ یہ بات کہی تھی۔ میں نے وہ ساری باتیں گنوا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔ جب میں نے اپنی بات پر بہت زیادہ اصرار کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عمر! میرے سامنے سے ہٹ جاؤ، مجھے اختیار دیا گیا تو میں نے اختیار قبول کر لیا۔ مجھ سے یہ کہا گیا:

3022- أخرجه البخاري (۲۷۰/۳): كتاب الجنائز: باب: ما يكره من الصلاة على المنافقين و الاستغفار للمشركين، حديث (۱۳۶۶)، و طرفاه في (۴۶۷۱)، و النسائي (۶۷/۴): كتاب الجنائز: باب: الصلاة على المنافقين، حديث (۱۹۶۶)، و احمد، (۱۶/۱) و عبد بن حنبل (۳۵) حديث (۱۹).

”تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا دعائے مغفرت نہ کرو اگر تم ان کے لیے ستر مرتبہ بھی دعائے مغفرت کرو تو اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت نہیں کرے گا۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے یہ پتہ ہو کہ ستر مرتبہ مغفرت طلب کرنے سے اس کی بخشش ہو جائے گی، تو میں اس سے زیادہ مرتبہ ایسا کر لوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ نے اس کی نماز جنازہ ادا کی۔ اس کے جنازے کے ساتھ گئے اور اس کے دفن ہونے تک شریک رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مجھے خود پر حیرت ہوئی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کس جرأت کا مظاہرہ کیا۔ باقی اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ کی قسم! ابھی زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ یہ دو آیات نازل ہو گئیں۔

”ان میں سے جو بھی شخص مر جائے تم نے کبھی بھی اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرنی اور اس کی قبر پر کھڑے نہیں ہونا۔“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے کسی بھی منافق کی نماز جنازہ ادا نہیں کی اور کسی منافق کی قبر پر کھڑے نہیں ہوئے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

**3023 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ قَالَ

**متن حدیث:** جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ مَاتَ أَبُوهُ فَقَالَ  
أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أَكْفِنُهُ فِيهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ قَمِيصَهُ وَقَالَ إِذَا فَرَعْتُمْ فَأَذِنُونِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ  
يُصَلِّيَ جَذَبَهُ عُمَرُ وَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى اللَّهُ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ (اسْتَغْفِرُ لَهُمْ أَوْ لَا  
تَسْتَغْفِرُ لَهُمْ) فَصَلَّى عَلَيْهِ فَانزَلَ اللَّهُ (وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلَى قَبْرِهِ) فَتَرَكَ الصَّلَاةَ  
عَلَيْهِمْ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، عبداللہ بن ابی کابینا ”عبداللہ“ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جب اس کا والد فوت ہو گیا تھا اس نے عرض کی، آپ ﷺ مجھے اپنی قمیص عنایت کریں تاکہ میں اس قمیص میں اسے (یعنی اپنے باپ کو) کفن دوں اور آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ ادا کیجئے اور اس کے لیے دعائے مغفرت کیجئے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی قمیص اسے عطا کر دی اور ارشاد فرمایا: جب تم (نہلا دھلا کر کفن دے کے) فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتا دینا۔ جب نبی اکرم ﷺ اس

3023- اخرجہ البخاری (۱۶۵/۳): کتاب الجنائز: باب: الكفن في القميص الذي يكف اولاً يكف و من كفن بغير قميص، حدیث (۱۲۶۹)، و اطرافہ فی (۶۷۰، ۶۷۲، ۵۷۹۶) و مسلم (۲۱۴۱/۴): کتاب صفات المنافقين و احكامهم، حدیث (۲۷۷۴/۳)، (۱۸۶۵/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل عمر رضي الله عنه، حدیث (۲۴۰۰/۲۵)، و النسائي (۳۶/۴): کتاب الجنائز: باب: القميص في الكفن، حدیث (۱۹۰۰)، و ابن ماجه (۴۸۷/۱) کتاب الجنائز: باب: من الصلاة على اهل القبلة، حدیث (۱۰۲۳)، و احمد (۸/۲).

کی نماز جنازہ ادا کرنے کے لیے اٹھنے لگے، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن کھینچا اور عرض کی: کیا اللہ تعالیٰ نے اس بات سے منع نہیں کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منافقوں کی نماز جنازہ ادا کریں؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے دو باتوں کا اختیار دیا گیا ہے کہ تم ان کے لیے دعائے مغفرت کرو یا دعائے مغفرت نہ کرو۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا کی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”اب ان میں سے جو بھی شخص فوت ہو تم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کرنی اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑے ہونا ہے۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان (منافقین) کی نماز جنازہ ادا کرنا ترک کر دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3024** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

متن حدیث: أَنَّهُ قَالَ تَمَارِي رَجُلَانِ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِسَ عَلَى التَّقْوَى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدٌ قُبَاءَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَرَوَاهُ أَنَسُ بْنُ أَبِي يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، دو آدمیوں کے درمیان اس مسجد کے بارے میں بحث ہو گئی جس کی بنیاد پہلے دن تقویٰ پر رکھی گئی تھی (کہ اس سے مراد کون سی مسجد ہے؟) ایک شخص نے کہا: اس سے مراد مسجد قباء ہے۔ دوسرے نے کہا: اس سے مراد مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد میری مسجد ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اور عمران بن ابوانس سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

یہی روایت حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے دیگر سند سے بھی منقول ہے۔

انیس بن ابویحییٰ نامی راوی نے اپنے والد کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسے روایت کیا ہے۔

**3025** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْحَارِثِ

3024۔ اخرجه مسلم (۱۰۱۵/۲): كتاب الحج: باب: بيان ان المسجد الذي اس على التقوى، حديث (۱۳۹۸/۵۱۴)، والنسائي (۳۶/۲):

كتاب المساجد: باب: ذكر المسجد الذي اسس حديث (۶۹۷)، و احمد (۸/۳) وابن ابی شیبہ (۳۷۲/۲) و الحاكم (۳۳۴/۲) عن و كيم عن اسامة بن زيد و ابن حبان في (صحيحه) (۴۸۳/۴): كتاب الصلاة: باب: المساجد، حديث (۱۶۰۶).

3025۔ اخرجه ابوداؤد (۱۱/۱) كتاب الطهارة: باب: الاستنجاء بالماء، حديث (۴۴)، وابن ماجه (۱۲۸/۱): كتاب الطهارة و سننهما: باب: الاستنجاء بالماء، حديث (۳۵۷).

عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَنْ حَدِيثٌ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءَ (فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ)

قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ وَأَسِّ بْنِ مَالِكٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل

ہوئی تھی۔

”اس میں وہ لوگ ہیں جو اچھی طرح سے پاکیزگی حاصل کرنے کو پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ بھی اچھی طرح پاکیزگی حاصل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: وہ لوگ پانی کے ذریعے استنجاء کیا کرتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ایوب انصاری، حضرت انس بن مالک اور حضرت محمد بن عبداللہ بن سلام (رضی اللہ عنہم) سے بھی

احادیث منقول ہیں۔

3026 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ

كُوفِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ لَهُ أَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ  
فَقَالَ أَوْلَيْسَ اسْتَغْفَرَ اِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ (مَا كَانَ  
لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِيهِ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے ایک شخص کو سنا جو اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کر رہا تھا

حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے تو میں نے اس سے کہا: کیا تم اپنے والدین کے لیے دعائے مغفرت کر رہے ہو حالانکہ وہ دونوں مشرک تھے؟ تو اس نے کہا: کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد کے لیے دعائے مغفرت نہیں کی تھی؟ حالانکہ وہ بھی مشرک تھا۔ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو یہ آیت نازل ہوئی:

”نبی کے لیے اور اہل ایمان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ وہ مشرکین کے لیے دعائے مغفرت کریں۔“

3026- أخرجه النسائي (٩١/٤): كتاب الجنائز: باب: النهي عن الاستغفار للمشركين حديث (٢٠٣٦)، واحمد (١٣٠، ٩٩/١) من طريق

أبي الخليل عن علي رضي الله عنه

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن" ہے۔

اس بارے میں سعید بن مسیب نے اپنے والد کے حوالے سے حدیث نقل کی ہے۔

**3027 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

**مَنْ حَدِيث:** لَمْ أَخْلَفْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يَعَابِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعَيْرِهِمْ فَالتَقُوا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَعَمْرِي إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا أَحَبُّ إِلَيَّ كُنْتُ شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَخْلَفْ بَعْدَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَأَذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَهُوَ يَسْتَتِيرُ كَاسْتِتَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَتَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبْشِرِي يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ بِخَيْرٍ يَوْمَ آتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتِكَ أُمَّكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمِنْ عِنْدِ اللَّهِ أَمْ مِنْ عِنْدِكَ قَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَلَا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ (لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ) حَتَّى بَلَغَ (إِنَّ اللَّهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ) قَالَ وَقِينَا أَنْزَلْتَ أَيْضًا (اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أَحْدِثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَنْخِلَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أَمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي بَخِيرَ قَالَ فَمَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَّقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَائِي وَلَا نَكُونُ كَذِبًا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ اللَّهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدَ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ

**اسناد دیگر:** قَالَ وَقَدْ رَوَى عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثَ بِخِلَافِ هَذَا الْإِسْنَادِ وَقَدْ قِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ كَعْبٍ وَقَدْ قِيلَ غَيْرُ هَذَا وَرَوَى يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ

3027۔ اخرجہ البعاری (۷/۷۱۷): کتاب المغازی: باب: حدیث کعب بن مالک حدیث (۴۴۱۸) مطولاً، طرفہ من (۲۷۵۷، ۳۵۵۶، ۳۸۸۹)۔ و مسلم (۴/۲۱۲): کتاب التوبة: باب: حدیث توبة کعب و صاحبه حدیث (۲۷۶۹/۵۳) مطولاً، و ابوداؤد (۲/۲۶۲): کتاب الطلاق، باب: فیما عنی به الطلاق، حدیث (۲۲۰۲): (۱۷۷۳، ۳۳۱۷، ۲۷۸۱)۔ والنسائی (۱۰۴/۶): کتاب الطلاق: باب: طلاق العبد، حدیث (۳۴۲۶) و الحدیث (۳۴۲۴، ۳۴۲۵): (۴۴۶/۱): کتاب اقامة الصلاة و السنة فیها: باب: ما جاء فی الصلاة، حدیث (۱۳۹۳) و احمد (۳/۴۵۶، ۴۵۹، ۴۵۵، ۴۵۴): (۳۸۷، ۳۹۰/۶)۔

﴿﴾ عبد الرحمن بن کعب اپنے والد (حضرت کعب بن مالک) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جس بھی غزوہ میں شرکت کی میں ان میں سے کسی ایک میں بھی نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا البتہ غزوہ بدر میں میں شریک نہیں ہوا تھا، لیکن نبی اکرم ﷺ نے ایسے کسی شخص پر بھی تارافنگی کا اظہار نہیں کیا تھا جو غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوا تھا، کیونکہ نبی اکرم ﷺ تو اصل میں قریش کے قافلے کے تعاقب میں نکلے تھے اور قریش اپنے قافلے کی مدد کے لیے نکلے تھے، تو باقاعدہ کسی منصوبے کے بغیر ان کا سامنا ہو گیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے اور مجھے اپنی زندگی کی قسم! لوگ یہ سمجھتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے جن غزوات میں شرکت کی ان میں سب سے زیادہ فضیلت غزوہ بدر کو حاصل ہے، لیکن بہر حال میری یہ خواہش نہیں ہے کہ شب عقبہ کی بیعت میں شرکت کرنے کی بجائے کاش میں غزوہ بدر میں شریک ہوا ہوتا (وہ شب عقبہ) جب ہم نے اسلام پر ثابت قدم رہنے کا عہد کیا تھا۔ اس کے بعد میں کبھی بھی کسی جنگ میں نبی اکرم ﷺ سے پیچھے نہیں رہا، یہاں تک کہ غزوہ تبوک کا موقع آ گیا اور یہ وہ آخری غزوہ ہے جس میں نبی اکرم ﷺ نے شرکت کی۔

نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو روانگی کا حکم دیا۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے۔

(آگے چل کر وہ یہ فرماتے ہیں)۔

میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ کے ارد گرد مسلمان موجود تھے، آپ ﷺ کا چہرہ مبارک چاند کی طرح چمک رہا تھا، جب آپ ﷺ کسی بات پر خوش ہوتے تھے تو وہ اسی طرح چمکتا تھا، میں آیا اور آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے کعب بن مالک! تمہیں اپنی پیدائش کے بعد آنے والے سب سے بہترین دن کی مبارک ہو۔ میں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یا آپ ﷺ کی طرف سے ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے ان آیات کی تلاوت کی:

”اللہ تعالیٰ نے نبی پر مہاجرین پر اور انصار پر بڑا کرم کیا، جنہوں نے تنگی کے موقع پر نبی کی پیروی کی۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت یہاں تک تلاوت کی:

”بے شک اللہ تعالیٰ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔“

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، یہ آیت بھی ہمارے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

”اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو اور بچوں کے ساتھ رہو۔“

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی ﷺ! میری توبہ میں یہ بات شامل ہے کہ اب میں جب بھی بات کروں گا تو سچ بولوں گا اور میں اپنا تمام مال صدقے کے طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہوں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اس میں سے کچھ مال اپنے پاس رہنے دو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا۔ تو میں نے عرض کی، خیبر میں جو میرا حصہ ہے میں اسے اپنے پاس رکھتا ہوں۔

حضرت کعب بیان کرتے ہیں، اسلام قبول کرنے کے بعد میرے نزدیک اللہ تعالیٰ نے میرے اوپر سب سے بڑی نعمت یہ کی کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سچ بولا۔ میں نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سچ بولا اور میرے دو ساتھیوں نے بھی اور ہم جھوٹ بول کر ہلاکت کا شکار ہونے والوں میں شامل نہیں ہوئے جیسا کہ دیگر لوگ ہو گئے تھے اور مجھے یہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سچ کے حوالے سے کسی بھی شخص کو اس طرح کی آزمائش میں مبتلا نہیں کیا جس طرح مجھے آزمائش میں مبتلا کیا۔ اس کے بعد میں نے کبھی بھی جان بوجھ کر جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ رکھے گا۔

امام زہری کے حوالے سے یہ روایت اس سے مختلف سند کے ساتھ منقول ہے۔  
ایک قول کے مطابق یہ عبدالرحمن بن عبد اللہ بن کعب کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت کعب بن زہری سے منقول ہے۔

ایک قول اس سے مختلف ہے۔

یونس بن یزید نامی راوی نے اس روایت کو زہری کے حوالے سے عبدالرحمن بن عبد اللہ بن مالک کے حوالے سے نقل کیا ہے: ان کے والد نے حضرت کعب بن مالک کے حوالے سے انہیں یہ حدیث سنائی ہے۔

**3028** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْنُ سَعْدٍ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ

مَنْ حَدَّثَنَا عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا قَالَ بَعَثَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ مَقْتَلَ أَهْلِ الْيَمَامَةِ فَإِذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عِنْدَهُ فَقَالَ إِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ آتَانِي فَقَالَ إِنَّ الْقَتْلَ قَدْ اسْتَحَرَّ بِقِرَاءِ الْقُرْآنِ يَوْمَ الْيَمَامَةِ وَإِنِّي لَا خَشْيَ أَنْ يَسْتَحِرَّ الْقَتْلَ بِالْقِرَاءِ فِي الْمَوَاطِنِ كُلِّهَا فَيَذْهَبَ قُرْآنٌ كَثِيرٌ وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَأْمُرَ بِجَمْعِ الْقُرْآنِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ كَيْفَ أَفْعَلُ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عُمَرُ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَ عُمَرَ وَرَأَيْتُ فِيهِ الَّذِي رَأَى قَالَ زَيْدٌ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّكَ شَابٌ عَاقِلٌ لَا تَهْمُكَ قَدْ كُنْتَ تَكْتُبُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَحْيَ فَتَتَّبِعُ الْقُرْآنَ قَالَ فَوَاللَّهِ لَوْ كَلَّفُونِي نَقْلَ جَبَلٍ مِنَ الْجِبَالِ مَا كَانَ أَثْقَلَ عَلَيَّ مِنْ ذَلِكَ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ تَفْعَلُونَ شَيْئًا لَمْ يَفْعَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ وَاللَّهِ خَيْرٌ فَلَمْ يَزَلْ يُرَاجِعُنِي فِي ذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ حَتَّى شَرَحَ اللَّهُ صَدْرِي لِلَّذِي شَرَحَ لَهُ صَدْرَهُمَا صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فَتَتَّبَعْتُ الْقُرْآنَ أَجْمَعَهُ مِنَ الرَّقَاعِ وَالْعُسْبِ وَاللِّخَافِ يَعْنِي الْحِجَارَةَ وَصُدُورَ الرِّجَالِ فَوَجَدْتُ آخِرَ سُورَةِ بَرَاءَةِ مَعَ خَزِيمَةَ بْنِ ثَابِتٍ (لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ رَحِيمٌ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَبِيحٌ

﴿﴾ عبید بن سبا کی بیان کرتے ہیں، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے انہیں یہ بات بتائی: جنگ یمامہ کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھے بلوایا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عمر میرے پاس آئے اور انہوں نے یہ کہا: جنگ یمامہ میں قرآن پاک کے بہت سے حافظ شہید ہو گئے ہیں اور مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر اسی طرح مختلف جگہوں پر حفاظ کرام شہید ہوتے رہے تو قرآن پاک کا بڑا حصہ ضائع ہو سکتا ہے اس لیے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ قرآن پاک کو (کتابی شکل میں) اکٹھا کرنے کا حکم دیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں وہ کام کیسے کر سکتا ہوں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، تو عمر نے کہا: اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ زیادہ بہتر ہے۔ وہ مسلسل اس بارے میں میرے ساتھ بات کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس کے بارے میں وہی شرح صدر عطا کیا، جو شرح صدر عمر کو عطا کیا تھا اور میری بھی اس بارے میں وہی رائے ہو گئی جو عمر کی رائے تھی۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نوجوان ہو، سمجھدار ہو، ہم تم پر کوئی الزام عائد نہیں کرتے (یعنی تمہارا کردار قابل تعریف ہے) تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وحی کی کتابت بھی کرتے رہے ہو تو اس لیے تم قرآن پاک کو تلاش کرو۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر مجھے وہ یہ حکم دیتے کہ میں ایک پہاڑ کو اس کی جگہ سے منتقل کر دوں تو وہ میرے لیے اس سے زیادہ بوجھل نہ ہوتا۔ میں نے ان سے کہا: آپ حضرات ایک ایسا کام کیوں کرنا چاہ رہے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ زیادہ بہتر ہے۔ اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلسل میرے ساتھ اس بارے میں بات کرتے رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی اس بارے میں وہی شرح صدر عطا کر دیا جو ان دونوں حضرات کو عطا کیا تھا، تو میں نے قرآن پاک کو تلاش کرنا شروع کیا۔ میں نے اسے چمڑے کے مختلف ٹکڑوں، کھجور کے پتوں، پتھروں اور لوگوں کے سینوں سے اکٹھا کیا۔

سورہ توبہ کی آخری آیت مجھے حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ملی (وہ آیت یہ ہے)

”تمہارے پاس رسول آیا ہے جو تم سے ہی تعلق رکھتا ہے تمہارا مشقت کا شکار ہونا اسے گراں گزرتا ہے وہ تمہاری بھلائی کا حریص ہے اور مومنوں کے لیے مہربان اور رحم کرنے والا ہے، اگر تم پھر بھی منہ پھیر لو تو اے رسول! تم فرما دو کہ میرے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں نے اسی پر توکل کیا اور وہ عظیم عرش کا پروردگار ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3029 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ

الرُّهْرَبِيِّ عَنْ أَنَسِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ حُدَيْفَةَ قَدِمَ عَلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ وَكَانَ يُغَارِزِي أَهْلَ الشَّامِ فِي فِتْحِ أَرْمِينِيَّةَ وَأَذْرَبِجَانَ مَعَ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَرَأَى حُدَيْفَةَ اخْتِلاَفَهُمْ فِي الْقُرْآنِ فَقَالَ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَدْرِكْ هَذِهِ الْأُمَّةَ



قَبْلَ أَنْ يَخْتَلِفُوا فِي الْكِتَابِ كَمَا اخْتَلَفَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَأَرْسَلَ إِلَى حَفْصَةَ أَنْ أَرْسِلِي إِلَيْنَا بِالصُّحُفِ  
 نَنْسُخَهَا فِي الْمَصَاحِفِ ثُمَّ تَرَدَّهَا إِلَيْكَ فَأَرْسَلَتْ حَفْصَةَ إِلَى عُثْمَانَ بِالصُّحُفِ فَأَرْسَلَ عُثْمَانُ إِلَى زَيْدِ بْنِ  
 ثَابِتٍ وَسَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنْ يَنْسُخُوا الصُّحُفَ فِي  
 الْمَصَاحِفِ وَقَالَ لِلرُّهْطِ الْقُرَشِيِّينَ الْقَلَالَةَ مَا اخْتَلَفْتُمْ أَنْتُمْ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ فَأَكْتُبُوهُ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ فَإِنَّمَا نَزَلَ  
 بِلِسَانِهِمْ حَتَّى نَسُخُوا الصُّحُفَ فِي الْمَصَاحِفِ بَعَثَ عُثْمَانُ إِلَى كُلِّ أَقْبَى بِمُصْحَفٍ مِنْ تِلْكَ الْمَصَاحِفِ الَّتِي  
 نَسُخُوا قَالَ الزُّهْرِيُّ وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَالَ فَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ  
 كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرؤها (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ  
 فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ) فَالْتَمَسْتُهَا فَوَجَدْتُهَا مَعَ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ أَوْ أَبِي خُزَيْمَةَ فَالْحَقْتُهَا فِي  
 سُورَتِهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ فَاخْتَلَفُوا يَوْمَئِذٍ فِي التَّابُوتِ وَالتَّابُوتِ فَقَالَ الْقُرَشِيُّونَ التَّابُوتُ وَقَالَ زَيْدُ التَّابُوتُ فَرَفَعَ  
 اخْتِلَافُهُمْ إِلَى عُثْمَانَ فَقَالَ أَكْتُبُوهُ التَّابُوتُ فَإِنَّهُ نَزَلَ بِلِسَانِ قُرَيْشٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ  
 اللَّهِ بْنِ عَبَّادٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُعْزِلُ عَنْ  
 نَسْخِ كِتَابَةِ الْمَصْحَفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ أَسْلَمْتُ وَإِنَّهُ لَفِي صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ  
 وَلِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِي عِنْدَكُمْ وَغَلُّوْهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ  
 (وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ) فَالْقُوا اللَّهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ كَرِهَهُ مِنْ مَقَالَةِ  
 ابْنِ مَسْعُودٍ رِجَالٌ مِنْ أَقْضَلِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ حَدِيثُ الزُّهْرِيِّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ

◆◆ امام زہری بیان کرتے ہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، وہ آرمینیا اور آذربائیجان فتح کرنے کے لیے اہل عراق کے ساتھ مل کر اہل شام کے ساتھ جنگ کر رہے تھے، حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کے درمیان قرآن پاک کے بعض مقامات کے بارے میں اختلاف دیکھا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اس امت کو سنبھال لیجئے اس سے پہلے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کے بارے میں اس طرح اختلاف کرنے لگیں جس طرح یہود و نصاریٰ کے درمیان اختلاف ہو گیا تھا، تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا کہ آپ اپنا مصحف ہمیں بھیج دیں تاکہ ہم اس کی مختلف نقلیں تیار کر لیں۔ پھر ہم وہ آپ کو واپس کر دیں گے، تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو اپنا قرآن پاک کا نسخہ بھجوایا تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت سعید بن العاص رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو بلوایا

3029- أخرجه البخاری (۲۶/۶): کتاب الجهاد و السیر: باب: قول اللہ عزوجل (من المؤمنین رجال صدقوا ما عاهدوا اللہ علیہ) (الأحزاب: ۲۳)، حدیث: (۲۸۰۷)، و اطرافہ من (۴۰۴۹، ۴۶۷۹، ۴۷۸۴، ۴۹۸۶، ۴۹۸۸، ۴۹۸۹، ۷۱۹۱، ۷۴۲۵)، واحد (۱۸۸/۵، ۱۸۹)، و عبد بن حمید ص (۱۰۹)، حدیث (۲۴۶).

(اور یہ ہدایت کی) تم لوگ اس کی مختلف نقلیں تیار کرو، پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے قریش سے تعلق رکھنے والے تین افراد کے بارے میں فرمایا: جس معاملے میں آپ تینوں اور زید بن ثابت کے درمیان اختلاف ہو جائے تو آپ نے اس لفظ کو قریش کی لغت کے مطابق لکھتا ہے، کیونکہ یہ انہی کی زبان پر نازل ہوا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب قرآن پاک کی وہ نقلیں تیار ہو گئیں تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے انہیں دو دراز کے علاقوں میں بھجوا دیا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں، خارجہ بن زید نے یہ بات بیان کی ہے، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سورہ احزاب کی ایک آیت مجھے نہیں ملی جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سن رکھی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاوت کی تھی۔

”اہل ایمان میں سے بعض لوگ وہ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو پورا کیا ان میں سے بعض نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور بعض انتظار کر رہے ہیں۔“

میں نے اس کی تلاش شروع کی تو مجھے یہ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ملی (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) ابو خزیمہ کے پاس ملی تو میں نے اس کو اس سوزہ میں شامل کر دیا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں، ان حضرات نے قرآن پاک میں استعمال ہونے والے لفظ ”تابوت“ اور ”تابوہ“ کے بارے میں اختلاف کیا تو قریشیوں نے کہا یہ لفظ ”تابوت“ ہے جبکہ حضرت زید نے یہ فرمایا: یہ لفظ ”تابوہ“ ہے۔

یہ اختلافی معاملہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا، اس کو لفظ ”تابوت“ لکھو کیونکہ قرآن پاک قریش کی لغت پر نازل ہوا ہے۔

امام زہری بیان کرتے ہیں، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بات ناگوار گزری کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ قرآن پاک کی نقل تیار کریں۔ انہوں نے یہ فرمایا: مسلمانو! مجھے قرآن پاک کی نقل تیار کرنے سے الگ رکھا گیا ہے اور یہ کام اس شخص کو سونپا گیا ہے جو میرے اسلام قبول کرنے کے وقت ایک کافر کی پیٹھ میں تھا (یعنی یہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے جب میں نے اسلام قبول کیا تھا) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مراد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے۔

یہی وجہ ہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ فرمایا کرتے تھے، اے اہل عراق! تم اپنے پاس موجود قرآن پاک کو سنبھال کر رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:-

”جو شخص جس چیز کو چھپائے گا وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیز کو ساتھ لے کر آئے گا۔“

(حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا) تم اپنے مصحف کو ساتھ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جانا۔

امام زہری بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پتہ چلی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے بعض اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ بات پسند نہیں آئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہ روایت زہری سے منقول ہے اور ہم اسے صرف انہی کے حوالے سے منقول ہونے کے طور پر جانتے ہیں۔

## باب وَمِنْ سُورَةِ يُونُسَ

### باب 11: سورہ یونس سے متعلق روایات

**3030** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ

ثَابِتِ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنَىٰ وَزِيَادَةٌ)

قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادَىٰ مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ مَوْعِدًا يُرِيدُ أَنْ يُنَجِّزَ كُمُوهُ قَالُوا أَلَمْ يَبَيِّنْ وَجُوهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللَّهِ مَا أَعْطَاهُمُ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ

إِلَيْهِ

**اختلاف روایت:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ هَكَذَا زَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ

مَرْفُوعًا زَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَوْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ صُهَيْبِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان کے بارے میں، نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں:

”وہ لوگ جنہوں نے اچھائی کی ان کے لیے اچھائی بھی ہوگی اور اس میں مزید اضافہ بھی ہوگا۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جب اہل جنت جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ایک شخص یہ اعلان کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کی

بارگاہ میں تمہارے لیے ایک وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ یہ ارادہ فرماتا ہے: وہ اسے پورا کر دے تو وہ لوگ کہیں گے: کیا اس نے

ہمارے چہروں کو روشن نہیں کر دیا اور ہمیں جہنم سے نجات نہیں دے دی اور جنت میں داخل نہیں کر دیا (اب کیا باقی رہ گیا ہے؟)

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ حجاب کو ہٹائے گا۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے

انہیں جو چیزیں بھی عطا کی تھیں ان میں سے کوئی بھی چیز ان لوگوں کے نزدیک اس سے زیادہ محبوب نہیں ہوگی کہ وہ اللہ تعالیٰ کا

دیدار کر لیں۔

یہ حماد بن سلمہ سے اسی طرح منقول ہے۔ کئی راویوں نے اسے حماد بن سلمہ کے حوالے سے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل

کیا ہے۔

سلیمان بن مغیرہ نامی راوی نے اس روایت کو ثابت کے حوالے سے عبد الرحمن بن ابویعلیٰ کے حوالے سے ان کے قول کے

طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں اس بات کا تذکرہ نہیں کیا: یہ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ

سے منقول ہے۔

**3031** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ

أَهْلٍ مِصْرَ قَالَ

**متن حدیث:** سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (لَهُمُ الْبُشْرَىٰ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) قَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أَنْزَلْتُ فِيهِ الرُّوْيَا الصَّالِحَةَ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرَىٰ لَهُ

**اسناد دیگر:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَهْلِ مِصْرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَيْسَ فِيهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ

**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

◄◄ عطاء بن یسار ایک مصری شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ صاحب فرماتے ہیں، میں نے حضرت

ابودرداء رضی اللہ عنہ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا۔

”ان لوگوں کے لیے دنیاوی زندگی میں خوشخبری ہے۔“

تو حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: جب سے میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا ہے اس کے بعد کبھی بھی کسی نے مجھ سے اس بارے میں سوال نہیں کیا اور نبی اکرم ﷺ نے بھی یہ بات ارشاد فرمائی تھی، جب سے یہ آیت نازل ہوئی ہے تمہارے علاوہ اور کسی نے بھی اس بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا۔ یہ آیت سچے خوابوں کے بارے میں نازل ہوئی تھی جنہیں مسلمان دیکھتا ہے (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) جو اسے دکھائے جاتے ہیں۔

ایک اور سند کے ہمراہ عطاء بن یسار کے حوالے سے مصر سے تعلق رکھنے والے ایک فرد کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح کی روایت منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی

مانند منقول ہے۔

تاہم اس کی سند میں عطاء بن یسار سے منقول ہونے کا ذکر نہیں ہے۔ اس بارے میں حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بھی

حدیث منقول ہے۔

**3032 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ

زَيْدٍ عَنْ يُّوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
**متن حدیث:** أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَعْرَقَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ قَالَ (أَمَنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي

أَمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ) فَقَالَ جِبْرِيلُ يَا مُحَمَّدُ فَلَوْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ فَاذْسُهُ فِي فِيهِ مَخَافَةَ أَنْ

3032. اخرجه احمد (۳۰۹، ۲۴۵/۱)، و عبد بن حميد ص (۲۲۲)، حديث (۶۶۴).

تَذْرِكُهُ الرَّحْمَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب اللہ تعالیٰ فرعون کو ڈبونی لگا تو وہ بولا: میں اس بات پر ایمان لاتا ہوں کہ اس ذات کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، جس پر بنی اسرائیل ایمان رکھتے ہیں، تو حضرت جبرائیل نے یہ بات بتائی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کاش آپ اس وقت مجھے دیکھ رہے ہوتے کہ جب میں سمندر کا کچھڑ حاصل کر کے اسے اس کے منہ میں ٹھونس رہا تھا۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں رحمت اس تک نہ پہنچ جائے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

3033 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنَعَانِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ

أَخْبَرَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
متن حدیث: ذَكَرَ أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
جَعَلَ يَدُسُّ فِي فِي فِرْعَوْنَ الطِّينَ خَشِيَةً أَنْ يَقُولَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَيَرْحَمَهُ اللَّهُ أَوْ خَشِيَةً أَنْ يَرْحَمَهُ اللَّهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے بارے میں یہ بات ذکر کی وہ فرعون کے منہ میں مٹی ٹھونس رہے تھے۔ اس اندیشے کے تحت کہ کہیں وہ ”لا الہ الا اللہ“ نہ پڑھ لے اور اللہ تعالیٰ اس پر رحمت نہ کر دے۔ (راوی کو شک ہے یا شاید یہ الفاظ ہیں) اس اندیشے کے تحت کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہ کر دے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ هُودٍ

باب 12: سورة هود سے متعلق روایات

3034 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ

عَطَاءٍ عَنْ وَكَيْعِ بْنِ حُدْسٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي رَزِينٍ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ خَلْقَهُ قَالَ كَانَ فِي عَمَاءٍ مَا تَحْتَهُ هَوَاءٌ وَمَا  
فَوْقَهُ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهُ عَلَى الْمَاءِ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ الْعَمَاءُ أَيْ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ  
اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَكَذَا رَوَى حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَوَكَيْعُ بْنُ حُدْسٍ وَيَقُولُ شُعْبَةُ وَأَبُو عَوَّانَةَ

وَهَشِيمٌ وَوَكَيْعُ بْنُ حُدْسٍ وَهُوَ أَصَحُّ

3033- اخرجه احمد (۱/۲۴۰، ۳۴۰).

3034- اخرجه ابن ماجه (۱/۶۴): مقدمة: يلي: فيها انكرته الجهمية، حديث (۱۸۲)، واحد (۱۱/۴، ۱۲).

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

توضیح راوی: وَأَبُو رَزِينٍ اسْمُهُ لَقِيْطُ بْنُ عَامِرٍ  
حکم حدیث: قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابو رزین بیان کرتے ہیں، میں نے دریافت کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے ہمارا پروردگار کہاں تھا؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا، وہ ایک بادل میں تھا جس کے نیچے بھی ہوا تھی اس کے اوپر بھی ہوا تھی اور اس نے اپنے عرش کو پانی پر پیدا کیا۔

احمد نامی راوی بیان کرتے ہیں: یزید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے (حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ) ”العماء“ سے مراد ایسی چیز ہے جس کے ساتھ اور کوئی چیز نہ ہو۔

امام ترمذی بیان کرتے ہیں: حماد بن سلمہ نے سند میں راوی کا نام اسی طرح نقل کیا ہے، وکیع بن حدس جبکہ شعبہ نامی راوی نے اور ابو عوانہ نے اور ہشیم نے اسے وکیع بن عدس سے نقل کیا ہے اور یہ زیادہ درست ہے۔

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ کا نام لقیط بن عامر ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

3035 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي

مُوسَى

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يُمَلِّي وَرَبَّمَا قَالَ يُمَهِّلُ  
لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ (وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرْآنَ وَهِيَ ظَالِمَةٌ) الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ نَحْوَهُ وَقَالَ يُمَلِّي حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَالَ يُمَلِّي وَلَمْ يَشْكُ فِيهِ

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

”بے شک اللہ تعالیٰ موقع دیتا ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے، یہاں تک کہ جب اس کی گرفت کرتا ہے تو پھر اسے بالکل نہیں چھوڑتا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور اسی طرح تمہارے پروردگار کی گرفت ہے جب اس نے اس بستی پر گرفت کی جو ظالم تھی۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

ابو اسامہ نامی راوی نے اسے برید نامی راوی سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ جس میں یہ الفاظ ہیں۔

3035- اخرجه البخاری (۲۰۵/۸): کتاب التفسیر: باب: (و كَذَلِكَ اخذ ربك اذا اخذ القرى-) (هؤ: ۱۰۲)، حدیث (۴۶۸۶) ومسلم

(۱۹۹۷/۴): کتاب البر و الصلة و الاداب: باب: تحريم الظلم، حدیث (۲۰۸۳/۶۱)، و ابن ماجه (۱۳۲۲/۲): کتاب الفتن: باب:

العقوبات، حدیث (۴۰۱۸).

”وہ موقع دیتا ہے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے

اور اس میں یہ الفاظ ہیں۔

”وہ موقع دیتا ہے“ (اس لفظ میں راوی کو شک نہیں ہے)۔

**3036** سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ سَقَدِيُّ هُوَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ) سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَعَلَى مَا نَعْمَلُ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ أَوْ عَلَى شَيْءٍ لَمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلَى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ

مِنْهُ وَجَرَتْ بِهِ الْأَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلَكِنْ كُلُّ مَيَسَّرٍ لِمَا خُلِقَ لَهُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ

الْمَلِكِ بْنِ عَمْرِو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

”ان میں سے کچھ لوگ خوش بخت ہیں اور کچھ بد بخت“

میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا، میں نے عرض کی، اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! ہم عمل کس بنیاد پر کریں؟ ایک ایسی

صورت کے بارے میں جو طے ہو چکی ہے؟ یا ایسی صورتحال کے بارے میں جو ابھی طے نہیں ہوئی؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: تم ایک ایسی چیز کے بارے میں سوچ کر کرو جو طے ہو چکی ہے، قلم جاری ہو چکے ہیں، لیکن ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر

دی جاتی ہے، جس کے لیے اسے پیدا کیا گیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ہم اسے عبدالملک بن

عمرو نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

**3037** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي عَالَجْتُ امْرَأَةً فِي أَقْصَى الْمَدِينَةِ

وَالنَّبِيُّ أَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُونَ أَنْ أَمْسَهَا وَأَنَا هَذَا فَأَلْفُضْ لِي مَا شِئْتَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللَّهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلَيَّ

نَفْسِكَ فَلَمْ يَرِدْ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاتَّبَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُدْهِنُ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ

3036. اخرجه ابن جنيد ص (۳۶)، حديث (۲۰).

3037. اخرجه احمد (۴۰۶/۱).

ذُكِرَ لِلدَّكْرَيْنِ) إِلَى الْخَيْرِ الْآيَةِ لَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هَذَا لَهُ خَاصَّةٌ قَالَ لَا بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: وَهَكَذَا رَوَى إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَرَوَاهُ هُوَ لِأَصْحَابِهِ مِنْ رِوَايَةِ الثَّوْرِيِّ وَرَوَى شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ وَسِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ الْأَعْمَشُ وَقَدْ رَوَى سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض کی، اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے آبادی سے باہر ایک عورت کے ساتھ تعلق قائم کیا اور صحبت کرنے کے علاوہ اس کے ساتھ سب کچھ کیا۔ اب میں آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوں، آپ ﷺ میرے بارے میں جو چاہیں فیصلہ کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارا پردہ رکھا تھا۔ اگر تم بھی اپنی ذات کا پردہ رکھتے تو یہ زیادہ بہتر تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر وہ شخص چلا گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کے پیچھے ایک اور شخص کو بھیجا اور اسے بلوایا پھر اس کے سامنے یہ آیت تلاوت کی:

”تم دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے نصیحت ہے۔“

تو حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کی، کیا یہ حکم صرف اس شخص کے لیے خاص ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا، بلکہ سب لوگوں کے لیے (عام حکم ہے)۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

اس روایت کو اسرائیل نامی راوی نے سماک کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے، علقمہ اور اسود کے حوالے سے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

جبکہ شعبہ نے اسے سماک کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے، اسود کے حوالے سے، عبداللہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

سفیان ثوری نے سماک کے حوالے سے، ابراہیم کے حوالے سے، عبدالرحمن بن یزید کے حوالے سے، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ



کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ان تمام حضرات کی نقل کردہ روایت ثوری کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

محمد بن یحییٰ نیشاپوری نے محمد بن یوسف کے حوالے سے سفیان ثوری کے حوالے سے اعمش اور سماک کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے عبدالرحمن بن یزید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

محمود بن غیلان نے فضل بن موسیٰ کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے سماک کے حوالے سے ابراہیم کے حوالے سے عبدالرحمن بن یزید کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے تاہم انہوں نے اس کی سند میں اعمش سے منقول ہونے کا ذکر نہیں کیا۔

سلیمان تیمی نے اس روایت کو ابو عثمان نہدی کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

**3038 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذٍ

**متن حدیث:** قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا لَقِيَ امْرَأَةً  
وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا مَعْرِفَةٌ فَلَيْسَ يَأْتِي الرَّجُلُ شَيْئًا إِلَى امْرَأَتِهِ إِلَّا قَدْ أَتَى هُوَ إِلَيْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا قَالَ فَانزَلَ اللَّهُ  
(وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ذَلِكَ ذِكْرِي لِلذَّاكِرِينَ) فَأَمَرَهُ أَنْ  
يَتَوَضَّأَ وَيُصَلِّيَ قَالَ مُعَاذٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمِي لَهَ خَاصَّةٌ أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ قَالَ بَلْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةٌ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

**توضیح راوی:** عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَاتَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ وَقُتِلَ عُمَرُ  
وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ صَغِيرٌ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ وَقَدْ رَوَى عَنْ عُمَرَ وَرَأَاهُ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ  
عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ

◆◆ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی:  
یا رسول اللہ ﷺ! ایسے شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جو کسی عورت سے ملتا ہے حالانکہ ان کے درمیان پہلے کوئی جان پہچان  
نہیں ہے اور کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ جو تعلق قائم کرتا ہے وہ اس کے ساتھ سب کچھ کر لیتا ہے البتہ اس کے ساتھ صحبت نہیں  
کرتا۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

”ذُنُوكُمْ دُونَ كُنَارِئِكُمْ فِي مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ“

”ذُنُوكُمْ دُونَ كُنَارِئِكُمْ فِي مَا كُنْتُمْ تَكْفُرُونَ“

3038۔ اخرجه احمد (۲۴۴/۵)

نصیحت ان لوگوں کے لیے ہے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے اس شخص کو یہ ہدایت کی: وہ وضو کر کے نماز ادا کرے۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ اس کے لیے مخصوص ہے یا سب اہل ایمان کے لیے عام ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمام اہل ایمان کے لیے عام ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔

عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے، کیونکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانے میں ہوا تھا اور جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اس وقت عبدالرحمن بن ابولیلیٰ ابھی چھ سال کے بچے تھے۔

عبدالرحمن بن ابولیلیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث نقل کی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی کی ہوئی ہے۔

شعبہ نامی راوی نے اس حدیث کو عبدالملک بن عمر کے حوالے سے عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**3039** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِي عَثْمَانَ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ

متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةَ حَرَامٍ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ كَفَّارَتِهَا فَنَزَلَتْ (وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ) فَقَالَ الرَّجُلُ أَلِي هَذِهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ لَكَ وَلِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ ابوعثمان نہدی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا جو اس کے لیے حرام تھا۔ پھر وہ شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے اس کے کفارے کے بارے میں دریافت کیا؟ تو یہ آیت نازل ہوئی:

”دن کے دونوں کناروں میں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو۔“

اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ میرے لیے مخصوص ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تمہارے لیے بھی ہے اور میری امت کا جو بھی فرد اس پر عمل کرے اس کے لیے بھی ہے۔

3039- اخرجه البخاری (۱۲/۲): کتاب اموالہ الصلاة: باب: الصلاة كفارة حدیث (۵۲۶) طرفه في (۴۶۸۷)، مسلم (۲۱۱۵/۴): كتاب التوبة: باب: قوله تعالى (ان الحسنات يذهبن السيئات)، (هود: ۱۱۴)، حدیث (۲۷۶۳/۴۰، ۳۹)، وابن ماجه (۴۴۷/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء من ان الصلاة كفارة، حدیث (۱۳۹۸)، و حدیث (۴۲۵۴)، و احمد (۳۸۵/۱، ۴۳۰) وابن خزيمة (۱۶۱/۱)، حدیث (۳۱۲).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3040 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنْ

عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي الْيَسْرِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: اتَّعِنِي امْرَأَةٌ تَبْتَاعُ تَمْرًا فَقُلْتُ إِنَّ فِي الْبَيْتِ تَمْرًا أَطْيَبَ مِنْهُ فَدَخَلْتُ مَعِيَ فِي الْبَيْتِ فَاهْوَيْتُ إِلَيْهَا فَتَقَبَّلَتْهَا فَاتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ اسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَاتَيْتُ عُمَرَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ اسْتُرْ عَلَى نَفْسِكَ وَتُبْ وَلَا تُخْبِرْ أَحَدًا فَلَمْ أَصْبِرْ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَخْلَفْتُ غَارِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فِي أَهْلِهِ بِمِثْلِ هَذَا حَتَّى تَمَنَّى أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَسْلَمَ إِلَّا تِلْكَ السَّاعَةَ حَتَّى ظَنَّ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ وَأَطْرَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَوِيلًا حَتَّى أَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ (وَاقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنَ اللَّيْلِ) إِلَى قَوْلِهِ (ذُكِرَ لِلدَّاكِرِينَ) قَالَ أَبُو الْيَسْرِ فَاتَيْتُهُ فَقَرَأَهَا عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصْحَابُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِيهَذَا خَاصَّةٌ أَمْ لِلنَّاسِ عَامَّةٌ قَالَ بَلَى لِلنَّاسِ عَامَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ضَعْفَهُ وَكَيْعٌ وَغَيْرُهُ وَأَبُو الْيَسْرِ هُوَ كَعْبُ بْنُ عُمَرَ وَقَالَ وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ مِثْلَ رِوَايَةِ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ وَوَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

﴿﴾ حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ایک خاتون کھجوریں خریدنے کے لیے میرے پاس آئی تو میں نے اس سے کہا: گھر کے اندر اس سے زیادہ اچھی کھجوریں پڑی ہوئی ہیں، تو وہ میرے ساتھ گھر کے اندر داخل ہوئی، میں اس کی طرف بڑھا اور میں نے اس کا بوسہ لے لیا، پھر میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور اس واقعے کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا: تم اپنی ذات پر پردہ رکھو! تو بہ کرو اور اس کے بارے میں کسی کو نہ بتانا، لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا۔ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو آپ نے فرمایا: تم اپنی ذات پر پردہ رکھو! اور تو بہ کرو اور اس کے بارے میں کسی کو نہ بتانا، لیکن مجھ سے صبر نہیں ہوا اور میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس بات کا تذکرہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کیا تم نے اللہ کی راہ میں جانے والے شخص کی غیر موجودگی میں اس کی بیوی کے ساتھ یہ حرکت کی ہے) (راوی بیان کرتے ہیں)، یہاں تک ابوالیسر نے یہ آرزو کی کہ کاش وہ اسی وقت اسلام لائے ہوتے۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ وہ جہنمی ہیں۔

(حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خاصی دیر تک اپنے سر کو جھکائے رکھا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف یہ وحی نازل کی گئی۔

”دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم کرو بے شک نیکیاں گناہوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ نصیحت

ان کے لیے ہے جو نصیحت حاصل کرتے ہیں۔“

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت میرے سامنے تلاوت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ حکم اس کے لیے مخصوص ہے؟ یا سب لوگوں کے لیے عام ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سب کے لیے عام ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

قیس بن ربیع نامی راوی کو کعب اور دیگر محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ کا نام کعب بن عمرو ہے۔

شریک نامی راوی نے اس روایت کو عثمان بن عبد اللہ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ جس طرح قیس بن ربیع نے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول

ہیں۔

### باب وَمِنْ سُورَةِ يُوسُفَ

#### باب 13: سورة يوسف سے متعلق روایات

3041 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْبٍ الْخُزَاعِيُّ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ الْكَرِيمَ ابْنَ الْكَرِيمِ ابْنَ الْكَرِيمِ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثْتُ يَوْسُفُ ثُمَّ جَاءَنِي الرَّسُولُ أَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ (فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَى

رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّائِي قَطَعْنَ آيِدِيَهُنَّ) قَالَ وَرَحِمَةُ اللَّهِ عَلَى لُوطٍ إِنْ كَانَ لِيَأْوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ

إِذْ قَالَ (لَوْ أَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ أَوْ آوِي إِلَى رُكْنٍ شَدِيدٍ) فَمَا بَعَثَ اللَّهُ مِنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا إِلَّا فِي ذُرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيثِ الْفَضْلِ بْنِ

مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي ثُرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الثَّرْوَةُ الْكَثْرَةُ وَالْمَنْعَةُ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: وہ معزز شخص جو ایک انتہائی معزز

شخص کے صاحبزادے ہیں جو انتہائی معزز شخص کے صاحبزادے تھے جو انتہائی معزز شخص کے صاحبزادے تھے وہ یوسف بن

یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے، جتنا عرصہ حضرت یوسف علیہ السلام قید میں رہے اگر میں اتنا عرصہ قید میں رہتا (پھر

3041- اخرجہ البخاری فی (الادب المفرد) ص (۱۷۷)، حدیث (۶۰۹)، ص (۲۶۱)، حدیث (۹۰۲)، واحد (۲/۳۲۲)، ۳۴۶، ۳۸۴

میرے پاس حکمران کا) قاصد آتا تو میں اس کے ساتھ چلا جاتا، پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:  
 ”جب اس کے پاس قاصد آیا تو اس نے کہا: تم اپنے آقا کے پاس جاؤ اور دریافت کرو! ان عورتوں کا کیا معاملہ تھا؟  
 جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ حضرت لوط علیہ السلام پر رحم کرے، انہوں نے ایک زبردست ستون کی  
 پناہ حاصل کرنا چاہی تھی، اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد جس بھی نبی کو مبعوث کیا اسے اس کی اپنی قوم کی طرف بھیجا۔  
 یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں:

مَا بَعَثَ اللَّهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا إِلَّا فِي ثُرْوَةٍ مِّنْ قَوْمِهِ

(اللہ تعالیٰ نے ان کے بعد جس بھی نبی کو مبعوث کیا اسے اس کی اپنی قوم کی طرف بھیجا۔)

محمد بن عمرو نامی راوی بیان کرتے ہیں، لفظ ”ثُرْوَةٍ“ کا مطلب کثرت ہے اور قوت ہے۔

(امام ترمذی بیان کرتے ہیں:) فضل بن موسیٰ نامی راوی کی روایت کے مقابلے میں یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الرَّعْدِ

#### باب 14: سورہ رعد سے متعلق روایات

3042 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَبُو نَعِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ وَكَانَ يَكُونُ

فِي بَيْتِ عِجْلٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ شَهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَقْبَلْتُ يَهُودَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَخْبَرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا هُوَ  
 قَالَ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُوَكَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَهُ مَخَارِيقٌ مِنْ نَارٍ يَسُوقُ بِهَا السَّحَابَ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ فَقَالُوا فَمَا  
 هَذَا الصَّوْتُ الَّذِي نَسْمَعُ قَالَ زَجْرُهُ بِالسَّحَابِ إِذَا زَجَرَهُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى حَيْثُ أُمِرَ قَالُوا صَدَقْتَ فَأَخْبَرْنَا  
 عَمَّا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ قَالَ اشْتَكَى عِرْقُ النَّسَاءِ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يَلْتَمُهُ إِلَّا لِحُومَ الْإِبِلِ وَالْبَنَاهَا فَلَذَلِكَ  
 حَرَّمَهَا قَالُوا صَدَقْتَ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ کچھ یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر  
 ہوئے۔ انہوں نے عرض کی، اے ابوالقاسم! آپ ہمیں ”رعد“ کے بارے میں بتائیے کہ وہ کیا چیز ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد  
 فرمایا: یہ ایک فرشتہ ہے جسے بادلوں پر مقرر کیا گیا ہے، اس کے پاس آگ کے کوڑے ہوتے ہیں جن کے ذریعے وہ بادلوں کو اللہ  
 تعالیٰ کی مرضی کے مطابق لے کر جاتا ہے۔ انہوں نے عرض کی، وہ آواز کیا ہوتی ہے جسے آپ سنتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: یہ اس فرشتے کی بادلوں کو ڈانٹنے کی آواز ہوتی ہے جب وہ انہیں ڈانٹ کر کہتا ہے کہ وہ وہاں تک جائیں جس کا انہیں حکم دیا گیا ہے۔ تو ان یہودیوں نے کہا: آپ ﷺ نے ٹھیک بتایا ہے۔ انہوں نے دریافت کیا: آپ ﷺ ہمیں اس چیز کے بارے میں بتائیے جسے حضرت اسرائیل (حضرت یعقوب علیہ السلام) نے اپنی ذات پر حرام قرار دے دیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انہیں ”عرق النساء“ کی بیماری لاحق ہوگئی تھی تو انہیں اس کے لیے مناسب چیز صرف اونٹ کا گوشت اور اونٹ کا دودھ ملی تھی تو اسی وجہ سے انہوں نے اسے حرام قرار دے دیا تھا۔ یہودیوں نے کہا، آپ نے ٹھیک بتایا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

**3043 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَنُفِضَلُ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ فِي الْأَكْلِ) قَالَ الدَّقْلُ وَالْفَارِيسِيُّ وَالْحُلُوُّ وَالْحَامِضُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا

توضیح راوی: وَسَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ أَخُو عَمَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَمَّارٌ اثْبَتَ مِنْهُ وَهُوَ ابْنُ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

”اور ہم نے کھانے میں انہیں ایک دوسرے پر فضیلت دی ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد پھل کا عمدہ ہونا یا ہلکا ہونا اور میٹھا ہونا یا کڑوا ہونا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

زید بن ابونیسہ نامی راوی نے اسے اعمش سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

اس کے راوی سیف بن محمد، عمار بن محمد کے بھائی ہیں جبکہ عماران سے زیادہ مستند ہیں اور یہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے ہیں۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

باب 15: سورہ ابراہیم سے متعلق روایات

**3044 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ

الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أُنْتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَيْهِ رُطْبٌ فَقَالَ مَثَلُ (كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ

طَيِّبَةٍ أَضْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أَكْلَهَا كُلَّ حِينٍ يَأْذِنُ رَبُّهَا) قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ (وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ

كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ) قَالَ هِيَ الْحَنْظَلُ

اختلافِ سند: قَالَ فَأَخْبَرْتُ بِذَلِكَ أَبَا الْعَالِيَةِ فَقَالَ صَدَقَ وَأَحْسَنَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ شُعَيْبٍ  
بْنِ الْحَبَّابِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ قَوْلَ أَبِي الْعَالِيَةِ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ  
حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِثْلَ هَذَا مَوْقُوفًا وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَفَعَهُ غَيْرَ حَمَّادِ ابْنِ سَلَمَةَ وَرَوَاهُ  
مَعْمَرٌ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ وَلَمْ يَرْفَعُوهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ شُعَيْبِ  
بْنِ الْحَبَّابِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ حَدِيثِ قُتَيْبَةَ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کھجوروں کا ایک خوشہ پیش کیا گیا  
جس پہ تازہ کھجوریں لگی ہوئی تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”پاک کلمے کی مثال اس پاکیزہ درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخ بلندی پر ہوتی ہے  
وہ اپنا پھل اپنے پروردگار کے حکم کے تحت دیتا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد کھجور کا درخت ہے (پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی)  
”اور خبیث کلمے کی مثال اس خبیث درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر ہی سے اکھاڑ لیا جاتا ہے اور اسے قرار  
حاصل نہیں ہوتا۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد ”حظلمہ“ ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے یہ روایت ابوالعالیہ کو سنائی تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے ٹھیک کہا ہے اور کیا خوب بیان کیا  
ہے؟

قتیبہ نے یہ روایت ابوبکر کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کی  
ہے جس کا مفہوم یہی ہے تاہم انہوں نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا اور اس میں ابوالعالیہ کا قول ذکر نہیں کیا  
یہ روایت اس سے زیادہ مستند ہے جسے حماد بن سلمہ نے نقل کیا ہے۔

کئی راویوں نے اس روایت کو ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حماد بن سلمہ کے علاوہ اور کسی نے بھی اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

معمر، حماد بن زید اور دیگر حضرات نے اسے نقل کیا ہے، لیکن انہوں نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

احمد بن عبدہ نے حماد بن زید کے حوالے سے شعیب کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قتیبہ کی مانند روایت کی ہے  
تاہم انہوں نے اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3045 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ أَخْبَرَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ قَالَ

سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ عُبَيْدَةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يُحْيِي اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ  
فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ) قَالَ فِي الْقَبْرِ إِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ رَبُّكَ وَمَا دِينُكَ وَمَنْ نَبِيُّكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے

میں ہے:

”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو ثابت قول پر ثابت قدم رکھے گا ان کی دنیوی زندگی میں بھی اور آخرت میں بھی“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس سے مراد قبر ہے جب اس (مردے) سے دریافت کیا جائے گا تمہارا پروردگار کون ہے؟

تمہارا دین کیا ہے تمہارے نبی کون ہیں؟

امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3046 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

متن حدیث: قَالَ تَلَّتْ عَائِشَةُ هَذِهِ الْآيَةَ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ) قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيَّنْ

يَكُونُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ

﴿﴾ مسروق بیان کرتے ہیں، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت تلاوت کی:

”جس دن اس زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا۔“

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس دن لوگ کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صراط پر ہوں گے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور دیگر حوالے سے بھی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْحَجْرِ

باب 16: سورہ حجر سے متعلق روایات

3047 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّائِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوَّزَاءِ عَنِ

ابن عباس قال

3045- أخرجه البخاری (۲۸۴/۳): کتاب الجنائز: باب: ما جاء من عذاب القبر، وقول تعالیٰ: (اذ اظلمون فی غمات الموت) (الانعام: ۹۳)، حدیث (۱۳۶۹)، و طرفه فی (۴۶۹۹)، و مسلم (۲۲۰/۱/۴): کتاب الجنّة و صفة نعیمها و اهلها: باب: عرض مقعد البیت من الجنّة او

النار علیه و اثبات عذاب القبر و التعمود منه، حدیث (۲۸۷۱/۷۳)، و ابوداؤد (۶۰۱/۲): کتاب السنة: باب: السّالة من القبر و عذاب القبر،

حدیث (۴۷۵۰)، و النسائی (۱۰۱/۴): کتاب الجنائز: باب: عذاب القبر، حدیث (۲۰۵۷)، و ابن ماجه (۱۴۲۷/۲): کتاب الزهد: باب:

ذکر القبر و البلی، حدیث (۴۲۶۹)، و احمد (۲۸۲/۴)، (۲۹۱/۴).

3046- أخرجه مسلم (۲۱۵۰/۴): کتاب صفات المنافقین و احکامهم: باب: فی البعث و النشور، و صفة الارض یوم القيامة، حدیث

(۲۷۹۱/۲۹)، و ابن ماجه (۱۴۳۰/۲): کتاب الزهد: باب: ذکر البعث، حدیث (۴۲۷۹)، و الدارمی (۳۲۸/۲): کتاب الرقاق: باب:

قول الله تعالیٰ: (یوم تبدل الارض غیر الارض و السموات) (ابراہیم: ۴۸)، و احمد (۳۵/۶، ۱۳۴، ۲۱۸)، و الحمیدی (۱۳۲/۱)، حدیث

(۲۸۴)



متن حدیث: كَانَتْ امْرَأَةٌ تُصَلِّيَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَنَاءَ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ لِئَلَّا يَرَاهَا وَيَسْتَأْخِرُ بَعْضُهُمْ حَتَّى يَكُونَ فِي الصَّفِّ الْمُوَخَّرِ فَيَاذَا رَكَعَ نَظَرُوا مِنْ تَحْتِ ابْنِطِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَأْخِرِينَ)

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَرَوَى جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَذَا أَشْبَهَ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ مِنْ حَدِيثِ نُوحٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک عورت جو نبی اکرم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کیا کرتی تھی وہ بہت خوبصورت تھی۔ بعض لوگ اسی وجہ سے آگے ہو جاتے تھے کہ پہلی صف میں شامل ہو جائیں تاکہ اس عورت کو نہ دیکھ سکیں جب کہ بعض لوگ پیچھے رہتے تھے تاکہ وہ آخری صف میں رہیں تاکہ جب وہ رکوع میں جائیں تو اپنی بغل میں سے دیکھ لیں تو اللہ تعالیٰ نے (اس بارے میں) یہ آیت نازل کی:

”اور ہم تم میں سے آگے ہونے والوں کو جانتے ہیں اور پیچھے رہنے والوں کو بھی جانتے ہیں۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) جعفر بن سلیمان نے اس روایت کو عمرو بن مالک کے حوالے سے ابو جوزاء سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا اور زیادہ مناسب یہی ہے یہ روایت نوح نامی راوی کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہو۔

3048 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ جُنَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ لِيَجْهَنَّمَ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَ السَّيْفَ عَلَى أُمَّتِي أَوْ قَالَ عَلَى أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جہنم کے سات دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ اس شخص کے لیے ہے جو میری امت کے کسی فرد پر تلوار کھینچ لے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) محمد ﷺ کی امت پر۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف مالک بن مغول نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3049 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَيْبٍ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنِ ابْنِ هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3047. اخرجہ السانی (۱۱۸/۲): کتاب الامامة: باب: المنفرد خلف الصف، حدیث (۸۷۰)، وابن ماجہ (۳۳۲/۱): کتاب امامة الصلوات السنة فيها، حدیث (۱۰۴۶)، واحمد (۳۰۵/۱)، وابن خزيمة (۹۷/۳)، حدیث (۱۶۹۶)، (۹۸/۳)، حدیث (۱۶۹۷).

3048. اخرجہ احمد (۹۴/۲).

متن حدیث: الْحَمْدُ لِلَّهِ أُمُّ الْقُرْآنِ وَأُمُّ الْكِتَابِ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: سورہ فاتحہ ”أم القرآن“ ہے ”أم الكتاب“ ہے اور سبع مثنائی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3050 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنِ

الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ

متن حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِي التَّوْرَةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ مِثْلَ أُمِّ الْقُرْآنِ

وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِي وَهِيَ مَقْسُومَةٌ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي وَعَبْدِي مَا سَأَلَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى أَبِي وَهُوَ يُصَلِّي فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَطْوَلُ وَأَتْمُّ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ

الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ هَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی

ہے، تورات میں اور انجیل میں اللہ تعالیٰ نے أم القرآن جیسی کوئی سورہ نازل نہیں کی یہی سبع مثنائی ہے (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان تقسیم ہے اور میرا بندہ جو مانگتا ہے وہ اسے ملے گا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اُبی رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے، اس کے بعد

انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبد العزیز بن محمد کی نقل کردہ روایت لمبی اور مکمل ہے اور یہ عبد الحمید کی روایت کے مقابلے

میں زیادہ مستند ہے۔

کئی راویوں نے علاء بن عبد الرحمن کے حوالے سے اسے اسی طرح نقل کیا ہے۔

3051 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيحِيِّ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ

بِشْرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

3049- اخرجہ البخاری (۲۳۲/۸): کتاب التفسیر: باب: (ولقد اينك سبعا من البثاني و القرء ان العظم) (الحجر: ۸۷)، حدیث

(۴۷۰۴)، و ابو داؤد (۴۶۱/۱): کتاب الصلاة: باب: فاتحة الكتاب، حدیث (۱۴۵۷)، و الدارمی (۴۴۶/۲): کتاب فضائل القرآن: باب:

فضل فاتحة الكتاب، و احمد (۴۴۸/۲).

3050- اخرجہ النسائي (۱۳۹/۲): کتاب الانتاح: باب: تاويل قول الله عزوجل (ولقد اينك سبعا من البثاني و القرء ان العظم) (الحجر:

۸۷)، حدیث (۹۱۴)، و الدارمی (۴۴۶/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل فاتحة الكتاب، و عبد الله بن احمد (۱۱۴/۵)، و ابن خزيمة

(۲۵۲/۱)، حدیث (۵۰۱، ۵۰۰)، و عبد بن حميد ص (۸۶)، حدیث (۱۶۵).

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (لِنَسَأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ) قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ  
اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ كَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ بَشِيرٍ عَنِ أَنَسِ نَحْوَهُ وَكَمْ يَرْفَعُهُ  
 ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو (اللہ تعالیٰ) کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

”ہم ان سب سے ضرور سوال کریں گے اس چیز کے بارے میں جو وہ عمل کرتے تھے۔“  
 (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں، اس سے مراد لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ پڑھنا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے لیث نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

عبداللہ بن ادریس نے اسے لیث بن ابوسلم کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے اس کے ”مرفوع“ ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

**3052** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَامٍ عَنْ  
عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
متن حدیث: اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ)  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
مذہب فقہاء: وَقَدْ رَوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَفْسِيرِ هَذِهِ الْآيَةِ (إِنَّ فِي ذَلِكَ لآيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِينَ)  
قَالَ لِّلْمُتَفَرِّسِينَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”مومن کی فراست سے بچو کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک اس میں دانشوروں کے لیے نشانیاں ہیں۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے اس کی تفسیر میں یہ بات بیان کی ہے: اس آیت ”بے شک اس میں دانشوروں کے لیے نشانیاں ہیں“ سے مراد یہ ہے وہ لوگ جو فراست رکھتے ہیں۔

## باب وَمِنْ سُورَةِ النَّحْلِ

## باب 17: سورہ نحل سے متعلق روایات

**3053** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**متن حدیث:** أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحَسَّبُ بِمِثْلِهِنَّ فِي صَلَاةِ السَّحْرِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْسٌ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَيُسَبِّحُ اللَّهُ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ (يَتَفَيَّأُ ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِينِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلَّهِ وَهُمْ دَاخِرُونَ) الْآيَةَ كُلَّهَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ

﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، ظہر سے پہلے اور زوال

ہو جانے کے بعد چار رکعت اسی طرح شمار کی جاتی ہیں۔ جس طرح اتنی رکعات تہجد کی نماز میں ادا کی ہوں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس وقت میں ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کر رہی ہوتی ہے۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے یہ آیت تلاوت کی:

”ان کا سایہ اللہ کی بارگاہ میں سجدہ کرنے کے لیے دائیں اور بائیں جھک رہا ہوتا ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پوری آیت تلاوت فرمائی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف علی بن عاصم نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے

طور پر جانتے ہیں۔

**3054** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عِيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ قَالَ

**متن حدیث:** لَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ أُصِيبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُونَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِينَ سِتَّةٌ فِيهِمْ

حَمْرَةَ فَمَتَّلُوا بِهِمْ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَيْنَ أَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هَذَا لَنْ رَبِّينَا عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِينَ) فَقَالَ رَجُلٌ لَا

قُرَيْشٍ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً

**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي بْنِ كَعْبٍ

﴿﴾ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب غزوہ اُحد کے موقع پر انصار کے 64 افراد شہید ہوئے اور

3053۔ اخرجہ ابن حبیب ص (۳۸۰)، حدیث (۲۴)۔

3054۔ اخرجہ عبد اللہ بن احمد (۱۳۵/۵)۔

مہاجرین کے چھ افراد شہید ہوئے جن میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے تو (کفار) نے ان کا مثلہ کیا تھا تو انصار نے یہ کہا، اگر اب کبھی ہمارا ان سے سامنا ہوا تو ہم انہیں اس سے ڈگنی سزا دیں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب فتح مکہ کا موقع آیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔  
 ”اگر تم نے بدلہ لینا ہے تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی تمہارے ساتھ زیادتی کی گئی ہے اور اگر تم صبر سے کام لو تو یہ (صبر کرنا) صبر کرنے والوں کے لیے زیادہ بہتر ہے۔“

ایک شخص نے یہ کہا، آج کے بعد قریش نہیں رہیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار آدمیوں کے علاوہ اور کسی کو قتل نہیں کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

### باب وَمِنْ سُورَةِ يَسِيٍّ اسْرَائِيلَ

### باب 18: سورہ بنی اسرائیل سے متعلق روایات

**3055** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثٍ: حِينَ أُسْرِيَ بِي لَقِيتُ مُوسَى قَالَ فَفَعَنْتَهُ فَإِذَا رَجُلٌ حَسِبْتُهُ قَالَ مُضْطَرِبٌ رَجُلُ الرَّأْسِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنْوَةَ قَالَ وَلَقِيتُ عِيسَى قَالَ فَفَعَنْتَهُ قَالَ رَبْعَةُ أَحْمَرٌ كَأَنَّمَا خَرَجَ مِنْ دِيمَاسٍ يَعْنِي الْحَمَّامَ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ وَأَنَا أَشْبَهُ وَكِدِهِ بِهِ قَالَ وَأَتَيْتُ بِإِنَانَيْنِ أَحَدُهُمَا كَبَنٌ وَالْآخَرُ خَمْرٌ فَقِيلَ لِي خُذْ أَيُّهُمَا شِئْتَ فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ فَشَرِبْتُهُ فَقِيلَ لِي هَدَيْتَ لِلْفِطْرَةِ أَوْ أَصَبْتَ الْفِطْرَةَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ أُمَّتَكَ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب مجھے معراج کروائی گئی تو میری ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان کیا کہ وہ ایک ایسے شخص ہیں (راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے روایت میں یہ الفاظ ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کے سر کے بال گھنگھریالے تھے یوں جیسے وہ شنواءہ قبیلے کے فرد ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری ملاقات حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا حلیہ بیان فرمایا: وہ درمیانے قد کے مالک اور سرخ رنگ کے مالک تھے یوں جیسے وہ ابھی ”دیماس“ سے باہر آئے ہوں (راوی

3055۔ اخرجه البخاری (۴۹۳/۶، ۴۹۴): کتاب احادیث الانبیاء: باب: قول اللہ تعالیٰ: (و هل ائتک حدیث موسیٰ) (طہ: ۹)، حدیث (۳۲۹۴) و اطرافہ من (۴۳۲۷، ۴۷۰۹، ۵۵۷۶، ۵۶۰۳) و مسلم (۵۳۱/۱ - الاپی): کتاب الایمان: باب: الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السموات و فرض الصلوات، حدیث (۱۶۸/۲۷۲)، و مسلم، حدیث (۱۶۸/۹۲)، و النسائی (۳۱۲/۸): کتاب الاشریة: باب: منزلة العیمر، حدیث (۵۶۵۷)، و الدارمی (۱۱۰/۲): کتاب الاشریة: باب: ما جاء فی العیمر، واحد (۵۱۲، ۲۸۱/۲)

کہتے ہیں) یعنی حمام سے۔

(نبی اکرم ﷺ) نے ارشاد فرمایا: میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان کی اولاد میں سب سے زیادہ ان سے مشابہت رکھتا ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی، میرے سامنے دو برتن لائے گئے جن میں سے ایک میں دودھ تھا اور دوسرے میں شراب تھی مجھ سے کہا گیا: آپ ان دونوں میں سے جسے چاہیں حاصل کر لیں تو میں نے دودھ کو لیا اور اس کو پی لیا، تو یہ کہا گیا: آپ کی فطرت کی طرف رہنمائی کی گئی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) آپ فطرت تک پہنچ گئے اگر آپ شراب لیتے تو آپ کی امت گمراہی کا شکار ہو جاتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3056** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أتَى بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرَى بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ

فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ أَيْمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ مِنْهُ قَالَ فَارْقَضَ عَرَقًا

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کو جس رات معراج کے لیے لے جایا گیا، تو اس وقت

آپ ﷺ کی خدمت میں براق لایا گیا جس میں لگام بھی پڑی ہوئی تھی اور اس پر زین بھی رکھی ہوئی تھی۔ اس نے آپ ﷺ کے سامنے شوخی کی، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے کہا: کیا تم حضرت محمد ﷺ کے ساتھ اس طرح کر رہے ہو؟ تم پر ایسا کوئی شخص سوار نہیں ہوا، جو ان سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں معزز ہو۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو اسے (یعنی براق کو) پسینہ آ گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرزاق نامی راوی کی نقل کردہ روایت

کے طور پر جانتے ہیں۔

**3057** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو تَمِيْلَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ جُنَادَةَ عَنِ ابْنِ

بُرَيْدَةَ عَنِ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيلُ بِأَصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهِ الْحَجَرَ وَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب ہم بیت

المقدس پہنچے تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کیا اور اس کے ذریعے پتھر میں سوراخ کر کے اس کے ذریعے براق کو باندھ دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3058** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

3056۔ اخرجہ احمد (۱/۶۶۳)، و عبد بن حمید ص (۳۰۷)، حدیث (۱۱۸۵)۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا كَذَّبْتَنِي قُرَيْشٌ قُمْتُ فِي الْحِجْرِ فَجَلَى اللَّهُ لِي بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِي ذَرٍّ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب قریش نے میری بات کو جھٹلایا تو میں حلیم میں کھڑا ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کر دیا اور میں ان لوگوں کو اس کی نشانیاں بتانے لگا اور میں اس وقت اس کی طرف دیکھ رہا تھا (یعنی بیت المقدس کو دیکھ رہا تھا)۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ احادیث منقول ہیں۔

3059 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

متن حدیث: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ) قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أَرَاهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِي بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ (وَالشَّجْرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ) هِيَ شَجْرَةُ الزَّقُومِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرماتے ہیں: ”اور ہم نے تمہیں جو خواب دکھائے وہ لوگوں کے لیے آزمائش تھے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہری آنکھ کے ساتھ خواب دیکھنا ہے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیت المقدس تک لے جایا گیا۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”اور وہ درخت قرآن میں جس پر لعنت کی گئی ہے“

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) یہ زقوم کا درخت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3058- اخرجه البخاری (۲۳۱/۷): کتاب مناقب الانصار: باب: حدیث الاسراء و قول اللہ تعالیٰ: (سبحن الذی اسرى بعبدہ لیلًا) (الاسراء: ۱)، حدیث (۳۸۸۶)، و طرف من (۴۷۱۰)، و مسلم (۵۳۵/۱ - الابن): کتاب الایمان: باب: ذکر السیح ابن مریم و السیح الدجال، حدیث (۱۷۰/۲۷۶)، و احد (۳۷۷/۳).

3059- اخرجه البخاری (۲۵۰/۸): کتاب التفسیر: باب: (و ما جعلنا اریا التي اریک الا فتنة للناس)، (الاسراء: ۶۰)، حدیث (۴۷۱۶) و طرفه من (۶۶۱۳)، و احد (۲۲۱/۱).

3060 سند حدیث: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ أَسْبَاطِ بْنِ مُحَمَّدٍ قُرَشِيُّ كُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَقُرْآنَ الْفَجْرِ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا) قَالَ تَشْهَدُهُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

”اور فجر کے وقت کی تلاوت بے شک فجر کی تلاوت میں حاضری ہوتی ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس میں رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے شریک ہوتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

علی نامی راوی نے اسے ابو صالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

علی نامی راوی نے علی بن مسہر کے حوالے سے اعمش کے حوالے سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

3061 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ

السَّيِّدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (يَوْمَ نَدْعُو كُلَّ إِنْسٍ بِأَمَامِهِمْ) قَالَ

يُدْعَى أَحَدُهُمْ فَيُعْطَى كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ وَيَمْدُدُّ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُونَ ذِرَاعًا وَيَبِيضُ وَجْهَهُ وَيُجْعَلُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجٌ مِّنْ

لُؤْلُؤٍ يَتَلَاوَلُ فَيَنْطَلِقُ إِلَى أَصْحَابِهِ فَيَرُونَهُ مِنْ بَعِيدٍ فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ ائْتِنَا بِهَذَا وَبَارِكْ لَنَا فِي هَذَا حَتَّى يَأْتِيَهُمْ

فَيَقُولُ أَبْشِرُوا لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلُ هَذَا قَالَ وَأَمَّا الْكَافِرُ فَيَسْوَدُ وَجْهَهُ وَيُهْدَمُ لَهُ فِي جِسْمِهِ سِتُونَ ذِرَاعًا

عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَيَلْبَسُ تَاجًا فَيَرَاهُ أَصْحَابُهُ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا اللَّهُمَّ لَا تَأْتِنَا بِهَذَا قَالَ فَيَأْتِيَهُمْ

فَيَقُولُونَ اللَّهُمَّ أَخْزِهِ فَيَقُولُ أَبْعَدْكُمْ اللَّهُ فَإِنَّ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ مِثْلَ هَذَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَالسَّيِّدِيُّ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا: ”جس

دن ہم سب لوگوں کو ان کے امام کے ہمراہ بلائیں گے۔“



نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: کسی شخص کو بلایا جائے گا اور اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا اور اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا پھر اس کے چہرے کو روشن کیا جائے گا اور اس کے سر پر موتیوں سے بنا تاج رکھا جائے گا جو جھللا رہا ہوگا پھر وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف جائے گا تو وہ ساتھی اسے دور سے دیکھیں گے اور کہیں گے: اے اللہ! ہمیں بھی یہ عطا کر اور ہمارے لیے اس میں برکت رکھ دے، یہاں تک کہ وہ شخص ان لوگوں کے پاس آئے گا اور ان سے کہے گا: تم لوگوں کو خوشخبری ہو تم میں سے ہر شخص کو اس کی مانند ملے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جہاں تک کافر کا تعلق ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جائے گا اور اس کا جسم ساٹھ گز لمبا کر دیا جائے گا جتنا حضرت آدم علیہ السلام کا قد تھا۔ پھر اس کافر کو (عذاب والا) تاج پہنایا جائے گا اس کے ساتھی اسے دیکھیں گے تو یہ کہیں گے: ہم اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اے اللہ! تو یہ ہمیں عطا نہ کر۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: وہ شخص ان لوگوں کے پاس جائے گا تو وہ لوگ یہ کہیں گے اے اللہ! تو اسے رسوا کر دے تو وہ شخص کے گا: اللہ تعالیٰ تمہیں دور کرنے تم میں سے ہر شخص کو اس کی مانند ملے گا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ اس کے راوی سدی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے۔

**3062** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ فِي قَوْلِهِ (عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) سُئِلَ عَنْهَا قَالَ هِيَ الشَّفَاعَةُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَدَاوُدُ الزَّعْفَرِيُّ هُوَ دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ عَمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِدْرِيسَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ فرمایا ہے: ”عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں مقام محمود پر فائز کرے گا۔“

نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد شفاعت ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ اس کا راوی زعفری یہ داؤد بن یزید بن عبد اللہ ہے۔ یہ عبد اللہ بن

ادریس کا چچا ہے۔

**3063** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ

ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَحَوْلَ الْكَعْبَةِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَيَسْتُونَ

نُصْبًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَطْعَنُهَا بِمُخَصَّرَةٍ فِي يَدِهِ وَرُبَّمَا قَالَ بَعُودٌ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ

3062- اخرجہ احمد (۴/۴۴۱، ۵/۲۸، ۴/۴۴۴، ۴/۷۸)

3063- اخرجہ البخاری (۱۴/۵): کتاب الباطل: باب: هل تكسر الدنان التي فيها خير لو تعوق الزقاق ۲، حدیث (۲/۷۷۸)، الطحاوی فی

حدیث (۲/۲۸۷، ۴/۷۲۰)، م مسلم (۳/۱۴۰۸): کتاب الجهاد و السیر: باب: إزالة الاصنام من حول الكعبة، حدیث (۱۷۸۱/۸۷)، واحمد

(۱/۳۷۷)، و الحمیدی (۱/۴۶۱)، حدیث (۸۶).

الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا جَاءَ الْحَقُّ وَمَا يُبْدِي الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں داخل ہوئے تو خانہ کعبہ کے ارد گرد تین سوساٹھ بت تھے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ میں موجود چھتری کے ذریعے انہیں توڑنا شروع کیا۔ (راوی نے بعض اوقات لفظ ”عود“ استعمال کیا ہے)۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے:

”حق آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل مٹنے والی چیز ہے“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت بھی تلاوت فرمائی:

”حق آگیا اور باطل نہ تو آغاز میں کچھ کر سکتا ہے اور نہ ہی دوبارہ سے کر سکتا ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے

بھی حدیث منقول ہے۔

**3064** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ قَابُوسَ بْنِ أَبِي طَلْبِيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (وَقُلْ رَبِّ

أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں قیام پذیر تھے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل کی گئی:

”تم یہ کہو: اے میرے پروردگار! تو مجھے سچائی کی جگہ داخل کر اور سچائی کی جگہ سے نکال اور اپنی طرف سے میرا قاتل اور مددگار پیدا کر دے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3065** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَتْ قُرَيْشٌ لِيَهُودَ آعْطُونَا شَيْئًا نَسْأَلُ هَذَا الرَّجُلَ فَقَالَ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ قَالَ لَسَأَلُوهُ عَنِ

الرُّوحِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا) قَالُوا

3064- أخرجه احمد (۲۲۳/۱).

3065- أخرجه احمد (۲۰۰/۱).

أوتینا علماً كثيراً أوتينا التوراة ومن أوتى التوراة فقد أوتى خيراً كثيراً فانزلت (قل لو كان البحر مداداً  
لكلمات ربى لنفد البحر) إلى آخر الآية

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، قریش نے یہود سے کہا: تم ہمیں کوئی چیز بتاؤ! جس کے بارے  
میں ہم ان صاحب سے سوال کریں تو انہوں نے کہا: تم ان سے روح کے بارے میں دریافت کرو۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے  
روح کے بارے میں دریافت کیا: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”لوگ تم سے روح کے بارے میں دریافت کرتے ہیں، تم یہ فرما دو! روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے اور  
تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔“

تو انہوں نے کہا: ہمیں تو بہت زیادہ علم دیا گیا ہے۔ تورات دی گئی ہے اور جس شخص کو تورات دی گئی ہو اس شخص کو بہت  
زیادہ بھلائی دی گئی تو یہ آیت نازل کی گئی۔

”تم یہ فرما دو! اگر سمندر میرے پروردگار کے کلمات کے لیے سیاہی بن جائیں تو سمندر ختم ہو جائے گا۔“  
یہ آیت کے آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

3066 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرِثٍ بِالْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَيَّ عَسِيبٍ  
فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَوْ سَأَلْتُمُوهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا تَسْأَلُوهُ فَإِنَّهُ يُسْمِعُكُمْ مَا تَكْرَهُونَ فَقَالُوا لَهُ يَا  
أَبَا الْقَاسِمِ حَدِّثْنَا عَنِ الرُّوحِ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً وَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُوحَى  
إِلَيْهِ حَتَّى صَعِدَ الْوُحْيُ ثُمَّ قَالَ (الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلاً)  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ (بن مسعود رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مدینہ منورہ کے کھیت سے گزر رہا  
تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لاشی کے ذریعے ٹیک لگا کر چل رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر کچھ یہودیوں کے پاس سے ہوا۔ انہوں  
نے کہا: اگر تم ان سے سوال کرو (تو ٹھیک رہے گا) تو کسی نے کہا: تم ان سے سوال نہ کرو کیونکہ وہ تمہیں کوئی ایسا جواب دے سکتے  
ہیں جو تمہیں پسند نہ آئے، تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے ابوالقاسم! آپ ہمیں روح کے بارے میں بتائیں۔ نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر کے لیے کھڑے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سراٹھا لیا جس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو

3066. أخرجه البخاري (٢٧٠/١): كتاب العلم: باب: قوله (وما أوتيتهم من العلم الا قليلا)، حديث (١٢٥) و اطرافه من (٤٧٢١،

٧٢٩٧، ٧٤٥٦، ٧٤٦٢): كتاب صفات المنافقين و احكامهم، باب: سؤال اليهود النبي صلى الله عليه وسلم عن الروح و قوله تعالى:

(ويستلونك عن الروح) (الاسراء: ٨٥)، الآية، حديث (٢٧٩٤/٣٢)، واحد (٤٤٤/٣٨٩/١).

رہی ہے۔ جب وحی مکمل ہوگئی تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

”روح میرے پروردگار کے امر کا نتیجہ ہے اور تمہیں بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3067** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادُ

بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: يُخَشِرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةَ أَصْنَافٍ صِنْفًا مُشَاةً وَصِنْفًا رُكْبَانًا وَصِنْفًا عَلَى وَجُوهِهِمْ

قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَمْشُونَ عَلَى وَجُوهِهِمْ قَالَ إِنَّ الَّذِي أَمْشَاهُمْ عَلَى أَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلَى أَنْ يَمْشِيَهُمْ

عَلَى وَجُوهِهِمْ أَمَا إِنَّهُمْ يَتَّقُونَ بِوَجُوهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَشَوَكٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى وَهَيْبٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا

مِنْ هَذَا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن لوگوں کو تین

قسموں میں اٹھایا جائے گا، کچھ لوگ پیدل ہوں گے، کچھ سوار ہوں گے، کچھ لوگ چہروں کے بل چل رہے ہوں گے۔ عرض کی

گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ لوگ چہروں کے بل کیسے چلیں گے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ذات ان کو پاؤں کے بل

چلانے پر قدرت رکھتی ہے وہ اس بات پر بھی قدرت رکھتی ہے کہ انہیں چہروں کے بل چلائے۔ یاد رکھنا! وہ لوگ اپنے چہروں

کے ذریعے بلندی اور کانٹے سے بچ کر (چلیں گے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

وہیب نامی راوی نے طاؤس کے صاحبزادے کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

**3068** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنْكُمْ مَحْشُورُونَ رِجَالًا وَرُكْبَانًا وَتُجْرُونَ عَلَى وَجُوهِكُمْ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ بہز بن حکیم اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”تمہیں (قیامت کے دن) پیدل، سوار، چہروں کے بل چلنے کی حالت میں اٹھایا جائے گا۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

3069 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَيزِيدُ بْنُ هَارُونَ وَابُو الْوَلِيدِ وَاللَّفْظُ لَفْظُ

يزيد وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَالٍ  
متن حدیث: أَنَّ يَهُودِيَيْنِ قَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ أَذْهَبَ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ نَسْأَلُهُ فَقَالَ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ فَإِنَّهُ إِنْ  
سَمِعَهَا تَقُولُ نَبِيٌّ كَأَنَّ لَهُ أَرْبَعَةَ أَعْيُنٍ فَآتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَاهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَقَدْ  
آتَيْنَا مُوسَى تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوا وَلَا  
تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى سُلْطَانٍ فَيَقْتُلَهُ وَلَا  
تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْدِفُوا مُحْصَنَةً وَلَا تَفْرُوا مِنَ الزَّحْفِ شَكَّ شُعْبَةَ وَعَلَيْكُمْ يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ خَاصَّةً لَا تَعْدُوا فِي  
السَّبِّ فَقَبْلًا يَدِيهِ وَرِجْلِيهِ وَقَالَ نَشَهُدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُسَلِّمَا قَالَا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا اللَّهَ أَنْ لَا يَزَالَ  
فِي ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ أَسْلَمْنَا أَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُودُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: دو یہودیوں میں سے ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا: تم  
ہمارے ساتھ ان نبی کے پاس چلو، تاکہ ہم ان سے سوال کریں تو اس نے کہا: تم نبی نہ کہو، کیونکہ اگر انہوں نے اس بات کو سن لیا  
کہ تم نے انہیں ”نبی“ کہا ہے تو وہ خوشی سے پھیل جائیں گے۔ پھر وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان  
دونوں نے نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔  
”اور ہم نے موسیٰ کو نو واضح نشانیاں عطا کی تھیں۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اس سے مراد یہ احکام ہیں) تم کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ، تم زنا نہ کرو، تم اس شخص کو قتل نہ  
کرو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے، البتہ حق کا معاملہ مختلف ہے، تم چوری نہ کرو، تم جادو نہ کرو، تم کسی بے گناہ کو قتل کروانے  
کے لیے حاکم کے پاس نہ لے جاؤ، تم سود نہ کھاؤ، تم کسی پاکدامن عورت پر زنا کا الزام نہ لگاؤ، دشمن سے مقابلے کے وقت تم راہ  
فرار اختیار نہ کرو۔

شعبہ نامی راوی کو یہ شک ہے (شاید روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں)

اے یہودیوں کے گروہ! تمہارے لیے یہ خاص حکم ہے کہ تم ہفتے کے دن کے بارے میں زیادتی نہ کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں: تو ان دونوں نے نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں اور پاؤں کو بوسہ دیا اور ان دونوں نے یہ عرض کی: ہم یہ  
گواہی دیتے ہیں، آپ واقعی ہی نبی ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر تم دونوں اسلام قبول کیوں نہیں کرتے؟ ان  
دونوں نے کہا: حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تھی: نبی ہمیشہ ان کی اولاد میں آئے۔ ہمیں یہ اندیشہ ہے؟ اگر ہم نے  
اسلام قبول کر لیا تو یہودی ہمیں قتل کر دیں گے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3070 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٌ وَلَمْ يَذْكُرْ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهَشِيمٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ  
 متن حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ) قَالَ نَزَلَتْ بِمَكَّةَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ سَبَّهُ الْمُشْرِكُونَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ)  
 فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ (وَلَا تُخَافُ بِهَا) عَنْ أَصْحَابِكَ بَانَ تَسْمِعُهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا عَنكَ  
 الْقُرْآنَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے، وہ فرماتے ہیں: یہ آیت  
 ”اور تم اپنی نماز میں اپنی آواز زیادہ بلند نہ کرو اور بالکل پست بھی نہ رکھو۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بلند آواز میں قرآن کی تلاوت کرتے  
 تھے تو مشرکین قرآن کو ”اسے نازل کرنے والی اور لانے والی ذات کو برا کہا کرتے تھے“۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔  
 ”تم بلند آواز میں تلاوت نہ کرو۔“

یعنی ایسا نہ ہو کہ اس کے جواب میں وہ لوگ قرآن کو اسے نازل کرنے والے کو اور اس کے لانے والے کو برا کہیں (اور یہ  
 حکم بھی نازل کیا)

”اور تم بالکل پست بھی نہ رکھو۔“

یعنی ایسا نہ ہو کہ تم اپنے ساتھیوں کو بھی تلاوت نہ سنا سکو۔ (اتنی آواز رکھو) کہ وہ تم سے قرآن سیکھ سکیں۔  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3071 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

متن حدیث: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافُ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا) قَالَ  
 نَزَلَتْ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ فَكَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ فَكَانَ  
 الْمُشْرِكُونَ إِذَا سَمِعُوهُ شَتَمُوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَمَنْ جَاءَ بِهِ فَقَالَ اللَّهُ لِنَبِيِّهِ (وَلَا تَجْهَرُ بِصَلَاتِكَ) أَيْ  
 بِقِرَائَتِكَ فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ (وَلَا تُخَافُ بِهَا) عَنْ أَصْحَابِكَ (وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا)  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”اور تم اپنی تلاوت کو اتنا بلند نہ کرو اور اسے بالکل پست بھی نہ رکھو بلکہ درمیان کاراستہ اختیار کرو۔“

3070- اخرجه البخاری (۲۰۷/۸): کتاب التفسیر: باب: (ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها) (الاسراء: ۱۱۰)، حدیث (۴۷۲۲)، واطرافه  
 فی (۷۴۹۰، ۷۵۲۵، ۷۵۴۷)، و مسلم (۳۳۶/۲- الابی): کتاب الصلاة: باب: التوسط من القراءة في الصلاة الجهرية بين الجهر والاسرار اذا  
 خاف من الجهر البفسدة، حدیث (۴۴۶/۱۴۵)، و النسائی (۱۷۸، ۱۷۷/۲): کتاب الافتتاح: باب: قوله عزوجل (ولا تجهر بصلاتك ولا  
 تخافت بها) (الاسراء: ۱۱۰)، حدیث (۱۰۱۱، ۱۰۱۲)، و احمد (۲۳۱/۱، ۲۱۵)، و ابن خزيمة (۳۹/۳)، حدیث (۱۵۸۷).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں روپوشی کی زندگی گزار رہے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تھے تو بلند آواز سے قرآن کی تلاوت کرتے تھے۔ مشرکین جب یہ تلاوت سنتے تھے تو وہ قرآن کو اسے نازل کرنے والے کو اور اسے لے کر آنے والے کو برا کہا کرتے تھے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ حکم دیا کہ تم تلاوت اتنی بلند آواز میں نہ کرو کہ وہ مشرکین کو سنائی دے اور وہ قرآن کو برا کہیں اور اس کو بالکل پست بھی نہ رکھو کہ تمہارے ساتھیوں تک نہ پہنچے بلکہ تم درمیان کاراستہ اختیار کرو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3072 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زُرِّ بْنِ

حُبَيْشٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِحَدِيثَةِ ابْنِ الْيَمَانِ أَصَلَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ لَا قُلْتُ بَلَى قَالَ أَنْتَ تَقُولُ ذَاكَ يَا أَصْلَحُ بِمَ تَقُولُ ذَلِكَ قُلْتُ بِالْقُرْآنِ بَيْنِي وَبَيْنَكَ الْقُرْآنُ فَقَالَ حَدِيثَةٌ مِنْ أَحْتَجَّ بِالْقُرْآنِ فَقَدْ أَفْلَحَ قَالَ سُفْيَانُ يَقُولُ فَقَدْ أَحْتَجَّ وَرُبَّمَا قَالَ قَدْ فَلَاحَ فَقَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَعَى بَعْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى) قَالَ أَفْتَرَاهُ صَلَّى فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ لَوْ صَلَّى فِيهِ لَكُنَيْتُ عَلَيْكُمْ الصَّلَاةَ فِيهِ كَمَا كُنَيْتُ الصَّلَاةَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ حَدِيثَةٌ أَنْبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَابَّةٍ طَوِيلَةٍ الظَّهْرِ مَمْدُودَةٍ هَكَذَا خَطْوُهُ مَدُّ بَصْرِهِ فَمَا زَايَلَا ظَهَرَ الْبَرَاقِ حَتَّى رَأَى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَوَعَدَ الْأَخِرَةَ أَجْمَعَ ثُمَّ رَجَعَا عَوْدَهُمَا عَلَى بَدْنِهِمَا قَالَ وَيَتَحَدَّثُونَ أَنَّهُ رَبَطَهُ لِمَ أَيَفِرُّ مِنْهُ وَإِنَّمَا سَخَّرَهُ لَهُ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس میں کوئی نماز ادا کی ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں۔ میں نے کہا: جی ہاں کی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ارے او گنجے! کیا تم یہ بات کہہ رہے ہو؟ تم کس بنیاد پر یہ بات کہتے ہو؟ میں نے جواب دیا: قرآن کی دلیل کے ساتھ میرے اور آپ کے درمیان (فیصلہ کرنے والی چیز) قرآن ہے تو حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص قرآن سے دلیل پیش کرتا ہے وہ واقعی دلیل پیش کرتا ہے۔

(یہاں راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں)

وہ کامیاب ہو جاتا ہے تو زر بن حبیش نے کہا (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”پاک ہے وہ ذات جو اپنے خاص بندے کو رات کے کچھ حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئی۔“

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اس میں یہ ذکر ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہاں نماز بھی ادا کی تھی؟ میں نے جواب دیا:

3072۔ اخرجہ احمد (۳۸۷/۵، ۳۹۰، ۳۹۲، ۳۹۴)، والحبیدی (۲۱۳/۱)، حدیث (۴۴۸)۔

نہیں۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں نماز ادا کی ہوتی، تو تم پر بھی اس (بیت المقدس) میں نماز پڑھنا لازم ہو جاتا، جس طرح مسجد حرام میں نماز پڑھنا لازم ہے۔ پھر حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک لمبی پیٹھ والا جانور لایا گیا، جو اتنا لمبا تھا اور جہاں تک نظر جاتی تھی وہاں اس کا ایک قدم ہوتا تھا۔ پھر وہ دونوں حضرات یعنی (حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) براق کی پشت پر رہے، یہاں تک کہ ان دونوں نے جنت، جہنم اور آخرت میں جن چیزوں کا وعدہ کیا گیا ہے ”ان سب کو دیکھ لیا“ پھر یہ دونوں واپس تشریف لے آئے، تو ان کی واپسی بھی اسی طرح تھی جیسے وہ دونوں گئے تھے۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: لوگ یہ کہتے ہیں، (حضرت جبرائیل علیہ السلام نے یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) نے اسے باندھ دیا تھا تو ایسا کیوں کرنا تھا۔ کیا وہ انہیں چھوڑ کر بھاگ جاتا؟ جبکہ غیب اور شہادت کا علم رکھنے والی ذات نے اس جانور کو ان کے لیے مسخر کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3073 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍو حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبَيْدِي لِيَوْمِ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحَتَّ لِوَأْتِي وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَيَفْزَعُ النَّاسُ ثَلَاثَ فَرَعَاتٍ فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ أَنْتَ أَبُو آدَمَ فَاشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ فَيَقُولُ إِنِّي أَذْنَبْتُ ذَنْبًا أَهْبَطْتُ مِنْهُ إِلَى الْأَرْضِ وَلَكِنْ اتُّوا نُوحًا فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُ إِنِّي دَعَوْتُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَعْوَةً فَأَهْلِكُوا وَلَكِنْ أَذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ فَيَقُولُ إِنِّي كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذِبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَذِبَةٌ إِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِينِ اللَّهِ وَلَكِنْ اتُّوا مُوسَى فَيَأْتُونَ مُوسَى فَيَقُولُ إِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلَكِنْ اتُّوا عِيسَى فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ إِنِّي عُذْتُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَكِنْ اتُّوا مُحَمَّدًا قَالَ فَيَأْتُونَنِي فَأَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ قَالَ قَالَ أَنَسُ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخَذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأَقْعَقُهَا فَيَقَالُ مَنْ هَذَا فَيَقَالُ مُحَمَّدٌ فَيَفْتَحُونَ لِي وَيَرْجَحُونَ بِي فَيَقُولُونَ مَرَحَبًا فَأَخِرُ سَاجِدًا فَيُلْهِمُنِي اللَّهُ مِنَ الشَّاءِ وَالْحَمْدِ فَيَقَالُ لِي ارْقِعْ رَأْسَكَ وَسَلْ تَعْطُ وَاشْفَعْ تُشْفَعُ وَقُلْ يُسْمَعُ لِقَوْلِكَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ الَّذِي قَالَ اللَّهُ (عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا) قَالَ سُفْيَانُ لَيْسَ عَنْ أَنَسٍ إِلَّا هَذِهِ الْكَلِمَةُ فَأَخَذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَأَقْعَقُهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن میں



تمام اولاد آدم ﷺ کا سردار ہوں گا اور میں یہ بات ضرور کے طور پر نہیں کہہ رہا میرے ہاتھ میں ”لواء الحمد“ ہوگا اور یہ بات ضرور کے طور پر نہیں کہہ رہا اس دن ہر ایک نبی حضرت آدم ﷺ اور ان کے علاوہ ہر نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور میں وہ سب سے پہلا فرد ہوں گا جس کے لیے زمین کشتن کیا جائے گا اور یہ بات ضرور کے طور پر نہیں کہہ رہا۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا: لوگ میں مرتبہ گھبراہٹ کا شکار ہوں گے تو وہ حضرت آدم ﷺ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ ہمارے والد ہیں۔ آپ خدا کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کیجئے تو حضرت آدم ﷺ یہ کہیں گے: مجھ سے ایک ذنب بزرگ ہوا جس کی وجہ سے مجھے زمین پر اتار دیا گیا، تم لوگ حضرت نوح ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت نوح ﷺ کے پاس آئیں گے تو وہ یہ کہیں گے، میں نے روئے زمین والوں کے لیے دعائے ضرر کی جس کی وجہ سے وہ ہلاکت کا شکار ہو گئے، تم لوگ حضرت ابراہیم ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ حضرت ابراہیم ﷺ کے پاس جائیں گے تو وہ کہیں گے، میں نے تین مرتبہ خلاف واقعہ بات کی تھی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: حضرت ابراہیم ﷺ نے جو خلاف واقعہ بات کی تھی اس کے ذریعے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے دین کی تائید کی تھی (حضرت ابراہیم ﷺ یہ کہیں گے) تم لوگ حضرت موسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ تو لوگ حضرت موسیٰ ﷺ کے پاس آئیں گے۔ وہ یہ کہیں گے: میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا تم لوگ حضرت عیسیٰ ﷺ کے پاس جاؤ۔ وہ لوگ حضرت عیسیٰ ﷺ کے پاس آئیں گے تو وہ یہ کہیں گے: اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میری عبادت شروع ہو گئی تھی تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ!

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: وہ لوگ میرے پاس آئیں گے اور میں انہیں ساتھ لے کر چل پڑوں گا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ منظر آج بھی میری نگاہ میں ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت کے دروازے کی کنڈی پکڑ کر اسے کھٹکھاؤں گا تو دریافت کیا جائے گا: کون صاحب ہیں؟ تو جواب دیا جائے گا حضرت محمد ﷺ ہیں تو وہ لوگ میرے لیے دروازہ کھول دیں گے اور مجھے خوش آمدید کہیں گے۔ وہ لوگ کہیں گے آپ کو خوش آمدید ہے تو اس وقت میں جہدے میں چلا جاؤں گا اس وقت اللہ تعالیٰ حمد و ثناء کے الفاظ مجھے الہام کرے گا اور مجھ سے یہ کہا جائے گا: تم اپنا سراٹھاؤ! مانگو دیا جائے گا شفاعت کرو! قبول کی جائے گی اور تمہاری بات کو سنا جائے گا۔ یہ وہی ”مقام محمود“ ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”معتزرتب تمہارا پروردگار تمہیں۔ مقام محمود پر فائز کرے گا۔“

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صرف یہ والا جملہ منقول ہے۔

”میں جنت کے دروازے کی کنڈی پکڑ کر اسے کھٹکھاؤں گا۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض راویوں نے اس حدیث کو ابو بصرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

## باب وَمِنْ سُورَةِ الْكَهْفِ

## باب 19: باب سورہ کہف سے متعلق روایات

3074 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

مُتَّحِدٍ حَدِيثٌ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنَّ نَوْفًا الْبِكَالِيَّ يَزْعُمُ أَنَّ مُوسَى صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَيْسَ بِمُوسَى صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ كَذَبَ عَدُوُّ اللَّهِ سَمِعْتُ أَبِي بَنَ كَعْبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: قَامَ مُوسَى خَطِيئًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ أَيُّ رَبِّ فَكَيْفَ لِي بِهِ فَقَالَ لَهُ أَحْمَلُ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَحَيْثُ تَفَقَّدَ الْحُوتَ فَهُوَ ثُمَّ فَاَنْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَهُ فَتَاهُ وَهُوَ يُوْشِعُ بَنُ نُونٍ فَجَعَلَ مُوسَى حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَاَنْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاهُ يَمْشِيَانِ حَتَّى آتَا الصَّخْرَةَ فَرَقَدَ مُوسَى وَفَتَاهُ فَاضْطَرَبَ الْحُوتُ فِي الْمِكْتَلِ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمِكْتَلِ فَسَقَطَ فِي الْبَحْرِ قَالَ وَأَمْسَكَ اللَّهُ عَنْهُ جَرِيَةَ الْمَاءِ حَتَّى كَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَكَانَ لِلْحُوتِ سَرِيًّا وَكَانَ لِمُوسَى وَلِفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بِقِيَّةٍ يَوْمَهُمَا وَلِيْلَتَهُمَا وَنُتِيَ صَاحِبُ مُوسَى أَنْ يُخْبِرَهُ فَلَمَّا أَصْبَحَ مُوسَى قَالَ لِفَتَاهُ (إِنَّا عَدَانَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا) قَالَ وَلَمْ يَنْصَبْ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمْرٌ بِهِ قَالَ (أَرَأَيْتَ إِذْ أَوْتِنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنسَانِيهِ إِلَّا الشَّيْطَانُ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ عَجَبًا) قَالَ مُوسَى (ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدًّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا) قَالَ يَقْضَانِ آثَارَهُمَا قَالَ سُفْيَانُ يَزْعُمُ نَاسٌ أَنَّ تِلْكَ الصَّخْرَةَ عِنْدَهَا عَيْنُ الْحَيَاةِ وَلَا يُصِيبُ مَا وَهَا مَيِّتًا إِلَّا عَاشَ قَالَ وَكَانَ الْحُوتُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَمَّا فِطَرَ عَلَيْهِ الْمَاءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّ آثَارَهُمَا حَتَّى آتَا الصَّخْرَةَ فَرَأَى رَجُلًا مُسَجِّيَ عَلَيْهِ بِشُوبٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ مُوسَى فَقَالَ أَنِّي بِأَرْضِكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُوسَى قَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا مُوسَى إِنَّكَ عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَكَ لَا أَعْلَمُهُ وَأَنَا عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ فَقَالَ مُوسَى (هَلْ أَتَبَعَكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَى مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا) قَالَ لَهُ الْخَضِرُ (فَإِنْ أَتَبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا) قَالَ نَعَمْ فَانْطَلَقَ الْخَضِرُ وَمُوسَى يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمَاهُمَا أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعَرَفُوا الْخَضِرَ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنَ الْأَوْاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا (لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ

3074- أخرجه البخاري (٢٠٢/١): كتاب العلم: باب: ما ذكر من ذهاب موسى صلى الله عليه وسلم في البحر إلى الخضر- حديث

(٧٤)، واطرافه من (١٢٢، ٧٨، ٢٢٦٧، ٢٧٢٨، ٣٢٧٨، ٣٤٠٠، ٣٤٠١، ٣٤٢٥، ٤٧٢٦، ٤٧٢٧، ٤٧٢٨، ٦٦٧٢، ٧٤٧٨، ١٨٤٧/٤):

كتاب الفضائل: باب: من فضائل الخضر عليه السلام، حديث (٢٣٨٠/١٧٠)، و ابوداؤد (٦٤٠/٢): كتاب السنة: باب: من القدر، حديث

(٤٧٠٧)، و احمد (١١٩/١١٨، ١١٦، ١٢١)، عبد الله بن احمد (١٢٢، ١١٨/٥)، و عبد بن حميد ص (٨٧)، حديث (١٦٩).

شَيْنًا امْرَأًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لَا تَأْخُذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا  
ثُمَّ خَرَجَا مِنَ السَّفِينَةِ فَيُنَبِّئُهُمَا هَمَّا يَمْشِيَانِ عَلَى السَّاحِلِ وَإِذَا غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ فَآخِذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ  
فَأَقْبَلَهُ بِيَدِهِ فَقَتَلَهُ قَالَ لَهُ مُوسَى (أَقْتُلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ لَقَدْ جِئْتَ شَيْنًا نَكِرًا قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ  
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا) قَالَ وَهَلِدِهِ أَشَدُّ مِنَ الْأُولَى (قَالَ إِنْ سَأَلْتِكَ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَهَا فَلَا تُصَاحِبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ  
لُدُنِي عُذْرًا فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا آتَىٰ أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطَعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ  
يُنْقَضَ) يَقُولُ مَائِلٌ فَقَالَ الْخَضِرُ هَكَذَا (فَأَقَامَهُ) فَقَالَ لَهُ مُوسَى قَوْمٌ آتَيْنَاهُمْ فَلَمْ يُضَيِّفُونَا وَلَمْ  
يُطْعِمُونَا (كَلِمَاتٌ لَاتُخَذَتِ عَلَيْهِمْ أَجْرًا) قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَنِي وَبَيْنِكَ سَائِيكَ بِتَاوِيلٍ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ  
صَبْرًا) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوِ دِدْنَا أَنَّهُ كَانَ صَبَرَ حَتَّى يَقْضَىٰ عَلَيْنَا مِنْ  
أَخْبَارِهِمَا قَالَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأُولَى كَانَتْ مِنْ مُوسَى نَسِيَانٌ قَالَ وَجَاءَ عُصْفُورٌ  
حَتَّى وَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ ثُمَّ نَقَرَ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ لَهُ الْخَضِرُ مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا مِثْلُ  
مَا نَقَصَ هَذَا الْعُصْفُورُ مِنَ الْبَحْرِ

آثار صحابہ: قال سعيد بن جبیر وكان يعنى ابن عباس يقرأ وكان امامهم ملك يأخذ كل سفينة صالحة  
غصبا وكان يقرأ وأما الغلام فكان كافرا

حکم حدیث: قال أبو عیسی: هذا حدیث حسن صحیح

اسناد دیگر: ورواه الزهري عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن ابن عباس عن أبي بن كعب عن النبي  
صلى الله عليه وسلم وقد رواه أبو اسحق الهمداني عن سعيد بن جبیر عن ابن عباس عن أبي بن كعب عن  
النبي صلى الله عليه وسلم

قال أبو عیسی: سمعت أبا مزاحم السمرقندي يقول سمعت علي بن المديني يقول حججت  
حجة وليس لي همّة إلا أن أسمع من سفيان يذكر في هذا الحديث الخبر حتى سمعته يقول حدثنا عمرو  
بن دينار وقد كنت سمعت هذا من سفيان من قبل ذلك ولم يذكر فيه الخبر

◀◀ سعيد بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہا، نوح بکالی یہ بیان کرتا ہے،  
بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ والے حضرت موسیٰ نہیں تھے، جو حضرت خضر رضی اللہ عنہ سے ملنے گئے تھے تو  
حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے دشمن نے غلط کہا ہے۔ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرنے  
ہوئے سنا ہے وہ یہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی  
اسرائیل میں خطبہ دے رہے تھے تو ان سے دریافت کیا گیا: کون شخص سب سے زیادہ علم رکھتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں سب  
سے زیادہ علم رکھتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب کیا کہ انہوں نے اس بات کے علم کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کیوں نہیں کی؟  
اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی: میرا ایک بندہ ایسا ہے جو دو سمندروں کے ملنے کی جگہ موجود ہے اس کے پاس تم سے زیادہ علم

ہے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! میں اس تک کیسے پہنچوں؟ اللہ تعالیٰ نے ان سے فرمایا: تم ایک برتن میں مچھلی لو! جس جگہ پر تم مچھلی کو کھودو گے وہ بندہ وہیں ہوگا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام چل پڑے ان کے ساتھ ایک نوجوان ساتھی بھی تھے جو حضرت یوشع بن نون علیہ السلام تھے۔ ایک قول کے مطابق ان کا نام یوسع تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مچھلی اس برتن کے اندر موجود رہی وہ اور ان کے ساتھی چلتے رہے، یہاں تک کہ یہ دونوں حضرات ایک چٹان کے پاس آئے وہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی سو گئے۔ اس دوران مچھلی نے اس برتن میں حرکت کی اور برتن سے نکل کر سمندر میں گر گئی۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے پانی کے بہاؤ کو روک دیا یہاں تک کہ وہ ایک طاق کی مانند ہو گیا اور مچھلی کے لیے راستہ بن گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی (دریا کی صورتحال پر) بہت حیران ہوئے۔ پھر یہ دونوں حضرات اس دن کے بقیہ حصے میں اور اس کے بعد والی رات میں چلتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھی کو یہ بات بھلا دی گئی کہ وہ انہیں بتائیں (مچھلی اب برتن میں موجود نہیں ہے) اگلے دن صبح کے وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی سے یہ کہا: تم ہمارے کھانے کا سامان لے آؤ! ہمیں اس سفر کے دوران کافی تھکاوٹ ہو گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تھکاوٹ کا احساس اس وقت تک نہیں ہوا تھا جب تک وہ اس جگہ سے آگے نہیں نکل گئے تھے جس کے بارے میں انہیں حکم دیا گیا تھا تو ان کے ساتھی نے کہا (یہ الفاظ قرآن کے ہیں)

”اس نے کہا: آپ نے ملاحظہ فرمایا؟ جب ہم چٹان کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی کو بھول گیا تھا اور شیطان نے مجھے یہ بات بھلا دی تھی کہ (میں اس کا تذکرہ کروں یا میں اسے یاد رکھوں) اور مچھلی نے سمندر میں حیرت انگیز طریقے سے ایک راستہ بنا لیا تھا۔“

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا (اس کا ذکر قرآن میں ان الفاظ میں ہے)

”وہی تو ہم چاہتے تھے پھر یہ دونوں اپنے نشان قدم پر واپس لوٹے“

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر یہ دونوں حضرات اپنے نشان قدم پر واپس آئے۔

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، لوگ یہ کہتے ہیں: اس چٹان کے پاس آب حیات کا چشمہ ہے۔ اس کا پانی جس

مردے کو لگتا ہے وہ زندہ ہو جاتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی بیان کی ہے، اس مچھلی کا کچھ حصہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کھا چکے تھے لیکن جب اس پر اس پانی کے قطرے پکائے گئے تو وہ زندہ ہو گئی۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر یہ دونوں حضرات اٹھے قدموں واپس چلتے ہوئے اس چٹان کے پاس آئے تو وہاں انہوں نے ایک شخص کو دیکھا جس نے اپنے اوپر چادر اوڑھی ہوئی تھی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اسے سلام کیا تو وہ بولا: اس جگہ پر سلام کہاں سے آگیا؟ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔ اس نے دریافت کیا: بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے حضرت موسیٰ علیہ السلام؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو وہ بولا: اے حضرت موسیٰ علیہ السلام! آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم عطا کیا گیا ہے جس سے میں واقف نہیں ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسا علم عطا کیا گیا ہے جس کے بارے میں آپ نہیں جانتے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

”کیا میں آپ کی پیروی کر سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے بھی وہ علم سکھائیں جس کی طرف اللہ تعالیٰ نے آپ کی رہنمائی فرمائی ہے، تو اس نے کہا تم میرے ساتھ صبر سے کام نہیں لے سکو گے اور تم ایسی چیز کے بارے میں صبر کر بھی کیسے سکتے ہو؟ جس کے بارے میں آپ کو علم ہی نہ ہو، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: آپ مجھے صبر کرنے والا پائیں گے، اگر اللہ نے چاہا اور میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔“

تو حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا:

”اگر آپ میرے ساتھ رہنا چاہتے ہیں، تو آپ مجھ سے ایسی کسی چیز کے بارے میں دریافت نہیں کریں گے، جب تک میں خود اس کا آپ کے سامنے تذکرہ نہ کر دوں۔“

تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ٹھیک ہے۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام دونوں سمندر کے کنارے چل پڑے۔ ان دونوں کے پاس سے ایک کشتی گزری۔ ان دونوں نے ان سے کہا: ان دونوں کو بھی سوار کر لیں۔ وہ لوگ حضرت خضر علیہ السلام کو پہچان گئے اور کسی معاوضے کے بغیر ان دونوں کو سوار کر لیا، تو حضرت خضر علیہ السلام نے اس کشتی کا ایک تختہ اُکھٹ دیا، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: ان لوگوں نے ہمیں کسی معاوضے کے بغیر سوار کر لیا ہے، اور آپ نے ان کی کشتی توڑ دی ہے (آگے کے الفاظ قرآن کے ہیں)۔

”تاکہ کشتی والوں کو ڈبو دیں۔ آپ نے بہت غلط حرکت کی ہے، تو خضر نے کہا: کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لے سکیں گے، تو موسیٰ نے کہا: آپ میرا اس چیز کے بارے میں مواخذہ نہ کریں جو میں بھول گیا تھا اور میرے معاملے کو پریشانی کا شکار نہ کریں۔“

پھر یہ دونوں حضرات کشتی سے اتر گئے۔ یہ دونوں ساحل پر چلتے ہوئے جا رہے تھے۔ وہاں ایک بچہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا۔ حضرت خضر علیہ السلام نے اس کا سر پکڑا اور اپنے ہاتھوں کے ذریعے اسے جھنکا دے کر قتل کر دیا، تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا (یہ الفاظ قرآن کے ہیں)

”کیا آپ نے ایک پاک صاف جان کو کسی جان کے بدلے کے بغیر قتل کر دیا ہے؟ آپ نے قابل انکار حرکت کی ہے، تو خضر نے کہا: کیا میں نے آپ سے یہ نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر سے کام نہیں لے سکیں گے۔“

نبی اکرم ﷺ یہ فرماتے ہیں: یہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ شدید (وارنگ) تھی۔ (یہاں سے قرآن کے الفاظ ہیں)

”موسیٰ نے کہا: اگر اس کے بعد میں نے آپ سے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا، تو پھر آپ مجھے اپنے ساتھ نہ رکھیے گا، آپ کو میری طرف سے یہ عذر پہنچ گیا ہے، پھر یہ دونوں چلتے رہے، یہاں تک کہ یہ دونوں ایک بستی میں آئے اور انہوں نے اس بستی والوں سے کھانے کے لیے کچھ مانگا، تو ان بستی والوں نے ان دونوں کو مہمان بنانے سے انکار کر دیا، ان دونوں نے وہاں ایک دیوار کو پایا جو گرنے والی تھی،“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یعنی وہ گرنے والی تھی، تو حضرت خضر علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کے ساتھ اس طرح کیا (یعنی اسے

کھڑا کر دیا) تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: یہ وہ لوگ ہیں، ہم ان کے پاس آئے تھے انہوں نے ہمیں اپنا مہمان بھی نہیں بنایا اور کچھ کھانے کے لیے بھی نہیں دیا (آگے کے الفاظ قرآن کے ہیں)

”اگر آپ چاہتے تو اس کام کا ان سے معاوضہ لے سکتے تھے، تو خضر نے کہا میرے اور آپ کے درمیان یہی فرق ہے، اب میں آپ کو ان واقعات کی حقیقت کے بارے میں بتاؤں گا جس پر آپ صبر سے کام نہیں لے سکے تھے۔“

نبی اکرم ﷺ یہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے؟ ہماری تو یہ خواہش تھی کہ وہ صبر سے کام لیتے تاکہ ان دونوں کے مزید واقعات کے بارے میں ہمیں پتہ چلتا۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے: پہلی مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بھول ہوئی تھی، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی بیان کی ہے: اس دوران ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی پھر اس نے اپنی چونچ سمندر میں ڈالی تو حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: میرے علم اور آپ کے علم کی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں وہ حیثیت بھی نہیں ہے جو اس چڑیا (کے منہ میں آنے والے پانی کی) سمندر کے مقابلے میں ہے۔

سعید بن جبیر نامی راوی یہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کی اس طرح تلاوت کیا کرتے تھے۔

”اور اس کے پار ایک ایسا حکمران ہے جو ہر ٹھیک کشتی کو غصب کر لیتا ہے۔“

اور اس آیت کو اس طرح پڑھا کرتے تھے۔

”جہاں تک لڑنے کے تعلق ہے، تو وہ کافر تھا۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

زہری نے اس روایت کو عبید اللہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

ابو اسحاق ہمدانی راوی نے اس روایت کو سعید بن جبیر کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے، حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے شیخ ابو مزاحم سمرقندی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں، میں نے علی بن مدینی کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں نے ایک حج صرف اس نیت سے کیا تھا کہ میں سفیان سے اس حدیث کو سنوں گا، تو میں نے سفیان کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، انہوں نے فرمایا: عمرو بن دینار نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ میں یہ روایت اس سے پہلے بھی سفیان کی زبانی سن چکا تھا، لیکن اس وقت انہوں نے اس میں اس خبر کا تذکرہ نہیں کیا تھا۔)

**3075** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَبَّاسِ

الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3075۔ اخرجه مسلم (۴/۲۰۵۰): كتاب القدر: باب: معنى كل مولود يولد على الفطرة و حكم موت اطفال الكفار و اطفال المسلمين،

حدیث (۲۹/۲۶۶۱)، و ابوداؤد (۲/۶۳۹): كتاب السنة: باب: من القدر، حدیث (۴۷۰۵، ۴۷۰۶)، و عبد اللہ بن احمد (۲/۳۱۲، ۳۱۸).

**متن حدیث:** قَالَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طَبَعَ يَوْمَ طَبَعَ كَافِرًا  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ”وہ لڑکا جسے حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ فطری طور پر کافر تھا۔“  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3076 سند حدیث:** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرَ لِأَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فِرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضِرَاءُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (حضرت خضر علیہ السلام کا نام) خضر اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ ایک مرتبہ بنجر زمین پر بیٹھے تھے تو وہ ان کے نیچے آنے کی وجہ سے سرسبز و شاداب ہو گئی تھی۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3077 سند حدیث:** حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ فَضِيلِ الْجَزْرِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ

صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَوْسُفَ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أُمِّ الدَّرْدَاءِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ

**متن حدیث:** عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا) قَالَ ذَهَبٌ وَفِضَةٌ حَدَّثَنَا

الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَوْسُفَ الصَّنَعَانِيِّ عَنْ

يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ مَكْحُولٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ سیدہ ام درداء رضی اللہ عنہا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتی ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:

”اور اس کے نیچے (ان دونوں بھائیوں) کا خزانہ ہے“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) وہ سونا چاندی تھا۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسی کی مانند منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

**3078 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ وَاللَّقَطُ لَا بِنِ بَشَّارٍ قَالُوا حَدَّثَنَا

3076۔ اخرجه البغاري (٤٩٩/٦): كتاب احاديث الانبياء: باب حديث (الخصر مع موسى عليهما السلام، حديث (٢٤٠٢)، واحد

(٢/٣١٨، ٣١٢/٢)

هشام بن عبد الملک حدثنا أبو عوانة عن قعادة عن أبي رافع من حديث أبي هريرة  
متن حدیث: عن النبي صلى الله عليه وسلم في السنة قال يخفرونه كل يوم حتى إذا كادوا يخرفونه  
قال ألدى عليهم ارجعوا فستخرفونه غدا فبعينه الله كاشدا ما كان حتى إذا بلغ ملتهم وأراد الله أن يبعثهم  
على الناس قال ألدى عليهم ارجعوا فستخرفونه غدا إن شاء الله واستثنى قال فيرجعون فيجدونه كهنته  
حين تركوه فبخرفونه فبخرفون على الناس فيستقون المياه ويفر الناس منهم فيرمون بسهامهم في  
السماء فترجع مخصبة بالدماء فيقولون قهرنا من في الأرض وعلونا من في السماء فسوة وعلوا فيبعث  
الله عليهم نغفا في أفتانهم فيهلكون فوالذي نفس محمد بيده إن دواب الأرض تسمن وتبطر وتشكر  
شكرا من لحومهم

حکم حدیث: قال أبو عيسى: هذا حديث حسن غريب إنما نعرفه من هذا الوجه مثل هذا  
﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو (یا جوج ماجوج) کی دیوار کے بارے میں  
ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ اسے روزانہ کھودتے ہیں، یہاں تک کہ جب وہ اسے توڑنے کے قریب  
ہوتے ہیں تو ان کا امیر انہیں یہ کہتا ہے: تم واپس چلو! کل ہم اسے توڑ دیں گے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ اسے  
اگلے دن پہلے سے زیادہ مضبوط کر دیتا ہے، یہاں تک کہ جب ان کی مدت پوری ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو بھیجنے کا  
ارادہ کرے گا تو پھر ان کا امیر ان سے کہے گا: تم لوگ واپس چلو اگر اللہ نے چاہا تو ہم کل اسے توڑ دیں گے۔ اب یہاں اس نے  
”انشاء اللہ“ کہہ دیا نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر جب وہ لوگ آئیں گے تو اس دیوار کو اسی حالت میں پائیں گے جس میں  
وہ چھوڑ کر گئے تھے اور نکل کر ان پر حملہ کر دیں گے۔ وہ سب چشموں کا پانی پی جائیں گے۔ لوگ ان سے ڈر کر بھاگیں گے۔ وہ  
لوگ اپنے نیزوں کا رخ آسمان کی طرف کریں گے۔ جب وہ نیزے واپس آئیں گے تو ان پر خون لگا ہوگا۔ وہ لوگ یہ کہیں  
گے: ہم نے زمین والوں پر بھی قابو پا لیا اور آسمان والوں پر بھی غالب آگئے ہیں۔ ان کا یہ جملہ ان کی سختی اور غرور کی وجہ سے ہو  
گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا جس کی وجہ سے وہ ہلاکت کا شکار ہو جائیں گے۔ اس ذات کی قسم!  
جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے اس کے بعد ان کا گوشت کھا کر زمین کے تمام جانور موملے تازے ہو جائیں  
گے اور شکر گزار ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے اس حوالے سے ہی جانتے ہیں۔

3079 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ الْبُرْسَانِيُّ عَنْ عَبْدِ  
الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ ابْنِ مِينَاءَ عَنْ أَبِي سَعْدِ بْنِ أَبِي فُضَّالَةَ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

3078- اخرجه ابن ماجه (۱۳۶۴/۲): كتاب الفتن: باب: فتنة الدجل و خروج عيسى بن مريم و خروج ياجوج و ماجوج، حديث

(۴۰۸۰)، واحد (۵۱۰/۲)، (۵۱۱).

3079- اخرجه ابن ماجه (۱۴۰۶/۲): كتاب الزهد: باب: الرياء والسعة، حديث (۴۲۰۳)، واحد (۴۶۶/۳)، (۲۱۵/۴).



**متن حدیث:** إِذَا جَمَعَ اللَّهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لِيَوْمٍ لَا رَبَّ فِيهِ نَادَى مُنَادٍ مَن كَانَ أَشْرَكَ لِي عَمَلِي عَمَلَهُ لِلَّهِ أَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ أَهْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ

﴿﴾ حضرت ابوسعید بن ابیخالد رضی اللہ عنہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں شامل ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جب قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سب لوگوں کو جمع کرے گا جو ایک ایسا دن ہے جس میں کوئی شک نہیں ہے اس دن ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرے گا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرتے ہوئے اس میں کسی کو اللہ کا شریک کیا تو وہ اپنے ثواب کو اللہ کی بجائے اس دوسرے شخص سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے پاک ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن بکر نامی راوی کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ مَرْيَمَ

#### باب 20: سورہ مریم سے متعلق روایات

**3080 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَاثِلٍ عَنِ الْمُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ

**متن حدیث:** بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى نَجْرَانَ فَقَالُوا لِي أَلَسْتُمْ تَقْرَأُونَ يَا أُخْتِ هَارُونَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ عِيْسَى وَمُوسَى مَا كَانَ فَلَمْ أَدْرِ مَا أَجِيبُهُمْ فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ إِلَّا أَخْبَرْتَهُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُسْمَوْنَ بِأَنْبِيَائِهِمْ وَالصَّالِحِينَ قَبْلَهُمْ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِدْرِيسَ

﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے نجران بھیجا۔ وہاں کے لوگوں نے مجھ سے کہا: آپ لوگ اس آیت کو اس طرح تلاوت نہیں کرتے؟ ”اے ہارون کی بہن!“ جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان تو بہت زیادہ زمانی فاصلہ ہے۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے سمجھ نہیں آئی کہ میں انہیں کیا جواب دوں؟ جب میں واپس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے انہیں بتانا تھا کہ وہ لوگ اپنے سے پہلے انبیاء اور صالحین کے ناموں پر اپنے بچوں کا نام رکھا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف ابن ادریس نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3080۔ الحدیث مسلمہ (۱۶۸۰/۳): کتاب الأدب: باب: النهی عن التکفی بابی القاسم و بیان ما يستحب من الاسماء، حدیث (۲۱)۳۵/۹، احد (۲۰۲/۴)۔

3081 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغْبِرَةِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

متن حدیث: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَأَلِدْرُهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ) قَالَ يُوتَى بِالْمَوْتِ كَأَنَّهُ كَبَشٌ أَمْلَحُ حَتَّى يُوقَفَ عَلَى السُّورِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُشْرَبُونَ وَيُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُشْرَبُونَ فَيَقَالُ هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا فَيَقُولُونَ نَعَمْ هَذَا الْمَوْتُ فَيُضَجُّ فَيَذْبَحُ فَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَى لِأَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ فِيهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا فَرَحًا وَلَوْلَا أَنَّ اللَّهَ قَضَى لِأَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوا تَرَحًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، موت کو سیاہ و سفید رنگ والے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا اور اسے جنت اور دوزخ کے درمیان موجود دیوار پر کھڑا کر کے کہا جائے گا: اے جنت والو! وہ دیکھیں گے۔ پھر آواز دی جائے گی: اے جہنم والو! وہ لوگ جھانک کر دیکھیں گے۔ پھر کہا جائے گا: کیا تم اسے جانتے ہو؟ وہ جواب دیں گے: جی ہاں یہ موت ہے۔ پھر اس کو لٹایا جائے گا اور زخ کر دیا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کو دائمی زندگی اور بقا نصیب نہ کی ہوتی تو وہ لوگ اس خوشی سے ہی مر جاتے اور اگر اللہ تعالیٰ نے اہل جہنم کو دائمی زندگی اور بقا نصیب نہ کی ہوتی تو وہ لوگ اس افسوس میں ہی مر جاتے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3082 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ

متن حدیث: عَنْ قَتَادَةَ فِي قَوْلِهِ (وَرَفَعْنَا مَكَانًا عَلِيًّا) قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عَرَجَ بِي رَأَيْتُ إِدْرِيسَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَهَمَامٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ بْنِ صَعْصَعَةَ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثُ الْمِعْرَاجِ بِطَوِيلِهِ وَهَذَا عِنْدَنَا مُخْتَصَرٌ مِنْ ذَلِكَ

﴿﴾ قتادہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”اور ہم نے اسے بلند مقام پر اٹھالیا“

3081۔ اخرجہ البخاری (۲۸۲/۸): کتاب التفسیر: باب: (وَالنَّارُ يَوْمَ الْحَسْرَةِ) (مریم: ۳۹)، حدیث (۴۷۳۰)، ومسلم (۲۱۸۸/۴):

کتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: النار يدخلها الجبارون و الجنة يدخلها الضعفاء، حدیث (۲۸۴۹/۴۰)، و احمد (۴۲۳/۲)، (۹/۳)، و عبد بن حبيد ص (۲۸۶)، حدیث (۹۱۴).

3082۔ اخرجہ احمد (۲۶۰/۳).

قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”جب مجھے معراج کروائی گئی، تو میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کو چوتھے آسمان پر دیکھا۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث نقل کی ہے۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ اس روایت کو سعید نامی راوی نے ہمام نے اور دیگر کئی راویوں نے قتادہ کے حوالے سے، حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ جس میں واقعہ معراج تفصیل کے ساتھ منقول ہے۔ ہمارے نزدیک یہ روایت اسی میں سے مختصر طور پر نقل کی گئی ہے۔

**3083 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَجِبْرِيلَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَزُورَنَا أَكْثَرَ مِمَّا تَزُورُنَا قَالَ فَتَزُولُ هَذِهِ الْآيَةُ (وَمَا تَنْتَزِلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ) إِلَى الْآخِرِ الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرِّ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے یہ کہا: کیا وجہ ہے کہ تم ہمارے پاس جتنا آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے؟

راوی بیان کرتے ہیں، تو یہ آیت نازل ہوئی:

”ہم صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پروردگار کے حکم کے مطابق نازل ہوتے ہیں ہمارے آگے اور ہمارے پیچھے جو کچھ ہے سب اسی کی ملکیت ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**3084 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ سَأَلْتُ مَرَّةً الْهَمْدَانِيَّ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا) فَحَدَّثَنِي أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: يَبْرُدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُونَ مِنْهَا بِأَعْمَالِهِمْ فَأَوْلَهُمْ كَلِمَةُ الْبُرْقِ ثُمَّ كَالرِّيحِ ثُمَّ كَالْحَضْرِ الْقَرَسِ ثُمَّ كَالرَّائِبِ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ كَشِدَ الرَّجُلُ ثُمَّ كَمَشِيهِ

3083- اخرجہ البعاری (۲۰۲/۶): کتاب بدء العلق: باب: ذكر البلائكة، حدیث (۳۲۱۸)، و اطرافه من (۷۳۱، ۷۴۵)، و احمد (۲۳۱/۱، ۲۳۳، ۲۵۷)

3084- اخرجہ الدارمی (۲۲۹/۲): کتاب الرقاق: باب: ورود النار و احمد (۴۳۴، ۴۳۳/۱)

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ وَلَمْ يَرْفَعَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مَرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ (وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا) قَالَ يَرُدُّونَهَا ثُمَّ يَصُدُّونَ بِأَعْمَالِهِمْ

**اسناد دیگر:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ السُّدِّيِّ بِمِثْلِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ قُلْتُ لِشُعْبَةَ إِنَّ إِسْرَائِيلَ حَدَّثَنِي عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ مَرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنَ السُّدِّيِّ مَرْفُوعًا وَلَكِنِّي عَمَدًا أَدْعُهُ

◀◀ سدی بیان کرتے ہیں، میں نے مرہ ہمدانی سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

”تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا“

تو انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو یہ حدیث سنائی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سب لوگ جہنم پر سے گزریں گے اور وہ اس میں سے اپنے اعمال کے حساب سے گزریں گے جو سب سے پہلے مرتبے کے ہوں گے وہ بجلی کے کوندے کی طرح گزریں گے پھر بعد والے ہوا کی طرح گزریں گے پھر گھوڑے کی رفتار سے گزریں گے پھر اونٹ کے سوار کی طرح گزریں گے پھر انسان کے عام دوڑنے کی طرح گزریں گے اور پھر پیدل چلنے کی طرح گزریں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ اس کو شعبہ نے سدی کے حوالے سے نقل کیا ہے، لیکن اس کو ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں یہ بیان کرتے ہیں:

”تم میں سے ہر ایک اس پر وارد ہوگا“

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ یہ فرماتے ہیں، لوگ اس پر آئیں گے اور پھر اپنے اعمال کے حساب سے اس پر سے گزریں گے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی سدی سے منقول ہے۔

عبدالرحمن بیان کرتے ہیں، میں نے شعبہ سے دریافت کیا: اسرائیل نے یہ روایت سدی کے حوالے سے مرہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے تو شعبہ نے جواب دیا: میں نے یہ روایت ”مرفوع“ روایت کے طور پر سنی ہے، لیکن میں نے جان بوجھ کر اسے چھوڑ دیا ہے (یعنی اسے ”مرفوع“ روایت کے طور پر نقل نہیں کیا)۔

**3085** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ

3085۔ اخرجہ مالک (۹۵۳/۲): کتاب الشعر: باب: ما جاء في المتحابين في الله، حدیث (۱۵)، و البعاری (۴۶۹/۱۳): کتاب التوحید:

اب: کلام الرب مع جبریل و نداء الله البلائکف، حدیث (۷۴۸۵)، و مسلم (۲۰۳۰/۴): کتاب البر و الصلة و الآداب: باب: اذا احب الله

عبدا حبه الي غيره، حدیث (۲۶۳۷/۱۵۷)، و احمد (۲۶۷/۲، ۲۶۱، ۴۱۳، ۴۱۳، ۵۰۹)۔

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنِّي قَدْ أَحْبَبْتُ فَلَانَا فَاجِبَهُ قَالَ فِينَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ فَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا) وَإِذَا أَبْغَضَ اللَّهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ إِنِّي أَبْغَضْتُ فَلَانَا فِينَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبُغْضَاءُ فِي الْأَرْضِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے، تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں شخص سے محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کرو۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ آسمان میں یہ اعلان کرتے ہیں: پھر اس شخص کی محبت اہل زمین میں نازل ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے مراد یہی ہے۔

”بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے عنقریب رحمن ان کے لیے محبت قائم کر دے گا۔“

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے، تو جبرائیل علیہ السلام سے فرماتا ہے: میں فلاں بندے کو ناپسند کرتا ہوں، پھر وہ آسمان میں یہ اعلان کرتے ہیں: پھر اس شخص کے لیے زمین میں ناپسندیدگی نازل ہو جاتی ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

یہی روایت عبدالرحمن کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3086 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَابَ بْنَ الْأَرْتِ

متن حدیث: يَقُولُ جِئْتُ الْعَاصِ بْنِ وَائِلِ السَّهْمِيِّ اتَّقَا ضَاهُ حَقَّابِي عِنْدَهُ فَقَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتَّى تَمُوتَ ثُمَّ تَبِعْتَ قَالَ وَإِنِّي لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ لِي هُنَاكَ مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَتَزَلَّتْ (أَفْرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بآيَاتِنَا وَقَالَ لَاؤْتِينَنَّ مَالًا وَوَلَدًا) الْآيَةَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ مسروق بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت خباب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں عاص بن وائل سہمی

3086۔ اخرجه البعاري (۳۷۲/۴): كتاب البهوع: باب: ذكر القوم و الحداد، حديث (۲۰۹۱۰)، و اطرافه من (۲۲۷۵، ۲۴۲۵، ۴۷۳۲، ۴۷۳۳، ۴۷۳۴، ۴۷۳۵، ۲۷۲۵)، ومسلم (۲۱۵۳/۴): كتاب صفات المنافقين و احكامهم، حديث (۲۷۹۵/۳۵)، و احمد (۱۱۱، ۱۱۰/۵).

کے پاس آیا تا کہ اس سے اپنی رقم کی وصولی کر سکوں تو وہ بولا: میں تمہیں اس وقت تک ادا ہیگی نہیں کروں گا جب تک (حضرت) محمد (ﷺ) کا انکار نہیں کرتے تو میں نے کہا: ایسا نہیں ہو سکتا جب تک تم مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہیں ہو جاتے۔ اس نے کہا: کیا جب میں مر جاؤں گا تو مجھے پھر زندہ کیا جائے گا؟ میں نے کہا: ہاں۔ تو اس نے کہا: پھر تو مجھے وہاں بھی مال اور اولاد دل جائیں گے تو میں تمہیں اس وقت ادا ہیگی کر دوں گا تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی:

”تم نے اس شخص کو دیکھا ہے؟ جو ہماری آیات کا انکار کرتا ہے اور یہ کہتا ہے: مجھے مال اور اولاد ضرور دیئے جائیں گے“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### باب وَمِنْ سُورَةِ طه

### باب 21: سورہ طہ سے متعلق روایات

3087 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيْلٍ أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ أَسْرَى لَيْلَةً حَتَّى أَدْرَكَهُ الْكُرْمِيُّ أَنَاخَ

فَعَرَسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ أَكَلْنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلَّى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ إِلَى رَاحِلَتِهِ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ

فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ أَحَدٌ مِنْهُمْ وَكَانَ أَوْلَهُمْ اسْتِيقَاطًا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيُّ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالُ يَا بِي أَنْتَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِي أَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوا ثُمَّ أَنَاخَ فَتَوَضَّأَ

فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ثُمَّ صَلَّى مِثْلَ صَلَاتِهِ لِلْوَقْتِ فِي تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ (اقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي)

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَيْرُ مَحْفُوظٍ رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنَ الْحُفَاطِ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيْبِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ

توضیح راوی: وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ وَغَيْرُهُ مِنْ قَبْلِ

حَفِظَهُ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر سے واپس تشریف لا رہے تھے تو رات کے

وقت سفر کرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آرام کی ضرورت محسوس ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کو بٹھایا اور وہیں رات کے وقت

3087۔ اخرجه مسلم (۶۱۸/۲ - الابی): کتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: قضاء الصلاة الفائتة و استحباب تعجيل قضائها، حدیث

(۶۸۰/۳۰۹)، و ابوداؤد (۱۷۲/۱): کتاب الصلاة: باب: من نام عن صلاة او نسيها، حدیث (۴۳۰)، و النسائي (۲۹۵/۱، ۲۹۶): کتاب

المواقيت: باب: اعادة من نام عن الصلاة لوقتها من الغد، حدیث (۶۱۸، ۶۱۹)، و ابن ماجه (۲۲۷/۱): کتاب الصلاة: باب: من نام عن الصلاة او نسيها، حدیث (۶۹۷)۔

پڑاؤ کر لیا۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے بلال! آج رات ہمارے لیے تم نے پہرہ دینا ہے (یعنی فجر کے وقت اٹھا دینا ہے) راوی بیان کرتے ہیں: پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نوافل ادا کرنے شروع کیے پھر وہ اپنی سواری کے ساتھ ٹیک لگا کر مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے اسی دوران ان کی آنکھ لگ گئی اور وہ سو گئے۔ ان سب لوگوں میں سے کوئی بھی بیدار نہیں ہوا۔ ان میں سے سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ بیدار ہوئے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: اے بلال! (تم نے تو ہمیں جگانا تھا) تو حضرت بلال نے عرض کی، میرے والد آپ ﷺ پر قربان ہوں یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بھی اسی ذات نے روک لیا تھا جس نے آپ ﷺ کو روک لیا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہاں سے روانہ ہو جاؤ! پھر (کچھ آگے جا کر) نبی اکرم ﷺ نے اپنے جانوروں کو بٹھایا۔ آپ ﷺ نے وضو کیا اور نماز ادا کی۔ آپ ﷺ نے یہ نماز اسی طرح ادا کی جس طرح نماز کو اس کے وقت میں ادا کرتے تھے، یعنی ٹھہر ٹھہر کر نماز ادا کی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔ کئی حفاظ نے زہری کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے نقل کیا ہے، نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایسا ہوا۔ ان حفاظ نے اس کی سند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔ اس روایت کے راوی صالح کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان اور دیگر محدثین نے اس شخص کے حافظے کے حوالے سے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔)

## باب وَمِنْ سُورَةِ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَام

### باب 22: سورہ انبیاء سے متعلق روایات

**3088** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنِ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ الْوَيْلُ وَادِ فِي جَهَنَّمَ يَهُوَى فِيهِ الْكَافِرُ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا قَبْلَ أَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهَيْعَةَ  
﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”ویل“ جہنم میں ایک وادی ہے کافر شخص اس میں چالیس برس تک گرتا رہے گا تو اس کی گہرائی میں پہنچے گا۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف ابن لہیعہ کی روایت کے طور پر جانتے ہیں۔)

**3089** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجِيُّ بَعْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ غَزْوَانَ أَبُو نُوحٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي مَمْلُوكَيْنِ

يُكَذِّبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَأَشْتَمُونَنِي وَأَضْرِبُونَنِي فَكَيْفَ آتَانِيهِمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتَصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِي وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ (وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ مِثْقَالِهَا أَشْهَدُكُمْ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ وَلَهُوْلَاءِ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مَقَارِقَتِهِمْ أَشْهَدُكُمْ أَنَّهُمْ أَحْرَارٌ كُلُّهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ وَقَدْ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ هَذَا الْحَدِيثَ

﴿﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک شخص نبی اکرم ﷺ کے سامنے آکر بیٹھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس کچھ غلام ہیں جو میرے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں میرے ساتھ خیانت کرتے ہیں میری نافرمانی کرتے ہیں اور میں بھی انہیں گالیاں دے دیتا ہوں ان کی پٹائی کر دیتا ہوں۔ آپ ﷺ مجھے بتائیں (آخرت میں) میرا اور ان کا انجام اس حوالے سے کیا ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ لوگ تمہارے ساتھ جو خیانت کرتے ہیں جو تمہاری نافرمانی کرتے ہیں اور جھوٹ بولتے ہیں اور تم جو انہیں سزا دیتے ہو اس کا حساب لیا جائے گا۔ اگر تمہاری دی ہوئی سزا ان لوگوں کی زیادتی کے برابر ہوگی تو معاملہ برابر برابر چھوٹ جائے گا نہ تمہیں کچھ ملے گا نہ ان پر کچھ عائد ہوگا اور اگر تمہاری ان کو دی ہوئی سزا ان لوگوں کی کی ہوئی زیادتی سے کم ہوگی تو تمہیں اضافی (اجروثواب) مل جائے گا اور اگر تمہاری انہیں دی جانے والی سزا ان کے جرم سے زیادہ ہوئی تو پھر اس اضافی سزا کا تم سے قصاص لیا جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: وہ شخص اٹھ کر ایک طرف ہوتے ہوئے واپس جانے لگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اللہ کی کتاب میں یہ نہیں پڑھا:

”قیامت کے دن ہم انصاف کا ترازو قائم کریں گے اور کسی بھی شخص پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا“ خواہ وہ رائی کے دانے کے وزن جتنا ہو۔“

اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم! مجھے اپنے لیے اور ان کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز محسوس نہیں ہوئی کہ ان سے علیحدگی اختیار کی جائے۔ میں آپ ﷺ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں یہ سب آزاد ہیں۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمن نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔ امام احمد بن حنبل نے اسے عبدالرحمن نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3090 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:



متن حدیث: لَمْ يَكْذِبْ إِسْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ قَوْلِهِ (إِنِّي سَقِيمٌ) وَلَمْ يَكُنْ سَقِيمًا وَقَوْلُهُ لِسَارَةَ أُخْتِي وَقَوْلِهِ (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا) اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کبھی کسی چیز کے بارے میں خلاف ظاہر بات نہیں کی سوائے تین چیزوں کے۔ ایک ان کا یہ کہنا ”میں بیمار ہوں“ حالانکہ وہ اس وقت بیمار نہیں تھے۔ دوسرا ان کا ”حضرت سارہ کے بارے میں یہ کہنا یہ میری بہن ہے“ اور تیسرا ان کا یہ کہنا ”یہ کام ان میں سے بڑے بت نے کیا ہے۔“

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے تاہم اس میں یہ مذکور نہیں یہ ابن اسحاق کی ابو زناد سے نقل ہونے کے اعتبار سے غریب روایت ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3091 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو دَاوُدَ قَالُوا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
متن حدیث: قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ إِلَى اللَّهِ عُرَاءَ غُرْلًا ثُمَّ قَرَأَ (كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدًّا عَلَيْنَا) إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِسْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُوتَى بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ رَبِّ أَصْحَابِي فَيَقَالُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحَدْتُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ (وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ إِنْ تَعَذَّبْتَهُمْ فَإِنَّهُمْ عَبَادُكَ وَإِنْ تَغَفَّرَ لَهُمْ) إِلَى الْآخِرِ الْآيَةِ فَيَقَالُ هُوَلَاءِ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مِنْذُ فَارَقْتَهُمْ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانَ نَحْوَهُ حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانَ نَحْوَهُ  
قول امام ترمذی: أَبُو عَيْسَى: كَأَنَّهُ تَأَوَّلَهُ عَلَى أَهْلِ الرَّوَدَةِ

3090- اخرجہ البخاری (۴/۷۹۷): کتاب البهوع: باب: شراء البسوك من الحدیثی و هبة و عتقه، حدیث (۲۲۱۷)، و اطرافه فی (۲۶۳۰)، ۳۳۵۷، ۳۳۵۸، ۵۰۸۴، ۶۹۰۰، واحد (۴/۳۲۲): و اخرجہ مسلم (۴/۱۸۴۰ - ۱۸۴۱)، کتاب الفضائل: باب: فضائل ابراهیم الخلیل، حدیث (۲۳۷۱/۱۵۴) من طریق محمد بن سیرین عن ابی ہریرة.

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ وعظ کہنے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تمہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں برہنہ جسم اور تختے کے بغیر حالت میں اٹھایا جائے گا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جس طرح ہم نے انہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اسی طرح ہم دوبارہ پیدا کریں گے یہ ہم پر لازم وعدہ ہے۔“

آپ ﷺ نے اس آیت کو آخر تک تلاوت کیا پھر ارشاد فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ میری اُمت کے کچھ افراد کو لایا جائے گا اور انہیں پکڑ کر بائیں طرف لے جایا جائے گا تو میں کہوں گا: میرے پوردار! یہ میرے ساتھی ہیں تو کہا جائے گا: کیا آپ نہیں جانتے؟ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد کیا نئی چیز ایجاد کی تھی؟ تو میں وہی بات کہوں گا جو ایک نیک بندے (حضرت مسیح علیہ السلام) نے کہی تھی (جس کا ذکر قرآن میں ہے)

”جب تک میں ان میں موجود تھا میں ان پر گواہ تھا اور جب تو نے مجھے موت دے دی تو اب تو ان کا نگہبان ہے

اور تو ہر چیز پر گواہ ہے تو انہیں عذاب دیتا ہے تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کی مغفرت کر دے

یہ آیت آخر تک ہے۔

پھر یہ کہا جائے گا: یہ لوگ جب آپ ﷺ سے جدا ہوئے تھے تو یہ لوگ ایڑیوں کے بل گھوم کر مرتد ہو گئے تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ مغیرہ بن نعمان کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اسے سفیان ثوری نے بھی مغیرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مرتد ہو گئے تھے۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْحَجِّ

### باب 23: سورہ حج سے متعلق روایات

3092 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ عِمْرَانَ

بْنِ حُصَيْنٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) إِلَى قَوْلِهِ (وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) قَالَ أَنْزَلْتُ عَلَيْهِ هَذِهِ آيَةٌ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَقَالَ اتَّذَرُونَ أَيْ يَوْمَ ذَلِكَ فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَلِكَ يَوْمَ يَقُولُ اللَّهُ لِأَدَمَ ابْعَثْ النَّارَ فَقَالَ يَا رَبِّ وَمَا بَعَثَ النَّارَ قَالَ تِسْعُ مِائَةٍ وَتِسْعُونَ إِلَى النَّارِ وَوَاحِدٌ إِلَى الْجَنَّةِ قَالَ فَأَنْشَأَ الْمُسْلِمُونَ يَتَكُونُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوا وَسِدِّدُوا فَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نَبْوَةً قَطُّ إِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدُوُّ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنْ تَمَّتْ وَإِلَّا كَمَلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِينَ وَمَا مَفْلُكُمُ وَالْأُمَّمُ إِلَّا كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ أَوْ

3092- اخرجه احمد (۴۳۲/۴، ۴۳۵)، والبيهقي (۳۶۷/۱)، حديث (۸۳۱).

كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا  
ثَلَاثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَرُوا ثُمَّ قَالَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا  
حُكْمٌ حَدِيثٌ قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: قَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب یہ آیت نازل  
ہوئی:

”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو! بے شک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے۔

”اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہوگا۔“

راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نبی اکرم ﷺ پر نازل ہوئی تو اس وقت آپ ﷺ سفر کی حالت میں تھے۔  
آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو یہ کونسا (یعنی قیامت کا دن کونسا) دن ہے۔ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور  
اس کا رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام سے یہ فرمائے  
گا: جہنم میں جانے والوں کو وہاں بھیج دو! وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! کتنے لوگ جہنم میں جانے والے ہیں؟ تو اللہ  
تعالیٰ فرمائے گا: (ہر ایک ہزار میں سے) نو سو ننانوے لوگ جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا (راوی بیان کرتے  
ہیں) مسلمانوں نے رونا شروع کر دیا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: حوصلہ رکھو! کیونکہ ہر نبوت سے پہلے جاہلیت موجود رہی  
ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جاہلیت کے ان لوگوں کے ذریعے تعداد کو پورا کر دیا جائے گا۔ اگر یہ مکمل ہو گئے تو ٹھیک ہے ورنہ  
منافقین کے ذریعے اس کو مکمل کیا جائے گا تمہاری اور دوسری امتوں کی مثال اسی طرح ہے جیسے کسی جانور کے ہاتھ کے اندرونی  
حصہ میں گوشت کا ٹکڑا ہوتا ہے یا جس طرح کسی اونٹ کے پہلو میں کوئی تل ہوتا ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی:  
مجھے یہ امید ہے کہ تم لوگ اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو گے۔ تو لوگوں نے تکبیر کہی۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے  
کہ تم لوگ اہل جنت کا ایک تہائی حصہ ہو گے، تو لوگوں نے تکبیر کہی۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے یہ امید ہے کہ تم لوگ  
اہل جنت کا نصف حصہ ہو گے۔ تو لوگوں نے تکبیر کہی۔

راوی بیان کرتے ہیں: مجھے نہیں معلوم کہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں یا نہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دو تہائی کے بارے میں بھی یہ  
جہلہ ارشاد فرمایا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ یہی روایت دیگر حوالے سے حضرت عمران رضی اللہ عنہ کے حوالوں  
سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

3093 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ

قَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

متن حدیث: قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَتَقَاوَتَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فِي السَّيْرِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ بِهَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ) إِلَى قَوْلِهِ (عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ) فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ أَصْحَابُهُ حَثُوا الْمَطْيَ وَعَرَفُوا أَنَّهُ عِنْدَ قَوْلِ يَقُولُهُ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ ذَاكَ يَوْمٌ يُنَادِي اللَّهُ فِيهِ آدَمَ فَيُنَادِيهِ رَبُّهُ فَيَقُولُ يَا آدَمُ ابْعَثْ بَعَثَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ وَمَا بَعَثَ النَّارِ فَيَقُولُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعٌ مِائَةٌ وَتِسْعَةٌ وَتَسْعُونَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ فَيَسَسَ الْقَوْمُ حَتَّى مَا أَبَدُوا بِصَاحِبَةٍ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي بِأَصْحَابِهِ قَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَمَعَ خَلِيفَتَيْنِ مَا كَانَتْ مَعَ شَيْءٍ إِلَّا كَخَرَّتَاهُ يَا جُوجُ وَمَا جُوجُ وَمَنْ مَاتَ مِنْ بَنِي آدَمَ وَبَنِي إِبْلِيسَ قَالَ فَسُرِّيَ عَنِ الْقَوْمِ بَعْضُ الَّذِي يَجِدُونَ فَقَالَ اعْمَلُوا وَأَبْشِرُوا قَوْلَ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّامَةِ فِي جَنْبِ الْبَعِيرِ أَوْ كَالرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الدَّابَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کر رہے تھے۔ سفر کے دوران لوگ آنگے پیچھے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں یہ دو آیات تلاوت کیں۔

”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو بے شک قیامت کا زلزلہ بڑی عظیم چیز ہے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے:

”لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب شدید ہوگا۔“

جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی تو انہوں نے اپنی سواریوں کو تیز کر دیا۔ انہیں یہ اندازہ ہو گیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کوئی بات ارشاد فرمائیں گے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو؟ (اس آیت میں جس دن کا تذکرہ ہوا ہے) یہ کون سا دن ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دن ہے جب اللہ تعالیٰ حضرت آدم علیہ السلام کو مخاطب کرے گا اور ان کا پروردگار انہیں مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمائے گا: اے آدم! جہنم میں جانے والوں کو بھجوادو۔ وہ عرض کریں گے: اے میرے پروردگار! جہنم میں جانے والے کتنے لوگ ہیں؟ تو وہ فرمائے گا: ہر ایک ہزار میں سے نو سو ننانوے جہنم میں جانے والے ہیں اور ایک جنت میں جائے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں) یہ سن کر لوگ مایوس ہو گئے، یہاں تک کہ کوئی بھی ہشاش بشاش نہیں رہا۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کی یہ کیفیت دیکھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم عمل کرتے رہو اور خوشخبری حاصل کرو۔ اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے تمہارے ساتھ دو طرح کی مخلوق ایسی ہے کہ وہ دونوں جس کے ساتھ ہوں اس کی تعداد کو زیادہ کر دیں گے۔ ایک یا جوج ماجوج اور دوسرا اولادِ آدم علیہ السلام کے وہ لوگ جو ابلیس کے ماننے والے تھے اور مرچکے ہیں (یعنی اس دنیا سے گزر چکے ہیں)۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس پر لوگوں کی پریشانی ختم ہوئی جو لاحق ہو گئی تھی۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ عمل کرتے رہو اور خوشخبری حاصل کرو اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے لوگوں کے درمیان تمہاری مثال اسی طرح ہے جیسے کسی اونٹ کے پہلو میں تل ہوتا ہے یا جیسے کسی جانور کے ہاتھ کے اندر کی طرف گوشت ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3094** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي

اللَيْثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّمَا سُمِّيَ الْبَيْتُ الْعَتِيقَ لِأَنَّهُ لَمْ يَظْهَرْ عَلَيْهِ جَبَّارٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ

حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: (بیت اللہ کا نام) بیت العتیق اس لیے رکھا گیا ہے کیونکہ کوئی ظالم حکمران اس پر قبضہ نہیں کر سکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت زہری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

**3095** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَاسْحَقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ لِيَهْلِكُنَّ

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (أَذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتِلُونَ بَأْتَهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ) الْآيَةَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلِشَةَ عَنْ سَعِيدِ

بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَقَدْ رَوَاهُ بَطْرُوحُ بَحْدَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَلِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

3095۔ اخرجہ النسائی (۲/۶) کتاب الجهاد: باب: وجوب الجهاد، حدیث (۳۰۸۵)، واحد (۲/۶۱)۔

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا یہ ضرور ہلاکت کا شکار ہوں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔  
”جن لوگوں کے ساتھ جنگ کی جاتی ہے انہیں اجازت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے۔“

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس سے مجھے اندازہ ہو گیا کہ عنقریب جنگ ہوگی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

عبدالرحمن بن مہدی اور دیگر راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے اپنی سند کے ہمراہ سعید بن جبیر سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اس میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

محمد بن بشار نے بھی اسے اپنی سند کے ہمراہ سعید بن جبیر کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے اور اس میں بھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

**3096** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

مُسْلِمِ الْبَطْنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَجُلٌ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ فَتَزَلَّتْ (أُذُنٌ) لِلذِّينِ يُقَاتِلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ

﴿﴾ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم ﷺ کو مکہ سے نکالا گیا تو ایک صاحب بولے: ان لوگوں نے اپنے نبی کو نکال دیا ہے تو یہ آیت نازل ہوئی:

”جن لوگوں کے ساتھ جنگ کی جائے ان کو اجازت دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے: ان لوگوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے بے شک اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے وہ لوگ جنہیں ناحق طور پر ان کی آبادی (یعنی بستی) سے نکالا گیا۔“

اس سے مراد نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب ہیں۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنُونَ

باب 24: سورہ مؤمنون سے متعلق روایات

**3097** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَوْسَى وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرِّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

3097۔ أخرجه احمد (۲۴/۱)، وعبد بن حميد ص (۳۴)، حديث (۱۰)۔

عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُنزِلَ عَلَيْهِ الرَّوحُ سَمِعَ عِنْدَ وَجْهِهِ كَدَوِيَّ النَّخْلِ فَأَنْزَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَّنَّا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللَّهُمَّ رِذْنَا وَلَا تَنْقُضْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَآثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَارْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْزَلَ عَلَيَّ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَأَ (قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ) حَتَّى خَتَمَ عَشْرَ آيَاتٍ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ سَمِعْتُ إِسْحَقَ بْنَ مَنْصُورٍ يَقُولُ رَوَى أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ يُونُسَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ هَذَا الْحَدِيثُ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَمَنْ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ قَدِيمًا فَإِنَّهُمْ إِنَّمَا يَذْكُرُونَ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَبَعْضُهُمْ لَا يَذْكُرُ فِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَمَنْ ذَكَرَ فِيهِ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ فَهُوَ أَصَحُّ وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ رُبَّمَا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ يُونُسَ بْنَ يَزِيدَ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ وَإِذَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ يُونُسَ فَهُوَ مُرْسَلٌ

◀◀ عبدالرحمن بن عبدالقاری بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اس طرح آواز محسوس ہوتی تھی جیسے شہد کی مکھی بھنسناتی ہے۔ ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہونا شروع ہوئی، ہم رکے رہے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کر کے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور یہ دعا کی:

”اے اللہ! ہمیں مزید عطا کر اور ہمارے لیے کمی نہ کر، تو ہمیں عزت عطا کر ہمیں ذلت کا شکار نہ کرنا، ہمیں عطا کر، ہمیں محروم نہ رکھنا، ہمیں غالب کر دے، ہمیں مغلوب نہ کرنا ہمیں راضی کر دے، اور ہم سے بھی راضی ہو جا۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

”مجھ پر دس ایسی آیات نازل ہوئی ہیں جو شخص ان پر عمل کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”اہل ایمان کامیاب ہو گئے“

پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگلی دس آیات تلاوت کیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ زہری کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

میں نے اسحاق بن منصور کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، احمد بن حنبل، علی بن مدینی، اسحاق بن ابراہیم نے عبدالرزاق کے حوالے سے یونس بن سلیم کے حوالے سے یونس بن یزید کے حوالے سے زہری کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) جس شخص نے عبدالرزاق سے پہلے زمانے میں یہ حدیث سنی تھی انہوں نے اس کی سند میں اس بات کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ یونس بن یزید سے منقول ہے، تاہم بعض راویوں نے اس کی سند میں یہ تذکرہ نہیں کیا کہ یہ یونس بن یزید سے بھی منقول ہے۔ جن لوگوں نے اس کی سند میں یونس بن یزید سے منقول ہونے کا تذکرہ کیا ہے وہ زیادہ مستند ہے کیونکہ عبدالرزاق بعض اوقات اس حدیث میں یونس بن یزید کا تذکرہ کر دیتے ہیں اور بعض اوقات ان کا ذکر نہیں کرتے ہیں۔ وہ اس میں یونس کا تذکرہ نہیں کریں گے تو یہ روایت ”مرسل“ شمار ہوگی۔

**3098** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: أَنَّ الرَّبِيعَ بِنْتَ النَّضْرِ آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا الْحَارِثُ بْنُ سُرَاقَةَ أُصِيبَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرَبَ فَآتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ أَخْبِرْنِي عَنْ حَارِثَةَ لَيْتَنُ كَانَ أَصَابَ خَيْرًا أَحْتَسِبْتُ وَصَبْرْتُ وَإِنْ لَمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جَنَّةٌ فِي جَنَّةٍ وَإِنَّ ابْنَكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَأَفْضَلُهَا

تکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدہ ربیع بنت نصر رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ان کا بیٹا حارث بن سراقہ غزوہ بدر میں شہید ہوا تھا۔ اسے ایک نامعلوم تیر لگا تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حارثہ کے بارے میں بتائیں۔ اگر تو وہ بھلائی تک پہنچ گیا ہے تو میں ثواب کی امید رکھوں اور صبر سے کام لوں اور اگر وہ بھلائی تک نہیں پہنچ پایا تو پھر میں اس کے لیے بھرپور دعا کروں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ام حارثہ! وہ جنت میں ایک باغ میں ہے۔ تمہارا بیٹا فردوسِ اعلیٰ تک پہنچ گیا ہے اور فردوسِ جنت کا بلند ٹیلہ ہے یہ اس کا بالائی اور سب سے بہترین حصہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3099** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ

بْنِ وَهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ

متن حدیث: أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

3098۔ اخرجہ البعاری (۳۵۵/۷): کتاب المغازی: باب: فضل من شهد بدراً، حدیث (۳۹۸۲) عن طریق حمید عن انس عنه یہ، و احدی

(۲۸۳، ۲۶۰، ۲۱۰/۳)

3099۔ اخرجہ ابن ماجہ (۱۴۰۴/۲): کتاب الزہد: باب: التوقی علی العبل، حدیث (۴۱۹۸)، و احدی (۲۰۵، ۱۵۹/۶) و التجمیدی

(۱۳۲/۱)، حدیث (۲۷۵)



وَسَلَّمَ عَنْ هَلِهِ الْآيَةِ (وَالَّذِينَ يُؤْتُونَ مَا آتَوْا وَقُلُوبُهُمْ وَجِلَةٌ) قَالَتْ عَائِشَةُ أَهْمَ الَّذِينَ يَشْرَبُونَ الْحَمْرَ وَيَسْرِقُونَ قَالَ لَا يَأْسِنْتُ الصَّالِحِينَ وَلَكِنَّهُمْ الَّذِينَ يَصُومُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَتَصَدَّقُونَ وَهُمْ يَخَافُونَ أَنْ لَا يَقْبَلَ مِنْهُمْ أَوْلِيكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ

اسناد دیگر: قَالَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَارِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا

﴿﴾ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

”اور وہ لوگ جو (اللہ کی راہ میں جتنا ہو سکتا ہے) اتنا دیتے ہیں اور پھر بھی ان کے دل ڈر رہے ہوں گے۔“

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا: کیا یہ وہ لوگ ہوں گے جو پہلے شراب پیا کرتے تھے اور چوری کیا کرتے تھے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: صدیق کی بیٹی! اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو نماز پڑھیں گے، روزے رکھیں گے، صدقہ کریں گے اور انہیں یہ ڈر ہوگا کہ شاید ان کا یہ عمل قبول نہیں ہوگا۔ یہی وہ لوگ ہیں جو بھلائی میں سبقت لے جاتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہی روایت عبدالرحمن بن سعید کے حوالے سے ابو حازم کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے منقول ہے۔

**3100 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي شُجَاعٍ عَنْ أَبِي

السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

**متن حدیث:** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ (وَهُمْ فِيهَا كَالْحُونَ) قَالَ تَشْوِيهِ النَّارُ فَتَقْلَصُ شَفْتَهُ الْعَالِيَةَ حَتَّى تَبْلُغَ وَسَطَ رَأْسِهِ وَتَسْتَرْخِي شَفْتَهُ السُّفْلَى حَتَّى تَضْرِبَ سُرَّتَهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”اور وہ اس میں بد شکل ہو رہے ہوں گے۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: آگ انہیں بھون دے گی اور ان کا اوپر کا ہونٹ سکر کر سر کے درمیان میں پہنچ جائے گا اور نیچے والا ہونٹ لٹک کر ناف تک پہنچ جائے گا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ النُّورِ

باب 25: سورہ نور سے متعلق روایات

**3101 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَخْنَسِ أَخْبَرَنِي عَمْرُو

بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَرْتَدٌ بِنُ أَبِي مَرْتَدٍ وَكَانَ رَجُلًا يَحْمِلُ الْأَسْرَى مِنَ مَكَّةَ حَتَّى يَأْتِيَ بِهِمُ الْمَدِينَةَ قَالَ وَكَانَتْ امْرَأَةٌ بَغِيٌّ بِمَكَّةَ يُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَكَانَتْ صَدِيقَةً لَهُ وَإِنَّهُ كَانَ وَعَدَ رَجُلًا مِنْ أَسْرَى مَكَّةَ يَحْمِلُهُ قَالَ فَبَعَثْتُ حَتَّى أَنْتَهَيْتُ إِلَى ظِلِّ حَائِطٍ مِنْ حَوَائِطِ مَكَّةَ فِي لَيْلَةٍ مُقِيمَةٌ قَالَ فَبَعَثْتُ عَنَاقَ فَأَبْصَرْتُ سَوَادَ ظِلِّي بِجَنْبِ الْحَائِطِ فَلَمَّا أَنْتَهَيْتُ إِلَى عَرَفَتُهُ فَقَالَتْ مَرْتَدٌ فَقُلْتُ مَرْتَدٌ فَقَالَتْ مَرْتَدٌ وَأَهْلًا هَلُمَّ فَيْتُ عِنْدَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ قُلْتُ يَا عَنَاقُ حَرَّمَ اللَّهُ الزَّانَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هَذَا الرَّجُلُ يَحْمِلُ أَسْرَاكُمْ قَالَ فَتَبِعَنِي ثَمَانِيَّةً وَسَلَكْتُ الْخُدْمَةَ فَانْتَهَيْتُ إِلَى كَهْفٍ أَوْ غَارٍ فَدَخَلْتُ فَبَجَائِزًا حَتَّى قَامُوا عَلَيَّ رَأْسِي فَبَالُوا فَظَلَّ بَوْلُهُمْ عَلَيَّ رَأْسِي وَأَعْمَاهُمْ اللَّهُ عَنِّي قَالَ ثُمَّ رَجَعُوا وَرَجَعْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ وَكَانَ رَجُلًا ثَقِيلًا حَتَّى أَنْتَهَيْتُ إِلَى الْأَذْخِرِ فَفَسَكَّتْ عَنْهُ كَبَلُهُ فَجَعَلْتُ أَحْمِلُهُ وَيُعِينُنِي حَتَّى قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْكِحْ عَنَاقًا فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا حَتَّى نَزَلَتْ (الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرْمٌ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرْتَدُ (الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ) فَلَا تَنْكِحُهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◀▶ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، ایک شخص تھا جس کا نام مرصد بن ابومرصد تھا۔ وہ ایک ایسا شخص تھا جو مکہ مکرمہ سے قیدیوں کو لاد کر مدینہ منورہ لایا کرتا تھا۔ مکہ میں ایک فاحشہ عورت تھی جس کا نام عناق تھا۔ وہ اس شخص کی سہیلی تھی۔ ایک مرتبہ اس شخص نے مکہ کے قیدیوں میں سے ایک شخص کے ساتھ ملے کیا کہ وہ اسے سوار کر کے لے جائے گا۔ مرصد بیان کرتے ہیں: میں آیا اور مکہ کی ایک دیوار کی اوٹ میں ٹھہر گیا۔ یہ چاندنی رات تھی۔ اسی دوران عناق وہاں آئی۔ اس نے دیوار کے پہلو میں میرا ہولی دیکھا۔ جب وہ مجھ تک پہنچی تو پہچان گئی۔ وہ بولی: مرصد ہو؟ میں نے کہا: مرصد ہوں۔ وہ بولی: خوش آمدید۔ آؤ! آج رات ہمارے ہاں ٹھہرو۔ مرصد بیان کرتے ہیں، میں نے کہا: اللہ تعالیٰ نے زنا کو حرام قرار دے دیا ہے۔ تو وہ عورت بولی: اے خیمے والو! یہ شخص تمہارے قیدیوں کو لاد کر لے جائے گا۔ حضرت مرصد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، آٹھ آدمی میرے پیچھے لگے، میں خندمہ (پھاڑ کی طرف) بھاگا اور ایک غار تک پہنچ گیا اور اس میں داخل ہو گیا۔ وہ لوگ بھی آئے، وہ لوگ آکر میرے سر پر کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے وہاں پیشاب کیا۔ ان کا پیشاب میرے سر پر آ کر گرا، لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں میری طرف سے اندھا کر دیا۔ مرصد بیان کرتے ہیں، وہ لوگ واپس چلے گئے۔ میں اپنے ساتھی کے پاس واپس آیا۔ میں نے اسے (سواری پر) لادا۔ وہ ایک بھاری بھر کم شخص تھا۔ میں اسے لے کر اذخر آیا۔ میں نے وہاں اس کی

3101- اخرجه ابو داؤد (۶۲۵/۸): کتاب النکاح: باب: فی قوله تعالى: (الزانی لا ینکح الا زانیة)، حدیث (۲۰۵۱)، والنسائی (۶۶/۶): کتاب النکاح: باب: تزویج الزانیة، حدیث (۳۲۲۸).

بیڑیاں کھولیں اور اسے سوار کیا۔ اس نے مجھے تھکا دیا، یہاں تک کہ میں مدینہ منورہ آیا تو نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں عناق کے ساتھ شادی کر لوں؟ نبی اکرم ﷺ نے مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ ﷺ خاموش رہے، تو یہ آیت نازل ہوئی:

”زنا کرنے والا مرد صرف زنا کرنے والی عورت یا مشرک عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہے اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک مرد شادی کرے یہ بات اہل ایمان کے لیے حرام قرار دی گئی ہے (کہ وہ ایسی عورت کے ساتھ) شادی کریں۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے مرد! زنا کرنے والا مرد صرف زنا کرنے والی عورت یا مشرک عورت کے ساتھ شادی کر سکتا ہے اور زنا کرنے والی عورت کے ساتھ صرف زنا کرنے والا مرد یا مشرک شادی کر سکتے ہیں، لہذا تم اس عورت کے ساتھ شادی نہ کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3102** سند حدیث: حَدَّثَنَا هُنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جَبْرِ

متن حدیث: قَالَ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنِينَ فِي إِمَارَةِ مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقَمْتُ مِنْ مَكَانِي إِلَى مَنْزِلِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ فَاسْتَأْذَنْتُ عَلَيْهِ فَقِيلَ لِي إِنَّهُ قَائِلٌ فَسَمِعَ كَلَامِي فَقَالَ لِي ابْنُ جُبَيْرٍ ادْخُلْ مَا جَاءَ بِكَ إِلَّا حَاجَةٌ قَالَ فَدَخَلْتُ فَإِذَا هُوَ مُفْتَرِشٌ بِرِدْعَةٍ رَاحِلٍ لَهُ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمُتَلَاعِنَانِ أَيْفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ نَعَمْ إِنْ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذَلِكَ فَلَانَ بْنِ فَلَانَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَحَدَنَا رَأَى امْرَأَتَهُ عَلَى فَاحِشَةٍ كَيْفَ يَصْنَعُ إِنْ تَكَلَّمَ تَكَلَّمَ بِأَمْرِ عَظِيمٍ وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلَى أَمْرِ عَظِيمٍ قَالَ فَسَكَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الَّذِي سَأَلْتُكَ عَنْهُ قَدْ ابْتُلِيَ بِهِ فَانزِلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ (وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنفُسُهُمْ) حَتَّى خَتَمَ الْآيَاتِ قَالَ فَدَعَا الرَّجُلَ فَتَلَاهُنَّ عَلَيْهِ وَوَعظَهُ وَذَكَرَهُ وَأَخْبَرَهُ أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ عَلَيْهَا ثُمَّ نَسِي بِالْمَرْأَةِ وَوَعظَهَا وَذَكَرَهَا وَأَخْبَرَهَا أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَتْ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا صَدَقَ قَبْدًا بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَيَمُنُّ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ لَفَنَةَ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ نَسِي بِالْمَرْأَةِ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ إِنَّهُ لَيَمُنُّ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ ثُمَّ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا

فی الباب: وفي الباب عن سهل بن سعد

حكم حدیث: قال وهذا حديث حسن صحيح

﴿﴾ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں، مصعب بن زبیر کی حکومت کے زمانے میں لعان کرنے والوں کے بارے میں مجھ سے دریافت کیا گیا: کیا ان کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی؟ تو مجھے سمجھ نہیں آیا کہ میں کیا جواب دوں؟ میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا۔ میں نے ان کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو مجھے بتایا گیا: وہ آرام فرما رہے ہیں۔ انہوں نے میری آواز سنی، انہوں نے وہیں سے مجھے آواز دی اے ابن جبیر! اندر آ جاؤ! تم اس وقت کسی کام سے ہی آئے ہو گے۔ سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں: میں اندر داخل ہوا تو وہ کجاوے کے نیچے بچھایا جانے والا ٹاٹ زمین پر بچھا کر اس پر لیٹے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا: اے ابو عبد الرحمن! کیا لعان کرنے والوں کے درمیان علیحدگی کر دی جائے گی؟ تو انہوں نے فرمایا: سبحان اللہ! ہاں اس بارے میں سب سے پہلے فلاں بن فلاں نے سوال کیا تھا۔ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا خیال ہے؟ ایک شخص اپنی بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھتا ہے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟ اگر وہ اس بارے میں بات کرتا ہے تو وہ بہت بڑا الزام لگاتا ہے اور اگر وہ خاموش رہتا ہے تو بہت بڑی بات پر خاموش رہتا ہے۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد وہ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض کی: میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس چیز کے بارے میں سوال کیا تھا، میں اس میں مبتلا ہو گیا ہوں (راوی بیان کرتے ہیں): تو اللہ تعالیٰ نے سورہ نور کی یہ آیات نازل کیں۔

”وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ کے طور پر صرف ان کی اپنی ذات ہوتی ہے۔“

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تمام آیات کی تلاوت کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو بلایا اور اس کے سامنے یہ آیات تلاوت کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وعظ و نصیحت کی اور اسے بتایا: دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں بہت ہلکا ہوتا ہے۔ اس نے عرض کی، نہیں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، میں نے اس عورت کے بارے میں جھوٹ نہیں بولا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف رخ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بھی وعظ و نصیحت کی اور اسے یہ بتایا: دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کے مقابلے میں آسان ہے، تو وہ عورت بولی، نہیں! اس ذات کی قسم! جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس شخص نے ٹھیک نہیں کہا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے آغاز کیا اور اس مرد نے چار مرتبہ اللہ تعالیٰ کے نام پر اس بات کی گواہی دی کہ وہ سچ کہہ رہا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اگر وہ جھوٹا ہو تو اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف رخ کیا، تو اس عورت نے بھی چار مرتبہ اس بات کی گواہی دی کہ وہ شخص جھوٹ کہہ رہا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہا: اس عورت پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہو اگر مرد نے سچ کہا ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان علیحدگی کر دی۔

اس بارے میں حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3103 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
 مَنِ حَدَّثَنَا: أَنَّ هَلَالَ بِنِ امَّةَ لَدَاتِ امْرَأَتَهُ صَدَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيكَ بْنِ السَّخْنَاءِ  
 فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَةَ وَالْأُمَّةَ هَلَالَ قَالَ ظَهَرَكَ قَالَ هَلَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا رَأَى أَحَدًا  
 رَجُلًا عَلَى امْرَأَتِهِ أَكْتَمِيْسُ الْبَيْتَةَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْبَيْتَةَ وَالْأُمَّةَ فِي ظَهْرِكَ  
 قَالَ فَقَالَ هَلَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَكَيْفَ لَنْ فِي أَمْرِي مَا يَبْرئُ ظَهْرِي مِنْ الْحَيْدِ فَتَزَلَّ (وَالَّذِينَ  
 يُزْمُونَ أَرْوَاحَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ إِلَّا أَنْفُسُهُمْ) فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ (وَالْحَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ  
 مِنَ الصَّادِقِينَ) قَالَ فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَبَجَا فَنَامَ هَلَالَ بْنُ امَّةَ فَشَهِدَ  
 وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا كَادِبٌ فَهَلْ مِنْكُمْ تَارِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ  
 فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْحَامِسَةِ (إِنَّ غَضَبَ اللَّهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ) قَالُوا لَهَا إِنَّهَا مُوجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ  
 قَلْبًا كَانَتْ وَنَكَسَتْ حَتَّى كُنَّا أَنْ سَتَرَجِعَ فَقَالَ لَا الْفَضْحَ قَوْمِي سَأَوِ النَّبِيَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 أَبْصِرْ وَمَا فَإِنَّ جَنَاتٍ بِهِ أَكْحَلُ الْعَيْنِينَ سَابِعِ الْأَيْتِينَ حَتَّى لَيْسَ لَكَ مِنْ السَّخْنَاءِ فَجَاءَتْ بِهِنَّ السَّخْنَاءُ فَجَاءَتْ بِهِنَّ  
 كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَكُنَّا لَنَا وَلَكُنَّا شَانِ  
 حَكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

اخْتِلاف سنن: وهكذا روى عبادة بن منصور هذا الحديث عن عكرمة عن ابن عباس عن النبي صلى  
 الله عليه وسلم ورواه أبو عن عكرمة مؤسلاً ولم يذكر فيه عن ابن عباس

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر  
 الزام لگایا کہ اس کے شریک بن سحما کے ساتھ (جاہل تعلقات ہیں) تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یا تو بیعت پیش کرو ورنہ تم پر حد  
 جاری ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر کوئی شخص کسی شخص کو بیوی کے پاس  
 دیکھتا ہے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈے چل پڑے گا لیکن نبی اکرم ﷺ یہی فرماتے رہے: یا بیعت پیش کرو! ورنہ تم پر حد جاری ہوگی۔  
 ہلال نے کہا: اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ بیعت کیا ہے میں کبھی کبھار ہوں اور میرے اس معاملے  
 کے بارے میں ضرور کوئی حکم نازل ہوگا جس کی وجہ سے مجھ پر حد جاری نہیں ہوگی تو یہ آیت نازل ہوئی:  
 ”وہ لوگ جو اپنی بیویوں پر الزام لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ کے طور پر صرف ان کی اپنی ذات ہوتی ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے یہ آیات تلاوت کی اور یہاں تک تلاوت کی:  
 ”اور پانچویں مرتبہ (وہ عورت یہ کہے گی) اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب نازل ہوا کہ وہ مرد مچا ہے۔“

3103. أخرجه البخاری (۳۳۰/۵): کتاب الشهادات: باب: ۱۸۱. أصحی أو قلب لله ان یلمس البیة، وینطلق طلب البیة، حدیث (۲۲۷۱).  
 و ابو داؤد (۶۸۴/۸): کتاب الطلاق: باب: فی اللعان، حدیث (۲۲۵۴). و ابن ماجہ (۲۲۸۸): کتاب الطلاق: باب: اللعان، حدیث (۲۰۲۷).  
 و أخرجه احمد (۲۷۷/۱)، من طریق عکرمة عن ابن عباس بہ.

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ مڑے پھر آپ ﷺ نے ان دونوں کو بلایا۔ وہ دونوں آئے پھر ہلال بن امیہ کھڑے ہوئے انہوں نے گواہی دی۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ بات جانتا ہے کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے تو تم دونوں میں سے کون تو بہ کرنا چاہے گا؟ پھر وہ خاتون کھڑی ہوئی اس نے بھی گواہی دی جب وہ اس مقام پر پہنچی ”پانچویں مرتبہ (وہ عورت یہ کہے گی) کہ اس پر اللہ کا غضب نازل ہو اگر وہ مرد سچا ہے“ تو لوگوں نے اس عورت سے کہا: یہ چیز عذاب کو واجب کر دے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، وہ عورت بچکپائی، اس نے اپنا سر جھکا لیا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ اب وہ اپنی بات سے رجوع کرے گی، لیکن اس عورت نے کہا: میں اپنی قوم کو کبھی رسوائی کا شکار نہیں کروں گی۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس عورت کا دھیان رکھنا! اگر اس نے سیاہ آنکھوں، بھاری کولہوں اور موٹی رانوں والے بچے کو جنم دیا تو وہ شریک بن سماء کی اولاد ہوگا (راوی بیان کرتے ہیں:) تو اس عورت نے ایسے ہی بچے کو جنم دیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر اس بارے میں اللہ کی کتاب کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو ہمارا اس کے ساتھ سلوک مختلف ہوتا (یعنی ہم اس پر جد جاری کر دیتے)۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو ہشام بن حسان سے منقول ہے۔

عباس بن منصور نے اس روایت کو عکرمہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

ایوب نے اسے عکرمہ کے حوالے سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

**3104** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ

عَائِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ لَمَّا ذُكِرَ مِنْ شَأْنِي الَّذِي ذُكِرَ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَيْطِيَا فَتَشَهَّدَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ أَشِيرُوا عَلَيَّ فِي النَّاسِ ابْنُوا أَهْلِي وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيَّ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَأَبْنُوا بَيْنَ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهِ مِنْ سُوءٍ قَطُّ وَلَا دَخَلَ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا وَأَنَا حَاضِرٌ وَلَا غِبْتُ فِي سَفَرٍ إِلَّا غَابَ مَعِيَ فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ ائْتِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ

3104۔ اخرجه البعازي (۳۴۰/۸): كتاب التفسير: باب: (ان الذين يحبون ان تشتم الفاحشة في الذي امنوا لهم عذاب اليم في الدنيا والاخرق واللہ غفور رحيم) الآية، حدیث (۴۷۰۷)، و مسلم (۱۲۱/۹، ۱۲۲ - نووی): كتاب التوبة: باب: في حديث الانكو قبول توبة القاذف، حدیث (۵۸ - ۲۷۷۰)، و ابوداؤد (۷۷۷/۲): كتاب الادب: باب: من قبله الرجل ولده، حدیث (۵۲۱۹)، و اخرجه احمد (۵۹/۶، ۱۹۴، ۱۹۷)، من طريق هشام بن عروة عن عروة عن عائشة به.

أَضْرَبَ أَعْنَاقَهُمْ وَقَامَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْخَزْرَجِ وَكَانَتْ أُمُّ حَسَّانَ ابْنِ ثَابِتٍ مِنْ رَهْطِ ذَلِكَ الرَّجُلِ فَقَالَ كَذَبْتَ  
أَمَا وَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانُوا مِنَ الْأَوْسِ مَا أَحْبَبْتَ أَنْ تُضْرَبَ أَعْنَاقُهُمْ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْأَوْسِ وَالْخَزْرَجِ شُرٌّ  
فِي الْمَسْجِدِ وَمَا عَلِمْتُ بِهِ فَلَمَّا كَانَ مَسَاءَ ذَلِكَ الْيَوْمِ خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي وَمَعِيَ أُمُّ مِسْطَحٍ فَعَثَرْتُ  
فَقَالَتْ تَعَسَ مِسْطَحٌ فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ تَسْبِينَ ابْنِكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّانِيَةَ فَقَالَتْ تَعَسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا  
فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ تَسْبِينَ ابْنِكَ فَسَكَتَتْ ثُمَّ عَثَرْتُ الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ تَعَسَ مِسْطَحٌ فَانْتَهَرْتُهَا فَقُلْتُ لَهَا أَيْ أُمُّ تَسْبِينَ  
ابْنِكَ فَقَالَتْ وَاللَّهِ مَا أَسْبَهُ إِلَّا فَيْكِ فَقُلْتُ فِي أَيْ شَيْءٍ قَالَتْ لَبَقَرْتُ لِي الْحَدِيثُ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ هَذَا قَالَتْ  
نَعَمْ وَاللَّهِ

لَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِي وَكَانَ الَّذِي خَرَجْتُ لَهُ لَمْ أَخْرُجْ لَا أَحَدٌ مِنْهُ قَلِيلًا وَلَا كَثِيرًا وَوَعَدْتُ فَقُلْتُ  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسِلْنِي إِلَى بَيْتِ أَبِي فَأَرْسَلَ مَعِيَ الْغُلَامَ فَدَخَلْتُ الدَّارَ فَوَجَدْتُ أُمَّ رُومَانَ  
فِي السُّفْلِ وَأَبُو بَكْرٍ فَوْقَ الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَقَالَتْ أُمِّي مَا جَاءَ بِكَ يَا بَنِيَّةُ قَالَتْ فَأَخْبَرْتُهَا وَذَكَرْتُ لَهَا الْحَدِيثَ فَإِذَا  
هُوَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي قَالَتْ يَا بَنِيَّةُ خَفِي عَلَيْكَ الشَّانُ فَإِنَّهُ وَاللَّهِ لَقَلَّمَا كَانَتْ امْرَأَةٌ حَسَنَاءَ عِنْدَ رَجُلٍ  
يُحِبُّهَا لَهَا ضَرَائِرُ إِلَّا حَسَدْنَهَا وَقِيلَ فِيهَا فَإِذَا هِيَ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهَا مَا بَلَغَ مِنِّي قَالَتْ قُلْتُ وَقَدْ عَلِمَ بِهِ أَبِي قَالَتْ  
نَعَمْ قُلْتُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ نَعَمْ وَاسْتَعْبَرْتُ وَبَكَيْتُ فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتِي وَهُوَ فَوْقَ  
الْبَيْتِ يَقْرَأُ فَنَزَلَ فَقَالَ لَأُمِّي مَا شَأْنُهَا قَالَتْ بَلَغَهَا الَّذِي ذَكَرَ مِنْ شَأْنِهَا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ أَقَسَمْتُ عَلَيْكَ يَا  
بَنِيَّةُ إِلَّا رَجَعْتُ إِلَى بَيْتِكَ فَرَجَعْتُ

وَلَقَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي فَسَأَلَ عَنِّي خَادِمَتِي فَقَالَتْ لَا وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا  
عَيًّا إِلَّا أَنَّهُ كَانَتْ تَرَفُّدُ حَتَّى تَدْخُلَ الشَّاةُ فَتَأْكُلَ خَمِيرَتَهَا أَوْ عَجِينَتَهَا وَانْتَهَرَهَا بَعْضُ أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَصْدِقِي  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْقَطُوا لَهَا بِهِ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا مَا يَعْلَمُ  
الصَّائِعُ عَلَى تَبْرِ الذَّهَبِ الْأَحْمَرِ

فَبَلَغَ الْأَمْرُ ذَلِكَ الرَّجُلَ الَّذِي قِيلَ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَاللَّهِ مَا كَشَفْتُ كَنَفَ أُنْتِي قَطُّ قَالَتْ عَائِشَةُ  
فَقِيلَ شَهِيدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَتْ وَأَصْبَحَ أَبُو آيٍ عِنْدِي فَلَمْ يَزَالَا حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ اكْتَفَيْتِي أَبُو آيٍ عَنِ يَمِينِي وَعَنِ شِمَالِي فَتَشَهَّدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَحَمِدَ اللَّهَ وَآتَى عَلِيَهُ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بَعْدُ يَا عَائِشَةُ إِنْ كُنْتِ قَارِئَتِ سُوْرًا أَوْ ظَلَمْتِ فِتْرَتِي  
إِلَى اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ قَالَتْ وَقَدْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهِيَ جَالِسَةٌ بِالْبَابِ فَقُلْتُ يَا  
تَسْتَحْيِي مِنْ هَذِهِ الْمَرْأَةِ أَنْ تَذْكُرَ شَيْئًا فَوَعظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْفَقْتُ إِلَى أَبِي فَقُلْتُ أَجِبْهُ  
قَالَ فَمَاذَا أَقُولُ فَانْفَقْتُ إِلَى أُمِّي فَقُلْتُ أَجِيبِيهِ قَالَتْ الْكَوْلُ مَاذَا قَالَتْ فَلَمَّا لَمْ يُجِيبَا تَشَهَّدْتُ فَحَمِدْتُ اللَّهَ

وَأَتَيْتُ عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قُلْتُ أَمَا وَاللَّهِ لَئِن قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ وَاللَّهُ يَشْهَدُ إِنِّي لَصَادِقَةٌ مَا ذَاكَ بِنَافِعِي  
عِنْدَكُمْ لِي لَقَدْ تَكَلَّمْتُمْ وَأُشْرِبْتُمْ فَلُوْبُكُمْ وَلَئِن قُلْتُ إِنِّي قَدْ فَعَلْتُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ إِنِّي لَمْ أَفْعَلْ لَتَقُولَنَّ إِنَّهَا قَدْ  
بَايَتْ بِهِ عَلِيٌّ نَفْسَهَا وَإِنِّي وَاللَّهُ مَا أَحَدٌ لِي وَلكُمْ مَثَلًا قَالَتْ وَالتَّمَسْتُ اسْمَ يَعْقُوبَ فَلَمْ أَقِدِرْ عَلَيْهِ إِلَّا أَبَا  
يُوسُفَ حِينَ قَالَ (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ)

قَالَتْ وَأَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَاعَتِهِ فَسَكَنَّا فَرَفَعَ عَنْهُ وَإِنِّي لَأَكْبِيْنُ السُّرُورَ  
فِي وَجْهِهِ وَهُوَ يَمْسُحُ جَبِينَهُ وَيَقُولُ الْبُشْرَى يَا عَائِشَةُ فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ بِرَأْتِكَ قَالَتْ فَكُنْتُ أَهْدًا مَا كُنْتُ  
عَضْبًا فَقَالَ لِي أَبُو آي قَوْمِي إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ وَلَا أَحْمَدُهُ وَلَا أَحْمَدُكُمْ وَلَكِنْ أَحْمَدُ اللَّهَ الَّذِي  
أَنْزَلَ بِرَأْتِي لَقَدْ سَمِعْتُمُوهُ فَمَا أَنْكَرْتُمُوهُ وَلَا غَيَّرْتُمُوهُ

وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ أَمَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ فَعَصَمَهَا اللَّهُ بِدِينِهَا فَلَمْ تَقُلْ إِلَّا خَيْرًا وَأَمَا أُخْتَهَا حَمْنَةَ  
فَهَلَكَتْ فِي مَنْ هَلَكَ وَكَانَ الَّذِي يَتَكَلَّمُ فِيهِ مِسْطَحٌ وَحَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ وَالْمُنَافِقُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ  
وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَسُوسُهُ وَيَجْمَعُهُ وَهُوَ الَّذِي تَوَلَّى كِبْرَهُ مِنْهُمْ هُوَ وَحَمْنَةُ قَالَتْ فَحَلَفَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ لَا يَنْفَعُ  
مِسْطَحًا بِنَافِعَةٍ أَبَدًا فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ (وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ) إِلَى الْآيَةِ يَعْنِي أَبَا  
بَكْرٍ (أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) يَعْنِي مِسْطَحًا إِلَى قَوْلِهِ (أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ  
يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ) قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللَّهِ يَا رَبَّنَا إِنَّا لَنُحِبُّ أَنْ تَغْفِرَ لَنَا وَعَادَ لَهُ بِمَا كَانَ يَصْنَعُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ وَمَعْمَرٌ وَعَبْدُ وَاحِدٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدِ بْنِ  
الْمُسَيْبِ وَعَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصِ اللَّيْثِيِّ وَعَبِيدَ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ عَائِشَةَ هَذَا الْحَدِيثِ أَطْوَلَ مِنْ حَدِيثِ هِشَامِ  
بْنِ عُرْوَةَ وَاتَمَّ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میرا واقعہ لوگوں میں مشہور ہوا، تو مجھے اس کے بارے میں کوئی خبر  
نہیں تھی نبی اکرم ﷺ میرے بارے میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ کی  
شان کے مطابق اس کی حمد و ثناء بیان کی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: اما بعد ایسے لوگوں کے بارے میں تم لوگ مجھے  
مشورہ دو جنہوں نے میری بیوی پر الزام لگایا ہے اللہ کی قسم! میں نے اپنی بیوی میں کبھی کوئی بری بات نہیں دیکھی اور انہوں نے  
جس شخص کے بارے میں الزام لگایا ہے اللہ کی قسم! میں اس کے بارے میں کبھی کسی برائی کو نہیں جانتا۔ وہ کبھی بھی میرے گھر میں  
میری عدم موجودگی میں نہیں آیا۔ جب میں کسی سفر کی وجہ سے گھر میں موجود نہیں تھا، تو میرے ساتھ وہ بھی (مدینہ منورہ سے) غیر  
موجود تھا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ مجھے اجازت دیں میں  
ان لوگوں کی گردن اڑا دوں، تو خزرج قبیلے کا ایک شخص کھڑا ہوا۔ حسان بن ثابت کی والدہ اسی قبیلے سے تعلق رکھتی تھیں وہ شخص  
بولا: تم غلط کہہ رہے ہو، اللہ کی قسم! اگر ان لوگوں کا تعلق اوس قبیلے سے ہوتا، تو تم نے کبھی یہ آرزو نہیں کرنی تھی کہ تم ان کی گردنیں



اڑا دو (راوی کہتے ہیں)، یہاں تک کہ قریب تھا اس اور خزرج قبیلے کے درمیان مسجد میں ہی لڑائی شروع ہو جائے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، مجھے اس بارے میں کوئی علم نہیں تھا۔ اس دن شام کے وقت میں اور ام مسطح باہر نکلیں (یعنی رفع حاجت کے لیے) درمیان میں ام مسطح کو ٹھوکر لگی تو ان کے منہ سے نکلا: مسطح ہلاک ہو جائے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے ان سے کہا: یہ کیا بات ہوئی۔ آپ اپنے بیٹے کو برا کہہ رہی ہیں؟ تو وہ خاموش رہیں۔ پھر انہیں دوبارہ ٹھوکر لگی تو انہوں نے پھر یہ کہا: مسطح برباد ہو جائے۔ تو میں نے انہیں ڈانٹا۔ میں نے ان سے کہا: اے امی جان! آپ اپنے بیٹے کو برا کہہ رہی ہیں؟ تو وہ خاموش رہیں۔ پھر انہیں ٹھوکر لگی تو انہوں نے پھر یہ کہا: مسطح برباد ہو جائے۔ میں نے پھر انہیں ڈانٹا تو پھر میں نے ان سے کہا: اے امی جان! آپ اپنے بیٹے کو برا کہہ رہی ہیں؟ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم! میں اسے صرف تمہاری وجہ سے برا کہہ رہی ہوں۔ میں دریافت کیا: میں نے کیا کیا مطلب؟ تو انہوں نے مجھے سارا واقعہ بتایا۔ میں نے کہا: کیا ایسا ہو چکا ہے۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ ”اللہ کی قسم“ میں اپنے گھر واپس آئی اور میں جس مقصد کے لیے باہر نکلی تھی اس کی مجھے ذرا بھی ضرورت نہ رہی۔ پھر مجھے بخار ہو گیا۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی، آپ ﷺ مجھے میرے والد کے گھر بھیج دیں۔ نبی اکرم ﷺ نے میرے ساتھ ایک لڑکا بھیج دیا۔ میں جب (حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے گھر میں داخل ہوئی، تو سیدہ ام رومان رضی اللہ عنہا نے مجھے نیچے تھیں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اوپر قرآن پڑھ رہے تھے (والدہ نے) دریافت کیا: بیٹی کیسے آئی ہو؟ تو میں نے ان کے سامنے پورا واقعہ بیان کیا اور یہ بھی بتایا: یہ بات لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے۔ انہیں بھی اس سے بہت تکلیف ہوئی۔ اسی طرح جیسے مجھے ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھ سے کہا: میری بیٹی تم گھبرانا نہیں۔ اللہ کی قسم! جو بھی عورت اپنے شوہر کو اچھی لگتی ہو وہ مرد اس سے محبت کرتا ہو اور اس کی سونکس بھی ہوں، تو عورتیں اس سے حسد کرتی ہیں اور ایسی عورت کے بارے میں اس طرح کی باتیں کی جاتی ہیں (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اس کا مطلب تھا کہ اس کا اتنا افسوس انہیں نہیں ہوا جتنا مجھے ہوا تھا۔ میں نے دریافت کیا: کیا میرے والد بھی اس بارے میں جانتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے دریافت کیا: نبی اکرم ﷺ بھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ اس پر مجھے اور زیادہ افسوس ہوا اور میں رونے لگی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میری آواز سن لی۔ وہ اس وقت گھر کے اوپری حصے پر موجود تھے اور تلاوت کر رہے تھے۔ وہ نیچے اترے، انہوں نے میری والدہ سے دریافت کیا: اسے کیا ہوا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: اس کے بارے میں جو بات مشہور ہوئی ہے وہ اسے پتہ چل گئی ہے، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے، انہوں نے فرمایا: اے میری بیٹی! میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اپنے گھر واپس چلی جاؤ۔ تو میں واپس آ گئی۔ نبی اکرم ﷺ میرے گھر تشریف لائے، آپ ﷺ نے میری خادمہ سے میرے بارے میں دریافت کیا: تو اس نے جواب دیا: مجھے ان میں صرف اس ایک عیب کا علم ہے کہ یہ صرف (آٹا گوندھ کر) سو جاتی ہیں اور بکری آکر اس آٹے کو کھا جاتی ہے (یہاں ایک لفظ کے بارے میں راوی کو شک ہے کہ کون سا لفظ استعمال ہوا ہے) اس پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھی نے اس خادمہ کو ڈانٹا اور بولے: تم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے سامنے سچی بات کہنے کہو۔ انہوں نے اس خادمہ کو برا بھلا کہا تو وہ خادمہ یہی بولی اللہ کی ذات پاک ہے، اللہ کی قسم! میں ان (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کے بارے میں وہی علم رکھتی ہوں جو سنار خالص اور سرخ سونے کے بارے میں رکھتا ہے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) جن صاحب کے بارے

میں یہ الزام لگایا گیا جب ان تک یہ بات پہنچی تو وہ یہ بولے سبحان اللہ! میں نے کبھی بھی کسی عورت کا ستر بے پردہ نہیں کیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں بعد میں وہ صاحب اللہ کی راہ میں شہید ہوئے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اگلے دن میرے والدین میرے ہاں آگئے اور وہ سارا دن میرے پاس رہے۔ وہ میرے پاس ہی موجود تھے۔ جب عصر کے بعد نبی اکرم ﷺ بھی تشریف لے آئے، میرے والدین اس وقت میرے دائیں بائیں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے کلمہ شہادت پڑھنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور ارشاد فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اگر تم نے برائی کا ارتکاب کیا ہے یا اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو تم اللہ سے توبہ کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں اس دوران ایک انصاری عورت آ کر دروازے پر بیٹھ گئی، وہ (اندر آنے کی اجازت کی طلب گار تھی) میں نے عرض کی: کیا آپ ﷺ کو اس عورت کا خیال نہیں ہے؟ کہ یہ کسی کو کہہ دے گی، لیکن نبی اکرم ﷺ نے وعظ و نصیحت جاری رکھی تو میں اپنے والد کی طرف متوجہ ہوئی اور میں نے انہیں کہا: آپ انہیں جواب دیں۔ انہوں نے فرمایا: میں کیا جواب دوں؟ میں اپنی والدہ کی طرف متوجہ ہوئی اور میں نے کہا: آپ انہیں جواب دیں تو انہوں نے کہا میں کیا جواب دوں؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب ان دونوں نے کوئی جواب نہیں دیا تو میں نے کلمہ شہادت پڑھا۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی اس کی شان کے مطابق حمد و ثناء بیان کی اور پھر میں نے کہا: اللہ کی قسم! اگر میں آپ لوگوں سے یہ کہوں کہ میں نے ایسا نہیں کیا اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں سچ کہہ رہی ہوں، تو آپ لوگوں کے سامنے یہ بات میرے لیے فائدہ مند نہیں ہوگی کیونکہ بات آپ لوگوں سے کی جا چکی ہے اور وہ آپ کے دلوں کے اندر اتر گئی ہے۔ اگر میں یہ کہوں کہ میں نے ایسا کیا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ میں نے ایسا نہیں کیا، تو آپ لوگ یہ کہیں گے تم نے اپنے جرم کا اقرار کر لیا ہے (میں نے کہا) اللہ کی قسم! مجھے اپنے لیے اور آپ کے لیے حضرت یوسف علیہ السلام کے والد کی مثال ہی سمجھ آتی ہے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) میں نے حضرت یعقوب کا نام لینا چاہا، لیکن وہ مجھے یاد نہیں آسکا جو انہوں نے یہ کہا تھا (جس کا ذکر قرآن نے کیا ہے)

”تو ہی بہتر ہے اور تم لوگ جو کہہ رہے ہو اس بارے میں اللہ تعالیٰ ہی سے مدد لی جاسکتی ہے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اسی دوران نبی اکرم ﷺ پر وحی کا نزول شروع ہوا، تو ہم لوگ خاموش ہو گئے۔ جب آپ ﷺ کی یہ کیفیت ختم ہوئی، تو آپ ﷺ کے چہرے سے خوشی کے آثار واضح تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا پسینہ پونچھتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! تمہیں مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری برأت کا حکم نازل کر دیا ہے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں اس وقت شدید ترین غصے کی حالت میں تھی۔ میرے والدین نے مجھ سے کہا: نبی اکرم ﷺ کے سامنے (تعظیم کے طور پر گھڑی ہو جاؤ) تو میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں ان کے لیے کھڑی نہیں ہوں گی اور نہ ہی میں ان کی تعریف کروں گی اور نہ ہی میں آپ دونوں کی تعریف کروں گی، بلکہ میں تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کروں گی، جس نے میری برأت کا حکم نازل کیا ہے، کیونکہ آپ لوگوں نے اس بات کو سن کر نہ اس کا انکار کیا نہ اسے روکنے کی کوشش کی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں جہاں تک زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کا تعلق ہے، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دینداری کی وجہ سے

انہیں محفوظ رکھا انہوں نے صحیح بات کہی، لیکن جہاں تک ان کی بہن حمنہ کا تعلق ہے تو وہ ہلاک ہونے والوں میں شامل تھی۔ اس بارے میں کلام کرنے والوں میں مسطح، حسان بن ثابت اور منافق عبداللہ بن ابی شامل تھے۔ وہ اس بارے میں طرح، طرح کی باتیں کیا کرتے تھے اور ان سب میں وہی بنیادی شخص تھا جس نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس نے اور حمنہ نے۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے یہ قسم اٹھائی کہ وہ اب مسطح کو کوئی فائدہ نہیں پہنچائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”تم میں سے جو لوگ فضیلت اور گنجائش رکھتے ہیں وہ یہ ہرگز قسم نہ اٹھائیں۔“

اس سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔

”اس بات کی کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں، مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو کچھ نہیں دیں گے۔“

یہاں مراد ”مسطح“ ہے (یہ آیت یہاں تک ہے)

”کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کر دے اور اللہ تعالیٰ مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: جی ہاں! اللہ کی قسم! اے ہمارے پروردگار! ہم اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ تو ہماری مغفرت کر دے“ (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں) اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مسطح کے ساتھ وہی پہلے کا سا سلوک شروع کر دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور ہشام بن عروہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

یونس بن یزید، معمر اور دیگر راویوں نے اسے زہری کے حوالے سے، اعروہ بن زبیر کے حوالے سے، اسعید بن مسیب، علقمہ بن وقاص لیشی، عبید اللہ بن عبداللہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے اور یہ ہشام بن عروہ کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ طویل اور مکمل ہے۔

**3105** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَنْ حَدِيثٌ: لَمَّا نَزَلَ عُذْرِي قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ الْيَمِينِ فَذَكَرَ ذَلِكَ وَكَلَّمَ الْقُرْآنَ

فَلَمَّا نَزَلَ أَمْرًا بِرَجُلَيْنِ وَأَمْرًا بِفَضْرِبُوا حَدَّثَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب میری برأت کا حکم نازل ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے،

3105. أخرجه ابوداؤد (۵۶۷/۲ - ۵۶۸): كتاب الحدود: باب: في حد القذف، حديث (۴۴۷۴)، و ابن ماجه (۱۸۵۷/۲): كتاب الحدود: باب: حد القذف، حديث (۲۵۶۷)، وأخرجه احمد (۶۱، ۳۵/۱)، من طريق محمد بن اسحاق عن عبد الله بن أبي بكر عن عمرة عن عائشة

آپ ﷺ نے اس بات کا تذکرہ کیا۔ قرآن کی (اس سے متعلق آیات کی تلاوت کی) جب یہ حکم نازل ہوا تو نبی اکرم ﷺ کے حکم کے تحت دو مردوں اور ایک عورت پر حد جاری کی گئی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے طور

پر جانتے ہیں۔

## باب وَمِنْ سُورَةِ الْفُرْقَانِ

### باب 26: سورہ فرقان سے متعلق روایات

**3106** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ

أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَنْ حَدِيثٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدَاءً وَهُوَ خَلْقَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا

قَالَ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشِيَةَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ أَنْ تَرْنَى بِحَلِيلَةٍ جَارِكَ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ

أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شَرْحِبِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤ، جبکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ راوی بیان کرتے

ہیں: میں نے عرض کی، پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس خوف سے اپنی اولاد کو قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھانے

میں شریک ہوگی۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں نے عرض کی: پھر کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی

کے ساتھ زنا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3107** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ أَبُو زَيْدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ

3106- اخراجه البخاري (٤٤٨/١٠): كتاب الادب: باب: قتل الولد خشية ان يأكل معه، حديث (٦٠١)، و مسلم (٣٥٧/١ - نوى):

كتاب الايمان: باب: كون الشرك اقبح الذنوب و بيان اعظمتها بعده، حديث (١٤٢ - ٨٦)، و ابوداؤد (٧٠٥/١): كتاب الطلاق: باب: في تعظيم

الزنا، حديث (٢٣١٠)، و النسائي (٩٠/٧): كتاب تحريم الدم: باب: ذكر اعظم الذنوب، حديث (٤٠١٥)، و اخراجه احمد (٤٣٤/١)، من

طريق عمرو بن شرحبيل عن عبد الله بن مسعود به

الْأَحْدَبُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ قَالَ أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ بَدَأًا وَهُوَ خَلَقَكَ وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ أَوْ مِنْ طَعَامِكَ وَأَنْ تَزِيَّ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ قَالَ وَتَلَا هَذِهِ آيَةَ (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُضَاعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدْ فِيهِ مُهَانًا)

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثٌ سَفِيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ وَاصِلٍ لِأَنَّهُ زَادَ فِي إِسْنَادِهِ رَجُلًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ قَالَ وَهَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَمْرُو بْنُ شَرْحِبِيلَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ ﷺ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا: کون سا گناہ زیادہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ کہ تم کسی کو اللہ کا شریک ٹھہراؤ۔ جبکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خوف سے قتل کر دو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی (راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ ہیں) تمہارے کھانے میں سے کھائے گی اور یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی کے ساتھ زنا کرو۔

راوی بیان کرتے ہیں، انہوں نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی عبادت نہیں کرتے اور کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جس کے قتل کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اور وہ زنا نہیں کرتے جو شخص ایسا کرے گا وہ گناہ تک پہنچے گا اور اس کو قیامت کے دن دگنا عذاب دیا جائے گا اور وہ رسوائی کے ساتھ اس میں ہمیشہ رہے گا۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند میں ایک راوی کا اضافہ ہے۔)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے تاہم اس کی سند میں عمرو بن شرحبیل کا تذکرہ نہیں ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الشُّعَرَاءِ

باب 27: سورة شعراء سے متعلق روایات

3108 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمُقَدَّامِ الْعَجَلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

3108 - أخرجه أحمد (۱۳۶/۲، ۱۸۷)، و مسلم (۸۲/۲ - النووی) كتاب الايمان: باب: فی قوله تعالى: (وانذر عشيرتک الاقربین)، حدیث (۲۰۰ - ۳۰۰)، و النسائی (۲۵۰/۶): كتاب الوصايا: باب: اذا اوصى لعشيرته الاقربین، حدیث (۳۶۴۸)، من طريق هشام بن عروة عن ابيه عن عائشة به.

الطَّفَاوِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اِخْتِلَافِ سُنَدٍ: وَهَكَذَا رَوَى وَكِيعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّفَاوِيِّ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی: ”اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ“۔

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عبدالمطلب کی صاحبزادی صفیہ اے محمد ﷺ کی صاحبزادی فاطمہ اے عبدالمطلب کی اولاد! میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تمہارے حوالے سے کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ میرے مال میں سے تم جو چاہو مانگ سکتے ہو۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

وکیع اور دیگر راویوں نے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے جیسے محمد بن عبدالرحمن طفاوی نے نقل کی ہے۔ بعض راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ اور اس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3109 **سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الرَّقِيِّ عَنْ

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَمَّا نَزَلَتْ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشِ أَنْقِدُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ

3109۔ اخرجہ البغاری فی الادب المفرد ص ۲۳، حدیث (۴۸)، و مسلم (۸۱/۲) - نووی: کتاب الایمان: باب: بیان ان من مات علی الکفر، حدیث (۳۴۸ - ۲۰۴) و النسائی (۲۴۸/۶): کتاب الوصایا: باب: اذا اوصی لعشیرته الاقربین، حدیث (۳۶۴)، و اخرجہ احمد (۵۱۹، ۳۶، ۳۳۳/۲)، من طریق موسی بن طلحة عن ابی هريرة به۔

بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ اتَّقُوا أَنفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي قُصَيِّ اتَّقُوا أَنفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اتَّقُوا أَنفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اتَّقِي نَفْسَكَ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي لَا أَمْلِكُ لَكَ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا إِنَّ لَكَ رَحِمًا سَابَلَهَا بِبَلَالِهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يُعْرَفُ مِنْ حَدِيثِ مُوسَى ابْنِ طَلْحَةَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اکٹھا کیا اور ان کے ہر خاص و عام فرد کو بلایا اور ارشاد فرمایا:

”اے قریش کے گروہ! تم اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر تمہارے بارے میں کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے عبد مناف کی اولاد کے افراد! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ! کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مقابلے میں تمہارے لیے کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے قصی کی اولاد کے افراد! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ! کیونکہ میں تمہارے بارے میں کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے عبدالمطلب کی اولاد کے افراد! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ! کیونکہ میں تمہارے حوالے سے کسی نفع و نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ! اپنے آپ کو جہنم سے بچاؤ! کیونکہ میں تمہارے لیے کسی نفع یا نقصان کا مالک نہیں ہوں۔ میری تمہارے ساتھ رشتے داری ہے جس کا فائدہ میں تمہیں پہنچاؤں گا۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ یہ صرف موسیٰ بن طلحہ سے منقول ہونے کے حوالے سے جانی گئی ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ جس کا مضمون یہی ہے۔

3110 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ حَدَّثَنَا

الْأَشْعَرِيُّ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ لَمَّا نَزَلَ (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَعَهُ فِي أُذُنَيْهِ فَرَفَعَ مِنْ صَوْتِهِ لَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ يَا صَبَاحَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى  
اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ عَوْفٍ عَنْ قَسَامَةَ بْنِ زُهَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرْسَلًا وَلَمْ  
يَذْكَرْ فِيهِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَهُوَ أَصَحُّ

قول امام بخاری: ذَاكَ كَرُّتَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى  
اشعری بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اور تم اپنے قریبی رشتے داروں کو ڈراؤ۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھیں اور بلند آواز میں فرمایا:  
”اے عبدمناف کی اولاد! خطرہ ہے۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس حوالے سے ”غریب“ ہے جو حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔  
بعض راویوں نے اسے اس کے حوالے سے قسامہ بن زہیر کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر  
نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا اور یہی زیادہ درست ہے۔  
میں نے اس بارے میں امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ سے دریافت کیا: تو ان کے علم میں بھی یہ بات نہیں تھی کہ یہ حضرت  
ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ النَّمْلِ

### باب 28: سورہ نمل سے متعلق روایات

3111 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ

أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ مَعَهَا خَاتَمٌ سَلِيمَانٌ وَعَصَا مُوسَى  
فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتَّىٰ إِنَّ أَهْلَ الْخُوَانِ لَيَجْتَمِعُونَ فَيَقُولُ هَاهَا يَا مُؤْمِنُ  
وَيَقَالُ هَاهَا يَا كَافِرُ وَيَقُولُ هَذَا يَا مُؤْمِنُ وَيَقُولُ هَذَا يَا كَافِرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

فِي دَابَّةِ الْأَرْضِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ وَحَدِيقَةَ بْنِ أَبِي سَيْدٍ

3111- اخراجہ احمد (۲/۲۹۵، ۴۹۱)، و ابن ماجہ (۱۳۵/۱۲): کتاب الفعن: باب: دابة الارض، حدیث (۴۰۶۶)، من طریق علی بن  
زید عن اوس بن خالد عن ابی ہریرة بہ.



﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

(قیامت سے پہلے) ایک جانور نکلے گا جس کے پاس حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا وہ اس کے ذریعے مومن کے چہرے کو روشن کر دے گا اور کافر کی ناک پر مہر لگا دے گا، یہاں تک کہ لوگ ایک دسترخوان پر اکٹھے ہوں گے تو کوئی شخص (اس واضح نشانی کی وجہ سے کہے گا) اے مومن! اور کہا جائے گا: اے کافر! مومن یہ کہے گا: اے کافر اور کافر یہ کہے گا: اے مومن!

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جو ”دلبۃ الارض“ کے بارے میں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو امامہ اور حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْقَصَصِ

### باب 29: سورہ قصص سے متعلق روایات

3112 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ

الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ،

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لِعَمِّهِ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُعِيرَنِي بِهَا فُرَيْشٌ أَنْ مَا يَحْمِلُهُ عَلَيْهِ الْجَزَعُ لَأَقْرَرْتُ بِهَا عَيْنَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (أَنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا (جناب ابوطالب) سے یہ فرمایا:

آپ لا الہ الا اللہ پڑھ لیں میں اس کی وجہ سے قیامت کے دن آپ کے حق میں گواہی دوں گا تو انہوں نے کہا: اگر مجھے قریش کے بارے میں یہ خوف نہ ہوتا کہ وہ بعد میں یہ کہیں گے: میں نے موت کے خوف کی وجہ سے یہ کہا ہے تو میں یہ کلمہ پڑھ کے آپ کی آنکھیں ٹھنڈی کر دیتا۔

تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں یہ آیت نازل کی۔

”تم جسے چاہتے ہو اسے ہدایت نہیں دیتے“ بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے اسے ہدایت دیتا ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے اس روایت کو ہم صرف یزید بن کيسان سے منقول ہونے

کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3112- اخرجه احمد (۲/۴۳۴، ۴۴۱)، ومسلم (۱/۲۴۶) - نووی: کتاب الايمان: باب: الدليل على صحة اسلام من حضره الموت، حدیث (۲۵ - ۴۲)، من طريق يزيد بن كيسان عن ابي حازم الاشجعي عن ابي هريرة به

## باب وَمِنْ سُورَةِ الْعَنْكَبُوتِ

## باب 30: سورہ عنکبوت سے متعلق روایات

**3113 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ

عَنْ سِمَاكِ ابْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ سَعْدٍ

**متن حدیث:** قَالَ أَنْزَلَتْ فِي أَرْبَعِ آيَاتٍ فَذَكَرَ قِصَّةً وَقَالَتْ أُمُّ سَعْدٍ أَلَيْسَ قَدْ أَمَرَ اللَّهُ بِالْبِرِّ وَاللَّهُ لَا أَطْعَمُ

طَعَامًا وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَمُوتَ أَوْ تَكْفُرَ قَالَ فَكَانُوا إِذَا أَرَادُوا أَنْ يُطْعَمُوا مَا شَجَرُوا فَأَهَا فَانزَلَتْ هَذِهِ

الآيَةَ (وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي) الْآيَةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ مصعب بن سعد اپنے والد حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں: میرے

بارے میں چار آیات نازل ہوئیں۔ انہوں نے پورا قصہ ذکر کیا ہے (جس میں یہ مذکور ہے)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ نے یہ کہا تھا: کیا (اللہ تعالیٰ نے) ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم نہیں دیا؟ اللہ کی قسم! جب

تک تم دوبارہ کفر اختیار نہیں کرتے اس وقت تک میں کچھ کھاؤں گی نہیں، پیوں گی نہیں، یہاں تک کہ مرجاؤں گی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب لوگ انہیں کچھ کھلانے کی کوشش کرتے تھے تو زبردستی ان کا منہ کھولتے تھے تو ان کے بارے میں یہ آیت

نازل ہوئی:

”ہم نے انسان کو ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے، اگرچہ وہ تمہیں مجبور کرنے کی کوشش کریں کہ

تم کسی کو میرا شریک ٹھہراؤ۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3114 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ

أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ

**متن حدیث:** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (وَتَاتُونَ فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرَ) قَالَ كَانُوا

يَخْدِفُونَ أَهْلَ الْأَرْضِ وَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ

سِمَاكِ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَحْضَرَ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

3113۔ اخرجہ البخاری فی الادب المفرد ص ۱۶، حدیث (۲۴)، ومسلم (۲۴۳/۸۰ - ابی) کتاب فضائل الصحابة رضی اللہ عنہم: باب:

فی فضل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حدیث (۴۴ - ۱۷۴۸)، و اخرجہ احمد (۱۸۱/۱، ۱۸۵)، وعبد بن حمید ص ۷۴، ۷۵، حدیث

(۱۳۲)، من طریق مصعب بن سعد عن سعد بن ابی وقاص بہ

3114۔ اخرجہ احمد (۳۴۱/۶، ۴۲۴)۔

﴿﴿﴾ سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کرتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے:  
”اور تم اپنی مجلس میں برا کام کرتے ہو۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) وہ لوگ زمین والوں پر کنکریاں پھینکا کرتے تھے اور ان کا مذاق اڑایا کرتے تھے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے ہم اس روایت کو صرف حاتم بن ابوصغیرہ کی سماک سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

یہی روایت احمد نامی راوی نے سلیم نامی راوی کے حوالے سے حاتم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الرُّومِ

### باب 31: سورہ روم سے متعلق روایات

**3115** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُمَحِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ شَهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ فِي مَنَاحِبَةِ (الْمِ غَلِبَتِ الرُّومُ) أَلَا

أَحْتَطَّتْ يَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ الْبِضْعَ مَا بَيْنَ ثَلَاثٍ إِلَى تِسْعٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ

اللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ روم کے نزول کے موقع پر حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا تھا، اے ابوبکر! تم نے شرط لگانے میں زیادہ وقت کیوں نہیں رکھا، کیونکہ لفظ (بضع) تین سے لے کر نو تک کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

یہ حدیث زہری سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے، جسے انہوں نے عبید اللہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

**3116** سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضِيُّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُلَيْمَانَ

الْأَعْمَشِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَأَعْجَبَ ذَلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَزَلَّتْ (الْمِ غَلِبَتِ

الرُّومُ) إِلَى قَوْلِهِ (يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ) قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

كَذَا قَرَأَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ غَلِبَتِ الرُّومُ

﴿﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب غزوہ بدر کا موقع آیا تو رومی اہل فارس پر غالب آگئے، یہ بات

اہل ایمان کو بہت اچھی لگی تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:  
”آلہم رومی مغلوب ہو گئے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے۔

”اہل ایمان اللہ کی مدد سے خوش ہوئے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: رومیوں کے ایرانیوں پر غالب آنے کی وجہ سے اہل ایمان خوش ہوئے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

نصر بن علی نے اس (آیت) کو اسی طرح تلاوت کیا ہے۔

”رومی غالب آ گئے۔“

**3117** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْفَزَارِيِّ عَنْ

سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

مِثْنِ حَدِيثٍ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (الْمُغْلِبَاتِ الرُّومِ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ) قَالَ غَلِبَتْ وَغَلِبَتْ

كَانَ الْمُشْرِكُونَ يُحِبُّونَ أَنْ يَظْهَرَ أَهْلُ فَارِسَ عَلَى الرُّومِ لِأَنَّهُمْ وَإِيَّاهُمْ أَهْلُ الْأَوْتَانِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ

أَنْ يَظْهَرَ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ لِأَنَّهُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَذَكَرُوهُ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ أَمَا إِنَّهُمْ سَيَغْلِبُونَ فَذَكَرَهُ أَبُو بَكْرٍ لَهُمْ فَقَالُوا اجْعَلْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ أَجَلًا فَإِنْ ظَهَرْنَا كَانَ لَنَا كَذَا وَكَذَا

وَإِنْ ظَهَرْتُمْ كَانَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَجَعَلَ أَجَلًا خَمْسَ سِنِينَ فَلَمْ يَظْهَرُوا فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا جَعَلْتَهُ إِلَى دُونَ قَالَ أَرَاهُ الْعَشْرَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَالْبِضْعُ مَا دُونَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّومُ

بَعْدَ قَالَ فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى (الْمُغْلِبَاتِ الرُّومِ) إِلَى قَوْلِهِ (وَيَوْمَئِذٍ يُفْرِحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ)

قَالَ سُفْيَانٌ سَمِعْتُ أَنَّهُمْ ظَهَرُوا عَلَيْهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

”آلہم رومی مغلوب ہو گئے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اسے غلبت بھی پڑھا جاسکتا ہے اور غلبت بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

مشرکین کو یہ بات پسند تھی کہ ایرانی رومیوں پر غالب آئیں اس کی وجہ یہ تھی ایرانی اور مشرکین دونوں بت پرست تھے جبکہ

مسلمانوں کو یہ بات پسند تھی کہ رومی ایرانیوں پر غالب آئیں کیونکہ رومی بھی اہل کتاب تھے۔ مشرکین نے اس کا تذکرہ حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ (رومی)

عقرب غالب آجائیں گے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ مشرکین کے سامنے کیا تو انہوں نے کہا: کوئی مدت مقرر کر لیں اگر ہم غالب آگئے تو ہمیں یہ ملے گا اور اگر آپ غالب آگئے تو آپ کو یہ کچھ ملے گا (یعنی آپ شرط لگائیں) تو انہوں نے اس کی مدت پانچ سال مقرر کی۔ اس دوران رومی غالب نہیں آئے۔ انہوں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے اسے آخری حد تک کیوں نہیں مقرر کیا۔ راوی بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے حدیث میں ”دس“ کے الفاظ ہیں۔

ابوسعید نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ عربی زبان میں لفظ ”بضع“ کا مطلب دس سے کم (یعنی ۹) تک ہوتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد رومی غالب آئے۔ راوی بیان کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔ ”آلم رومی مغلوب ہو گئے۔“ یہ آیت یہاں تک ہے۔

”اللہ کی مدد کی وجہ سے اہل ایمان خوش ہو گئے وہ جسے چاہتا ہے اس کی مدد کرتا ہے۔“

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، میں نے یہ روایت سنی ہے رومی غزوة بدر کے آس پاس ان پر غالب آئے تھے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے ہم اسے صرف سفیان ثوری کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے جیب بن ابو عمرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3118 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ

أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ نِيَارِ بْنِ مُكْرَمٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا نَزَلَتْ (الْمِ غَلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بضعِ سِنِينَ) فَكَانَتْ فَارِسُ يَوْمَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ قَاهِرِينَ لِلرُّومِ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ يُحِبُّونَ ظُهُورَ الرُّومِ عَلَيْهِمْ لِأَنَّهُمْ وَإِيَاهُمْ أَهْلُ كِتَابٍ وَفِي ذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى (وَيَوْمَئِذٍ يَقَرُّحُ الْمُؤْمِنُونَ بِنَصْرِ اللَّهِ يَنْصُرُ مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ) وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تُحِبُّ ظُهُورَ فَارِسٍ لِأَنَّهُمْ وَإِيَاهُمْ كَيْسُوا بِأَهْلِ كِتَابٍ وَلَا إِيمَانَ بِيَعْتِ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ الصَّلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَصْبِحُ فِي نَوَاحِي مَكَّةَ (الْمِ غَلِبَتِ الرُّومُ فِي أَدْنَى الْأَرْضِ وَهُمْ مِنْ بَعْدِ غَلِبِهِمْ سَيَغْلِبُونَ فِي بضعِ سِنِينَ) قَالَ نَاسٌ مِنْ قُرَيْشٍ لِأَبِي بَكْرٍ فَذَلِكَ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ زَعَمَ صَاحِبُكَ أَنَّ الرُّومَ سَتَغْلِبُ فَارِسَ فِي بضعِ سِنِينَ أَفَلَا تَرَاهُنَّكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ بَلَى وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الرِّهَانِ فَارْتَهَنَ أَبُو بَكْرٍ وَالْمُشْرِكُونَ وَتَوَاضَعُوا الرِّهَانَ وَقَالُوا لِأَبِي بَكْرٍ كَمْ تَجْعَلُ الْبِضْعَ ثَلَاثَ سِنِينَ إِلَى بضعِ سِنِينَ فَسَمَّ بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَسَطًا تَنْتَهَى إِلَيْهِ قَالَ فَسَمُّوا بَيْنَهُمْ بِسِّتِ سِنِينَ قَالَ فَمَضَتْ السِّتُ سِنِينَ قَبْلَ أَنْ يَظْهَرُوا فَآخَذَ الْمُشْرِكُونَ رَهْنَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا دَخَلَتِ السَّنَةُ السَّابِعَةَ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَعَابَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْمِيَةَ بِسِّتِ سِنِينَ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ فِي بضعِ سِنِينَ وَأَسْلَمَ عِنْدَ ذَلِكَ نَاسٌ كَثِيرٌ

مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ

﴿﴾ حضرت نیار بن مکرم اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی:

”آلَمَ رُومِي مَغْلُوبٌ هُوَ كَيْفَ زَمِينِ كَيْفَ حَصَمِي فِي أَرْضِهِ اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے“  
کچھ ہی برسوں میں۔“

راوی بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت اہل فارس رومیوں پر غالب آچکے تھے اور مسلمان یہ چاہتے تھے کہ رومی غالب ہوں کیونکہ مسلمان اور رومی دونوں اہل کتاب تھے۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے۔  
”جس دن اللہ تعالیٰ کی مدد کی وجہ سے اہل ایمان خوش ہوئے وہ جس کی چاہتا ہے مدد کرتا ہے وہ غالب اور رحم کرنے والا ہے۔“

قریش یہ چاہتے تھے کہ ایرانی غالب رہیں۔ ایرانی اور قریش اہل کتاب نہیں تھے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان نہیں رکھتے تھے۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مکہ کے نواحی علاقہ میں بلند آواز میں یہ آیت پڑھی:

”آلَمَ رُومِي مَغْلُوبٌ هُوَ كَيْفَ زَمِينِ كَيْفَ حَصَمِي فِي أَرْضِهِ اس مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے چند ہی برسوں میں۔“

تو کچھ قریشیوں نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمارے ساتھ شرط لگائیں آپ کے آقا نے یہ کہا ہے: رومی عنقریب چند برسوں کے اندر ایرانیوں پر غالب آجائیں گے تو کیوں نہ ہم اس بارے میں شرط لگائیں۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا ٹھیک ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: یہ شرط کی حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے کی بات ہے۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور مشرکین نے شرط لگالی۔ انہوں نے شرط کا معاوضہ طے کیا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کتنا عرصہ مقرر کرتے ہیں کیونکہ عربی زبان میں لفظ ”بِضْعَ“ تین سال سے لے کر نو سال کے لیے استعمال ہوتا ہے تو آپ ہمارے اور اپنے درمیان اس کا درمیانی حصہ آخری حد مقرر کر لیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو ان لوگوں نے چھ سال کی مدت مقرر کر لی۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب چھ سال گزر گئے اور اہل روم غالب نہیں آئے تو مشرکین نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے شرط کا طے شدہ حصہ وصول کر لیا۔ جب ساتواں سال شروع ہوا تو اہل روم ایرانیوں پر غالب آگئے تو چند مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ کہا: آپ نے چھ سال کا عرصہ کیوں مقرر کیا تھا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تو ”بِضْعَ“ بیان فرمایا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس موقع پر بہت سے لوگ مسلمان ہوئے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور حضرت نیار بن مکرم رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے

”غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو صرف عبدالرحمن نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

## باب وَمِنْ سُورَةِ لُقْمَانَ

## باب 32: سورہ لقمان سے متعلق روایات

**3119** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زُحَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 متن حدیث: قَالَ لَا تَبِعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوهُنَّ وَلَا تَعْلَمُوهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِي تِجَارَةٍ فِيهِنَّ وَتَمْنَهُنَّ حَرَامٌ  
 وَفِي مِثْلِ هَذَا أَنْزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ) إِلَى الْآخِرِ  
 الْآيَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا يُرْوَى مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ  
 تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَالْقَاسِمُ ثِقَّةٌ وَعَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ  
 قَوْلُ إِمَامِ بَخَارِي: قَالَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

﴿﴾ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، گانے بجانے والی کنیزوں کی خرید و فروخت نہ کرو اور نہ ہی کنیزوں کو گانا بجانا سکھاؤ کیونکہ ان کی تجارت میں بھلائی نہیں ہے اور ایسی کنیزوں کی قیمت حرام ہے۔ اسی طرح کی صورتحال کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔  
 ”اور بعض لوگ وہ ہیں جو کھیل کود کی چیزوں کو خرید لیتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے راستے سے گمراہ کر دیں۔“  
 (امام ترمذی رضی اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ یہ قاسم کے حوالے سے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ قاسم ثقہ ہیں جبکہ علی بن یزید نامی راوی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یہ بات امام بخاری رضی اللہ عنہ نے بیان کی ہے۔

## باب وَمِنْ سُورَةِ السَّجْدَةِ

## باب 33: سورہ سجدہ سے متعلق روایات

**3120** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَوْيسِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
 متن حدیث: أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ (تَسْجُدْ لِمَنْ جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ) نَزَلَتْ فِي انْتِظَارِ الصَّلَاةِ الَّتِي تُدْعَى  
 الْعَتَمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
 ﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یہ آیت

”ان کے پہلو بستروں سے جدا رہتے ہیں۔“

یہ آیت اس نماز کے بارے میں نازل ہوئی جسے شام کی نماز کہا جاتا ہے (یعنی عشاء کی نماز)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3121** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَلْبُغُ بِهِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ اللَّهُ تَعَالَى أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَيَّ قَلْبٌ بِشَرٍّ وَتَصَدِيقٌ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں پتہ چلا ہے، اللہ تعالیٰ

یہ فرماتا ہے:

”میں نے اپنے بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جسے کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال بھی نہیں آیا“ اس کی تصدیق اللہ کی کتاب میں (ان الفاظ میں موجود ہے)۔

”کوئی شخص یہ نہیں جانتا اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے؟ جو اس چیز کی جزا ہوگی جو وہ عمل کرتے تھے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3122** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ وَعَبْدِ الْمَلِكِ وَهُوَ ابْنُ أَبَجَرَ

سَمِعَا الشَّعْبِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: إِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ سَأَلَ رَبَّهُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ أَيُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَذْنَى مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ يَأْتِي بَعْدَ مَا يَدْخُلُ أَهْلَ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَيَقَالُ لَهُ ادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَقُولُ كَيْفَ ادْخُلُ وَقَدْ نَزَلُوا مَنَازِلَهُمْ وَأَخَذُوا أَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَيَقَالُ لَهُ أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ نَعَمْ أَيُّ رَبِّ قَدْ رَضِيتُ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَمِثْلَهُ وَمِثْلَهُ فَيَقُولُ رَضِيتُ أَيُّ رَبِّ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ هَذَا وَعَشْرَةَ أَمْثَالِهِ فَيَقُولُ رَضِيتُ أَيُّ رَبِّ فَيَقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ مَعَ هَذَا مَا اشْتَهَيْتُ نَفْسُكَ وَلَدَّتْ عَيْنُكَ

3121۔ اخرجه البخاري (۳۶۶/۶): كتاب بدء الخلق: باب: ما جاء في صفة الجنة و انھا مخلوقة، حدیث (۳۲۴۴) و اطرافه فی (۴۷۷۹،

۴۷۸۰، ۷۴۹۸)، و مسلم (۲۱۴۷/۴): كتاب الجنة و صفة نعمها و اهلها: باب: ..... حدیث (۲۸۲۴/۲)، و الحمیدی (۴۸۰/۲)، حدیث

(۱۱۳۳) من طريق الاعرج عن ابی هريرة به.

۳۱۹۸۔ اخرجه مسلم (۵۸۱/۱ - ابی): كتاب الايمان: باب: اوفى اهل الجنة منزلة فيها، حدیث (۳۱۲، ۱۸۹/۳۱۳)، و الحمیدی (۲۰/۲۳۵)

حدیث (۷۶۱) من طريق الشعبي عن المغيرة بن شعبة به.



حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌ

اختلافِ سندِ زُرْوَيْ بِعَضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْمُغْبِرَةِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَالْمَرْفُوعُ أَصَحُّ  
 ﴿﴾ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے برسرِ منبر ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی ہے (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے سوال کیا۔ انہوں نے سوال کیا: اے میرے پروردگار! جنت میں سب سے کم مرتبہ کس کا ہوگا؟ تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کا ہوگا جو تمام جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا اور اسے کہا جائے گا: اب تم اندر داخل ہو جاؤ! تو وہ یہ کہے گا: میں اس کے اندر کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟ جبکہ سب لوگوں نے اپنا گھر اور اپنے حصے کی جگہ کو حاصل کر لیا ہے تو اسے کہا جائے گا: کیا تم اس بات سے راضی ہو کہ تمہیں وہ کچھ دیا جائے جو دنیا کے کسی بھی بادشاہ کے پاس ہوتا تھا تو وہ کہے گا: جی ہاں! میں راضی ہوں۔ اس سے کہا جائے گا: تمہیں یہ ملا اور اس کی مانند مزید ملا تو وہ کہے گا: میں راضی ہو گیا میرے پروردگار! تو اسے کہا جائے گا: تمہیں یہ ملا اور اس کا دس گنا مزید ملا تو وہ عرض کرے گا: اے میرے پروردگار! میں راضی ہو گیا۔ تو اسے کہا جائے گا: اس کے ساتھ جو تمہارے نفس کی خواہش ہو اور جو تمہاری آنکھوں کو اچھا لگے وہ (بھی تمہارا ہوا)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بعض حضرات نے اس حدیث کو شععی کے حوالے سے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا، تاہم اس کا ”مرفوع“ ہونا درست ہے۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ

### باب 34: سورہ احزاب سے متعلق روایات

3123 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا صَاعِدَةُ الْحَرَانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا قَابُوسُ

بْنُ أَبِي ظَبْيَانَ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ

متن حدیث: قَالَ قُلْنَا لِبْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ) مَا عَنِ بَدَلِكَ قَالَ قَامَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يُصَلِّي فُخْطِرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ الَّذِينَ يُصَلُّونَ مَعَهُ أَلَا تَرَى أَنَّ لَهُ قَلْبَيْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَانزَلَ اللَّهُ (مَا جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِنْ قَلْبَيْنِ فِي جَوْفِهِ)  
 اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ قابوس بن ابوظبیان اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں: ہم نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے

کہا: اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ اس سے کیا مراد ہے؟

”اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔“

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی خیال آیا (اس کی طرف توجہ کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز بھول گئے) تو منافقین جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے انہوں نے یہ کہا: کیا تم لوگوں نے غور کیا؟ ان صاحب کے دو دل ہیں، ایک دل تمہارے ساتھ ہے اور ایک دل ان لوگوں کے ساتھ ہے۔  
تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اللہ تعالیٰ نے کسی بھی شخص کے سینے میں دو دل نہیں بنائے۔“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**3124** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةَ عَنْ

ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

متن حدیث: قَالَ عَمِي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سَمِعْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبَّرَ عَلَيَّ فَقَالَ أَوَّلَ مَشْهَدٍ شَهِدَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَبْتُ عَنْهُ أَمَا وَاللَّهِ لَئِنْ أَرَانِي اللَّهَ مَشْهَدًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا بَعْدَ كَيْرَيْنِ اللَّهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو آيَنَ قَالَ وَأَهَا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجْدَهَا دُونَ أُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بَضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ فَقَالَتْ عَمِّي الرَّبِيعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَحَى إِلَّا بِنَانَهُ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (رَجُلًا صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَلُوا تَبْدِيلًا)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے چچا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا وہ غزوہ بدر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک نہیں ہوئے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: میرے لیے یہ بات بڑی قابل افسوس تھی۔ یہ وہ پہلی جنگ تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے اور میں اس میں شریک نہیں ہوا۔ اللہ کی قسم! اب اگر اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی جنگ میں شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا جو میں کروں گا۔ انہوں نے اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا۔ پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اگلے سال غزوہ احد میں شریک ہوئے۔ ان کی ملاقات حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے ہوئی، تو وہ بولے اے ابو عمرو! کہاں کا ارادہ ہے؟ تو حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: یہ اس طرف احد کے دوسری جانب سے مجھے جنت کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے (حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر

3124۔ أخرجه أحمد (۱۹۴/۳)، ومسلم (۶۴۲/۶، ۶۴۳ - انی) كتاب الامارة: باب: ثبوت الجنة للشهيد، حدیث (۱۴۸ - ۱۹۰۳) من

طریق سلیمان بن المغیرة عن ثابت عن انس بن مالک به

انہوں نے جنگ میں شرکت کی اور شہید ہو گئے۔ ان کے جسم میں اسی سے زیادہ زخموں کے نشان تھے۔ میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا: میں نے اپنے بھائی کو صرف ان کی انگلیوں کے پوروں سے پہچانا ہے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی:

”وہ لوگ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیے ہوئے عہد کو سچ ثابت کیا، ان میں سے بعض اپنی نذر کو پورا کر چکے ہیں، کچھ انتظار کر رہے ہیں انہوں نے کوئی تبدیلی نہیں کی۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3125 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ لَسِنِ اللَّهِ أَشْهَدَنِي قِتَالًا لِلْمُشْرِكِينَ كَيْرَيْنِ اللَّهُ كَيْفَ أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمَ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هَوْلَاءُ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ وَأَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هَوْلَاءُ يَعْنِي أَصْحَابَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا أَخِي مَا فَعَلْتَ أَنَا مَعَكَ فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَصْنَعُ مَا صَنَعَ فَرَجَدَ فِيهِ بَضْعٌ وَتَمَانُونَ مِنْ ضَرْبَةِ سَيْفٍ وَطَعْنَةِ بَرْمُجٍ وَرَمِيَّةٍ بِسَهْمٍ فَكُنَّا نَقُولُ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ (فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ) قَالَ يَزِيدُ يَعْنِي هَذِهِ الْآيَةُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**توضیح راوی:** وَأَسْمُ عَمِّهِ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ

◀◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان کے چچا غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔ انہوں نے کہا یہ سب سے پہلی جنگ تھی جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین کے ساتھ مقابلہ کیا تھا اور میں اس میں شامل نہیں ہوا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے مشرکین کے ساتھ کسی جنگ میں دوبارہ شرکت کا موقع دیا تو اللہ تعالیٰ اس چیز کو ظاہر کر دے گا، جو میں کروں گا (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب غزوہ احد کا موقع آیا اور مسلمان ادھر ادھر بکھر گئے، تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! ان لوگوں نے جو کیا، یعنی مشرکین نے جو کیا، میں اس سے تیری بارگاہ میں برأت پیش کرتا ہوں اور ان لوگوں نے جو کیا، یعنی ان کے ساتھیوں نے جو کیا، اس بارے میں، میں تیری بارگاہ میں معذرت پیش کرتا ہوں۔ پھر وہ آگے بڑھے تو ان کی ملاقات حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ انہوں نے کہا: اے میرے بھائی تم نے کیا کہا؟ میں آپ کے ساتھ ہوں (حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) لیکن میں وہ جو ہر نہیں دکھا سکا جو انہوں نے دکھائے (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) ان کے جسم پر اسی سے زیادہ تلوار اور نیزوں وغیرہ کے زخم تھے۔

ہم یہ سمجھتے تھے، ان کے اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”ان میں سے بعض لوگوں نے اپنی نذر کو پورا کر لیا اور کچھ لوگ منتظر رہیں۔“

یزید نے یہ بات بیان کی ہے، اس سے مراد یہ آیت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چچا کا نام حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ تھا۔

**3126** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنْ إِسْحَاقَ

بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ فَقُلْتُ بَلَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: طَلْحَةَ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسناد دیگر: وَانَّمَا رُوِيَ هَذَا عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ

﴿﴾ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں

خوشخبری سناؤں؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، طلحہ

ان لوگوں میں شامل ہے جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کر دیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نقل کردہ اس حدیث کو ہم صرف اسی

سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد (حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ) سے منقول ہے۔

**3127** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ مُوسَى وَعَيْسَى ابْنَيْ

طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِمَا طَلْحَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ بَسَلَهُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ

مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرِئُونَ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوقِرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ

ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّي أَطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَى ثِيَابٍ خَضِرٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيِنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ قَالَ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ

﴿﴾ موسیٰ اور عیسیٰ بن طلحہ اپنے والد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں

ایک دیہاتی جو ناواقف تھا اس سے یہ کہا گیا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرو، وہ کون سے لوگ ہیں جنہوں نے اپنی نذر کو پورا

کیا (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خود تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کرنے کی جرأت نہیں رکھتے تھے،

کیونکہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اور (احترام کے طور پر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈرتے تھے۔ دیہاتی نے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سوال کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اسے کوئی

3126- اخرجه ابن ماجه (٤٦١/١): المقدمة: باب: فصل طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، حديث (١٢٦)، من طريق موسى بن طلحة عن معاوية بن ابي سفيان به

جواب نہیں دیا (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں): اسی دوران میں مسجد کے دروازے سے اندر آیا، میں نے اس وقت بہتر لباس پہنا ہوا تھا۔ جب نبی اکرم ﷺ نے مجھے دیکھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ سوال کرنے والا شخص کہاں ہے؟ جس نے ان لوگوں کے بارے میں دریافت کیا تھا، جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کر لیا؟ اس شخص نے عرض کی: میں ہوں! یا رسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ (طلحہ) ان لوگوں میں شامل ہے، جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں): یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے، ہم اسے صرف یونس بن بکر کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3128** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي

سَلْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

متن حدیث: قَالَتْ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَخْيِيرِ أَزْوَاجِهِ بَدَأَ بِي فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّي ذَاكِرٌ لِكَ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكَ أَنْ لَا تَسْتَعْجِلِي حَتَّى تَسْتَأْمِرِي أَبُوْنِكَ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّ أَبَوَايَ لَمْ يَكُونَا لِيَأْمُرَا بِي بِفِرَاقِهِ قَالَتْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لَأَزْوَاجِكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَرِزْقَهَا فَتَعَالَيْنَ) حَتَّى بَلَغَ (لِلْمُحْسِنَاتِ مِنْكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا) فَقُلْتُ فِي أَيِّ هَذَا أَسْتَأْمِرُ أَبُوِي فَإِنِّي أُرِيدُ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْآخِرَةَ وَفَعَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ مَا فَعَلْتُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ کو یہ ہدایت کی گئی کہ وہ اپنی ازواج کو اختیار دیں تو نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے پہلے کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میں تمہارے سامنے ایک معاملہ رکھنے لگا ہوں تم نے جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرنا، بلکہ اپنے والدین سے مشورہ کرنا ہے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے نبی اکرم ﷺ سے علیحدگی اختیار کرنے کی ہدایت نہیں کریں گے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے نبی! تم اپنی ازواج سے یہ کہہ دو! اگر تم لوگ دنیاوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آگے آؤ۔“

آپ ﷺ نے یہ آیت یہاں تک پڑھی:

”تم میں سے جو نیکی کرنے والی ہیں۔ ان کے لیے عظیم اجر ہے۔“

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں) میں نے عرض کی: کیا میں اس بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ میں اللہ اس

3128- اخرجہ البخاری (۳۸۰/۸): کتاب التفسیر: باب: (وان كنتن ترذن الله ورسوله اجرا عظيما)، حديث (۴۷۸۶)، ومسلم (۳۳۵/۵ - نووی) کتاب الطلاق: باب: بیان ان تعيیر امراته لا يكون طلاقا الا بالتمه، حديث (۱۴۷۵/۲۲)، والنسائي (۵۵/۶): کتاب النکاح: باب: ما افترض الله عزوجل على رسوله صلى الله عليه وسلم وحرمة على خلقه ليزيده ان شاء الله قربة اليه، حديث (۳۲۰۱)، و اخرجہ أحمد (۷۷/۶، ۱۰۳، ۱۰۲، ۲۱۱، ۲۴۸)، من طريق الزهري عن ابى سلمة عن عائشة به.

کے رسول ﷺ اور آخرت کو حاصل کرنا چاہتی ہوں۔

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) نبی اکرم ﷺ کی دیگر ازواج نے بھی ویسا ہی کیا جو میں نے کیا تھا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت زہری کے حوالے سے، عروہ کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

**3129** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ

بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (أَنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ

الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا) فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ

وَعَلِيٍّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا

قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ أَنْتِ عَلَى مَكَانِكَ وَأَنْتِ عَلَى خَيْرِ

حُكْمٍ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي

سَلَمَةَ

﴿﴾ حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم ﷺ کے سوتیلے صاحبزادے ہیں وہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نبی

اکرم ﷺ پر نازل ہوئی:

”اے اہل بیت! بے شک اللہ تعالیٰ تم سے گندگی کو دور کرنے کا ارادہ کرتا ہے اور تمہیں اچھی طرح پاک کرنا چاہتا

ہے۔“

نبی اکرم ﷺ اس وقت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں موجود تھے۔ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ،

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں اپنی چادر میں لے لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی پشت کے پیچھے تھے۔ نبی اکرم ﷺ

نے انہیں بھی چادر میں لیا۔ پھر ارشاد فرمایا:

”اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، تو ان سے گندگی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح پاک کر دے۔“

تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

تمہارا اپنا مقام ہے، تم بھلائی کی جگہ پر ہو۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ روایت عطاء کے حوالے سے، حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے طور پر

”غریب“ ہے۔

**3130** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ

زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ إِذَا خَرَجَ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ يَقُولُ الصَّلَاةُ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ

بْنِ سَلَمَةَ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چھ ماہ تک یہ معمول رہا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز ادا کرنے کے لیے جاتے ہوئے جب سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دروازے کے پاس سے گزرتے تو یہ ارشاد فرماتے تھے:

”اے اہل بیت! نماز کا (وقت) ہو گیا ہے۔“

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”اہل بیت! بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح پاک کر دے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف حماد بن سلمہ سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابو حمراء رضی اللہ عنہ، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

3131 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ قَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ

عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

متن حدیث: قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْآيَةَ (وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ) يَعْنِي بِالْإِسْلَامِ (وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) يَعْنِي بِالْعِتْقِ فَأَعْتَقْتَهُ (أَمْسِكَ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ) إِلَى قَوْلِهِ (وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولًا) وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوا تَزَوَّجَ حَلِيلَةَ ابْنِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ) وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْنَاهُ وَهُوَ صَغِيرٌ فَلَبِثَ حَتَّى صَارَ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ زَيْدٌ بَنُ مُحَمَّدٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَاخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ) فَلَانَ مَوْلَى فَلَانَ وَفُلَانٌ أَخُو فَلَانَ (هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ) يَعْنِي أَعْدَلُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: قَدْ رَوَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَيْئًا مِنَ الْوَحْيِ لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْآيَةَ (وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) هَذَا

3131. أخرجه أحمد (۲۴۱/۶، ۲۶۶) من طريق داود بن أبي هند عن الشعبي عن عائشة به

الْحَرْفَ لَمْ يُرَوْ بِطَوْلِهِ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَصَّاحِ الْكُوفِيِّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: اگر نبی اکرم ﷺ نے وحی میں سے کوئی چیز چھپانا ہوتی، تو آپ ﷺ اس آیت کو چھپاتے۔

”اور جب تم نے اس شخص سے یہ کہا جس پر اللہ تعالیٰ نے احسان کیا تھا اور تم نے بھی احسان کیا تھا۔“  
 (نبی اکرم ﷺ کا احسان یہ تھا) کہ آپ ﷺ نے اسے آزاد کر دیا تھا۔

”تم اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور تم اپنے دل میں اس چیز کو پوشیدہ رکھتے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے ظاہر کر دینا تھا اور تم لوگوں سے ڈر رہے تھے حالانکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔“  
 یہ آیت یہاں تک ہے:

”اللہ تعالیٰ کا حکم پورا ہوتا ہے۔“

نبی اکرم ﷺ نے جب اس خاتون کے ساتھ شادی کی، تو لوگوں نے کہا: انہوں نے اپنے بیٹے کی بیوی کے ساتھ شادی کر لی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے، کسی شخص کے والد نہیں ہیں، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔“

نبی اکرم ﷺ نے ان صاحب کو ”اپنا منہ بولا بیٹا“ بنایا تھا، جب وہ چھوٹے تھے، اس کے بعد یہی صورتحال رہی، یہاں تک کہ وہ بڑے ہو گئے اور انہیں زید بن محمد کہا جانے لگا تو اللہ تعالیٰ نے (اس مسئلے کے بارے میں) یہ حکم نازل کیا:  
 ”تم ایسے لوگوں کو ان کے حقیقی باپ کے حوالے سے بلاؤ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ انصاف کے زیادہ قریب ہے، اگر تمہیں ان لوگوں کے حقیقی باپ کے بارے میں علم نہ ہو، تو وہ تمہارے دینی بھائی اور تمہارے آزاد کردہ غلام ہیں“  
 (یہ کہنا) فلاں، فلاں کا آزاد کردہ غلام ہے، فلاں، فلاں کا (دینی بھائی) ہے، یہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انصاف کے زیادہ قریب ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے۔ یہی روایت داؤد کے حوالے سے، شععی کے حوالے سے، مسروق کے حوالے سے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔ وہ فرماتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے وحی میں سے اگر کسی چیز کو چھپانا ہوتا تو آپ ﷺ اس آیت کو چھپاتے۔

”جب تم نے اس شخص سے یہ کہا جس پر اللہ نے انعام کیا تھا اور تم نے بھی اس پر انعام کیا تھا“  
 یہ قصہ پوری طوالت کے ساتھ روایت نہیں کیا گیا۔

یہی روایت عبد اللہ کے حوالے سے، عبد اللہ بن ادریس کے حوالے سے، داؤد سے منقول ہے۔

3132 سنہ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ



مَسْرُوقٌ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

مَنْ حَدِيثٌ: لَوْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَيِّمَا شَيْئًا مِنَ الرُّوحِيِّ لَكُنْتُمْ هَذِهِ الْآيَةَ (وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ) الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اگر کسی چیز کو چھپانا ہوتا تو آپ ﷺ اس آیت کو

چھپاتے۔

”اور جب تم نے اس شخص سے یہ کہا تھا جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا تھا اور تم نے بھی اس پر انعام کیا تھا“ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3133** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ

عُمَرَ

مَنْ حَدِيثٌ: قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ ابْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ ابْنَ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَ الْقُرْآنُ (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: پہلے ہم حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ قرآن کا یہ حکم نازل ہوا۔

”تم ایسے لوگوں کو ان کے حقیقی باپ کے حوالے سے بلاؤ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انصاف کے زیادہ قریب ہے۔“ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3134** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ) قَالَ مَا كَانَ لِيَعِيشَ لَكَ فَيَكُمُ وَلَدٌ ذَكَرَ

﴿﴿﴾ عامر شعبی اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی شخص کے والد نہیں ہیں۔“

شعبی کہتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے: ان کا کوئی بھی بیٹا تمہارے درمیان زبندہ نہیں رہا۔

**3135** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ

3133۔ اخرجہ البعاری (۲۷۷/۸): کتاب التفسیر: باب: (ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله) حدیث (۴۷۸۲)، و مسلم (۲۷۹/۸ - ابن):

کتاب فضائل الصحابة: رضی اللہ عنہم: باب: فضل زید بن حارثہ، و اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما، حدیث (۲۴۲۵۰، ۶۲)، و اخرجہ احمد

(۷۷/۲)، من طریق موسی بن عقبہ عن سالم بن عبد اللہ عن عبد اللہ بن عبد بہد

عِكْرِمَةَ عَنْ أُمِّ عُمَارَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ

متن حدیث: أَنَّهَا آتَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَا أَرَى كُفْلَ شَيْءٍ إِلَّا لِلرِّجَالِ وَمَا أَرَى النِّسَاءَ يُذَكَّرْنَ بِشَيْءٍ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) الْآيَةُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَأَمَّا تَعْرِيفُ هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
 ﴿﴾ سیدہ امّ عمارہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں انہوں نے عرض کی: کیا وجہ ہے کہ میں یہ دیکھتی ہوں ہر چیز مردوں کے لیے ہے مجھے عورتوں کے بارے میں نظر نہیں آیا کہ ان کا کسی حوالے سے ذکر کیا گیا ہو؟ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

”بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومن عورتیں“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے

ہیں۔

3136 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ

متن حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَتُخْفَى فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ) فِي شَأْنِ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ جَاءَ زَيْدٌ يُشْكِرُ فَهَمَّ بِطَلَاقِهَا فَاسْتَأْمَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ زَوْجُكَ وَاتَّقِ اللَّهَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی۔

”تم اپنے من میں اس چیز کو چھپا رکھتے تھے جسے اللہ تعالیٰ ظاہر کرنا چاہتا تھا اور تم لوگوں سے ڈر گئے تھے۔“

یہ آیت سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں نازل ہوئی۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے ان کی شکایت کرتے ہوئے انہیں طلاق دینے کا ارادہ ظاہر کیا اور نبی اکرم ﷺ سے مشورہ مانگا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اس کے الفاظ قرآن میں یوں استعمال ہوئے ہیں:

”تم اپنی بیوی کو روکے رکھو اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3137 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ

أَنَسِ قَالَ

متن حدیث: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ (فَلَمَّا قَضَى زَيْدٌ مِنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنَا كَهَا) قَالَ

3136- أخرجه البخاری (۲۸۴/۸): کتاب التفسیر: باب: (وتخفي في نفسك ما الله مبدي، وتخشى الناس، والله الحق ان تخشاه) حدیث

(۴۷۸۷)، من طریق ثابت عن انس بن مالك به.

فَكَانَتْ تَفْخَرُ عَلَىٰ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ رَزَوَجُكُنَّ أَهْلُو كُنَّ وَرَزَوَجِي اللَّهُ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ”جب زینب نے اس عورت سے اپنی غرض کو پورا کر لیا تو ہم نے اس عورت کی شادی تمہارے ساتھ کر دی۔“ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ خاتون اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دیگر ازواج کے سامنے فخر کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں: تم لوگوں کی شادی تمہارے گھر والوں نے کی ہے اور میری شادی اللہ تعالیٰ نے سات آسمانوں پر سے کی ہے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3138 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ

مِنْ حَدِيثٍ: قَالَتْ خَطَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْتَدَرْتُ إِلَيْهِ فَعَدَّرَنِي ثُمَّ أَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّا أَحَلَّلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّائِيَّاتِ أَجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ وَبَنَاتِ عَمِكَ وَبَنَاتِ عَمَاتِكَ وَبَنَاتِ خَالَكَ وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اللَّائِيَّاتِ هَاجِرَاتٍ مَعَكَ وَأُمَّرَاءَ مُؤْمِنَاتٍ إِنْ وَهَبْتَ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ) الْآيَةَ قَالَتْ فَلَمْ أَكُنْ أَحِلُّ لَهُ لَائِيٍّ لَمْ أَهَاجِرْ كُنْتُ مِنَ الطَّلَاقِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ

الشَّيْبَانِيِّ

﴿﴾ سیدہ ام ہانی بنت ابوطالب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عذر پیش کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے عذر کو قبول کیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی۔

”اے نبی! ہم نے تمہارے لیے ان بیویوں کو حلال قرار دیا ہے جن کے مہر تم ادا کر دیتے ہو اور ان عورتوں کو بھی (حلال) قرار دیا ہے جو تمہاری ملکیت میں ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال فے کے طور پر عطا کیں اور (اللہ نے تمہارے لیے حلال کیا ہے) تمہارے چچا کی بیٹیوں کو تمہاری پھوپھی کی بیٹیوں کو تمہارے ماموں کی بیٹیوں کو اور تمہاری خالہ کی بیٹیوں کو جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی اور ہر مومن عورت کو (تمہارے لیے حلال قرار دیا ہے) اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے لیے بہہ کر دے۔“

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: یوں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال نہیں ہوتی تھی کیونکہ میں نے ہجرت نہیں کی تھی میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ ہم اس روایت کو صرف سدی کی نقل کردہ روایت کے حوالے

سے جانتے ہیں۔

**3139 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ حَدَّثَنَا رُوْحٌ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ  
**متن حدیث:** قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لُيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَصْنَافِ النِّسَاءِ  
 إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَ (لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءَ مِنْ بَعْدِ وَلَا أَنْ تَبْدَلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَا  
 أَعَجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ) وَأَحَلَّ اللَّهُ لِقِيَابِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ (وَأَمْرًا مُؤْمِنَةً إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ  
 وَحَرَّمَ كُلَّ ذَاتِ دِينٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ قَالَ (وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ فِي الْأَجْرَةِ مِنَ  
 الْخَاسِرِينَ) وَقَالَ (يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ أَزْوَاجَكَ اللَّائِيَّاتِ أُجُورَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا آفَاءَ اللَّهُ  
 عَلَيْكَ) إِلَى قَوْلِهِ (خَالِصَةً لَكَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ) وَحَرَّمَ مَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ أَصْنَافِ النِّسَاءِ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ قَالَ  
 سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَذْكُرُ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ لَا بَأْسَ بِحَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ بَهْرَامَ عَنْ شَهْرِ بْنِ  
 حَوْشَبٍ

◀◀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ہجرت کرنے والی مومن عورتوں کے علاوہ دیگر تمام اقسام کی  
 خواتین کے ساتھ نکاح کرنے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منع کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”اس کے بعد تمہارے لیے خواتین (کے ساتھ شادی کرنا) حلال نہیں ہے اور نہ ہی یہ کہ اپنی ازواج کی جگہ دوسری  
 ازواج لے آؤ خواہ ان (دوسری عورتوں) کی خوبصورتی تمہیں پسند آئے البتہ تمہاری ملکیت میں جو (خواتین آتی  
 ہیں) ان کا حکم مختلف ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ نے مومن عورتیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے حلال قرار دیتے ہوئے (ارشاد فرمایا)

”اور مومن عورت کو (بھی تمہارے لیے حلال کیا گیا ہے) اگر وہ اپنے آپ کو نبی کے لیے بہہ کر دیتی ہے۔“

اسلام کے علاوہ اور کسی بھی دین کی پیروی کا عورت کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا اور ارشاد فرمایا:

”جو شخص ایمان کا انکار کرے تو اس کا عمل برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والا ہوگا۔“

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

”اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال قرار دی ہیں جن کے مہر تم ادا کر دیتے ہو اور وہ (کئی نہیں  
 حلال قرار دی گئی ہیں) جو تمہاری ملکیت میں آتی ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مال غنیمت کے طور پر تمہیں عطا کی ہیں۔“

یہ آیت یہاں تک ہے:

”یہ حکم صرف تمہارے لیے ہے عام مومنین کے لیے نہیں ہے۔“

اللہ تعالیٰ نے اس کے علاوہ تمام اقسام کی خواتین کو حرام قرار دیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ ہم اسے صرف عبدالحمید سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے احمد بن حسن کو یہ کہتے ہوئے سنا، امام احمد بن حنبل نے یہ بات بیان کی ہے، عبدالحمید بن بہرام کی نقل کردہ روایت میں کوئی حرج نہیں ہے وہ روایت جو انہوں نے شہر بن حوشب سے نقل کی ہے۔

**3140** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَتْ عَائِشَةُ مَا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ  
حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عطاء بیان کرتے ہیں: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات بیان کی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام خواتین کو حلال قرار نہیں دے دیا گیا۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3141** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَشْهَلُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ حَدَّثَنَا عَنْ عَمْرٍو بْنِ  
سَعِيدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَى بَابَ امْرَأَةٍ عَرَّسَ بِهَا فَإِذَا عِنْدَهَا قَوْمٌ  
فَانْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَاحْتَبَسَ ثُمَّ رَجَعَ وَعِنْدَهَا قَوْمٌ فَانْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ فَرَجَعَ وَقَدْ خَرَجُوا قَالَ فَدَخَلَ  
وَأَرَخَى بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا قَالَ فَذَكَرْتُهِ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَقَالَ لَيْنٌ كَانَ كَمَا تَقُولُ لَيَنْزِلَنَّ فِي هَذَا شَيْءٌ فَتَزَلَّتْ  
آيَةُ الْحِجَابِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
تَوْضِيحِ رَاوِي: وَعَمْرٍو بْنُ سَعِيدٍ يُقَالُ لَهُ الْأَصْلَعُ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اس اہلیہ کے دروازے کے پاس تشریف لائے جن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نئی نئی شادی ہوئی تھی وہاں کچھ لوگ موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا کوئی کام کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی وجہ سے کچھ دیر وہاں ٹھہرے رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ لوگ جا چکے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کے اندر چلے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور اپنے درمیان پردہ گرا دیا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: جو تم کہہ رہے ہو اگر ایسا ہی ہوا ہے تو اس بارے میں ضرور کوئی حکم نازل ہو جائے گا (حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) تو حجاب کے حکم سے متعلق آیت نازل ہو گئی۔

3140- اخرجه احمد (۱/۴۱۶، ۲۰۱)، والحيثى (۱/۱۱۵)، حديث (۲۳۵)، والنسائي (۱/۵۶۶): كتاب النكاح: باب: ما افترض الله عزوجل على رسوله صلى الله عليه وسلم وحرمة على خلقه ليزيد ان شاء الله توب به، حديث (۲۲۰۴)، من طريق عمرو عن عائشة به.

یہ روایت اس سند کے حوالے سے ”حسن غریب“ ہے۔ عمرو بن سعید کو ”اصح“ بھی کہا جاتا ہے۔

3142 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضَّبِّيُّ عَنِ الْجَعْفِدِ بْنِ عُفْمَانَ عَنِ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ تَزَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِأَهْلِهِ قَالَ لَفَضَنْتُ أُمِّي أُمَّ سَلِيمٍ حَسَنًا فَجَعَلْتُهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا أَنَسُ أَذْهَبَ بِهَذَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ لَهُ بَعَثْتَ بِهَذَا إِلَيْكَ أُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ إِنَّ هَذَا مِنَّا لَكَ قَلِيلٌ فَقَالَ ضَعُهُ ثُمَّ قَالَ أَذْهَبَ فَأَدْعُ لِي فَلَأَنَّا وَفَلَأَنَّا وَفَلَأَنَّا وَمَنْ لَقَيْتَ فَسَمِّي رَجُلًا قَالَ فَذَعَرْتُ مَنْ سَمَى وَمَنْ لَقَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ عَدَدُكُمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءٌ ثَلَاثَ مِائَةٍ قَالَ وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَنَسُ هَاتِ التَّوْرَ قَالَ فَدَخَلُوا حَتَّى امْتَلَأَتِ الصَّفَّةُ وَالْحُجْرَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقَ عَشْرَةَ عَشْرَةَ وَلْيَأْكُلْ كُلُّ إِنْسَانٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَاكُلُوا حَتَّى شَبِعُوا قَالَ فَخَرَجْتُ طَائِفَةً وَدَخَلْتُ طَائِفَةً حَتَّى أَكَلُوا كُلُّهُمْ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أَنَسُ أَرَفَعُ قَالَ فَرَفَعْتُ فَمَا أَذْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ أَكْثَرُ أُمَّ حِينَ رَفَعْتُ قَالَ وَجَلَسَ مِنْهُمْ طَوَائِفُ يَتَحَدَّثُونَ فِي بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَزَوْجَتُهُ مُوَلِّيَةٌ وَجَهَّهَا إِلَى الْحَائِطِ فَدَقُّوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ رَجَعَ فَلَمَّا رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَ رَجَعَ ظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ تَقَبَّلُوا عَلَيْهِ قَالَ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوا كُلُّهُمْ وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَرَخَى السِّتْرَ وَدَخَلَ وَأَنَا جَالِسٌ فِي الْحُجْرَةِ فَلَمْ يَلْبَسْ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى خَرَجَ عَلَيَّ وَأَنْزَلْتُ هَذِهِ الْآيَاتِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَاطِرِينَ إِنَاءَهُ وَلَكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ فَادْخُلُوا فَإِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ لِحَدِيثٍ إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ يُؤْذَى النَّبِيَّ) إِلَى الْبَحْرِ الْآيَةِ قَالَ الْجَعْفِدُ قَالَ أَنَسُ أَنَا أَحَدُ النَّاسِ عَهْدًا بِهَذِهِ الْآيَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَالْجَعْفِدُ هُوَ ابْنُ عُفْمَانَ وَيُقَالُ هُوَ ابْنُ دِينَارٍ وَيَحْنُ أَبَا عُفْمَانَ بَصْرِيٌّ وَهُوَ ثِقَّةٌ عِنْدَ أَهْلِ

الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ وَشُعْبَةُ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم ﷺ نے (سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا) کے ساتھ

شادی کی اور آپ ﷺ اپنی اہلیہ کو رخصت کروا کے لے آئے تو میری والدہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے جیسے تیار کیا اور اسے ایک برتن

3142. اخرجہ مسلم (۱۰۵۱/۳): کتاب النکاح: باب: زواج زینب بنت جحش و نزول الحجاب و البات و لومة العرس، حدیث

۱۴۲۸/۰۰۱، و النسائي (۱۳۶/۶): کتاب النکاح: باب: الهدية لئن عرس، حدیث (۲۲۸۷)، و احمد (۱۶۳/۳)، من طریق ابی عثمان عن

میں ڈال کر فرمایا: اے انس! اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور آپ ﷺ سے عرض کرنا: یہ میری والدہ نے آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا ہے، انہوں نے آپ کو سلام بھی کہا ہے اور یہ عرض کی ہے: یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہماری طرف سے حقیر ساتھ آپ ﷺ کے لیے ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اسے لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: میری والدہ نے آپ ﷺ کو سلام کہا ہے اور انہوں نے یہ عرض کی ہے: یہ ہماری طرف سے آپ ﷺ کے لیے حقیر ساتھ ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے رکھ دو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جاؤ اور فلاں شخص کو فلاں شخص کو اور فلاں شخص کو اور جو بھی تمہیں ملے اسے میرے پاس بلا کر لے آؤ۔ نبی اکرم ﷺ نے کچھ افراد کے نام بھی لیے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جن لوگوں کے نام لیے تھے اور جو شخص مجھے ملا میں ان سب کو بلا کے لے آیا۔

راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: اس وقت آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا: تین سو کے قریب افراد تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا: اے انس! وہ پیالہ لے آؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ سارے لوگ اندر آ گئے، یہاں تک کہ وہ چوتراہ اور کرہ بھر گئے۔ ان لوگوں کا بیٹھنا نبی اکرم ﷺ کو گراں محسوس ہو رہا تھا۔ نبی اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی تمام ازواج کے ہاں جا کر انہیں سلام کیا پھر آپ ﷺ واپس تشریف لائے۔ جب انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ واپس تشریف لے آئے ہیں تو انہوں نے یہ اندازہ لگا لیا کہ ان کا بیٹھنا نبی اکرم ﷺ پر گراں گزر رہا ہے تو وہ تیزی سے دروازے کی طرف گئے اور سب لوگ وہاں سے باہر نکل گئے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے پردہ گرا دیا۔ نبی اکرم ﷺ گھر کے اندر تشریف لے گئے۔ میں حجرے میں بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ پر یہ آیات نازل ہو چکی تھیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ان آیات کو لوگوں کے سامنے تلاوت کیا۔

”اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں داخل نہ ہو البتہ اگر کھانے کے لیے تمہیں اندر آنے کی اجازت دی جائے تو داخل ہو سکتے ہو۔“

”لیکن اس طرح نہیں کہ کھانے کی جلد آمد کے منتظر ہو۔“

یہ آیت آخر تک ہے۔

جدد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ان آیات کے بارے میں سب سے پہلے مجھے پتہ چلا تھا اور پھر نبی اکرم ﷺ کی ازواج نے پردہ کرنا شروع کر دیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

جدد نامی راوی جعد بن عثمان ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ جعد بن دینار ہیں، ان کی کنیت ابو عثمان بصری ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ ان سے یونس بن عبید شعبہ اور حماد بن زید نے احادیث روایت کی ہیں۔

**3143** سند حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ بَيَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ بَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَمْرٍ آتَتْهُنَّ فَارْسَلْنِي فَدَعَوْتُ قَوْمًا إِلَى الطَّعَامِ فَلَمَّا أَكَلُوا وَخَرَجُوا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْطَلِقًا قَبْلَ بَيْتِ عَائِشَةَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ فَأَنْصَرَفَ رَاجِعًا قَامَ الرَّجُلَانِ فَخَرَجَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ إِلَى طَعَامٍ غَيْرٍ نَاظِرِينَ إِنَاهُ) وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بَيَانَ

وَرَوَى ثَابِتٌ عَنْ أَنَسِ هَذَا الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ

◀◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ساتھ شادی کی (وہ رخصت ہو

کر آگئیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا۔ میں لوگوں کو دعوت کے لیے بلا لایا جب ان لوگوں نے کھانا کھا لیا تو وہ لوگ چلے گئے۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو ان میں سے دو لوگ ابھی تک بیٹھے ہوئے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی طرف چل دیے۔ پھر وہاں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو وہ دونوں آدمی بھی اٹھ کر باہر نکل گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اے ایمان والو! نبی (اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھروں میں صرف اسی وقت داخل ہو جب تمہیں کھانے کے لیے اجازت

دی جائے اور اس میں بھی کھانے کی طلب ظاہر نہ کرو۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور بیان سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ثابت نے اسے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

**3144** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَعِيمِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ الْمُجْمِرِ أَنَّ مُحَمَّدَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْأَنْصَارِيِّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنِ زَيْدِ الْبَدِيِّ كَانَ أَرَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عَبَّادَةَ فَقَالَ لَهُ بَشِيرُ بْنُ سَعْدٍ أَمَرْنَا اللَّهُ أَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّيَ عَلَيْكَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى تَمَنَيْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْنَا أَنَّهُ لَمْ يَسْأَلْنَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى

3144- أخرجه مالك (١٦٥/١، ١٦٦): كتاب قصر الصلاة من السفر: باب: ما جاء من الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث

(٦٧)، و مسلم (٢٦٧/٢ الابن): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، حديث (٤٠٥/٦٥)، و ابو داود

(٣٢٢/١): كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد التشهد، حديث (٩٨٠)، حديث (٩٨١)، والنسائي (٤٥/٣): كتاب

السهو: باب: الامر بالصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (١٢٨٥)، و احمد (١١٨/٤، ١١٩)، و دارمي (٣١٠/١):

كتاب الصلاة: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، و عبد بن حميد (١٠٦)، حديث (٢٣٤)، و ابن خزيمة (٣٥٢، ٣٥١/١):

حديث (٧١١).



مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْتَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ  
 كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ  
 فِي الْبَابِ. وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي حُمَيْدٍ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ وَطَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَآبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ  
 خَارِجَةَ وَيُقَالُ ابْنُ جَارِيَةَ وَبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جنہیں نماز کے لیے اذان دینے کا طریقہ خواب میں سکھایا گیا تھا، انہوں نے  
 حضرت ابوسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے۔

حضرت ابوسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔ اس وقت ہم حضرت سعد بن  
 عبادہ رضی اللہ عنہ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: اللہ تعالیٰ نے  
 ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیسے درود بھیجیں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ دیر خاموش رہے، یہاں  
 تک کہ ہم نے یہ آرزو کی کہ بشیر نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال نہ کیا ہوتا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو!

”اے اللہ تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود نازل کر! جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود  
 نازل کیا اور تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر برکت نازل کر! جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر تمام  
 جہاتوں میں برکت نازل کی، بے شک تو لائق حمد اور بزرگی کا مالک ہے۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) سلام پڑھنے کا طریقہ تمہیں سکھایا جا چکا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ، حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ، حضرت  
 طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن خارجه رضی اللہ عنہ اور ایک قول کے مطابق حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ  
 اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3145 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رُوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ وَمُحَمَّدٍ وَخَلَّاسٍ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: أَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا سَتِيرًا مَا يُرَى مِنْ جِلْدِهِ شَيْءٌ اسْتَحْيَاءَ مِنْهُ فَأَذَاهُ  
 مَنْ أَذَاهُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَقَالُوا مَا يَسْتَتِرُ هَذَا التَّسْتُرَ إِلَّا مِنْ عَيْبٍ بِجِلْدِهِ إِمَّا بَرَصٌ وَإِمَّا أُذْرَةٌ وَإِمَّا آفَةٌ وَإِنَّ  
 اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرَادَ أَنْ يُسْرِتَهُ مِمَّا قَالُوا وَإِنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلَا يَوْمًا وَحْدَهُ فَوَضَعَ ثِيَابَهُ عَلَى حَجَرٍ ثُمَّ  
 اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ إِلَى ثِيَابِهِ لِيَأْخُذَهَا وَإِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهِ فَأَخَذَ مُوسَى عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ

3145- اخرجه البعاري (٥٠٢/٦): كتاب احاديث الانبياء: باب (٢٨)، حديث (٣٤٠٤)، و طرفه في حديث (٤٧٩٩) و احمد (٣٩٢/٢)

(٥٣٥، ٥١٤)

يَقُولُ تَوْبِي حَجَرٌ تَوْبِي حَجَرٌ حَتَّى انْتَهَى إِلَى مَلَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَرَأَوْهُ غُرَبَانًا أَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَأَبْرَاهَ  
مِمَّا كَانُوا يَقُولُونَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَأَخَذَ تَوْبَهُ وَكَيْسَهُ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بَعْصَاهُ قَوْلَ اللَّهِ إِنَّ بِالْحَجَرِ لَلدَّبَابَ  
مِنْ أُمَّرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا أَوْ خَمْسًا فَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى  
فَبَرَأَهُ اللَّهُ مِمَّا قَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ  
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، حضرت موسیٰ علیہ السلام ایک شرمیلے اور باپردہ آدمی  
تھے۔ ان کے اس شرمیلے پن کی وجہ سے ان کے جسم کا کوئی حصہ ظاہر نہیں ہوتا تھا، تو بنی اسرائیل کے کچھ لوگوں نے اس حوالے  
سے انہیں اذیت پہنچائی۔ وہ لوگ یہ کہنے لگے: یہ اپنے بدن کو اس لیے اہتمام کے ساتھ ڈھانپ کے رکھتے ہیں، کیونکہ ان کی جلد  
میں کوئی عیب ہے یا انہیں برص ہے یا ان کے نصیبے بڑھے ہوئے ہیں یا کوئی اور عیب ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ ارادہ کیا کہ حضرت  
موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز سے بری ظاہر کرے جو ان لوگوں نے بیان کی تھی۔ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا نہا رہے تھے، انہوں  
نے اپنے کپڑے اتار کر پتھر پر رکھ دیئے اور غسل کرنا شروع کر دیا۔ جب وہ فارغ ہوئے اور اپنے کپڑوں کی طرف آئے تاکہ  
ان کپڑوں کو حاصل کریں تو وہ پتھر ان کے کپڑوں کو لے کر چل پڑا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی لاشمی پکڑی اور پتھر کے پیچھے  
بھاگے۔ وہ یہ کہہ رہے تھے: اے پتھر! میرے کپڑے! اے پتھر! میرے کپڑے!، یہاں تک کہ وہ بنی اسرائیل کے کچھ افراد کے  
پاس پہنچ گئے۔ انہوں نے انہیں برہنہ دیکھا تو انہوں نے دیکھا کہ وہ سب سے خوبصورت جسم کے مالک ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس چیز سے بری ظاہر کر دیا جو ان لوگوں نے کہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: پھر وہ پتھر ٹھہر گیا۔  
حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے کپڑے لے کر انہیں پہنا اور اپنے عصا کے ذریعے پتھر کو مارنا شروع کیا۔ اللہ کی قسم! حضرت  
موسیٰ علیہ السلام کے عصا کے تین (راوی کو شک ہے) چار یا شاید پانچ نشانات اس پتھر پر موجود تھے (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے  
یہی مراد ہے)۔

”اے ایمان والو! ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے موسیٰ کو اذیت پہنچائی، تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس چیز سے

بری ظاہر کر دیا، جو ان لوگوں نے کہا تھا، تو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل احترام تھا۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اور ایک سند میں

حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

## باب وَمِنْ سُورَةِ سَبَا

## باب 35: سورہ سبأ سے متعلق روایات

3146 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَكَمِ

النَّخَعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَبْرَةَ النَّخَعِيُّ عَنْ فَرَوَةَ بْنِ مُسَيْكٍ الْمُرَادِيِّ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَقَاتِلُ مَنْ أَذْبَرَ مِنْ قَوْمِي بِيَمَنٍ  
أَقْبَلَ مِنْهُمْ فَأَذِنَ لِي فِي قِتَالِهِمْ وَأَمَرَنِي فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهِ سَأَلَ عَنِّي مَا فَعَلَ الْغُطَفِيُّ فَأَخْبَرْتَنِي قَدْ سِرْتُ  
قَالَ فَارْسَلْ فِي آثِرِي فَرَدَّنِي فَاتَيْتَهُ وَهُوَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ ادْعُ الْقَوْمَ فَمَنْ أَسْلَمَ مِنْهُمْ فَأَقْبَلْ مِنْهُ وَمَنْ  
لَمْ يُسَلِّمْ فَلَا تُعْجَلْ حَتَّى أُحْدِثَ إِلَيْكَ قَالَ وَأَنْزَلَ فِي سَيِّمَا مَا أَنْزَلَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا سَبَا أَرْضٌ أَوْ  
امْرَأَةٌ قَالَ لَيْسَ بِأَرْضٍ وَلَا امْرَأَةٍ وَلَكِنَّهُ رَجُلٌ وَلَدَ عَشْرَةَ مِنَ الْعَرَبِ فَيَأْمَنُ مِنْهُمْ سِتَّةً وَتَشَائِمُ مِنْهُمْ أَرْبَعَةٌ فَأَمَّا  
الَّذِينَ تَشَائِمُوا فَلَحْمٌ وَجَذَامٌ وَعَسَّانٌ وَعَامِلَةٌ وَأَمَّا الَّذِينَ تَيَأْمَنُوا فَالْأَزْدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ وَحَمِيرٌ وَكَنْدَةُ وَمَذْحِجٌ  
وَأَنْمَارٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا أَنْمَارٌ قَالَ الَّذِينَ مِنْهُمْ خَشَعَمٌ وَبَجِيلَةٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى هَذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت فروہ بن مسیک مرادی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری قوم کے جن افراد نے اسلام قبول کر لیا ہے میں ان لوگوں کے ساتھ مل کر ان سے جنگ نہ کروں جنہوں نے اسلام قبول نہیں کیا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ساتھ جنگ کرنے کی مجھے اجازت دی اور مجھے ان کا امیر مقرر کیا۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اٹھ کر آ گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بارے میں دریافت کیا: غطفی کہاں ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا کہ میں روانہ ہو چکا ہوں۔ حضرت فروہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے درمیان موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی قوم کو دعوت دو! ان میں سے جو اسلام قبول کر لے اس کے اسلام کو قبول کرو اور جو اسلام قبول نہ کرے اس کے بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرو جب تک میں تمہیں دوسرا حکم نہ دوں۔

راوی بیان کرتے ہیں: سورہ سبأ کا کچھ حصہ اس وقت نازل ہو چکا تھا۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سبأ سے مراد کیا ہے؟ یہ کوئی علاقہ ہے یا کوئی خاتون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کوئی علاقہ یا کوئی خاتون نہیں ہے یہ ایک مرد تھا جو عرب تھا اور اس کے ہاں دس بچے ہوئے ان میں سے چھ کو اس نے مبارک سمجھا اور چار کو منحوس سمجھا۔ جن لوگوں کو اس نے منحوس قرار دیا وہ یہ ہیں: نخم، جذام، عسان اور عاملہ۔ جن لوگوں کو اس نے مبارک سمجھا وہ یہ ہیں: ازداشعری، حمیر، کندہ، مذحج،

انما۔ ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! انما کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ جن کی شانیں ختم اور بجلیہ ہیں۔  
یہی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

**3147 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ إِذَا قَضَى اللَّهُ فِي السَّمَاءِ أَمْرًا ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَانَهَا  
سِلْسِلَةً عَلَى صَفْوَانَ فَإِذَا (فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ) قَالَ  
وَالشَّيَاطِينُ بَعْضُهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کسی معاملے میں فیصلہ  
ظاہر کرتا ہے تو فرشتے اپنے پر مارتے ہیں اس کے اس فرمان کے سامنے سر کو جھکاتے ہوئے یوں جیسے کسی پتھر پر زنجیر ماری  
جاتی ہے۔ پھر جب ان کے دلوں سے یہ خوف ختم ہوتا ہے تو وہ یہ کہتے ہیں: تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا ہے؟ پھر وہ جواب  
دیتے ہیں: حق فرمایا ہے، وہ بلند مرتبے کا مالک عظیم ہے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: شیاطین اوپر نیچے اکٹھے ہوتے ہیں (تا کہ  
فرشتوں سے اس بات کو سن سکیں)۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3148 سند حدیث:** حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ

عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ إِذْ رُمِيَ بِنَجْمٍ  
فَاسْتَنَارَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنتُمْ تَقُولُونَ لِمَثَلِ هَذَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَالُوا كُنَّا  
نَقُولُ يَمُوتُ عَظِيمٌ أَوْ يُوَلَّدُ عَظِيمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّهُ لَا يُرْمَى بِهِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا  
لِحَيَاتِهِ وَلَكِنْ رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ إِذَا قَضَى أَمْرًا سَبَّحَ لَهُ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ  
يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ إِلَى هَذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ سَأَلَ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّادِسَةِ أَهْلَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ مَاذَا قَالَ  
رَبُّكُمْ قَالَ فَيُخْبِرُونَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ أَهْلُ كُلِّ سَمَاءٍ حَتَّى يَبْلُغَ الْخَبْرُ أَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَتَخْطِفُ الشَّيَاطِينُ  
السَّمْعَ فَيُرْمُونَ فَيَقْدِفُونَهُ إِلَى أَوْلِيَائِهِمْ فَمَا جَاءُوا بِهِ عَلَى وَجْهِهِ فَهُوَ حَقٌّ وَلَكِنَّهُمْ يُحَرِّفُونَهُ وَيَزِيدُونَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

3147. اخرجہ البخاری (۳۹۸/۸): کتاب التفسیر: باب: (حتى اذا فزع عن قلوبهم قالوا: ماذا قال ربكم قالوا الحق)۔ حدیث (۴۸۰۰) و  
طرفہ فی (۷۴۸۱، ۴۷۰۱)، وابو داؤد (۴۳۰/۲): کتاب الحروف والقراءات، باب (۱)، حدیث (۳۹۸۹)، وابن ماجہ (۶۹/۱، ۷۰): کتاب  
المقدمة: باب فيما انكرته الجهمية، حدیث (۱۹۴)۔

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رِجَالٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کچھ اصحاب کے درمیان تشریف فرما تھے، اس دوران کوئی تارا ٹوٹا جس سے روشنی پھیل گئی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمانہ جاہلیت میں تم ایسی صورت حال کے بارے میں کیا کہا کرتے تھے جب تم اسے دیکھتے تھے۔ انہوں نے عرض کی: ہم یہ کہتے تھے کہ کسی بڑے آدمی کا انتقال ہو گیا ہے یا کوئی بڑا آدمی پیدا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ ستارہ کسی کے مرنے یا کسی کے پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ٹوٹتا، بلکہ ہمارا پروردگار جب کسی معاملے کا فیصلہ ظاہر کرتا ہے تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر آسمان والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ پھر درجہ بدرجہ مختلف آسمانوں والے فرشتے اس کی تسبیح بیان کرتے ہیں: یہاں تک کہ وہ تسبیح اس آسمان تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر چھٹے آسمان والے ساتویں آسمان والوں سے دریافت کرتے ہیں تمہارے پروردگار نے کیا فرمایا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ لوگ انہیں بتاتے ہیں۔ پھر ہر آسمان والے دوسرے آسمان والوں سے اس خبر کے بارے میں جانتے ہیں، یہاں تک کہ یہ خبر آسمان دنیا والے فرشتوں تک پہنچ جاتی ہے۔ پھر شیاطین چوری چھپے سے سننے کی کوشش کرتے ہیں تو انہیں یہ ستارا مارا جاتا ہے پھر وہ اپنے ساتھیوں (یعنی کاہنوں) تک وہ بات پہنچاتے ہیں تو ان کی جو بات پوری ہوتی ہے وہ دراصل حق ہوتی ہے لیکن یہ لوگ درمیان میں کچھ تبدیلی کر دیتے ہیں۔ اس میں کچھ اضافہ کر دیتے ہیں (اس لیے ان کی بعض باتیں ثابت نہیں بھی ہوتیں)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت زہری کے حوالے سے امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے انصار کے کچھ افراد سے منقول ہیں۔ وہ یہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے اس کے بعد انہوں نے سابقہ روایت کی مانند روایت نقل کی ہے جس کا مفہوم اس جیسا ہے۔

اس روایت کو حسین بن حریث نے ولید بن مسلم کے حوالے سے امام اوزاعی سے نقل کیا ہے۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْمَلَائِكَةِ

### باب 36: سورہ ملائکہ سے متعلق روایات

3149 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعِزَّارِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ لَقَيْهِ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ كِنَانَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ) قَالَ هَؤُلَاءِ كُلُّهُمْ بِمَنْزِلَةٍ وَاحِدَةٍ وَكُلُّهُمْ فِي الْجَنَّةِ  
حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے

بارے میں یہ فرمایا ہے:

”پھر ہم نے کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنا دیا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے چن لیا تھا پھر ان میں سے کچھ لوگ اپنے اوپر ظلم کرنے والے تھے اور کچھ میانہ روی اختیار کرنے والے تھے اور کچھ بھلائی کی طرف سبقت لے جانے والے تھے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا: یہ سب لوگ ایک ہی مرتبے کے حامل ہیں اور یہ سب جنت میں ہوں گے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب حسن“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ يَس

### باب 37: سورہ یسین سے متعلق روایات

3150 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُونُسَ الْأَزْرَقِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ

عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

متن حدیث: كَانَتْ بَنُو سَلَمَةَ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ فَأَرَادُوا النُّقْلَةَ إِلَى قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

(إِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا وَآثَارَهُمْ) فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ آثَارَكُمْ تُكْتَبُ

فَلَا تَنْتَقِلُوا

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

تَوْصِيحُ رَاوِي: وَأَبُو سُفْيَانَ هُوَ طَرِيفُ السَّعْدِيُّ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو سلمہ قبیلے کے لوگ مدینہ منورہ کے کنارے پر آباد تھے۔ انہوں

نے مسجد کے قریب منتقل ہونے کا ارادہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔

”بے شک ہم ہی مردوں کو زندہ کریں گے اور جو وہ آگے بھیجیں گے اور جو پیچھے رکھیں گے اس کو نوٹ لگیں گے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”بے شک تمہارے قدموں کے نشانات نوٹ کیے جاتے ہیں اس لیے تم منتقل نہ ہو۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور سفیان ثوری سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“

ہے۔ ابوسفیان نامی راوی طریف سعدی ہیں۔

3151 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنِ أَبِيهِ عَنِ أَبِي ذَرٍّ

قَالَ

مَنْ حَدِيثٍ: قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَدْرِي يَا أَبَا ذَرٍّ آيِنَ تَذْهَبُ هَذِهِ قَالَ قُلْتُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَأْذِنُ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَانَهَا قَدْ قِيلَ لَهَا اطْلُعي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَأَ وَذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا قَالَ وَذَلِكَ فِي قِرَائَةِ عَبْدِ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ میں سورج غروب ہونے کے فوراً بعد مسجد میں داخل ہوا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو ذر! کیا تم جانتے ہو (یہ سورج) کہاں جاتا ہے؟ حضرت ابو ذر فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ جاتا ہے اور سجدے کی اجازت طلب کرتا ہے اور اسے اجازت مل جاتی ہے (جب قیامت آنے والی ہوگی) تو اس سے کہا جائے گا: تم اسی طرف سے طلوع ہو جاؤ! جہاں سے آئے ہو تو سورج مغرب کی طرف سے طلوع ہو جائے گا۔

راوی بیان کرتے ہیں: پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”وہ اپنی مخصوص ڈگر پر چلتا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: یہ حضرت عبد اللہ کی قرأت ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الصَّافَاتِ

#### باب 38: سورہ صافات سے متعلق روایات

3152 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا كَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ

عَنْ بَشِيرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثٍ: مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا إِلَى شَيْءٍ إِلَّا كَانَ مَوْقُوفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا زِمًا بِهِ لَا يُفَارِقُهُ وَإِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (وَلَقَوْمَهُمْ أَنَّهُمْ مَسِيئُونَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی دعوت دینے

والا کسی چیز کی طرف دعوت دیتا ہے تو اسے قیامت کے دن ٹھہرا لیا جائے گا اور وہ چیز اس کے ساتھ ہوگی اس سے الگ نہیں ہوگی

3152- اخرجہ الدارمی (۱۳۱/۱): باب: من سن سنة حسنة اوسنة

اگرچہ کسی شخص نے کسی ایک ہی شخص کو دعوت دی ہو۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان تلاوت کیا:

”انہیں ٹھہرا لو! ان لوگوں سے سوال کیا جائے گا کیا وجہ ہے تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے تھے؟“

**3153** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي

الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَى مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ

يَزِيدُونَ) قَالَ عَشْرُونَ أَلْفًا

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

◀◀ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں

دریافت کیا۔

”اور ہم نے اسے ایک لاکھ افراد یا اس سے بھی زیادہ کی طرف مبعوث کیا۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ (ایک لاکھ سے) بیس ہزار زیادہ تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

**3154** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بِشِيرٍ عَنْ

قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِ اللَّهِ (وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ) قَالَ حَامٌ وَسَامٌ

وَيَافِثٌ

قَوْلِ امَامِ تَرْمِذِي: قَالَ أَبُو عَيْسَى: يُقَالُ يَافِثٌ وَيَافِثٌ بِالنَّاءِ وَالنَّاءِ وَيُقَالُ يَفِثٌ

حُكْمِ حَدِيثٍ: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ سَعِيدِ بْنِ بِشِيرٍ

◀◀ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں ہے۔

”اور ہم نے اس کی ذریت کو باقی رہنے دیا۔“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: (وہ ذریت) حام، سام، یافث تھے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام یافث اور ایک قول کے مطابق یافث اور ایک قول کے مطابق یفث ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف سعید بن بشیر کی نقل کردہ روایت کے طور پر

جانتے ہیں۔

**3155** سند حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ

عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ أَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ أَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثٌ أَبُو الرُّومِ



﴿ ﴿ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، سام عربوں کے جدا مجد ہیں۔ حام حبشیوں کے جدا مجد ہیں جبکہ یافث رومیوں کے جدا مجد ہیں۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ ص

### باب 39: سورہ ص سے متعلق روایات

3156 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنَى وَاحِدًا قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ يَحْيَى قَالَ عَبْدُ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ  
مَثْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ مَرَضَ أَبُو طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ أَبِي طَالِبٍ  
مَجْلِسٌ رَجُلٍ فَقَامَ أَبُو جَهْلٍ كَمَا يَمْنَعُهُ وَشَكَّوهُ إِلَى أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ أَخِي مَا تُرِيدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ إِنِّي  
أُرِيدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً وَاحِدَةً تَدِينُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّي إِلَيْهِمُ الْعَجْمُ الْجَزِيَّةَ قَالَ كَلِمَةً وَاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً  
وَاحِدَةً قَالَ يَا عَمَّ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالُوا الْهَاءُ وَاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهِذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ  
قَالَ فَنَزَلَ فِيهِمُ الْقُرْآنُ (ص وَالْقُرْآنُ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي عِزَّةٍ وَشِقَاقٍ) إِلَى قَوْلِهِ (مَا سَمِعْنَا  
بِهِذَا فِي الْمِلَّةِ الْآخِرَةِ إِنْ هَذَا إِلَّا اخْتِلَافٌ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ يَحْيَى بْنُ عِمَارَةَ  
حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ نَحْوَهُ عَنِ الْأَعْمَشِ

﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب جناب ابوطالب بیمار ہوئے، تو قریش ان کے پاس آئے۔ نبی اکرم ﷺ بھی ان کے پاس آئے۔ اس وقت جناب ابوطالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹھنے کی جگہ تھی۔ ابو جہل اٹھاتا کہ نبی اکرم ﷺ کو وہاں بیٹھنے سے منع کرے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ان لوگوں نے ابوطالب کے سامنے نبی اکرم ﷺ کی شکایت کی، تو ابوطالب نے کہا: اے میرے بھتیجے! آپ ﷺ اپنی قوم سے کیا چاہتے ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان سے یہ چاہتا ہوں کہ یہ کلمہ پڑھیں۔ یہ لوگ عربوں کے حاکم بن جائیں گے اور مجھ جزیہ لے کر ان کے پاس آیا کریں گے۔ ابوطالب نے دریافت کیا: ایک کلمہ؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک کلمہ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے میرے چچا! یہ لوگ یہ مان لیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں ہے۔ تو انہوں نے کہا: ایک خدا؟ ہم نے کسی دوسرے مذہب میں یہ بات نہیں سنی۔ یہ ان کی اپنی بنائی ہوئی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو ان لوگوں کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی:

”ص اس قرآن کی قسم! جو نصیحت سے لبریز ہے، کفر کرنے والے لوگ صرف تکبر اور مخالفت کا شکار ہیں۔“

یہ آیت یہاں تک ہے:

”ہم نے یہ بات کسی دوسرے مذہب میں نہیں سنی یہ اپنی طرف سے بنائی ہوئی بات ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یحییٰ بن سعید نے سفیان کے حوالے سے ’عمش کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

یحییٰ بن عمار نے یہ بات بیان کی ہے، بندار نے یحییٰ بن سعید کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے ’عمش سے اسی کی

مانند روایت نقل کی ہے۔

**3157 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ قَالَ أَحْسَبُهُ قَالَ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَيْفَيَّ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيِي أَوْ قَالَ فِي نَحْرِي فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فِي الْكُفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ الْمُكْتَفِيَةِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَالْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيْوَمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِينِ وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ قَالَ وَاللَّذْرَجَاتِ إِفْشَاءَ السَّلَامِ وَإِطْعَامِ الطَّعَامِ وَالصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ

**اختلاف سند:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ ذَكَرُوا بَيْنَ أَبِي قَلَابَةَ وَبَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَجُلًا وَقَدْ

رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گزشتہ رات (خواب

میں) میرا پروردگار میرے پاس بہترین صورت میں آیا۔ (راوی کوشک ہے کہ شاید حدیث میں خواب کا ذکر ہے) تو اس نے

فرمایا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو؟ ملاء اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے

اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیان رکھا اور میں نے اس کی ٹھنڈک کو اپنی چھاتی میں محسوس کیا (راوی کوشک ہے

شاید یہ الفاظ ہیں) اپنے حلق میں محسوس کیا جس سے مجھے پتہ چل گیا کہ آسمان اور زمین میں کیا کچھ ہے؟ پھر اللہ تعالیٰ نے

دریافت کیا: اے محمد! کیا تم یہ جانتے ہو کہ مقرب فرشتے کس کے بارے میں بحث کر رہے ہیں۔ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ وہ

کفار کے بارے میں گفتگو کر رہے ہیں اور کفار یہ ہیں: نماز کے بعد مسجد میں ٹھہر جانا (زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر)

باجامعت نماز کے لیے آنا، جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا، جو شخص یہ کام کرے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ

3157. اخرجہ احمد (۳۶۸/۱)، و عبد بن حمید ص (۲۲۸)، حدیث (۶۸۲).

رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے وہ اپنی پیدائش کے وقت تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا: اے محمد! جب تم نماز پڑھ لو تو یہ دعا مانگو:

”اے اللہ! میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں (کہ تو مجھے یہ توفیق عطا کر) بھلائی کے کام کرنے کی برائی سے بچنے کی مسکینوں کے ساتھ محبت کرنے کی اور جب تو اپنے بندوں کے بارے میں آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے کسی آزمائش میں مبتلا کیے بغیر اپنی بارگاہ میں لے جانا۔“

نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: درجات (ان کاموں سے حاصل ہوتے ہیں) سلام پھیلانا، دوسروں کو کھانا کھلانا اور رات کے وقت اس وقت نماز ادا کرنا جب لوگ سو چکے ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض راویوں نے ابو قلابہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے درمیان ایک اور راوی کا تذکرہ کیا ہے۔

قنادہ نے اسے ابو قلابہ کے حوالے سے خالد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

**3158** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَنَادَةَ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ

خَالِدِ بْنِ اللَّجْلَاجِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَنْ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آتَانِي رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ رَبِّ لَا أَدْرِي فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَوَجَدْتُ بَرْدًا بَيْنَ تَدْيَيَّ فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ وَسَعْدَيْكَ قَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الدَّرَجَاتِ وَالْكَفَّارَاتِ وَفِي نَقْلِ الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ وَانْتِظَارِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَمَنْ يُحَافِظُ عَلَيْهِنَّ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ وَكَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِخْتِلَافًا بِرَوَايَةٍ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَوِيلِهِ

وَقَالَ ابْنِي نَعْسْتُ فَاسْتَقْلْتُ نَوْمًا فَرَأَيْتُ رَبِّي فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”میرا پروردگار میرے پاس بہترین شکل میں آیا۔ اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں اور تیری فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں۔ پروردگار نے دریافت کیا: ملاء اعلیٰ کس بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: اے میرے پروردگار مجھے علم نہیں ہے۔ پھر پروردگار نے اپنا دستہ قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا تو میں نے اس کی بھنڈک کو اپنے سینے میں محسوس کیا جس سے مجھے مشرق اور مغرب کے درمیان میں موجود ہر چیز کا پتہ چل گیا پھر

اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں اور تیر ہی فرمانبرداری کے لیے تیار ہوں، اے میرے پروردگار! پروردگار نے فرمایا: ملاءِ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: درجات اور کفارات کے بارے میں اور زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر باجماعت نماز کی طرف جانے کے بارے میں ناپسندیدہ صورت حال کے وقت اچھی طرح وضو کرنے کے بارے میں نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنے کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ جو شخص باقاعدگی کے ساتھ ان اعمال کو سرانجام دیتا رہے گا وہ بھلائی کے ساتھ زندہ رہے گا اور بھلائی کے ساتھ مرے گا اور وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن عائش رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کی ہیں۔

یہی روایت حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے طویل حدیث کے طور پر منقول ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا:

”میں سو گیا اور گہری نیند سو گیا پھر میں نے اپنے پروردگار کو (خواب میں) بہترین شکل میں دیکھا تو اس نے ارشاد

فرمایا: ملاءِ اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟“

**3159** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ أَبُو هَانِئٍ الْيَشْكُرِيُّ حَدَّثَنَا جَهْضَمُ بْنُ

عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِي سَلَامٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشِ الْخَضْرَمِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ مَالِكِ بْنِ يَخَامِرِ السَّكْسَكِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ اخْتَبَسَ عَنَّا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ عَنِ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى كِدْنَا

نَرَأِي عَيْنَ الشَّمْسِ فَخَرَجَ سَرِيعًا فَتَوَبَّ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجَوَّزَ فِي صَلَاتِهِ

فَلَمَّا سَلَّمَ دَعَا بِصُورِهِ فَقَالَ لَنَا عَلَى مَصَافِكُمْ كَمَا أَنْتُمْ ثُمَّ انْقَلَبَ إِلَيْنَا ثُمَّ قَالَ أَمَا إِنِّي سَأَحْدِثُكُمْ مَا حَسِبِي

عَنْكُمُ الْغَدَاةَ إِنِّي قُمْتُ مِنَ اللَّيْلِ فَتَوَضَّأْتُ وَصَلَّيْتُ مَا قَدَّرَ لِي فَنَعَسْتُ فِي صَلَاتِي فَاسْتَقَلْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَبِّي

تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ لَا أَذْرِي

رَبِّ قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ فَرَأَيْتَهُ وَضَعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ أَنَامِلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْ فَتَجَلَّى لِي كُلُّ شَيْءٍ

وَعَرَفْتُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ قُلْتُ لَبَّيْكَ رَبِّ قَالَ فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى قُلْتُ فِي الْكُفَّارَاتِ قَالَ مَا هُنَّ قُلْتُ

مَشَى الْأَقْدَامَ إِلَى الْجَمَاعَاتِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ وَاسْبَاغِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكْرُوهَاتِ قَالَ

ثُمَّ فِيمَ قُلْتُ اطْعَامِ الطَّعَامِ وَلَبْسِ الْكَلَامِ وَالصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامَ قَالَ سَلِّ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ

الْخَيْرَاتِ وَتَرْكِ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبِّ الْمَسَاكِينِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِي وَإِذَا أَرَدْتُ فِتْنَةً قَوْمٍ فَتَوَفَّنِي غَيْرَ مَفْتُونٍ

أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْرِبُ إِلَى حُبِّكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا حَقٌّ

فَاذْرُسُوها ثُمَّ تَعَلَّمُوها

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

قول امام بخاری: سَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَقَالَ هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ اللَّجْلَاجِ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشِ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَهَذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ هَكَذَا ذَكَرَ الْوَلِيدُ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى بِشْرُ بْنُ بَكْرِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِشِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا أَصَحُّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَائِشِ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھانے کے لیے تشریف نہیں

لائے، یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہمیں سورج نکلتا ہوا نظر آجاتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تیزی کے ساتھ باہر تشریف لائے، نماز کے لیے اقامت کہی گئی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختصر نماز پڑھائی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز میں ہم سے فرمایا: تم جس حالت میں ہو یہیں رہو! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری طرف رخ کیا اور ارشاد فرمایا: میں تمہیں بتاتا ہوں جس وجہ سے میں آج صبح نہیں آسکا۔ گزشتہ رات میں بیدار ہوا، میں نے وضو کیا اور جتنا مقدر میں تھا نماز ادا کی۔ پھر میں نماز کے دوران ہی سو گیا، یہاں تک کہ گہری نیند میں چلا گیا، تو میں نے اپنے پروردگار کو بہترین شکل میں دیکھا۔ اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی: میں حاضر ہوں، اے میرے پروردگار! اس نے فرمایا: ملا، اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: میں نہیں جانتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات تین مرتبہ بیان کی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر میں نے پروردگار کو دیکھا کہ اس نے اپنا دست قدرت میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا، یہاں تک کہ میں نے اس کی انگلیوں کی پوروں کی ٹھنڈک اپنے سینے میں محسوس کی، تو ہر چیز میرے سامنے روشن ہو گئی اور میں نے اسے پہچان لیا، پھر اس نے فرمایا: اے محمد! میں نے عرض کی میں حاضر ہوں، اے میرے پروردگار! اس نے فرمایا: ملا، اعلیٰ کس چیز کے بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں نے عرض کی: کفار کے بارے میں۔ اس نے فرمایا: اس سے کیا مراد ہے؟ میں نے عرض کی: زیادہ قدموں کے ساتھ چل کر بھلائی کی طرف جانا، نماز کے بعد مساجد میں بیٹھنا اور جب طبیعت آمادہ نہ ہو اس وقت اچھی طرح وضو کرنا۔ اس نے فرمایا: پھر کس چیز کے بارے میں۔ میں نے عرض کی: کھانا کھلانے، نرم گفتگو کرنے، رات کے وقت نوافل ادا کرنے، جب لوگ سو رہے ہوں، کے بارے میں (بات کر رہے ہیں) تو پروردگار نے فرمایا: تم یہ دعا مانگو، اے میرے اللہ! میں تجھ سے بھلائی کے کام سرانجام دینے، ہرائی کونہ کرنے، مسکینوں سے محبت کرنے کا سوال کرتا ہوں اور یہ سوال کرتا ہوں کہ تو میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر اور جب تو لوگوں کو آزمائش میں مبتلا کرنے کا ارادہ کرے، تو مجھے آزمائش میں مبتلا کیے بغیر موت دے دینا۔ میں تجھ سے تیری محبت اور جس سے تو محبت کرتا ہے، اس شخص کی محبت اور اس عمل کی محبت کا سوال کرتا ہوں، جو تیری محبت کے

قریب کر دے۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حق ہے اسے ٹوٹ کر لو اور پھر اس کی تعلیم حاصل کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: تو انہوں نے کہا: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ اس روایت سے زیادہ مستند ہے جسے ولید بن مسلم نے عبدالرحمن بن یزید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے یہ بات بیان کی، خالد نے اسے عبدالرحمن بن عائش حضرمی کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، اس کے بعد انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے، لیکن یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

ولید نے اپنی روایت میں اسی طرح ذکر کیا ہے کہ یہ عبدالرحمن بن عائش کے حوالے سے منقول ہے۔ وہ یہ فرماتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جبکہ بشر بن بکر نے اسے عبدالرحمن بن یزید بن جابر کے حوالے سے اس سند کے ہمراہ حضرت عبدالرحمن بن عائش کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے اور یہ زیادہ درست ہے۔

عبدالرحمن بن عائش نے نبی اکرم ﷺ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

باب وَمِنْ سُورَةِ الزُّمَرِ

باب 40: سورہ زمر سے متعلق روایات

3160 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: لَمَّا نَزَلَتْ (ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُونَ) قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَكْفُرُ

عَلَيْنَا الْخُصُومَةُ بَعْدَ الْإِدْيِ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ إِذَا لَشَدِيدٌ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل

ہوئی:

”پھر بے شک تم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آپس میں بحث کرو گے۔“

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ بحث و مباحثہ دنیا میں تو ہمارے درمیان موجود ہے، تو کیا یہ دوبارہ

ہمارے درمیان ہوگا؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں۔ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: پھر تو معاملہ بہت شدید ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3160- اخرجه احمد (۱۶۴/۱)، (۱۶۷/۱)، والحمد لله (۳۲/۱، ۳۴)، حدیث (۶۲، ۶۰)

**3161** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هَلَالٍ وَسَلِيمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ قَالُوا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ

متن حدیث: قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ (يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا) وَلَا يَبَالِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ وَشَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ يَرَوِي عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ وَأُمِّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ هِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ

◀◀ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ آیت تلاوت کرتے ہوئے سنا:

”اے میرے وہ بندو! جنہوں نے اپنے اوپر زیادتی کی ہے تم اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوئے شک اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو بخش دے گا۔“

(حدیث کے یہ الفاظ بھی ہیں) اور وہ اس کی پرواہ نہیں کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف ثابت کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں جسے انہوں نے شہر بن حوشب سے نقل کیا ہے جبکہ شہر بن حوشب نے سیدہ ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

سیدہ ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا ہی اسماء بنت یزید ہیں۔

**3162** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسَلِيمَانُ الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

متن حدیث: جَاءَ يَهُودِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَاوَاتِ عَلَىٰ أَصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَىٰ أَصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلَىٰ أَصْبَعٍ وَالْخَلَائِقَ عَلَىٰ أَصْبَعٍ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّىٰ بَدَتْ نَوَاجِدُهُ قَالَ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ)

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا فَضِيلُ بْنُ عِيَّاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا وَتَصْدِيقًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: اے حضرت

3161۔ اخوجه احمد (۱/۴۵۴، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱)، و عبد بن حمید ص (۴۵۶)، حدیث (۱۰۷۷)۔

3162۔ اخرجه البخاری (۴۱۲/۸): کتاب التفسیر: باب: (وما قدروا الله حق قدره)، حدیث (۴۸۱۱)، و اطرافه (۷۴۱۴، ۷۴۱۵)۔

۷۴۵۱، ۷۵۱۳)۔ و مسلم (۴/۲۱۴۷): کتاب صفات المنافقین و احکامهم: باب: صفة القیامة و الجنة و النار، حدیث (۲۷۸۶/۱۹)، و احمد (۴۲۹/۱، ۴۵۷)۔

محمد ﷺ! بے شک اللہ تعالیٰ نے تمام آسمانوں کو ایک انگلی اور تمام زمینوں کو ایک انگلی اور تمام پہاڑوں کو ایک انگلی اور تمام مخلوقات کو ایک انگلی کے ذریعے تھامنا ہے اور پھر یہ فرمانا ہے: میں بادشاہ ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ مسکرا دیے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے اطراف کے ذانت ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح نہیں پہچانا جو اس کو پہچاننے کا حق ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

◀◀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ اس کی بات کی تصدیق کرنے کے لیے اور اس پر خوشی

ظاہر کرنے کے لیے مسکرا دیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3163** مسند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ حَدَّثَنَا أَبُو كُدَيْبَةَ عَنْ

عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَرَّ يَهُودِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيٌّ

حَدَّثَنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُولُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ عَلَى ذِيهِ وَالْأَرْضَ عَلَى ذِيهِ وَالْمَاءَ عَلَى ذِيهِ

وَالْجِبَالَ عَلَى ذِيهِ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلَى ذِيهِ وَأَشَارَ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ بِخِصْرِهِ أَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتَّى بَلَغَ

الْإِبْهَامَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا

مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَأَبُو كُدَيْبَةَ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ

قول امام بخاری: قَالَ رَأَيْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ الصَّلْتِ

◀◀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا، نبی اکرم ﷺ

نے اس سے فرمایا: اے یہودی! ہمیں کوئی بات بتاؤ۔ تو اس نے کہا: اے ابوالقاسم! آپ ﷺ کیسے یہ کہہ سکتے ہیں جب کہ اللہ

تعالیٰ تمام آسمانوں کو اس پر زمین کو اس پر اور پانی کو اس پر پہاڑوں کو اس پر اور ساری مخلوق کو اس پر رکھے گا۔

محمد بن صلت نے اپنی سب سے چھوٹی انگلی سے اشارہ کیا، پھر اس کے بعد یکے بعد دیگرے تمام انگلیوں کے ذریعے اشارہ

کرتے ہوئے انگوٹھے تک پہنچے۔

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اور انہوں نے اللہ تعالیٰ کو اس طرح نہیں پہچانا جیسے اسے پہچاننے کا حق ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے ہم اسے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول



ہونے کے حوالے سے صرف اسی سند کے ہمراہ جانتے ہیں۔

ابو کدینہ کا بھائی بن مہلب ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) میں نے امام بخاری کو دیکھا، انہوں نے اس روایت کو حسن بن شجاع کے حوالے سے عمر بن صلت سے نقل کیا ہے۔

**3164** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُبَيْسَةَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ

أَبِي عَمْرَةَ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلٌ وَاللَّهِ مَا تَدْرِي حَدَّثَنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ (وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ) قَالَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ مجاہد بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: کیا تم جانتے ہو جہنم کتنی وسیع ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! تم جان بھی نہیں سکتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ بات بتائی ہے۔ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا:

”قیامت کے دن روئے زمین اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہوگی اور آسمان اُس کے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جہنم کے پل پر ہوں گے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) اس حدیث میں پورا قصہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3165** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَمْرٍَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ

عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ (وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ) فَأَيْنَ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَئِذٍ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ يَا عَائِشَةُ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”اور زمین قیامت کے دن اس کے دستِ قدرت میں ہوگی اور آسمان اُسکے دائیں ہاتھ میں لپٹے ہوئے ہوں گے۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تو اہل ایمان اس وقت کہاں ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! وہیں صراط پر ہوں گے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3166** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيَّةِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدْ نَقِمَ صَاحِبُ الْقُرْنِ لِلْقُرْنِ وَحَنِى جَبْهَتَهُ وَأَصْفَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْمَرَ أَنْ يَنْفُخَ فَيَنْفُخُ قَالَ الْمُسْلِمُونَ فَكَيْفَ نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللَّهِ رَبِّنَا وَرَبِّمَا قَالَ سُفْيَانُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ الْأَعْمَشُ أَيْضًا عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

◆◆ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں کیسے آرام سے ہو سکتا ہوں؟ جبکہ صور پھونکنے والے فرشتے نے اپنا منہ صور کے ساتھ لگایا ہوا ہے اس نے اپنا سر جھکایا ہوا ہے اور اپنے کان لگائے ہوئے ہیں اور وہ انتظار کر رہا ہے کہ اسے اس میں پھونک مارنے کا حکم دیا جائے تو وہ اس میں پھونک مار دے۔ مسلمانوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم کیا پڑھا کریں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھا کرو: ”ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ بہترین کارساز ہے ہم اپنے پروردگار اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔“

سفیان نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

”اور ہم اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

اعمش نے اسے عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

**3167** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَسْلَمَ

الْعَجَلِيِّ عَنْ بَشْرِ بْنِ شَغَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

**متن حدیث:** قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الصُّورُ قَالَ قَرْنٌ يَنْفُخُ فِيهِ

**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دیہاتی نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! صور کیا ہے؟ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک سینک (یا باجہ) ہے جس میں پھونک ماری جائے گی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے ہم اس روایت کو صرف سلیمان تمیمی کے حوالے سے جانتے ہیں۔)

**3168** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ

3167- اخرجہ الدارمی (۲/۳۲۵): کتاب الرقاق: باب: فی نفخ الصور، و لحد (۲/۱۶۲، ۱۹۲).

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ يَهُودِيٌّ بِسُوقِ الْمَدِينَةِ لَا وَالَّذِي اضْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشْرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ هَذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ) فَاكُونَ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوسَى اخْتَدَّ بِقَائِمَةٍ مِّنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَشَى اللَّهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِّنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ ایک یہودی نے مدینہ منورہ کے بازار میں کہا: اس ذات کی قسم! جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تمام انسانوں پر فوقیت دی ہے۔ اس پر ایک انصاری نے ہاتھ اٹھایا اور اس یہودی کو طمانچہ رسید کر دیا اور بولا: تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں یہ بات کہہ رہے ہو؟ (جب یہ معاملہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (پہلے یہ آیت پڑھی)

”اور جب صور میں پھونک ماری جائے گی تو آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز بے ہوش ہو کے گر جائے گی

ماسوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے گا پھر اس میں دوبارہ پھونک ماری جائے گی تو وہ لوگ اٹھ کر دیکھنے لگیں گے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے اپنا سر اٹھاؤں گا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت عرش کے ایک پائے کو تھامے ہوئے ہوں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے مجھ سے پہلے اپنا سر اٹھالیا تھا یا وہ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے استثناء کیا ہے اور جو شخص یہ کہے: میں حضرت یونس سے بہتر ہوں تو اس نے غلط کہا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3169 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَيْلَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ

أَخْبَرَنِي أَبُو اسْحَقَ أَنَّ الْأَعْرَبِيَّ أَبَا مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: يُنَادِي مُنَادٍ إِنْ لَكُمْ أَنْ تَحْيُوا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَضْحُوا فَلَا تَسْقُمُوا أَبَدًا وَإِنْ

لَكُمْ أَنْ تَشْبُوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنْ لَكُمْ أَنْ تَعْمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فذلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى (وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي

3168. أخرجه البخاري (٨٥/٥): كتاب الخصومات: باب: ما يذكر من الاشخاص و البلازمة و الخصومة بين المسلم و اليهودي

حديث (٢٤١١): و اطرافه من (٣٤٠٨، ٣٤١٨، ٣٤٧٦، ٤٨١٣، ٥٠٢٢، ٦٥١٧، ٦٥١٨، ٧٤٢٨، ٧٤٧٢) و مسلم (١٨٤٤/٤): كتاب

الفضائل: باب: من فضل موسى عليه الصلاة والسلام، حديث (١٦٠، ٢٣٧٣/١٦١)، و ابوداؤد (٦٢٩/٢): كتاب السنة: باب من التخصيرين

الانبياء عليهم الصلاة والسلام، حديث (٤٦٧١)، و ابن ماجه (١٤٢٨/٢): كتاب الزهد: باب: ذكر البعث، حديث (٤٢٧٤)، و احمد

(٤٥٠، ٢٦٤/٢)

3169. أخرجه مسلم (٢٨١/٩ - الابي): كتاب الجنة وصفة نعيمها و اهلها: باب: (في دوام نعيم اهل الجنة)، حديث (٢٨٣٧/٢٢)

والدارمي (٣٣٤/٢): كتاب الرقائق: باب: ما يقال لاهل الجنة اذا دخلوها و أخرجه احمد (٣١٩/٢)، (٩٥ - ٣٨/٣)، و عبد بن حميد: ص

(٢٩٣): حديث (٩٤٢).

أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک اعلان کرنے

والا یہ اعلان کرے گا: اب تمہارے لیے زندگی ہے، تم کبھی بھی نہیں مرو گے اب تمہارے لیے صحت ہے اب تم کبھی بھی بیمار نہیں ہو گے اب تمہارے لیے جوانی ہے، تم کبھی بھی بوڑھے نہیں ہو گے اب تمہارے لیے نعمتیں ہیں، تم کبھی بھی تکلیف میں مبتلا نہیں ہو گے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

”اور یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے اس چیز کے عوض میں جو تم عمل کرتے تھے۔“

ابن مبارک اور دیگر محدثین نے اس روایت کو ثوری کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْمُؤْمِنِينَ

باب 41: سورہ مومنون سے متعلق روایات

3170 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ

وَالْأَعْمَشِ عَنْ ذَرِّ عَنْ يُسَيْعِ الْحَضْرَمِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ (وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ

عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: دعا

عبادت ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”تمہارا پروردگار یہ فرماتا ہے: تم مجھ سے دعا مانگو! میں تمہاری دعا قبول کروں گا بے شک وہ لوگ جو میری بندگی

سے تکبر کرتے ہوئے (منہ موڑتے ہیں) عنقریب وہ جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ حَمِ السَّجْدَةِ

باب 42: سورہ حم سجده سے متعلق روایات

3171 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ

3170- اخرجہ البخاری فی الادب المفرد ص (۲۱۰)، حدیث (۷۲۱) و ابوداؤد (۴۴۶/۱): کتاب الصلاة: باب: الدعاء، حدیث (۱۴۷۹) و ابن ماجہ (۱۲۵۸/۲): کتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء و اخرجہ احمد (۲۶۷/۴ - ۲۷۱ - ۲۷۶ - ۲۳۷).

مَسْعُودٍ قَالَ

متن حدیث: اَخْتَصَمَ عِنْدَ الْبَيْتِ لثَلَاثَةَ نَفَرٍ قُرَشِيَّانَ وَتَقْفِيٍّ اَوْ تَقْفِيَّانِ وَقُرَشِيٍّ قَلِيلٍ فَقَهُ قُلُوبِهِمْ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونِهِمْ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرُونَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ مَا نَقُولُ فَقَالَ الْاٰخَرُ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا وَلَا يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا وَقَالَ الْاٰخَرَانِ كَانَ يَسْمَعُ اِذَا جَهَرْنَا فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ اِذَا اَخْفَيْنَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَبْرِئُونَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا ابْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، بیت اللہ کے قریب تین آدمیوں کی بحث ہو گئی۔ ان میں سے دو قریشی تھے اور ایک ثقفی تھا یا دو ثقفی تھے اور ایک قریشی تھا۔ ان میں عقل کم تھی اور ان کے پیٹ میں چربی زیادہ تھی۔ ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے ہم جو کہتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کو سنتا ہے؟ تو دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں کہیں تو سن لیتا ہے، اگر پست آواز میں کہیں تو نہیں سنتا ہے۔ تیسرے نے کہا: اگر وہ بلند آواز کو سن لیتا ہے تو پھر اسے پست آواز کو بھی سن لینا چاہیے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اور تم (کسی گناہ کا ارتکاب کرتے وقت) پردہ نہیں کرتے (یعنی یہ بھی نہیں سوچتے) کہ تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دیں گے، تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (بھی تمہارے خلاف گواہی دیں گی)۔“  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3172 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

يَزِيدَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ عَبْدُ اللَّهِ كُنْتُ مُسْتَبْرًا بِاسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَجَاءَ لثَلَاثَةَ نَفَرٍ كَثِيرٌ شَحْمٌ بَطُونِهِمْ قَلِيلٌ فَقَهُ قُلُوبِهِمْ قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ تَقْفِيَّانِ اَوْ تَقْفِيٍّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ لَّمْ أَفْهَمَهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتَرُونَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هَذَا فَقَالَ الْاٰخَرَانِ اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعَهُ فَقَالَ الْاٰخَرَانِ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ (وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَبْرِئُونَ اَنْ يَشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا ابْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ) اِلَى قَوْلِهِ (فَاَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

وَهْبِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ

3171۔ اخرجہ البخاری (۲۴۸/۸): کتاب التفسیر: باب: (وذلك ظنكم الذي ظنتم بربكم اذ اكرم فاصبحتم من الخاسرين)، حدیث (۴۸۱۷)، و طرفہ من (۷۵۲۱)، و مسلم (۲۱۴۱/۴): کتاب صفات المنافقین و احکامہم: باب: حدیث (۲۷۷۵/۵)، واحد (۱۴۳/۱)، و الحمیدی (۴۷/۱)، حدیث (۸۷).

3172۔ اخرجہ احمد (۳۸۱/۱، ۴۲۶، ۴۴۲).

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں خانہ کعبہ کے پردے کے پیچھے چھپا ہوا تھا، اسی دوران میں آدمی آئے جن کے پیٹ میں چربی زیادہ تھی اور ان کے دماغ میں عقل کم تھی۔ ان میں سے ایک قریشی تھا اور دوسرے کے داماد تھے جو ثقفی تھے یا ایک ثقفی تھا اور دوسرے کے داماد تھے جو قریشی تھے۔ انہوں نے کوئی بات کی جس کو میں سمجھ نہیں سکا۔ پھر ان میں سے ایک نے کہا: تمہارا کیا خیال ہے! اللہ تعالیٰ ہمارے اس کلام کو سن لیتا ہے؟ تو دوسرے نے کہا: اگر ہم بلند آواز میں یہ بات کریں تو وہ اس کو سن لے گا اور اگر ہم بلند آواز میں نہیں کرتے تو اس کو نہیں سنے گا۔ تیسرے نے کہا: اگر وہ کچھ جسے کو سن سکتا ہے تو پھر وہ ساری بات کو سن سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی: ”اور تم (کسی گناہ کا ارتکاب کرتے وقت) پردہ نہیں کرتے“ (یعنی یہ بھی نہیں سوچتے) کہ تمہارے کان تمہارے خلاف گواہی دیں گے تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں (بھی تمہارے خلاف گواہی دیں گی)۔“ یہ آیت یہاں تک ہے:

”تو تم خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

محمود بن غیلان نے اس روایت کو اپنی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

**3173 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْفَلَّاسُ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قَتَيْبَةَ حَدَّثَنَا سُهَيْلُ

بْنُ أَبِي حَزْمٍ الْقَطِيعِيُّ حَدَّثَنَا ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ (إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا) قَالَ قَدْ

قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرُوا أَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ يَقُولُ رَوَى عَفَّانُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ عَلِيٍّ حَدِيثًا

حَدِيثٌ دَكِيكٌ وَيُرْوَى فِي هَذِهِ الْآيَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

مَعْنَى اسْتَقَامُوا

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں ہمارا پروردگار اللہ ہے اور اس پر استقامت اختیار کرتے ہیں۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ لوگوں نے یہ بات کہی اور پھر ان میں سے اکثر نے اس کا انکار کر دیا تو جو شخص

اسی بات پر مرے گا وہ ان لوگوں میں سے ہوگا جس نے استقامت اختیار کی۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے امام ابو زرہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، عفان نے عمرو بن علی کے حوالے سے ایک

روایت نقل کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس آیت میں مذکور لفظ ”استقامت“ کے مفہوم کی وضاحت کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے اقوال منقول ہیں۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ حَمِّ عَسَقٍ

باب 43: سُورَةُ حَمِّ عَسَقٍ سے متعلق روایات

3174 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْهِلَالِ بْنِ

مَيْسِرَةَ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا قَالَ

متن حدیث: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى) فَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبَى ابْنِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَعْلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ إِلَّا كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

◆◆◆ طاووس بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا گیا:

”تم فرمادو! میں اس (تبلغ) کا تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا، البتہ قرابت کے حوالے سے جو محبت (کا تقاضا ہوتا ہے اس کی تم سے توقع رکھتا ہوں)۔“

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ رشتے دار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ فرمایا: کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قریش کی ہر ذیلی شاخ کے ساتھ کوئی نہ کوئی رشتے داری کا تعلق تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری تمہارے ساتھ جو رشتے داری ہے، تم اس کے حوالے سے صلہ رحمی کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

3175 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَاظِعِ قَالَ حَدَّثَنِي

شَيْخٌ مِّنْ بَنِي مُرَّةٍ قَالَ

متن حدیث: قَدِمْتُ الْكُوفَةَ فَأَخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ فَقُلْتُ إِنَّ فِيهِ لَمُعْتَبِرًا فَاتَيْتُهُ وَهُوَ مَجْبُوسٌ فِي دَارِهِ الَّتِي قَدْ كَانَ بَنِي قَالَ وَإِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَإِذَا هُوَ فِي قَشَاشٍ فَقُلْتُ

3174- أخرجه البخاری (۶۰۸/۶): کتاب المناقب: باب: قول الله تعالى (يا ايها الناس انا خلقناكم من ذكر وانثى) (الحجرات: ۱۵) حدیث (۳۴۹۷)، و طرفہ من (۴۸۱۸)، واحمد (۲۲۹۸/۱)، (۲۸۶/۱).

الْحَمْدُ لِلَّهِ يَا بَلالُ لَقَدْ رَأَيْتَكَ وَأَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تُمَسِّكُ بِأَيْدِيكَ مِنْ غَيْرِ غُبَارٍ وَأَنْتَ فِي حَالِكَ هَذَا الْيَوْمَ فَقَالَ  
مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِي مُرَّةِ ابْنِ عَبَّادٍ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثًا عَنِ اللَّهِ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ قُلْتُ هَاتِ قَالَ حَدَّثَنِي  
أَبِي أَبُو بُرْدَةَ عَنْ أَبِي أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُصِيبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا لَوْهَا أَوْ  
دُونَهَا إِلَّا بَدَنِبٍ وَمَا يَغْفُو اللَّهُ عَنْهُ أَكْثَرَ قَالَهُ وَقِيلَ (وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ وَيَعْفُو عَنْ  
كَثِيرٍ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ عبد اللہ بیان کرتے ہیں: ہنومرہ کے ایک بزرگ آدمی نے مجھے یہ بات بتائی: میں کوفہ آیا تو مجھے بلال بن  
ابو بلدہ کے بارے میں بتایا گیا تو میں نے کہا: اس کے انجام میں تو عبرت پائی جاتی ہے پھر میں اس کے پاس گیا تو وہ اپنے اسی  
گھر میں قید تھا جو اس نے خود بنایا تھا۔ اسے اذیت پہنچانے کی وجہ سے اور مار پیٹ کی وجہ سے اس کی شکل و صورت تبدیل ہو چکی  
تھی۔ اس کے بدن پر ایک پرانا سا لباس تھا۔ میں نے (اس کی یہ حالت دیکھ کر) کہا: الحمد للہ! اے بلال! مجھے تمہارا وہ وقت بھی  
یاد ہے جب تم ہمارے پاس سے گزرتے تھے اور وہاں کوئی غبار نہیں ہوتا تھا، لیکن تم ناک پر رومال رکھ لیتے تھے اور آج تمہاری یہ  
حالت ہے۔ اس نے دریافت کیا: تم کون ہو؟ میں نے کہا: میں عباد کا بیٹا ہوں اور ہنومرہ سے تعلق رکھتا ہوں۔ تو بلال نے کہا: میں  
تمہیں ایک حدیث سناتا ہوں، شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہیں بہت نفع پہنچائے۔ تو میں نے کہا سناؤ۔ تو اس نے کہا: ابو بردہ  
نے اپنے والد حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:  
”بندے کو جو بھی چھوٹی یا بڑی تکلیف لاحق ہوتی ہے وہ اس کے کسی گناہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے اور وہ گناہ تو  
بہت زیادہ ہیں جو اللہ تعالیٰ ویسے ہی معاف کر دیتا ہے۔“

زاوی بیان کرتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (یا شاید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے) یہ آیت تلاوت کی:  
”اور تمہیں جو مصیبت لاحق ہوتی ہے تو یہ تمہارے اپنے اعمال کے نتیجے میں ہوتی ہے اور وہ بہت سے گناہوں سے  
درگزر کر لیتا ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الزُّخْرِفِ

#### باب 44: سورہ زخرف سے متعلق روایات

3176 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْعَبْدِيُّ وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ

دِينَارٍ عَنْ أَبِي غَالِبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

3176- اخرجه ابن ماجه (۱۹/۱): كتاب المقدمة: باب: اجتناب البدع والجدل، حديث (۴۸)، واحد (۲۵۶، ۲۵۲/۵)



وَسَلَّمْ هَذِهِ الْآيَةَ (مَا ضَرَبُوهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَمَّا نَعَرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَحَجَّاجٌ ثِقَةٌ مُقَارِبُ الْحَدِيثِ وَأَبُو غَالِبٍ اسْمُهُ حَزْرُورٌ

﴿﴾ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوئی بھی قوم ہدایت حاصل کرنے کے بعد اس وقت تک گمراہی کا شکار نہیں ہوتی جب تک ان کے درمیان جھگڑا نہیں ہو جاتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”وہ لوگ یہ بات تمہارے سامنے صرف اس لیے بیان کرتے ہیں: تاکہ بحث کریں اور وہ لوگ بحث کرنے والے ہیں۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہم اس روایت کو صرف حجاج بن دینار کی نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

حجاج ثقہ ہے اور مقارب الحدیث ہے۔

ابوغالب نامی راوی کا نام حزرور ہے۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الدُّخَانِ

### باب 45: سورہ دُخَان سے متعلق روایات

3177 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَدِيُّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ سَمِعَا أَبَا الصُّحَى يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ إِنَّ قَاصًّا يَقْضِي يَقُولُ أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ الدُّخَانِ فَيَأْخُذُ

بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنِينَ كَهَيْئَةِ الزُّكَّامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَكِنًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سِئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا

يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيُخْبِرْ بِهِ وَإِذَا سِئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ إِذَا سِئِلَ عَمَّا

لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ (قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ) إِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَمُوا عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ اعْنِي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبَ يُونُسُ

فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَأَحْصَتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْعِظَامُ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ

الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ فَأَتَاهُ أَبُو سَفْيَانَ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ قَالَ فَهَذَا لِقَوْلِهِ (يَوْمَ تَأْتِي

السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ) قَالَ مَنْصُورٌ هَذَا لِقَوْلِهِ (وَبِنَا أَكْشِفُ عَمَّا الْعَذَابِ إِنَّا

3177- أخرجه البعاري (٢٧٠/٨): كتاب التفسير: باب: سورة الروم، حديث (٤٧٧٤) وطريقه في (٤٨٢٤)، ومسلم (٢١٥٥/٤): كتاب

صفات المنافقين وأحكامهم باب: الدخان، حديث (٢٧٩٨/٣٩)، واحمد (٤٤١، ٤٣١، ٣٨٠/١)، والحميدي (٦٤، ٦٣/١): حديث (١٠١٦)

مُؤْمِنُونَ) فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ قَدْ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالذَّخَانُ وَقَبِيحٌ أَحَدَهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخِرُ  
الرُّومُ

قول امام ترمذی: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَاللِّزَامُ يَعْنِي يَوْمَ بَدْرٍ

حکم حدیث: قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ مسروق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور بولا: ایک داعظ نے تقریر کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے، زمین سے ایک دھواں نکلے گا جو کفار کی سماعتوں کو ختم کر دے گا اور مومن کو اس کے نتیجے میں زکام کی سی کیفیت کا سامنا کرنا پڑے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ غصے میں آگئے، وہ پہلے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، پھر سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: جب آدمی سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے جسے وہ جانتا ہو تو وہ اپنے علم کے مطابق جواب دیدے۔ یہاں منصور نامی راوی نے ایک لفظ مختلف نقل کیا ہے، لیکن جب انسان سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے جس کا اسے علم نہ ہو تو وہ کہہ دے: اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے، کیونکہ آدمی کے علم میں یہ بات شامل ہے کہ جب اس سے کسی ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا جائے جس کے بارے میں وہ نہیں جانتا تو وہ یہ کہہ دے کہ اللہ بہتر جانتا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا ہے:

”تم یہ فرما دو! میں اس بات پر تم سے اجر طلب نہیں کرتا اور میں اپنی طرف سے بات نہیں بناتا۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا کہ قریش نافرمانی کر رہے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی تھی:

”اے اللہ ان لوگوں کے خلاف قحط سالی کے سات سالوں کے ذریعے میری مدد کر، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے

زمانے کے سات سال تھے۔“

تو ان لوگوں کو قحط سالی نے اپنی گرفت میں لے لیا اور ان کی سب چیزیں ختم ہو گئیں، یہاں تک کہ لوگ کھالیں اور مردہ جانور کھانے لگے۔ بعض راویوں نے یہاں ہڈیوں کا ذکر کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: (ان لوگوں کو یہ محسوس ہوتا تھا) جیسے زمین سے دھواں نکل کر جا رہا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابوسفیان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم ہلاکت کا شکار ہو رہی

ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ان کے لیے دعا کیجئے یہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی وجہ سے ہے۔

”تو اس دن کا انتظار کرو جب آسمان دھواں ظاہر کرے گا، جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔“

منصور نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”وہ یہ کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذاب کو دور کر دے، ہم تو مومن ہیں۔“

تو کیا آخرت کا عذاب دور کیا جائے گا؟

(حضرت عبداللہ نے فرمایا) بطحہ، لزام اور ذخان ظاہر ہو چکے ہیں۔

ایک راوی نے یہ بات نقل کی ہے، چاند سے متعلق نشانی ظاہر ہو چکی ہے اور ایک نے کہا ہے، برومیوں سے متعلق نشانی ظاہر

ہو چکی ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: لوام سے مراد غزوہ بدر ہے۔

وہ یہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3178** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بِأَبَانَ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكِيًّا عَلَيْهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ (فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحِ رَاوِي: وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدَ بْنَ أَبَانَ الرَّقَاشِيُّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہر مومن کے لیے دو

دروازے ہیں، ایک کے ذریعے اس کے اعمال اوپر جاتے ہیں اور ایک کے ذریعے اس کا رزق نیچے آتا ہے جب مومن کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ دونوں اس پر روتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

”نہ ان پر آسمان رویا اور نہ ہی زمین اور نہ ہی انہیں مہلت دی گئی۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے ہم اس روایت کے ”مرفوع“ ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبید اللہ اور یزید بن ابان رقاشی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْأَحْقَافِ

### باب 46: سورة احقاف سے متعلق روایات

**3179** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَيَّابَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنِ ابْنِ

أَخِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ

مَنْ حَدَّثَنَا: لَمَّا أُرِيدَ عُثْمَانُ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ

قَالَ أَخْرَجَ إِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ خَارِجٌ خَيْرٌ لِي مِنْكَ دَاخِلٌ فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ إِلَى النَّاسِ

فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَانَ فَسَمَّيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللَّهِ وَنَزَلَ

3179- أخرجه ابن ماجه (۱۲۳۰/۲): كتاب الادب: باب: تفسير الاسماء، حدیث (۳۷۳۴)، واحمد (۴۵۱/۵)، وعبد بن حميد ص (۱۸۰)

حدیث (۴۹۸) حدیث (۴۹۸) حدیث (۴۹۸) حدیث (۴۹۸) حدیث (۴۹۸)

فِي آيَاتٍ مِّن كِتَابِ اللَّهِ نَزَلَتْ فِي (وَشَهِدَ شَاهِدًا مِّن بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ فَأَمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) وَنَزَلَتْ فِي (قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) إِنَّ لِلَّهِ سَيْفًا مَّغْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ نَبِيُّكُمْ فَاللَّهُ اللَّهُ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللَّهِ إِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدَنَّ جِيرَانَكُمْ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسْلُنَّ سَيْفَ اللَّهِ الْمَغْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يُعْمَدُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالَ فَقَالُوا افْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

◀◀ عبد الملک بن عمیر، حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں، جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیے جانے کا موقع آیا تو حضرت عبد اللہ بن سلام آئے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا: آپ کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں آپ کی مدد کے لیے آیا ہوں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگوں کے پاس جا کر انہیں مجھ سے دور رکھیں۔ آپ کا اندر رہنے کے مقابلے میں باہر رہنا میرے لیے زیادہ بہتر ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں، پھر حضرت عبد اللہ بن سلام باہر لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: میرا نام زمانہ جاہلیت میں فلاں تھا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ رکھا، میرے بارے میں اللہ کی کتاب کی آیات بھی نازل ہوئیں۔ یہ آیت میرے بارے میں ہی نازل ہوئی:

”اور بنی اسرائیل میں سے ایک گواہ نے اس بات کی گواہی دی جو اس کی مانند ہے، اور وہ تو ایمان لے آیا مگر تم نے

تکبر اختیار کیا بے شک اللہ ظالموں کو ہدایت نصیب نہیں کرتا“

یہ آیت بھی میرے بارے میں نازل ہوئی:

”تم یہ فرما دو! میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ شخص جس کے پاس کتاب کا

علم ہے۔“

(پھر حضرت عبد اللہ بن سلام نے فرمایا) بے شک! اللہ تعالیٰ کی تلوار میان میں ہے، اور تمہارے اس شہر میں فرشتے تمہارے ساتھ ہوتے ہیں، یہ وہ شہر ہے، جس میں تمہارے نبی تشریف لاتے تھے، تو ان صاحب (یعنی حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ) کو قتل کرنے کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے ڈرو، اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں شہید کر دیا تو فرشتے تمہارا پڑوس چھوڑ دیں گے اور اللہ تعالیٰ کی تلوار تمہارے لیے نکل آئے گی جو ابھی میان میں ہے اور پھر اس کے بعد قیامت تک میان میں نہیں ڈالی جائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو ان لوگوں نے کہا: اس یہودی کو بھی مار دو اور عثمان رضی اللہ عنہ کو بھی مار دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

شعیب بن سفیان نے اسے عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے، حضرت عبد اللہ بن سلام کے پوتے کے حوالے سے، ان کے

دادا حضرت عبداللہ بن سلام کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

**3180** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ

جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى مَخِيلَةَ أَقْبَلَ وَأَدْبَرَ فَإِذَا مَطَرَتْ سُورَى عَنْهُ قَالَتْ  
فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَدْرِي لَعَلَّهُ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ قَالُوا هَذَا عَارِضٌ  
مُمَطَّرُنَا)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ جب بادل دیکھتے تھے (تو بے چینی کے عالم میں) کبھی اندر آتے تھے کبھی باہر تشریف لایا کرتے تھے لیکن جب بارش شروع ہو جاتی تھی تو آپ ﷺ خوش ہو جایا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے آپ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا: تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے نہیں معلوم (ہو سکتا ہے) یہ وہی ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

”جب انہوں نے بادل کو اپنی وادی کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو بولے: یہ بادل ہم پر بارش برسائے گا۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**3181** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُلْقَمَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ قُلْتُ لِابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ صَحِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْجِنِّ

مِنْكُمْ أَحَدٌ قَالَ مَا صَحِبَهُ مِنَّا أَحَدٌ وَلَكِنْ قَدْ افْتَقَدْنَاهُ ذَاتَ لَيْلَةٍ وَهُوَ بِمَكَّةَ فَقُلْنَا اغْتِيلَ أَوْ اسْتُطِيرَ مَا فَعَلَ بِهِ

فَبِتْنَا بِشَرِّ لَيْلَةٍ بَاتَ بِهَا قَوْمٌ حَتَّى إِذَا أَصْبَحْنَا أَوْ كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ إِذَا نَحْنُ بِهِ يَجِيءُ مِنْ قِبَلِ حِرَاءَ قَالَ

فَذَكَرُوا لَهُ الَّذِي كَانُوا فِيهِ فَقَالَ أَتَانِي دَاعِيَ الْجِنِّ فَاتَيْتُهُمْ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِمْ فَأَنْطَلَقَ فَأَرَانَا آثَارَهُمْ وَأَثَارَ نِيرَانِهِمْ

قَالَ الشَّعْبِيُّ وَسَأَلُوهُ الزَّادَ وَكَانُوا مِنْ جِنِّ الْجَزِيرَةِ فَقَالَ كُلُّ عَظْمٍ يُذَكَّرُ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَقَعُ فِي آيِدِيكُمْ أَوْ فَرَّ

مَا كَانَ لَحْمًا وَكُلُّ بَعْرَةٍ أَوْ رَوْثَةٍ عَلَفَ لِذَوَابِكُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَسْتَجُوا بِهِمَا

فَإِنَّهُمَا زَادَا إِخْوَانَكُمْ الْجِنِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

3180- اخراجه البغاري (٣٤٧/٦): كتاب بدء الخلق: باب: ما جاء من قوله (و هو الذي يرسل الرياح بغيرا بين يدي رحمة)

(الاعراف: ٥٧)، هديث (٣٢٠٦)، و طرفه من (٤٨٢٩)، و مسلم (٢٨٥/٣، ٢٨٦/١)، كتاب صلاة الاستسقاء: باب: التعوذ عن روية الريح و

الغيم و الفرح بالبطر حدیث (١٤، ٨٩٩/١٥)، و ابن ماجه (١٢٨٠/٢): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا راي السحاب و البطر،

حدیث (٣٨٩١)، و احمد (٢٤٠/٦).

3181- اخراجه مسلم (٣٤٢/٢ - الابي): كتاب الصلاة: باب: الجهر بالقراءة من الصبح و القراءة على الجنة، حدیث (٤٥٠/١٥٠) و

ابن ماجه (٦٩/١): كتاب الطهارة: باب: الوضوء بالبيضاء، حدیث (٨٥)، و احمد (٤٣٦/١)، و ابن خزيمة (٤٤/١)، حدیث (٨٢).

◀▶ علقمہ بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: (جنات) کی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی رات میں آپ میں سے کوئی ایک ساتھ تھا تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: ہم میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں تھا۔ ہوا یہ کہ ایک مرتبہ رات کے وقت ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر موجود پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مکہ میں تھے تو ہم یہ سمجھے کہ شاید کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لیا ہے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اغواء کر لیا گیا ہے۔ وہ رات کاٹنی بہت مشکل تھی۔ جب صبح ہو گئی (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب صبح قریب تھی تو اسی دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا سے تشریف لے آئے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنی پریشانی کا تذکرہ کیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جنوں کا ایک نمائندہ میرے پاس آیا تھا، تو میں ان لوگوں کے پاس چلا گیا تھا، تو میں نے ان کے سامنے قرأت کی۔“

(حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ان جنات کے نشانات آگ کے نشانات دکھائے۔

شخصی نامی راوی نے یہ بات نقل کی ہے، (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں یہ بات بھی منقول ہے) ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زاوراہ مانگا، وہ جزیرہ کے رہنے والے جنات تھے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ ہڈی جس پر اللہ کا نام لیا جائے گا وہ تمہارے ہاتھوں میں آجائے گی اور اس پر پہلے سے زیادہ گوشت لگا ہوگا اور ہر اونٹ کی ٹینگنی یا گوبر تمہارے جانوروں کے لیے چارے کی حیثیت رکھے گا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”تم ان دو چیزوں کے ذریعے استخوانہ کرو، کیونکہ یہ تمہارے بھائی جنات کی خوراک ہے۔“  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

باب وَمِنْ سُورَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 47: سورة محمد سے متعلق روایات

3182 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ

متن حدیث: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (وَاسْتَغْفِرُ نَذْرَكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ) فَقَالَ النَّبِيُّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَيُرْوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَيضًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ

مِائَةً مَرَّةً

3182- اخرجه البخاری (۱۰۴/۱۱): کتاب الدعوات: باب: استغفار النبي صلى الله عليه وسلم في اليوم والليلة، حديث (۶۳۰۷)، وابن

ماجه (۱۲۵۴/۲): كتاب الادب: باب: الاستغفار، حديث (۲۸۱۵)، واحمد (۲۸۲/۲، ۴۵۰، ۳۴۱، ۴۵۰)

وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ فِي الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ  
وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”تم اپنے ذنب اور مومنین و مومنات کے ذنب کے لیے مغفرت طلب کرو۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں ایک دن میں (یعنی روزانہ) اللہ تعالیٰ سے ستر مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے:

”میں روزانہ اللہ تعالیٰ سے ایک سو مرتبہ مغفرت طلب کرتا ہوں۔“

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ (جس کے یہ الفاظ ہیں)

”میں روزانہ ایک سو مرتبہ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔“

اس روایت کو محمد بن عمرو نے ابو سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کیا ہے۔

**3183** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا شَيْخٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: تَلَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا هَذِهِ الْآيَةَ (وَإِنْ تَوَلَّوْا يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ثُمَّ لَا يَكُونُوا أَمْثَالَكُمْ) قَالُوا وَمَنْ يُسْتَبْدَلُ بِنَا قَالَ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هَذَا وَقَوْمُهُ هَذَا وَقَوْمُهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ فِي إِسْنَادِهِ مَقَالٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَيْضًا هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”اور اگر تم منہ پھیر لو تو اللہ تعالیٰ تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم لے آئے گا اور وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے۔“

تو لوگوں نے عرض کی، ہماری جگہ اور کون سے لوگ آئیں گے؟ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان

فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ اور اس کی قوم کے لوگ، یہ اور اس کی قوم کے لوگ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ اس کی سند کے بارے میں کچھ کلام کیا گیا ہے۔

عبداللہ بن جعفر نامی راوی نے اس روایت کو علاء بن عبدالرحمن سے روایت کیا ہے۔

**3184** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَنبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ عَنِ

الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هُوَ لِإِذْنِ

ذَكَرَ اللَّهُ أَنْ تَوَلَّيْنَا اسْمِدْلُومًا بِنَا نَمُّ لَمْ يَكُونُوا أَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانَ بِجَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هَذَا وَأَصْحَابُهُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ مَنْوُطًا بِالثَّرِيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ الْكَثِيرِ

اسناد دیگر: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ نَجِيحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَحَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ مُعَلَّقٌ بِالثَّرِيَّا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون لوگ ہیں؟ جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے کہ اگر ہم منہ پھیر لیں تو اللہ تعالیٰ ہماری جگہ انہیں لے آئے گا اور وہ ہماری مانند نہیں ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں موجود تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کے زانوں پر ہاتھ مارتے ہوئے ارشاد فرمایا: یہ اور اس کے ساتھی، اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر ایمان اور اوج ثریا پر بھی ہو تو فارس کے کچھ لوگ اس تک پہنچ جائیں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عبد اللہ بن جعفر نامی راوی علی بن مدینی کے والد ہیں۔ علی بن حجر نے عبد اللہ بن جعفر کے حوالے سے بہت سی روایات نقل کی ہیں اور علی نے ہی یہ حدیث ہمیں سنائی ہے جو اسماعیل بن جعفر کے حوالے سے عبد اللہ بن جعفر کے حوالے سے منقول ہے۔

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

”ثریا کے ساتھ لٹکا ہوا۔“

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْفَتْحِ

### باب 48: سورة الفتح سے متعلق روایات

3185 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَّتْ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَّتْ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَّتْ فَحَرَّكْتُ رَأْسِي فَتَنَحَّيْتُ وَقُلْتُ فِكَلْتِكَ أُمَّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذَلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بَانَ يَنْزِلُ فِيكَ قُرْآنٌ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا

3185- أخرجه مالك (٢٠٣/١، ٢٠٤): كتاب القرآن: باب: ما جاء من القرآن، حديث (٩)، و البعاري (٤٤٦/٨): كتاب التفسير: باب:

(انا فتحنا لك نفعنا مينا)، حديث (٤٨٣٣)، و احمد (٣١/١).



يُصْرُخُ بِيْ قَالَ فَجِئْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَابِ لَقَدْ اُنزِلَ عَلَيَّ هٰذِهِ الْاٰيَةُ  
سُوْرَةٌ مَا اَحْبَبُّ اَنْ لِيْ مِنْهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ مَالِكٍ مُّرْسَلًا

◀◀ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، ایک دفعہ ایک سفر میں ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی بات کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جواب نہ دیا، میں نے دوبارہ بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے، میں نے اپنی سواری کو حرکت دی اور ایک طرف ہٹ گیا، میں نے سوچا اے خطاب کے بیٹے تمہاری ماں تمہیں روئے، تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تین دفعہ مخاطب کیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بھی جواب نہیں دیا۔ تمہارے بارے میں مناسب یہی ہے کہ (تمہارے بارے میں) قرآن نازل ہو جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، تھوڑی دیر کے بعد ہی میں نے کسی شخص کو بلند آواز میں خود کو مخاطب کرتے ہوئے سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! گزشتہ رات مجھ پر ایسی سورۃ نازل ہوئی ہے کہ میرے نزدیک یہ ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہے)۔

(وہ سورت یہ ہے:)

”بے شک ہم نے تمہیں واضح فتح نصیب کی ہے۔“

یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اسے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

**3186 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَتْنٌ حَدِيْثٌ: قَالَ نَزَلَتْ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ)

مَرْجِعُهُ مِنَ الْحَدِيثِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هَيْبًا مَرِيئًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَيَّنَّ اللَّهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ (لِيَدْخُلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ) حَتَّى بَلَغَ (فَوْزًا عَظِيمًا)

حکم حدیث: قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِيهِ عَنْ مُجْتَمِعِ بْنِ جَارِيَةَ

◀◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی:

”تا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے گزشتہ ذنب اور بعد والے ذنب کی مغفرت کر دے۔“

3186- اخرجه مسلم (۴۲۸/۶ - الابي): كتاب الجهاد: باب: صلح الحديبية في الحديبية، حديث (۱۷۸۶/۹۷)، واخرجه الامام احمد

(۱۲۲/۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۹۷ - ۲۱۰ - ۲۰۲)، و عبد بن حميد: ص ۳۰۸: حديث (۱۱۸۸)

یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب نبی اکرم ﷺ حدیبیہ سے واپس آرہے تھے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر ایسی آیت نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک زمین پر موجود ہر چیز سے زیادہ محبوب ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس آیت کی تلاوت کی تو لوگوں نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! آپ ﷺ کو بہت بہت مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے یہ تو بیان کر دیا ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ آخرت میں کیا سلوک ہوگا، لیکن ہمارے ساتھ کیا ہوگا؟ (راوی بیان کرتے ہیں: تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: پھر یہ آیت نازل ہوئی:

”تا کہ وہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسی جنات میں داخل کرے جن میں نہریں بہتی ہیں۔“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”عظیم کامیابی ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں مجمع بن جارہ سے حدیث منقول ہے۔

**3187** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ أَنَسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ ثَمَانِينَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُ فَأَخَذُوا أَخْذًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ) الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اسی افراد صبح کی نماز کے وقت تنعیم پہاڑ کی طرف سے نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے ساتھیوں پر (حملہ کرنے کے لیے) اترے۔ وہ یہ چاہتے تھے کہ نبی اکرم ﷺ کو شہید کر دیں۔ ان سب کو پکڑ لیا گیا، پھر نبی اکرم ﷺ نے انہیں آزاد کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے (اس بارے میں یہ) آیت نازل کی:

”اور وہی وہ ذات ہے جنہوں نے ان لوگوں کے ہاتھوں کو تم سے روک دیا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک دیا۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3188** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ ثُوَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنِ الطَّفِيلِ بْنِ أَبِي بِنٍ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَالزَّمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى) قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

3187- اخرجہ مسلم (۱۴۴۲/۳): کتاب الجہاد والسمیر: باب: قول اللہ تعالیٰ (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ) الْآيَةَ، حدیث (۱۸۰۸/۱۳۳)، و

ابوداؤد (۶۷/۲): کتاب الجہاد: باب: فی الن علی الاسیر بغیر فداء، حدیث (۲۶۸۸)، و احمد (۱۲۲/۳، ۱۲۴، ۲۹۰) و عبد بن حمد ص

حدیث (۱۲۰۸).

3188- اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی الزوائد (۱۳۸/۵).

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ قَرْعَةَ قَالَ وَسَأَلْتُ أَبَا زُرْعَةَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◀▶ طفیل بن ابی اپنے والد (حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ روایت نقل کرتے ہیں۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)۔

”اور اس نے تقویٰ کی بات پر انہیں قائم رکھا۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے ہم اس روایت کے ”مرفوع“ ہونے کو صرف حسن بن قزح کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

میں نے امام ابو زرعد سے اس روایت کے بارے میں دریافت کیا تو انہیں صرف اسی سند کے حوالے سے ”مرفوع“ ہونے کا علم تھا۔

## باب وَمِنْ سُورَةِ الْحُجُرَاتِ

### باب 49: سورة الحجرات سے متعلق روایات

3189 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُوَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَمِيلٍ

الْجَمْعِيُّ حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَلِيكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ

متن حدیث: أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَعْمِلْنَاهُ عَلَى قَوْمِهِ فَقَالَ عُمَرُ لَا تَسْتَعْمِلْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَتَكَلَّمَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِعُمَرَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي فَقَالَ مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ قَالَ فَتَرَكْتُ هَذِهِ الْآيَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ) قَالَ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا تَكَلَّمْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْمَعْ كَلَامَهُ حَتَّى يَسْتَفْهِمَهُ قَالَ وَمَا ذَكَرَ ابْنُ الزُّبَيْرِ جَدَّهُ يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ مُرْسَلٌ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

◀▶ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اقرع بن حابس نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ راوی

بیان کرتے ہیں: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سفارش کی اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ اسے اس کی قوم کا گورنر مقرر کر دیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

3189۔ أخرجه البخاری (۴۵۷/۸): کتاب التفسیر: باب: (ان الذين ينادونك من وراء الحجرات اكلوه لا يعقلون)، حدیث (۴۸۴۷) والنسائی (۲۲۶/۸): کتاب الادب القضاة: باب: استعمال الشعراء، حدیث (۵۳۸۶)، واحد (۶،۴/۴).

یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ سے گورز مقرر نہ کریں۔ ان دونوں حضرات نے نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں آپس میں بحث شروع کی، یہاں تک کہ ان کی آواز بلند ہو گئی، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: تمہارا مقصد صرف میری مخالفت کرنا ہے۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ راوی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اے ایمان والو! اپنی آواز کو نبی ﷺ کی آواز سے بلند نہ کرو۔“

راوی بیان کرتے ہیں، اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کے سامنے کوئی بات کرتے تھے، تو ان کی بات سنائی نہیں دیتی تھی۔ جب تک اسے غور سے سمجھنے کی کوشش نہ کی جائے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے جد امجد یعنی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا (کہ ان کا طرز عمل کیا تھا؟)

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اسے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے ”مرسل“ طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

**3190** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُوَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

عَنْ أَبِي اسْحَقَ

متن حدیث: عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ فِي قَوْلِهِ (إِنَّ الدِّينَ يَنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ) قَالَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ حَمْدِي زَيْنٌ وَإِنَّ ذَمِّي شَيْنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اللَّهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں یہ نقل کرتے ہیں:

”بے شک وہ لوگ جو تمہیں حجرے کے باہر سے بلاتے ہیں ان میں سے اکثر عقل نہیں رکھتے۔“

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص کھڑا ہوا اور بولا: یا رسول اللہ ﷺ! میری تعریف، خوبی اور میری مذمت، رسوائی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ تو اللہ کی شان ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3191** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَقَ الْجَوْهَرِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ صَاحِبُ الْهَرَوِيِّ عَنْ

3190۔ تفرده الترمذی النظر تحفة (۴۳/۲)، حدیث (۱۸۲۹) من اصحاب الكتب السعة، و اخرجہ ابن جریر الطبری فی تفسیرہ (۳۸۱/۱۱)، برقم: (۳۱۶۷۶) عن البراء بن عازب.

3191۔ اخرجہ ابوداؤد (۷۰۹/۲): کتاب الادب: باب فی الالقاب، حدیث (۴۹۶۲)، و ابن ماجہ (۱۲۳۱/۲): کتاب الادب: باب: الالقاب، حدیث (۳۷۴۱)، و احمد (۲۶۰، ۲۶۹/۴)، (۳۸۰/۵).

شُعْبَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي جَبْرِةَ بْنِ الصَّحَّاحِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَكُونُ لَهُ الْأَسْمَانُ وَالثَّلَاثَةُ فَيُدْعَى بِبَعْضِهَا فَعَسَى أَنْ يَكْرَهَ قَالَ فَتَرَكَ

هَذِهِ الْآيَةَ (وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: أَبُو جَبْرِةَ هُوَ أَخُو ثَابِتِ بْنِ الصَّحَّاحِ بْنِ خَلِيفَةَ أَنْصَارِيِّ وَأَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ صَاحِبُ

الْهَرَوِيِّ بَصْرِيُّ ثِقَةٌ

إِسْنَادٌ وَبِغَيْرِهِ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفْضَلِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ أَبِي جَبْرِةَ بْنِ الصَّحَّاحِ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو جبرہ بن صحاک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم میں سے بعض لوگوں کے دو نام ہوتے تھے، بعض کے تین

نام ہوتے تھے، بعض اوقات ان میں سے کسی ایک نام کے ذریعے بلایا جاتا، تو وہ آدمی اس نام کو ناپسند کرتا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں، تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”ایک دوسرے کو (برے) القاب سے نہ بلاؤ۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو جبرہ حضرت ثابت بن صحاک بن خلیفہ انصاری کے بھائی ہیں اور ابو زید نامی راوی سعید بن ربیع ہیں جو ہروی کے شاگرد

ہیں۔ یہ بصرہ کے رہنے والے ہیں اور ثقہ ہیں۔

اس روایت کو ابو سلمہ نے بشر بن مفضل کے حوالے سے داؤد بن ابو ہند کے حوالے سے، شعبی کے حوالے سے ابو جبرہ بن

صحاک سے اسی کی مانند روایت کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3192 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ قَرَأَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ (وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ

لَعَيْنْتُمْ) قَالَ هَذَا نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوحَى إِلَيْهِ وَخِيَارُ أُمَّتِكُمْ لَوْ أَطَاعَهُمْ فِي كَثِيرٍ مِّنَ الْأَمْرِ لَعَيْنُوا

فَكَيْفَ بِكُمْ الْيَوْمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدِ الْقَطَّانَ عَنِ الْمُسْتَمِرِّ بْنِ الرَّيَّانِ فَقَالَ ثِقَةٌ

3192- تفرده الترمذی انظر تحفة (۴۷۱/۳)، حدیث (۴۳۸۲)، من اصحاب الكتاب الستة، و ذكره السيوطی فی (الدر المنثور) (۱۳۸/۱)

(۹۴)، و عزاه لعبد بن حمید و للترمذی و صححه، و لابن مردويه عن ابی نضرة عن ابی سعید الخدری.

﴿﴾ ابو نصرہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

”تم لوگ یہ بات جان لو تمہارے درمیان اللہ کا رسول ہے، اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات ماننے لگ جائے تو تم مشکل کا شکار ہو جاؤ گے۔“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ تمہارے نبی ہیں، جن کی طرف وحی کی گئی ہے تمہارے بہترین پیشوا (یعنی صحابہ کرام) اگر وہ نبی علیہ السلام بہت سے معاملات میں ان کی بات ماننے لگ جائیں تو وہ لوگ مشکل کا شکار ہو جائیں تو تمہارا عالم کیا ہوگا؟

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

علی بن مدینی نے یہ بات بیان کی ہے، میں نے یحییٰ بن سعید القطان سے مستمر بن ریان نامی راوی کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ ثقہ ہیں۔

**3193 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَاظَمَهَا بَابُهَا فَالنَّاسُ رَجُلَانِ بَرٌّ تَقِيٌّ كَرِيمٌ عَلَى اللَّهِ وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيْنَ عَلَى اللَّهِ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ مِنْ تُرَابٍ قَالَ اللَّهُ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ) **حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

**توضیح راوی:** وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ يُضَعَّفُ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَغَيْرُهُ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ

بْنِ الْمَدِينِيِّ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، فتح مکہ کے موقع پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے

فرمایا:

”اے لوگو! بے شک اللہ تعالیٰ نے تم سے زمانہ جاہلیت کا فخر اور اپنے آباء و اجداد کی وجہ سے تکبر کرنے کو ختم کر دیا ہے۔ اب لوگ دو طرح کے ہیں، ایک وہ جو نیک پرہیزگار ہوں، اللہ کی بارگاہ میں معزز ہوں اور وہ جو گناہگار، بد بخت اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بے حیثیت ہوں۔ تمام لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں، اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا، اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”اے لوگو! بے شک ہم نے تمہیں ایک مذکر اور ایک مؤنث سے پیدا کیا ہے، اور تمہارے مختلف خاندان اور قبائل بنائے ہیں، تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان لو، بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو

زیادہ پرہیزگار ہوئے شک اللہ تعالیٰ علم رکھنے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔“  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”حدیث غریب“ ہے۔ ہم اس کو صرف عبداللہ بن دینار کے حوالے سے ابن عمر سے نقل کردہ صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عبداللہ بن جعفر کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن معین اور دیگر محدثین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔  
یہ عبداللہ بن جعفر، علی بن مدینی کے والد ہیں۔ امام ترمذی فرماتے ہیں، اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

**3194** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ

عَنْ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: الْحَسْبُ الْمَالُ وَالْكَرْمُ التَّقْوَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ سَمُرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

حَدِيثِ سَلَامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ

﴿﴾ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: حسب (مال کے حوالے سے ہے) اور عزت (تقویٰ

کے حوالے سے ہے)۔

یہ حدیث حضرت سمرہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کے حوالے سے ”حسن صحیح غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے سلام بن ابومطیع نے نقل کیا ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ ق

باب 50: سورة ”ق“ سے متعلق روایات

**3195** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ

مَالِكٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ (هَلْ مِنْ مَزِيدٍ) حَتَّى يَضَعَ

فِيهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطُّ قَطُّ وَعِزَّتِكَ وَيُزَوِّي بَعْضَهَا إِلَى بَعْضٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

فِي الْبَابِ: وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

3194۔ اخرجه ابن ماجه (۱۴۱۰/۲): كتاب الزهد: باب الورع والتقوى، حديث (۴۲۱۹)، واحمد (۱۰/۵)۔

3195۔ اخرجه البخارى (۵۵۴/۱۱): كتاب الايمان والنذور، باب: الحلف بعزة الله و صفاته، و كلماته، حديث (۶۶۶۶) ومسلم

(۲۱۸۷/۴)، كتاب الجنة و صفة نعمها و اهلها، حديث (۲۸۴۸/۳)، واحمد (۱۳۴/۳، ۱۴۱، ۲۲۹، ۲۳۴)، و عبد الله بن احمد (۲۷۹/۳)۔

و عبد بن حنيد ص (۳۵۶) حديث (۱۱۸۲)۔

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جہنم مسلسل یہی کہتی رہے گی: کیا اور لوگ ہیں؟، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم اس میں رکھ دے گا تو وہ یہ کہے گی: بس! بس! تیری عزت کی قسم (اتنا ہی کافی ہے) پھر اس کا ایک حصہ دوسرے کو اپنی لپیٹ میں لے گا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الذَّارِيَاتِ

### باب 51: سورة الذاریات سے متعلق روایات

3196 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ سَلَامٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ

أَبِي وَائِلٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ رَّبِيعَةَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهُ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَكُونَ مِثْلَ وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطَتْ إِنْ عَادًا لَمَّا أَقْحَطَتْ بَعَثْتُ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلَيَّ بَكْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتُهُ الْجَرَادَاتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أَتِكَ لِمَرِيضٍ فَأَدَاوِيهِ وَلَا لِأَسِيرٍ فَأُقَادِيهِ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتُ مُسْقِيَهُ وَاسْقِ مَعَهُ بَكْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّتِي سَقَاهُ فَرَفَعَهُ لَهَا سَحَابَاتٌ فَقِيلَ لَهُ اخْتَرْنَا أَحَدَهُنَّ فَاخْتَارَ السُّودَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيلَ لَهُ خُذْهَا رَمَادًا رَمِدًا لَا تَذُرْ مِنْ عَادٍ أَحَدًا وَذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيحِ إِلَّا قَدْرُ هَذِهِ الْحَلَقَةِ يَعْنِي حَلَقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَأَ (إِذَا أَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيحَ الْعَقِيمَ مَا تَذُرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرِّمِيمِ) الْآيَةَ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سَلَامِ أَبِي الْمُنْدَرِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ

أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ يَزِيدَ

حَدِيثٌ دِغِرٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ النَّحْوِيُّ أَبُو الْمُنْدَرِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ الْبَكْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ غَاصُّ بِالنَّاسِ وَإِذَا رَايَاتٌ سُودٌ تَخْفِقُ وَإِذَا بِلَالٌ مُتْقَلِدٌ السَّيْفَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَالُوا يُرِيدُونَ أَنْ يَبْعَثَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَجْهًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطَوِيلِهِ نَحْوًا مِّنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِمَعْنَاهُ قَالَ وَيُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَسَّانَ أَيْضًا

3196- أخرجه ابن ماجه (٩٤١/٢): كتاب الجهاد: باب: الرايات و الالوية، حديث (٢٨١٦)، و احمد (٤٨١/٣)، و احمد (٤٨١/٣)،

(٤٨٢) من طريق عاصم بن ابى النجود عن الحارث بن حسان به



﴿﴾ ابووائل ربیعہ قبیلے کے ایک شخص کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، وہ صاحب بیان کرتے ہیں، میں مدینہ منورہ آ کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے آپ ﷺ کے سامنے عاد قبیلے کے ایک قاصد کا تذکرہ کرتے ہوئے یہ کہا: میں اللہ سے اس بات کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں عاد قبیلے کے قاصد کی مانند ہو جاؤں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عاد قبیلے کے قاصد کا کیا معاملہ ہے؟ تو میں نے کہا: آپ ﷺ نے ایسے شخص سے پوچھا ہے جو اس بات سے واقف ہے عاد قبیلے میں جب قحط پڑ گیا، تو انہوں نے ”عیل“ نامی آدمی کو بھیجا، اس نے بکر بن معاویہ کے ہاں پڑاؤ کیا، تو بکر نے اسے شراب پلائی اور دو کینروں کا گانا سنایا۔ پھر وہ وہاں سے نکلا اور ”مہرہ“ کے پہاڑوں کی طرف چل دیا۔ اس نے یہ کہا: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں اس لیے حاضر نہیں ہوا کہ کسی بیمار کی دوا دارو کروں یا قیدی کا فدیہ ادا کروں تو اپنے بندوں کو جو چاہے پلا اور اس کے ساتھ بکر بن معاویہ کو بھی پلا۔ ان مناجات کے ذریعے اس نے بکر بن معاویہ کا شراب پلانے کا شکر یہ ادا کیا۔

تو اس کے سامنے کئی بدلیاں آئیں۔ اس سے کہا گیا: تم اس میں سے کسی ایک کو اختیار کر لو! تو اس نے ان میں سے (زیادہ) سیاہ والی بدلی کو اختیار کیا۔ اس سے کہا گیا: اب تم جلی ہوئی راگھ لے لو جو عاد قبیلے کے کسی فرد کو نہیں چھوڑے گی۔ انہوں نے یہ بھی ذکر کیا، ان لوگوں پر اتنی ہوا چھوڑی گئی تھی جو اس حلقے کے برابر تھی۔ ان کی مراد انگوٹھی کا حلقہ تھی۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جب ہم نے ان پر تیز چلنے والی ہوا کو بھیجا جس نے کسی بھی چیز کو نہیں چھوڑا وہ جس چیز پر سے گزرتی تھی اسے بوسیدہ (ہڈیوں کی طرح) تباہ و برباد کر دیتی تھی۔“

یہی روایت کئی راویوں نے سلام ابو المنظر کے حوالے سے، عاصم کے حوالے سے، ابووائل کے حوالے سے، حارث بن حدثان سے نقل کی ہے۔

ایک قول کے مطابق ان کا نام حارث بن یزید ہے۔

حارث بن یزید بصری بیان کرتے ہیں، میں مدینہ منورہ آیا، میں مسجد میں داخل ہوا، تو وہ لوگوں سے بھری ہوئی تھی۔ وہاں سیاہ جھنڈے لہرا رہے تھے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ گردن میں تلوار لٹکائے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے سامنے کھڑے تھے۔ میں نے دریافت کیا: ان لوگوں کا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ عمرو بن العاص کو کسی خاص سمت میں روانہ کرنا چاہتے ہیں۔

اس کے بعد انہوں نے طویل حدیث نقل کی ہے جو سفیان بن عیینہ کی نقل کردہ روایت کے مطابق ہے۔ ایک قول کے مطابق یہاں راوی کا نام حارث بن حسان ہے۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الطُّورِ

#### باب 52: سورة طور سے متعلق روایات

3197 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ

ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم

متن حدیث: قَالَ إِذَا بَارَ النُّجُومَ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَإِذَا بَارَ السُّجُودَ الرَّكْعَتَانِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ  
مُحَمَّدِ بْنِ فَضِيلٍ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ

قول امام بخاری: وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ وَرِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ أَيُّهُمَا أَوْثَقُ قَالَ مَا  
أَقْرَبَهُمَا وَمُحَمَّدٌ عِنْدَ أَرْجَحٍ قَالَ وَسَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ هَذَا فَقَالَ مَا أَقْرَبَهُمَا وَرِشْدِينَ بْنُ  
كُرَيْبٍ أَرْجَحُهُمَا عِنْدِي قَالَ وَالْقَوْلُ عِنْدِي مَا قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ وَرِشْدِينَ أَرْجَحُ مِنْ مُحَمَّدٍ وَأَقْدَمُ وَقَدْ أَدْرَكَ  
رِشْدِينَ ابْنَ عَبَّاسٍ وَرَأَاهُ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، (سورۃ طور میں استعمال ہونے والے  
الفاظ)

”ستاروں کے بعد“ سے مراد (فجر کی) دو سنتیں ہیں سجود کے رخصت ہونے سے مراد مغرب کے بعد والی سنتیں ہیں۔  
یہ ”حدیث غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو ”مرفوع“ ہونے کو صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں جسے محمد بن فضیل نے  
رشدین بن کریب سے نقل کیا ہے۔

میں نے امام بخاری سے محمد اور رشدین بن کریب کے بارے میں دریافت کیا: ان دونوں میں سے کون زیادہ مستند ہے؟ تو  
انہوں نے فرمایا: دونوں ایک ہی مرتبے کے ہیں تاہم میں محمد (بن فضیل) کو ترجیح دیتا ہوں۔  
(امام ترمذی فرماتے ہیں) اس کے بعد میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن (یعنی امام داری) سے یہی سوال کیا: تو انہوں نے بھی  
یہی فرمایا: دونوں ایک ہی مرتبے کے ہیں تاہم میرے نزدیک رشدین بن کریب زیادہ قابل ترجیح ہیں۔  
امام ترمذی فرماتے ہیں: میرے نزدیک امام ابو محمد (داری) کی رائے درست ہے اور محمد (بن فضیل) کے مقابلے میں  
رشدین نامی راوی مقدم ہیں۔ رشدین نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا زمانہ پایا ہے اور ان کی زیارت کی ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ النَّجْمِ

باب 53: سورة النجم سے متعلق روایات

3198 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ مَرَّةٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

3197- تفردہ الترمذی التحفة (۲۰۲/۵)، حدیث (۶۳۴۸) من اصحاب الكتب السبعة، وذكره السيوطي في الدر المنثور (۱۰۲/۶) و عزاه

لابن جرير و ابن ابی حاتم عن ابن عباس.  
3198- اخرجه مسلم (۱/۵۳۷، ۵۳۸ الابي): كتاب الايمان: باب: من سدره المنتهى، حدیث (۱۷۳/۲۷۹)، والسناني (۲۲۳/۱): كتاب

الصلاة: باب فرض الصلاة، حدیث (۴۰۱)، و احمد (۱/۳۸۷، ۴۲۲) عن مرة عن عبد الله به

متن حدیث: لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى قَالَ انْتَهَى إِلَيْهَا مَا يَتَرَجَّحُ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ قَالَ فَأَعْطَاهُ اللَّهُ عِنْدَهَا لَلَّاتًا لَمْ يُعْطِيَنَّ نَبِيًّا كَانَ قَبْلَهُ فُرِضَتْ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَأُعْطِيَ خَوَاتِيمَ سُورَةِ الْبَقَرَةِ وَغَيْرَ لَأَمِيهِ الْمُفْجِحَاتِ مَا لَمْ يُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ (إِذْ يَفْشَى السِّدْرَةَ مَا يَفْشَى) قَالَ السِّدْرَةُ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ سُفْيَانُ فَرَأَى مِنْ ذَهَبٍ وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ فَأَرَعَلَهَا وَقَالَ غَيْرُ مَالِكِ بْنِ مَعْوَلٍ إِلَيْهَا يَنْتَهَى عِلْمُ الْخَلْقِ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِمَا فَوْقَ ذَلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے (راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد وہ جگہ ہے جہاں زمین کی جانب سے چڑھنے والی چیزیں اس مقام تک ہی پہنچتی ہیں اور اس مقام سے زمین کی جانب چیزیں منتقل کی جاتی ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تین ایسی چیزیں عطا کیں جو کسی اور کو نہیں دی گئیں۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پانچ نمازیں عطا کی گئیں، سورۃ بقرہ کی آخری آیات عطا کی گئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے (افراد کے) تمام کبیرہ گناہ معاف کر دیئے گئے، اس شرط کے ساتھ کہ وہ کسی شخص کو اللہ کا شریک نہ ٹھہرائیں۔

پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جب سدرۃ کو اس چیز نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپا۔“

انہوں نے یہ بات بھی بیان کی ہے، سدرۃ چھٹے آسمان میں ہے۔

سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، اس کو ڈھانپنے والی چیز سونے کے پروانے تھے، پھر انہوں نے ہاتھ کے ذریعے اشارہ کر کے فرمایا: وہ اس طرح اڑ رہے تھے۔

مالک بن معول نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، وہاں تک جا کر مخلوق کا علم ختم ہو جاتا ہے۔ اس سے اوپر کیا ہے؟ مخلوق کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3199 أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَّامِ حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَأَلْتُ زُرَّ بْنَ حُبَيْشٍ عَنْ قَوْلِهِ

عَزَّ وَجَلَّ (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى) فَقَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ مَسْعُودٍ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى جِبْرِيْلَ وَلَهُ بَسْتُ مِائَةِ جَنَاحٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ شیبانی بیان کرتے ہیں، میں نے زر بن حبیش سے اس بارے میں دریافت کیا:

”تو وہ کمان کے دو کناروں کی طرح، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے۔“

3199- أخرجه البخاری (۴۷۶/۸): کتاب التفسیر: باب: ذکان قاب قوسین أو ادنی، حدیث (۴۸۵۶)، و مسلم (۵۳۸/۱، ۵۳۹، الاصح) کتاب الایمان: باب: من ذکر سدرۃ المنتہی، حدیث (۱۷۴/۲۸۰) و احمد (۳۹۸/۱، ۴۱۲/۱، ۴۶۰).

تو انہوں نے فرمایا، مجھے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے یہ بتایا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا جن کے 600 پر تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

**3200 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ

**متن حدیث:** لَقِيَ ابْنَ عَبَّاسٍ كَعْبًا بَعْرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَكَبَّرَ حَتَّى جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللَّهَ قَسَمَ رُؤْيَا رَبِّهِ وَكَلَامَهُ بَيْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسَى فَكَلَّمَ مُوسَى مَرَّتَيْنِ وَرَأَاهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَيْنِ قَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتُ بِشَيْءٍ قَفَّ لَهُ بَعْرِي قُلْتُ رُؤْيَا نَمَّ قَرَأْتُ (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) فَقَالَتْ أَيْنَ يَذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِيْلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أَمَرَهُ أَوْ يَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِي قَالَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَيُنزِلُ الْغَيْثَ) فَقَدْ أَعْظَمَ الْفُرْيَةَ وَلَكِنَّهُ رَأَى جِبْرِيْلَ لَمْ يَرَهُ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَمَرَّةً فِي جِيَادٍ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأَفُقَ

**اسناد دیگر:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رَوَى دَاوُدُ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ مَسْرُوقٍ عَنِ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ

وَحَدِيثُ دَاوُدَ أَقْصَرُ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ

◆◆ امام شعبی بیان کرتے ہیں، میدان عرفات میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی ملاقات کعب احبار سے ہوئی، تو انہوں نے ان سے کسی چیز کے بارے میں دریافت کیا: اور پھر بلند آواز میں تکبیر کہی، یہاں تک کہ ان کی آواز پہاڑوں میں گونجنے لگی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم بنو ہاشم ہیں۔ تو حضرت کعب احبار نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدار عطا کیا، اس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ دو مرتبہ کلام کیا اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا دو مرتبہ دیدار کیا۔

مسروق بیان کرتے ہیں، بعد میں میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے دریافت کیا: کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے بہت بڑی بات کہی ہے، جس کی وجہ سے میرے رونگھٹے کھڑے ہو گئے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: ذرا ٹھہریں جلدی نہ کریں۔ پھر میں نے یہ آیت تلاوت کی:

”تو اس نے اپنے پروردگار کی بڑی نشانیوں کو دیکھا۔“

تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تمہاری عقل کہاں چلی گئی ہے؟ اس سے مراد (حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنا ہے)۔ تمہیں کس نے کہا ہے؟ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے (لوگوں سے) کوئی ایسی چیز چھپائی جس کا اللہ تعالیٰ نے انہیں تبلیغ کرنے کا حکم دیا تھا یا یہ کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان پانچ چیزوں کا علم بھی تھا۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک اللہ تعالیٰ کے پاس ہی قیامت کا علم ہے وہی بارش نازل کرتا ہے۔“

(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا): وہ شخص بہت بڑا بہتان لگائے گا جو ان باتوں کا قائل ہوگا البتہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا (جس کا ذکر اس آیت میں ہے) نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصل شکل میں مرز دو مرتبہ دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ سدرۃ المنتہیٰ کے قریب ایک مرتبہ ”جیاد“ کے مقام پر جب ان کے 600 پر تھے اور انہوں نے اپنی کو بھر دیا تھا۔

داؤد بن ابو ہند نے شععی کے حوالے سے، مسروق کے حوالے سے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

داؤد نامی راوی کی روایت مجالد نامی راوی کی روایت کے مقابلے میں مختصر ہے۔

**3201** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ وَبْنُ نُبَهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانٍ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَأَى مُحَمَّدًا رَبَّهُ قُلْتُ أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ (لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ) قَالَ وَيَحْكُ ذَاكَ إِذَا تَجَلَّى بِنُورِهِ الَّذِي هُوَ نُورُهُ وَقَالَ أُرِيَهُ مَرَّتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ عکرمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حضرت محمد ﷺ نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے۔ میں نے کہا، کیا اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے:

”بصارت اس کا ادراک نہیں کر سکتی لیکن وہ بصارت کا ادراک کر سکتا ہے۔“

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارا استیانس ہو! یہ اس وقت ہے جب وہ اپنے نور کے ساتھ تجلی کرے جو اس کا نور ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں): میرا خیال ہے۔ انہوں نے یہ فرمایا تھا: حضرت محمد ﷺ نے دو مرتبہ اپنے پروردگار کا دیدار کیا تھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں): یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3202** سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأُمَوِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ عَنْ أَبِي

سَلْمَةَ

متن حدیث: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا قَوْلَ اللَّهِ (وَلَقَدْ رَأَاهُ نَزْلَةً أُخْرَى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى) (فَأَوْحَى إِلَيَّ)

3201۔ تقدیرہ الترمذی انظر التحفة (۱۲۳/۵)، حدیث (۶۰۴۰)، من اصحاب الكتب السبعة، و اخرجہ الطبری فی تفسیرہ (۵۱۴/۱۱) برقم (۳۲۴۸۸)۔

3202۔ تقدیرہ الترمذی انظر تحفة (۲۷۵/۵)، حدیث (۶۰۶۳)، من اصحاب الكتب السبعة، و اخرجہ الطبری فی تفسیرہ (۵۱۴/۱۱) برقم (۳۲۴۸۹)۔

عَبْدِهِ مَا أَوْحَى) (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى) قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَأَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”اور جب اس نے اسے دوسری مرتبہ اترتے دیکھا تھا سدرۃ المنتہیٰ کے قریب۔“

”اور اس نے اپنے بندے کی طرف وحی کی جو بھی اس نے وحی کرنی تھی۔“

”اور وہ کمان کے دو کناروں کی طرح ہو گئے، بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہو گئے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**3203** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَابْنُ أَبِي رِزْمَةَ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنِ اسْرَائِيلَ عَنِ

سِمَاكِ عَنِ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى) قَالَ رَأَاهُ بِقَلْبِهِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ عکرمہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”ان کے دل نے اس چیز کو جھٹلایا نہیں جو انہوں نے دیکھا۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا دیدار اپنے دل کی آنکھوں کے ذریعے کیا تھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**3204** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ وَكَعْبٌ وَبِزْدٌ بْنُ هَارُونَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ ابْرَاهِيمَ

التُّسْتَرِيِّ عَنِ قَنَادَةَ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ لِأَبِي ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَمَّا كُنْتَ تَسْأَلُهُ قُلْتُ

أَسْأَلُهُ هَلْ رَأَى مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُورٌ أَنَّى أَرَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے کہا: اگر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ

پاتا تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سوال کرتا۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیا سوال کرتے؟ تو میں نے کہا: میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال

کرتا کہ کیا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروردگار کا دیدار کیا؟ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ

3203: تفردہ الترمذی النظر تحفة (۱۴۱/۵)، حدیث (۶۱۲۱)، من اصحاب الكتب السعة، واخرجه ابن جرير الطبري في تفسيره

(۵۱۰/۶)، برقم: (۲۲۴۵۹) عن ابن عباس.

3204: اخرجه مسلم (۵۶۶/۱ - ابی): كتاب الايمان: باب: في قوله صلى الله عليه وسلم، نور انى اراه ومن قوله: رايته نوراً، حدیث

(۱۷۸/۲۹۲، ۲۹۱) وواحد (۱۷۰، ۱۷۵، ۱۵۷).

سوال کیا تھا تو آپ ﷺ نے جواب دیا تھا:

”وہ تو نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

**3205 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَابْنُ أَبِي رِزْمَةَ عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ

أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

مُتْنِ حَدِيثٍ: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ (مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى) قَالَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِيلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رُفُوفٍ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ  
حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
◀◀ عبد الرحمن بن یزید حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں:

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”اس نے جو دیکھا اس کے دل نے اسے جھٹلایا نہیں۔“

حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک ریشمی جوڑے میں دیکھا، انہوں نے آسمان اور زمین کے درمیانی حصے کو بھر دیا ہوا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3206 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ إِسْحَقَ عَنْ عَمْرِو

بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَطَاءٍ

مُتْنِ حَدِيثٍ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ (الَّذِينَ يَجْتَبُونَ كِبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ) قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَغْفِيرَ اللَّهِ لَكُمْ تَغْفِيرَ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلْمَا

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَكَرِيَّا بْنِ

إِسْحَقَ

◀◀ عطاء حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”وہ لوگ جو بڑے گناہوں سے اجتناب کرتے ہیں اور بے حیائی سے بھی البتہ صغیرہ گناہوں (کا معاملہ مختلف ہے)۔“

راوی بیان کرتے ہیں، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

3205- اخرجہ احمد (۱/۲۹۴، ۴۱۸) عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ بن مسعود فذكره

3206- تفردہ الترمذی النظر تحفة (۵/۹۷)، حدیث (۵۹۴۹)، من اصحاب الكتب السعة، و اخرجہ ابن جریر فی تفسیرہ (۱۱/۵۲۷)،

برقمہ (۲۲۵۶۷) عن ابن عباس

”اے اللہ! اگر تو نے مغفرت کرنی ہے تو سب گناہوں کی مغفرت کر دے تیرا کون سا بندہ ایسا ہے جو گناہ نہیں کرتا۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو صرف زکریا بن اسحاق کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْقَمَرِ

#### باب 54: سورة قمر سے متعلق روایات

**3207** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسَهِّرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ أَبِي مَعْمَرٍ

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنَى فَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ فَلَقَّتَيْنِ فَلَقَّةٌ مِّنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ وَفَلَقَةٌ دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْهَدُوا يَعْنِي (اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ) حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہم لوگ منیٰ میں موجود تھے، چاند دو ٹکڑے ہو گیا، ایک ٹکڑا پہاڑ کے پیچھے کی طرف ہو گیا اور ایک ٹکڑا اس کے آگے کی طرف ہو گیا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: ”تم گواہ ہو جاؤ۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) اسی حدیث کا ذکر (اس آیت میں ہے)

”قیامت قریب آگئی ہے اور چاند دو ٹکڑے ہو چکا ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3208** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: سَأَلَ أَهْلَ مَكَّةَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةَ فَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَنَزَلَتْ

(اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَأَنْشَقَّ الْقَمَرُ) إِلَى قَوْلِهِ (سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ) يَقُولُ ذَاهِبْ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

3207- اخرجہ البخاری (۷۲۰/۶): کتاب البنائب: باب: سوال البشركين ان يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية فاراهم انشقاق القمر،

حدیث (۳۶۳۶)، طرفہ من (۳۸۶۹، ۳۸۷۱، ۴۸۶۴، ۴۸۶۵)، ومسلم (۲۱۵۸/۴): کتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب انشقاق القمر،

حدیث (۲۸۰۰/۴۴)، واحد (۳۷۷/۱، ۴۴۷، ۴۵۶) من طريق ابى معمر عن عبد الله به

3208- اخرجہ البخاری (۷۲۰/۶): کتاب البنائب: باب: سوال البشركين ان يريهم النبي صلى الله عليه وسلم آية فاراهم انشقاق القمر،

حدیث (۳۶۳۷)، و اطرافه من (۳۸۶۸، ۴۸۶۷، ۴۸۶۸)، ومسلم (۲۱۵۹/۴): کتاب صفات المنافقين و احكامهم: باب انشقاق القمر،

حدیث (۲۸۰۲/۴۶)، واحد (۱۶۵/۳، ۲۰۷، ۲۲۰، ۲۲۵) و عبد الله بن احمد في الزوائد (۲۷۸/۳)، و عبد بن حميد ص (۳۵۶) حدیث

(۱۱۸۴) کلهم عن قتادة عن انس به



﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اہل مکہ نے نبی اکرم ﷺ سے کسی معجزے کا مطالبہ کیا، تو مکہ میں دو مرتبہ چاند دو ٹکڑے ہوا۔ اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”قیامت قریب آگئی اور چاند شق ہو چکا ہے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے: ”جاری رہنے والا جادو“

راوی بیان کرتے ہیں: آیت میں استعمال ہونے والے لفظ ”مستمر“ سے مراد جانے والا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3209** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ عَنِ

ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: انشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اشْهَدُوا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا، تو نبی

اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: ”تم گواہ ہو جاؤ۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3210** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ

عُمَرَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اشْهَدُوا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چاند دو ٹکڑے ہو گیا، تو نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”تم لوگ گواہ ہو جاؤ۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3211** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ حُصَيْنِ عَنِ

مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ انشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى هَذَا

3211- اخرجہ احمد (۸۱/۴) عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ بہ۔

الْجَبَلِ وَعَلَىٰ هَذَا الْجَبَلِ لَقَالُوا سَحَرْنَا مُحَمَّدًا لَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِن كَانَ سَحَرْنَا فَمَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ

مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ نَحْوَهُ

﴿﴾ محمد بن جبیر بن مطعم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں چاند شق ہو گیا، یہاں تک کہ اس کے دو ٹکڑے ہو گئے، ایک پہاڑ کے اس طرف تھا اور دوسرا پہاڑ کے اُس طرف تھا تو لوگوں نے کہا، حضرت محمد ﷺ نے ہم پر جادو کر دیا ہے تو ان میں سے کسی نے یہ کہا: اگر انہوں نے ہم پر جادو کیا ہے تو یہ سارے لوگوں پر جادو کرنے کی طاقت تو نہیں رکھتے۔

بعض راویوں نے اس کو حصین کے حوالے سے جبیر بن محمد کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے ان کے دادا حضرت جبیر بن مثنیٰ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3212 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو بَكْرِ بُنْدَارٌ قَالَا حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زِيَادِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرِ الْمَخْزُومِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدْرِ فَنَزَلَتْ (يَوْمَ

يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ذُقُوا مَسَّ سَقَرٍ أَنَا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدْرِ)

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، قریش کے مشرکین تقدیر کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بحث کرنے کے لیے آئے تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”جس دن انہیں آگ میں ان کے چہروں کے بل گھیٹا جائے گا اور یہ کہا جائے گا، جہنم کا ذائقہ چکھ لو! بے شک ہم

نے ہر چیز کو تقدیر کے مطابق پیدا کیا ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الرَّحْمَنِ

باب 55: سورة الرحمن سے متعلق روایات

3213 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو مُسْلِمٍ السَّعْدِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ

بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

3213۔ تفردہ الترمذی النظر التحفة (۳۰۹/۲)، حدیث (۳۰۱۷)، من اصحاب الكتاب الستة، وخرجه الحاكم في المستدرک (۴۷۲/۲) وقال: صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، ووافقه الذهبي، وذكره السموطي في الدر المنثور (۱۸۹/۶۲)، وعزاه للترمذی وابن المنذر وابي الشيخ في العظمة وللحاكم وصححه ولابن مردويه وللميهقي في (الدلائل) عن جابر بن عبد الله رضي الله عنه.

متن حدیث: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَصْحَابِهِ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُورَةَ الرَّحْمَنِ مِنْ أُولَئِهَا إِلَى آخِرِهَا فَسَنَكُنُوا فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوا أَحْسَنَ مَرْدُودًا مِنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا آتَيْتُ عَلَى قَوْلِهِ (فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ) قَالُوا لَا بَشِيءٌ مِنْ بَعْمِكَ رَبَّنَا نَكْذِبُ فَلَكَ الْحَمْدُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ

توضیح راوی: قَالَ ابْنُ حَنْبَلٍ كَانَ زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الَّذِي وَقَعَ بِالشَّامِ لَيْسَ هُوَ الَّذِي يُرْوَى عَنْهُ بِالْعِرَاقِ كَأَنَّهُ رَجُلٌ آخَرَ قَلَبُوا اسْمَهُ يَعْنِي لِمَا يَرُوونَ عَنْهُ مِنَ الْمَنَاقِبِ

قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيَّ يَقُولُ أَهْلُ الشَّامِ يَرُوونَ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مَنَاقِبَ وَأَهْلُ الْعِرَاقِ يَرُوونَ عَنْهُ أَحَادِيثَ مُقَابَرَةً

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ نے ان کے سامنے سورۃ الرحمن شروع سے لے کر آخر تک تلاوت کی تو وہ لوگ خاموش رہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے جنات سے ملاقات کے دوران اسے جنوں کے سامنے تلاوت کیا تھا، تو انہوں نے تمہارے مقابلے میں بہتر رد عمل دیا تھا۔ میں جب کبھی ان کے سامنے یہ آیت تلاوت کرتا تھا: ”تو تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔“ تو وہ جنات یہ کہتے: اے ہمارے پروردگار! تیری نعمتوں میں سے کوئی ایسی چیز نہیں جس کو ہم جھٹلا سکیں، ہر طرح کی حمد تیرے لیے ہی مخصوص ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ولید بن مسلم کی زہیر بن محمد سے نقل کر رہے ہیں۔

امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں، شام کے رہنے والے زہیر بن محمد وہ شخص نہیں ہیں جن کے حوالے سے عراق میں روایات نقل کی جاتی ہیں، بلکہ یہ کوئی دوسرے صاحب ہیں۔ ان کا نام تبدیل کر دیا جاتا ہے، کیونکہ ان کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اہل شام نے ان کے حوالے سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو منکر ہونے کے قریب ہوتی ہیں۔ اہل عراق نے ان سے ایسی روایات نقل کی ہیں جو (درست) ہونے کے قریب ہوتی ہیں۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْوَاقِعَةِ

باب 56: سورة واقعه سے متعلق روایات

3214 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** يَقُولُ اللَّهُ أَعَدَدْتُ لِعِبَادِي الصَّالِحِينَ مَا لَا عَيْنٌ رَأَتْ وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ وَأَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ (فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّكْبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَأَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ (وَوَظِلٌّ مِمْدُونٍ) وَمَوْضِعٌ سَوِيٌّ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَأَقْرَبُوا إِنْ شِئْتُمْ (فَمَنْ زُحِرَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ)

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے وہ چیز تیار کی ہے جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں ہے، کسی کان نے اس کے بارے میں سنا نہیں ہے اور کسی انسان کے ذہن میں اس کا خیال نہیں آسکتا۔ (نبی اکرم ﷺ یا شاید حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں)

اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

”کوئی شخص یہ نہیں جانتا کہ اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے کیا چیز پوشیدہ رکھی گئی ہے؟ یہ اس چیز کا بدلہ ہے جو وہ عمل کرتے تھے۔“

(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے)

جنت میں درخت اتنا بڑا ہوتا ہے کہ کوئی سوار اس کے سائے میں ایک سو سال تک چلتا رہے تو اسے پار نہیں کر سکتا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

”اور پھیلے ہوئے سائے ہیں۔“

(نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا)

جنت میں تھوڑی سی جگہ دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو: ”جس شخص کو جہنم سے بچا کر جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہو گیا اور دنیاوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3215** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**متن حدیث:** قَالَ إِنْ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّكْبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَإِنْ شِئْتُمْ فَأَقْرَبُوا

3215۔ اخرجہ البخاری (۳۶۸/۶): کتاب بدء الخلق: باب: ما جاء من صفة الجنة و انها مخلوقة، حدیث (۳۲۵۱)، واحد (۱۳۵/۳)

۱۶۴، ۱۱۰، ۱۸۵، ۲۰۷، و عبد بن حمید ص (۲۵۶)، حدیث (۱۱۸۳)۔

(وَوَظَلَّ مَمْدُودٌ وَمَاءٌ مَسْكَوْبٌ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

بے شک جنت میں درخت اتنا بڑا ہوتا ہے کہ کوئی سوار شخص ایک سو سال تک چلتا رہے تو اسے پار نہیں کر سکے گا۔ اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر سکتے ہو:

”اور پھیلے ہوئے سائے ہیں اور بہتے ہوئے پانی ہیں۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت سعید خدری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3216 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رَشْدِيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي

الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: فِي قَوْلِهِ (وَفُرُشٌ مَرْفُوعَةٌ) قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَمَسِيرَةٌ مَا بَيْنَهُمَا

خَمْسٌ مِائَةً عَامٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رَشْدِيْنِ

مَذَاهِبِ فُقَهَاءِ: وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ وَارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ

ارْتِفَاعُ الْفُرُشِ الْمَرْفُوعَةِ فِي الدَّرَجَاتِ وَاللَّرَجَاتِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ

﴿﴾ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں (جو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں

ہے)

”اور اونچے بچھونے (یعنی بیٹھنے کی جگہ یا تخت)“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ اتنے بلند ہوں گے جتنا زمین اور آسمان کے درمیان فاصلہ ہے اور ان دونوں کے درمیان کا

فاصلہ 100 برس کی مسافت کے برابر ہے۔

یہ ”حدیث غریب“ ہے ہم اسے صرف رشدین کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ بچھونے اتنی بلندی پر ہوں گے جتنا آسمان اور

زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

ان بلند بچھونوں سے مراد درجات کی بلندی ہے اور درجات کا یہ عالم ہے کہ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان

اور زمین کے درمیان ہے۔

3217 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ

أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدِيثُ: (وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنْكُمْ تُكَلِّبُونَ) قَالَ شُكْرُكُمْ تَقُولُونَ مُطِرْنَا بِنَوْءٍ كَذًا وَكَذًا وَبِنَجْمِ كَذًا وَكَذًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ

إِسْرَائِيلَ

اِخْتِلافِ سَنَدٍ: وَرَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السَّلْمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَهُ وَلَمْ

يَرْفَعَهُ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”اور تم نے اپنا حصہ یہ مقرر کیا ہے کہ تم جھٹلاتے ہو۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے)

یعنی تمہارا شکر کرنا یہ ہے: تم آگے سے یہ کہتے ہو: ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے اور فلاں ستارے کی وجہ سے بارش نازل ہوئی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔ ہم اس حدیث کے ”مرفوع“ ہونے کو صرف اسرائیل کی روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سفیان ثوری نے عبد اعلیٰ کے حوالے سے ابو عبد الرحمن سلمیٰ کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم انہوں نے اسے ”مرفوع“ کے طور پر نقل نہیں کیا ہے۔

**3218** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثِ بْنِ خُزَّاعِيٍّ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثُ: فِي قَوْلِهِ (أَنَا أَنشَأَاهُمْ أَنْشَاءً) قَالَ إِنَّ مِنَ الْمُنْشَأَاتِ اللَّائِي كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمُشًا

رُصَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ

تَوْصِيحِ رَاوِي: وَمُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ وَيَزِيدَ بْنِ أَبَانَ الرَّقَاشِيَّ يُضَعَّفَانِ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے:)

”ہم نے ان کی بہترین نشوونما کی ہے۔“

3217- اخرجه احمد (۱۰۸، ۷۹/۱)، و عبد الله بن احمد (۱۳۱/۱).

3218- تفرد به الترمذی انظر العفة (۴۳۱)، حدیث (۱۶۷۶) من اصحاب الكتب السعة، و اخرجه الطبري في التفسير (۶۴۰/۱۱).

(۶۴۱)، برقم (۳۳۳۹۴، ۳۳۳۹۵، ۳۳۳۹۶) عن انس بن مالك.

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: ان کی نشوونما بہترین اس حوالے سے ہے کہ وہ دنیا میں بوڑھی تھیں، ان کی آنکھیں کمزور تھیں، ان کی آنکھوں سے پانی بہتا تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔ ہم ایسا کے ”مرفوع“ ہونے کو صرف موسیٰ بن عبیدہ کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

**3219** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ شَبَّتَ قَالَ شَيْبَتِي هُوَذَا وَالْوَأَقَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ اِخْتِلَافِ سِنْدٍ. وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ نَحْوَ هَذَا وَرَوَى عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ شَيْءٌ مِّنْ هَذَا مُرْسَلًا وَرَوَى أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ هَاشِمُ بْنُ الْوَلِيدِ الْهَرَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ عِيَّاشٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کے بالوں میں سفیدی آگئی ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نبا اور سورہ تکویر نے میرے بالوں کو سفید کر دیا ہے۔

؟ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہونے کے حوالے سے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ علی بن صالح نے اس روایت کو ابواسحاق کے حوالے سے ابو میسرہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

ابواسحاق کے حوالے سے ابو میسرہ کے حوالے سے اس روایت کا کچھ حصہ ”مرسل“ کے طور پر منقول ہے۔

ابوبکر بن عیاش نے ابواسحاق کے حوالے سے، عکرمہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے شیبان کی ابواسحاق سے نقل کردہ روایت کی مانند نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ یہ روایت ہاشم بن ولید ہروی نے ابوبکر بن عیاش کے حوالے سے نقل کی ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْحَدِيدِ

باب 57: سورة جدید سے متعلق روایات

3219- تفردہ العرمذی انظر التحفة (۱۵۷/۵)، حدیث (۶۱۷۵) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجہ الحاكم فی المستدرک (۴۷۶/۲)، وقال: صحيح علي شرط البخاري ولم يعرجاه، و واقفه الذهبي.

3220 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ يَنُّ حُمَيْدٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى وَاحِدًا قَالُوا حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا

شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ

مَنْ حَدِيثُ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَأَصْحَابُهُ إِذْ آتَى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذَرُونَ مَا هَذَا فَقَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ هَذَا الْعَنَانُ هَذِهِ رَوَايَا الْأَرْضِ يَسُوقُهُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُونَهُ وَلَا يَدْعُونَهُ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّهَا الرَّقِيعُ سَقْفٌ مَحْفُوظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ كَمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا مَسِيرَةٌ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ سَمَائِينَ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيرَةٌ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائِينَ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا فَوْقَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ فَوْقَ ذَلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهُ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بَعْدَ مَا بَيْنَ السَّمَائِينَ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَذَرُونَ مَا الَّذِي تَحْتَ ذَلِكَ قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ تَحْتَهَا أَرْضًا أُخْرَى بَيْنَهُمَا مَسِيرَةٌ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ أَرْضِينَ بَيْنَ كُلِّ أَرْضِينَ مَسِيرَةٌ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّكُمْ دَلَيْتُمْ رَجُلًا بِحَبْلِ إِلَى الْأَرْضِ السُّفْلَى لَهَبَطَ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ (هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: قَالَ وَيُرْوَى عَنْ أَيُّوبَ وَيُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ وَعَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ قَالُوا لَمْ يَسْمَعْ الْحَسَنُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَذَاهِبَ فُقَهَاءِ: وَقَسَرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالُوا إِنَّمَا هَبَطَ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ وَسُلْطَانِهِ

وَعِلْمُ اللَّهِ وَقُدْرَتُهُ وَسُلْطَانُهُ فِي كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ فِي كِتَابِهِ

﴿﴾ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس اصحاب تشریف فرما تھے، اسی دوران

بادل آگئے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا

رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

یہ بادل ہے جو زمین کو سیراب کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے ان لوگوں کی طرف بھیجتا ہے جو اس کا شکر ادا نہیں کرتے ہیں اور اس

کی عبادت نہیں کرتے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم یہ جانتے ہو کہ تمہارے اوپر کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ تعالیٰ اور

اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ بلند چھت ہے جس کے ذریعے حفاظت کی گئی ہے اور یہ موج کی طرح ہے جس کا کوئی

3220. تفردہ الترمذی النظر التحفة (۳۱۸/۹)، حدیث (۱۲۲۵۲) من اصحاب الكتب الستة، وخرجه الطبري في تفسيره (۶۷۰/۱۱)،

برقمه (۲۳۵۹۳) عن سعيد عن قتادة.



ستون نہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ تمہارے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہارے اور اس کے درمیان 500 برس کی مسافت کا فاصلہ ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو اس پر کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر دو آسمان ہیں جن دونوں کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے اسی طرح سات آسمان گنوائے اور یہ بات بیان کی کہ ہر دو آسمانوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ اس سے اوپر کیا ہے؟ تو لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ (اس کے بعد) نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس پر عرش ہے اور ساتویں (آسمان سے اتنا اوپر ہے) جتنا ساتواں آسمان زمین سے (دور ہے)۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو کہ تمہارے نیچے کیا ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ زمین ہے۔ پھر آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو اس سے نیچے کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کے نیچے ایک اور زمین ہے اور ان دونوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت کا فاصلہ ہے، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے سات زمینیں گنوائیں جن میں سے ہر دو زمینوں کے درمیان پانچ سو برس کی مسافت ہے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے، اگر تم نیچے کی طرف کوئی رسی پھینکو تو وہ اللہ تعالیٰ پر ہی گرے گی۔

پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”وہی اول ہے وہی آخر ہے وہی ظاہر ہے وہی باطن ہے اور وہ ہر شے کا علم رکھنے والا ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

یہ روایت ایوب، یونس بن عبید اور علی بن زید کے حوالے سے روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے، حسن

بصری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا ہے۔

بعض اہل علم نے اس حدیث کی وضاحت بیان کی ہے: وہ رسی اللہ تعالیٰ کی قدرت بادشاہت میں گرے گی۔ اللہ تعالیٰ کا علم اس

کی قدرت اور اس کی بادشاہت ہر جگہ موجود ہے اور وہ خود عرش پر موجود ہے جیسا کہ اس نے خود اپنی کتاب میں یہ بات بیان کی ہے۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْمُجَادَلَةِ

باب 58: سورة المجادلة سے متعلق روایات

3221 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَلَوَانِيُّ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ

هَارُونَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَطَاءٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ  
الْأَنْصَارِيِّ قَالَ

**متن حدیث:** كُنْتُ رَجُلًا قَدْ أُوتَيْتُ مِنْ جَمَاعِ النِّسَاءِ مَا لَمْ يُوْتِ غَيْرِي فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَطَاهَرْتُ  
مِنْ أَمْرَاتِي حَتَّى يَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِّنْ أَنْ أُصِيبَ مِنْهَا فِى لَيْلَتِي فَاتَّبَعْتُ فِى ذَلِكَ إِلَى أَنْ يُذِرَ كِنِي النَّهَارُ وَأَنَا  
لَا أَقْدِرُ أَنْ أَنْزِعَ فَبَيْنَمَا هِىَ تَخْدُمُنِى ذَاتَ لَيْلَةٍ إِذْ تَكَشَّفَ لِى مِنْهَا شَيْءٌ فَوَبَّتُ عَلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْتُ عَدَوْتُ  
عَلَى قَوْمِى فَأَخْبَرْتُهُمْ خَبْرِى فَقُلْتُ انْطَلِقُوا مَعِى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبِرْهُ بِأَمْرِى فَقَالُوا لَا  
وَاللَّهِ لَا نَفْعَ لِنَفْعِ نَتَخَوَّفُ أَنْ يَنْزَلَ فِينَا قُرْآنٌ أَوْ يَقُولَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً يَبْقَى عَلَيْنَا  
عَارُهَا وَلَكِنْ أَذْهَبَ أَنْتَ فَاصْنَعِ مَا بَدَا لَكَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ  
خَبْرِى فَقَالَ أَنْتَ بِيَدَاكَ قُلْتُ أَنَا بِيَدَاكَ قَالَ أَنْتَ بِيَدَاكَ قُلْتُ أَنَا بِيَدَاكَ وَهَذَا أَنَا ذَا  
فَأَمَضَ فِى حُكْمِ اللَّهِ فَإِنِّى صَابِرٌ لِذَلِكَ قَالَ أَعْنِ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِى بِيَدِى فَقُلْتُ لَا وَالَّذِى بَعَثَكَ  
بِالْحَقِّ لَا أَمْلِكُ غَيْرَهَا قَالَ صُمْ شَهْرَيْنِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَهَلْ أَصَابَنِى مَا أَصَابَنِى إِلَّا فِى الصِّيَامِ قَالَ فَاطْعِمِ  
سِتِّينَ مِسْكِينًا قُلْتُ وَالَّذِى بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بَتْنَا لَيْلَتَنَا هَذِهِ وَحُشِى مَا لَنَا عَشَاءٌ قَالَ أَذْهَبْ إِلَى صَاحِبِ  
صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَاطْعِمِ عَنْكَ مِنْهَا وَسَقَا سِتِّينَ مِسْكِينًا ثُمَّ اسْتَعْنِ بِسَائِرِهِ عَلَيْكَ وَعَلَى  
عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِى فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمْ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَاتَةَ أَمْرًا لِي بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوهَا إِلَيَّ فَدْفَعُوهَا إِلَيَّ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

**قول امام بخاری:** قَالَ مُحَمَّدُ سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ لَمْ يَسْمَعْ عِنْدِي مِنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرِ قَالَ وَيُقَالُ سَلَمَةُ ابْنُ

صَخْرِ وَيُقَالُ سَلْمَانُ بْنُ صَخْرِ

**فی الباب:** وَفِى الْبَابِ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ وَهِيَ امْرَأَةُ أَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ

﴿﴾ حضرت سلمہ بن صخر انصاری بیان کرتے ہیں، میں ایک ایسا شخص تھا جسے عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے کی ایسی  
طاقت عطا کی گئی تھی جو کسی دوسرے شخص کو نہیں دی گئی تھی۔ جب رمضان کا مہینہ آیا تو میں نے اپنی بیوی کے ساتھ ظہار کر لیا  
تا کہ رمضان (کسی غلطی کے بغیر) گزر جائے، ایسا نہ ہو کہ میں رات کے وقت صحبت کروں اور صبح صادق کا وقت ہو جائے اور  
میں اسے ختم نہ کر سکوں، لیکن ہوا یہ کہ ایک رات وہ میری خدمت کر رہی تھی، اس کے جسم کے کسی حصے سے کپڑا ہٹا تو میں نے اس  
کے ساتھ صحبت شروع کر دی۔ میں یہ عمل کرتا رہا، یہاں تک کہ صبح صادق کا وقت ہو گیا۔ صبح میں اپنی قوم کے پاس آیا اور ان سے  
کہا: تم میرے ساتھ نبی اکرم ﷺ کے پاس چلو تا کہ میں آپ کو اس عمل کے بارے میں بتاؤں۔ تو ان لوگوں نے کہا: نہیں۔

اللہ کی قسم! ہمیں تو اس بات سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں ہمارے بارے میں قرآن کا کوئی حصہ نازل نہ ہو جائے۔ یا نبی  
اکرم ﷺ ہمارے لیے کوئی ایسی بات نہ فرمادیں جو ہمارے لیے بعد میں ندامت یا رسوائی کا باعث ہو۔ تم خود نبی اکرم ﷺ کی

خدمت میں جو مناسب سمجھو عرض کر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں، میں وہاں سے نکل کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پورا واقعہ بیان کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے ایسا ہی کیا ہے؟ تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم ﷺ نے تین مرتبہ اسی طرح دریافت کیا: تو میں نے عرض کی: جی ہاں۔ اب میں حاضر ہوں۔ آپ اللہ تعالیٰ کا حکم مجھ پر جاری کریں، میں اسے برداشت کر لوں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم ایک غلام آزاد کرو۔ میں نے اپنی گردن پر ہاتھ مارتے ہوئے عرض کی، اس اللہ کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے، میں اپنی گردن کے علاوہ کسی چیز کا مالک نہیں ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر تم مسلسل دو ماہ روزے رکھو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! یہ پہلی خرابی ہی روزوں کی وجہ سے آئی ہے کہ میں روزے میں اپنے اوپر قابو نہیں رکھ سکا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اس ذات کی قسم! جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے، ہم گزشتہ رات خود بھوکے رہے ہیں کیونکہ ہمارے پاس رات کا کھانا نہیں تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حکم دیا: جو شخص بنوزریق سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر ہے اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو! تم کو زکوٰۃ دیدے تم اسے ساٹھ مسکینوں کو کھلاؤ، جو باقی بچے وہ اپنے اوپر خرچ کر لو۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں اپنی قوم کے افراد کے پاس گیا اور میں نے ان سے کہا: میں نے تمہارے پاس سگی پائی اور غلا تجویز پائی۔ مجھے نبی اکرم ﷺ کے پاس کشادگی اور برکت نصیب ہوئی۔ نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ تم لوگ اپنی زکوٰۃ مجھے دیدو۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام بخاری یہ کہتے ہیں، سلیمان بن یسار نے سلمہ بن صحر نامی راوی سے خود کوئی حدیث نہیں سنی ہے۔ ایک قول کے مطابق: سلمہ بن صحر نامی راوی کا نام سلمان بن صحر بھی ہے۔

اس بارے میں حضرت خولہ بنت ثعلبہ سے بھی روایت منقول ہے۔ یہ حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ہیں۔

**3222** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ الثَّقَفِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَلْقَمَةَ الْأَنْمَارِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَلَاتَهُ) قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَى دِينَارًا قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَنِصْفُ دِينَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيرَةً قَالَ إِنَّكَ لَزَهْبٌ قَالَ فَزَلْتِ (أَشْفَقْتُمْ أَنْ تَقْدِمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ) الْآيَةَ قَالَ فَبِي خَفَّفَ اللَّهُ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى قَوْلِهِ شَعِيرَةٌ يَعْْنِي وَزَنَ شَعِيرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَأَبُو الْجَعْدِ اسْمُهُ رَافِعٌ

3222۔ اخرجہ ابن حبیہ ص (۶۰، ۵۹) حدیث (۹۰)۔

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

”اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات سرگوشی میں کرو (یعنی کوئی مسئلہ دریافت کرو) تو اپنی سرگوشی سے پہلے کچھ صدقہ کر دیا کرو۔“

نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: ایک دینار (صدقہ مقرر کرنے کے بارے میں) تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کی، لوگ اس کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر نصف دینار؟ میں نے عرض کی، لوگ اس کی بھی طاقت نہیں رکھیں گے۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: پھر کتنا ہونا چاہیے؟ میں نے عرض کی، کچھ جو ہونے چاہئیں۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے تو بہت کم کر دیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں، پھر یہ آیت نازل ہوئی:

”تو کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی سرگوشی سے پہلے صدقہ دو۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے تخفیفی حکم نازل کیا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے

ہیں۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ایک ”جو“ سے مراد ایک ”جو“ کے وزن جتنا سونا ہے۔ ابو جعد نامی راوی کا نام رافع

ہے۔

**3223 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ

متن حدیث: أَنَّ يَهُودِيًّا آتَى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَذُرُونَ مَا قَالَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا رُدُّهُ عَلَيَّ فَرُدُّهُ قَالَ قُلْتُ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكَ مَا قُلْتُ قَالَ (وَإِذَا جَانُوكَ حَيَّوكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک یہودی نبی اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب کے پاس آیا

اور بولا:

”السام علیکم“ (تمہیں موت آئے) لوگوں نے اسے سلام کا جواب دیا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے سمجھا کہ اس نے کیا کہا ہے؟ لوگوں نے عرض کی، اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ زیادہ بہتر جانتے ہیں۔ اللہ کے نبی ﷺ اس نے سلام کیا ہے،۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: نہیں! بلکہ اس نے یہ کہا ہے۔ اسے واپس میرے پاس لے کر آؤ۔ لوگ اسے واپس لے کر آئے تو نبی

اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم نے السام علیکم کہا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو اس وقت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب اہل کتاب میں سے کوئی تمہیں سلام کرے تو جواب میں (عَلَيْكَ مَا قُلْتَ کہہ دیا کرو)۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اس شخص سے کہا: تم نے جو کہا ہے وہ تم پر بھی نازل ہو (یعنی تمہیں بھی موت آئے)۔ راوی بیان کرتے ہیں: اسی بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”جب وہ تمہارے پاس آ کر تمہیں ان الفاظ کے ذریعے سلام کرتے ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے تم پر سلام نازل نہیں کیا۔“ (یعنی اللہ تعالیٰ نے سلام کرنے کے لئے جن الفاظ کا حکم دیا ہے اُس سے مختلف الفاظ استعمال کرتے ہیں)

(امام ترمذی رحمہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْحَشْرِ

#### باب 59: سورة الحشر سے متعلق روایات

**3224** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: حَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُيُوتُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْرِجَ الْفَاسِقِينَ) حَكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے بنو نضیر کے باغات جلا دیئے تھے اور آپ ﷺ نے ان کے درخت کٹوا دیئے تھے۔ یہ ”بویہ“ کے مقام کی بات ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”تم نے کھجور کے جن درختوں کو کاٹ دیا یا جنہیں ان کی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ تعالیٰ کے حکم کے تحت تھا تا کہ وہ گناہگاروں کو رسوا کر دے۔“

(امام ترمذی رحمہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3225** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّغْفَرَانِيُّ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ

حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا) قَالَ اللَّيْثُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْرِجَ الْفَاسِقِينَ قَالَ اسْتَنْزَلُوهُمْ مِنْ حُصُونِهِمْ قَالَ وَأَمْرًا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَ فِي صُورِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسَأَلَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيهَا قَطْعًا مِنْ أَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيهَا تَرْكًا مِنْ وَدْرٍ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا) الْآيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَنِي بِذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا قَالَ أَبُو عِيسَى: سَمِعَ مِنِّي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هَذَا الْحَدِيثَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”تم نے جن کھجور کے درختوں کو کاٹ دیا یا جن کو ان کی جگہ قائم رہنے دیا۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، یہاں آیت میں استعمال ہونے والے لفظ ”لینہ“ سے مراد کھجور کا درخت ہے۔ (ارشاد باری تعالیٰ ہے) ”تاکہ وہ فاسق لوگوں کو رسوا کر دے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان مسلمانوں نے ان یہودیوں کو ان کے قلعوں سے نیچے اتار دیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ان لوگوں کو کھجوروں کے درخت کاٹنے کا حکم دیا گیا، تو ان کے ذہن میں کھٹک پیدا ہوئی، تو کچھ لوگوں نے کہا، بعض درخت کاٹ دیئے ہیں اور بعض چھوڑ دیئے ہیں۔ اس بارے میں ہم اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ سے دریافت کریں گے کہ جن درختوں کو ہم نے کاٹا ہے، اس کے بارے میں اللہ سے کوئی اجر پائیں گے؟ یا جو درخت ہم نے چھوڑ دیئے اس کے بارے میں کوئی گناہ ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”تم نے کھجور کے جو درخت کاٹ دیئے یا جن کو ان کی بنیادوں پر کھڑا چھوڑ دیا ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اس کو حفص بن غیاث کے حوالے سے سعید بن جبیر سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

یہ روایت عبداللہ بن عبدالرحمن (امام دارمی) نے ہارون بن معاویہ کے حوالے سے، حفص بن غیاث کے حوالے سے حبیب بن ابی عمرہ کے حوالے سے، سعید بن جبیر کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ حدیث کے طور پر نقل کی ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: امام بخاری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی ہے۔

3226 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ فَضِيلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوْتُهُ وَقُوْتُ صَبِيَانِهِ فَقَالَ لِأَمْرَاتِهِ

نَوْمِي الصَّبِيَةَ وَأَطْفِئِي السَّرَاجَ وَقَرَّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكَ فَزَلَّتْ هَذِهِ الْآيَةُ (وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ

3226- اخرجه البعاری (۱۴۹/۷): کتاب مناقب الانصار: باب: قوله الله عزوجل: (ويؤترون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة)

(الحشر: ۹)، حدیث (۳۷۹۸) و طرفہ فی (۴۸۸۹)، و من الادب المفرد ص (۲۱۸)، حدیث (۸۴۷)، و مسلم (۱۶۲۴/۳)، کتاب الشریة:

باب: اکرام الضیف و فضل ایثاره، حدیث (۲۰۵۴/۱۷۳).

بہم خصاصۃً

حکم حدیث: ہذا حدیث حسن صحیح

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک انصاری کے ہاں ایک مہمان رات کے وقت ٹھہرا، اس انصاری کے پاس صرف اپنے اور اپنے بچوں کے لیے خوراک تھی۔ اس نے اپنی بیوی سے کہا: تم بچوں کو سلا دو، چراغ بجھا دو (اور جو کچھ بھی تمہارے پاس کھانے کے لیے ہے) اسے مہمان کے قریب کر دو۔ تو اس واقعہ کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اور وہ دوسروں کو اپنے سے مقدم رکھتے ہیں اگرچہ خود ان کو فاقہ لاحق ہو جائے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

باب وَمِنْ سُورَةِ الْمُمتَحِنَةِ

باب 60: سورة الممتحنة سے متعلق روایات

3227 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ هُوَ ابْنُ

الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ

متن حدیث: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْأَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ فِيهَا ظِعِينَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوهُ مِنْهَا فَاتُونِي بِهِ فَخَرَجْنَا تَتَعَادَى بِنَا خَيْلَنَا حَتَّى آتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَإِذَا نَحْنُ بِالظَّعِينَةِ فَقُلْنَا أَخْرَجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيَ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتَلْقَيْنَنَّ الْغِيَابَ قَالَ فَأَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاتَيْنَا بِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى نَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ أَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هَذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَمْرًا مُلْصَقًا فِي قُرَيْشٍ وَلَمْ أَكُنْ مِنْ أَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُونَ بِهَا أَهْلِيهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَاجْتَبَيْتُ إِذْ فَاتَنِي ذَلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيهِمْ أَنْ اتَّخِذَهُ فِيهِمْ يَدًا يَحْمُونَ بِهَا قَرَابَتِي وَمَا فَعَلْتُ ذَلِكَ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِينِي وَلَا رِضًا بِالْكَفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَضْرِبُ عُنُقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ أَطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرِ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيهِ أَنْزَلْتُ هَذِهِ السُّورَةَ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ) السُّورَةُ

3227. أخرجه البخاري (١٦٦/٦، ١٦٧): كتاب الجهاد والسير: باب: الجاسوس وقول الله عزول: (لا تتخذوا عدوكم أولياء) حدیث (٣٠٠٧)، وإطرافه في (٣٠٨١، ٣٩٨٣، ٤٢٧٤، ٤٨٩٠، ٦٢٥٩، ٦٩٣٩)، ومسلم (١٩٤١/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل أهل بدر رضي الله عنهم وتصة حاطب بن أبي بلتعة، حدیث (٢٤٩٤/١٦٦)، وأبو داود (٤٧/٣): كتاب الجهاد: باب: في الجاسوس إذا كان مسلماً، حدیث (٢٦٥٠)، وأحمد (٧٩/١)، والبيهقي (٢٧/١)، حدیث (٤٩).

قَالَ عَمْرُو وَقَدْ رَأَيْتُ ابْنَ أَبِي رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

حکم حدیث: ہذا حدیث حسن صحیح

فی الباب: وَفِيهِ عَنْ عَمْرٍو وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

اختلاف روایت: وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ هَذَا الْحَدِيثَ نَحْوَ هَذَا وَذَكَرُوا هَذَا الْحَرْفَ وَقَالُوا لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُلْقِينَ النَّيَابَ وَقَدْ رَوَى أَيْضًا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ نَحْوَ هَذَا الْحَدِيثِ ذَكَرَ بَعْضُهُمْ فِيهِ فَقَالَ لَتُخْرِجَنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَتُجَرِّدَنَّكَ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مجھے زبیر اور مقداد بن اسود کو بھیجا اور فرمایا: تم لوگ روانہ ہو جاؤ اور خانہ کے باغ تک پہنچو، وہاں ایک عورت ہوگی جس کے پاس ایک خط ہوگا، تم وہ اس سے لے کر میرے پاس آؤ۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم اپنے گھوڑے دوڑاتے ہوئے خانہ کے باغ تک پہنچے تو وہاں ہمیں ایک عورت مل گئی، ہم نے اس کو کہا: وہ خط ہمیں دیدو۔ وہ بولی، میرے پاس کوئی خط نہیں ہے۔ ہم نے اسے کہا: یا تو تم خط نکال کر دوگی یا پھر اپنے کپڑے اتاروگی (یعنی جامہ تلاشی دوگی) حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس عورت نے اپنے بالوں کی چوٹی میں سے وہ خط نکال دیا۔

ہم وہ خط لے کر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو یہ خط حاطب بن ابولتبعہ کی جانب سے ان مشرکین مکہ کے نام تھا جس میں انہیں نبی اکرم ﷺ کے کسی راز کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اے حاطب! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کی: آپ ﷺ میرے بارے میں فیصلہ کرنے میں جلدی نہ کریں، میں ایک ایسا شخص ہوں جو قریش کے ساتھ رہا ہوں، میں انکار نہیں ہوں۔ آپ کے ساتھ جتنے بھی مہاجرین ہیں ان کی رشتہ داریاں ہیں جس کی وجہ سے ان کے اہل خانہ اور مکہ میں موجود ان کے اموال کی حفاظت کریں گے۔ میں یہ چاہتا تھا کہ چونکہ میرا ان کے ساتھ کوئی نسبی تعلق نہیں ہے، تو ان پر کوئی احسان کر دوں جس کی وجہ سے وہ میرے قریبی رشتہ داروں کا خیال رکھیں۔ میں نے یہ عمل کفر کی وجہ سے یا اپنے دین سے مرتد ہونے کی وجہ سے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کفر سے راضی ہونے کی وجہ سے نہیں کیا۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس نے ٹھیک کہا ہے۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ بدر میں شریک ہوا ہے، تمہیں کیا معلوم؟ شاید اللہ تعالیٰ نے اہل بدر سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا ہو: اب تم جو چاہو عمل کرو، میں نے تمہاری مغفرت کر دی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اسی بارے میں یہ سورۃ نازل ہوئی تھی:

”اے ایمان والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔“

عمر و نامی راوی بیان کرتے ہیں، میں نے ابن ابورافع کی زیارت کی ہے، وہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سیکریڑی

تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)



اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بھی روایات منقول ہیں۔

کئی راویوں نے اسے سفیان کے حوالے سے نقل کیا اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: یا تو تم خط نکال دو گی یا اپنے کپڑے اتار دو گی۔

جبکہ بعض راویوں نے اس روایت کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ استعمال کیے ہیں: یا تو تم خط نکال دو گی یا ہم تمہارے کپڑے اتار دیں گے۔

**3228** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ إِلَّا بِالْأَيْدِي الَّتِي قَالَ اللَّهُ (إِذَا جَاءَكَ

الْمُؤْمِنَاتُ يَبْغِنَكَ) الْآيَةَ

حدیث دیگر: قَالَ مَعْمَرٌ فَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُوسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةٌ يَمْلِكُهَا

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صرف اس آیت کی وجہ سے امتحان لیا کرتے تھے جس

میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”جب مومن عورتیں تمہارے پاس بیعت کرنے کے لیے آئیں۔“

معمر بیان کرتے ہیں، طاووس کے صاحبزادے نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے (سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ

بات بیان کی ہے)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کو کسی بھی عورت نے نہیں چھوا، ماسوائے اس عورت کے جس کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مالک تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3229** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ

شَهْرَ بْنَ حَوْشِبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَتْ

متن حدیث: قَالَتْ امْرَأَةٌ مِنَ النِّسْوَةِ مَا هَذَا الْمَعْرُوفُ الَّذِي لَا يَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَعْصِيكَ فِيهِ قَالَ لَا تَنْخَنُ

فُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ بَنِي فُلَانٍ قَدْ أَسْعَلُونِي عَلَى عَمِّي وَلَا بُدَّ لِي مِنْ قَضَائِهِنَّ فَأَبِي عَلَيَّ فَاتَيْتُهُ مِرَارًا فَأَذِنَ لِي

فِي قَضَائِهِنَّ فَلَمْ أَنْحَ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ وَلَا عَلَى غَيْرِهِ حَتَّى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ إِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِي

3228- أخرجه البخاری (۲۱۶/۱۳): کتاب الاحکام: باب: بیعة النساء حدیث (۷۲۱۴)، ومسلم (۱۴۸۹): کتاب الامارة: باب: کوفیة

بیعة النساء، حدیث (۱۸۶۶/۸۸)، ابوداؤد (۱۳۳/۳): کتاب العراج والامارة والعمی: باب: ما جاء فی بیعة، حدیث (۲۹۴۱)، وابن ماجه (۹۵۹/۲): کتاب الجهاد: باب: بیعة النساء، حدیث (۲۸۷۵)، واحمد (۱۱۴/۶، ۱۵۱، ۱۵۳، ۱۶۳، ۲۷۰).

3229- أخرجه ابن ماجه (۵۰۳/۱): کتاب الجنائز: باب: فی النهی عن النباحة، حدیث (۱۵۷۹)، واحمد (۳۲۰/۶).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

فِي الْبَابِ: وَفِيهِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

تَوْضِيحٌ رَاوَى: قَالَ عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أُمُّ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ هِيَ أَسْمَاءُ بِنْتُ يَزِيدَ بْنِ السَّكَنِ

﴿﴾ سیدہ ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، ایک عورت نے عرض کی، اس معروف سے مراد کیا ہے جس کے حوالے سے ہمارے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ ہم اس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کریں۔  
تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نوحہ نہ کرنا۔

(سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بنو فلاں نے میرے چچا کے انتقال پر نوحہ کیا تھا، تو میں اس کا بدلہ دینا چاہتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کی اجازت نہیں دی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی مرتبہ اس کی اجازت مانگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کا بدلہ دینے کی اجازت دے دی۔

سیدہ ام سلمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، اس کے بعد میں نے کبھی کسی کے انتقال پر خواہ وہ بھائی ہو یا کوئی اور ہو اس پر نوحہ نہیں کیا جبکہ ان بیعت کرنے والی خواتین واحد عورت کسی نے کسی کو وفات پر نوحہ ضرور کیا۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ایک روایت کے مطابق یہ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

عبد بن حمید کہتے ہیں: أم سلمة الأنصارية رضی اللہ عنہا ہی اسماء بنت یزید بن سکن ہیں۔

3230 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرَيَابِيُّ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ عَنِ

الْأَعْرَبِيِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي نَضْرٍ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (إِذَا جَاءَكُمْ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ) قَالَ كَانَتْ

الْمَرْأَةُ إِذَا جَاءَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتُسَلِّمَ حَلَفَهَا بِاللَّهِ مَا خَرَجْتُ مِنْ بَعْضِ زَوْجِي مَا خَرَجْتُ إِلَّا

حُبًّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بیان کرتے ہیں:

”جب مومن عورتیں ہجرت کر کے تمہارے پاس آئیں، تو تم ان کا امتحان لو۔“

راوی بیان کرتے ہیں، جب کوئی خاتون آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے اللہ کی قسم! لیتے کہ میں اپنے شوہر سے کسی ناراضگی کی وجہ سے مکہ نکل کر نہیں آئی ہوں، میں صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے آئی ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الصَّفِّ

## باب 61: سورة صف سے متعلق روایات

3231 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

ممن حدیث: قَالَ قَعَدْنَا نَقْرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَدَاكِرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ لَعَمَلْنَاهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (سَبَّحَ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ) قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيَى فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا أَبُو سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ كَثِيرٍ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقَرَأَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيرٍ

اختلاف سند: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ خُوِّلَفَ مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ فِي اسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ وَرَوَى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هَلَالِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ نَحْوَ رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ

◀◀ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے ہوئے تھے، ہم آپس میں بات چیت کر رہے تھے، ہم نے یہ کہا: اگر ہم کو اس بات کا علم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے، تو ہم وہ عمل کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”آسمان اور زمین میں موجود ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے وہ غالب اور حکمت والا ہے۔ اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم نہیں کرتے ہو۔“

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی۔

ابوسلمہ نامی راوی بیان کرتے ہیں، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی۔

یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں، ابوسلمہ نامی راوی نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی تھی۔

ابن کثیر نامی راوی بیان کرتے ہیں، امام اوزاعی نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی تھی۔

عبداللہ (امام دارمی) بیان کرتے ہیں، ابن کثیر نامی راوی نے یہ آیت ہمارے سامنے تلاوت کی تھی۔

اس حدیث کی سند میں محمد بن کثیر نامی راوی سے اختلاف کیا گیا ہے جو اوزاعی سے منقول ہے۔

امام ابن مبارک نے اس روایت کو امام اوزائی کے حوالے سے، یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے، ہلال بن ابومیمونہ کے حوالے سے، عطاء بن یسار کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے، یا شاید ابوسلمہ کے حوالے سے، حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

ولید بن مسلمہ نے اس روایت کو امام اوزائی کے حوالے سے نقل کیا ہے، جیسے محمد بن کثیر نے نقل کیا ہے۔

## باب وَمِنَ الْجُمُعَةِ

### باب 62: سورة الجمعة سے متعلق روایات

3232 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ الدِّبْلِيُّ عَنْ أَبِي

الْعَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ (وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِنَا فَلَمْ يَكَلِّمَهُ قَالَ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سَلْمَانَ يَدَهُ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالْثَرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ

توضیح راوی: ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ مَدَنِيٌّ وَثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ شَامِيٌّ وَأَبُو الْعَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعِ

مَدَنِيٌّ ثَقَفٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے جب سورۃ جمعہ نازل ہوئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تلاوت کی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت پر پہنچے:

”اور ان میں سے بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان سے ملے بھی نہیں ہیں۔“

تو ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون لوگ ہیں جو ابھی ہم سے ملے بھی نہیں ہیں۔

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔

راوی بیان کرتے ہیں، اس وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی ہمارے درمیان موجود تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں

میری جان ہے اگر ایمان ثریا ستارے پر ہو تو ان میں سے کچھ لوگ وہاں بھی پہنچ جائیں گے۔

ثور بن زید مدنی ہیں جبکہ ثور بن یزید شامی ہیں۔ ابو العیث نامی راوی کا نام سالم ہے اور یہ عبداللہ بن مطیع کے آزاد کردہ غلام

ہیں یہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

عبداللہ بن جعفر نامی راوی علی بن مدینی کے والد ہیں۔ یحییٰ بن معین نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

یہ روایت دیگر سند کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

**3233 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي سَفْيَانَ عَنْ جَابِرِ

**متن حدیث:** قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ

فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ  
وَنَزَلَتْ الْآيَةُ (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُوا إِلَيْهَا وَتَرَكَوْكَ قَائِمًا)

**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**اسناد دیگر:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے، اسی

دوران مدینہ منورہ میں (تجارتی قافلہ) آگیا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اس کی طرف چلے گئے، یہاں تک کہ صرف بارہ افراد وہاں رہ گئے جن میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”اور جب انہوں نے تجارت اور دلچسپی کی چیز دیکھی تو اس کی طرف چلے گئے اور تمہیں کھڑا ہوا چھوڑ گئے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْمُنَافِقِينَ

باب 63: سورة المنافقون سے متعلق روایات

**3234 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ

زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ

3233- أخرجه البخاری (۴۹۰/۲): كتاب الجمعة: باب: اذا نفر الناس عن الامام من صلاة الجمعة فصلاة الامام و من بقى جائزة، حدیث

(۹۳۶) من طریق سالم بن ابی الجعد عن جابرہ و اطراہہ من (۲۰۵۸، ۲۰۶۴، ۴۸۹۹)، و مسلم (۳/۲۲۷/۳): كتاب الجمعة: باب: من

قوله تعالى: (واذا راوا تجارة او لهوا انفضوا اليها و تركوك قائما)، حدیث (۸۶۳/۳۸)، و احمد (۳/۳۱۳/۳)، عبد بن حمید ص (۳۳۰)

حدیث (۱۱۱۰)، (۱۱۱۱)، و ابن خزيمة (۳/۱۶۱/۳)، حدیث (۱۸۲۳) عن سالم بن الجعد و ابی سفیان عن جابر به

**متن حدیث:** كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي بَنْ سَلُولٍ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ (لَا تَنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفُضُوا) وَ (لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ) فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ ذَلِكَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَايَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنِي فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي شَيْءٌ لَمْ يُصِنِّي قَطُّ مِثْلَهُ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَمِّي مَا أَرَدْتَ إِلَّا أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَّتَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ) فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اپنے چچا کے ساتھ موجود تھا، میں نے عبد اللہ بن ابی کو اپنے ساتھیوں سے یہ کہتے ہوئے سنا (جس کے الفاظ قرآن نے نقل کیے ہیں)

”اللہ کے رسول کے ساتھ جو لوگ ہیں تم ان پر خرچ نہ کرو تا کہ وہ لوگ آپ کو چھوڑ جائیں۔“

(اس نے یہ بھی کہا جس کا ذکر قرآن میں ہے)

”جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو اس میں سے نکال دیں گے۔“

میں نے اس بات کا تذکرہ اپنے چچا سے کیا، میرے چچا نے اس بات کا تذکرہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا، میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلوایا تو انہوں نے اس بات کی قسم اٹھالی کہ انہوں نے یہ بات نہیں کہی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے غلط قرار دیا اور ان کی تصدیق کر دی۔ اس کے نتیجے میں مجھے جو افسوس ہوا، ایسا افسوس مجھے کبھی نہیں ہوا تھا۔ میں گھر میں بیٹھ گیا اور میرے چچا نے کہا: تم صرف یہ چاہتے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں غلط قرار دیں اور تم سے ناراض ہو جائیں؟

(حضرت زید بن ارقم بیان کرتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”جب منافق تمہارے پاس آئے۔“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلوایا اور یہ آیت تلاوت کر کے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3235 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ أَبِي

سَعْدِ الْأَزْدِيِّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ

**متن حدیث:** قَالَ عَزُّوْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا إِنَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ

3233۔ اخرجه البحاری (۵۱۲/۸): کتاب التفسیر: باب: قوله (إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ قَالُوا لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ) إِلَى (لَكَادُونَ)،

حدیث (۴۹۰۰)، واطرافه من (۴۹۰۱، ۴۹۰۳، ۴۹۰۴)، ومسلّم (۲۱۴۰/۴): کتاب صفات المنافقین و احکامهم، باب: (-)، حدیث

(۲۷۷۲/۱)، وعبد بن حبیذ ص (۱۱۳)، حدیث (۲۶۲).

الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُونَنَا إِلَيْهِ لَسَبَقَ أَعْرَابِيٌّ أَصْحَابَهُ فَيَسْبِقُ الْأَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ حَوْلَهُ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ السِّطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَجِيءَ أَصْحَابُهُ قَالَ قَاتِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَرْخَى زِمَامَ نَأْتِيهِ لِيَتَشْرَبَ فَبَابِي أَنْ يَدْعَهُ فَانْتَزَعَ لِبَاضِ الْمَاءِ فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ خَشْبَتَهُ فَضْرَبَ بِهَا رَأْسَ الْأَنْصَارِيِّ فَشَجَّهُ فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي رَأْسَ الْمُنَافِقِينَ فَأَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَضِبَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي تَمِّمٍ قَالَ لَا تَنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفُضُوا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابُ وَكَانُوا يَحْضُرُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ إِذَا انْفُضُوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأَتُوا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَأْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا رَدَفْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي فَاخْبَرْتُ عَمِّي فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي قَالَ فَجَاءَ عَمِّي إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَرَدْتُ إِلَّا أَنْ مَقْتَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَيَّ أَحَدٌ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَّكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ فَمَا كَانَ يَسْرُئُنِي أَنْ لِي بِهَا الْخُلْدُ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لِحَقَنِي فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَّكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَنْبَشِرُكُمْ لِحَقَنِي عُمَرُ فَقُلْتُ لَهُ مِثْلَ قَوْلِي لِأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الْمُنَافِقِينَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ہم لوگ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے، ہمارے ساتھ کچھ دیہاتی لوگ بھی تھے، ہم نے پانی تک جلدی پہنچنے کی کوشش کی تو دیہاتی لوگ ہم سے پہلے اس تک پہنچ چکے تھے۔ ایک دیہاتی اپنے ساتھیوں سے آگے نکل گیا۔ اس دیہاتی نے آگے پہنچ کر حوض کو بھر دیا اور اس کے ارد گرد پتھر رکھ دیئے۔ اس پر چڑھا رکھ دیا، تاکہ اس کے ساتھی آجائیں، اس سے پہلے کوئی دوسرا پانی استعمال نہ کر سکے۔ ایک انصاری شخص اس کے پاس گیا، اس نے اپنی اونٹنی کی مہار کو ڈھیلا کیا تاکہ اونٹنی پانی پی سکے، تو اس دیہاتی نے اسے پانی دینے سے انکار کر دیا۔ اس پر اس انصاری نے اس پانی پر موجود رکاوٹ کو ہٹا دیا۔ اس دیہاتی نے ایک لکڑی اٹھائی اور اس انصاری کے سر پر مار دی جس کے نتیجے میں اس انصاری کا سر پھٹ گیا۔ وہ انصاری عبداللہ بن ابی کے پاس آیا (اور اسے یہ واقعہ سنایا) یہ بات سن کر عبداللہ بن ابی نے یہ کہا: ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ہیں، تاکہ وہ نبی اکرم ﷺ کو چھوڑ کر چلے جائیں۔ عبداللہ بن ابی کی مراد یہ دیہاتی لوگ تھے۔ یہ لوگ کھانے کے وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس آجایا کرتے تھے۔ عبداللہ بن ابی کے کہنے کا مطلب یہ تھا: کھانا اس وقت لے کر جایا کرو جب یہ لوگ چلے جائیں، تاکہ ہم لوگ اور ہمارے ساتھی ہی کھائیں۔ عبداللہ بن ابی نے بعد میں یہ بھی کہا: جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں سے عزت دار لوگ ان ذلیل لوگوں کو (یعنی دیہاتیوں کو) باہر نکال دیں گے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس سفر کے دوران میں نبی اکرم ﷺ کے پیچھے سوار تھا۔ وہ بیان کرتے ہیں، میں نے خود عبد اللہ بن ابی کی زبانی یہ بات سنی تھی۔ میں نے یہ بات اپنے چچا کو بتائی اور انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات بتائی تو نبی اکرم ﷺ نے عبد اللہ بن ابی کو بلایا، تو اس نے قسم اٹھا کر اس بات سے انکار کر دیا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اس کی بات کی تصدیق کی اور مجھے غلط قرار دیا۔ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرے چچا میرے پاس آئے اور بولے: تم صرف یہ چاہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ تم سے ناراض ہوں اور وہ تمہیں غلط قرار دیں اور مسلمان بھی (تم سے ناراض ہوں اور تمہیں غلط قرار دیں؟) حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اس بات سے مجھے جتنا افسوس ہوا تھا اتنا مجھے کبھی کسی چیز سے نہیں ہوا تھا۔

میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سفر کر رہا تھا اور افسوس کی وجہ سے میں نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا۔ اسی دوران نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے۔ آپ ﷺ نے میرا کان کھینچا اور مسکرانے لگے تو اس سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ شاید اس بات سے بھی نہ ہوتی کہ مجھے دنیا میں ہمیشہ رہنے دیا جاتا۔

پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور بولے: نبی اکرم ﷺ نے تم سے کیا فرمایا ہے؟ تو میں نے جواب دیا: آپ ﷺ نے مجھ سے کوئی بات نہیں کی۔ آپ ﷺ نے صرف میرا کان کھینچا اور مسکرا دیئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے لیے خوشخبری ہے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے، میں نے انہیں بھی وہی جواب دیا جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دیا تھا۔ اگلے دن نبی اکرم ﷺ نے سورۃ المنافقون کی آیات تلاوت کیں۔  
 ”(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔“

**3236** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ أَنبَانَا شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبِ الْقُرظِيِّ مِنْدُ أَرْبَعِينَ سَنَةً يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي قَالَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ (لَمَّا رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لِيُخْرِجَنَا الْأَعْرَابُ مِنْهَا الْأَذَلَّ) قَالَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَحَلَفَ مَا قَالَهُ فَلَا مَنِي قَوْمِي وَقَالُوا مَا أَرَدْتَ إِلَّا هَلِيهِ فَاتَيْتُ الْبَيْتَ وَنَمْتُ كَثِيرًا حَزِينًا فَاتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ آتَيْتُهُ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ قَالَ فَنَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ (هُم الَّذِينَ يَقُولُونَ لَا تُنْفِقُوا عَلَيَّ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀▶ محمد بن کعب قرظی بیان کرتے ہیں، میں نے چالیس برس پہلے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ حدیث سنی تھی غزوة تبوک کے موقع پر عبد اللہ بن ابی نے یہ کہا تھا: جب ہم مدینہ واپس جائیں گے تو وہاں سے عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔

3236۔ اخرجه البجلي (۵۱۵/۸): كتاب التفسير: باب: قوله (ذلك بانهم امنوا ثم كفروا فطعم علي قلوبهم فهم لا يفقهون)، حديث

(۴۹۰۲)، واحد (۳۶۸۶، ۳۷۰)، وعبد الله بن احمد في الزوائد (۲۷۰/۴).



حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بتائی تو عبداللہ بن ابی نے اس بات کی قسم اٹھائی کہ اس نے یہ بات نہیں کہی ہے۔ میری قوم کے افراد نے مجھے ملامت کی اور بولے: اس بات کے ذریعے تمہارا یہی مقصد تھا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں گھر آ کر بہت غمگین حالت میں سو گیا پھر اگلے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے یا میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”یہ وہی لوگ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ان لوگوں پر خرچ نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کے رسول کے قریب ہیں، تاکہ وہ ان کو چھوڑ جائیں۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3237 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ

يَقُولُ

مَتْنِ حَدِيثٍ: كُنَّا فِي غَزَاةٍ قَالَ سُفْيَانُ يَرُونَ أَنَّهَا غَزْوَةٌ بِنِي الْمُصْطَلِقِ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِمُهَاجِرِينَ وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْأَنْصَارِ فَسَمِعَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَالُ دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ قَالُوا رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَاهَا فَإِنَّهَا مُنْتَبَهَةٌ فَسَمِعَ ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بِنْتِ سَلُولٍ فَقَالَ أَوْقَدَ فَعَلَوْهَا وَاللَّهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعْنِي أَضْرِبُ عَنْقَ هَذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَهُ لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ مُحَمَّدًا يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ وَقَالَ غَيْرُ عَمْرِو فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم ایک غزوہ میں شریک ہوئے۔ سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، علماء نے یہ بات بیان کی ہے، یہ غزوہ بنو مصطلق کی بات ہے۔

(حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں): ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھکا دیا تو مہاجر نے کہا: اے مہاجرین میری مدد کے لیے آئیں۔ انصاری نے کہا: اے انصار میری مدد کے لیے آئیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح بلا رہے ہو؟ لوگوں نے عرض کی، ایک مہاجر نے ایک انصاری کو دھکا دیا ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو چھوڑ دو یہ بری چیز ہے۔

3237. أخرجه البخاري (٦٣/١٦): كتاب المناقب: باب: ما ينهي من دعوى الجاهلية، حديث (٣٥١٨) و طرفه من (٤٩٠٥، ٤٩٠٧) و مسلم (١٩٩٨/٤): كتاب البر و الصلة و الآداب: باب: نصر الاخر ظالماً او مظلوماً، حديث (٢٥٨٤/٦٣) و احمد (٣٩٢/٣، ٣٢٨، ٣٨٥) و البيهقي (٥٢٠، ٥١٩/٢)، حديث (١٢٣٩).

(راوی بیان کرتے ہیں:) بعد میں عبداللہ بن ابی نے یہ بات سنی تو وہ بولا، کیا انہوں نے ایسا کیا ہے؟ اللہ کی قسم! جب ہم مدینہ واپس لوٹیں گے تو اس وقت عزت دار لوگ ذلیل لوگوں کو باہر نکال دیں گے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت دیں کہ میں اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو! ورنہ لوگ کہیں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ساتھیوں کو قتل کروا دیتے ہیں۔ عمرو کے علاوہ دیگر راویوں نے یہ بات نقل کی ہے، عبداللہ بن ابی کے بیٹے عبداللہ نے اپنے والد سے یہ کہا تھا، اللہ کی قسم! ہم اس وقت تک واپس نہیں جائیں گے جب تک تم اس بات کا اقرار نہیں کرتے کہ تم ذلیل ہو، اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معزز ہیں۔ تو عبداللہ بن ابی نے ایسا ہی کیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3238** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو جَنَابٍ الْكَلْبِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

آثار صحابہ: قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُهُ حَجَّ بَيْتِ رَبِّهِ أَوْ تَجِبُ عَلَيْهِ فِيهِ الزَّكَاةُ فَلَمْ يَفْعَلْ يَسْأَلِ الرَّجْعَةَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ اتَّقِ اللَّهَ إِنَّمَا يَسْأَلُ الرَّجْعَةَ الْكُفَّارُ قَالَ سَأَلُوا عَلَيْكَ بِذَلِكَ قُرْآنًا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ أَمْوَالُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَأُولَئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ وَأَنْفِقُوا مِنْ مَارَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ أَحَدَكُمْ الْمَوْتُ) إِلَى قَوْلِهِ (وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ) قَالَ فَمَا يُوجِبُ الزَّكَاةَ قَالَ إِذَا بَلَغَ الْمَالُ مِائَتِي دِرْهَمٍ فَصَاعِدًا قَالَ فَمَا يُوجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالْبَعِيرُ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ الثَّوْرِيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهِ وَقَالَ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ أَبِي جَنَابٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرَفَعُوهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

توضیح راوی: وَأَبُو جَنَابٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي حَيَّةَ وَكَانَ هُوَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ کے حج کے لیے جا سکتا ہو اس مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو اور پھر وہ شخص حج نہ کرے یا اس مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے اور پھر جب وہ شخص مرنے لگے گا، تو وہ یہ آرزو کرے گا، کاش میں دنیا میں واپس چلا جاؤں۔ اس پر ایک شخص نے کہا: اے عبداللہ بن عباس! آپ اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔ دنیا میں واپس جانے کی آرزو کفار کریں گے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: میں اس بارے میں تمہارے سامنے قرآن کی آیت پڑھتا ہوں۔ پھر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت کی:

”اے ایمان والو! تمہارے اموال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کر دیں جو شخص ایسا کرے گا وہ

خسارہ پانے والا ہوگا اور جو رزق ہم نے تمہیں عطا کیا ہے اس میں سے خرچ کرو! اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی ایک کے پاس موت آئے۔“

یہ آیت یہاں تک ہے ”اور تم جو عمل کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے باخبر ہے۔“

اس شخص نے دریافت کیا: کتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا:

جب مال دو سو درہم ہو جائے یا اس سے زیادہ ہو جائے۔ اس شخص نے دریافت کیا: حج کب واجب ہوتا ہے؟ تو حضرت

عبداللہ نے جواب دیا: جب زاد سفر اور سواری میسر ہو۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

سفیان بن عیینہ اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے اور ابو جناب کے حوالے سے ضحاک کے حوالے سے حضرت عبداللہ

بن عباس رضی اللہ عنہما کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ ان حضرات نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

یہ روایت عبدالرزاق کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابو جناب نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوحیہ ہے اور حدیث میں یہ مستند نہیں ہیں۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ التَّغَابُنِ

### باب 64: سورة التغابن سے متعلق روایات

3239 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ

حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن مِّنْ أَرْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ

عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ) قَالَ هُنَّ أَرْوَاجٌ رِجَالٌ أَسْلَمُوا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ وَارَادُوا أَنْ يَأْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَأَبَى أَرْوَاجُهُمْ وَأَوْلَادُهُمْ أَنْ يَدْعُوهُمْ أَنْ يَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اتَّوَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَوْا النَّاسَ قَدْ فَفَهُوا فِي الدِّينِ هَمُّوا أَنْ يُعَاقِبُوهُمْ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن

مِّنْ أَرْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ) الْآيَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے، ایک شخص نے ان سے اس آیت کے بارے

میں دریافت کیا:

”اے ایمان والو! بے شک تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہیں تم ان سے بچو۔“

تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو مکہ کے رہنے والے تھے، انہوں نے اسلام

3239- تفریدہ الترمذی کما فی التحفة (۱۴۱/۵، ۱۴۲)، حدیث (۶۱۲۳) من أصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جریر فی تفسیره

(۱۱۷/۱۲)، برقم (۳۴۱۹۸)

قبول کیا، وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے تھے مگر وہ اپنی بیویوں اور بچوں کی وجہ سے نہیں آئے۔ جب وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کر چکے ہیں تو انہوں نے یہ ارادہ کیا۔

تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اے ایمان والو! تمہاری بیویاں اور تمہاری اولاد تمہارے دشمن ہیں تو ان سے بچو۔“  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ التَّحْرِيمِ

### باب 65: سورة تحريم سے متعلق روایات

3240 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نُورٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ لَمْ أَزَلْ حَرِيصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرَاتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (إِنْ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا) حَتَّى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَّجْتُ مَعَهُ فَصَبَّيْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ فَتَوَضَّأَ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ الْمَرَاتَانِ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللَّهُ (إِنْ تَوْبَا إِلَى اللَّهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَإِنْ تَظَاهَرَا عَلَيْهِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ) فَقَالَ لِي وَاعْجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ وَاللَّهُ مَا سَأَلَهُ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمَهُ فَقَالَ هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ

قَالَ ثُمَّ أَنشَأُ بِحَدِيثِي الْحَدِيثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ عَلَى امْرَأَتِي يَوْمًا فَإِذَا هِيَ تَرَا جَعْنِي فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذَلِكَ فَوَاللَّهِ إِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَا جَعْنَهُ وَتَهْجُرُهُ أَحَدَاهُنَّ الْيَوْمَ إِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَتْ ذَلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِي بِالْعَوَالِي فِي بَيْتِي أُمِّيَّةً وَكَانَ لِي جَارٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كُنَّا تَتَاوَبُ النُّزُولَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا فَيَأْتِينِي بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَأْتِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ قَالَ وَكُنَّا نَحْدِثُ أَنَّ عَسَانَ تُنْعَلُ الْخَيْلَ لِتَغْرُونَ قَالَ فَجَاءَنِي يَوْمًا عِشَاءً فَضْرَبَ عَلَيَّ الْبَابَ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قُلْتُ أَجَاءَتْ عَسَانَ قَالَ أَعْظَمُ مِنْ ذَلِكَ طَلَّقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ قَالَ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ أَظُنُّ هَذَا كَانِنَا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَّدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ لَلْفُكْنِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا أَدْرِي هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِي هَذِهِ الْمَشْرَبَةِ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ فَأَتَيْتُ

غلاماً اسود فقلت استاذن لعمر قال فدخل ثم خرج الى قال قد ذكرتك له فلم يقل شيئاً قال فانطلقت الى المسجد فإذا حول المنبر نفرٌ يَبْكُونَ فجلست اليهم ثم عليّ ما أجد فأتيت الغلام فقلت استاذن لعمر فدخل ثم خرج الى فقال قد ذكرتك له فلم يقل شيئاً قال فانطلقت الى المسجد أيضاً فجلست ثم عليّ ما أجد فأتيت الغلام فقلت استاذن لعمر فدخل ثم خرج الى فقال قد ذكرتك له فلم يقل شيئاً

قال فوليت منطلقاً فإذا الغلام يدعوني فقال ادخل فقد اذن لك فدخلت فإذا النبي صلى الله عليه وسلم متكئ على رملٍ حصير قد رايت اثره في جنبه فقلت يا رسول الله اطلقت نساءك قال لا قلت الله اكبر لقد رايتنا يا رسول الله وكنا معشر قريش نغلب النساء فلما قدمنا المدينة وجدنا قوماً تغلبهم نساؤهم فطفق نساؤنا يتعلمن من نسايتهم فتغصبت يوماً على امرأتي فإذا هي تراجعيني فانكرت ذلك فقالت ما تنكر فوالله ان أزواج النبي صلى الله عليه وسلم ليراجعنه وتهجره احداهن اليوم الى الليل قال فقلت لحفصة اتراجعين رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت نعم وتهجره احدانا اليوم الى الليل فقلت قد خابت من فعلت ذلك منك وخسرت ائمان احدنا ان يغضب الله عليها لغضب رسولها فإذا هي قد هلكت فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم قال فقلت لحفصة لا تراجعيني رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تساليه شيئاً وسليني ما بدا لك ولا يغرنك ان كانت صاحبك اوسم منك واحب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فتبسم اخرى فقلت يا رسول الله استانس قال نعم قال فرفعت رأسي فما رايت في البيت الا أهبة ثلاثة قال فقلت يا رسول الله ادع الله ان يوسع على امتك فقد وسع على فارس والروم وهم لا يعبدونه فاستوى جالساً فقال افي شك انت يا ابن الخطاب اولئك قوم عجلت لهم طيباتهم في الحياة الدنيا قال وكان اقسَم ان لا يدخل على نسايتهم شهراً فعاتبه الله في ذلك وجعل له كفارة اليمين قال الزهري فاجبرني عروة عن عائشة قالت فلما مضت تسع وعشرون دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم بدا بي قال يا عائشة اني ذاكر لك شيئاً فلا تعجلي حتى تستامري ابويك قالت ثم قرأ هذه الآية (يا ايها النبي قل لازواجك) الآية قالت عليم والله ان ابوي لم يكونا يامراني بفراقه فقلت افي هذا استامر ابوي فاني اريد الله ورسوله والدار الآخرة قال معمر فاجبرني ايوب ان عائشة قالت له يا رسول الله لا تخبر أزواجك اني اخترتك فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما بعثني الله مبلغاً ولم يعثني متعنتاً

حکم حدیث: قال هذا حديث حسن صحيح غريب

اسناد دیگر: قد روى من غير وجه عن ابن عباس

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میری بڑے عرصے سے یہ خواہش تھی کہ میں ان دو خواتین کے

بارے میں دریافت کروں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج تھیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا:

”اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو تو یہ مناسب ہے تم دونوں کے ذہن (ایک ہی بات کی طرف) مائل ہو گئے

تھے۔“

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:) حضرت عمر رضی اللہ عنہما حج کے لیے روانہ ہوئے، تو میں بھی ان کے ساتھ حج کے لیے گیا۔ سفر کے دوران میں برتن کے ذریعے ان پر پانی انڈیل رہا تھا اور وہ وضو کر رہے تھے۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ﷺ کی ازواج میں سے وہ دو خواتین کون سی تھیں؟ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا ہے:

”اگر تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرو، تو یہ مناسب ہے تم دونوں کے ذہن (ایک ہی بات کی طرف) مائل ہو گئے تھے۔“

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے فرمایا: اے ابن عباس! تم پر حیرت ہے۔ زہری بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ناپسندیدگی کا اظہار اس لیے کیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس بارے میں ان سے پہلے دریافت کیوں نہیں کیا تھا؟ کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے یہ بات چھپانی نہیں تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: وہ عائشہ اور حفصہ تھیں۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے پورا واقعہ سنایا اور بتایا: قریش کے لوگ اپنی بیویوں پر غالب تھے۔ جب ہم مدینہ منورہ آئے، تو ہمیں ایسی قوم سے سامنا کرنا پڑا جن کی عورتیں ان پر غالب تھیں۔ ہماری عورتوں نے بھی ان کی عورتوں سے سیکھنا شروع کر دیا۔ ایک مرتبہ میں اپنی بیوی پر ناراض ہوا، تو اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا۔ مجھے اس بات پر بہت غصہ آیا کہ اس نے مجھے پلٹ کر جواب دیا۔ تو اس نے کہا: آپ مجھ سے اس بات پر ناراض ہو رہے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ کی ازواج بھی انہیں جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو ایسی ہیں جو سارا دن ان سے بات نہیں کرتی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں، میں نے دل میں سوچا ان خواتین میں سے جو بھی ایسا کرتی ہے وہ رسوا ہو جائے گی اور خسارے کا شکار ہو جائے گی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میرا گھر بنو امیہ کے محلے میں نواجی علاقے میں تھا۔ میرا ایک انصاری پڑوسی تھا، ہم لوگ باری باری نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں جاتا تھا، جوئی وحی کے نازل ہونے یا کوئی دوسری اطلاع ہوتی تھی تو وہ مجھ تک لے آتا تھا۔ ایک دن میں حاضر ہوتا تھا اور اسی طرح اسے آکر بتا دیا کرتا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اس زمانے میں ہم یہ سمجھ رہے تھے کہ غسان ہمارے ساتھ جنگ کرنے کے لیے اپنے گھوڑے تیار کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دن وہ انصاری رات کے وقت آیا، اس نے میرے دروازے کو بجایا، میں نکل کر باہر آیا، تو وہ بولا: ایک بہت بڑا سانحہ رونما ہو گیا ہے۔ میں نے کہا، کیا غسان آگے ہیں؟ اس نے کہا، اس سے بھی بڑا سانحہ۔ نبی اکرم ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے دل میں سوچا اب تو حفصہ خسارے کا شکار ہو گئی۔ مجھے پہلے ہی اندازہ تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، اگلے دن جب میں نے صبح کی نماز ادا کی، تو میں نے چادر اوڑھی اور میں حفصہ کے ہاں

گیا، تو وہ رو رہی تھی۔ میں نے کہا، کیا نبی اکرم ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے؟ اس نے کہا، مجھے نہیں معلوم۔ آپ ﷺ علیحدہ ہو کر بالا خانے میں تشریف فرما ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

میں اس سیاہ قام غلام کے پاس آیا اور بولا: عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو! حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، وہ اندر گیا اور باہر آ گیا اور بولا: میں نے آپ کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا مگر نبی ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں چل کر مسجد میں آ گیا۔ وہاں منبر کے آس پاس کچھ لوگ بیٹھے رو رہے تھے۔ میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ گیا پھر میری کیفیت نے غلبہ پایا، میں اس غلام کے پاس آیا اور میں نے کہا، عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور باہر آیا اور بولا: میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا تذکرہ کیا ہے، مگر آپ ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں واپس مسجد میں آ گیا اور بیٹھ گیا پھر میری کیفیت نے مجھ پر غلبہ پایا۔ میں اس غلام کے پاس آیا اور بولا: عمر کے لیے اندر آنے کی اجازت مانگو۔ وہ اندر گیا اور باہر نکل کر آیا اور کہا، میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے آپ کا تذکرہ کیا ہے، انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں وہاں سے لوٹ کر واپس آنے لگا تو اسی دوران اس غلام نے مجھے بلایا اور بولا: آپ اندر چلے جائیں، نبی اکرم ﷺ نے آپ کو اجازت دے دی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں اندر داخل ہوا، تو نبی اکرم ﷺ ایک چٹائی سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، میں نے اس چٹائی کے نشان آپ ﷺ کے پہلو پر دیکھے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ ﷺ نے اپنی ازواج کو طلاق دے دی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ تو میں نے اللہ اکبر کہا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ ہماری حالت دیکھیں۔ ہم قریشی لوگ اپنی بیویوں پر غالب تھے۔ ہم مدینہ منورہ آئے تو یہاں ہمارا واسطہ ایسی قوم سے پڑا جہاں خواتین غالب تھیں۔ تو ہماری خواتین نے بھی ان کی عورتوں سے سیکھنا شروع کر دیا۔ ایک دن میں اپنی بیوی پر غصہ ہوا، تو اس نے پلٹ کر جواب دیا۔ مجھے اس پر بڑا غصہ آیا، تو وہ بولی آپ کس بات پر غصہ کر رہے ہیں، اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ کی ازواج بھی انہیں جواب دے دیتی ہیں اور ان میں سے ایک تو شام تک آپ ﷺ سے لا تعلق رہتی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے حصہ سے دریافت کیا: کیا تم نبی اکرم ﷺ کو پلٹ کر جواب دیتی ہو؟ تو اس نے کہا، جی ہاں۔ اور ہم میں سے ایک تو نبی اکرم ﷺ سے سارا دن ناراض رہتی ہے۔ میں نے کہا، وہ ذلیل اور رسوا ہو گئی۔ میں نے کہا، کیا تم خود کو اس بات سے محفوظ سمجھتی ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس پر غضب نازل کرے گا، اور وہ ہلاکت کا شکار ہو سکتی ہے؟ اس بات پر نبی اکرم ﷺ مسکرا دیئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے حصہ سے کہا: تم نبی ﷺ کو پلٹ کر جواب نہ دیا کرو اور نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز نہ مانگا کرو۔ تم نے جو مانگنا ہوتا ہے مجھ سے کہا کرو اور تمہاری سوکن تمہیں غلط فہمی کا شکار نہ کرے، جو اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے نزدیک تم سے زیادہ خوبصورت اور زیادہ عزیز ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، نبی اکرم ﷺ دوبارہ مسکرا دیئے۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا میں بیٹھا رہوں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سراٹھا کر دیکھا تو مجھے پورے کمرے کے اندر صرف تین چمڑے نظر آئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اللہ سے دعا کریں! اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی امت کو کشادگی نصیب کرے۔ اس نے اہل فارس اور اہل روم کو تو کشادگی نصیب کی ہوئی ہے حالانکہ وہ لوگ تو اللہ تعالیٰ کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ تو

نبی اکرم ﷺ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: اے خطاب کے بیٹے! کیا تم شک کا شکار ہو، یہ وہ لوگ ہیں جنہیں دنیاوی زندگی میں ہی نعمتیں دے دی گئی ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ قسم اٹھائی تھی کہ آپ ﷺ ایک ماہ تک اپنی ازواج کے قریب نہیں جائیں گے، تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر عتاب کیا اور آپ ﷺ کے لیے قسم توڑنے کا کفارہ مقرر کیا۔

زہری بیان کرتے ہیں، عروہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، وہ فرماتی ہیں: جب 29 دن گزر گئے تو نبی اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور سب سے پہلے میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: اے عائشہ! میں تمہارے نزدیک ایک چیز ذکر کرنے لگا ہوں، تم اس بارے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرنا، بلکہ پہلے اپنے والدین سے مشورہ کر لینا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اے نبی! تم اپنی ازواج سے یہ کہہ دو۔“

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما بیان کرتی ہیں، اللہ کی قسم! نبی اکرم ﷺ یہ بات جانتے تھے کہ میرے والدین مجھے کبھی بھی نبی اکرم ﷺ سے علیحدگی اختیار کرنے کا مشورہ نہیں دیں گے۔ میں نے عرض کی، کیا میں اس بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں گی؟ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور دار آخرت کو اختیار کرتی ہوں۔

معمرنامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، ایوب نامی راوی نے مجھے بتایا ہے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم ﷺ سے یہ کہا تھا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنی کسی بھی زوجہ کو یہ نہ بتائیے گا کہ میں نے آپ ﷺ کو اختیار کیا ہے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تبلیغ کرنے کے لیے مبعوث کیا ہے تنگی کرنے کے لیے مجھے مبعوث نہیں کیا ہے۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْقَلَمِ

### باب 66: سورة ن والقلم سے متعلق روایات

3241 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقَيْتُ عَطَاءَ ابْنَ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ أَنَا عِنْدَنَا يَقُولُونَ فِي الْقَدْرِ فَقَالَ عَطَاءُ لَقَيْتُ الْوَلِيدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهُ اكْتُبْ فَجَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى الْآبِدِ وَفِي الْحَدِيثِ

قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ



## فی الباب یوفیہ عن ابن عباس

﴿﴾ عبد الواحد بن سلیم بیان کرتے ہیں، میں مکہ آیا، میری ملاقات عطا بن ابی رباح سے ہوئی، میں نے ان سے کہا: اے ابو محمد! ہمارے ہاں کچھ لوگ ایسے ہیں جو تقدیر کے بارے میں گفتگو کرتے ہیں، تو عطا نے بتایا میری ملاقات حضرت ولید بن عبادہ سے ہوئی تھی تو انہوں نے یہ بتایا تھا، میرے والد حضرت عباد بن صامت نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی، وہ فرماتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا کیا اور پھر اس سے فرمایا: تم لکھ دو! تو اس نے ابد تک ہونے والی ہر چیز لکھ

دی۔

اس حدیث میں پورا واقعہ مذکور ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

## باب وَمِنْ سُورَةِ الْحَاقَّةِ

## باب 67: سورة حاقہ سے متعلق روایات

3242 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنْ

سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنِ الْأَخْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ  
مَنْ حَدِيثٍ: زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبُطْحَاءِ فِي عَصَابَةِ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ  
فِيهِمْ إِذْ مَرَّتْ عَلَيْهِمْ سَحَابَةٌ فَنظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا اسْمُ هَذِهِ  
قَالُوا نَعَمْ هَذَا السَّحَابُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُزْنُ قَالُوا وَالْمُزْنُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْعَبَانُ قَالُوا وَالْعَنَانُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَعْدَ مَا بَيْنَ  
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَقَالُوا لَا وَاللَّهِ مَا نَدْرِي قَالَ فَإِنَّ بَعْدَ مَا بَيْنَهُمَا أَمَّا وَاحِدَةٌ وَأَمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً  
وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَدَ دُهْنٍ سَبْعَ سَمَوَاتٍ كَذَلِكَ ثُمَّ قَالَ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ  
وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَفَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةٌ أَوْ عَالِي بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكْبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءِ إِلَى  
سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مِثْلُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى السَّمَاءِ وَاللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ قَالَ عَبْدُ  
بَنُ حُمَيْدٍ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ يَقُولُ أَلَا يُرِيدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدٍ أَنْ يَحْجَّ حَتَّى نَسْمَعَ مِنْهُ هَذَا الْحَدِيثِ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: وَرَوَى الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي تَوْرٍ عَنْ سِمَاكِ نَحْوَهُ وَرَفَعَهُ وَرَوَى شَرِيكَ عَنْ سِمَاكِ بَعْضَ هَذَا

الْحَدِيثِ وَوَقَفَهُ وَلَمْ يَرْفَعِهِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ الرَّازِيِّ

3242- أخرجه ابوداؤد (كتاب السعة: باب: في الجهمية، حديث (٤٧٢٣)، (٤٧٢٤)، (٤٧٢٥)، و ابن ماجه (٦٩/١) المقدمة: باب: فيما انكرته الجهمية، حديث (١٩٣)، و احمد (٢٠٧/١)، من طريق الاحنف بن قيس عن العباس بن عبد المطلب به.

﴿﴾ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ وہ چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ بطحاء کے مقام پر نبی اکرم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران ان لوگوں پر سے ایک بادل گزرا، لوگ اس کی طرف دیکھنے لگے، نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ جانتے ہو اس کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں، اسے سحاب کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”مزن“ بھی کہتے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: مزن بھی کہتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: عنان بھی کہتے ہیں؟ لوگوں نے جواب دیا: عنان بھی کہتے ہیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو آسمان اور زمین کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: نہیں، اللہ کی قسم! ہم نہیں جانتے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان دونوں کے درمیان (یہاں راوی کو شک ہے) اکہتر، بہتر یا شاید تہتر برس (کی مسافت کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں) کا فاصلہ ہے اور اس سے اوپر جو آسمان ہے (ان دونوں کے درمیان) اتنا ہی فاصلہ ہے، یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ نے ساتوں آسمانوں کے بارے میں یہی بات ارشاد فرمائی، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ساتویں آسمان پر ایک سمندر ہے جس کی گہرائی اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان ہوتا ہے۔ اس سمندر پر آٹھ فرشتے ہیں، ان کے پاؤں اور ٹخنوں کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا دو آسمانوں کے درمیان فاصلہ ہے، ان کی پشت پر عرش ہے جس کے نیچے والے حصے اور اوپر والے حصے کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے بھی اوپر ہے۔

عبد بن حمید بیان کرتے ہیں، میں نے یحییٰ بن معین کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے، عبدالرحمن بن سعد حج کرنے کیوں نہیں جاتے تاکہ ان سے (براہ راست) ہی یہ حدیث سن لی جائے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

ولید بن ابوثور نے سماک کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کی ہے اور اس کو حدیث ”مرفوع“ کے طور پر نقل کیا ہے اور شریک نے سماک کے حوالے سے اس حدیث کا بعض حصہ نقل کیا ہے اور اس کو ”موقوف“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

عبدالرحمن نامی راوی عبدالرحمن بن عبداللہ بن سعد رازی ہیں۔

**3243** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ الرَّازِيِّ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ رَجُلًا بَخَارِيًّا عَلَى بَغْلَةٍ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ وَيَقُولُ كَسَانِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ عبدالرحمن بن عبداللہ بیان کرتے ہیں، ان کے والد نے انہیں بتایا ہے: انہوں نے بخارا میں ایک شخص کو ایک خچر پر سوار دیکھا جس نے سیاہ عمامہ باندھا ہوا تھا اس شخص نے یہ بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ عمامہ مجھے پہنایا ہے۔

## بَاب وَمِنْ سُورَةِ سَأَلَ سَائِلٍ

## باب 68: سورة المعارج سے متعلق روایات

3244 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ ذَرَّاجِ أَبِي

السَّمْحِ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ  
متن حدیث: عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ (كَأَلْمُهْلِ) قَالَ كَعَكْبَرِ الزَّيْتِ فَإِذَا قَرَّبَهُ إِلَى  
وَجْهِهِ سَقَطَتْ فَرَوَةٌ وَجْهِهِ فِيهِحکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ رِشْدِينِ  
﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (جو اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں

ہے)

”پچھلے ہوئے تانبے کی مانند“

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں، اس سے مراد تیل کی تلچٹ ہے یعنی جب وہ جہنمی اسے اپنے منہ کے قریب کرے گا تو اس  
کے منہ کی کھال اس میں گر جائے گی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف رشدین کی نقل کے حوالے سے جانتے ہیں۔

## بَاب وَمِنْ سُورَةِ الْجِنِّ

## باب 69: سورة جن سے متعلق روایات

3245 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

متن حدیث: قَالَ مَا قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْجِنِّ وَلَا رَأَهُمْ انْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ  
وَأُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ قَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ  
وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ فَقَالُوا مَا حَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ إِلَّا أَمْرٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ  
وَمَغَارِبَهَا فَانظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ قَالَ فَانْطَلَقُوا يَضْرِبُونَ مَشَارِقَ الْأَرْضِ  
وَمَغَارِبَهَا يَبْتَغُونَ مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ فَلَانْصَرَفَ أُولَئِكَ النَّفَرُ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَهَا  
إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِنَحْلَةٍ عَامِدًا إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ

3245۔ اخذہ البخاری (۲/۲۹۰): کتاب الاذان: باب: الجهر بقراءۃ صلاة الفجر، حدیث (۷۷۲)، وطرف (۴۹۲۱)، ومسلد (۲۳۸/۲)

ابن: کتاب الصلاة: باب: الجهر بالقراءۃ فی الصبح والقراءۃ علی الجن، حدیث (۴۴۹/۱۴۹)، واحمد (۲۰۲/۱)۔

فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي هَدَانَا لِهَذَا وَمَا كُنَّا لِنَدْرِكَهُ بِالْحَدِيثِ الْيَوْمِ (۱) اَنَا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ لَفْظٍ مِنَ الْجِنِّ) وَإِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ ﴿﴾ ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے نہ تو جنات کے سامنے تلاوت کی اور نہ ہی آپ ﷺ نے انہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے چند اصحاب کے ہمراہ عکاظ کے میلے کی طرف جا رہے تھے، اس دوران شیاطین اور آسمان کی طرف سے آنے والی اطلاعات کے درمیان رکاوٹ آچکی تھی اور ان شیاطین پر شہاب ثاقب چھوڑے جا رہے تھے، وہ شیاطین اپنی قوم میں واپس آئے اور بولے: تمہارا کیا معاملہ ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہمارے اور آسمان کے درمیان رکاوٹ آگئی ہے اور ہمارے اوپر شہاب ثاقب چھوڑے جا رہے ہیں، تو کچھ جنات نے کہا ہمارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز رونما ہوئی ہے، تم لوگ روئے زمین کا جائزہ لو کہ وہ کون سی چیز ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہوگئی ہے؟ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، پھر وہ لوگ پوری روئے زمین کا جائزہ لینے کے لیے چل پڑے کہ وہ کون سی چیز ہے جو ان کے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بن گئی ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ وادی تہامہ کی طرف بھی آئے جہاں نبی اکرم ﷺ تھے، آپ ﷺ اس وقت ایک کھجور کے باغ میں تھے اور آپ ﷺ عکاظ کے میلے کی طرف جا رہے تھے، آپ ﷺ اس وقت اپنے ساتھیوں کو فجر کی نماز پڑھا رہے تھے جب ان شیاطین نے قرآن کو سنا تو اسے غور سے سننے لگے اور بولے: اللہ کی قسم! یہی وہ چیز ہے جو تمہارے اور آسمان کی خبروں کے درمیان رکاوٹ بنی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، وہاں سے وہ لوگ اپنی قوم میں واپس چلے گئے اور بولے: اے ہماری قوم (اس کے بعد کے الفاظ قرآن کے ہیں)

”بے شک ہم نے قرآن پاک کو بہت حیرت انگیز چیز کے طور پر سنا ہے، وہ ہدایت کی طرف رہنمائی کرتا ہے، ہم

اس پر ایمان لے آئے ہیں، ہم کسی کو بھی اپنے پروردگار کا شریک نہیں سمجھتے۔“

(حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ سورۃ نازل کی۔

”تم یہ فرما دو! میری طرف یہ بات وحی کی گئی ہے جب جنات کے ایک گروہ نے غور سے سنا۔“

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں) نبی اکرم ﷺ کی طرف جنات کی یہ بات وحی کی گئی تھی۔

**3246** متن حدیث: وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَوْلُ الْجِنِّ لِقَوْمِهِمْ (لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ

كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا) قَالَ لَمَّا رَأَوْهُ يُصَلِّي وَأَصْحَابُهُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ فَيَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ قَالَ تَعَجَّبُوا

مِنْ طَوَاعِيَةِ أَصْحَابِهِ لَهُ قَالُوا لِقَوْمِهِمْ (لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللَّهِ يَدْعُوهُ كَادُوا يَكُونُونَ عَلَيْهِ لِبَدًا)

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسی سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ بات منقول ہے، یہ قول جنوں کا ہے (جسے قرآن نے نقل کیا ہے)

”تو جب اللہ تعالیٰ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو وہ جنات اکٹھے ہو کر (اس کے گرد جمع ہو گئے)۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، جب ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کی پیروی کر رہے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سجدے میں جانے کے ساتھ ہی سجدے میں جا رہے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: وہ لوگ اس بات پر بہت حیران ہوئے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کس طرح پیروی کر رہے تھے۔ انہوں نے اپنی قوم سے کہا:

”توجب اللہ تعالیٰ کا بندہ اس کی عبادت کے لیے کھڑا ہوا تو وہ جنات اکٹھے ہو کر (اس کے گرد جمع ہو گئے)۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3247** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ حَدَّثَنَا أَبُو اسْحَقَ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ كَانَ الْجَنُّ يَصْعَدُونَ إِلَى السَّمَاءِ يَسْتَمِعُونَ الْوَحْيَ فَإِذَا سَمِعُوا الْكَلِمَةَ زَادُوا فِيهَا تِسْعًا فَأَمَّا الْكَلِمَةُ فَتَكُونُ حَقًّا وَأَمَّا مَا زَادُوهُ فَيَكُونُ بَاطِلًا فَلَمَّا بَعَثَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعُوا مَقَاعِدَهُمْ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِإِبْلِيسَ وَلَمْ تَكُنِ النُّجُومُ يُرْمَى بِهَا قَبْلَ ذَلِكَ فَقَالَ لَهُمْ إِبْلِيسُ مَا هَذَا إِلَّا مِنْ أَمْرِ قَدْ حَدَّثَ فِي الْأَرْضِ فَبَعَثَ جُنُودَهُ فَوَجَدُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمًا يُصَلِّي بَيْنَ جَبَلَيْنِ أَرَاهُ قَالَ بِمَكَّةَ فَلَقُوهُ فَأَخْبَرُوهُ فَقَالَ هَذَا الَّذِي حَدَّثَ فِي الْأَرْضِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، پہلے جنات آسمان کی طرف جاتے تھے اور وہاں سے وحی کو سن لیتے تھے، جب وہ کوئی بات سنتے تھے تو اس میں نو چیزوں کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیتے تھے۔ اس لیے انہوں نے جو بات سنی ہوتی تھی اس میں سے کوئی بات سچ ثابت ہو جاتی تھی لیکن جو انہوں نے اضافہ کیا ہوتا تھا وہ بات غلط ثابت ہوتی تھی۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو ان کی یہ سہولت ختم ہو گئی۔ انہوں نے ابلیس کے سامنے اس بات کا ذکر کیا کہ اس سے پہلے تو انہیں کبھی ستاروں کے ذریعے نہیں مارا گیا۔ تو ابلیس نے ان سے کہا: زمین میں کوئی نئی صورت حال رونما ہوئی ہے جس کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔ پھر اس نے اپنے لشکر (مختلف سمت) میں بھیجے تو ان لوگوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دو پہاڑوں کے درمیان وضو کرتے ہوئے پایا (راوی کہتے ہیں) میرا خیال ہے حدیث میں ”مکہ“ کے بھی الفاظ ہیں۔ پھر وہ جنات ابلیس سے ملے اور اسے اس بارے میں بتایا تو وہ بولا: یہی وہ واقعہ ہے جو زمین میں نیا رونما ہوا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## باب وَمِنْ سُورَةِ الْمُذْتَرِ

## باب 70: سورة المذثر سے متعلق روایات

3248 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

مَنْ حَدِيثٍ: قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فِتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءِ جَالِسٍ عَلَيَّ كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَجِئْتُ مِنْهُ رُغْبًا فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمَلُونِي زَمَلُونِي فَذَكَّرُونِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (يَا أَيُّهَا الْمُذْتَرُّ قُمْ فَأَنْذِرْ) إِلَى قَوْلِهِ (وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) قَبْلَ أَنْ تُفْرَضَ الصَّلَاةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ تَوْضِيحٌ رَاوِي: وَأَبُو سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم وحی کا سلسلہ رک جانے کا تذکرہ کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حدیث میں یہ بات ارشاد فرمائی: ایک دن میں جا رہا تھا، میں نے آسمان کی طرف سے آواز سنی، میں نے اپنا سر اٹھا کے دیکھا تو وہی فرشتہ نظر آیا جو عارِ حرام میں میرے پاس آیا تھا، وہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، مجھ پر رعب کی کیفیت طاری ہو گئی اور میں واپس آ گیا اور میں نے (خدیجہ سے کہا) مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو، مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دو، تو انہوں نے مجھے اوڑھنے کے لیے کچھ دیا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اے چادر اوڑھنے والے! اٹھو اور اپنی (قوم کو ڈراؤ)۔“

یہ آیات یہاں تک ہیں ”اور گندگی سے دور رہو۔“

(راوی بیان کرتے ہیں: یہ نماز کی فرضیت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یحییٰ بن ابوکثیر نے اسے ابوسلمہ بن عبدالرحمن کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابوسلمہ نامی راوی کا نام عبداللہ ہے۔

3249 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي

الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3248- اخرجه البغاري (۳۷/۱): كتاب بدء الوحي: باب: (۳)، حديث (۴)، و اطرافه في (۳۲۲۸، ۴۹۲۲، ۴۹۲۳، ۴۹۲۴، ۴۹۲۵،

۴۹۲۶، ۴۹۰۴، ۶۲۱۴)، ومسلم (۴۹۳/۱ ابی): كتاب الايهان: باب: بدء الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۶۱/۲۵۶)، و

احمد (۳۰۶/۳، ۳۹۲، ۳۲۵، ۳۷۷).

متن حدیث: قَالَ الصَّعُودُ جَبَلٌ مِّنْ نَّارٍ يَتَصَعَّدُ فِيهِ الْكَافِرُ سَبْعِينَ خَرِيفًا ثُمَّ يَهْوَى بِهِ كَذَلِكَ فِيهِ أَبَدًا  
 حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ وَقَدْ رَوَى شَيْءٌ مِّنْ هَذَا  
 عَنْ عَطِيَّةٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ مَوْقُوفٌ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، ”صعود“ جہنم کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو ستر برس تک چڑھایا جائے گا، پھر اتنے ہی عرصے تک اسے نیچے کی طرف لڑھکایا جائے گا۔ ایسا اس کے ساتھ ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

یہ ”حدیث غریب“ ہے ہم اس روایت کے ”مرفوع“ ہونے کو صرف ابن لہیعہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس روایت کا کچھ حصہ عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

**3250** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ  
 متن حدیث: قَالَ نَاسٌ مِّنَ الْيَهُودِ لِأَنَّا نَسَّيْنَا نَسَّيْنَا فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيَّكُمْ كَمْ  
 عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسَّالَ نَبِيَّنَا فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ  
 غَلَبَ أَصْحَابُكَ الْيَوْمَ قَالَ وَيَمَا غَلَبُوا قَالَ سَأَلْتُهُمْ يَهُودٌ هَلْ يَعْلَمُ نَبِيَّكُمْ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ فَمَا قَالُوا قَالَ  
 قَالُوا لَا نَدْرِي حَتَّى نَسَّالَ نَبِيَّنَا قَالَ أَفَغَلَبَ قَوْمٌ سَلُّوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَقَالُوا لَا نَعْلَمُ حَتَّى نَسَّالَ نَبِيَّنَا لَكِنَّهُمْ قَدْ  
 سَأَلُوا نَبِيَّهُمْ فَقَالُوا أَرَنَا اللَّهُ جَهْرَةً عَلَيَّ بِأَعْدَاءِ اللَّهِ إِنِّي سَأَلْتُهُمْ عَنْ تَرْبَةِ الْجَنَّةِ وَهِيَ الدَّرْمَكُ فَلَمَّا جَانُوا قَالُوا  
 يَا أَبَا الْقَاسِمِ كَمْ عَدَدُ خَزَنَةِ جَهَنَّمَ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا فِي مَرَّةٍ عَشْرَةَ وَفِي مَرَّةٍ تِسْعَةَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرْبَةُ الْجَنَّةِ قَالَ فَسَكَنُوا هُنَيْهَةً ثُمَّ قَالُوا خُبْرَةٌ يَا أَبَا الْقَاسِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخُبْرُ مِنَ الدَّرْمَكِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، کچھ یہودیوں نے کچھ صحابہ کرام سے کہا: تمہارے نبی یہ جانتے ہیں کہ جہنم کے نگران کتنے ہیں؟ تو صحابہ نے جواب دیا: ہمیں نہیں معلوم، ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دریافت کریں گے۔ پھر ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کی: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مغلوب ہو گئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: وہ کس وجہ سے مغلوب ہو گئے؟ تو اس شخص نے بتایا: یہودیوں نے ان سے دریافت کیا تھا کہ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی یہ بات جانتے ہیں کہ جہنم کے نگران کتنے (فرشتے ہیں)؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: پھر ان لوگوں نے کیا جواب دیا؟ اس شخص نے بتایا: ان لوگوں نے یہ جواب دیا: ہمیں اس بارے میں پتہ نہیں ہے، ہم اس بارے میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کریں گے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو کیا اس قوم کو مغلوب قرار دیا جائے گا؟ جس سے ایسی چیز کے بارے میں دریافت کیا گیا، جس کے بارے میں انہیں علم نہیں تھا تو انہوں نے جواب میں کہا: ہمیں اس بات کا علم نہیں ہے، ہم

اس بارے میں اپنے نبی ﷺ سے دریافت کریں گے (حالانکہ دوسری طرف) ان (یہودیوں) کا اپنا حال یہ ہے: انہوں نے اپنے نبی سے سوال کیا اور کہا: ظاہری آنکھوں سے ہمیں اللہ تعالیٰ کا دیدار کروائیں۔ اللہ تعالیٰ کے ان دشمنوں کو میرے پاس لے کر آؤ! میں ان سے جنت کی مٹی کے بارے میں دریافت کروں گا جو آٹے کی ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) جب وہ آئے تو ان لوگوں نے کہا: اے ابوالقاسم! جہنم کے مگران کتنے (فرشتے) ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اتنے اور اتنے ہیں (راوی نے ایک مرتبہ 10 کا عدد ذکر کیا ہے اور ایک مرتبہ 9 کا عدد ذکر کیا ہے) ان لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں، ایسا ہی ہے پھر نبی اکرم ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا: جنت کی مٹی کس چیز سے بنی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں، وہ لوگ تھوڑی دیر خاموش رہے اور پھر بولے: اے ابوالقاسم! کیا وہ روٹی کی ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: روٹی میدے سے بنتی ہے۔ ہم اس روایت کو صرف اسی حوالے سے جانتے ہیں جو مجالد سے منقول ہے۔

**3251** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنَا سُهَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْقُطَيْبِيُّ وَهُوَ أَخُو حَزْمِ بْنِ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَيْبِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (هُوَ أَهْلُ التَّقْوَى وَأَهْلُ الْمَغْفِرَةِ) قَالَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا أَهْلُ أَنْ اتَّقَى فَمَنْ اتَّقَانِي فَلَمْ يَجْعَلْ مَعِيَ إِلَهًا فَإِنَّا أَهْلُ أَنْ أَغْفِرَ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَسُهَيْلٌ لَيْسَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ ثَابِتٍ

◀◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ ﷺ نے اس آیت

کے بارے میں یہ فرمایا:

”وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور وہی اس بات کا اہل ہے کہ اس سے مغفرت طلب کی جائے۔“  
نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: میں اس بات کا اہل ہوں کہ مجھ سے ڈرا جائے، جو شخص مجھ سے ڈرے گا اور کسی دوسرے کو میرے ساتھ معبود قرار نہیں دے گا تو میں اس بات کا اہل ہوں کہ اس شخص کی مغفرت کر دوں۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ سہیل نامی راوی مستند نہیں ہے۔ سہیل نامی راوی اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے۔ یہ اس نے ثابت سے نقل کی ہے۔

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْقِيَامَةِ

### باب 71: سورة قیامہ سے متعلق روایات

**3252** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

3251۔ أخرجه ابن ماجه (۱۴۳۷/۲): كتاب الزهد: باب: ما يرجي من رحمة الله يوم القيامة، حديث (۴۲۹۳)، و الدارمي (۳۰۲/۲)

(۲۰۳): كتاب الرقاق: باب: تقوى الله، و احمد (۱۴۲/۳، ۲۴۳)



**متن حدیث:** كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نُزِلَ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ يُحْرِكُ بِهِ لِسَانَهُ يُرِيدُ أَنْ يَحْفَظَهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ (لَا تُحْرِكُ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعَجَلَ بِهِ) قَالَ لَكَانَ يُحْرِكُ بِهِ شَفْتَيْهِ وَحَرَكَ سُفْيَانَ شَفْتَيْهِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**توضیح راوی:** قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يُحْسِنُ الشَّاءَ عَلَى

مُوسَى بْنِ أَبِي عَارِشَةَ خَيْرًا

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معمول تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوتا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم زبان کو حرکت دے کر اس کو پڑھتے تھے اور اسے یاد کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”تم اس کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو تا کہ تم جلدی اس کو سیکھ لو۔“

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے۔ پھر اس راوی نے اپنے ہونٹوں کو حرکت دے کر یہ بات بتائی۔ سفیان نامی راوی نے بھی اپنے ہونٹوں کو حرکت دی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

علی نے یہ بات بیان کی ہے، یحییٰ بن سعید نے یہ بات بیان کی ہے، سفیان ثوری نے موسیٰ بن ابوعارِشہ کی تعریف کی ہے۔

**3253 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي شَبَابَةُ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَمَرَ

يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**متن حدیث:** إِنَّ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ إِلَى جَنَانِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَخَدَمِهِ وَسُرُورِهِ مِيسِرَةَ أَلْفِ سَنَةٍ وَأَكْرَمَهُمْ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ مَنْ يَنْظُرُ إِلَى وَجْهِهِ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (وَجُودَةٌ يَوْمَئِذٍ نَاصِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةٌ)

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

**اختلاف روایت:** وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ مِثْلَ هَذَا مَرْفُوعًا وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي جَرَّ عَنْ

ثَوْبَانَ عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرَوَى الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ ثَوْبَانَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَمَرَ قَوْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِيهِ عَنْ مُجَاهِدٍ غَيْرَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ سُفْيَانَ

**توضیح راوی:** وَثَوْبَانٌ يُكْنَى أَبَا جَهْمٍ وَأَبُو فَاحِشَةَ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ

3252- أخرجه البخاري (39/1): كتاب بدء الوحي: باب: (4)، حديث (5)، و اطرا له في (4927، 4928، 4944، 7024)، و مسلم (338، 339- ابی): كتاب الصلاة: باب: الاستيعاب للقراء، حديث (448/148، 147)، و النسائي (149/2): كتاب الافتتاح: باب: جامع ما جاء في القرآن، حديث (930)، و احمد (343/220/1)، و العميد (242/1)، حديث (527).  
3253- أخرجه احمد (13/2 - 64)، و عبد بن حميد ص 260، حديث (819)، عن ثوبان بن فاختة عن ابن عمر به

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جنت میں سب سے زیادہ کم تر مرتبہ اس شخص کا ہوگا جو اپنے باغات اپنی بیویوں اپنے خدام اور اپنے پلنگوں کو ایک ہزار برس کی مسافت کے فاصلے سے دیکھ سکے گا اور ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز وہ شخص ہوگا جو صبح و شام اس کا دیدار کرے گا۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”اس دن کچھ چہرے تر و تازہ ہوں گے جو اپنے پروردگار کی طرف دیکھ رہے ہوں گے۔“

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے، کئی راویوں نے اسے اسرائیل کے حوالے سے اسی طرح ”مرفوع“ حدیث کے طور پر منقول کیا ہے۔ عبدالملک نامی راوی نے ثور کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

اشجعی نے سفیان کے حوالے سے مجاہد کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے ان کے اپنے قول کے طور پر نقل کیا ہے۔ ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ہمارے علم کے مطابق صرف ثوری نے اس روایت کے مجاہد سے منقول ہونے کا ذکر کیا ہے۔ ابو کریب نے عبید اللہ اشجعی کے حوالے سے سفیان سے اسے نقل کیا ہے۔ ثور نامی راوی کی کنیت ابو جہم ہے جبکہ ابوفاختہ کا نام سعید بن علاقہ ہے۔

### باب وَمِنْ سُورَةِ عَبَسَ

### باب 72: سورة عبس سے متعلق روایات

3254 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَمْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ هَذَا مَا عَرَضْنَا عَلَى

هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنْزَلَ (عَبَسَ وَتَوَلَّى) فِي ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى اتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَشِدْنِي وَعِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ عِظَمَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَى الْآخِرِ وَيَقُولُ أَتَرَى بِمَا أَقُولُ بَأْسًا فَيَقُولُ لَا فَيُنِي هَذَا أَنْزَلَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَنْزَلَ (عَبَسَ وَتَوَلَّى) فِي

ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

3254. تفرد به الترمذی النظر التحفة الاشراف (۲۱۹/۱۲)، حدیث (۱۷۳۰۰) من اصحاب الکعب السعة، واخرجه ابن جریر فی تفسیره

(۴۴۳/۱۲)، برقم (۳۶۳۱۸) عن عائشة بم

﴿﴾ سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، یہ آیات ”عَبَسَ وَتَوَلَّى“ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی تھی وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور بولے: یا رسول اللہ ﷺ! میری راہنمائی کیجئے۔ اس وقت نبی اکرم ﷺ کے پاس مشرکین کا ایک بڑا سردار بیٹھا ہوا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کی طرف توجہ نہیں کی اور اس شخص کی طرف متوجہ رہے۔ اور فرمایا: کیا تمہیں اس میں کوئی غلط بات نظر آتی ہے تو اس نے جواب دیا: نہیں۔ تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اسے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے۔ جس میں ان کا یہ بیان ہے۔

سورۃ عبس حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ اس راوی نے اس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔

**3255** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ

خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاةٍ غُرُلًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ أَيْبُصْرُ أَوْ يَرَى بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ

(لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَيْضًا

فِي الْبَابِ: وَفِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگوں کو قیامت کے دن برہنہ پاؤں

برہنہ جسم، ختنے کے بغیر اٹھایا جائے گا۔ تو ایک خاتون نے عرض کی: تو کیا لوگ ایک دوسرے کے ستر کی طرف دیکھیں گے؟ نبی

اکرم ﷺ نے فرمایا: اے فلاں عورت! (ارشاد باری تعالیٰ ہے):

”اس دن ہر شخص کی یہ حالت ہوگی جو اسے دوسرے سے بے پرواہ کر دے گی۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے، اسے بھی سعید بن جبیر نے نقل کیا ہے اور

اس میں یہ مذکور ہے: یہ روایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

باب 73: سورة تكوير سے متعلق روایات

3255- انفردہ الترمذی بنظر العطف الاشراف (۱۷۲/۵)، حدیث (۶۲۳۵) من اصحاب الكتب الستة، وذكزه السيوطي (۵۲۳/۶)، و عذاه

لعبد بن حميد، و الترمذی و الحاكم و صحاحه، و لابن مردويه و للبيهقي في (البعث) عن ابن عباس

3256 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَحِيرٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الصَّنَعَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ

مِثْنِ حَدِيثٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ

فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

حدیث دیگر: وَرَوَى هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ وَغَيْرُهُ هَذَا الْحَدِيثَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى

يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّهُ رَأَى عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ إِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَلَمْ يَذْكُرْ وَإِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَإِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ وہ

قیامت کے بارے میں یوں جان لے جیسے آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اسے سورۃ تکویر، سورۃ انفطار اور سورۃ انشقاق کی تلاوت

کرنی چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہشام بن یوسف اور دیگر راویوں نے اس روایت کو اسی سند کے حوالے سے نقل کیا ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: جو شخص

یہ چاہتا ہو کہ وہ قیامت کو یوں جان لے جیسے وہ آنکھوں سے دیکھ رہا ہے تو اسے سورۃ تکویر پڑھنی چاہیے۔

ان راویوں نے اس روایت میں سورۃ انفطار اور سورۃ انشقاق کا تذکرہ نہیں کیا۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ وَيْلٌ لِلْمُطَفِّفِينَ

باب 74: سورة مطففين سے متعلق روایات

3257 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِثْنِ حَدِيثٍ: قَالَ إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا أَخْطَا خَطِيئَةً نَكَّتَتْ فِي قَلْبِهِ نُكْتَةً سَوْدَاءَ فَإِذَا هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ

سُقِلَ قَلْبُهُ وَإِنْ عَادَ زِيدَ فِيهَا حَتَّى تَعْلُوَ قَلْبَهُ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِي ذَكَرَ اللَّهُ (كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا

يَكْسِبُونَ)

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جب کوئی بندہ کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے تو اس

کے دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ اسے چھوڑ دے اور توبہ استغفار کرے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر وہ دوبارہ

3256۔ اخرجه احمد (۲/۲۷، ۳۶، ۳۷، ۱۰۰)، عن عبد الله بن بحير الصنعاني القاص، عن عبد الرحمن بن يزيد الصنعاني عن ابن عمر۔

3257۔ اخرجه ابن ماجه (۲/۱۴۱۸): كتاب (الزهد): باب: ذكر الذنوب، حديث (۴۲۴۴)، واخرجه احمد (۲/۲۹۷)، عن محمد بن

عجلان، عن القعقاع بن حكيم، عن ابي صالح، عن ابي هريرة به۔

اسی گناہ کا ارتکاب کرنے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ سیاہی اس کے دل پر چھا جاتی ہے یہی وہ ”ران“ ہے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (ان الفاظ میں کیا ہے)

”ہرگز نہیں، بلکہ ان کے دلوں پر رنگ لگ گیا اس وجہ سے جو انہوں نے عمل کیے ہیں۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3258** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

عَمَرَ قَالَ حَمَّادٌ هُوَ عِنْدَنَا مَرْفُوعٌ

متن حدیث: (يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ يَقُومُونَ فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أَذَانِهِمْ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، حماد نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، ہمارے نزدیک یہ حدیث

”مرفوع“ ہے۔

(ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”جس دن لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اس وقت وہ ایسی حالت میں کھڑے ہوں گے کہ ان کا پسینہ ان کے نصف کان تک

آ رہا ہوگا۔

**3259** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمَرَ

متن حدیث: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ) قَالَ يَقُومُ أَحَدُهُمْ

فِي الرَّشْحِ إِلَى أَنْصَافِ أذُنَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثُهُ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”جس دن تمام لوگ تمام جہانوں کے پروردگار کی بارگاہ میں کھڑے ہوں گے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اس دن کوئی شخص نصف کان تک پسینے میں ڈوبا ہوا کھڑا ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے، اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔)

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

باب 75: سورة انشقاق سے متعلق روایات

**3260** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حَمِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي

مَلِكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ (فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ) إِلَى قَوْلِهِ (بِيسْرًا) قَالَ ذَلِكَ الْقَرَضُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص سے حساب کے دوران پوچھ گچھ کی جائے گی وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے گا۔ میں نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے تو یہ ارشاد فرمایا ہے:

”اللہ تعالیٰ نے جس شخص کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا“ یہ آیت یہاں تک ہے ”آسان“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد پیش ہونا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

محمد بن ابان اور دیگر راویوں نے اسے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

3261 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ مَنْ حُوسِبَ عَذِبٌ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جس شخص سے سختی سے حساب لیا گیا اسے عذاب دیا

جائے گا۔

یہ ”حدیث غریب“ ہے، جس کے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کو ہم صرف اسی سند کے

حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْبُرُوجِ

باب 76: سورة البروج سے متعلق روایات

3262 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ

عَبِيدَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: الْيَوْمُ الْمَوْعُودُ يَوْمُ الْقِيَامَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُودُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلَى يَوْمِ الْفَضْلِ مِنْهُ فِيهِ سَاعَةٌ لَا يُوَالِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللَّهَ بِخَيْرٍ إِلَّا اسْتَجَابَ اللَّهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيدُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَعَاذَهُ اللَّهُ مِنْهُ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا قُرَّانُ بْنُ تَمَّامٍ الْأَسَدِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبِيدَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ  
حکم حدیث: وَمُوسَى بْنُ عَبِيدَةَ الرَّبِذِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الْعَزِيزِ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ  
وَعِيرَةُ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ عَنْهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ عَبِيدَةَ  
وَمُوسَى بْنُ عَبِيدَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ”یوم الموعود“ سے مراد قیامت کا دن ہے، یوم مشہود سے مراد عرفہ کا دن ہے، شاہد سے مراد جمعہ کا دن ہے، اس سے زیادہ فضیلت والے کسی اور دن پر سورج طلوع یا غروب نہیں ہوا (یعنی کوئی دن اس سے افضل نہیں ہے) اس (جمعہ کے دن) میں ایک گھڑی ایسی ہوتی ہے کہ اگر کوئی بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے اس وقت جس بھی بھلائی کے بارے میں دعا مانگ رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے اور جس چیز سے پناہ مانگ رہا ہو اللہ تعالیٰ اس چیز سے پناہ دیتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

موسیٰ بن عبیدہ ربذی نامی راوی کی کنیت ابو عبد العزیز ہے۔ یحییٰ اور دیگر محدثین نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا

ہے۔

شعبہ ثوری اور دیگر ائمہ نے ان سے حدیث روایت کی ہے،

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو صرف موسیٰ بن عبیدہ کی نقل کے حوالے

سے جانتے ہیں۔

موسیٰ بن عبیدہ کو حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ یحییٰ بن سعید اور دیگر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

**3263** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ

مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَالْهَمْسُ فِي قَوْلِ بَعْضِهِمْ

تَحَرُّكَ شَفْتَيْهِ كَأَنَّهُ يَتَكَلَّمُ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ إِنَّ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ كَانَ

3263۔ اخرجه مسلم (۲/۲۲۹۹): كتاب الزهد و الرقاق: باب: قصة اصحاب الاخدود و الساحر و الراهب و الفلام، حدیث (۳۰۰۵، ۷۳) و

احمد (۱۶/۶) عن عبد الرحمن بن ابي ليلي عن صهيب بن

أَعْجَبَ بِأَمْتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُومُ لِهَوْلَاءِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنْ خَيْرُهُمْ بَيْنَ أَنْ اتَّقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ أَنْ أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ  
عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا التَّقِيْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِي يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا قَالَ وَكَانَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا  
الْحَدِيثِ حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ الْآخَرَ قَالَ كَانَ مَلِكٌ مِنَ الْمُلُوكِ وَكَانَ لِذَلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهِنُ لَهُ فَقَالَ  
الْكَاهِنُ انظُرُوا إِلَى غَلَامًا فَهَمَّا أَوْ قَالَ لَطِنًا لَقِنًا فَأَعْلَمَهُ عَلِمِي هَذَا فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ أَمُوتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هَذَا  
الْعِلْمُ وَلَا يَكُونُ فِيكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ قَالَ فَانظُرُوا لَهُ عَلَى مَا وَصَفَ فَأَمَرُوهُ أَنْ يَحْضُرَ ذَلِكَ الْكَاهِنَ وَأَنْ يَخْتَلِفَ  
إِلَيْهِ فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ إِلَيْهِ وَكَانَ عَلَى طَرِيقِ الْغَلَامِ رَاهِبٌ فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ أَحْسِبُ أَنَّ أَصْحَابَ الصَّوَامِعِ  
كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِينَ قَالَ فَجَعَلَ الْغَلَامُ يَسْأَلُ ذَلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهِ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَخْبَرَهُ فَقَالَ إِنَّمَا  
أَعْبُدُ اللَّهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغَلَامُ يَمُكُّ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيَطْبِئُ عَنِ الْكَاهِنِ فَأَرْسَلَ الْكَاهِنُ إِلَى أَهْلِ الْغَلَامِ أَنَّهُ لَا  
يَكَادُ يَحْضُرُنِي فَأَخْبَرَ الْغَلَامُ الرَّاهِبَ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ إِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ أَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ أَهْلِي  
وَإِذَا قَالَ لَكَ أَهْلُكَ أَيْنَ كُنْتَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغَلَامُ عَلَى ذَلِكَ إِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ  
النَّاسِ كَثِيرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ أَسَدًا قَالَ فَآخَذَ الْغَلَامُ حَجْرًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنْ  
كَانَ مَا يَقُولُ الرَّاهِبُ حَقًّا فَاسْأَلْكَ أَنْ أَقْتُلَهَا قَالَ ثُمَّ رَمَى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغَلَامُ  
فَفَزِعَ النَّاسُ وَقَالُوا لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغَلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ أَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهِ أَعْمَى فَقَالَ لَهُ إِنْ أَنْتَ رَدَدْتَ  
بَصْرِي فَلَاكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَهُ لَا أُرِيدُ مِنْكَ هَذَا وَلَكِنْ أَرَأَيْتَ إِنْ رَجَعْتُ إِلَيْكَ بِبَصْرِكَ أَتُؤْمِنُ بِالَّذِي رَدَّه  
عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللَّهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصْرَهُ فَأَمِنَ الْأَعْمَى فَبَلَغَ الْمَهْلِكَ أَمْرُهُمْ فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَاتَى بِهِمْ فَقَالَ  
لَأَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا أَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهُ فَأَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِي كَانَ أَعْمَى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلَى  
مَفْرِقِ أَحَدِهِمَا فَقَتَلَهُ وَقَتَلَ الْآخَرَ بِقِتْلَةٍ أُخْرَى ثُمَّ أَمَرَ بِالْغَلَامِ فَقَالَ انطَلِقُوا بِهِ إِلَى جَبَلٍ كَذَا وَكَذَا فَالْقُوهُ مِنْ  
رَأْسِهِ فَانطَلِقُوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انتهوا بِهِ إِلَى ذَلِكَ الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادُوا أَنْ يَلْقُوهُ مِنْهُ جَعَلُوا يَتَهَافَتُونَ  
مِنْ ذَلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّدُونَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا الْغَلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ أَنْ يَنْطَلِقُوا بِهِ إِلَى الْبَحْرِ  
فَيَلْقُونَهُ فِيهِ فَانطَلِقَ بِهِ إِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللَّهُ الَّذِينَ كَانُوا مَعَهُ وَأَنْجَاهُ فَقَالَ الْغَلَامُ لِلْمَلِكِ إِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِي حَتَّى  
تَضْلِبُنِي وَتَرْمِيَنِي وَتَقُولَ إِذَا رَمَيْتَنِي بِسْمِ اللَّهِ رَبِّ هَذَا الْغَلَامِ قَالَ فَأَمَرَ بِهِ فَضَلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللَّهِ  
رَبِّ هَذَا الْغَلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغَلَامُ يَدَهُ عَلَى صَدْغِهِ حِينَ رَمَى ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ أَنَسٌ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا الْغَلَامُ عِلْمًا  
مَا عَلِمَهُ أَحَدٌ فَإِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هَذَا الْغَلَامِ قَالَ فَقِيلَ لِلْمَلِكِ أَجَزَعْتَ أَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةَ فَهَذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ  
خَالَفَكَ قَالَ فَحَدَّ أَخْدُودًا ثُمَّ أَلْقَى فِيهَا الْخَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِينِهِ تَرَكَنَاهُ وَمَنْ لَمْ  
يَرْجِعِ الْقَيْنَاهُ فِي هَذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيهِمْ فِي تِلْكَ الْأَخْدُودِ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِيهِ (قَتَلَ أَصْحَابُ  
الْأَخْدُودِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ) حَتَّى بَلَغَ (الْعَزِيزُ الْحَمِيدُ) قَالَ فَأَمَّا الْغَلَامُ فَإِنَّهُ دُفِنَ فَيَذَكُرُ أَنَّهُ أُخْرِجَ فِي زَمَنِ  
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَأُضْبِعَهُ عَلَى صَدْغِهِ كَمَا وَضَعَهَا حِينَ قُتِلَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ



﴿﴾ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب عصر کی نماز ادا کر لیتے تھے تو اس کے بعد آہستہ آواز میں کچھ پڑھا کرتے تھے (راوی نے یہ بات بیان کی ہے) یہاں حدیث میں استعمال ہونے والے الفاظ ”ہمس“ سے مراد ہونٹوں کو حرکت دینا ہے۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی، یا رسول اللہ ﷺ! جب آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھ لی تو آپ ﷺ نے ہونٹوں کو کچھ حرکت دی تھی۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک نبی کو اپنی امت کی کثرت پر فخر ہوا تو انہوں نے یہ سوچا ان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے اس نبی پر یہ وحی کی: آپ ان لوگوں کو اختیار دیں کہ میں ان لوگوں کو بالکل ختم کر دوں یا پھر ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دوں تو ان لوگوں نے بالکل ختم ہونے کو اختیار کیا، تو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں پر موت مسلط کر دی، یہاں تک کہ ایک ہی دن میں ان کے ستر ہزار افراد انتقال کر گئے۔

راوی بیان کرتے ہیں، جب نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بیان کی تو اس کے ساتھ ایک اور بات بیان کی، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

پہلے زمانے میں ایک بادشاہ ہوتا تھا، اس بادشاہ کے پاس ایک کاہن کا ہم ہوتا تھا جو اسے غیب کی خبریں بتایا کرتا تھا۔ کاہن نے یہ کہا: مجھے کوئی سمجھدار لڑکا تلاش کر کے دو (راوی کو شک ہے شاید یہاں یہ الفاظ ہیں) تیز طرار لڑکا تلاش کر کے دو جسے میں اپنا یہ علم سکھا سکوں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں مر گیا تو یہ علم ختم ہو جائے گا اور اس کو جاننے والا کوئی نہیں رہے گا تو لوگوں نے اس کے مطلوبہ اوصاف کے مطابق لڑکا تلاش کر کے دے دیا اور اس لڑکے سے یہ کہا: تم روزانہ اس کاہن کے پاس جایا کرو۔ اس کے پاس آتے جاتے رہو۔ اس لڑکے نے اس کاہن کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔ اس لڑکے کے راستے میں ایک عبادت خانہ تھا جس میں ایک راہب رہتا تھا۔

معمرنامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، میرا خیال ہے ان دنوں عبادت خانوں میں مسلمان لوگ ہی ہوا کرتے تھے۔ وہ لڑکا جب بھی اس عبادت خانے کے پاس سے گزرتا تھا تو اس راہب سے دین کی باتیں سیکھا کرتا تھا۔ اس راہب نے اس لڑکے کو بتایا: میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہوں۔ اس حوالے سے اس لڑکے نے اس راہب کے پاس زیادہ دیر ٹھہرنا شروع کر دیا اور کاہن کے پاس تھوڑا وقت گزارنا شروع کر دیا۔ کاہن نے اس کے گھر والوں کو یہ پیغام بھیجا کہ اب یہ لڑکا یہاں کم آتا ہے۔ لڑکے نے یہ بات راہب کو بتائی تو راہب نے اس لڑکے سے کہا: ایسا کرو اگر تم سے تمہارے گھر والے دریافت کریں کہ تم کہاں رہ گئے تھے؟ تو تم کہنا کہ میں کاہن کے پاس گیا تھا۔ اگر کاہن یہ دریافت کرنے تو تم کہنا کہ میں گھر پر تھا۔ وہ لڑکا اسی طرح کرتا رہا، یہاں تک کہ اس کا گزرا ایک دن کچھ لوگوں کے پاس سے ہوا جو کسی جانور کی وجہ سے وہاں سے گز نہیں سکتے تھے (بعض راویوں نے یہ بات بیان کی ہے) وہ جانور شیر تھا۔ اس صورتحال میں اس لڑکے نے ایک پتھر کو اٹھایا اور بولا: اے اللہ! اگر راہب کی بتائی ہوئی بات سچ ہے تو میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو اس جانور کو قتل کر دے۔ اس لڑکے نے وہ پتھر اس جانور کو مارا تو وہ مر گیا۔ لوگوں نے حیران ہو کر دریافت کیا: اس جانور کو کس نے مار دیا؟ تو دوسرے لوگوں نے بتایا: اس لڑکے نے مارا ہے۔ اس پر وہ لوگ بہت حیران ہوئے اور بولے: اس کے پاس تو ایسا علم ہے جو کسی اور کے پاس نہیں ہے۔ جب اس بات کا تذکرہ ایک نابینا شخص نے سنا تو وہ بولا: اے لڑکے! اگر تم میری بینائی لوٹا دو تو میں تمہیں اتنا مال دیدوں گا۔ تو اس لڑکے نے

اس سے کہا: میری تم سے صرف یہ فرمائش ہے کہ اگر تمہاری بینائی لوٹ آئے، تو تم اس ذات پر ایمان لے آنا جس نے تمہاری بینائی کو لوٹایا ہوگا۔ اس شخص نے کہا: ٹھیک ہے۔ اس لڑکے نے دعا کی، تو اس شخص کی بینائی واپس آگئی اور وہ شخص بھی اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آیا۔ جب اس بات کی اطلاع بادشاہ تک پہنچی تو اس نے ان سب لوگوں کو بلوایا (جو مسلمان ہوئے تھے) اور بولا: میں تم سب کو مختلف طریقوں سے قتل کروں گا۔ بادشاہ نے راہب اور اس شخص کو، جس کی بینائی واپس آئی تھی، آڑے کے ذریعے چیرنے کا حکم دیا۔ دوسروں کو دوسرے طریقے سے قتل کروایا۔ اس لڑکے کے بارے میں یہ حکم دیا کہ اسے پہاڑ کی چوٹی پر لے جا کروہاں سے نیچے پھینک دو۔ جب وہ اسے لے کر اس مقام پر پہنچے جہاں سے اسے نیچے گرانا تھا، تو وہ لوگ خود وہاں سے نیچے گرنے لگے اور اس لڑکے کے علاوہ سب لوگ مارے گئے۔ وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آیا، تو بادشاہ نے حکم دیا کہ اس کو سمندر میں ڈبو دیا جائے۔ وہ لوگ اسے لے کر سمندر کی طرف روانہ ہوئے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان سب لوگوں کو غرق کر دیا، اور وہ لڑکا زندہ رہ گیا۔ وہ لڑکا پھر بادشاہ کے پاس آیا اور بولا: تم مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتے، جب تک تم مجھے باندھنے کے بعد تیر نہیں مارتے اور تیر مارتے ہوئے یہ نہیں پڑھتے:

”اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں یہ کام کر رہا ہوں، جو اس لڑکے کا پروردگار ہے۔“

تو بادشاہ کے حکم کے مطابق اس لڑکے کو باندھ دیا گیا اور تیر چلاتے وقت وہی جملہ کہا گیا جو لڑکے نے بتایا تھا۔ جب وہ تیر اس لڑکے کو لگا تو اس نے اپنی کپٹی پر ہاتھ رکھا اور اس لڑکے کا انتقال ہو گیا۔ لوگوں نے کہا: اس لڑکے کو ایسا علم حاصل ہوا، جو کسی کے پاس نہیں تھا، تو ہم بھی اس کے معبود پر ایمان لاتے ہیں۔ بادشاہ سے کہا گیا: تم تو اس بات سے ڈر رہے تھے کہ تین لوگ تمہارے مخالف ہو گئے ہیں، اب تو پورا جہان تمہاری مخالفت کر رہا ہے۔ تو اس بادشاہ نے خندق کھدوائی، اس میں لکڑیاں جمع کروا کر ان میں آگ لگوا دی اور پھر سب لوگوں کو جمع کر کے بولا: جو شخص اپنے نئے دین کو چھوڑے گا ہم اس کو چھوڑ دیں گے، اور جو اپنے دین پر قائم رہے گا ہم اس کو آگ میں ڈال دیں گے، اور پھر وہ ان لوگوں کو آگ میں ڈالنے لگا۔ اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

”خندق والے لوگ ہلاک ہو گئے جس میں ایندھن والی آگ تھی۔“

یہ آیت یہاں تک ہے ”جو غالب اور حمد والا ہے۔“

زاوی نے یہ بات بیان کی ہے، اس لڑکے کو دفن کیا گیا تھا۔ بعض روایات کے مطابق اس کی لاش حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں نکل آئی تھی اور اس نے اس وقت بھی اپنی کپٹی پر انگلی رکھی ہوئی تھی جس طرح اس وقت رکھی تھی جب اسے قتل کیا گیا تھا۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْغَاشِيَةِ

### باب II: سورة غاشية سے متعلق روایات

3264 - سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثٌ: أَمَرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُواهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَائِهِمْ  
وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ ثُمَّ قَرَأَ (إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيِّطٍ)  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

♦♦ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ جنگ کرتا رہوں جب تک وہ یہ اعتراف نہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، جب وہ یہ مان لیں گے تو وہ اپنی جانوں اور اپنے مال کو مجھ سے محفوظ کر لیں گے البتہ ان کا حق باقی رہے گا اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”بے شک تم نصیحت کرنیوالے ہو تم ان پر زبردستی کرنے والے کے طور پر مسلط نہیں ہو۔“  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْفَجْرِ

### باب 78: سورة الفجر سے متعلق روایات

3265 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَأَبُو دَاوُدَ قَالَ  
حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ عِصَامٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ  
مَنْ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُمِلَ عَنِ الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ فَقَالَ هِيَ الصَّلَاةُ بَعْضُهَا شَفْعٌ  
وَبَعْضُهَا وَتْرٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ خَالِدُ بْنُ قَيْسِ الْحُدَّانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ أَيْضًا

♦♦ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ سے ”شفع“ اور ”وتر“ کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس سے مراد نماز ہے، کیونکہ بعض نمازیں جفت ہیں اور بعض طاق ہیں۔ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

ہم اس کو صرف قتادہ سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

خالد بن قیس حدانی نے بھی اسے قتادہ کے حوالے سے کاروائیت کیا ہے۔

3264. أخرجه أحمد (۲۰۰/۳)، ومسلم (۱۸۰/۱ - لئ)، كتاب الايمان: باب: الامر بقتال الناس حتى يقولوا: لا اله الا الله. حديث (۳۵)

- (۲۱)، عن ابى الزبير عن جابر فذكره

3265. أخرجه أحمد (۴۲۷/۴، ۴۲۸، ۴۴۲) عن عمرو بن حصين

## بَاب وَمِنْ سُورَةِ وَالشَّمْسِ وَضَحَاهَا

### باب 79: سورة الشمس سے متعلق روایات

3266 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا يَذْكُرُ النَّاقَةَ وَالِدِي عَقَرَهَا فَقَالَ (إِذَا أَنْبَعَتْ أَشَقَّاهَا) أَنْبَعَتْ لَهَا رَجُلٌ عَارِمٌ عَزِيزٌ مَنِيعٌ فِي رَهْطِهِ مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَذْكُرُ النِّسَاءَ فَقَالَ الْإِمَامُ يَعْمَدُ أَحَدَكُمْ فَيَجْلِدُ امْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ وَلَعَلَّهُ أَنْ يُضَاجِعَهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ قَالَ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ الْإِمَامُ يَضْحَكُ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت صالح علیہ السلام کی اوثنی اور اس اوثنی کے پاؤں کاٹنے والے کے بارے میں یہ بات بیان کی، پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جب انہوں نے اپنے سب سے بد بخت شخص کو بھیجا۔“

(نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) ان میں سے بد بخت بد باطن اور طاقتور شخص اٹھا جو ابو زمعہ کی مانند تھا۔

پھر میں نے نبی اکرم ﷺ کو خواتین کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص اپنی بیوی کو اس طرح کیوں مارتا ہے، جس طرح غلاموں کو مارتے ہیں حالانکہ اسی دن کے آخری حصے میں اس نے اس عورت کے ساتھ لیٹنا ہوتا ہے۔

پھر نبی اکرم ﷺ نے لوگوں کو ہوا خارج ہونے پر ہنسنے کے بارے میں فرمایا: کوئی شخص ایسی چیز پر کیوں ہنستا ہے؟ جو وہ خود کرتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَاب وَمِنْ سُورَةِ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى

### باب 80: سورة لیل سے متعلق روایات

3267 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ بْنُ قَدَامَةَ عَنْ

3266۔ اخرجہ البخاری (۵۷۵/۸) فی کتاب التفسیر: باب: سورة الشمس وضحاها، حدیث (۴۹۴۲)، ومسلم (۲۱۹۱/۴): کتاب الجنة و صفة نعيمها و اهلها: باب: النار يدخلها الجبارون، و الجنة يدخلها الضعفاء، حدیث (۲۸۵۵/۴۹)، وابن ماجه (۶۳۸/۱): کتاب النکاح: باب: ضرب النساء، حدیث (۱۹۸۳)، و الدارمی (۱۴۷/۲): کتاب النکاح: باب: النهی عن ضرب النساء، و احمد (۱۷/۴)، و النبیذی (۲۵۸/۱)، حدیث (۵۶۹).

مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي الْبَيْعِ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ وَمَعَهُ  
 عُوذٌ يَنْكُثُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ  
 يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا تَنْكُلُ عَلَيَّ كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ  
 فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلِ اعْمَلُوا فِكُلٌّ مَيَسَّرَ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ يَيْسِّرُ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ  
 كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَيْسِّرُ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيئِرُهُ  
 لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنِيئِرُهُ لِلْعُسْرَى)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم لوگ جنت البقیع میں ایک جنازے میں شریک تھے۔ نبی اکرم ﷺ تشریف  
 لائے، آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے، ہم بھی آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے، نبی اکرم ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی،  
 آپ ﷺ اس کے ذریعے زمین کریدنے لگے، پھر آپ ﷺ نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
 ہر شخص کا (آخرت میں) مخصوص ٹھکانہ لکھا جا چکا ہے۔ تو حاضرین نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم اس لکھے ہوئے  
 پر اکتفاء نہ کریں جو شخص اہل سعادت ہے وہ سعادت جیسا عمل کرے اور جو شخص بد بخت ہے وہ بد بختوں کا سائل کوئے۔ تو نبی  
 اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلکہ تم لوگ عمل کرو! ہر شخص کے لیے وہ چیز آسان کر دی جاتی ہے جو اس کا نصیب ہے۔ اہل سعادت  
 کے لیے سعادت والا عمل آسان کر دیا جاتا ہے اور بد بختوں کے لیے بد بختی والا عمل آسان کر دیا جاتا ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”جو شخص عطا کرے، پرہیزگاری اختیار کرے اور اچھائی کی تصدیق کرے، تو ہم اس کے لیے آسانی کو آسان کر دیں گے  
 اور جو شخص بخل سے کام لے اور بے نیازی اختیار کرے اور اچھائی کی تکذیب کرے، ہم اس کے لیے تنگی کو آسان کر دیں گے۔“  
 (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ وَالضُّحَى

باب 81: سورة الضحیٰ سے متعلق روایات

3268 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ جُنْدَبِ الْبَجَلِيِّ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَلَدِمْتِ أُصْبُعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا أُصْبَعٌ دَمِيَّتِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيْتِ قَالَ وَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ

3268- أخرجه البغاري (۱۱/۳): كتاب التهجيد: باب: ترك القيام للبريض، حديث (۱۱۲۵)، وطرفه في (۴۹۵۰، ۴۹۵۱، ۴۹۸۳)، و

مسلم (۱۴۲۱/۳): كتاب الجهاد والسير: باب: من القى النبي صلى الله عليه وسلم من اذى المشركين و المنافقين حديث (۱۷۹۶/۱۱۲)، و

احمد (۳۱۲/۴، ۳۱۳)، و الحبيدي (۳۴۲/۲)، حديث (۷۷۷).

المُشْرُكُونَ قَدْ وُدَّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَالْفُورِيُّ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ

﴿﴾ حضرت جناب بجلي رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غار میں موجود تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی سے خون جاری ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا:

”تم صرف ایک انگلی ہو جس میں سے خون نکلا ہے اور تمہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں اس صورتحال کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کچھ عرصے کے لیے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے تو مشرکین نے یہ کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا گیا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں یہ آیت نازل کی:

”تمہارے پروردگار نے تمہیں چھوڑا نہیں ہے اور وہ بیزار نہیں ہوا ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے اسود بن قیس کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ آلِمَ نَشْرَحُ

باب 82: سورة آلم نشرح سے متعلق روایات

3269 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَأَبْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

عُرْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ

قَائِلًا يَقُولُ أَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَأَتَيْتُ بِطُسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءٌ زَمْزَمٌ فَشَرَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ

فُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَا يَعْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فغَسَلَ قَلْبِي بِمَاءِ زَمْزَمٍ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ

حُسِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ وَهَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ وَفِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضرت مالک بن صعصعہ رضی اللہ عنہ جو ان کی قوم کے ایک فرد ہیں، کا یہ بیان نقل کرتے

3269۔ اخرجہ البخاری (۳۴۸/۶، ۳۴۹، ۳۵۰)؛ کتاب بدء الخلق؛ باب: ذکر البلائک، حدیث (۳۲۰۷) و الحدیث طرفہ فی

(۳۲۹۳، ۳۴۳، ۳۸۸۷)، و مسلم (۵۲۲/۱)؛ کتاب الایمان؛ باب: الاسراء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السموات و فرض

الصلاة، حدیث (۱۶۴/۲۶۴)، (۱۶۴/۲۶۵)، و النسائی (۲۱۷/۱)؛ کتاب الصلاة؛ باب: فرض الصلاة، حدیث (۴۴۸)، و احمد (۲۰۷/۴)،

(۲۱۰، ۲۰۸)، و ابن خزيمة (۱۰۳/۱)، حدیث (۳۰۱)، (۱۰۶/۱)، حدیث (۳۰۲)۔

ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میں بیت اللہ کے نزدیک موجود تھا اور اس وقت سونے اور جاگنے کی کیفیت کے درمیان تھا کہ اس دوران میں نے کسی شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا، وہ تین افراد میں سے ایک تھا، پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا گیا جس میں آب زم زم تھا پھر میرے سینے کو یہاں تک کھول دیا گیا۔

قزاقی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا: اس سے مراد کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: پیٹ کے نیچے والے حصے تک (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) پھر انہوں نے میرا دل باہر نکالا، میرے دل کو آب زم زم سے دھویا اور پھر اس کو واپس اس کی جگہ پر رکھ دیا اور پھر سے ایمان اور حکمت کے ذریعے بھر دیا گیا۔

اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔

(ابام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ہشام دستوائی اور ہمام نے اسے قزاقی سے نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ التِّينِ

### باب 83: سورة التين سے متعلق روایات

3270 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا بَدْوِيًّا

أَعْرَابِيًّا يَقُولُ

مَنْ حَدِيثُ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَرُوْنَهُ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ (وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ) فَقَرَأَ (أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ

الْحَاكِمِينَ) فَلَيْقُلْ بَلَىٰ وَآنَا عَلَىٰ ذَلِكَ مِنَ الشَّاهِدِينَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا يَرُوْى بِهِذَا الْإِسْنَادِ عَنْ هَذَا الْأَعْرَابِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

وَلَا يُسَمَّى

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جو شخص سورۃ التین کی تلاوت کرے اور یہ آیت پڑھے:

”کیا اللہ تعالیٰ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے۔“

تو اس شخص کو یہ کہنا چاہیے، ہاں میں بھی اس بات پر گواہ ہوں۔

یہ حدیث اسی دیہاتی کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، جس میں اس دیہاتی کا نام مذکور نہیں ہے۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ

### باب 84: سورة العلق سے متعلق روایات

3271 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حَمِيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيْمِ الْجَزْرِيِّ عَنْ

3270- اخرجہ ابوداؤد (۲۳۴/۱): کتاب الصلاة: باب: مقدار الركوع والسجود، حدیث (۸۸۷)، واحد (۲۴۹/۲).

عِکْرَمَة

متن حدیث: عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا (سَنَدُ الزَّبَانِيَةِ) قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ لَيْنٍ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي لَأَطَانَ عَلَى غُنْبِقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَأَخَذْتُهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”اور ہم بھی اپنے مددگاروں (یعنی فرشتوں) کو بلا لیں گے۔“

ابو جہل نے یہ کہا تھا، اگر اب میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے دیکھا تو میں ان کی گردن پر پاؤں رکھ دوں گا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اس نے ایسا کیا تو اسے فرشتے سب کے سامنے پکڑ لیں گے۔  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

3272 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ عِکْرَمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَجَاءَ أَبُو جَهْلٍ فَقَالَ أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا أَلَمْ أَنْهَكَ عَنْ هَذَا فَنَصَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبْرَهُ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ إِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بَهَا نَادٍ أَكْثَرُ مِنِّي فَأَنْزَلَ اللَّهُ (فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدُ الزَّبَانِيَةِ) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللَّهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَأَخَذْتُهُ زَبَانِيَةَ اللَّهِ  
 حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا کر رہے تھے، اسی دوران ابو جہل آیا اور

بولا: کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟ کیا میں نے آپ کو اس سے منع نہیں کیا تھا؟  
 کیا تھا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا۔ تو ابو جہل بولا: کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں؟ میری مجلس میں سب سے زیادہ لوگ ہوتے ہیں؟ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”اُسے چاہیے کہ وہ اپنے حامیوں کو بلا لے، ہم بھی اپنے مددگاروں (یعنی فرشتوں) کو بلا لیں گے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، اللہ کی قسم! اگر وہ اپنے ساتھیوں کو بلاتا تو اللہ تعالیٰ کے فرشتے بھی اسے پکڑ لیتے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3271- أخرجه البعاری (۵۹۵/۸): کتاب التفسیر: باب: (کلائلہ لہ ینتہ لسنفا بالناسیة ناصیة کاذبة خاطئة)، حدیث (۴۹۵۸)، واحد  
 (۳۶۸، ۳۲۹، ۲۵۶، ۲۴۸/۱)



## باب وَمِنْ سُورَةِ الْقَدْرِ

## باب 85: سورة قدر سے متعلق روایات

3273 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ

الْحَدَّائِي عَنْ يُوْسُفَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

متن حدیث: قَامَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَاعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدَتْ وَجُوهُ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ يَا مُسَوَّدَ وَجُوهِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَا تُؤْتِنِي رَحِمَكَ اللَّهُ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَى بِنِي أُمِّيَةَ عَلَى مِنْبَرِهِ فَسَأَلَهُ ذَلِكَ فَزَلَّتْ (أَنَا أَعْطَيْنَاكَ الْكُوْثِرَ) يَا مُحَمَّدُ يَعْنِي نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (أَنَا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ) يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُو أُمِّيَةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَإِذَا هِيَ أَلْفُ شَهْرٍ لَا يَزِيدُ يَوْمٌ وَلَا يَنْقُصُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ مِنْ حَدِيثِ الْقَاسِمِ ابْنِ الْفَضْلِ وَقَدْ قِيلَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَازِنٍ وَالْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ الْحَدَّائِي هُوَ ثِقَّةٌ وَثِقَةٌ وَثِقَةٌ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَيُوْسُفُ بْنُ سَعْدٍ رَجُلٌ مَجْهُولٌ وَلَا نَعْرِفُ هَذَا الْحَدِيثَ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ إِلَّا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ

◀▶ یوسف بن سعد بیان کرتے ہیں، جب حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی تو ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا: آپ نے اہل ایمان کے چہرے سیاہ کر دیئے ہیں۔

(راوی کو شک ہے کہ شاید یہ الفاظ استعمال ہوئے) اے اہل ایمان کے چہروں کو سیاہ کرنے والے شخص!

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے، تم مجھے الزام نہ دو، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں بنو امیہ کے لوگ منبر پر دکھائی دیئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند نہیں آئی تو اس بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

”بے شک ہم تم کو نہر عطا کریں گے۔“

یعنی اے حضرت محمد! ہم تمہیں جنت میں نہر عطا کریں گے اور یہ آیت نازل ہوئی:

”بے شک ہم نے اسے شب قدر میں نازل کیا ہے اور تمہیں کیا معلوم شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ایک ہزار مہینوں

سے زیادہ بہتر ہے۔“

(اس سے مراد یہ ہے) اے حضرت محمد! آپ کے بعد بنو امیہ اس کے مالک ہوں گے۔

قاسم نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے، جب ہم نے ان کا شمار کیا، تو (بنو امیہ کی حکومت کے دن) پورے ایک ہزار دن

3273 تفردہ الترمذی انظر العفة (۶۴/۳)، حدیث (۳۴۰۷) من اصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جرير الطبري في تفسيره

(۶۰۳/۱۲)، برقم (۳۷۷۱۴) عن القاسم بن الفضل عن عيسى بن مازن عن الحسن بن علي رضي الله عنهما.

تھے جس میں ایک دن بھی کم اور زیادہ نہیں تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو قاسم بن فضل سے منقول ہے۔ ایک سند کے مطابق یہ روایت قاسم بن فضل کے حوالے سے یوسف بن مازن سے منقول ہے۔ قاسم بن فضل حدانی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید اور عبدالرحمن بن مہدی نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ یوسف بن سعد نامی راوی مجہول ہے۔ ہم ان الفاظ میں اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3274** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ بَنِ أَبِي لُبَابَةَ وَعَاصِمٍ هُوَ ابْنُ بَهْدَلَةَ سَمِعَا

زُرَّ بَنَ حَبِيشٍ وَزُرَّ بَنَ حَبِيشٍ يَكْنَى اَبَا مَرِيَمٍ يَقُولُ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قُلْتُ لِأَبِي بَنِ كَعْبٍ إِنَّ أَخَاكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يَصِبُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَقَالَ يَغْفِرُ اللَّهُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ عَلِمَ أَنهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ وَلَكِنَّهُ أَرَادَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَتِنِي أَنهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ قُلْتُ لَهُ بِأَيِّ شَيْءٍ تَقُولُ ذَلِكَ يَا أبا الْمُنْبِرِ قَالَ بِالْآيَةِ الَّتِي أَخْبَرَ نَارَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بِالْعَلَامَةِ أَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ کے بھائی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تو یہ کہتے ہیں، جو شخص پورا سال رات کے وقت نوافل ادا کرتا رہے وہی شب قدر کو حاصل کر سکتا ہے تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن کی مغفرت کرے۔ وہ یہ بات جانتے تھے کہ یہ رمضان کے آخری عشرے میں ہوتی ہے اور یہ ستائیسویں رات ہے لیکن وہ یہ چاہتے تھے: لوگ اسی پر تکیہ کر کے نہ بیٹھ جائیں، پھر حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے قسم اٹھائی اور کوئی استثناء نہیں کیا، شب قدر سے مراد ستائیسویں رات ہے۔

زر بن حبیش کہتے ہیں، میں نے ان سے کہا: اے ابو منذر! آپ کس بنیاد پر یہ بات کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اس نشانی کی وجہ سے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس علامت کی وجہ سے کہ جب اس دن سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کی شعاع نہیں ہوتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ لَمْ يَكُنْ

باب 86: سورة لم يكن سے متعلق روایات

**3275** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ

فَلْقُلْ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

متن حدیث: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَلِكَ إِبْرَاهِيمُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا:

”اے مخلوق میں سب سے بہتر“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ إِذَا زُلْزِلَتْ

#### باب 87: سورة زلزال سے متعلق روایات

3276 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ

يَحْيَى بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

متن حدیث: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةَ (يَوْمَئِذٍ تُخْبِرُهَا) قَالَ اتَّذَرُونَ مَا

أَخْبَارُهَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّ أَخْبَارَهَا أَنْ تَشْهَدَ عَلَى كُلِّ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلَى ظَهْرِهَا تَقُولُ

عَمِلَ يَوْمَ كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهَذِهِ أَخْبَارُهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی:

”اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم لوگ یہ جانتے ہو؟ اس کی خبریں بتانے سے کیا مراد ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ اور

اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خبریں یہ ہوں گی: وہ ہر مرد اور عورت کے بارے میں یہ گواہی دے گی، اس نے اس زمین کی

پشت پر جو عمل کیا تھا وہ زمین یہ کہے گی: اس شخص نے فلاں فلاں دن یہ کام کیا تھا، تو یہ اس کا اطلاع دینا ہوگا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْهَآكُمِ التَّكَاثُرُ

#### باب 88: سورة التكاثر سے متعلق روایات

3275- اخرجه مسلم (۱۸۳۹/۴): كتاب الفضائل: باب: من فضائل ابراهيم الخليل صلى الله عليه وسلم، حديث (۲۳۶۹/۱۵۰)، د

ابوداؤد (۲/۸/۴): كتاب السنة: باب: من التعبير بين الانبياء عليهم الصلاة والسلام، حديث (۴۶۷۲)، و احمد (۱۷۸/۳، ۱۸۴)

**3277** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَنَادَةَ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: أَنَّهُ أَنْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ (الْهَائِكُمُ التَّكَاثُرُ) قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ  
مَالِي مَالِي وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ إِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ أَوْ أَكَلْتَ فَأَقْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ مطرف بن عبد اللہ نے اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کی ہے، نبی اکرم ﷺ نے تلاوت کی:

”کثرت تمہیں غفلت کا شکار کر دے گی۔“

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آدم کا بیٹا یہ کہتا ہے: یہ میرا مال یہ میرا مال۔ تمہارا مال تو وہ ہے جسے تم صدقہ کر کے آگے بھیج دو یا کھا  
کر ختم کر دو یا پہن کر پرانا کر دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3278** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا حَكَّامُ بْنُ سَلَمٍ الرَّازِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ عَنِ الْحَجَّاجِ

عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرَّارِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ مَا زِلْنَا نَشْكُ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ حَتَّى نَزَلَتْ الْهَائِكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ أَبُو كُرَيْبٍ مَرَّةً عَنْ  
عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ هُوَ رَازِيٌّ وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَاهِي كُوفِيٌّ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم قبر کے عذاب کے بارے میں شک کا شکار رہے، یہاں تک کہ یہ سورۃ نازل

ہوئی:

”کثرت تمہیں غافل کر دے گی۔“

ابو کریب نے ایک مرتبہ یہ روایت عمرو بن ابوقیس کے حوالے سے نقل کی ہے۔ یہ صاحب رازی ہیں جبکہ عمرو بن قیس ملانی  
کوفی ہیں۔ انہوں نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے منہال بن عمرو سے روایات نقل کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

**3279** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ

يَعْحَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ) قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَأَيُّ

3278 تفرديه الترمذی النظر التحفة (۳۷۳/۷)، حدیث (۱۰۰۹۵) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجہ الطبری فی تفسیره (۶۷۹/۱۲)،

برقم: (۳۷۸۷۵) عن علی رضی اللہ عنہ.

3279 اخرجہ ابن ماجہ (۱۳۹۲/۲): کتاب الزهد: باب: معیشتہ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (۴۱۵۸)، و احمد

(۱۶۴/۱)، و الحمیدی (۳۳/۱)، حدیث (۶۱).

النَّعِيمِ نُسْأَلُ عَنْهُ وَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ قَالَ أَمَا إِنَّهُ سَيَكُونُ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

”پھر تم سے اس دن نعمتوں کے بارے میں ضرور دریافت کیا جائے گا“

تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم سے کون سی نعمتوں کے بارے میں دریافت کیا جائے گا، ہمارے پاس تو یہی دو سیاہ چیزیں ہیں، کھجور اور پانی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب نعمتیں آجائیں گی۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

**3280** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (ثُمَّ لَتَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ) قَالَ النَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَنْ أَيِّ

النَّعِيمِ نُسْأَلُ فَإِنَّمَا هُمَا الْأَسْوَدَانِ وَالْعُدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوفُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا قَالَ إِنَّ ذَلِكَ سَيَكُونُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عِنْدِي أَصَحُّ مِنْ هَذَا وَسُفْيَانُ بْنُ

عُيَيْنَةَ أَحْفَظُ وَأَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جب یہ آیت نازل ہوئی:

”پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا۔“

تو لوگوں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسی نعمتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا؟ ہمارے پاس تو یہی دو سیاہ چیزیں  
(یعنی پانی اور کھجور) ہیں۔ دشمن ہمارے سر پر موجود ہیں اور ہماری تلواریں ہمارے کندھوں پر رکھی ہوئی ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے ارشاد فرمایا: عنقریب تمہیں یہ مل جائیں گی۔

ابن عیینہ کی محمد بن عمرو کے حوالے سے نقل کردہ روایت میرے نزدیک زیادہ مستند ہے۔ سفیان بن عیینہ، ابو بکر بن عیاش کے  
مقابلے میں بڑے حافظ الحدیث ہیں اور ان کی روایات زیادہ مستند ہیں۔

**3281** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنِ الصَّحَّاحِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ عَزْرَمِ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

متن حدیث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَعْنِي الْعَبْدَ مِنَ

النَّعِيمِ أَنْ يُقَالَ لَهُ أَلَمْ نُصِحَّ لَكَ جِسْمَكَ وَتُرْوَبَكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

3280۔ تفرده الترمذی النظر التحفة (۲۱/۱۱)، حدیث (۱۵۱۲۱) من اصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جرير في تفسيره (۶۸۲/۱۲)۔

برقم (۲۷۸۹۸) عن محمود بن لبيد

3281۔ تفرده الترمذی النظر التحفة (۱۱۶/۱۰)، حدیث (۱۳۵۱۱) من اصحاب الكتب الستة، واخرجه ابن جرير في التفسير

(۶۸۲/۱۲)، رقم: (۳۷۸۹۹)، عن ابی هريرة.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَالضَّحَّاكُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَرْزَبٍ وَيُقَالُ ابْنُ عَرْزَمٍ وَابْنُ عَرْزَمٍ أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن انسان سے سب سے پہلے اس چیز کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں: یعنی بندے سے نعمتوں کے بارے میں دریافت کیا جائے گا)۔

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) اس سے یہ کہا جائے گا، کیا ہم نے تمہارے جسم کو صحت عطا نہیں کی تھی؟ کیا ہم نے تمہیں ٹھنڈے پانی کے ذریعے سیراب نہیں کیا تھا؟

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

ضحاک نامی راوی ابن عبد الرحمن بن عرزب ہیں اور ایک قول کے مطابق ابن عرزم ہیں۔ ابن عرزم لفظ درست ہے۔

### بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْكُوْثِرِ

### باب 89: سورة الكوثر سے متعلق روایات

3282 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: عَنْ أَنَسٍ (أَنَا أَعْطَيْتَاكَ الْكُوْثِرَ) أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قَبَابُ اللَّوْلُوِّ قُلْتُ مَا هَذَا يَا جَبْرِئِيلُ قَالَ هَذَا الْكُوْثِرُ الَّذِي أَعْطَاكَهُ اللَّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: (ارشاد باری تعالیٰ ہے)

”بے شک ہم نے تمہیں کوثر عطا کی“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: یہ جنت میں ایک نہر ہے جس کے دوران کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں۔ میں نے دریافت کیا: جبرائیل علیہ السلام یہ کیا ہے؟ تو وہ بولے: یہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3283 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: بَيْنَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذْ عُرِضَ لِي نَهْرٌ حَافَتَاهُ قَبَابُ اللَّوْلُوِّ قُلْتُ لِلْمَلَكِ مَا هَذَا قَالَ هَذَا

3282۔ اخرجه البخاری (۴۷۲/۱۱): کتاب الرقاق: باب: فی الحوض و قول اللہ تعالیٰ: (أنا اعطيتك الكوثر)، حدیث (۶۵۸۱) د الحدیث متقدم فی البخاری (ایضاً رقم (۴۹۶۴)، و ابوداؤد (۲۳۷/۴)، کتاب السنة: باب: من الحوض، حدیث (۴۷۴۸)، و احمد (۲۰۷/۳،

۱۹۱/۳، ۱۶۴، ۲۳۱، ۲۳۲)، و عبد بن حمید ص (۳۵۹)، حدیث (۱۱۸۹)۔

الْكُوْتُرُ الَّذِي اَعْطَاكَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ اِلَى طَبِيْعَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِنْهَا مِسْكَ ثُمَّ رَفَعَتْ لِي سِدْرَةَ الْمُنْتَهَى فَرَأَيْتُ عِنْدَهَا نُورًا عَظِيْمًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ اَنَسِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں جنت میں جا رہا تھا اسی دوران میرے سامنے ایک نہر آئی جس کے دونوں کناروں کے گرد موتیوں کے خیمے تھے۔ میں نے فرشتے سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو اس نے بتایا: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی ہے۔ پھر اس فرشتے نے اس میں ہاتھ مارا اور اس کی مٹی نکالی تو وہ مشک کی تھی۔ پھر اسی دوران میرے سامنے ”سدرۃ المنتہیٰ“ آگیا تو میں نے اس کے قریب ایک عظیم نور دیکھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

3284 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيْلِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ

عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيْثٌ: الْكُوْتُرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَاقَتْهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلٰى الدَّرِّ وَالْيَاقُوْتِ تُرْبَتُهُ اَطْيَبُ مِنْ

الْمِسْكِ وَمَاوُهُ اَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کناروں پر سونے کے خیمے ہیں، اس کا پانی موتیوں اور یاقوت پر بہتا ہے، اس کی مٹی مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے، اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور برف سے زیادہ سفید ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ وَمِنْ سُوْرَةِ النَّصْرِ

باب 90: سورة النصر سے متعلق روایات

3285 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ بَشِيْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ

جَبِيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا

مَتْنٌ حَدِيْثٌ: قَالَ كَانَ عُمَرُ يَسْأَلُنِيْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

3284. اخرجه ابن ماجه (۱۴۵۰/۲): كتاب الزهد: باب: صفة الجنة، حديث (۴۲۳۴)، و الدارمي (۳۲۷/۲، ۳۲۸)، كتاب الرقاق: باب: من لاكوتز، واحد (۱۱۲، ۱۵۸، ۲۷/۲).

3285. اخرجه البخارى (۲۲۶/۶): كتاب المناقب: باب: علامات النبوة من الاسلام، حديث (۳۶۲۷)، و اطرافه (۴۲۹۴، ۴۴۳۰، ۴۹۶۹، ۴۹۷۰)، واحد (۳۳۷/۱).

عَوْفٍ اَتَسَّأَلُهُ وَلَنَا بَنُونَ مِثْلُهُ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ اِنَّهُ مِنْ حَيْثُ تَعْلَمُ فَسَّأَلَهُ عَنْ هَذِهِ الْاَيَةِ (اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ) فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَ اَجَلٌ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهُ اِيَّاهُ وَقَرَأَ السُّورَةَ اِلَى الْاٰخِرِهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَشْرِ بِهَذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَهُ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ اَتَسَّأَلُهُ وَلَنَا اِبْنَاءُ مِثْلُهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے ہمراہ مجھ سے بھی سوال کیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ان سے کہا: آپ ان سے سوال کرتے ہیں، حالانکہ یہ ہمارے بچوں کی طرح ہیں۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہوں نے ان سے کہا: اس کا جو مرتبہ ہے آپ کو پتہ چل جائے گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا:

”جب اللہ کی مدد اور فتح آگئی“

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا) اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کی خبر دینا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا ہے۔ پھر انہوں نے اس پوری سورۃ کو پڑھا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اللہ کی قسم! اس بارے میں مجھے بھی یہی علم ہے جو تم جانتے ہو۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

محمد بن بشار نے اس روایت کو اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ اس سے سوال کر رہے ہیں؟ حالانکہ اس کے جتنے ہمارے بچے ہیں۔

بَابُ وَمِنْ سُورَةِ تَبَّتْ يَدَا

باب 91: سورة لهب سے متعلق روایات

3286 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَاحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَثَرْنِ حَدِيثٍ: صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الصَّفَا فَنَادَى يَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ فُرَيْشٌ فَقَالَ إِنِّي (نَلِيدٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيِ عَذَابٍ شَدِيدٍ) أَرَأَيْتُمْ لَوْ إِنِّي أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّكُكُمْ أَوْ مُصْبِحُكُمْ أَكُنْتُمْ تُصَلِّونِي فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ اإِهْلِدَا جَمْعَتَا تَبَّتَا لَكَ فَانزَلَ اللَّهُ (كَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ)

3286۔ اخرجہ البعاری (۳۶۰/۸)؛ کتاب التفسیر: باب: (وانذر عشرتك، الاقرين) حدیث (۴۷۷۰)، واطرافہ فی (۴۸۰۱)، (۴۹۷۱)۔

ومسلم (۱/۶۲۵)؛ کتاب الايمان: باب: من قوله تعالى: (وانذر عشرتك الاقرين) حدیث (۲۰۸/۳۵۶)، واحمد (۳۰۷، ۲۸۱/۱)۔



حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دن نبی اکرم ﷺ صفا پھاڑی پر چڑھے اور آپ ﷺ نے

بلند آواز میں پکارا: ”خطرہ ہے“

قریش آپ ﷺ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں ڈرا رہا ہوں کہ زبردست عذاب آنے والا ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے اگر میں تمہیں یہ بتاؤں کہ دشمن شام کے وقت یا صبح کے وقت تم پر حملہ کرے گا؟ تو کیا تم میری بات کی تصدیق کرو گے؟ تو ابولہب بولا: کیا آپ (ﷺ) نے ہمیں اس لیے جمع کیا تھا؟ آپ (ﷺ) کے ہاتھ ٹوٹ جائیں۔

(راوی بیان کرتا ہے) تو اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

”ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاکت کا شکار ہو جائے۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ وَمِنْ سُورَةِ الْاِخْلَاصِ

### باب 92: سورة اخلاص سے متعلق روایات

3287 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ هُوَ الصَّغَانِيُّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ

بْنِ أَنَسٍ عَنِ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ الْمُشْرِكِينَ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْزُبْ لَنَا رَبَّكَ فَانزَلَ اللَّهُ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ الصَّمَدُ) وَالصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لِأَنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ يُولَدُ إِلَّا سَيَمُوتُ وَلَا شَيْءٌ يَمُوتُ إِلَّا سَيُورَثُ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَمُوتُ وَلَا يُورَثُ (وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ) قَالَ لَمْ يَكُنْ لَهُ شَبِيهٌ وَلَا عَدْلٌ وَلَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ

حدیث دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ أَبِي

الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ إِلَهُتَهُمْ فَقَالُوا انْزُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَاتَاهُ جِبْرِيلُ بِهَذِهِ السُّورَةِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ

فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَعْدٍ

توضیح راوی: وَأَبُو سَعْدٍ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ اسْمُهُ عِيسَى وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُفِيعٌ

وَكَانَ عَبْدًا اعْتَقَتْهُ امْرَأَةٌ سَابِيَةٌ

﴿﴾ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، مشرکین نے نبی اکرم ﷺ سے کہا: آپ ﷺ ہمارے سامنے اپنے

پروردگار کا نسب بیان کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی:

3287- اخرجہ احمد (۱۳۳/۵) عن ابی العالیة عن ابی بن کعب فذکرہ

”تم یہ فرما دو! اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے۔“

یہاں ”صد“ سے مراد وہ ذات ہے جس نے کسی کو جنم نہ دیا ہو اور اس کو جنم نہ دیا گیا ہو، کیونکہ جس چیز کو جنم دیا گیا ہو وہ مر بھی جاتی ہے اور جو چیز مر جاتی ہے اس کا کوئی وارث بھی ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نہ تو مرے گا اور نہ ہی کوئی اس کا وارث بنے گا۔  
”اور اس کا کوئی بھی ہمسر نہیں ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں، یعنی کوئی اس کے مشابہہ نہیں ہے، کوئی اس کے برابر نہیں ہے اور کوئی اس کے مثل نہیں ہے۔  
حضرت ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے مشرکین کے باطل معبودوں کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا، آپ ﷺ ہمارے سامنے اپنے پروردگار کا نسب بیان کریں۔

راوی بیان کرتے ہیں، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام اس سورۃ کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے۔

”تم فرما دو! اللہ ایک ہے۔“

اس کے بعد انہوں نے حسب سابق روایت نقل کی ہے اور اس میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔  
یہ روایت ابوسعید کی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابوسعید نامی راوی کا نام محمد بن میسر ہے۔

ابوجعفر نامی راوی کا نام عیسیٰ ہے۔

ابوالعالیہ نامی راوی کا نام ریفح ہے۔

یہ ایک غلام تھے، انہیں ایک سابی عورت نے آزاد کیا تھا۔

### باب وَمِنْ سُورَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ

### باب 93: معوذتین سے متعلق روایات

3288 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو الْعَقَدِيُّ عَنِ ابْنِ أَبِي ذُنَبٍ عَنِ

الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِينِي بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ هَذَا

فَإِنَّ هَذَا هُوَ الْغَاسِقُ إِذَا وَقَبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے چاند کی طرف دیکھ کر یہ ارشاد فرمایا: اے

عائشہ (رضی اللہ عنہا)! اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو! کیونکہ یہی وہ اندھیرا کرنیوالا ہے جب وہ تاریکی کر دے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3289** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ حَدَّثَنِي قَيْسٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
متن حدیث: قَالَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيَّ آيَاتٍ لَمْ يَرِ مِثْلَهُنَّ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) إِلَى الْآخِرِ السُّورَةِ وَ (قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) إِلَى الْآخِرِ السُّورَةِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت عقبہ بن عامر جنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسی آیات نازل کی ہیں جن کی مثال کبھی نظر نہ آئی (وہ یہ ہیں)

”تم یہ فرمادو! میں تمام لوگوں کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں۔“

یہ سورہ آخر تک ہے اور یہ (درج ذیل) سورہ ہے۔

”تم یہ فرمادو“ یہ سورہ آخر تک ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3290** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
متن حدیث: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ فَحَمِدَ اللَّهُ بِأَذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللَّهُ يَا آدَمُ أَذْهَبَ إِلَيَّ أَوْلِيكَ الْمَلَائِكَةُ إِلَى مَلَائِكَتِهِمْ جُلُوسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَيْنِكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللَّهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرْتُ أَيُّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكَلْنَا يَدِي رَبِّي يَمِينَ مُبَارَكَةً ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيُّ رَبِّ مَا هُوَ لِآدَمَ فَقَالَ هُوَ لِآدَمَ ذُرِّيَّتِكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمُرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَأُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَأِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ قَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمُرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمُرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ قَالَ أَيُّ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمُرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ أَهْطَ مِنْهَا فَكَانَ آدَمُ يُعَدُّ لِنَفْسِهِ قَالَ فَاتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجَلْتُ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ  
قَالَ فَمِنْ يَوْمِئِذٍ أُمرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ

3290۔ تعریبہ الترمذی النظر التحفة (۴۷۱/۹)، حدیث (۱۲۹۰۰) من اصحاب الكتب الستة، واخرجه الحاكم في المستدرک (۲/۳۲۵)۔

قال: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، وانقذه الذهبي.

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان میں روح پھونکی تو ان کو چھینک آگئی تو انہوں نے الحمد للہ کہا۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اذن کے تحت یہ حمد بیان کی تھی۔ ان کے پروردگار نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے تم ان فرشتوں کے پاس جاؤ! یعنی فرشتوں کا جو گروہ بیٹھا ہوا ہے اور (ان سے) یہ کہو:

”تم لوگوں کو سلام ہو“ تو انہوں نے جواب دیا: آپ پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام اپنے پروردگار کے پاس واپس آئے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہے پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا: جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیوں کو بند کر لیا اور فرمایا: ان دونوں میں سے تم جسے چاہو اختیار کر لو۔ تو انہوں نے عرض کی: میں اپنے پروردگار کے دائیں ہاتھ کو اختیار کرتا ہوں (نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) حالانکہ میرے پروردگار کے دونوں ہاتھ ہی دائیں ہیں اور برکت والے ہیں۔ پھر پروردگار نے اسے کھولا تو اس میں حضرت آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت موجود تھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار یہ کون لوگ ہیں؟ تو پروردگار نے فرمایا: تمہاری اولاد ہے اس میں ہر ایک کی عمر اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھی ہے۔ تو ان لوگوں کے درمیان ایک صاحب تھے جو انتہائی روشن چہرے کے مالک تھے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جو سب سے زیادہ روشن چہرے کے مالک تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے دریافت کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ تمہاری اولاد میں سے ایک شخص ”داؤد“ ہے، میں نے اس کی عمر چالیس برس مقرر کی ہے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے کہا: اے میرے پروردگار! اس کی عمر میں اضافہ کر دے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں تو اس کی عمر مقرر کر چکا ہوں۔ تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی: میں اپنی عمر کے ساٹھ سال اسے دیتا ہوں۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تمہاری یہ خواہش پوری ہوئی۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: جتنے عرصے تک اللہ کو منظور تھا حضرت آدم علیہ السلام جنت میں ٹھہرے پھر انہیں وہاں سے نیچے اتار دیا گیا۔ وہ اپنی عمر کا حساب رکھتے رہے، نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: یہاں تک کہ جب موت کا فرشتہ ان کے پاس آیا تو حضرت آدم علیہ السلام نے اسے کہا: تم جلدی آگئے ہو، میرے نصیب میں تو ایک ہزار سال لکھے گئے تھے۔ تو اس فرشتے نے کہا: جی ہاں! مگر آپ نے اس میں سے اپنی اولاد کو ساٹھ سال دے دیئے تھے تو حضرت آدم علیہ السلام نے اس بات کا انکار کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی اولاد بھی انکار کر دیتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ بات بھول گئے یہی وجہ ہے: ان کی اولاد بھی بھول جاتی ہے۔

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اس دن سے یہ حکم ہوا (کہ جب کوئی لین دین کیا جائے) تو اسے لکھا جائے اور اس پر گواہ مقرر کیا جائے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔ اسے زید بن اسلم

نے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

3291 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ

بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْأَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيذٌ فَخَلَقَ الْجِبَالَ فَعَادَ بِهَا عَلَيْهَا فَاسْتَقَرَّتْ فَعَجَبَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ شِدَّةِ الْجِبَالِ قَالُوا يَا رَبِّ هَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْجِبَالِ قَالَ نَعِمَ الْحَدِيدُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْحَدِيدِ قَالَ نَعِمَ النَّارُ فَقَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ النَّارِ قَالَ نَعِمَ الْمَاءُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الْمَاءِ قَالَ نَعِمَ الرِّيحُ قَالُوا يَا رَبِّ فَهَلْ مِنْ خَلْقِكَ شَيْءٌ أَشَدُّ مِنَ الرِّيحِ قَالَ نَعِمَ ابْنُ آدَمَ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ بِيَمِينِهِ يُخْفِيهَا مِنْ شِمَالِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ حرکت کرنے لگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کیا اور انہیں یہ حکم دیا: وہ زمین کو تھامے رکھیں۔ فرشتے پہاڑوں کی طاقت پر بہت حیران ہوئے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں پہاڑوں سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں لوہا ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں لوہے سے بھی زیادہ کوئی طاقتور چیز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں آگ ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں آگ سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ پروردگار نے فرمایا: ہاں! پانی ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! کیا آپ کی مخلوق میں پانی سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ پروردگار نے فرمایا: ہاں! ہوا ہے۔ انہوں نے عرض کی: اے پروردگار! آپ کی مخلوق میں ہوا سے بھی زیادہ طاقتور کوئی چیز ہے؟ تو اس نے فرمایا: ہاں آدم علیہ السلام کا بیٹا جب وہ اس طرح دائیں ہاتھ سے صدقہ کرے کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو یعنی (اس صدقہ کو) بائیں ہاتھ سے بھی پوشیدہ رکھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اس روایت کے مرفوع ہونے کو صرف اسی سند کے

حوالے سے جانتے ہیں۔

## کتاب الدعوات عن رسول الله ﷺ

دعاؤں کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الدُّعَاءِ

باب 1: دعا کی فضیلت

**3292** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مَرْفُوعًا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ

الْقَطَّانِ

توضیح راوی: وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ هُوَ ابْنُ دَاوُدَ وَيُكْنَى أَبَا الْعَوَامِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ عزیز اور کوئی

چیز نہیں ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کے ”مرفوع“ ہونے کو صرف عمران نامی راوی کی نقل کردہ روایت کے حوالے سے جانتے ہیں۔

عمران نامی راوی داؤد کے صاحبزادے ہیں، ان کی کنیت ابو عوام ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عمران سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 2: بلا عنوان

**3293** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي

3292۔ آخر جہ ابن ماجہ (۱۲۰۸/۲): کتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء رقم (۲۸۲۹)۔

جَعْفَرٌ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
متن حدیث: الدُّعَاءُ مَخُّ الْعِبَادَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهِيْعَةَ  
﴿﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دُعا عبادت کا مغز ہے۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے ”غریب“ ہے ہم اسے صرف ابن لہیعۃ کے حوالے سے  
جاتے ہیں۔

3294 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَرِّ عَنْ يُسَيْعٍ عَنِ  
النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
متن حدیث: قَالَ الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَأَ (وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ  
عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ مَنْصُورٌ وَالْأَعْمَشُ عَنْ ذَرِّ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ذَرِّ  
توضیح راوی: هُوَ ذَرُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ ثِقَّةٌ وَالِدُ عُمَرَ بْنِ ذَرِّ  
﴿﴿﴾ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: دُعا ہی عبادت ہے۔  
پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

”تمہارے پروردگار نے یہ فرمایا ہے مجھ سے دُعا مانگو میں تمہاری دُعا قبول کروں گا“ بے شک جو تکبر کرتے ہوئے  
میری بندگی چھوڑتے ہیں وہ عنقریب جہنم میں رسوا ہو کر داخل ہوں گے۔“  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
منصور نے اس روایت کو اعمش کے حوالے سے ذر سے نقل کیا ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ذر کی نقل کردہ روایت کے طور  
پر جانتے ہیں۔ یہ صاحب زر بن عبد اللہ ہمدانی ہیں اور ثقہ ہیں۔ یہ عمر بن زر کے والد ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

باب 3: بلا عنوان

3295 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3294- اخرجه ابوداؤد (۴۶۶/۱) كتاب الصلاة: باب: الدعاء رقم (۱۴۷۹)، و ابن ماجه (۱۲۵۸/۲): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء  
برقم (۲۸۲۸)

3295- اخرجه ابن ماجه (۱۲۵۸/۲): كتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء رقم (۲۸۲۷)

متن حدیث: مَنْ لَمْ يَسْأَلِ اللَّهَ يَفْضُبْ عَلَيْهِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَقَدْ رَوَى وَكَيْعٌ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ هَذَا الْحَدِيثَ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا  
الْوَجْهِ وَأَبُو الْمَلِيحِ اسْمُهُ صَبِيحٌ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُهُ وَقَالَ يُقَالُ لَهُ الْفَارِسِيُّ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا  
أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدِ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ  
﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص اللہ تعالیٰ سے مانگتا نہیں، اللہ  
تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) وکیع نے کئی راویوں کے حوالے سے ابوالح کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔ ہم  
اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابوالح نامی راوی کا نام صبیح ہے۔ میں نے امام بخاری کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے انہیں  
فارسی کہا جاتا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

**3296** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ

السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَكَبَّرَ  
النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمٍّ وَلَا غَائِبٍ هُوَ  
بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُوسِ وَحَالَكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أَعْلَمُكَ كَنْزًا مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا  
بِاللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَأَبُو عَثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مِلٍّ وَأَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَيْسَى

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم ایک جنگ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔ ہم  
واپس آ رہے تھے اور ہم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو لوگوں نے تکبیر کہنی شروع کی۔ انہوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی تو نبی  
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار بہرہ یا غیر موجود نہیں ہے وہ تمہارے اور تمہاری ساریوں کے سر کے درمیان ہے (یعنی

3296 اخراجه البخاری (۵۳۷/۷): کتاب المغازی: باب: غزوة خيبر، حدیث (۴۲۰۲)، (۱۹۱/۱۱): کتاب الدعوات باب: الدعاء اذا

علاقبه، حدیث (۶۳۸۴)، و الحدیث اطرا له فی (۶۴۰۹، ۶۶۱۰، ۷۲۸۶)، و مسلم (۳۱/۹ - النووی) کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و

الاستغفار: باب: استحباب خفض الصوت بالذكر، حدیث (۴۵ - ۴۶ - ۲۷۰۴/۴۷ - ابو داؤد) (۴۷۸/۱): کتاب الصلاة باب: فی الاستغفار،

حدیث (۱۵۲۶ - ۱۵۲۷ - ۱۵۲۸)، و ابن ماجه (۱۲۵۶/۲) کتاب الالب: باب: ما جاء فی (لا حول ولا قوة الا باللہ)، حدیث (۳۸۲۴) و

احمد (۳۹۹/۴، ۳۹۴/۴، ۴۰۰، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۷، ۴۱۷، ۴۱۸)، و ابن خزيمة (۱۴۹/۴) حدیث (۲۵۶۳)، و عبد بن حميد ص (۱۹۱) حدیث

(۵۴۲)، من طریق ابی عثمان النهدي عن ابی موسیٰ الاشعري هكذا



تمہارے بہت قریب ہے۔

(راوی بیان کرتے ہیں:) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کی تعلیم دوں؟

(وہ یہ ہے) ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔

ابو نعیم سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الذِّكْرِ

### باب 4: ذکر کی فضیلت

3297 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ شَرَائِعَ الْإِسْلَامِ قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَأَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ أَتَشَبَّهُ بِهِ

قَالَ لَا يَزَالُ لِسَانَكَ رَطْبًا مَن ذَكَرَ اللَّهَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اسلام کی تعلیمات بہت

زیادہ ہیں۔ آپ ﷺ مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جسے میں باقاعدگی سے اختیار کر لوں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہاری زبان ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر رہنی چاہیے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن غریب“ ہے۔

### بَابُ مِنْهُ

### باب 5: بلا عنوان

3298 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ دَرَّاجٍ عَنْ أَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْعِبَادِ أَفْضَلُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ

الذَّاكِرُونَ اللَّهُ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنَ الْغَايِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَيْفِهِ فِي

الْكُفَّارِ وَالْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَنْكَسِرَ وَيَخْتَضِبَ دَمَا لَكَانَ الذَّاكِرُونَ اللَّهُ أَفْضَلَ مِنْهُ دَرَجَةً

3297۔ اخرجه ابن ماجه (۱۲۶۶/۲): كتاب الادب: باب: فضل الذكر، حدیث (۳۷۹۳) من طريق عمرو بن قيس عن عبد الله بن بسر،

لذاكره

3298۔ اخرجه احمد (۷۵/۳) من طريق ابن لهيعة عن دراج، عن ابي الهيثم عن ابي سعيد الخدري، لذاكره

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيَسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَمَّا نَعَرَفُهُ مِنْ حَدِيثِ دَرَّاجِ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کن بندوں کا درجہ زیادہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی خواتین کا۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے شخص سے بھی زیادہ ہوگا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ (مجاہد) اپنی تلوار کے ساتھ کفار اور مشرکین کو قتل کرتا رہے، یہاں تک کہ اس کی تلوار ٹوٹ جائے اور خون آلود ہو جائے، تو بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے درجے کے اعتبار سے اس سے زیادہ فضیلت رکھتے ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف دراج کے حوالے سے جانتے ہیں۔

### بَابُ مِنْهُ

### باب 6: بلا عنوان

3299 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ

أَبِي هِنْدٍ عَنْ زِيَادِ مَوْلَى ابْنِ عِيَاشٍ عَنْ أَبِي بَحْرِيَةَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرِ أَعْمَالِكُمْ وَأَزْكَاهَا عِنْدَ مَلِيكِكُمْ وَأَرْفَعِهَا فِي دَرَجَاتِكُمْ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ إِنْفَاقِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَخَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّكُمْ فَتَضْرِبُوا أَعْنَاقَهُمْ وَيَضْرِبُوا أَعْنَاقَكُمْ قَالُوا بَلَى قَالَ ذَكَرُ اللَّهُ تَعَالَى قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا شَيْءٌ أَنْجَى مِنْ عَذَابِ اللَّهِ مِنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ مِثْلَ هَذَا بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ

﴿﴾ حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: کیا میں تمہیں اس چیز کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کی بلندی کے لیے سب سے زیادہ بہترین ہے اور تمہارے لیے سونے اور چاندی کو خرچ کرنے سے زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لیے دشمن کا سامنا کرنے سے زیادہ بہتر ہے جب تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں قتل کریں۔ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے اس کے ذکر کے علاوہ کوئی دوسری چیز نجات نہیں دیتی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) بعض راویوں نے اس روایت کو عبد اللہ بن سعید کے حوالے سے اسی کی مانند اسی سند کے

3299۔ اخرجه ابن ماجه (۱۲۴۰/۲): كتاب الادب: باب: فضل الذكر، حدیث (۳۷۹۰) و احمد (۱۹۰/۵) من طریق عبد الله بن سعید بن ابی هند، عن زیاد بن ابی زیاد، مولى ابن عیاش، عن ابی بھریرة، عن ابی الریاء، فذکره، و اخرجه احمد (۱۹۰/۵)، (۴۴۷/۶) من طریق موسى بن عقبه، عن زیاد بن ابی زیاد مولى ابن عیاش عن ابی الدرداء، فذکره، لیس فیہ (ابو بھریرة).

ہمراہ نقل کیا ہے جبکہ بعض راویوں نے اس حوالے سے اسے ”مُرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ فَيَذْكُرُونَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ مَا لَهُمْ مِنَ الْفَضْلِ

باب 7: جو لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، انکی فضیلت کیا ہے؟

3300 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ

عَنِ الْأَعْرَبِيِّ أَبِي مُسْلِمٍ أَنَّهُ شَهِدَ عَلِيَّ بْنَ هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا أَحَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِينَةُ وَذَكَرَهُمُ اللَّهُ فِيمَنْ عِنْدَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَعْرَبِيَّ

أَبَا مُسْلِمٍ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ مِثْلَهُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے گواہی دے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات بیان کی ہے

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب بھی کچھ لوگ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں، تو فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس (موجود فرشتوں میں) ان لوگوں کا ذکر کرتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

3301 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ عَنْ أَبِي

عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ قَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسْتُكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا وَاللَّهِ مَا أَجْلَسْنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِلَيَّ لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تَهْمَةً لَكُمْ وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيَّ

3300 - اخرجه مسلم (۲۷/۹ - النووی) کتاب الذکر و الدعاء، و التوبة و الاستغفار، باب: فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن و علی الذکر، حدیث (۲۷۰۰/۳۹)، و ابن ماجہ (۱۲۴۵/۲): کتاب الادب، باب: فضل الذکر، حدیث (۳۷۹۱)، و احمد (۳۳/۳، ۴۹، ۹۲، ۹۴)، و عبد بن حنبل (۲۷۲)، حدیث (۸۶۱) من طریق ابی اسحاق بن الاعرابی مسلم، عن ابی ہریرة و ابی سعید الخدری، فذکرہ۔

3301 - اخرجه مسلم (۲۷/۹ - النووی): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن، حدیث (۲۷۰۱/۴۰)، و النسائی (۲۴۹/۸): کتاب آداب القضاة، باب: کیف يستحلف الحاكم، و احمد (۹۲/۴) من طریق ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ عن معاوية بن ابی سفیان، فذکرہ۔

خَلْقَةٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا يُجْلِسُكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا لَذِكْرِ اللَّهِ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنْ عَلَيْنَا بِهِ فَقَالَ اللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ قَالُوا اللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةِ لَكُمْ إِنَّهُ أَنَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يَبَاهِي بِكُمْ الْمَلَائِكَةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

**توضیح راوی:** وَأَبُو نِعَامَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَيْسَى وَأَبُو عَثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلٍ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد تشریف لائے تو دریافت کیا:

آپ لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے بتایا: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا آپ لوگ صرف اسی لیے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے یہاں بیٹھے ہیں۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے کسی تہمت کی وجہ سے آپ لوگوں سے قسم نہیں لی۔ ایسا کوئی شخص نہیں ہوگا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنا قریب ہو جتنا میں قریب تھا اور وہ مجھ سے کم روایت نقل کرتا ہو (لیکن میں تمہیں یہ حدیث سن رہا ہوں)

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے حلقے کے پاس تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے اور اس نے جو ہمیں اسلام کی طرف ہدایت نصیب کی اور اس کے ذریعے احسان کیا، اس بات پر اس کی حمد بیان کرنے کے لیے بیٹھے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگ صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہو؟ تو ان لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لیے بیٹھے ہیں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا: میں نے کسی الزام کی وجہ سے تم سے قسم نہیں لی۔ ابھی جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم لوگوں پر فخر کر رہا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابونعامة سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔

**بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُونَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ**

**باب 8: جو لوگ بیٹھے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں کرتے**

**3302 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ صَالِحِ مَوْلَى

التَّوَّامَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَيَّ نَبِيَّهُمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَإِنْ

3302۔ اخرجه احمد (۲/۴۴۶، ۴۵۳)، و ابوداؤد (۲/۶۸۰)، كتاب الادب: باب: كراهية ان يقوم الرجل من مجلسه ولا يذكر الله،

حدیث (۴۸۵۵)، و البيهقي في شعب الایمان، حدیث (۵۴۶)، و السانی فی عمل الیوم اللیلۃ (۶/۱۰۷)، حدیث (۱۰۲۳۸ - ۳) و اخرجه

الحاکم (۱/۴۹۶)، و قال: صحيح الاسناد، و لم يعجزاه، و صالح ليس بالساقط، و تعقبه الذهبي بقوله، صالح ضعيف.

شَاءَ عَذَابَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد و یکر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَوْلِ إِمَامِ تَرْمِذِي: وَمَعْنَى قَوْلِهِ تِرَةٌ يَعْنِي حَسْرَةً وَنَدَامَةً وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْعَرَبِيَّةِ التِّرَةُ هُوَ النَّارُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب کچھ لوگ کسی مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہیں

کرتے اور اس کے اور اپنے نبی علیہ السلام پر درود نہیں بھیجتے، تو یہ بات (قیامت کے دن) ان کے لیے نقصان کا باعث ہوگی۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو انہیں عذاب دے گا اور اگر چاہے گا تو ان کی مغفرت کر دے گا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

حدیث میں استعمال ہونے والے لفظ ”ترة“ کا مطلب حسرت اور ندامت ہے۔ عربی زبان کے بعض ماہرین نے اس کا

مطلب بربادی بیان کیا ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ

باب 9: مسلمان کی دعا مستجاب ہوتی ہے

3303 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَدْعُو بِدَعَاءٍ إِلَّا آتَاهُ اللَّهُ مَا سَأَلَ أَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ الشُّؤْمِ مِثْلَهُ مَا لَمْ يَدْعُ بِإِيْمٍ أَوْ

قَطِيعَةٍ رَحِمَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَعَبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص جو بھی دعا

مانگتا ہے تو یا اللہ تعالیٰ اسے وہ چیز عطا کر دیتا ہے جو اس نے مانگی ہو یا اس کی مانند اس شخص سے کسی برائی کو (یعنی کسی نقصان کو)

روک دیتا ہے۔ جب تک آدمی کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ کرے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3304 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ وَقْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَطِيَّةَ اللَّيْثِيُّ عَنْ

شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3303- اخرجه احمد (۲۶۰/۳)، عن ابى الزبير عن جابر بن عبد الله بن كره.

3304- اخرجه الحاكم (۵۴۴/۱)، وصححه، ووافقه الذهبي، وذكره المنذرى في (الترغيب والترهيب) (۴۷۳/۲)، وعزاه للترمذى و

للحاكم عن ابى هريرة.

متن حدیث: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَسْتَجِيبَ اللَّهُ لَهُ عِنْدَ الشَّدَائِدِ وَالْكَرْبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَاءَ فِي الرَّخَاءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ مصیبت میں اس کی دعا قبول کرے تو وہ راحت کے دوران بھی بکثرت دعا کیا کرے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

3305 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنُ عَرَبِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ

سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: أَفْضَلُ الذِّكْرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَفْضَلُ الدُّعَاءِ الْحَمْدُ لِلَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ

وَقَدْ رَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ هَذَا الْحَدِيثُ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے سب سے زیادہ فضیلت والا ذکر ”لا الہ الا اللہ“ ہے اور سب سے زیادہ فضیلت والی دعا ”الحمد لله“ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم کے حوالے سے جانتے ہیں۔

علی بن مدینی اور دیگر راویوں نے اسے موسیٰ بن ابراہیم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3306 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمُحَارِبِيِّ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي

زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلْمَةَ عَنِ الْبُهَيْ عَنِ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللَّهُ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا بْنِ

أَبِي زَائِدَةَ

توضیح راوی: وَالْبُهَيْ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

3305- اخرجه ابن ماجه (۱۲۴۹/۲): كتاب الادب: باب: فضل الحامدين، حديث (۲۸۰۰)، و اخرجه النسائي في عم اليوم و الليلة (۶،

۲۰۸): باب افضل الذكر و افضل الدعاء، حديث (۱۰۶۶۷) من طريق طلحة بن خراش عن جابر فذكره

3306- اخرجه احمد (۱۰۳، ۷۰/۶)، و مسلم (۲۸۲/۱۰): كتاب الحيض: باب: ذكر الله تعالى في حالة الجنابة و غيرها، حديث (۳۷۳)، و

ابوداؤد (۵/۱): كتاب الطهارة: باب: الرجل يذكرة الله عزوجل على غير طهر، حديث (۱۸)، و ابن ماجه (۱۱۰/۱): كتاب الطهارة

سنتها: باب: ذكر الله عزوجل على الغلاء، حديث (۳۰۲)، و ابن خزيمة (۱۰۴/۱)، حديث (۲۰۷)، و البيهقي (۹۰/۳)، من طريق البهي عن

عروة عن عائشة فذكره

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے ہم اسے صرف یحییٰ بن زکریا کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
”بہی“ نامی راوی کا نام عبد اللہ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَأُ بِنَفْسِهِ

باب 10: دُعا مانگنے والا سب سے پہلے اپنے لیے دُعا مانگے

3307 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ عَنْ حَمْرَةَ الزِّيَّاتِ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا ذَكَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَهُ بَدَأَ بِنَفْسِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

وَأَبُو قَطَنِ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے لیے دُعا کرنے لگتے تو پہلے اپنے لیے کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

ابو قطن نامی راوی کا نام عمرو بن ہشیم ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي رَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ الدُّعَاءِ

باب 11: دُعا کے وقت ہاتھ بلند کرنا

3308 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَابْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا

حَمَادُ بْنُ عَيْسَى الْجَهَنِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجَمْحِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحْطَهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ

بِهِمَا وَجْهَهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى فِي حَدِيثِهِ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتَّى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ عَيْسَى

تَوْضِيحٌ رَاوِي: وَقَدْ تَفَرَّدَ بِهِ وَهُوَ قَلِيلُ الْحَدِيثِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ النَّاسُ وَحَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْجَمْحِيُّ

ثِقَةٌ وَثِقَةٌ يَحْيَى ابْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ

3307۔۔۔ اخرجہ ابوداؤد (۳۲/۴): کتاب الحروف والقراءات، حدیث (۳۹۸۴)، عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی بن کعب قد کذب۔

3308۔۔۔ اخرجہ عبد بن حنبل (ص ۴۴)، حدیث (۳۹)، و تفریدہ الترمذی من اصحاب الکتاب الستة من طریق سالم بن عبد اللہ عن ابیہ

عن عمر، و سندہ ضعیف: حماد بن عیسی بن عیبة الجهنی، قال الحافظ فی التقریب (۱۹۷/۱): ضعیف۔

﴿﴾ سالم بن عبد اللہ اپنے والد حضرت (عبداللہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دُعا میں ہاتھ اٹھاتے تھے تو انہیں اس وقت تک نیچے نہیں لاتے تھے جب تک ان دونوں کو اپنے چہرہ مبارک پر پھیر نہیں لیتے تھے۔

محمد بن ثنی نامی راوی نے اپنی روایت میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس وقت تک لوٹاتے نہیں تھے جب تک اپنے چہرہ مبارک پر پھیر نہیں لیتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو صرف حماد بن عیسیٰ کے حوالے سے جانتے ہیں اور وہ اسے نقل کرنے میں منفرد ہیں۔ یہ صاحب قلیل الحدیث ہیں۔ بہت سے لوگوں نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔ حظلہ بن ابوسفیان نامی راوی ثقہ ہیں۔ یحییٰ بن سعید القطان نے ان کی توثیق کی ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَسْتَعِجِلُ فِي دُعَائِهِ

باب 12: جو شخص اپنی دُعا کی (قبولیت میں) جلد بازی کا مظاہرہ کرے

3309 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ

أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: يَسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعْوَتٌ فَلَمْ يَسْتَجِبْ لِي

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحِ رَاوِي: وَأَبُو عُبَيْدٍ اسْمُهُ سَعْدٌ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَزْهَرَ وَيُقَالُ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ هُوَ ابْنُ عَمِّ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنِ النَّسَائِيِّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کی دُعا ضرور مستجاب ہوتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے: میں نے دعا مانگی، لیکن میری دُعا قبول ہی نہیں ہوئی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو عبید نامی راوی کا نام سعد ہے اور یہ عبدالرحمن بن ازہر کے غلام ہیں۔ ایک قول کے مطابق یہ حضرت عبدالرحمن بن

عوف رضی اللہ عنہ کے غلام ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن ازہر رضی اللہ عنہ، حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے چچا ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3309۔ أخرجه مالك في الموطأ (213/1) كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء، حديث (29)، و ابنه (296/2)، و البخاري

(11/104)۔ كتاب الدعوات: باب: يستجاب للعبد ما لم يعجل، حديث (634)، و مسلم (2-96/4) كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و

الاستغفار: باب: بيان انه يستجاب للداعي ما لم يعجل، حديث (92 - 2735) و ابوداؤد (788/2) كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث

(1484)، و ابن ماجه (1266/2) كتاب الدعاء: باب: يستجاب لاحدكم ما لم يعجل، حديث (3853)، من طريق ابى عبيد عن ابى

هريرة به.



## بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أَصْبَحَ وَإِذَا أَمْسَى

## باب 13: صبح اور شام کی دعائیں

**3310** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتْنُ حَدِيثٍ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُولُ فِي صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَاءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ وَكَانَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَدْ أَصَابَهُ طَرَفٌ فَالَجَّ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَبِي عُمَرَ مَا تَنْظُرُ أَمَا إِنَّ الْحَدِيثَ كَمَا حَدَّثْتَنِي وَلَكِنِّي لَمْ أَقُلْهُ يَوْمَئِذٍ لِيَمِضِيَ اللَّهُ عَلَيَّ قَدْرَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص روزانہ صبح اور شام کے وقت تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

”اس اللہ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے جس کے اسم کے ہمراہ کوئی چیز زمین میں اور کوئی چیز آسمان میں نقصان نہیں پہنچا سکتی اور وہ سننے والا اور علم رکھنے والا ہے۔“

اس روایت کے راوی ابان کو ایک طرف فالج ہو گیا۔ ایک شخص نے حیرانگی سے ان کی طرف دیکھا تو ابان نے اس سے کہا: تم کیا دیکھ رہے ہو؟ وہ واقعی ہیں حدیث ہے جو میں نے تمہارے سامنے بیان کی تھی، لیکن میں نے ایک دن اس دعا کو پڑھا نہیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنا فیصلہ مجھ پر نافذ کر دیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3311** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعِيدِ بْنِ الْمَرَزُبَانِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي رَضِيْتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا كَانَ حَقًّا عَلَيَّ اللَّهُ أَنْ

يُؤْضِيَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

3310- اخرجہ احمد (۶۲/۱)، و ابوداؤد (۳۲۳/۴): کتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حدیث (۵۰۸۸)، و ابن ماجه (۱۲۷۳/۲):

کتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسى، حدیث (۳۸۶۹) من طریق ابان بن عثمان عن عثمان بن عفان فذكره

3311- تفرد به الترمذی من طریق ثوبان، و اخرجہ ابوداؤد (۳۱۸/۴): کتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حدیث (۵۰۷۲)، و ابن

ماجه (۱۲۷۲/۲): کتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسى، حدیث (۳۸۷۰)، من طریق ابی عقیل عن سابق بن ناجية

عن ابی سلام خادم النبي صلى الله عليه وسلم فذكره

﴿﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص شام کے وقت یہ پڑھ

لے: ”میں اللہ تعالیٰ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہوں (یعنی اس پر ایمان رکھتا ہوں)۔“

تو اللہ تعالیٰ پر یہ لازم ہوگا کہ وہ اس شخص کو راضی کرے (یعنی اسے بخش دے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3312** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سُوَيْدٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَسَ قَالَ أَمْسَيْنَا وَأَمَسَى الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ أَرَاهُ قَالَ فِيهَا لَهُ الْمَلِكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِي هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هَذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوءِ الْكِبَرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ ذَلِكَ أَيْضًا أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمَلِكُ لِلَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ لَمْ يَرْفَعَهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ پڑھا کرتے تھے:

”ہماری شام ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی شام ہوگئی۔ ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔ اللہ

تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں: میرا خیال ہے اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

”بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے اور حمد بھی اسی کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے (اے اللہ)

میں تجھ سے اس رات میں موجود بھلائی اور اس کے بعد میں آنے والی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور میں اس رات

میں موجود شر اور اس کے بعد آنے والے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں کاہلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور برے

بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت بھی یہی کلمات پڑھا کرتے تھے (تاہم ان میں یہ پڑھا کرتے تھے)

3312۔ اخرجہ احمد (۱/۴۴۰)، ومسلم (۴/۲۰۸۹): کتاب الذکر و الدعاء والتوبة و الاستغفار: باب: التعموذ من شر ما عمل، و من شر ما

لم يعمل، حدیث (۷۶ - ۲۷۲۳)، و ابوداؤد (۴/۳۱۷، ۳۱۸): کتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح حدیث (۵۰۷۱)، من طریق عبد الرحمن

بن یزید عن عبد الله بن مسعود فذكره.

”ہماری صبح ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کی بادشاہی میں بھی صبح ہوگئی ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔“  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے تاہم اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

**3313** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ أَخْبَرَنَا سَهِيلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُ أَصْحَابَهُ يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ  
اللَّهُمَّ بِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ أَمْسَيْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَبِكَ الْمَصِيرُ وَإِذَا أَمْسَى فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بِكَ أَمْسَيْنَا  
وَبِكَ أَصْبَحْنَا وَبِكَ نَحْيَا وَبِكَ نَمُوتُ وَبِكَ النُّشُورُ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کو یہ تعلیم دیا کرتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جب تم صبح کرو تو یہ پڑھو۔

”اے اللہ! تیری مرضی سے ہم نے صبح کی تیری مرضی سے ہم شام کریں گے تیری مرضی سے ہم زندہ ہیں تیری مرضی سے ہی ہم مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔“  
اور جب شام ہو تو آدمی یہ پڑھے:

”اے اللہ! تیری مرضی سے ہم نے شام کی تیری مرضی سے ہم صبح کریں گے تیری مرضی سے ہم زندہ ہیں تیری مرضی سے ہم مریں گے اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔“  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

بَابُ مِنْهُ

#### باب 14: بلا عنوان

**3314** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ

سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ عَاصِمِ الثَّقَفِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ مُرِنِي بِشَيْءٍ أَقُولُهُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ  
عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكِهِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ

3313۔ اخرجہ ابوداؤد (۳۱۷/۴): کتاب الاطب: باب: ما يقول اذا اصبح، حدیث (۵۰۶۸)، و ابن ماجہ (۱۲۷۲/۲): کتاب الدعاء: باب:

ما يدعو به الرجل اذا اصبح و اذا امسى، حدیث (۳۸۶۸)، من طریق سهل عن ابیہ عن ابی ہریرہ فذکرہ۔

3314۔ اخرجہ احمد (۴۱/۱) عن لیث عن مجاہد عن ابی بکر الصديق فذکرہ۔

شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكَهٖ قَالَ قُلُّهُ إِذَا أَصْبَحْتَ وَإِذَا أَمْسَيْتَ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں جسے میں صبح و شام پڑھ لیا کروں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم یہ پڑھا کرو۔  
”اے اللہ! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ہر چیز کے پروردگار اور اس کے مالک میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ میں اپنی ذات کے شر سے شیطان کے شر سے اور اس کے شرک (یا اس کے شریک ہونے) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اسے صبح کے وقت شام کے وقت اور جب تم سونے لگو اس وقت پڑھ لیا کرو۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ مِنْهُ

### باب 15: بلا عنوان

3315 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ

عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِلَّا أَدُلَّكَ عَلَى سَيِّدِ الْإِسْتِغْفَارِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ وَأَبُوءُ لَكَ بِبِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوبِي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ لَا يَقُولُهَا أَحَدُكُمْ حِينَ يُمْسِي فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدْرٌ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَلَا يَقُولُهَا حِينَ يُصْبِحُ فَيَأْتِي عَلَيْهِ قَدْرٌ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ عُمَرَ وَابْنِ مَسْعُودٍ وَابْنِ أَبِي وَبُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

استاد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ

توضیح راوی: وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ هُوَ ابْنُ أَبِي حَازِمٍ الرَّاهِدِ

﴿﴾ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: کیا میں سید الاستغفار کی طرف

تمہاری رہنمائی نہ کروں (اس کے الفاظ یہ ہیں)

3315۔ انور دہبہ الترمذی بروایة من طریق عثمان بن ربیعة عن شداد بن اوس، وللحدیث طریق آخر من طریق بشیر بن کعب العدوی عن شداد بن اوس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: سید الاستغفار ان یقول: اللھم۔ الحدیث۔ و من هذا الطريق اخرجه البخاری (۱۰۰/۱۰): کتاب الدعوات: باب: افضل الاستغفار حدیث (۶۳۰۶)

”اے اللہ! تو میرا پروردگار ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، تو نے مجھے پیدا کیا ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں تجھ سے کیے ہوئے عہد و پیمان پر قائم ہوں، جہاں تک مجھ سے ہو سکے اور جو کچھ میں کرتا ہوں اس کے اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تیری جو نعمتیں مجھ پر ہیں، میں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں، تو میرے گناہوں کی مغفرت کر دے، کیونکہ گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا)

اگر کوئی شخص شام کے وقت یہ دُعا پڑھے اور صبح ہونے سے پہلے انتقال کر جائے، تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور اگر کوئی شخص صبح کے وقت یہ کلمات پڑھے اور شام سے پہلے انتقال کر جائے، تو اس کے لیے بھی جنت واجب ہو جائے گی۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابن بزی رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول کی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے، اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے حوالے سے شداد بن اوس سے منقول ہے۔

عبدالعزیز بن ابو حازم نامی راوی ابن ابی حازم زاہد ہیں۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا أُوِيَ إِلَى فِرَاشِهِ

### باب 16: سوتے وقت کی دُعا

3316 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

عَازِبٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهْ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولُهَا إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَإِنَّ مِنْهُ مَنْ لَيْلَتِكَ مِنْكَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَإِنْ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ وَقَدْ أَصَبْتَ خَيْرًا تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسَلْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَقَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ وَالْجَانُّ ظَهَرُوا إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي ثُمَّ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

فِي الْبَابِ وَفِي الْبَابِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

3316- أخرجه البعاري (۱۱۲/۱۱): كتاب الدعوات: باب: اذا بات طاهرا، حديث (۶۳۱۱)، و مسلم (۲۰۸۱/۴): كتاب الذكر، و

الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: ما يقول عدد النور و اخذ البصم، حديث (۵۶ - ۲۷۱۰) من طريق سعد بن عبيدة عن البراء من عازب

بنحوه.

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ وَأَلْتِ عَلِيَّ وَضَوَّءِ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: میں تمہیں وہ کلمات نہ سکھاؤں؟ جنہیں تم اس وقت پڑھ لیا کرو جب تم اپنے بستر پر (سونے کے لیے جاؤ) اگر تم اس رات میں انتقال کر گئے تو تم دین اسلام پر مرو گے اور اگر تم صبح تک زندہ رہے تو تمہیں بھلائی نصیب ہوگی، تم یہ کلمات پڑھو۔

”اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کر دیا، میں تیری طرف متوجہ ہو گیا، میں نے اپنے معاملات تجھے سونپ دیے۔ تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے میں نے اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیا۔ تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور کوئی نجات کی جگہ نہیں ہے۔ تو نے جو کتاب نازل کی ہے اور جس نبی کو تو نے بھیجا ہے، میں ان پر ایمان لاتا ہوں۔“

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اس دُعا کو پڑھتے ہوئے (میں نے کہا) ”میں تیرے رسول پر ایمان لاتا ہوں جسے تو نے بھیجا ہے“ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سینے پر ہاتھ مارتے ہوئے فرمایا: یہ

پڑھو۔

”میں تیرے اس نبی پر ایمان لاتا ہوں جسے تو نے بھیجا ہے۔“

یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

منصور بن معتمر نے سعد بن عبیدہ کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت

نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ ہیں۔

”جب تم (سونے کے لیے) اپنے بستر پر جاؤ اور تم با وضو حالت میں ہو تو یہ کلمات پڑھو۔“

**3317 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيَى بْنِ

أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْحَاقَ ابْنِ أَخِي رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَنْ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا اضْطَجَعَ أَحَدُكُمْ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

أَسَلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَالْجِبَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى

مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَوْ مِنْ بَيْتَابِكَ وَبِرَسُولِكَ فَإِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ

3317. أخرجه النسائي في الكبرى (١٩٢/٦): كتاب غسل اليوم و الليلة: باب: وما يقول من يفزع في منامه، حديث (١٠٦٠٧ - ١٠٧) و

ذكره البندري في (الترغيب و الترہیب) (٤٦٥/١، ٤٦٦)، حديث (٨٧٤)، و عزاه للترمذی، من طريق يحيى بن اسحاق ابن اخي رافع عن

رافع فذكره

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 ﴿﴾ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب کوئی شخص دائیں پہلو کے بل لیٹے اور پڑھے:

”اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیرے سپرد کیا، میں نے اپنا رخ تیری طرف کر لیا، میں نے اپنی پشت کو تیری پناہ میں دیا، میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، تیرے علاوہ اور کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔ میں تیری کتاب اور تیرے رسولوں پر ایمان لایا۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اگر وہ شخص اسی رات میں انتقال کر گیا، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔  
 (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3318 سند حدیث:** حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

**متن حدیث:** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَأَوَانَا فَكَمَّ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهُ وَلَا مُوَرِّي

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب سونے لگتے تو آپ ﷺ یہ پڑھتے تھے: ”ہر طرح کی حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے ہمیں کھلایا، جس نے ہمیں پلایا، جس نے ہمیں کفایت نصیب کی، جس نے ہمیں پناہ گاہ نصیب کی، کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کے لیے کفایت کرنے والا کوئی نہیں ہے اور انہیں پناہ دینے والا کوئی نہیں ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

بَابُ مِنْهُ

باب 17: بلا عنوان

**3319 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ضَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْوَصَّافِيِّ عَنِ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**متن حدیث:** قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يَأْوِي إِلَى فِرَاشِهِ أَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ

3318۔ اخرجہ میسلر (۲۰۸۵/۴): کتاب الذکر و الدعاء و العوبة و الاستغفار، باب: ما يقول عند النوم، اخذ البصيرح، حدیث (۲۷۱۵)، و ابوداؤد (۳۱۲/۴): کتاب الاجاب: بابی ما يقال عند النوم (۵۰۵۳)، و الحدیث لبس فی البیحاوی کما جزم بذلك الحافظ البزوی فی (تحفة الاشراف) (۱۱۷/۱)، من طریق خضاد بن سلیة عن ثابت عن انس.

وَأَتُوبُ إِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ ذُنُوبَهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَإِنْ كَانَتْ عَدَدَ أَيَّامِ الدُّنْيَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْوَصَافِيِّ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْوَلِيدِ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص بستر پر لیٹ کر (سوتے وقت) یہ پڑھے:

”میں اس اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ وحی اور قیوم ہے اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

جو شخص تین مرتبہ یہ کلمات پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو بخش دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں اگرچہ وہ درختوں کے پتوں جتنے ہوں اگرچہ وہ ریت کے ذروں جتنے ہوں اگرچہ وہ دنیا کے ایام کی تعداد جتنے ہوں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو عبید اللہ بن ولید وصافی سے منقول ہے۔

### بَابُ مِنْهُ

### باب 18: بلا عنوان

3320 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ

حَدِيفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ رَأْسِهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ

فِي عَذَابِكَ يَوْمَ تَجْمَعُ أَوْ تَبْعُ عِبَادَكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت حدیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دست

مبارک اپنے سر کے نیچے رکھتے تھے پھر یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا، جس دن تو اپنے بندوں کو جمع کرے گا (راوی کو شک ہے شاید یہ

الفاظ ہیں) دوبارہ زندہ کرے گا۔“

3319۔ اخرجه احمد (۱۰/۳)، من طريق عبید اللہ بن الولید الوصافی عن عطیة العوفی عن ابی سعید الخدری بہ وقال البیہقی فی الترمذی و الترمذی بعد ان اورده (۴۷۱/۱)، حدیث (۸۸۴)، قال البیہقی: عبید اللہ هذا واه، علیہ عصام بن قدامة و هو ثقة اخرجه البخاری فی تاریخہ من طریق بدحو.

3320۔ اخرجه احمد (۳۸۲/۵)، والحمیدی (۲۱۰/۱، ۲۱۱)، حدیث (۴۴۴)، من طریق ربیع بن حراش عن حدیفة بن الیمان فذكرہ



(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3321** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ هُوَ السَّلُولِيُّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ بْنِ

أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِينَهُ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ يَقُولُ رَبِّ قَبِي  
عَذَابِكَ يَوْمَ تَبَعَتْ عِبَادَكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

اختلاف سند: وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ لَمْ يَذْكُرْ بَيْنَهُمَا أَحَدًا وَرَوَى  
شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ وَرَجُلٍ آخَرَ عَنِ الْبَرَاءِ وَرَوَى إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ وَعَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ  
◀◀ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دائیں ہاتھ کو سوتے وقت سر کے نیچے رکھتے  
تھے پھر یہ پڑھتے تھے:

”اے میرے پروردگار! تو اس دن مجھے اپنے عذاب سے بچانا جب تو اپنے بندوں کو زندہ کرے گا۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔  
ثوری رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو ابواسحاق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے ان دونوں کے  
درمیان کسی فرد کا ذکر نہیں کیا۔

شعبہ نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے ابو عبیدہ اور ایک اور شخص کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔  
اسرائیل نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے عبد اللہ بن یزید کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور ابواسحاق  
کے حوالے سے ابو عبیدہ کے حوالے سے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

## بَابُ مِنْهُ

### باب 19: بلا عنوان

**3322** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ

سُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

3321- اخرجہ النسائی فی الکبری (۱۸۹/۶): کتاب عبد النور واللیلۃ: باب: ما یقول اذا اوی الی فراشه، حدیث (۱۰۵۹۴) من طریق  
ابی اسحاق، عن ابی بردۃ عن البراء بن عازب فلذاکرہ. و من طریق عبد اللہ بن یزید عن البراء بن عازب اخرجہ ابو داؤد (۳۱۱، ۳۱۰/۴)  
کتاب الادب: باب: ما یقال عند النور، حدیث (۵۰۴۵)، و اخرجہ الترمذی فی الشبائل ص (۲۱۶)، حدیث (۲۵۵) و اقال الحافظ فی الفتح  
(۱۱۹/۱۱): و سندہ صحیح.

3322- اخرجہ مسلم (۱۱۷/۹ - الابی): کتاب الذکر و الدعاء و التوبۃ، باب: ما یقول عن النور و اخذ البضع، حدیث (۲۷۱۰/۵۶)  
و ابو داؤد (۷۲۲/۲): کتاب الادب: باب: ما یقول عند النور، حدیث (۵۰۵۱).

**متن حدیث:** كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا أَخَذَ أَحَدُنَا مَضْجَعَهُ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ وَرَبِّ الْأَرْضِينَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَفَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوَى وَمُنزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ أَنْتَ إِخِذْ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ أَفْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے ہم میں سے کوئی شخص جب سونے لگے تو وہ یہ پڑھے:

”اے اللہ! اے آسمانوں کے پروردگار! اور زمین کے پروردگار! ہمارے پروردگار اور ہر چیز کے پروردگار! دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے تورات، انجیل اور قرآن کو نازل کرنے والے ہر شے والی چیز کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں، تو اسے پیشانی سے پکڑ لے، تو ہی اول ہے، تجھ سے پہلے کوئی نہیں تھا، تو ہی آخر ہے، تیرے بعد کوئی نہیں ہوگا، تو ہی ظاہر ہے، تیرے اوپر کوئی نہیں ہے، تو ہی باطن ہے، تجھ سے نیچے کوئی نہیں ہے، میرا قرض ادا کر دے اور مجھے فقر سے بے نیاز کر دے (یعنی میرا فقر ختم کر دے)۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

### بَابُ مِنْهُ

### باب 20: بلا عنوان

**3323 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

**متن حدیث:** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِيفَةِ إِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَ إِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنِبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكَتْ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَاقَبَنِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَأَذِنَ لِي بِدُنُورِهِ

**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَعَائِشَةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ

**اختلاف روایت:** وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَالَ فَلْيَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ

3323. إخرجه البخاري (١٣٠/١١): كتاب الدعوات، الباب الثالث عشر، حديث (٦٣٢٠). باب: التوحيد، باب: السؤال باسماء الله تعالى والاستعاذة بها، حديث (٧٣٩٣)، و الادب المفرد ص (٣٥٣)، حديث (١٢١٤)، و اخرجه مسلم (١١٩/٩ - الابن): كتاب الذكوة و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: ما يقول عبد النور و اخذ المصحح، حديث (٢٧١٤/٦٤)، و ابوداؤد (٧٣٢/٢): كتاب الاداب: ما يقول عند النور، حدث (٥٠٥٠)، و ابن ماجه (١٢٧٥/٢): كتاب الدعاء باب: ما يدعوه اذا اوى الى فراشه حديث (٣٨٧٤).

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے:

”جب کوئی شخص اپنے بستر سے اٹھ کر جائے، تو جب وہ اس بستر پر واپس آئے، تو اپنے تہبند کے پلو سے اُسے تین مرتبہ جھاڑنے کیونکہ اسے یہ نہیں معلوم ہوگا کہ اس کے جانے کے بعد وہاں کون سی چیز آئی تھی، پھر جب وہ لیٹ جائے، تو یہ دعا پڑھے:

”اے میرے پروردگار! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے اپنا پہلو رکھتا ہوں اور تیری ہی وجہ سے اس کو اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان کو روک لے، تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے واپس کر دے، تو اس کی حفاظت کرنا، اسی طرح جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) آدمی بیدار ہوتے وقت یہ پڑھے:

”ہر طرف کی حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے میرے جسم میں مجھے عافیت عطا کی اور میری روح کو واپس کر دیا، اور مجھے اپنا ذکر کرنے کی توفیق دی۔“

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن“ ہے۔

بعض راویوں نے اس میں یہ الفاظ نقل کیے ہیں: فَلْيَنْفُضْهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ

بَابُ مَا جَاءَ فِيْمَنْ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ عِنْدَ الْمَنَامِ

باب 21: سوتے وقت قرآن پاک کی تلاوت کرنا

3324 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَّالَةَ عَنْ عَقِيلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ

عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دونوں ہتھیلیاں جمع کر کے ان میں پھونک مارتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ اخلاص، سورہ فلق اور سورہ ناس پڑھ کر دم کرتے تھے، پھر ان دونوں ہاتھوں کو اپنے جسم پر جہاں تک ہو سکتا تھا پھیر لیتے تھے۔ پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر پر اپنے چہرے پر اور جسم کے آگے والے حصے پر پھیرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ عمل تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔

3324۔ اخرجہ البعاری (۲۱۹/۱۰، ۲۲۰): کتاب الطب: باب: النفث من لرقبة، حدیث (۵۸۴۸)، و ابو داؤد (۳۱۳/۴): کتاب الادب:

باب: ما يقال عند النوم، حدیث (۵۰۵۶)، و ابن ماجہ (۱۲۷۵/۲): کتاب الدعاء: باب: ما يدعو به اذا اوى الى فراشه، حدیث (۳۸۷۵)،

و عبد بن حیدر (۴۳۱)، حدیث (۱۴۸۴).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

### بَابُ مِنْهُ

### باب 22: بلا عنوان

3325 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ رَجُلٍ

عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَتْنُ حَدِيثٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي شَيْئًا أَقُولُهُ إِذَا أَوَيْتُ إِلَى

فِرَاشِي قَالَ اقْرَأْ قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَإِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ أَحْيَانًا يَقُولُ مَرَّةً وَأَحْيَانًا لَا يَقُولُهَا

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ

عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَهَذَا أَصَحُّ وَرَوَى زُهَيْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ

أَبِي اسْحَقَ عَنْ قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَهَذَا أَشْبَهُ وَأَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ

شُعْبَةَ قَدْ اضْطَرَبَ أَصْحَابُ أَبِي اسْحَقَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ

رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ نَوْفَلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ هُوَ أَخُو قُرُوءَةَ بْنِ نَوْفَلٍ

﴿ ﴿ حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی ایسی چیز کے بارے میں بتائیں! جسے میں رات سوتے وقت پڑھ لیا کروں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: تم سورہ کافرون پڑھا کرو کیونکہ یہ شرک سے برأت کا اظہار ہے۔

شعبہ نامی راوی نے بعض اوقات یہ الفاظ نقل کیے ہیں، میرے استاد نے اس روایت میں بعض اوقات ”ایک مرتبہ“ کا لفظ

نقل کیا ہے اور بعض اوقات نقل نہیں کیا۔

حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اس کے بعد

انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

زبیر نے اس حدیث کو ابواسحاق کے حوالے سے فروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی

کی مانند نقل کیا ہے۔ یہ زیادہ مناسب ہے اور شعبہ کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

ابواسحاق کے شاگردوں نے اس حدیث کو روایت کرنے میں اضطراب کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبدالرحمن بن نوفل نے اسے اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہ عبدالرحمن، حضرت فروہ بن نوفل رضی اللہ عنہما کے بھائی ہیں۔

3325۔ اخرجه ابو داود (۳۱۲/۴): كتاب الادب: باب: ما يقال عن النور حديث (۵۰۰۵)، و الذمى (۴: ۵۹/۲): كتاب فضائل القرآن:

باب: فضل (قل يا ايها الكافرون) و احمد (۴۰۶/۵).

3326 سند حدیث: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ بِ تَنْزِيلِ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ

اسناد دیگر: هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ لَيْثٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى زُهَيْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ قُلْتُ لَهُ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ قَالَ لَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ جَابِرٍ إِنَّمَا سَمِعْتُهُ مِنْ صَفْوَانَ أَوْ ابْنِ صَفْوَانَ وَقَدْ رَوَى شَبَابَةُ عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ حَدِيثِ لَيْثٍ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورہ تزلزل سجدہ اور سورہ ملک نہیں پڑھ لیتے تھے۔

سفیان ثوری رضی اللہ عنہ اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو اسی طرح لیث کے حوالے سے ابو زبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

زبیر نے اس حدیث کو ابو زبیر کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: میں نے ان سے دریافت کیا: آپ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی زبانی نہیں سنی میں نے یہ صفوان یا ابن صفوان کی زبانی سنی ہے۔

شبابہ نے اس روایت کو مغیرہ بن مسلم کے حوالے سے ابو زبیر کے حوالے سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح نقل کیا ہے جیسے لیث نے نقل کیا ہے۔

3327 سند حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي لُبَابَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا

مَثْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَيُنِيَّ اسْرَائِيلَ

قول امام بخاری: قَالَ أَبُو عِيْسَى: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ أَبُو لُبَابَةَ هَذَا اسْمُهُ مَرَّوَانُ مَوْلَى

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ وَاسْمِعَ مِنْ عَائِشَةَ سَمِعَ مِنْهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورہ زمر اور سورہ بنی اسرائیل کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں) امام بخاری نے مجھے یہ بتایا ہے، اس روایت کے راوی ابو لبابہ کا نام مروان ہے اور یہ عبدالرحمن بن زیاد کے غلام ہیں انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے احادیث کا سماع کیا ہے اور حماد بن زید نے ان سے احادیث کا

3327 تفردہ الترمذی انظر العفة (۳۰۳/۱۲)، حدیث (۱۷۶۰۱) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجہ الحاكم فی المستدرک (۴۳۴/۲)، وقال الشيخ الالبانی فی السلسلة الصحيحة (۲۴۳/۲)، حدیث (۶۴۱)، استنادہ جید، سکت علیہ الحاكم و الذهبی و رجالہ ثقات.

سماع کیا ہے۔

3328 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا بَقِيَّةُ بِنْتُ الْوَلِيدِ عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بِلَالٍ عَنِ الْعَرَبِاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُولُ فِيهَا آيَةَ خَيْرٍ

مِنْ أَلْفِ آيَةٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک مسجات کی تلاوت نہیں کر لیتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے تھے: ان میں ایک ایسی آیت بھی ہے جو ایک ہزار آیتوں سے بہتر ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بَابُ مِنْهُ

## باب 23: بلا عنوان

3329 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ

أَبِي الْعَلَاءِ بْنِ الشَّخِيرِ عَنْ رَجُلٍ مَنِ بِنِي حَنْظَلَةَ

متن حدیث: قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ بْنَ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُنَا أَنْ نَقُولَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيمًا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعَلَّمَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعَلَّمَ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعَلَّمَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَامُ الْغُيُوبِ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُورَةَ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ إِلَّا وَكَّلَ اللَّهُ بِهِ مَلَكًَا فَلَا يَقْرُبُهُ شَيْءٌ يُؤْذِيهِ حَتَّى يَهَبَّ مَتَى هَبَّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْجُرَيْرِيُّ هُوَ سَعِيدُ بْنُ أَيَّاسٍ

أَبُو مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيُّ وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ

﴿﴾ بنو حنظلہ قبیلے کے ایک صاحب کہتے ہیں، میں ایک دن حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ایک سفر میں شریکتھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ چیز نہ سکھاؤں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں سکھایا کرتے تھے۔ تم یہ پڑھا کرو:

”اے اللہ! میں تجھ سے کام (یعنی معاملات) کی مضبوطی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیری نعمت کا شکر ادا کرنے کا سوال کرتا ہوں اور اچھی طرح سے عبادت کرنے کا سوال کرتا ہوں۔ میں تجھ سے سچی زبان درست (نظریات رکھنے والا) دل

مانگتا ہوں۔ میں ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں تجھ سے ہر اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تیرے علم میں ہے اور میں ہر اس چیز سے تیری مغفرت طلب کرتا ہوں جسے تو جانتا ہے۔ بے شک تو غیوب کا علم رکھنے والا ہے۔“  
حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو مسلمان سوتے وقت اللہ تعالیٰ کی کتاب کی کوئی ایک سورہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک فرشتے کو مقرر کر دے گا تو تکلیف دینے والی کوئی بھی چیز اس کے بیدار ہونے تک اس کے پاس نہیں آئے گی خواہ وہ جب بھی بیدار ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

جریری نامی راوی کا نام سعید بن ایاس ہے یا وہ ابو سعود جریری ہیں۔

ابوالعلاء نامی راوی کا نام یزید بن عبداللہ بن ظہیر ہے۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ عِنْدَ الْمَنَامِ

### باب 24: سوتے وقت سبحان اللہ، اللہ اکبر اور الحمد للہ پڑھنا

**3330** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ

ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَنْ حَدِيثُ: قَالَ شَكَّتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجَلَّ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِينِ فَقُلْتُ لَوْ آتَيْتِ أَبَاكَ فَسَأَلْتِهِ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنَ الْخَادِمِ إِذَا أَخَذْتُمْ مَضْجَعَكُمْ تَقُولَانِ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَأَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ مِنْ تَحْمِيدٍ وَتَسْبِيحٍ وَتَكْبِيرٍ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ عَوْنٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ

مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ عَلِيٍّ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھ سے یہ شکایت کی کہ چکی پینے کی وجہ سے ان کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے ہیں۔ تو میں نے ان سے کہا: اگر تم اپنے والد محترم سے کوئی خادم مانگ لو تو بہتر ہوگا (وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کسی خادم کے لیے کہا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تمہیں ایک ایسی چیز کے بارے میں بتاتا ہوں جو تم دونوں (میاں بیوی) کے لیے خادم (مل جانے سے زیادہ) فضیلت رکھتی ہے، تم لوگ سوتے وقت 33 مرتبہ الحمد للہ 33 مرتبہ سبحان اللہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو ابن عون سے منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3331** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا آزْهَرُ السَّمَّانُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ

عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو مَجْلًا بِيَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيحِ

وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّحْمِيدِ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، فاطمہ (رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے

سامنے چکی پینے کی وجہ سے ہاتھ چھیل جانے کی شکایت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سبحان اللہ پڑھنے اور اللہ اکبر پڑھنے اور الحمد للہ پڑھنے کا حکم دیا۔

بَابُ مِنْهُ

باب 25: بلا عنوان

**3332** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةٍ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيهِمَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ آلا وَهُمَا يَسِيرٌ وَمَنْ يَعْمَلُ بِهِمَا قَلِيلٌ

يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي ذُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فِتْلِكَ خَمْسُونَ وَمِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْفُ وَالْخَمْسُ مِائَةٌ فِي الْمِيزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ

تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً فِتْلِكَ مِائَةً بِاللِّسَانِ وَالْفُ فِي الْمِيزَانِ فَأَيْكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ أَلْفَيْنِ

وَالْخَمْسُ مِائَةً سَيِّئَةً قَالُوا فَكَيْفَ لَا يُحْصِيهَا قَالَ يَا بَنِي آدَمَ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلَاتِهِ فَيَقُولُ أَذْكَرُ كَذَا

أَذْكَرُ كَذَا حَتَّى يَنْفَعِلَ فَلَعَلَّهُ لَا يَفْعَلُ وَيَأْتِيهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهِ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهُ حَتَّى يَنَامَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَالْفُورِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ هَذَا الْحَدِيثَ وَرَوَى الْأَعْمَشُ هَذَا الْحَدِيثَ

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ مُخْتَصَرًا

في الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَالنَّسِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: دو حصلتیں (ایسی ہی)

3332- أخرجه البخاري في الادب المفرد من (305)، حديث (1221)، و ابوداؤد (81/2): كتاب الصلاة: باب: التسبيح بالحصى، حديث

(1002)، و يوجد من ابوداؤد ايضا (5065)، و النسائي (74/3): كتاب السهر: باب: عدد التسبيح بعد التسليم، حديث (1348) و يوجد من

النسائي ايضا (1355)، و ابن ماجه (299/1): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما يقال بعد التسليم حديث (926)، و احمد (160/2)،

(204/2)، و الحميدي (265/1)، حديث (583)، و ابن حبان من (140، 139) حديث (306)

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



جنہیں اگر کوئی مسلمان اختیار کر لے تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ دونوں آسان بھی ہیں، لیکن ان پر عمل کرنے والے لوگ بہت کم ہیں۔ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ سبحان اللہ دس مرتبہ الحمد للہ اور دس مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا۔

راوی بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا: آپ ﷺ اپنی انگلیوں پر اس کو گن رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زبان سے پڑھنے کے حساب سے (روزانہ) ایک سو پچاس ہوں گے، لیکن میزان میں یہ ایک ہزار پانچ سو ہوں گے (کیونکہ نیکی کا اجر دس گنا ہوتا ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم سونے لگو! تو ایک سو مرتبہ سبحان اللہ اکبر اور الحمد للہ (یعنی انیس 33 مرتبہ پڑھ لو) تو یہ زبان سے پڑھنے میں ایک سو ہوں گے اور میزان میں ایک ہزار ہوں گے۔ تو تم میں سے کون ایسا شخص ہے؟ جو روزانہ دو ہزار پانچ سو گناہ کرتا ہو (لیکن وہ اس عمل کے ذریعے روزانہ دو ہزار پانچ سو نیکیاں حاصل کرے گا) لوگوں نے عرض کی: ہم بھلا کیوں اس کا خیال نہیں رکھیں گے؟ (یعنی اس کو انشاء اللہ باقاعدگی سے کریں گے)۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں کسی ایک شخص کے پاس شیطان آتا ہے۔ آدمی اس وقت نماز پڑھ رہا ہوتا ہے تو شیطان یہ کہتا ہے: فلاں فلاں چیز یاد کرو! یہاں تک کہ اس آدمی کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے تو ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ آدمی وہ کام نہ کرے۔

پھر جب آدمی سونے لگتا ہے تو شیطان اُس کے پاس آتا ہے اور اسے سلاتا رہتا ہے، یہاں تک کہ آدمی سو جاتا ہے (اس لیے تم نے اس معاملے میں احتیاط کرنی ہے)۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اسے عطاء بن سائب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اعمش نے اس حدیث کو عطاء بن سائب کے حوالے سے مختصر طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

**3333 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا عَنَّا بَنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

متن حدیث: قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا، آپ ﷺ انگلیوں پر گنتے ہوئے

سبحان اللہ پڑھ رہے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اعمش سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3334 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ

3334۔ اخرجه مسلم (۵۲۲/۲، ۵۲۳): كتاب المساجد ومواضع الصلاة باب: استحباب الذكر بعد الصلاة و بيان صفة، حدیث (۱۱۴)

۵۹۶/۱۴۵، والنسائي (۷۵/۳): كتاب السهر: باب: نوع آخر من عدد التسبيح حدیث (۱۳۴۹)

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَابِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ مُعَقَّبَاتٌ لَا يَخِيبُ قَائِلُهُنَّ يُسَبِّحُ اللَّهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَيُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَعَمْرُو بْنُ قَيْسٍ الْمَلَابِيُّ ثِقَّةٌ حَافِظٌ

اختلاف روایت: وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَكَمِ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَرَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنِ

الْحَكَمِ فَرَفَعَهُ

﴿﴾ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: (نماز کے بعد چند وظائف) پڑھنے والا شخص محروم نہیں رہتا وہ ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ پڑھے 33 مرتبہ الحمد للہ پڑھے اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

عمر بن قیس ملائی نامی راوی حافظ اور ثقہ ہیں۔

شعبہ نے اس حدیث کو حکم کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

منصور بن معتمر نے اسے حکم کے حوالے سے نقل کیا ہے اور ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

3335 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

سِيرِينَ عَنْ كَثِيرِ بْنِ أْفَلَحَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ أَمْرُنَا أَنْ نُسَبِّحَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنَحْمَدُهُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَنُكَبِّرُهُ أَرْبَعًا

وَثَلَاثِينَ قَالَ فَرَأَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْمَنَامِ فَقَالَ أَمْرُكُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُسَبِّحُوا فِي

دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتَحْمَدُوا اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَتُكَبِّرُوا أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاجْعَلُوا خَمْسًا

وَعِشْرِينَ وَاجْعَلُوا التَّهْلِيلَ مَعَهُنَّ فَعَدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ فَقَالَ افْعَلُوا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہمیں ہر نماز کے بعد 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34

مرتبہ اللہ اکبر پڑھنے کی ہدایت ملی۔ راوی کہتے ہیں: ایک انصاری نے خواب میں دیکھا اور بتایا: (خواب میں فرشتے نے پوچھا)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں یہ حکم دیا ہے تم 33 مرتبہ سبحان اللہ 33 مرتبہ الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر پڑھو۔ انہوں نے جواب دیا:

جی ہاں (تو وہ فرشتہ بولا: تم اسے 35 مرتبہ پڑھو اور اس کے ساتھ لا الہ الا اللہ بھی پڑھو۔ اگلے دن وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

3335۔ اخرجه النسائي (۷۶/۳): كتاب السهو: باب: نوع آخر من عدد التسييح، حديث (۱۳۵۰)، و الدارمي (۳۱۲/۱): كتاب الصلاة: باب التسييح من دبر الصلاة، واحمد (۱۸۴/۵، ۱۹۰)، و عبد بن حميد (۱۰۹)، حديث (۲۴۵)، و ابن خزيمة (۳۷۰/۱) حديث (۷۵۲).

میں حاضر ہوا اور آپ کو اس بارے میں بتایا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ایسا کرو۔  
امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

باب 26: رات کے وقت بیدار ہونے پر پڑھی جانے والی دعا

3336 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ

حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي جُنَادَةُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ حَدَّثَنِي عَبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ  
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ثُمَّ قَالَ  
رَبِّ اغْفِرْ لِي أَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ فَإِنْ عَزَمَ فَتَوَضَّأْ ثُمَّ صَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

3337 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا مَسْلَمَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عُمَيْرُ بْنُ هَانِيٍّ يُصَلِّي كُلَّ

يَوْمٍ أَلْفَ سَجْدَةٍ وَيُسَبِّحُ مِائَةَ أَلْفٍ تَسْبِيحَةً

﴿﴾ حضرت عباده بن صامت رضی اللہ عنہ بات بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص رات

کے وقت بیدار ہو کر یہ پڑھے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے جو  
اسی کے لیے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد کے  
بغیر کچھ نہیں ہو سکتا“

پھر وہ یہ پڑھے:

”اے میرے پروردگار میری مغفرت کر دے۔“

(راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) پھر وہ شخص جو دعائے مانگے گا وہ دعا قبول ہوگی اگر وہ ہمت کر کے وضو کر کے نماز بھی ادا  
کرنے تو اس کی نماز بھی قبول ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

مسلمہ بیان کرتے ہیں، عمیر بن ہانی روزانہ ایک ہزار نوافل ادا کیا کرتے تھے اور ایک لاکھ مرتبہ تسبیح پڑھا کرتے تھے۔

3336- أخرجه البخاري (٤٧٣، ٤٩)؛ كتاب التهجيد؛ باب: فضل من تعار من الليل فسلم، حديث (١١٥٤)، و ابو داود (٣١٤/٤)؛ كتاب  
الادب؛ باب: ما يقول الرجل اذا تعار من الليل، حديث (٥٠٦٠)، و ابن ماجه (١٢٧٦/٢)؛ كتاب الدعاء؛ باب ما يدعو به اذا انتبه من  
الليل- حديث (٢٨٧٨)، و الدارمي (٢٩١/٢)؛ كتاب الاستئذان؛ باب: ما يقول اذا انتبه من نومته، و احمد (٣١٣/٥).

## بَابُ مِنْهُ

## باب 27: بلا عنوان

**3338** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالُوا حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ كَعْبٍ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ أَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطِيهِ وَضُوءَهُ فَاسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَأَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کے دروازے کے پاس رات کے وقت موجود رہتا تھا۔ میں آپ ﷺ کو وضو کا پانی دیا کرتا تھا۔ میں رات کے وقت آپ ﷺ کو پست آواز میں ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ پڑھتے ہوئے سنتا تھا اور پست آواز میں ”الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ پڑھتے ہوئے سنتا تھا۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ مِنْهُ

## باب 28: بلا عنوان

**3339** سند حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ بْنِ سَعِيدِ الْهَمْدَانِيِّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي بَعْدَ مَا أَمَاتَهَا وَالْيَهُ النَّشُورُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب سونے لگتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

3338- اخرجه البخاری من المفرد ص (۳۵۶)، حدیث (۱۲۲۳)، والنسائی (۲۰۹/۳): کتاب قیام اللیل و تطوع النهار، باب: ذکر ما يستفتح به القيام، حدیث (۱۶۱۸)، و ابن احمد (۱۲۷۶/۲): کتاب الدعاء، باب: ما يدعوه اذا اتعبه من اللیل، حدیث (۳۸۷۹)، و احمد (۵۷/۴).

3339- اخرجه البخاری (۱۱۷/۱۱): کتاب الدعوات، باب: ما يقول اذا نام، حدیث (۶۳۱۲)، طرفه من (۶۳۱۴، ۶۳۲۴، ۷۳۹۴) ومن الادب المفرد ص (۳۵۲)، حدیث (۱۲۰۹)، و ابوداؤد (۳۱۱/۴): کتاب الادب، باب: ما يقال عند النوم، حدیث (۵۰۴۹)، و ابن ماجه (۱۲۷۷/۲): کتاب الدعاء، باب: ما يدعوه اذا اتعبه من اللیل، حدیث (۳۸۸۰)، و الدارمی (۲۹۱/۲): کتاب الاستئذان، باب: ما يقول اذا اتعبه من نومہ، و احمد (۳۸۵/۵، ۳۸۷، ۳۹۷، ۳۹۹، ۴۰۷).

”اے اللہ! میں تیرے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے سوتا ہوں اور اٹھوں گا۔“

جب آپ ﷺ بیدار ہوتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے مجھے نیند دینے کے بعد بیداری عطا کی اور اسی کی بارگاہ

میں دوبارہ اکٹھے ہوتا ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

## بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ إِلَى الصَّلَاةِ

باب 29: آدمی جب رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے لیے (اٹھے) تو کیا پڑھے؟

3340 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسِ

الْيَمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَقُولُ

اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قِيَامُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ

رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ

حَقٌّ اللَّهُمَّ لَكَ أَسَلَمْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أُنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاعْفُرْ لِي

مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نصف رات کے وقت نوافل ادا کرنے کے

لیے اٹھتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین

کو قائم رکھنے والا ہے، حمد تیرے لیے مخصوص ہے تو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور ان میں موجود ہر چیز کا بھی

پروردگار ہے، تو حق ہے، تیرا کیا ہوا وعدہ حق ہے، تیری بارگاہ میں حاضری حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے، قیامت

3340. اخرجه مالك (۲۱۵/۱، ۲۱۶): كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء حديث (۳۴)، و البيهقي (۵/۳): كتاب التهجد: باب:

(۱) التهجد بالليل، حديث (۱۱۲۰)، و اطرافه في (۶۳۱۷، ۷۳۸۵، ۷۴۴۲، ۷۴۹۹) ومن الادب المفرد ص (۷۰۴)، حديث (۲۰۴)، و مسلم

(۱۰۴/۳، ۱۰۵، ۱۰۶ - الابن): كتاب صلاة السالرين و قصرها: باب: الدعاء من صلاة الليل و قيامه حديث (۷۶۹/۱۹۹)، و ابوداؤد

(۲۰۵/۱): كتاب الصلاة: باب: ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، حديث (۷۷۱)، (۷۷۲) و النسائي (۲۰۹/۳): كتاب قيام الليل و تطرف

النهار: باب: ما يستفتح به القيام، حديث (۱۶۱۹). و ابن ماجه (۴۳۰/۱): كتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في الدعاء اذا قام

الرجل من الليل، حديث (۱۳۵۵)، و الدارمي (۳۴۸/۱): كتاب الصلاة: باب: الدعاء عند التهجد، و احمد (۲۹۸/۱، ۳۰۸، ۳۰۸، ۳۶۶)، و

البيهقي (۲۳۱/۱)، حديث (۴۹۵)، و ابن خزيمة (۱۸۴/۲)، حديث (۱۱۵۱)، (۱۱۵۲)، و ابن حبان (۲۱۱)، حديث (۶۲۱).

حق ہے اے اللہ! میں نے تیری بارگاہ میں سر کو جھکا دیا، تجھ پر ایمان لایا، میں نے تجھ پر توکل کیا، میں تیرا فرمانبردار ہوا، میں تیری مدد سے کسی سے اختلاف کرتا ہوں، تجھے ہی حاکم تسلیم کرتا ہوں، تو میری مغفرت کر دے ہر اس چیز کی جو میں پہلے کر چکا ہوں، آئندہ کروں گا، جو چھپ کر کی ہے، جو علانیہ طور پر کی ہے، تو میرا معبود ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

### بَابُ مِنْهُ

### باب 30: بلا عنوان

**3341** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي لَيْلَى حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَلِيٍّ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: لَيْلَةٌ حِينَ فَرَعَ مِنْ صَلَاتِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِكَ تَهْدِي بِهَا قَلْبِي وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِي وَتَلُمُّ بِهَا شَعْنِي وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِي وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِي وَتَزَكِّي بِهَا عَمَلِي وَتُلْهِمُنِي بِهَا رُشْدِي وَتَرُدُّ بِهَا الْفِتْنَى وَتَعْصِمُنِي بِهَا مِنْ كُلِّ سُوءٍ اللَّهُمَّ أَعْطِنِي إِيمَانًا وَبِقِينًا لَيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنْالَ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْفُوزَ فِي الْعَطَاءِ وَنُزُلَ الشَّهَادَةِ وَعَيْشَ السُّعْدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَنْزِلُ بِكَ حَاجَتِي وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِي وَضَعُفَ عَمَلِي افْتَقَرْتُ إِلَى رَحْمَتِكَ فَاسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُورِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُورِ كَمَا تُجِيرُ بَيْنَ الْبُحُورِ أَنْ تُجِيرَنِي مِنْ عَذَابِ السَّعِيرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الشُّبُورِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُورِ اللَّهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ نَيْتِي وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِي مِنْ خَيْرٍ وَعَدَّتْهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيهِ أَحَدًا مِنْ عِبَادِكَ فَإِنِّي أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيهِ وَأَسْأَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبِّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيدِ أَسْأَلُكَ الْآمَنَ يَوْمَ الْوَعِيدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُودِ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ الشُّهُودِ الرَّكَّعِ السُّجُودِ الْمُؤَفِّينَ بِالْعُهُودِ إِنَّكَ رَحِيمٌ وَدُودٌ وَأَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيدُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِينَ مُهْتَدِينَ غَيْرَ ضَالِّينَ وَلَا مُضِلِّينَ سَلَامًا لِأَوْلِيَانِكَ وَعَدُوًّا لِأَعْدَانِكَ بُحْبٌ بِحُبِّكَ مِنْ أَحَبِّكَ وَنُعَادِي بَعْدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اللَّهُمَّ هَذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ وَهَذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي نُورًا فِي قَلْبِي وَنُورًا فِي قَبْرِي وَنُورًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُورًا مِنْ خَلْفِي وَنُورًا عَنْ يَمِينِي وَنُورًا عَنْ شِمَالِي وَنُورًا مِنْ قَوْفِي وَنُورًا مِنْ تَحْتِي وَنُورًا فِي سَمْعِي وَنُورًا فِي بَصَرِي وَنُورًا

3341- تفرد به الترمذی انظر العنفة (۱۸۴/۵)، حدیث (۶۲۹۲) من اصحابك الكتب الستة، ذكره المتقي الهندي (۱۷۲/۲)، حدیث

(۳۶۰۸)، وعزاه للطبرانی وللبیهقي فی الدعوات عن ابن عباس.

لِي سَفَرِي وَنُورًا فِي بَشِيرِي وَنُورًا فِي كَعْمِي وَنُورًا فِي دَمِي وَنُورًا فِي عِظَامِي اللَّهُمَّ اعْظِمْ لِي نُورًا وَأَعْظِمْ لِي نُورًا وَأَجْعَلْ لِي نُورًا سُبْحَانَ الَّذِي تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَيْسَ الْمَجْدُ وَتَكْرَمُ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِي لَا يَنْبَغِي التَّسْبِيحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالْبِعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِثْلَ هَذَا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اختلاف روایت: وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْضَ هَذَا الْحَدِيثِ وَلَمْ يَذْكُرْهُ بِطَوِيلِهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوافل ادا کرنے کے بعد یہ دعا مانگی۔

”اے اللہ! میں تجھ سے تیری وہ رحمت مانگتا ہوں جس کے ذریعے تو میرے دل کو ہدایت پر ثابت قدم رکھ اور میرے معاملات کو سمیٹ دے، میری مشکلات کو آسان کر دے، اس کے ذریعے میرے غائب کی اصلاح کر دے، اس کے ذریعے میرے شاہد کو بلند کر دے، اس کے ذریعے میرے عمل کا تزکیہ کر دے، اس کے ذریعے مجھے ہدایت الہام کر دے، اس کے ذریعے میری الفت لوٹا دے، اس کے ذریعے مجھے ہر برائی سے بچا، اے اللہ! مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا کر دے جس کے بعد کفر نہ ہو اور ایسی رحمت عطا کر دے جس کے ذریعے میں دنیا اور آخرت میں تیری طرف سے عطا کردہ بزرگی کے شرف تک پہنچ جاؤں۔ اے اللہ! میں تجھ سے عطا میں (اور ایک روایت کے مطابق قضاء میں) کامیابی کا سوال کرتا ہوں، شہداء کے مرتبے کا سعادت مند لوگوں کی طرح زندہ رہنے کا دشمن کے خلاف مدد کا سوال کرتا ہوں، اے اللہ! میں اپنی حاجت تیری بارگاہ میں پیش کرتا ہوں، اگرچہ میری عقل کمزور ہے، اور عمل ضعیف ہے، لیکن میں تیری رحمت کا محتاج ہوں۔ اے تمام کاموں کو پورا کرنے والے، اے سینوں کو شفا دینے والے، میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ جس طرح تو سمندروں کے درمیان نجات نصیب کرتا ہے اسی طرح مجھے جہنم کے عذاب سے، بربادی کی دُعا سے، قبر کی آزمائش سے نجات نصیب کر۔ اے اللہ! جس بھی بھلائی کے بارے میں میری سوچ کمزور ہے، میری نیت اس تک نہیں پہنچتی، میرا سوال اس کے بارے میں نہیں ہو سکا اور تو نے اس بھلائی کا اپنی مخلوق میں سے کسی کے ساتھ بھی وعدہ کیا ہو وہ بھلائی جو تو اپنے بندوں میں سے کسی کو بھی عطا کرے گا میں تیری بارگاہ میں اس کا طلبگار ہوں اور میں وہ بھلائی تیری رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں۔ اے تمام جہانوں کے پروردگار! اے اللہ! اے زبردست قوت کے مالک! اے درست فیصلہ کرنے والے! میں قیامت کے دن امن کے حصول کا تجھ سے سوال کرتا ہوں اور آخرت میں مقرب فرشتوں کے ہمراہ جنت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، جو رکوع کرنے والے ہیں اور سجدہ کرنے والے ہیں، اپنے عہد کو پورا کرنے والے ہیں، بے شک تو رحم کرنے والا اور مہربان ہے، تو جو ارادہ کرتا ہے وہ تو کر لیتا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ہدایت یافتہ اور دوسروں کو ہدایت دینے والا بنا دے، ہمیں گمراہ یا دوسروں کو گمراہ کرنے والا نہ بنا۔ ہمیں اپنے دوستوں کے ساتھ محبت کرنے والا اور اپنے دشمنوں کا دشمن بنا دے۔ ہم تیری محبت کی وجہ سے ہر اس شخص سے محبت رکھیں، جو تجھ سے محبت رکھتا ہے، اور تیری دشمنی کی وجہ سے

ہر اس شخص کو دشمن رکھیں جو تیری مخالفت کرتا ہے۔ اے اللہ! یہ میری دعا ہے جسے قبول کرنا تیرا کام ہے۔ یہ ایک ادنیٰ سی کوشش ہے اور بھروسہ تیری ذات پر ہی کیا جاسکتا ہے۔ اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے۔ میری قبر میں نور کر دے۔ میرے آگے نور کر دے۔ میرے پیچھے نور کر دے۔ میرے دائیں طرف نور کر دے۔ میرے بائیں طرف نور کر دے۔ میرے اوپر نور کر دے۔ میرے نیچے نور کر دے۔ میری سماعت کو نور کر دے۔ میری بصارت کو نور کر دے۔ میرے بالوں کو نور کر دے۔ میری چمڑے کو نور کر دے۔ میرے گوشت کو نور کر دے۔ میرے خون کو نور کر دے۔ میری ہڈیوں کو نور کر دے۔ اے اللہ! میرے نور میں اضافہ کر دے۔ مجھے نور عطا کر دے۔ مجھے نور والا بنا دے۔ پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کی چادر کو اوڑھ لیا اور اسے اپنے ساتھ مخصوص کر لیا۔ پاک ہے وہ جس نے بزرگی کے لباس کو پہن کر اس کے ذریعے اپنی عزت ظاہر کی۔ پاک ہے وہ ذات جس کے علاوہ کوئی تسبیح کے لائق نہیں ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو فضل کرنے والا ہے جو بزرگی کا مالک ہے اور کرم والا ہے۔ پاک ہے وہ ذات جو جلال اور اکرام والا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے۔ ہم اسے ابن ابی لیلیٰ کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے سلمہ بن کہیل کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کا بعض حصہ نقل کیا ہے۔ مکمل روایت ذکر نہیں کی۔

## بَابُ مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ

### باب 31: رات کے وقت نوافل کے آغاز میں دعا مانگنا

**3342** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يُونسَ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ

عَمَارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ

متن حدیث: قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَاتِي شَيْءٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَحُ صَلَاتَهُ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلَاتَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ رَبِّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِيرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ اهْدِنِي لِمَا اخْتَلَفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ أَنْتَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◄◄ ابو سلمہ بیان کرتے ہیں، میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کے وقت نوافل

3342۔ اخرجه مسلم (۱۰۸، ۱۰۷/۳ - الابی): کتاب صلاة السافرين وقصرها: باب: الدعاء في صلاة الليل وقيامه، حديث (۷۷۰/۲۰۰)،

ابوداؤد (۲۰۴/۱): کتاب الصلاة: باب: ما يستفتح به الصلاة من الدعاء، حديث (۷۶۷)، و السنائي (۲۱۲/۳): کتاب قیام اللیل و تطوع

النهار: باب: باي شيء تستفتح صلاة الليل، حديث (۱۶۲۵)، و ابن ماجه (۴۳۱/۱): کتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في الدعاء

اذا قام الرجل من الليل، حديث (۱۳۵۷)، و احمد (۱۰۶/۶)، و ابن خزيمة (۱۸۵/۲)، حديث (۱۱۵۳).



ادا کرنے لگتے تھے تو آپ ﷺ نماز کے آغاز میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ ﷺ جب رات کی نماز ادا کرنے لگتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! اے جبرائیل علیہ السلام، میکائیل، اسرافیل کے پروردگار! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے! اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے! تیرے بندے جس چیز کے بارے میں اختلاف رکھتے ہیں تو بندوں کے درمیان اس چیز کے بارے میں فیصلہ کرے گا تو مجھے اس حق کے بارے میں ہدایت پر ثابت قدم رکھ! جس کے بارے میں تیرے اذن کے ساتھ اختلاف کیا جاتا ہے بے شک تو ہی صراطِ مستقیم پر (چلا سکتا ہے)۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بَابُ مِنْهُ

### باب 32: بلا عنوان

**3343** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ الْمَاجِشُونِ

حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ  
مَنْ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلذِّئْبِ  
فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ  
لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ  
نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِسُنِّي فَأَغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا  
يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِنَّهُ لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَاتِي إِلَّا أَنْتَ أَمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ  
اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي  
وَمُخِي وَعَظَامِي وَعَصَبِي فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ وَمِلءَ مَا بَيْنَهُمَا  
وَمِلءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسَلْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلذِّئْبِ  
خَلَقَهُ فَصُورَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَكُونُ آخِرَ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّسْبِيحِ وَالسَّلَامِ  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَلَّمْتُ وَمَا أَخْرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ  
الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو پہلے یہ پڑھتے تھے:

”میں اپنا رخ اس ذات کی طرف کر رہا ہوں جس نے آسمانوں اور زمینوں کو ٹھیک پیدا کیا ہے اور میں مشرک نہیں ہوں۔“

بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، تو میرا پروردگار ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے، بے شک گناہوں کو صرف تو ہی بخش سکتا ہے، تو مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب فرما اور اچھے اخلاق کی طرف صرف تو ہی رہنمائی کر سکتا ہے، تو مجھ سے برے اخلاق کو دور کر دے، مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا، تیری ذات برکت والی ہے، بلند و برتر ہے، میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ رکوع میں جاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، میں تجھ پر ایمان لایا، میں نے تیرے سامنے سر تسلیم خم کیا، میری سماعت بصارت، مغز، ہڈیاں، پٹھے سب تیری بارگاہ میں جھک گئے۔“

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ ﷺ سجدے سے اپنا سر اٹھاتے تو یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔ اتنی جتنی آسمانوں اور زمین کو اور ان میں موجود ساری جگہ کو بھر دے اور اتنی جتنی اس چیز کو بھر دے جو تو چاہے۔“

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) نبی کریم ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیرے لیے خود کو جھکا دیا، میرا چہرہ اس ذات کے لیے سر بسجود ہے، جس نے اسے پیدا کیا، اسے شکل و صورت عطا کی، اسے سماعت اور بصیرت نصیب کی، تو اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے، جو سب سے بہترین خالق ہے۔“

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) اس کے بعد نبی اکرم ﷺ تشهد میں سلام پھیرنے سے پہلے یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں نے جو کچھ پہلے کیا جو بعد میں کروں گا، جو چھپ کر کیا یا جو اعلانیہ طور پر کیا، ان سب کی مغفرت کر دے۔ اس

کے بارے میں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے، تو آگے کرنے والا ہے، تو پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3344** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ

وَيُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونَ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ حَدَّثَنِي عَمِّي وَقَالَ يُوسُفُ أَخْبَرَنِي أَبِي حَدَّثَنِي الْأَعْرَجُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قَالَ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلدُّنْيِ

فَطَرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ

نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذُنُوبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا

يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لِيَبْكُوكَ وَمَعْلَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي  
يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَالْيَكُ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ  
رَكَعْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعْتُ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَعَصَبِي فَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ  
الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللَّهُمَّ لَكَ  
سَجَدْتُ وَبِكَ أَمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدْتُ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ فَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ فَتَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ  
الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مِنْ آخِرِ مَا يَقُولُ بَيْنَ التَّشَهُدِ وَالتَّسْلِيمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا  
أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو اس میں یہ دُعا پڑھتے۔

”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمینوں کو ٹھیک طور پر پیدا کیا، میں مشرک نہیں ہوں بے شک میری نماز، میری قربانی، میری زندگی، میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، اس کا کوئی شریک نہیں ہے، مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، تو میرا پروردگار ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے، تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کی بخشش نہیں کر سکتا تو مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب کر، اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی نصیب کر سکتا ہے، اور تو مجھ سے برے اخلاق کو دور کر دے، مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔ میں حاضر ہوں تیرا فرمانبردار ہوں، ہر طرح کی بھلائی تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ تیری طرف کوئی شر نہیں جاسکتا۔ میں تیری مدد سے (سب کام کرتا ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں) تیری ذات برکت والی ہے، تو بلند و برتر ہے، میں تجھ سے معفرت طلب کرتا ہوں، میں تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم ﷺ رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، تجھ پر ایمان لایا، تیری بارگاہ میں سر تسلیم خم کیا۔ میری سماعت، میری بصارت، میری ہڈیاں، میرے پٹھے تیری بارگاہ میں جھکے ہوئے ہیں۔“ (حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ ﷺ سر اٹھاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! حمد تیرے لیے مخصوص ہے اتنی جتنی آسمانوں اور زمین کو اور ان کے درمیان والی جگہ کو بھر دے اور اس کے بعد ہر اس چیز کو بھر دے جسے تو چاہے۔“

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، میں تجھ پر ایمان لایا، تیرے لیے اسلام قبول کیا، میرا چہرہ اس ذات کے لیے سر بسجود ہے، جس نے اسے پیدا کیا، اسے شکل و صورت عطا کی، اسے سماعت اور بصارت عطا کی، تو اللہ کی ذات برکت والی ہے، جو سب سے بہترین خالق ہے۔“

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر اس کے بعد نبی اکرم ﷺ آخر میں تشہد کے دوران سلام پھیرنے سے پہلے یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں جو پہلے کرچکا ہوں، جو بعد میں کروں گا، جو چھپ کر کیا، جو کچھ اعلانیہ کیا، ان سب کی مغفرت کر دے اور جو میں نے اپنے معاملے میں اِسْرَاف کیا (اسکی بھی مغفرت کر دے) تو اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ بہتر جانتا ہے، تو آگے کرنے والا ہے، تو پیچھے کرنے والا ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3345** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكَبَيْهِ وَيَضَعُ ذَلِكَ أَيْضًا إِذَا قَضَى قِرَائَتَهُ وَارَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَضَعُهَا إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُولُ حِينَ يَفْتِخُ الصَّلَاةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَجْهْتُ وَجْهِي لِلذِّئْبِ فَطَرَّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاعْفُرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِينِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبِّكَ وَسَعْدَيْكَ أَنَا بِكَ وَالْيَكُ وَالْمَنْجَا وَلَا مَنْجَا إِلَّا إِلَيْكَ اسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَإِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِي رُكُوعِهِ أَنْ يَقُولَ اللَّهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَكَأَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي خَشَعَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخْيَى وَعَظْمِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَسَدَهُ ثُمَّ يُبْعَثُ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِثْلَهُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدَ إِذَا سَجَدَ قَالَ فِي سُجُودِهِ اللَّهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ أَمِنْتُ وَكَأَسْلَمْتُ وَأَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلذِّئْبِ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللَّهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ وَيَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ إِلَهِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

مذاهب فقہاء: وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ الشَّافِعِيِّ وَبَعْضُ أَصْحَابِنَا وَأَحْمَدُ لَا يَرَاهُ وَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ  
مِنَ أَهْلِ الْكُوفَةِ وَغَيْرِهِمْ يَقُولُ هَذَا فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ وَلَا يَقُولُهُ فِي الْمَكْتُوبَةِ

سَمِعْتُ أَبَا إِسْمَاعِيلَ يَعْنِي التِّرْمِذِيَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُونُسَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ  
الْهَاشِمِيَّ يَقُولُ وَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ فَقَالَ هَذَا عِنْدَنَا مِثْلُ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنِ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرض نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھاتے (یعنی رفع یدین کرتے) پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قرأت مکمل کرتے تو ایسا ہی کرتے پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جانے لگتے تو ایسا ہی کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو ایسا ہی کرتے البتہ نماز کے دوران بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو سجدے کرنے کے بعد کھڑے ہوتے تو پھر اسی طرح رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کا آغاز کرتے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے۔

”میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کر لیا جس نے آسمانوں اور زمین کو ٹھیک طور پر پیدا کیا اور میں مشرک نہیں ہوں بے شک میری نماز میری قربانی، میری زندگی، میری موت اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، جس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ مجھے اسی بات کا حکم دیا گیا ہے، اور میں مسلمان ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے تو برحق ہے تو میرا پروردگار ہے، میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے، میں اپنے گناہ کا اعتراف کرتا ہوں، تو میرے تمام گناہوں کی مغفرت کر دے، بے شک صرف تو ہی گناہوں کی بخشش کر سکتا ہے۔ مجھے اچھے اخلاق کی ہدایت نصیب کر، اچھے اخلاق کی ہدایت صرف تو ہی نصیب کر سکتا ہے۔ تو مجھ سے برے اخلاق کو دور کر دے، مجھ سے برے اخلاق کو صرف تو ہی دور کر سکتا ہے۔ میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں، میں تجھ سے مدد مانگتا ہوں، تیری طرف رجوع کرتا ہوں، تیری ذات کے علاوہ اور کوئی جائے نجات اور جائے پناہ نہیں ہے۔ میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تلاوت کرتے تھے اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں جاتے تھے تو رکوع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے: ”اے اللہ! میں نے تیرے لیے رکوع کیا، میں تجھ پر ایمان لایا، تیرے لیے اسلام قبول کیا، تو میرا پروردگار ہے، میری سماعت، میری بصارت، میرا مغز، میری ہڈیاں، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جھکی ہوئی ہیں، جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔“

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع سے سر اٹھاتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم ”سمع الله لمن حمده“ پڑھتے پڑھتے اور اس کے بعد یہ پڑھتے:

”اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! آسمانوں اور زمین جتنی بھری ہوئی حمد تیرے لیے ہے، اس کے بعد ہر وہ چیز جو تو چاہے اس کی جتنی بھری ہوئی حمد تیرے لیے مخصوص ہے۔“

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے تیرے لیے سجدہ کیا، تجھ پر ایمان لایا، میں نے تیرے لیے اسلام قبول کیا، تو میرا پروردگار ہے“

میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سر بسجود ہے، جس نے اسے پیدا کیا، جس نے اسے سماعت اور بصارت نصیب کی اللہ تعالیٰ کی ذات برکت والی ہے جو سب سے بہترین خالق ہے۔“

نبی اکرم ﷺ جب نماز ختم کرنے لگتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! میں نے جو پہلے کیا، جو بعد میں کروں گا، جو چھپ کر کیا، جو اعلانیہ طور پر کیا، تو اس کی مغفرت کر دے تو میرا معبود ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام شافعی اور ہمارے اصحاب (یعنی محدثین) کے نزدیک اس پر عمل کیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل اس بات کے قائل نہیں ہیں۔

میں نے امام ابواسامیل ترمذی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا، محمد بن اسماعیل (بخاری) نے یہ بات بیان کی ہے، میں نے سلیمان بن داؤد ہاشمی کو یہ بات بیان کرتے ہوئے سنا ہے، انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا اور بولے: ہمارے نزدیک یہ روایت زہری کی حدیث کی مانند ہے جسے انہوں نے سالم کے حوالے سے ان کے والد سے نقل کیا ہے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ

#### باب 33: سجدہ تلاوت میں کیا پڑھا جائے؟

**3346** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُنَيْسٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي يَزِيدَ قَالَ قَالَ لِي ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَأَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَأَنَا نَائِمٌ

كَأَنِّي كُنْتُ أَصَلِّيُ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُودِي وَسَمِعْتَهَا وَهِيَ تَقُولُ اللَّهُمَّ اكْتُبْ

لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا وَوَضَعُ عَيْنِي بِهَا وَزُرًّا وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ قَالَ

ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِي جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ مِثْلَ مَا أَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو غَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک شخص نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے عرض

کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں ایک درخت کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہا ہوں، جب میں

سجدے میں گیا، تو میرے سجدہ کرنے کے ساتھ درخت بھی سجدے میں چلا گیا، میں نے اسے سنا وہ یہ پڑھ رہا تھا:

”اے اللہ! اس کی وجہ سے میرے لیے اپنی بارگاہ میں اجر لکھ لے اور اس کی وجہ سے میرے بوجھ کو ختم کر دے اور

اسے میرے لیے ذخیرے کے طور پر محفوظ کر لے، اسے میری طرف سے اسی طرح قبول کر لے جیسے تو نے اپنے بندے حضرت داؤد علیہ السلام سے قبول کیا تھا۔“

ابن جریج نامی راوی بیان کرتے ہیں، تمہارے دادا نے مجھے یہ بتایا تھا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ بیان کیا ہے اس کے بعد نبی اکرم ﷺ نے آیت سجدہ تلاوت کی پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے۔

\* حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو سنا، آپ ﷺ نے سجدے میں وہی کلمات پڑھے جو اس شخص نے درخت کے کلمات کے طور پر بیان کیے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

**3347** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي

الْعَالِيَةِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ جب رات کے وقت سجدہ تلاوت کرتے تھے تو یہ پڑھتے

تھے۔

”میرا چہرہ اس ذات کی بارگاہ میں سر بسجود ہے، جس نے اسے پیدا کیا جس نے اسے سماعت اور بصارت عطا کی اپنی مدد اور اپنی قوت (کے تحت عطا کی)۔“

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ

باب 34: جب آدمی گھر سے نکلے تو کیا پڑھے؟

**3348** سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَمَوِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اسْحَقِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ قَالَ يَغْنَى إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ يُقَالُ

لَهُ كُفَيْتَ وَوُقِيَتْ وَتَنَحَّى عَنْهُ الشَّيْطَانُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◀◀ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص یہ پڑھے۔

3348\_ اخرجه ابوداؤد (۲۲۰/۴): کتاب الامب: باب: ما جاء من بخل بيته ما يقول، حدیث (۵۰۹۵).

(راوی کہتے ہیں یعنی) جب وہ اپنے گھر سے نکلے۔

”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

تو اس شخص سے یہ کہا جاتا ہے، تمہاری کفایت ہوگئی تمہیں بچا لیا گیا اور پھر شیطان (اس گھر سے دُور رہتا ہے)۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ مِنْهُ

### باب 35: بلا عنوان

3349 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِيِّ

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ  
اللَّهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزَلَ أَوْ نُضِلَّ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے تشریف لے جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:  
”اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتے ہوئے (ہم گھر سے نکلتے ہیں) میں نے اللہ تعالیٰ پر توکل کیا۔ اے  
اللہ! ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم پھسل جائیں یا ہم گمراہ ہو جائیں یا ہم زیادتی کریں یا ہم پر زیادتی  
کی جائے یا ہم جہالت کا مظاہرہ کریں یا ہمارے خلاف جہالت کا مظاہرہ کیا جائے۔“  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا دَخَلَ السُّوقَ

### باب 36: بازار میں داخل ہونے کی دعا

3350 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا آزْهَرُ بْنُ سِنَانَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

وَإِسْعَاقُ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِينِي أَخِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: مَنْ دَخَلَ السُّوقَ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي

3349۔ اخرجه ابوداؤد (۳۲۵/۴): كتاب الادب: باب: ما جاء فبين دخل بيته ما يقول، حدیث (۵۰۹۴)، و النسائی (۲۶۸/۸): كتاب  
الاستعاذة: باب الاستعاذة من الضلال، حدیث (۵۴۸۶)، و ابن ماجه (۱۲۷۸/۲): كتاب الدعاء: باب: ما يدعو به الرجل اذا خرج من بيته،  
حدیث (۳۸۸۴)، و احمد (۳۰۶/۶، ۳۲۱، ۳۱۸، ۳۰۶/۶)، و العسدي (۱۴۰/۱) حدیث (۳۰۳)، و ابن ماجه ص (۴۴۳)، حدیث (۱۵۳۶)۔



وَيَمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ ذَرْبَةٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرْمَانُ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ

سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ هَذَا الْحَدِيثُ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص بازار میں داخل ہو کر یہ دعا

پڑھنے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی ساری اس کے لیے مخصوص ہے تم اس کے لیے مخصوص ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے وہ زندہ ہے جو کبھی نہیں مرے گا۔ جھلائی اس کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

اس روایت کو عمرو بن دینار نے جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے خزانچی تھے سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا گیا ہے۔

3351 سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَالْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالََا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ قَهْرْمَانُ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ قَالَ فِي السُّوقِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ وَبَنَى لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ

توضیح راوی: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ هَذَا هُوَ شَيْخُ بَصْرِيِّ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ

اختلاف سند: وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

﴿﴾ عمرو بن دینار جو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے خاندان کے خزانچی ہیں وہ سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے ان کے والد

3350۔ اخرجه ابن ماجه (۷۵۲/۲): كتاب التجارات: باب: الاسواق و دخولها (۲۲۳۵)، و الدارمي (۲۹۳/۲): كتاب الاستعدادان: باب: ما يقول اذا دخل السوق، و احمد (۴۷/۱)، و عبد بن حبيب ص (۳۹، ۴۰)، حدیث (۲۸)

3351۔ اخرجه ابن ماجه (۱۲۴۶/۲): كتاب الاطب: باب: فضل لا اله الا الله، حدیث (۳۷۹۴)، عبد بن حبيب ص (۲۹۳، ۲۹۴) حدیث (۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵)

کے حوالے سے ان کے دادا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص بازار میں یہ پڑھ لے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے، حمد اسی کے لیے مخصوص ہے، وہ زندگی دیتا ہے وہ موت دیتا ہے، وہ زندہ ہے، جو کبھی نہیں مرے گا، بھلائی اس کے دست قدرت میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو دس لاکھ نیکیاں عطا کرتا ہے، اس کے دس لاکھ گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے راوی عمرو بن دینار بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں۔ بعض محدثین نے ان کے بارے میں کلام کیا ہے۔

یحییٰ بن سلیم طاہی نے عمران بن مسلم، عبداللہ بن دینار، حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حوالہ ذکر نہیں کیا۔

### بَابُ مَا يَقُولُ الْعَبْدُ إِذَا مَرِضَ

#### باب 37: جب کوئی شخص بیمار ہو جائے تو کیا پڑھے؟

3352 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ

عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ أَبِي مُسْلِمٍ

متن حدیث: قَالَ أَشْهَدُ عَلَى أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُمَا شَهِدَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ صَدَقَهُ رَبُّهُ فَقَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَأَنَا أَكْبَرُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ قَالَ يَقُولُ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ قَالَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لِي الْمُلْكُ وَلِي الْحَمْدُ وَإِذَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِي وَكَانَ يَقُولُ مَنْ قَالَهَا فِي مَرَضِهِ ثُمَّ مَاتَ لَمْ تَطْعَمَهُ النَّارُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ بِنَحْوِ هَذَا

الْحَدِيثِ بِمَعْنَاهُ وَكَمْ يَرْفَعُهُ شُعْبَةُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کے بارے میں گواہی دے کر یہ بیان کرتے

ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے، جو شخص یہ پڑھ لے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی تصدیق کرتا ہے اور فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میں سب سے بڑا ہوں۔“ جب بندہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف وہی معبود ہے تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف میں ہی معبود ہوں۔ جب بندہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے صرف میں ہی معبود ہوں اور میرا کوئی شریک نہیں ہے۔

جب بندہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، بادشاہی اس کے لیے مخصوص ہے اور حمد بھی اسی کے لیے مخصوص ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں، بادشاہی میرے لیے مخصوص ہے اور حمد بھی میرے لیے مخصوص ہے۔

جب بندہ یہ کہتا ہے: اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور میری مدد کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جو شخص بیماری کے دوران ان کلمات کو پڑھے اور پھر اس کا انتقال ہو جائے تو وہ جہنم میں نہیں جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

شعبہ نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے، اغرابو مسلم کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے اسی روایت کی مانند نقل کیا ہے۔ حدیث کا مضمون یہی ہے تاہم انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔ یہ بات محمد بن بشار نے اپنی سند کے حوالے سے بیان کی ہے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى مُبْتَلَىٰ

#### باب 38: کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

**3353** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرْنِعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ مَوْلَىٰ آلِ الزُّبَيْرِ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَىٰ كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا إِلَّا عُوفِيَ مِنْ ذَلِكَ الْبَلَاءِ كَانَا مَا كَانَ مَا عَاشَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

تَوْصِيحٌ رَوَى: وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ قَهْرَمَانَ آلِ الزُّبَيْرِ هُوَ شَيْخٌ بَصْرِيُّ وَكَانَ هُوَ بِالْقَوِي فِي الْحَدِيثِ وَقَدْ تَفَرَّدَ بِأَحَادِيثٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ

قول امام باقر رحمۃ اللہ علیہ: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَالَ إِذَا رَأَى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَتَعَوَّذْ مِنْهُ يَقُولُ ذَلِكَ فِي نَفْسِهِ وَلَا يُسْمِعُ صَاحِبَ الْبَلَاءِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جب کوئی شخص کسی کو آزمائش میں مبتلا دیکھے تو یہ دعا پڑھ لے:

”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے، جس میں تمہیں مبتلا

کیا ہے اور مجھے (عافیت عطا کرنے کے حوالے سے) بہت سی مخلوق پر فضیلت دی ہے۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، تو وہ شخص جب تک زندہ رہے گا اس وقت تک وہ اس آزمائش میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے

گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

عمرو بن دینار نامی راوی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی آل کے خزانچی ہیں۔ یہ بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں اور علم حدیث میں مستند تسلیم نہیں کیے گئے۔ انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر کے حوالے سے بہت سی روایات نقل کی ہیں جن میں یہ منفرد ہیں۔

امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے، وہ یہ فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی کسی شخص کو کسی آزمائش میں مبتلا دیکھے تو دل میں یہ دعا پڑھے، اس کی آواز اس شخص تک نہ پہنچے جو آزمائش میں مبتلا ہے (ورنہ اسے تکلیف ہوگی)۔

**3354** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ السَّمْنَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ رَأَى مُبْتَلَى فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي عَافَانِي مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِي عَلَى كَثِيرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيلًا لَمْ يُصِبْهُ ذَلِكَ الْبَلَاءُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص کسی شخص کو آزمائش میں مبتلا دیکھ کر یہ پڑھ لے:

”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے مجھے اس چیز سے عافیت عطا کی ہے، جس میں تمہیں مبتلا

کیا ہے اور (اس آزمائش سے بچانے کے حوالے سے) مجھے اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت عطا کی ہے۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو وہ آزمائش اس شخص کو لاحق نہیں ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

3353۔ تفرده الترمذی انظر التحفة (۴۰۹/۹۰)، حدیث (۱۲۶۹۰) من اصحابك الكتب الستة، ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد، و عزاه للبخاري والطبراني في الصغير والوسط بنحوه، وقال: و اسناده حسن عي ابي هريرة.

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَامَ مِنَ الْمَجْلِسِ

## باب 39: محفل سے اٹھتے وقت کی دعا

**3355** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ وَاسْمُهُ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا

الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** مَنْ جَلَسَ فِي مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيهِ لَفْظُهُ فَقَالَ قَبْلَ أَنْ يَقُومَ مِنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا كَانَ فِي مَجْلِسِهِ ذَلِكَ فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَرزَةَ وَعَائِشَةَ.

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص کسی محفل میں بیٹھا ہو جہاں بہت سی لغو باتیں ہوئی ہوں تو وہ شخص وہاں سے اٹھنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے:

”تو پاک ہے اے اللہ! حمد تیرے لیے مخصوص ہے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) تو اس محفل میں جو غلطی بھی ہوئی ہوگی اس کو بخش دیا جائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کے سہیل سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3356** سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

كَانَ يُعَلِّمُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةَ مَرَّةٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَقُومَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُورُ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوْقَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

3355۔ اخرجه احمد (۲/۳۶۹، ۴۹۴) عن سهل بن ابی صالح عن ابیہ عن ابی ہریرۃ بہ

3356۔ اخرجه البغاری فی الادب المفرد ص (۱۸۱)، حدیث (۶۲۲)، و ابوداؤد (۲/۸۵): کتاب الصلاة: باب: فی الاستغفار، حدیث

(۱۰۱۶)، و ابن ماجہ (۲/۱۲۵۳): کتاب الادب: باب: فی الاستغفار، حدیث (۳۸۱۴)، و احمد (۲/۲۱۴)، و عبد بن حمید ص (۲۵۱)،

حدیث (۷۸۶).

بمعناه

حکم حدیث: ہذا حدیث حسن صحیح غریب

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم محفل سے اٹھنے سے پہلے سو مرتبہ یہ کلمات پڑھتے تھے۔

”اے میرے پروردگار! تو مجھے بخش دے، تو میری توبہ قبول کر لے، بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا ہے اور مغفرت کرنے والا ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

باب مَا جَاءَ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ

باب 40: پریشانی کے وقت پڑھی جانے والی دعا

3357 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْحَكِيمُ

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بردبار ہے اور حکمت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں

ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے اور

کریم عرش کا پروردگار ہے۔“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3357. اخرجہ البخاری (۱/۱۴۹)، کتاب الدعوات: باب: الدعاء عند الكرب، حدیث (۶۳۴۵)، وطوفه فی (۶۳۴۶، ۷۴۲۶، ۷۴۳۱)،

ومن الادب المفرد ص (۲۰۶)، حدیث (۷۰۷)، ومسلم (۴/۲۰۹۲)، کتاب الذکو والدعاء والتوبة والاستغفار، حدیث (۲۷۳۰/۸۳)، وابن

ماجه (۲/۱۲۷۸): کتاب الدعاء: باب: الدعاء عند الكرب، حدیث (۳۸۸۳)، و احمد (۱/۲۲۸/۱)، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۸۰، ۲۸۴، ۳۲۹،

۲۶۸، ۳۰۶، وابن حمید ص (۲۲۰، ۲۲۱)، حدیث (۶۵۷، ۶۵۸، ۶۶۰).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3358** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُفِيرَةَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدِينِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا ابْنُ

أَبِي فَدْيِكٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ عَنِ الْمُقْبِرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَهَمَّهُ الْأَمْرُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ سُبْحَانَ

اللَّهِ الْعَظِيمِ وَإِذَا اجْتَهَدَ فِي الدُّعَاءِ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب پریشان ہوتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر آسمان کی

طرف اٹھا کر یہ دعا پڑھتے تھے:

”عظیم اللہ تعالیٰ کی ذات (ہر طرح کے عیب سے) پاک ہے۔“

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں زیادہ کوشش کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے حی اے قیوم“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا

باب 41: پڑاؤ کے وقت پڑھی جانے والی دعا

**3359** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ

يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمِ السَّلْمِيَّةِ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا نَمَّ قَالَ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتَّى

يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ ذَلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

اختلاف سند: وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ فَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا

الْحَدِيثِ وَرَوَى عَنِ ابْنِ عَجَلَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَشَجِّ وَيَقُولُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ

الْمُسَيَّبِ عَنْ خَوْلَةَ قَالَ وَحَدِيثُ اللَّيْثِ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ عَجَلَانَ

3358- تفرد به الترمذی نظر التحفة (۶۶۷/۹)، حدیث (۱۲۹۴۱) و ذکر البغوی فی شرح السنن (۱۲۵/۳)، حدیث (۱۳۲۶)، وقال: وهو

حدیث غریب عن ابی ہریرة.

3359- اخرجه مالك (۹۷۸/۲): كتاب الاستئذان: باب: ما يومر به من الكلام في السفر، حدیث بعید (۰۰۳۴)، و مسلم (۲۰۸۰/۴):

كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب: من سوء القضاء ودرك الشقاء وغيرها، حدیث (۲۷۰۸/۵۴)، و احمد (۳۷۷/۶)، و ابن خزيمة

(۱۵۱، ۱۵۰/۴)، حدیث (۲۵۶۷، ۲۵۶۶).

﴿﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سیدہ خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو شخص کسی جگہ پڑاؤ کرے اور پھر یہ کلمات پڑھ لے:

”میں اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا ہے۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: تو اسے کوئی بھی چیز اس وقت تک نقصان نہیں پہنچائے گی جب تک وہ اس پڑاؤ سے روانہ نہیں ہو جاتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

امام مالک بن انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ انہیں یعقوب بن عبداللہ کے حوالے سے اس روایت کا پتہ چلا ہے انہوں نے اس روایت کی مانند روایت نقل کی ہے۔

اس روایت کو ابن عجلان نے یعقوب بن عبداللہ کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

تاہم لیث کی نقل کردہ روایت ابن عجلان کی نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا

#### باب 42: جب کوئی شخص سفر کے لیے نکلے تو کیا پڑھے

3360 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ بَشِيرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ يَا صَبِيحَهُ وَمَدَّ شُعْبَةَ

إِصْبَعَهُ قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْآهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا بِصُحُوكَ وَأَقْلِبْنَا بِدِمَّةِ اللَّهِمَّ

أَزُولْنَا الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْنَا السَّفَرَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عَيْسَى: كُنْتُ لَا أَعْرِفُ هَذَا إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي عَدِيٍّ حَتَّى حَدَّثَنِي بِهِ سُؤَيْدٌ

حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ

حَدِيثِ شُعْبَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کے لیے روانہ ہوتے اور سواری پر بیٹھ جاتے تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتے۔

(شعبہ نامی راوی نے اپنی انگلی کو اٹھا کر دکھایا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے۔



”اے اللہ! تو ہی سفر میں میرا ساتھی ہے اور میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! تو اپنی مہربانی ہمارے شامل حال رکھنا، ہمیں اپنے حفظ و امان میں رکھنا، اے اللہ! ہمارے لیے سفر کو مختصر کر دینا اور اسے آسان کر دینا، اے اللہ! میں سفر کی مشقت، کوئی بھی غم اور نامراد واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

اس روایت کو سوید بن نصر نے عبد اللہ بن مبارک کے حوالے سے شعبہ کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ نقل کیا ہے اور اس کا مفہوم بھی یہی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کو صرف ابن ابی عدی کی شعبہ کے حوالے سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

**3361** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مَرْجَسٍ

مَنْ حَدِيثُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ وَمِنَ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَمِنَ سُوءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَيُرْوَى الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْرِ أَيْضًا وَمَعْنَى قَوْلِهِ الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ أَوْ الْكَوْرِ وَكِلَاهُمَا لَهُ وَجْهٌ يُقَالُ إِنَّمَا هُوَ الرَّجُوعُ مِنَ الْإِيمَانِ إِلَى الْكُفْرِ أَوْ مِنَ الطَّاعَةِ إِلَى الْمَعْصِيَةِ إِنَّمَا يَعْنِي مِنَ الرَّجُوعِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْخَيْرِ إِلَى شَيْءٍ مِنَ الشَّرِّ

◆◆ حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تھے تو یہ پڑھتے تھے:

”اے اللہ! سفر میں تو ہی میرا ساتھی ہے اور میری غیر موجودگی میں میرے گھر والوں کا رکھوالا ہے۔ اے اللہ! ہمارے اس سفر میں ہمارے ساتھ رہنا اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے گھر والوں کا بھی خیال رکھنا، اے اللہ! میں سفر کی مشقت پریشانی، نامراد واپس آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مظلوم کی بددعا اور اپنے اہل خانہ یا مال کے بارے میں کسی بھی برے منظر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ایک اور روایت کے مطابق اس میں یہ الفاظ ہیں: الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْرِ

حدیث کے یہ الفاظ: الْحَوْرُ بَعْدَ الْكَوْنِ أَوْ الْكَوْرِ

یہ دونوں الفاظ منقول ہیں اور اس سے مراد یہ ہے: ایمان کو چھوڑ کر کفر کی طرف لوٹ جانا یا فرمانبرداری کو چھوڑ کر معصیت

3361. اخرجه مسلم (۹۷۹/۲): كتاب الحج: باب: ما يقول اذا ركب الى سفر الحج وغيره: حديث (۱۳۴۳/۲۶)، و النسائي (۲۷۲/۸)، كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الحور بعد الكور: حديث (۵۴۹۸، ۵۴۹۹) و يوجد في الحديث (۵۵۰۰)، و ابن ماجه (۱۲۷۹/۲): كتاب الدعاء: باب: ما يدعوه الرجل اذا سافر: حديث (۲۸۸۸)، و الهارمي (۲۸۷/۲): كتاب الاستعاذان: باب: الدعاء في السفر: واحد (۸۲، ۸۲/۵۰)، و ابن خزيمة (۱۳۸/۴)، حديث (۲۵۳۳)، و عبد بن حيدص (۱۸۲، ۱۸۳)، حديث (۵۱۱، ۵۱۰).

کی طرف لوٹ جانا یعنی بھلائی سے برائی کی طرف لوٹنا۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا قَدِمَ مِنَ السَّفَرِ

باب 43: جب آدمی سفر سے واپس آئے تو کیا پڑھے؟

3362 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَنْبَانَا شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

الرَّبِيعَ بْنَ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ أَيُّونَ تَأَيُّونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ الْبَرَاءِ وَرَوَايَةُ شُعْبَةَ أَصَحُّ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے

تھے:

”ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے ہیں، عبادت کرنے والے اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سفیان ثوری نے اس حدیث کو ابواسحاق کے حوالے سے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ربیع

بن براء کا ذکر نہیں کیا تاہم شعبہ کی نقل کردہ روایت زیادہ مستند ہے۔

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3363 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَنظَرَ إِلَى جُدْرَانِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ

رَأْسَهُ وَإِنْ كَانَ عَلَى دَابَّةٍ حَرَكَهَا مِنْ حُبِّهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس تشریف لاتے ہوئے مدینہ منورہ کی

دیواریں ملاحظہ کرتے تو آپ ﷺ اپنی اونٹنی کی رفتار تیز کر دیتے تھے اور اگر آپ ﷺ کسی دوسرے جانور پر سوار ہوتے تو اسکی

رفتار کو بھی تیز کر دیتے تھے۔ آپ ﷺ ایسا مدینہ منورہ سے محبت کی وجہ سے کیا کرتے تھے۔

3362- اخرجه احمد (۲۸۱/۴، ۲۸۹، ۲۹۸، ۳۰۰) عن الربيع بن البراء بن عازب عن ابيه

3363- اخرجه البخاري (۷۲۶/۳): كتاب العبارة: باب: من اسرع ناقته اذا بلغ ناقته، حديث (۱۸۰۴)، طرفه في (۱۸۸۶)، و احمد

(۱۰۹/۳)

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا وَدَّعَ النَّسَاءَ

#### باب 44: کسی شخص کو رخصت کرتے وقت دی جانے والی دعا

**3364** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ السُّلَمِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو فُتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا وَدَّعَ رَجُلًا أَخَذَ بِيَدِهِ فَلَا يَدْعُهَا حَتَّى يَكُونَ

الرَّجُلُ هُوَ يَدْعُ يَدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ اسْتَوْدِعَ اللَّهُ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَالْآخِرَ عَمَلِكَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

إِسْنَادٍ وَغَيْرِ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو رخصت کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس

کا ہاتھ تھام لیتے تھے اور اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتے تھے جب تک وہ خود اپنا ہاتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں چھڑوا لیتا تھا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا دیتے تھے:

”میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے خاتمے کا اللہ تعالیٰ کو امین بنا تا ہوں۔“

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے اور یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے

منقول ہے۔

**3365** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُسَيْمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ سَالِمِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا أَرَادَ سَفْرًا اذْنُ مِنِّي أَوْدَعَكَ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُودِعُنَا فَيَقُولُ اسْتَوْدِعُ اللَّهُ دِينَكَ وَأَمَانَتَكَ وَخَوَاتِيمَ عَمَلِكَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَالِمِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں یہ بات منقول ہے: جس شخص نے سفر پر جانا ہوتا، وہ اس سے یہ

فرماتے تھے: تم میرے پاس آؤ! تاکہ میں تمہیں اس طرح رخصت کروں، جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں رخصت کیا کرتے

تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا دیتے تھے:

”میں تمہارے دین، تمہاری امانت اور تمہارے اعمال کے خاتمے کو اللہ تعالیٰ کی پناہ میں دیتا ہوں۔“

3364۔ اخرجہ ابن ماجہ (۹۴۳/۲): کتاب الجہاد: باب: تشہیم الفراق ووداعہم، حدیث (۲۸۲۶)۔

3365۔ اخرجہ احمد (۷/۲) عن حنظلة عن سالم عن ابن عمر۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو سالم بن عبد اللہ سے منقول ہے۔

**3366** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنِ أَنَسِ  
متن حدیث: قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ سَفْرًا فَزَوِّدْنِي  
قَالَ زَوِّدَكَ اللَّهُ التَّقْوَى قَالَ زِدْنِي قَالَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ قَالَ زِدْنِي بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي قَالَ وَيَسِّرْ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثَمَا  
كُنْتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر پر جا رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے زادراہ عنایت کیجئے (یعنی کوئی دُعا دیجئے) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا دی: اللہ تعالیٰ! تمہیں تقویٰ کا زادراہ عطا کرے۔ اس نے عرض کی: مجھے مزید عطا کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تمہاری مغفرت بھی کرے۔ اس نے عرض کی مزید عنایت کیجئے، میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: تم جہاں کہیں بھی ہو اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھلائی کو آسان کرے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3367** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ  
بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَسَافِرَ فَأَوْصِنِي قَالَ عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَالتَّكْوِينِ  
عَلَى كُلِّ شَرَفٍ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى الرَّجُلُ قَالَ اللَّهُمَّ اطْوِلْ لَه الْأَرْضَ وَهَوِّنْ عَلَيْهِ السَّفَرَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر پر جا رہا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم پرہیزگاری لازم اختیار کرو، ہر بلندی پہ چڑھتے ہوئے تکبیر کہنا۔

(راوی بیان کرتے ہیں: جب وہ شخص واپس چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی:

”اے اللہ! اس شخص کے لیے زمین کی مسافت کو کم کر دینا اور یہ سفر اس کے لیے آسان کر دینا۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

3366۔ اخرجہ ابن خزيمة (۱۳۸/۴)، حدیث (۲۵۳۲) عن ثابت عن انس بن مالك.

3367۔ اخرجہ ابن ماجہ (۹۲۶/۲): کتاب الجهاد: باب: فضل الحرس والتكبير في سبيل الله، حدیث (۲۷۷۱)، واحد (۲/۳۲۵، ۳۳۱).

۴۴۳، ۴۷۶) وابن خزيمة (۱۴۹/۴)، حدیث (۲۵۶۱).

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَكِبَ النَّاقَةَ

## باب 45: سواری پر سوار ہوتے وقت کی دعا

3368 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا ابْنَ أَبِي بَدَايَةَ لَيَّرَ كَبْهًا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرَّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللَّهِ ثَلَاثًا فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ (سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلَاثًا وَاللَّهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي قَدْ ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاعْفُرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ قُلْتُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِجْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيْ شَيْءٍ ضَحِجْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنْ رَبَّنَا لَيَغْفِرُ لِي إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ علی بن ربیعہ بیان کرتے ہیں، میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا، ان کے لیے سواری کا جانور لایا گیا تاکہ وہ اس پر سوار ہوں۔ جب انہوں نے اپنا پاؤں رکاب میں رکھا تو یہ دعا پڑھی:

”پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے مسخر کیا ہے ورنہ ہم تو اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“

اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ الحمد للہ کہا اور پھر یہ پڑھا: ”تو پاک ہے (اے اللہ) میں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہے تو میری مغفرت کر دے کیونکہ تیرے علاوہ اور کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) تو پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ مسکرا دیئے۔ میں نے دریافت کیا: اے امیر المؤمنین! آپ رضی اللہ عنہ کس بات پر مسکرائے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا: میں نے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح کیا جس طرح میں نے اب کیا ہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے تھے تو میں نے عرض کی تھی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کس بات پر مسکرا دیئے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: تمہارا پروردگار اپنے بندے کی اس بات کو بہت پسند کرتا ہے جب وہ یہ کہتا ہے: اے میرے پروردگار! میرے گناہوں کو بخش دے تیرے علاوہ گناہوں کو اور کوئی بخش نہیں سکتا۔“

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3368- أخرجه أبو داود (۲/۳۴): كتاب الجهاد: باب: ما يقول الرجل إذا ركب، حدیث (۲۶۰۲)، و احمد (۱/۹۶، ۹۷، ۱۱۵، ۱۲۸)، و عبد بن حميد ص (۶۰، ۵۸)، حدیث (۸۸)، (۸۹).

3369 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

الزُّبَيْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَارِقِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ كَبَّرَ ثَلَاثًا وَيَقُولُ (سُبْحَانَ  
الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ) ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِي هَذَا  
مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضَى اللَّهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا الْمَسِيرَ وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْأَرْضِ اللَّهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ  
فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ اللَّهُمَّ اصْحَبْنَا فِي سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِي أَهْلِنَا وَكَانَ يَقُولُ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ  
أَيُّونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے لگتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے تو تین مرتبہ تکبیر کہتے اور یہ دعا پڑھتے:

”پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے لیے سخر کیا ہے ورنہ ہم اس پر قابو پانے والے نہیں تھے اور بے شک ہم نے اپنے پروردگار کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔“  
اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں اس سفر کے دوران تجھ سے نیکی اور پرہیزگاری اور ایسے عمل کا سوال کرتا ہوں جس سے تو راضی ہو۔“  
اے اللہ! ہمارے لیے اس سفر کو آسان کر دے اور ہمارے لیے زمین کی مسافت کو سمیٹ دے۔ اے اللہ! اس سفر کے دوران تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے گھر والوں کا تو ہی نگہبان ہے۔ اے اللہ! اس سفر میں تو ہمارے ساتھ رہنا اور ہماری غیر موجودگی میں ہمارے گھر والوں کا خیال رکھنا۔“  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس اپنے گھر تشریف لاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

”اگر اللہ نے چاہا تو ہم لوٹنے والے ہیں تو بہ کرنے والے ہیں عبادت کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کی حمد بیان کرنے والے ہیں۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن غریب“ ہے۔

بَابُ مَا ذَكَرَ فِي دَعْوَةِ الْمَسَافِرِ

باب 46: مسافر کی دعا کا تذکرہ

3369- اخرجه مسلم (۹۷۸/۲): كتاب الحج: باب: ما يقول اذا ركب الى الحج، وغيره، حديث (۱۳۴۲/۴۲۵)، و ابو داود (۳۳/۳): كتاب  
الجهاد: باب: ما يقول الرجل اذا سافر، حديث (۲۵۹۹)، و الدارمي (۲۸۷/۲): كتاب الاستئذان: باب: الدعاء اذا سافر، و الدارمي (۲۹۰/۲):  
كتاب الاستئذان، باب: ما يقول اذا قفل من السفر، و احمد (۱۴۴/۲، ۱۵۰)، و ابن خزيمة (۱۴۱/۴)، حديث (۲۵۴۲)، و ابن  
حبیب ص (۲۶۳)، حديث (۸۳۳).

**3370** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ دَعْوَةُ الْمَظْلُومِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلَى وَلَدِهِ مَثْنٌ حَدِيثٌ: ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ هِشَامِ الدَّسْتَوَائِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَكَّ فِيهِنَّ حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَأَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ هَذَا الَّذِي رَوَى عَنْهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُقَالُ لَهُ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُؤَدِّنُ وَلَا نَعْرِفُ اسْمَهُ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ يَحْيَى ابْنُ أَبِي كَثِيرٍ غَيْرَ حَدِيثٍ  
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین طرح کی دعائیں ضرور قبول ہوتی ہیں، مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں کی جانے والی دعا۔  
 علی بن حجر نے اسماعیل بن ابراہیم، ہشام دستوائی، یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔ تاہم انہوں نے اس روایت میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں۔

”ایسی مستجاب دعائیں جن کی قبولیت کا اثر ظاہر ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ابو جعفر رازی نامی وہ راوی جس کے حوالے یحییٰ بن ابوکثیر نے حدیث روایت کی ہے اس کو ابو جعفر مؤذن بھی کہا جاتا ہے۔ ہمیں اس کے نام کا علم نہیں۔ یحییٰ بن ابوکثیر نے اس کے حوالے سے دوسری روایات بھی نقل کی ہیں۔

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا هَاجَتِ الرِّيحُ

#### باب 47: آندھی کے وقت پڑھی جانے والی دعا

**3371** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْأَسْوَدِ أَبُو عَمْرٍو الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ جُرَيْجٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَثْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَى الرِّيحَ قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِهَا وَخَيْرِ مَا فِيهَا وَخَيْرِ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ مَا فِيهَا وَشَرِّ مَا أُرْسِلَتْ بِهِ فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب تیز چلتی ہوئی ہوا کو دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

3371- اخرجه مسلم (۶۱۶/۲): كتاب صلاة الاستسقاء: باب: الدعوات عند رؤية الريح والعمى والفرح بالبطر، حديث (۸۹۹/۱۵).

”اے اللہ! میں تجھ سے اس کی بھلائی، اس میں موجود بھلائی اور جس بھلائی کے ہمراہ اسے بھیجا گیا ہے اس کا سوال کرنا ہوں اور تجھ سے اس کے شر، اس میں موجود شر اور جس شر کے ہمراہ اسے بھیجا گیا ہے اس شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

اس بارے میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

### بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ

#### باب 48: بادل کی گرج سن کر پڑھی جانے والی دعا

**3372** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ عَنْ أَبِي مَطَرٍ عَنْ سَالِمِ

بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اللَّهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تَهْلِكْنَا بَعْدَ ابْنِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذَلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سنتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

”اے اللہ! تو ہمیں اپنے غضب کے ذریعے ہلاک نہ کرنا تو ہمیں اپنے عذاب کے ذریعے ہلاک نہ کرنا اس سے پہلے ہمیں عافیت عطا کر دینا۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ ”حدیث غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔)

### بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْهَلَالِ

#### باب 49: پہلی کے چاند کو دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

**3373** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُفْيَانَ الْمَدِينِيُّ

حَدَّثَنِي بَلَالُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَأَى الْهَلَالَ قَالَ اللَّهُمَّ أَهْلِلْهُ عَلَيْنَا بِالْإِيمَانِ

وَالْإِيمَانَ وَالسَّلَامَةَ وَالْإِسْلَامَ رَبِّي وَرَبُّكَ اللَّهُ

3372- اخرجہ البخاری فی الادب المفرد ص (۲۱۲)، حدیث (۷۲۸)، و احمد (۱۰۰/۲) عن سالم بن عبد اللہ بن عمرو عن ابیہ

3373- اخرجہ البخاری (۴/۲): کتاب الصوم: باب ما يقال عند رؤية الهلال، و احمد (۱۶۲/۱)، و عبد بن حمید ص (۶۵)، حدیث

(۱۰۳)



**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
 ﴿﴾ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ جب پہلی کا چاند دیکھتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:  
 ”اے اللہ! اسے بھلائی، ایمان، سلامتی اور اسلام کے ہمراہ ہم پر طلع کرنا۔“  
 (پھر چاند کو مخاطب کر کے یہ فرماتے تھے)  
 ”میرا اور تمہارا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے۔“  
 (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

### بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْغَضَبِ

#### باب 50: غصے کے وقت کیا پڑھا جائے؟

**3374** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 متن حدیث: قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى عُرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِ أَحَدِهِمَا  
 فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ غَضَبُهُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ  
 فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَيْدٍ  
 اختلاف سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ سُفْيَانَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَهَذَا حَدِيثٌ  
 مُرْسَلٌ

**توضیح راوی:** عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ مَاتَ مُعَاذٌ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ  
 الْخَطَّابِ وَقُتِلَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى غُلَامٌ ابْنُ سِتِّ سِنِينَ هَكَذَا رَوَى شُعْبَةُ عَنِ  
 الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَرَأَاهُ وَعَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى يُكْنَى أَبُو عَيْسَى وَأَبُو لَيْلَى اسْمُهُ بَسَّارٌ وَرَوَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ  
 أَدْرَكْتُ عِشْرِينَ وَمِائَةً مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے سامنے دو آدمی لڑ پڑے۔ ان میں سے ایک کے  
 چہرے پر شدید غصے کی کیفیت کا اظہار ہوا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے ایک ایسے کلمے کے بارے میں پتہ ہے اگر یہ  
 شخص اسے پڑھے تو اس کا یہ غصہ ختم ہو جائے گا۔ وہ کلمہ ”اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم“ ہے۔  
 اس بارے میں حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3374۔ اخرجه ابو داود (۲۴۸/۴): كتاب الادب: باب: ما يقال عند الغضب، حديث (۴۷۸۰)، و احمد (۲۴۰/۵، ۲۴۴)، و عبد بن حميد  
 ص (۶۸)، حديث (۱۱۱) عن عبد الرحمن بن ابي ليلى عن معاذ بن جبل

محمد بن بشار نے اسے عبدالرحمن کے حوالے سے سفیان سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔  
یہ روایت مُرسل ہے۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نامی راوی نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا کیونکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دوران ہو گیا تھا اور جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اس وقت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ چھ سال کے بچے تھے۔

شعبہ نے حکم کے حوالے سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث روایت کی ہیں۔ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زیارت بھی کی ہے۔

عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کی کنیت ابو عیسیٰ تھی (جبکہ ان کے والد ابو لیلیٰ کا نام) یسار تھا۔  
عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کا یہ قول منقول ہے، میں نے ایک سو بیس انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زیارت کی ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى رُؤْيَا يَكْرَهُهَا

باب 51: ناپسندیدہ ڈراؤنا خواب دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

3375 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:  
مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ الرُّؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ فَلْيُحَمِّدِ اللَّهَ عَلَيْهَا وَلْيَحَدِّثْ بِمَا رَأَى وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ مِمَّا يَكْرَهُهُ فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَابْنُ الْهَادِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ الْهَادِ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ رَوَى عَنْهُ مَالِكٌ وَالنَّاسُ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، جب کوئی شخص ایسا خواب دیکھے جو اسے پسند آئے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوگا۔ اس شخص کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرے اور جسے چاہے اسے وہ خواب سنا دے لیکن جب وہ اس کے برعکس کوئی خواب دیکھے جو اسے ناپسند ہو تو وہ شیطان کی طرف ہوگا۔ وہ اس خواب کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور کسی کے سامنے اس کا کوئی تذکرہ نہ کرے۔ تو وہ خواب اسے کوئی

نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اس بارے میں حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

ابن الہاد نامی راوی کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن الہاد مدینی ہے۔ محدثین کے نزدیک یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر بہت سے افراد نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ

باب 52: موسم کا پہلا پھل دیکھ کر پڑھی جانے والی دعا

3376 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثَمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَنَبِيَّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِنْهُ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلَيْدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں کا یہ معمول تھا: جب موسم کا پہلا پھل اتارتے تو وہ لے کر نبی

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے لے کر یہ دعا پڑھتے تھے:

”اے اللہ! ہمارے پھلوں میں برکت نصیب کر اور ہمارے شہد میں برکت نصیب کر ہمارے صاع میں برکت

نصیب کر اور ہمارے مد میں برکت نصیب کر۔ اے اللہ! حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے بندے تیرے خلیل اور تیرے

نبی تھے، میں بھی تیرا بندہ تیرا خلیل تیرا نبی ہوں، انہوں نے مکہ مکرمہ کے لیے تجھ سے دعا کی تھی میں وہی دعا مدینہ

منورہ کے لیے کرتا ہوں، جو انہوں نے تجھ سے مکہ مکرمہ کے لیے کی تھی (یعنی اس کی مانند عطا کرنے کی دعا کرتا

ہوں)۔“

راوی بیان کرتے ہیں: اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود سب سے کم سن بچے کو بلا تے اور پھر وہ پھل اسے عطا کر

دیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3376- اخرجه مالك (۲/۸۸۵): كتاب الجامع: باب: الدعاء للمدينة واهلها، حديث (۲)، ومسلم (۲/۱۰۰۰): كتاب الحج: باب: فضل

المدينة ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة، حديث (۱۳۷۳/۴۷۳)، و البخاري في الادب المفرد ص (۲۱۱) حديث (۳۶۲)، وابن

ماجه (۲/۱۱۰۵): كتاب الاطعمة: باب: اذا اتى باول الثمرة، حديث (۳۳۲۹)، والدارمي (۲/۱۰۶، ۱۰۷): كتاب الاطعمة: باب: الباكورة

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا

## باب 53: کھانا کھانے کے بعد پڑھی جانے والی دعا

3377 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ وَهُوَ

ابن أبي حرملة عن ابن عباس

متن حدیث: قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ أَتَرْتِ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلَى سُورِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ الطَّعَامَ فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِي مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرَ اللَّبَنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ فَقَالَ عَنْ عُمَرَ بْنِ حَرْمَلَةَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ

عُمَرُ بْنُ حَرْمَلَةَ وَلَا يَصِحُّ

◀◀ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوا، میرے ساتھ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا ہمارے پاس دودھ کا برتن لے کر آئیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے پیا۔ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف بیٹھا ہوا تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پینے کی باری تو تمہاری ہے، لیکن اگر تم چاہو تو خالد کے لیے ایثار کر سکتے ہو۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بچی ہوئی چیز کے بارے میں کسی کے لیے ایثار نہیں کر سکتا۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو کوئی چیز کھانے کے لیے عطا کرے، تو اس شخص کو چاہیے وہ یہ دعا پڑھے:

”اے اللہ! میرے لیے اس میں برکت عطا کر اور مجھے اس سے بہتر کھانا نصیب کر۔“

جب اللہ تعالیٰ کسی شخص کو دودھ پینے کے لیے دے تو وہ یہ دعا پڑھے:

”اے اللہ! تو ہمارے لیے اس میں برکت عطا کر اور ہمیں مزید یہ عطا کر۔“

اس کے بعد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی: ”دودھ کے علاوہ اور کوئی چیز نہیں ہے جو کھانے اور پینے دونوں کے لیے کافی ہو۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ بعض راویوں نے اسے علی بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے راوی کا نام عمر بن حرمہ نقل کیا ہے جبکہ بعض راویوں نے عمرو بن حرمہ نقل کیا ہے، لیکن یہ درست نہیں ہے۔

3377۔ اخرجه ابوداؤد (۲۳۹/۳): کتاب الاشربة: باب: ما يقول اذا شرب اللبن، حدیث (۳۷۳۰)، و احمد (۲۲۰/۱)، و ۲۲۵، ۲۸۴، و الحمیدی (۲۲۵/۱)، حدیث (۴۸۲)۔

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ

باب 54: کھانے سے فارغ ہونے پر پڑھی جانے والی دعا

3378 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ

مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَفَعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ  
حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مَوْذِعٍ وَلَا مُسْتَفْنَى عَنْهُ رَبَّنَا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ کے سامنے سے جب دسترخوان اٹھادیا جاتا تو آپ ﷺ یہ

دعا پڑھا کرتے تھے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے ایسی حمد جو بہت زیادہ ہو جس میں برکت موجود ہو اور ہمارا پروردگار

اس سے بے نیازی اور استغناء اختیار نہ کرے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3379 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ

أَرْطَاسَةَ عَنْ رِيَّاحِ بْنِ عَبِيدَةَ قَالَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ وَقَالَ أَبُو خَالِدٍ عَنْ مَوْلَى لَأَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي  
سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا

وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ جب کچھ کھاتے یا کچھ پیتے تو یہ پڑھتے تھے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جس نے ہمیں کھانے کے لیے دیا اور جس نے ہمیں پینے کے لیے دیا۔“

اور جس نے ہمیں مسلمان بنایا۔“

3380 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرَّبِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي

3378۔ اخرجہ البعاری (۴۹۳/۲): کتاب الاطعمه: باب: ما يقول اذا فرغ من طعامه، حدیث (۵۴۵۸، ۵۴۵۹)، و ابوداؤد (۳۶۶/۳):

کتاب الاطعمه: باب: ما يقول الرجل اذا طعم، حدیث (۳۸۴۹)، و ابن ماجه (۱۰۹۲/۲، ۱۰۹۳): کتاب الاطعمه: باب: ما يقال اذا فرغ من

طعامه، حدیث (۳۲۸۴)، و الدارمی (۹۵/۲): کتاب الاطعمه: باب: الدعاء بعد الفراغ من الطعام، و احمد (۲۵۲/۵، ۲۵۲)

3379۔ اخرجہ ابوداؤد (۳۶۶/۳): کتاب الاطعمه: باب: ما يقول الرجل اذا طعم، حدیث (۳۸۵۰)، و ابن ماجه (۱۰۹۲/۲): کتاب

الاطعمه: باب: ما يقال اذا فرغ من الطعام، حدیث (۳۲۸۳)، و احمد (۳۲۲/۳، ۹۸)، و عبد بن حمید ص (۲۸۴)، حدیث (۹۰۷)۔

3380۔ اخرجہ ابوداؤد (۴۲/۴): کتاب اللباس: باب: (۲۰۰۰، حدیث (۴۰۲۳)، و ابن ماجه (۱۰۹۳/۲): کتاب الاطعمه: باب: ما يقال

اذا فرغ من الطعام، حدیث (۳۲۸۵)، و الدارمی (۲۹۲/۲): کتاب الاستئذان: باب: ما يقول اذا لبس ثوبا، و احمد (۴۳۹/۳)۔

أَيُّوبَ حَدَّثَنِي أَبُو مَرْحُومٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو مَرْحُومٍ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مَيْمُونٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص کھائے اور یہ

پڑھے:

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے، جس نے یہ چیز مجھے کھانے کے لیے دی اور میری کسی قدرت اور

طاقت کے بغیر مجھے یہ رزق عطا کیا ہے۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) اس شخص کے گزشتہ گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابو مرحوم نامی راوی کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحِمَارِ

باب 55: گدھے کے رینگنے کی آواز سن کر کیا پڑھے؟

3381 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاخَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا

رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم مرغ کی آواز سنو تو

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھ کر یہ آواز نکالتا ہے اور جب تم گدھے کی رینگنے کی آواز سنو تو شیطان کے شر

سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ اس (گدھے نے) شیطان کو دیکھا ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3381- اخرجه البعاري (٤٠٣/٦): كتاب بدء الخلق: باب: خير مال المسلم غنم يععب بها شغف الجبال، حديث (٣٣٠٣)، و مسلم

(٢٠٩٢/٤): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: استحباب: الدعاء بعد صياح الديكة، حديث (٢٧٢٩/٨٢)، و ابوداؤد

(٣٢٧/٤): كتاب الادب: باب: ما جاء في الديك و البهائم، حديث (٥١٠٢)، و في الادب المفرد، للبعاري ص (٣٦٠)، حديث (١٢٤١)، و

احمد (٣٦٤، ٣٠٦، ٣٢١/٢) من طريق الاعرج عن ابي هريرة به

## بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّحْمِيدِ

باب 56: سبحان اللہ پڑھنے، اللہ اکبر پڑھنے اور لا الہ الا اللہ پڑھنے کی فضیلت

3382 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرِ السَّهْمِيُّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ

أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ إِلَّا كُفِّرَتْ عَنْهُ خَطَايَاهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

توضیح راوی: وَأَبُو بَلْجٍ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ وَيُقَالُ ابْنُ سُلَيْمٍ أَيْضًا

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَاتِمِ بْنِ أَبِي صَغِيرَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، روئے زمین پر موجود جو بھی شخص یہ کلمہ پڑھے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔“

تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ جتنے ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ شعبہ نے اس روایت کو ابولج کے حوالے سے اسی سند کے

ہمراہ نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

ابولج نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے اور ایک قول کے مطابق یحییٰ بن سلیم ہے۔

محمد بن بشار نے اسی سند کے ہمراہ ابولج کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ کی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

محمد بن بشار نے اسی روایت کو ایک اور سند کے ہمراہ نقل کیا ہے جو ابولج سے منقول ہے، تاہم انہوں نے اسے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3383 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ

3382۔ اخرجه احد (۲/۱۵۸، ۲۱۱، ۲۱۰) عن عبد الله بن عمرو۔

السَّعْدِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ

مِثْنٌ حَدِيثٌ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَكَبَّرَ النَّاسُ تَكْبِيرَةً وَرَفَعُوا بِهَا أَصْوَاتَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَصَمٍّ وَلَا غَائِبٌ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُسِ رِحَالِكُمْ ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَنْزًا مِّنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مُلٍ وَأَبُو نَعَامَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عِيسَى

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى قَوْلِهِ هُوَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رُؤُسِ رِحَالِكُمْ إِنَّمَا يَعْنِي عِلْمَهُ وَقُدْرَتَهُ

◆◆ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوہ میں شریک ہوئے، جب ہم واپس آ رہے تھے جب ہم مدینہ منورہ کے پاس پہنچے تو لوگوں نے بلند آواز میں تکبیر کہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا پروردگار بھرا نہیں ہے یا غیر موجود نہیں ہے۔ وہ تمہارے اور تمہاری ساریوں کے سروں کے درمیان ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عبداللہ بن قیس! کیا میں تمہیں جنت کے خزانے کی تعلیم نہ دوں؟ (وہ یہ کلمہ ہے)

”لا حول ولا قوة الا بالله“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابو عثمان نہدی کا نام عبدالرحمن بن مل ہے۔

ابونعامہ نامی راوی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان (تمہارے اور تمہاری ساریوں کے سروں کے درمیان ہے) اس سے مراد ہے: یعنی علم اور قدرت

کے حوالے سے تمہارے اتنے قریب ہے۔

3384 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ اسْحَقَ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِثْنٌ حَدِيثٌ: لَقِيتُ إِبْرَاهِيمَ كَيْلَةَ أُسْرِي بِي فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَقْرَأُ أَمْتِكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرُهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيَعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِّنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ

◆◆ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جس رات مجھے

3384۔ تفردہ الترمذی النظر العطف (۷۶/۷)، حدیث (۹۳۶۵) من اصحابك الكتب الستة، ذكره المنذرى في الترغيب و الترهيب

(۴۰۸، ۴۰۷/۲)، حدیث (۲۲۹۴)، وعزاه للترمذی و الطبرانی فی الصغیر و الاوسط عن ابن مسعود



معراج کروائی گئی میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی، تو انہوں نے فرمایا: اے محمد (ﷺ)! آپ اپنی اُمت کو میرا سلام کہیں اور انہیں بتادیں کہ جنت کی مٹی بہت بہترین ہے۔ اس کا پانی بہت میٹھا ہے۔ جنت ایک ہموار میدان ہے اس میں درخت لگانے کا طریقہ یہ ہے: یہ کلمہ پڑھا جائے:

”سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اكبر“

”اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔“

اس بارے میں حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

**3385** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى الْجُهَنِيُّ حَدَّثَنِي مُصْعَبُ

بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحُلَسَائِهِ اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَكْتَسِبَ اَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَالَهٖ سَائِلٌ مِّنْ حُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْتَسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَةٍ قَالَ يُسَبِّحُ اَحَدُكُمْ مِائَةً تَسْبِيْحَةٍ تُكْتَبُ لَهُ اَلْفُ حَسَنَةٍ وَتُحَطُّ عَنْهُ اَلْفُ سَيِّئَةٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

◆◆ مصعب بن سعد اپنے والد (حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: تم لوگ ایک ہزار نیکیاں بھی نہیں کما سکتے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے لوگوں میں سے کسی شخص نے دریافت کیا: ہم میں سے کوئی ایک شخص ایک ہزار نیکیاں کیسے کما سکتا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک سو مرتبہ ”سبحان اللہ“ پڑھے اس کے لیے ایک ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے ایک ہزار گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3386** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَعَبْدُ وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ حَجَّاجِ الصَّوَّافِ

عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيْحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزُّبَيْرِ

3385۔ اخرجه مسلم (۲۰۷۳/۴): كتاب الذكر الدعاء و الاستغفار: باب: فضل التهلل و التسبيح و الدعاء، حديث (۲۶۹۸/۳۷)، و احمد (۱۷۴/۱، ۱۸۰، ۱۸۵)، و ابن حنبل (۷۶)، حديث (۱۳۴)، و الحمدي (۴۳/۱)، حديث (۸۰).

3386۔ تفرد به الرمذی النظر التحفة (۲۹۲/۲)، حديث (۲۶۸۰) من اصحابك الكتب السبعة، و اخرجه ابن حبان في صحيحه (۱۰۹/۳)، حديث (۸۲۶)، و السانی فی عمل اليوم و اللیلة، (۲۰۷/۶)، حديث (۱۰۶۶۳ - ۱)، و الحاكم (۵۱۲، ۵۰۱/۱).

عَنْ جَابِرٍ

﴿ ﴿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

”سبحان الله العظيم وبحمده“ تو اس شخص کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ) یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔ ہم اسے صرف ابو زبیر کی حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے نقل

کر رہے ہیں۔

**3387** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ حَدَّثَنَا مُوَمَّلٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿ ﴿ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص یہ کلمہ پڑھے:

”سبحان الله العظيم وبحمده“

تو اس شخص کے لیے جنت میں کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3388** سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ سُمَيِّ

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ غُفِرَتْ لَهُ

ذُنُوبُهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص یہ پڑھے:

”سبحان الله وبحمده“

جو شخص اسے ایک سو مرتبہ پڑھے تو اس شخص کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3389** سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عِيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي

3388۔ اخرجہ مالک (۲۰۹/۱): کتاب القرآن: باب: ما جاء من ذكر الله تبارك و تعالي، حدیث (۲۱)، و البخاری (۲۱۰/۹۱): کتاب

الدعوات: باب: فضل التسيب، حدیث (۶۴۰۵)، و مسلم (۲۰۷۱/۴): کتاب الذكر الدعاء و التوبة والاستغفار: باب: فضل التهليل والتسيب

و الدعاء، حدیث (۲۶۹۱/۲۸)، و ابن ماجه (۱۲۵۳/۲): کتاب الادب: باب: فضل التسيب، حدیث (۳۸۱۲)، و احمد (۳۰۲/۲، ۳۷۵، ۵۱۵)

3389۔ اخرجہ البخاری (۲۱۰/۱۱): کتاب الدعوات: باب: فضل التسيب، حدیث (۶۴۰۶)، و طرغافہ فی (۷۵۶۳، ۶۶۸۲)، و مسلم

(۲۰۷۲/۴): کتاب الذكر و الدعاء و التوبة والاستغفار: باب: فضل التهليل و التسيب و الدعاء، حدیث (۲۶۹۴/۳۱)، و ابن ماجه

(۱۲۵۱/۲): کتاب الادب: باب: فضل التسيب، حدیث (۳۸۰۶)، و احمد (۲۳۲/۲)

زُرْعَةُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدِيثٌ: كَلِمَتَانِ عَمِيْقَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ لَقِيْلَتَانِ لِي الْمِيْزَانِ حَبِيْبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو کلمات زبان سے پڑھنے میں آسان ہیں، لیکن میزان میں بہت وزنی ہوں گے۔ رحمن کو بہت محبوب ہیں، وہ یہ ہیں:

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

3390 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْبَلْقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُمَيِّ عَنْ أَبِي

صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَ لَهُ عِدْلُ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيتَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمَسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ

حدیث دیگر: وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ أَكْثَرَ مِنْ زَبَدِ الْبَحْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص یہ کلمہ روزانہ سو مرتبہ

پڑھے:

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اس کے لیے

مخصوص ہے، حمد اس کے لیے مخصوص ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی مارتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

تو یہ عمل اس کے لیے دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ اس شخص کے لیے ایک سونکیاں لکھی جائیں گی اور اس کے ایک سو

گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور وہ شخص اس دن شیطان سے محفوظ رہے گا۔ اس دن کسی بھی شخص کا عمل اس کے اس عمل سے زیادہ

فضیلت والا نہیں ہوگا ماسوائے اس کے جس نے اس کلمے کو اس سے زیادہ پڑھا ہوگا۔

3390۔ اخرجہ مالک (۲۰۹/۱): کتاب القرآن: باب: ما جاء في ذكر الله تبارك وتعالى، حدیث (۲۰)، و البعاری (۳۹۰/۶): کتاب بدع الخلق: باب: صفة ابليس وجنوده، حدیث (۳۲۹۳)، و طرفه في (۶۴۰۳)، و مسلم (۲۰۷۱/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبه و الاستغفار: باب: فضل التهليل والتسميع و الدعاء، حدیث (۲۶۹۱/۲۸)، و ابن ماجه (۱۲۴۸/۲): کتاب الادب: باب: فضل لا اله الا الله، حدیث (۳۷۹۸)، و احمد (۳۰۲/۲، ۳۶۰، ۳۷۵).

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے۔

جو شخص ”سبحان اللہ وبحمده“ ایک سو مرتبہ پڑھے اس کو بخش دیا جاتا ہے اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ سے زیادہ ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3391** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ

سَهْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ سُمَيِّ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
مَنْ حَدَّثَ: قَالَ مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمَسِي سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ بِالْفَضْلِ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَخَذَ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ کلمہ سو مرتبہ پڑھے:

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“

تو قیامت کے دن کسی بھی شخص کا عمل (اس دن میں) اس شخص کے اس عمل سے زیادہ فضیلت والا نہیں ہوگا، ماسوائے اس شخص کے جس نے اس کی مانند یا اس سے زیادہ اس کلمے کو پڑھا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3392** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ مَطْرِ بْنِ الرَّاقِ عَنْ

نَافِعِ بْنِ عَبْدِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ: ذَلِكَ يَوْمَ لَا صَاحِبَ لَهُ قُلُوا سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ مَرَّةٍ مَنْ قَالَهَا مَرَّةً كُتِبَتْ لَهُ عَشْرًا  
وَمَنْ قَالَهَا عَشْرًا كُتِبَتْ لَهُ مِائَةٌ وَمَنْ قَالَهَا مِائَةَ مَرَّةٍ كُتِبَتْ لَهُ أَلْفًا وَمَنْ زَادَ زَادَهُ اللَّهُ وَمَنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ غَفَرَ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، ایک دن نبی اکرم ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا، تم یہ سو

مرتبہ پڑھا کرو:

”سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ“

جو شخص اسے ایک مرتبہ پڑھتا ہے اسے ایک سو نیکیاں ملتی ہیں اور جو اسے ایک سو مرتبہ پڑھتا ہے اسے ایک ہزار نیکیاں ملتی

3391۔ اخرجه مسلم (۲۰۷۱/۴): كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: فضل التهليل والتسميع والدعاء، حديث (۲۶۹۲/۲۹)،

وابوداؤد (۳۲۴/۴): كتاب الاطب: باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (۵۰۹۱)

3392۔ تفرد به الترمذی انظر التحفة (۲۳۱/۶)، حديث (۸۴۶۶) العطيبي البغدادي في (تاريخ بغداد) (۲۰۱/۸)، ترجمة (۴۳۱۴)، من

طريق عطاء من عبد الله بن عمر.

ہیں۔ جو شخص اسے زیادہ پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے مزید عطا کرے گا اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرے گا تو وہ اس کی مغفرت کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3393** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرِ الْوَاسِطِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو سُفْيَانَ الْحَمِيرِيُّ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ

حُمْرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ مِائَةً بِالْفُغْدَةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَجَّ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ حَمِدَ اللَّهَ مِائَةً بِالْفُغْدَةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ كَانَ كَمَنْ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ قَالَ غَزَا مِائَةَ غَزْوَةٍ وَمَنْ هَلَّلَ اللَّهَ مِائَةً بِالْفُغْدَةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ مِائَةَ رَقِيَّةٍ مِنْ وَلَدِ اسْمَاعِيلَ وَمَنْ كَبَّرَ اللَّهَ مِائَةً بِالْفُغْدَةِ وَمِائَةً بِالْعِشِيِّ لَمْ يَأْتِ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ أَحَدٌ بِأَكْثَرِ مِمَّا آتَى بِهِ إِلَّا مَنْ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَى مَا قَالَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ عمرو بن شعیب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص روزانہ سو مرتبہ صبح کے وقت اور سو مرتبہ شام کے وقت ”سبحان اللہ“ پڑھ لے تو اسے ایک سو مرتبہ حج کرنے کا ثواب ملے گا۔ جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ ”الحمد للہ“ پڑھ لے تو اسے اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے اللہ کی راہ میں (جہاد میں شرکت کے لیے) گھوڑے فراہم کیے ہوں، بلکہ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس نے ایک سو جنگوں میں شرکت کی ہو۔ جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھ لے تو اسے اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے ایک سو غلام آزاد کئے ہوں۔ جو شخص صبح کے وقت سو مرتبہ اور شام کے وقت سو مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لے تو اس دن اس شخص کے عمل سے زیادہ فضیلت والا اور کسی کا عمل نہیں ہوگا، ماسوائے اس شخص کے جس نے اتنی ہی مرتبہ یا اس سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہوگا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3394** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ الْعَجَلِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ

صَالِحٍ عَنْ أَبِي بَشِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ تَسْبِيحَةٌ فِي رَمَضَانَ أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ تَسْبِيحَةٍ فِي غَيْرِهِ

﴿﴾ زہری بیان کرتے ہیں، رمضان کے مہینے میں ایک تسبیح (یا ایک مرتبہ سبحان اللہ پڑھنا) رمضان کے علاوہ میں

ایک ہزار تسبیح پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

**3395** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْخَلِيلِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَزْهَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ

تَمِيمِ الدَّارِيِّ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ

3393- تفرده الترمذی النظر التحفة (۳۱۷/۶)، حدیث (۸۷۱۹) من اصحابك الكتب السبعة و اخرجہ النسائی فی الکبری (۲۰۵/۶):

کتاب عمل الیوم و اللیلة: باب: من اوی الی فراشه فلم یذکر اللہ تعالیٰ، حدیث (۱۰۶۵۷) عن عبد اللہ بن عمرو۔

3395- اخرجہ احمد (۱۰۳/۴) عن الازهر بن عبد اللہ عن تميم الدارنی فذکرہ۔

متن حدیث: مَنْ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ إِلَهًا وَاحِدًا صَمَدًا لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفْوًا أَحَدٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَرْبَعِينَ أَلْفَ حَسَنَةٍ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَالْخَلِيلُ بْنُ مَرَّةٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَصْحَابِ الْحَدِيثِ

قول امام بخاری: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، جو شخص گیارہ مرتبہ یہ کلمات پڑھے:

”میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک

نہیں ہے وہی ایک معبود ہے وہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے وہ بیوی بچوں سے پاک ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس شخص کے نامہ اعمال میں چالیس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس روایت کا راوی خلیل بن مرہ محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

امام بخاری فرماتے ہیں یہ شخص ”منکر الحدیث“ ہے۔

3396 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَعْبُدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو الرَّقِيِّ عَنْ

زَيْدِ بْنِ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَنَمٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ

مُتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِي دُبُرِ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ ثَانِ رَجُلَيْهِ قَبْلَ

أَنْ يَتَكَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

عَشْرَ مَرَّاتٍ كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَمُحِيتَ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّئَاتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَكَانَ يَوْمَهُ ذَلِكَ كَلَّةً

فِي حِوْزٍ مِنْ كُلِّ مَكْرُوهٍ وَحُوسٍ مِنَ الشَّيْطَانِ وَلَمْ يَنْبَغِ لِلذَّنْبِ أَنْ يُدْرِكَهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ إِلَّا الشِّرْكَ بِاللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص فجر کی نماز کے

بعد اس طرح بیٹھے جس طرح نماز میں تشهد کے دوران بیٹھا جاتا ہے اور پھر کسی سے بات کرنے سے پہلے دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ

لے:

”اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص

ہے حمد اسی کے لیے مخصوص ہے وہی زندگی دیتا ہے وہی موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں)

تو اس شخص کے لیے دس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے دس درجے بلند

کردیے جاتے ہیں۔ وہ شخص اس دن ہر ناپسندیدہ صورتحال سے محفوظ رہتا ہے۔ شیطان سے بچا رہتا ہے اور اس دن اسے کوئی گناہ ہلاکت کا شکار نہیں کرے گا سوائے اس چیز کے کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک قرار دے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 57: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول جامع دعائیں

3397 سند حدیث: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ عِمْرَانَ الثَّغَلَبِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مَالِكِ

بْنِ مِغْوَلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ  
مَنْ حَدِيثٌ: قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِأَنِّي  
أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ قَالَ فَقَالَ  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ سَأَلَ اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ قَالَ زَيْدٌ فَذَكَرْتُهُ  
لِزُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو اسْحَقَ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَيْدٌ نَمَّ ذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ  
الثَّوْرِيِّ فَحَدَّثَنِي عَنْ مَالِكِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَى شَرِيكَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ  
عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ وَأَمَّا أَخَذَهُ أَبُو اسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا  
مانگتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! میں تجھ سے اس چیز کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں جو میں نے اس بات کی گواہی دی ہے تو اللہ ہے  
تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو ایک ہے تو بے نیاز ہے جس نے کسی کو جنم نہیں دیا، جس کو جنم نہیں دیا گیا، جس کا  
کوئی ہمسر نہیں ہے۔“

راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اس  
شخص نے اللہ تعالیٰ سے اسمِ اعظم کے وسیلے سے سوال کیا ہے وہ اسمِ اعظم کہ جس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے  
قبول کرتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز عطا کر دیتا ہے۔

زید نامی راوی بیان کرتے ہیں، چند برس بعد میں نے اس روایت کا تذکرہ زہیر بن معاویہ سے کیا تو انہوں نے بتایا:  
ابو اسحاق نے مالک بن مغول کے حوالے سے روایت مجھے بیان کی ہے۔

3397- اخرجه ابوداؤد (۷۹/۲): کتاب الصلاة: باب: الدعاء، حدیث (۱۴۹۳، ۱۴۹۴). و ابن ماجه (۱۲۶۷/۲): کتاب الدعاء: باب: اسم

اللہ الاعظم، حدیث (۳۸۵۷)، و احمد (۳۴۹/۵، ۳۵۰، ۳۶۰).

زید نامی راوی بیان کرتے ہیں، پھر میں نے اس کا تذکرہ سفیان سے کیا تو انہوں نے یہ مالک کے حوالے سے حدیث مجھے سنائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

شریک نے اس روایت کو جو ابواسحاق کے حوالے سے ابن بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد سے منقول ہے۔ ابواسحاق نے اس روایت کو مالک بن مغول سے نقل کیا ہے۔

**3398** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا رِشْدَيْنُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي هَانِيَةَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْجَنْبِيِّ

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ

متن حدیث: قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدًا إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَأَرْجَمْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلْتَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذَا صَلَّيْتَ فَقَعَدْتَ فَأَحْمَدِ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ عَلَيَّ ثُمَّ اذْعُهُ قَالَ ثُمَّ صَلَّى رَجُلٌ آخَرُ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَصَلَّى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّهَا الْمُصَلِّي إِذْ عُنُجْتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شَرِيحٍ عَنْ أَبِي هَانِيَةَ الْخَوْلَانِيِّ

توضیح راوی: وَأَبُو هَانِيَةَ اسْمُهُ حُمَيْدُ ابْنُ هَانِيَةَ وَأَبُو عَلِيٍّ الْجَنْبِيُّ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ مَالِكٍ

﴿﴾ حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے، ایک شخص (مسجد کے اندر آیا اس نے نماز ادا کی پھر دعا کی:

”اے اللہ! میری مغفرت کر دے اور مجھ پر رحم کر۔“

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی شخص! تم نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے جب تم نماز ادا کر لو تو بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی شان کے مطابق اس کی حمد بیان کرو پھر مجھ پر درود بھیجو پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔

راوی بیان کرتے ہیں، اس کے بعد ایک اور شخص نے نماز ادا کی، اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے نمازی شخص! تم دعا مانگو تمہاری دعا قبول ہوگی۔

حیوۃ بن شریح نے اسے ابوہانی خولانی سے نقل کیا ہے۔

ابوہانی کا نام حمید بن ہانی ہے، ابوعلی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے۔

**3399** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرَّبِيُّ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي

أَبُو هَانِيَةَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّ عَمْرُو بْنَ مَالِكِ الْجَنْبِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ

متن حدیث: سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

3398- تفردہ الترمذی انظر التحفة (۳۵۲/۱۰)، حدیث (۱۴۵۳۱) من اصحابك الكتب الستة، واخرجه الحاكم (۴۹۲/۱)، وقال: هذا

مستقيم الاسناد تفرد به صالح البری و هو احد زهاد اهل البصرة، ولم يعرجاه، وقال الذهبي: صالح متروك.



عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجَلَ هَذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لغيرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيُبْدِئْ بِتَحْمِيدِ اللَّهِ وَالشَّاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لِيَدْعُ بَعْدَ بِمَا شَاءَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت فضالہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو نماز کے دوران دُعا مانگتے ہوئے سنا، اس شخص نے نبی اکرم ﷺ پر درود نہیں بھیجا تھا، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس شخص نے جلد بازی کا مظاہرہ کیا، پھر آپ ﷺ نے اس شخص کو بلایا اور اس کو یہ فرمایا یا کسی دوسرے شخص کو فرمایا: جب کوئی شخص دُعا مانگے، تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرنے پھر نبی اکرم ﷺ پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہے دعا مانگے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3400 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحِ

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللَّهِ الْأَعْظَمُ فِي هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ (وَاللَّهُمَّ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ) وَفَاتِحَةِ آلِ عِمْرَانَ (الْمَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سیدہ اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ان دو آیات میں ہے:

”اور تمہارا معبود ایک ہی ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔“

(اور دوسری) سورہ آل عمران کی ابتدائی یہ آیت

”الم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں وہ حی اور قیوم ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3401 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجَمْحِيُّ وَهُوَ رَجُلٌ صَالِحٌ حَدَّثَنَا صَالِحُ الْمُرِّيُّ عَنْ

هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنٌ حَدِيثٌ: اذْعُوا اللَّهَ وَأَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْإِجَابَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَجِيبُ دُعَاءَ مَنْ قَلْبٌ غَافِلٌ لَاهٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

3499- اخرجہ ابوداؤد (۷۷/۲): کتاب الصلاة: باب: الدعاء، حدیث (۱۴۸۱)، والنسائی (۴۴/۳): کتاب السهر: باب: التمجید و الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الصلاة، حدیث (۱۲۸۴)، احمد (۱۸/۶) وابن خزيمة (۳۵۱/۱)، هدیث (۷۰۹، ۷۱۰).

3401- اخرجہ ابوداؤد (۸۰/۲): کتاب الصلاة: باب الدعاء، حدیث (۱۴۹۶)، وابن ماجه (۱۲۶۷/۲): کتاب الدعاء: باب: اسم اللہ الاعظم، حدیث (۳۸۵۵)، والدارمی (۴۵۰/۲): کتاب فضائل القرآن: باب: فضل اول سورة البقرة، و احمد (۴۶۱/۶)، وعبد بن حنبل (۱۵۷۸)، حدیث (۴۵۶).

توضیح راوی: سَمِعْتُ عَبَّاسَ الْعَنْبَرِيَّ يَقُولُ اَكْتُبُوا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيِّ فَإِنَّهُ ثَقَّةٌ  
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو  
 تو تمہیں اس بات کا یقین ہونا چاہیے کہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ یہ بات یاد رکھنا! اللہ تعالیٰ کسی غافل اور لاپرواہ دل کی دعا قبول نہیں  
 کرتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ) یہ ”حدیث غریب“ ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
 میں نے عباس عنبری کو کہتے ہوئے سنا ہے: عبد اللہ بن معاویہ جمحی کے حوالے سے احادیث نوٹ کر لیا کرو، کیونکہ وہ ”ثقفہ“  
 ہیں۔

**3402 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ حَمْزَةَ الزِّيَّاتِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ  
 عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ  
 متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي  
 بَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ  
 الْعَالَمِينَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ  
 قول امام بخاری: سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا وَاللَّهُ  
 أَعْلَمُ

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:  
 ”اے اللہ! مجھے جسمانی طور پر عافیت نصیب کر، میری بصارت میں عافیت نصیب کر اور اسے میرا وارث بنا۔ اللہ تعالیٰ کے  
 علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے جو بڑا بردبار اور کرم کرنے والا ہے، اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے ہر طرح  
 کی حمد و ثناء اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ) میں نے امام بخاری کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، حبیب بن ابوثابت نے عروہ بن زبیر  
 سے کوئی بھی حدیث نہیں سنی ہے۔ باقی اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔

**3403 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 متن حدیث: جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اللَّهُمَّ رَبِّ  
 السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبِّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ فَالِقَ الْحَبِّ

3402- تفردہ الترمذی النظر التحفة (۲۳۵/۱۲)، حدیث (۱۷۳۷۴) من اصحابك الكتب الستة، و اخرجہ الحاكم (۵۳۰/۱) وقال: هذا

حدیث صحیح الاسناد ان سلم سماع طبیب من عروہ ولم یخرجہ، وقال الذہبی: وبکر قال النسائی: ليس بثقة.

وَالنَّبِيُّ اعْوُذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ اخِذْ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ

الفقر

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اختلاف روایت: وَهَكَذَا رَوَى بَعْضُ أَصْحَابِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَ هَذَا وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنِ

الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تاکہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی خادم مانگیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

”اے اللہ! اے سات آسمانوں کے پروردگار! اے عظیم عرش کے پروردگار! اے ہمارے پروردگار! اے ہر چیز کے

پروردگار! اے تورات، انجیل اور قرآن نازل کرنے والے! اے دانے اور گٹھلی کو چیرنے والے! میں ہر اس چیز کے

شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضہ قدرت میں ہے۔ تو سب سے پہلے ہے تجھ سے پہلے اور کچھ نہیں ہے تو

سب کے بعد ہے تیرے بعد اور کچھ نہیں ہوگا تو ظاہر ہے تجھ سے زیادہ ظاہر اور کوئی نہیں ہے تو باطن ہے تجھ سے

زیادہ باطن اور کوئی نہیں ہے تو میرا قرض ادا کر دے اور مجھے غربت سے بے نیاز کر دے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اعمش کے بعض شاگردوں نے اسے اعمش کے حوالے سے ابوصالح سے مرسل روایت کے طور پر نقل کیا ہے انہوں نے اس

کی سند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

3404 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ الْأَقْمَرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ حَدِيث: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ

لَا يَنْفَعُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هَوْلَاءِ الْأَرْبَعِ

فِي الْبَابِ: وَرَوَى الْبَابَ عَنْ جَابِرٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي مَسْعُودٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِيحٌّ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِّنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عَمْرٍو

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

3404۔ تہذیبہ العرمذی، النظر العحفۃ (۲۹۰/۶)، حدیث (۸۶۲۹) من هذا الطريق و اخرجه مسلم (۲۰۸۸/۴)، حدیث (۷۳ - ۲۷۲۲)،

و السنائی (۲۶۰/۸)، حدیث (۵۴۵۸)، من طریق زید بن ارقم۔

”اے اللہ! میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں خشیت نہ ہو ایسی دعا سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو قبول نہ ہو اور ایسے نفس سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو سیر نہ ہو ایسے علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو نفع نہ دے میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3405** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ شَيْبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَاحُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ يَا هَذَا قَالَ أَبِي سَبْعَةَ سِنَةٍ فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغِيبتِكَ وَرَهِيبتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسَلْتُمْ عَلْمَتَكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسَلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ الْهَمْنِي رُشْدِي وَأَعِزَّنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ

حُصَيْنٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے دریافت کیا: اے حصین! تم آج کل کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟ تو میرے والد نے جواب دیا: سات کی، ان میں سے چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: تم حقیقی طور پر اُمید اور خوف کس سے رکھتے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: اس خدا سے جو آسمان میں ہے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حصین اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو میں تمہیں دو ایسے کلمات سکھاؤں گا جو تمہیں نفع دیں گے۔

حضرت عمران رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے وہ دو کلمات سکھائیں جن کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم یہ پڑھا کرو:

”اے اللہ! تو مجھے ہدایت نصیب کر اور مجھے میری ذات کے شر سے محفوظ رکھ۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3405- تفردہ الترمذی النظر التحفة (۱۷۵/۸)، حدیث (۱۰۷۹۷) من اصحابك الكتب الستة، وخرجه الحاكم في المستدرک بزيادة فيه من طريق ربيع بن جراس عن عمران بن حصين عن ابيه (۵۱۰/۱)، وقال: صحيح على شرط الشاهين ولم يخرجاه، وواقه الذهبي.

3406 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو

مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَوَلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي

أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدِّينِ وَغَلْبَةِ الرِّجَالِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے اکثر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کلمات کے ذریعے دعا کرتے

ہوئے سنا:

”اے اللہ! میں شدید غم، پریشانی، عاجز ہو جانے، سستی، کنجوسی، قرض کی زیادتی اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا

ہوں۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے، اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے، جو عمرو بن ابو عمرو سے

منقول ہے۔

3407 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ

وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الْمَسِيحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

”اے اللہ! میں کسلی، بڑھاپے، بزدلی، کنجوسی، دجال کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَقْدِ التَّسْبِيحِ بِالْيَدِ

باب 58: انگلیوں پر تسبیح گننا

3406۔ اخرجه البغاري (۱۸۲/۱۱): كتاب الدعوات: باب: الاستعاذة من الجبن و الكسل، كسالي و كسالي و احد، حديث (۶۳۶۹)، وفي

الادب المفرد ص (۲۳۸)، حديث (۸۱۰)، ص (۱۹۸)، حديث (۶۷۹)، و ابوداؤد (۹۰/۲): كتاب الصلاة: باب: من الاستعاذة، حديث

(۱۰۴۱)، و النسائي (۲۵۷/۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الهم، حديث (۵۴۵۰)، (۲۶۵/۸)، كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من

الهم، حديث (۵۴۵۰)، (۲۶۵/۸)، كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من خلم الدين، حديث (۵۴۷۶)، (۲۷۴/۸): كتاب الاستعاذة: باب:

الاستعاذة من غلبة الرجل، حديث (۵۵۰۳)، و احمد (۱۲۲/۳، ۲۲۰، ۲۲۶، ۲۴۰).

3407۔ اخرجه النسائي (۲۵۷/۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من الهم، حديث (۵۴۵۱)، (۲۶۰/۸): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة

من الكسل، حديث (۵۴۵۷)، (۲۷۱/۸): كتاب الاستعاذة، باب: الاستعاذة من شر الكبر، حديث (۵۴۹۵)، و احمد (۱۷۹/۳، ۲۰۱، ۲۰۵،

۲۳۵، ۴۶۴)، و ابن خبيد ص (۴۱۱) حديث (۱۳۹۷).

**3408** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى بَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَثَامُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْقُدُ التَّسْبِيحَ بِيَدِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَطَاءِ

بْنِ السَّائِبِ وَرَوَى شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ بِطَوِيلِهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ يُسَيْرَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حَدِيثٌ دِيكْرٌ: قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ

مَسْئُولَاتٌ مُسْتَطَقَاتٌ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے ہاتھ پر (یعنی انگلیوں پر) تسبیح گنتے ہوئے دیکھا

ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو اعمش کے حوالے

سے عطاء سے منقول ہے۔

شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو عطاء بن سائب کے حوالے سے طویل حدیث کے طور پر نقل کیا ہے۔

اس بارے میں سیدہ یسیرہ بنت یاسر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے خواتین کے گروہ! پوروں کے ذریعے تسبیح پڑھا کرو، کیونکہ (قیامت کے دن) ان سے حساب لیا جائے گا اور انہیں گویائی دی جائے گی۔

**3409** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتَّى صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ أَمَا كُنْتَ

تَدْعُو أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَاقِبَةَ قَالَ كُنْتُ أَقُولُ اللَّهُمَّ مَا كُنْتُ مَعَاذِي بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجَّلَهُ لِي فِي الدُّنْيَا

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّكَ لَا تُطِيقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيعُهُ أَفَلَا كُنْتَ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي فِي

الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقَنَا عَذَابَ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

إِسْنَادٌ دِيكْرٌ: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ ایک شخص کی عیادت کرنے کے لیے تشریف لے گئے جو بیماری

3409۔ اخرجه مسلم (۲۰۶۸/۴، ۲۰۶۹): كتاب الذكر و الدعاء و التوبة و الاستغفار باب: كراهة الدعاء بتعجيل العقوبة في الدنيا ،

حدیث (۲۶۸۸/۲۳)، واحد (۲۸۸، ۱۰۷/۳)

کی وجہ سے سوکھ کر کاٹا جو چکا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے دریافت کیا: تم کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ کیا تم اپنے پروردگار سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: میں تو یہ دعا مانگا کرتا تھا، اے اللہ! تو نے جو عذاب مجھے آخرت میں دینا ہے وہ مجھے دنیا میں ہی دیدے۔ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ! تم تو اس کی طاقت نہیں رکھتے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ تم نے یہ کیوں نہیں کہا؟ ”اے اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

**3410 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ

عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ (رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ) قَالَ فِي الدُّنْيَا الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ وَفِي الْآخِرَةِ الْجَنَّةُ

◀◀ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس فرمان: ”اے ہمارے پروردگار! تو ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر“ کے بارے میں یہ کہتے ہیں: دنیا کی بھلائی سے مراد علم اور عبادت ہے اور آخرت کی بھلائی سے مراد جنت ہے۔

**3411 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ

أَبَا الْأَحْوَصِ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْهُدَى وَالتَّقَى وَالْعِفَافَ وَالْغِنَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی اور خوشحالی کا سوال کرتا ہوں۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3412 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ رَبِيعَةَ الدِّمَشْقِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِدَةُ اللَّهِ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

3410- تفریدہ الترمذی و ذکرہ السیوطی فی الدر المنثور (۱/۴۱۹) فی تفسیر سورۃ البقرۃ آیتہ (۲۰۱) و عزاء لابن ابی شیبہ و عبد بن حمید و ابن جریر و الذہبی فی فضل العلم و البیہقی فی الشعب عن الحسن۔

3411- اخرجہ مسلم (۴/۲۰۸۷): کتاب الذکر و الدعاء و التوبۃ و الاستغفار، حدیث (۲۷۲۱/۷۲)، و البغاری فی الادب المفرد ص (۱۹۹)، حدیث (۶۸۱)، و ابن ماجہ (۲/۱۲۶۰): کتاب الدعاء: باب: دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث (۳۸۳۲)، و احمد (۱/۳۸۹/۱)، حدیث (۴۳۴، ۴۱۶، ۴۴۳)۔

3412- تفریدہ الترمذی نظر التحفة (۸/۲۲۵)، حدیث (۱۰۹۴۲) من اصحابک الكتب الستة و اخرجہ الحاکم فی المستدرک (۲/۴۳۳)، و قال صحیح الاستاد و لم یخرجہ، و قال الذہبی: بل عبد اللہ هذا قال احمد: احادیثہ موضوعہ۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: كَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوُدَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِي حُبَّكَ اللَّهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي وَأَهْلِي وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ  
قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَكَرَ دَاوُدَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الْبَشَرِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابوورداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، حضرت داؤد علیہ السلام یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس شخص کی محبت کا (سوال کرتا ہوں) جو تجھ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کا (سوال کرتا ہوں) جو مجھے تیری محبت تک پہنچا دے۔ اے اللہ! اپنی محبت میرے نزدیک میری اپنی ذات، میرے گھر والوں اور ٹھنڈے پانی سے بھی زیادہ پسندیدہ کر دے۔“  
راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ کرتے ہوئے جب ان کے حوالے سے کوئی بات بیان کیا کرتے تھے تو یہ فرمایا کرتے تھے: وہ سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

3413 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْخَطَمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطَمِيِّ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَنْفَعُنِي حُبَّهُ عِنْدَكَ اللَّهُمَّ مَا رَزَقْتَنِي مِمَّا أَحِبُّ فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِي فِيمَا تُحِبُّ اللَّهُمَّ وَمَا رَزَوْتِ عَنِّي مِمَّا أَحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِي فِيمَا تُحِبُّ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو جَعْفَرٍ الْخَطَمِيُّ اسْمُهُ عَمِيرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خُمَاشَةَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن یزید خطمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! مجھے اپنی محبت نصیب کر اور اس شخص کی محبت نصیب کر جس سے محبت رکھنا تیری بارگاہ میں مجھے فائدہ دے۔ اے اللہ! جو تو نے مجھے عطا کیا ہے تو اسے میرے لیے اس چیز کے بارے میں قوت بنا دے جسے تو پسند کرتا ہے اور جو تو نے مجھے عطا نہیں کیا ہے جسے میں پسند کرتا تھا تو اسے میرے لیے اس چیز کی طرف یکسوئی کا ذریعہ بنا دے جسے تو پسند کرتا ہے۔“

3413- تفرد به الترمذی النظر العطفة (۱۸۶/۷)، حدیث (۹۶۷۶) من اصحابك الكتب السبعة، وذكره العقی الهدلی فی الكنز، (۱۸۰/۲)،

حدیث (۳۶۳۲)، وعزاه اللبصف عن عبد الله بن یزید



(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابو جعفر عظمیٰ کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے۔

**3414** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ

بْنِ يَحْيَى الْقَبَسِيِّ عَنْ شُعْبَةَ بْنِ شَكْلٍ عَنْ أَبِيهِ شَكْلٍ بْنِ حُمَيْدٍ

مَثَرْنِ حَدِيثٍ: قَالَ آتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي تَعَوُّذًا تَعَوُّذُ بِهِ قَالَ  
فَاعْزِدْ بِكَيْفِي فَقَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَمِنْ شَرِّ بَصَرِي وَمِنْ شَرِّ لِسَانِي وَمِنْ شَرِّ قَلْبِي وَمِنْ  
شَرِّ مَيِّتِي يَعْنِي فَرْجَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ سَعْدِ

بْنِ أَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ يَحْيَى

﴿﴾ حضرت شکل بن حمید رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں، میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، میں نے عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا تعوذ (کالمہ) بتائیں جس کے ذریعے میں (اللہ تعالیٰ کی) پناہ مانگا کروں۔ راوی بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور ارشاد فرمایا تم یہ پڑھا کرو:

”اے اللہ! میں اپنی سماعت کے شر سے، اپنی بصارت کے شر سے، اپنی زبان کے شر سے، اپنے ذہن کے شر سے اور اپنی منی کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد یہ تھی شرمگاہ کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو سعد بن اوس نے بلال بن یحییٰ سے نقل کی ہے۔

**3415** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

التَّبِيعِيِّ

مَثَرْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً إِلَى جَنْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهُ مِنَ اللَّيْلِ  
فَلَمَسْتُهُ فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُولُ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عِقُوبَتِكَ  
لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا آتَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ

3414- أخرجه البخاري في الأدب المفرد ص (١٩٦)، حديث (٦٦٨)، و البوداود (٩٢/٢): كتاب الصلاة: باب: في الاستعاذة، حديث (١٥٥١) و النسائي (٢٥٥/٨): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر السم و البصر، حديث (٥٤٤٤)، (٢٥٩/٨): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر السم و البصر، حديث (٥٤٥٥)، (٢٦٠/٨): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر البصر، حديث (٥٤٥٦)، (٢٦٧/٨): كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر الذكر، حديث (٥٤٨٤)، و احمد (٤٢٩/٣).

3415- أخرجه مالك (٢١٤/١): كتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء حديث (٣١)، و النسائي (٢٢٢/٢): كتاب التطيق: باب: الدعاء في السجود نوح آخر، حديث (١١٣٠).

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ بِهَذَا  
الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ وَزَادَ فِيهِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں سوئی ہوئی تھی رات کے کسی وقت میں نے آپ ﷺ کو غیر موجود پایا میں نے اپنے ہاتھ کے ساتھ ٹولا تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے پاؤں مبارک پر پڑا آپ ﷺ اس وقت جدے کی حالت میں تھے اور یہ دُعا مانگ رہے تھے:

”میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ مانگتا ہوں اور تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں میں تیری تعریف اس طرح نہیں کر سکتا جیسا کہ تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

قتیبہ نے یہ روایت اپنی سند کے ہمراہ نقل کی ہے تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی ہیں۔

”میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری حقیقی تعریف نہیں کر سکتا۔“

**3416 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ طَاوُسِ الْيَمَانِيِّ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

**متن حدیث:** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هَذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ انہیں یہ دعا اس طرح سکھاتے تھے جس طرح آپ ﷺ ان لوگوں کو قرآن کی کسی سورت کی تعلیم دیتے تھے۔

”اے اللہ! میں جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3417 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

3416۔ اخرجہ مالک (۲۱۵/۱): کتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء، حدیث (۳۳)، مسند (۵۱۴/۲ - الابن): کتاب الساجد و مواضع الصلاة: باب: ما يستعاد منه في الصلاة، حدیث (۵۹۰/۱۳۴)، و ابوداؤد (۹۱۰/۲) و ابوداؤد (۹۱۰/۲): کتاب الصلاة: باب: في الاستعاذة، حدیث (۱۵۴۲)، و ابوداؤد (۲۵۹/۱): کتاب الصلاة: باب: ما يقول بعد التشهد، حدیث (۹۸۴) و النسائي (۱۰۴/۴): کتاب الجنائز: باب: التعوذ من عذاب القبر، حدیث (۲۰۶۳)، (۲۷۶۸): کتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من فتنة البهائم حدیث (۵۰۲۲)، و احمد (۲۵۸، ۲۴۲، ۲۹۸، ۳۱۱).

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مِثْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ  
فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ  
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَأَنْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثُّوبَ الْأَبْيَضَ  
مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ  
وَالهَرَمِ وَالْمَأْتَمِ وَالْمَغْرَمِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم ﷺ یہ دعائیں مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں جہنم کی آزمائش سے اور جہنم کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے، قبر کی آزمائش سے اور خوشحالی  
کے شر سے اور غربت کے شر سے اور دجال کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! تو میری خطاؤں کو اولوں اور  
برف کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک کر دے جیسے تو سفید کپڑے کو میل سے  
پاک کر دیتا ہے اور میرے اور میری خطاؤں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان  
فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! میں کاہلی بڑھانے، گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3418 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ  
عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مِثْنُ حَدِيثٍ: عِنْدَ وَقَاتِهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَالْحَقِيقِي بِالرَّفِيقِ الْأَعْلَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو وصال کے وقت یہ دعائیں مانگتے ہوئے سنا:  
”اے اللہ! میری مغفرت کرنے، مجھ پر رحم کر اور مجھے رفیقِ اعلیٰ کے ساتھ ملا دے۔“

3417- أخرجه البعاري (١٨٥/١١): كتاب الدعوات: باب: الاستعاذة من فتنة الغنى، حديث (٦٣٧٦)، (١٨٠/١١): كتاب الدعوات:  
باب: التعوذ من البائس والمغرم، حديث (٦٣٦٨)، ومسلم (٥١٣/٢ - ابى): كتاب المساجد ومواضع الصلاة: باب: ما يستعاذ منه في الصلاة،  
حديث (٥٨٩/١٢٩)، و ابوداؤد (٩١/٢): كتاب الصلاة: باب: في الاستعاذة، حديث (١٥٤٣)، والنسائي (٥١/١): كتاب الطهارة: باب:  
الوضوء على الثلج، حديث (٦١)، (١٧٦/١): كتاب البهاة: باب: الوضوء بماء الثلج والبرد، حديث (٣٣٣)، (٢٦٢/٨)، كتاب الاستعاذة:  
باب: الاستعاذة من شر فتنة القبر، حديث (٥٤٧٧)، (٢٦٦/٨) كتاب الاستعاذة: باب: الاستعاذة من شر فتنة الغنى، حديث (٥٤٧٧)، وابن  
ماجه (١٢٦٢/٢): كتاب الدعاء: باب: ما تعوذ منه رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٨٢٨)، واحمد (٥٧/٦)، (٢٠٧/٦)، وعبد  
بن حميد ص (٤٣٣)، حديث (١٤٩٢).

3418- أخرجه مالك (٢٣٨/١): كتاب الجنائز: باب: جامع الجنائز، حديث (٤٦) و البعاري (٧٤٥/٧): كتاب البغاضى: باب: مرض  
النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، حديث (٤٤٤٠) و طرفه في (٥٦٧٤)، ومسلم (١٨٩٣/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: في فضل عائشة  
رضي الله عنها، حديث (٢٤٤٤/٨٥)، واحمد (٢٣١/٦).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3419** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولُ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي إِنْ شِئْتَ اللَّهُمَّ

ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيُعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرَهَ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے، کوئی شخص یہ نہ کہے:

”اے اللہ! اگر تو چاہے تو میری مغفرت کر دے اے اللہ! اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں) آدمی کو مانگتے ہوئے پورا یقین ہونا چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مجبور کرنے والا کوئی نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3420** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجِ

وَعَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى

لُكْتُ اللَّيْلِ الْآخِرُ فَيَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبُ لَهُ وَمَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيهِ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأَعْرَجُ اسْمُهُ سَلْمَانُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَجُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ وَرِفَاعَةَ الْجُهَنِيِّ وَأَبِي

الدَّرْدَاءِ وَعُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: ہمارا پروردگار روزانہ جب

ایک تہائی رات باقی رہ جاتی ہے تو اس وقت آسمان دنیا پر خاص توجہ کرتا ہے پھر یہ فرماتا ہے:

”کون مجھ سے دعا مانگتا ہے کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے کہ میں اسے عطا کروں، کون

3419۔ اخرجہ مالک (۲۱۳/۱): کتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء، حديث (۲۸)، و البعاری (۱۴۴/۱): کتاب الدعوات: باب:

يعزم المسألة فإنه لا تکره له، حديث (۶۳۳۹) طرفه في (۷۴۷۷)، و ابوداؤد (۷۷/۲): کتاب الصلاة: باب: الدعاء حديث (۱۴۸۳)، و ابن

ماجه (۱۲۶۷/۲): کتاب الدعاء: باب: لا يقول الرجل: اللهم اغفر لي ان شئت، حديث (۳۸۵۴)، و احمد (۲۴۳/۲)، ۲۶۳، ۲۶۴، ۴۸۶،

۵۳۰، و النجدي (۴۲۷/۲)، حديث (۹۶۳).

3420۔ اخرجہ مالک (۲۱۴/۱): کتاب القرآن: باب: ما جاء في الدعاء حديث (۳۰)، و البعاری (۳۶، ۳۵/۳): کتاب التهجد: باب:

الدعاء و الصلاة من آخر الليل، حديث (۱۱۴۵)، و طرفه في (۷۴۹۴، ۶۳۲۱)، و مسلم (۸۴/۳ - الابي): کتاب صلاة المسافرين (و قصرها:

باب: الترغيب في الدعاء و التذکر في آخر الليل و الاجابة منه، حديث (۷۵۸/۱۶۸)، و ابوداؤد (۳۴/۲): کتاب الصلاة: باب: اي الليل

افضل، حديث (۱۳۱۵)، (۲۳۴/۴): کتاب السنة: باب: في الرد على الجهمية، حديث (۴۷۳۳)، و ابن ماجه (۴۳۵/۱): کتاب اقامة الصلاة

و السنة فيها: باب: ما جاء في اي ساعات الليل افضل، حديث (۱۳۶۶)، و الدارمی (۳۴۷، ۳۴۶/۱): کتاب الصلاة: باب: ينزل الله الي السماء

و احمد (۲۶۴/۲، ۲۶۷، ۴۸۷، ۵۰۴)، و في الادب المفرد ص (۲۲۳)، حديث (۷۶۰).

مجھ سے مغفرت طلب کرتا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔“  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
ابو عبد اللہ انحر کا نام سلمان ہے۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ، حضرت رفاعہ جعفی رضی اللہ عنہ، حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

**3421 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ

**متن حدیث:** قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ  
وَدُبْرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوباتِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

**حدیث دیگر:** وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْآخِرِ  
الدُّعَاءُ فِيهِ أَفْضَلُ أَوْ أَرْجَى أَوْ نَحْوَ هَذَا

﴿﴾ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، عرض کی گئی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رات کے آخری حصے میں کی جانے والی دعا اور فرض نمازوں کے بعد کی جانے والی دعا۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث بھی نقل کی گئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: رات کے آخری حصے میں کی جانے والی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے (راوی کوشک ہے یا شاید) اس کے قبول ہونے کی زیادہ امید ہوتی ہے۔  
یا اسی کی مانند ہے کوئی دوسرا لفظ ہے۔

**3422 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عُمَرَ الْهَلَالِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَّاسٍ

لُجَيْرِيِّ عَنِ أَبِي السَّلِيلِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ

**متن حدیث:** أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُ دُعَاكَ اللَّيْلَةَ فَكَانَ الَّذِي وَصَلَ إِلَيَّ مِنْهُ أَنْكَ تَقُولُ  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي وَوَسِّعْ لِي فِي دَارِي وَبَارِكْ لِي فِيمَا رَزَقْتَنِي قَالَ فَهَلْ تَرَاهُنَّ تَرَكْنَ شَيْئًا  
تَوْضِيحُ رَاوِي: وَأَبُو السَّلِيلِ اسْمُهُ ضُرَيْبُ بْنُ نَفِيرٍ وَيُقَالُ ابْنُ نَفِيرٍ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

3421۔ تفردہ الترمذی انظر التحفة (۱۷۳/۴)، حدیث (۴۸۹۲) من اصحاب الكتب السبعة، و ذکر المنذری فی الغریب و العریب (۴۸۶/۲)، حدیث (۲۴۵۵)، عن ابی امامة، وعزاه للترمذی، وقال: حدیث حسن.

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے گزشتہ رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائی تھی، مجھ تک اس میں سے جو حصہ پہنچا، وہ یہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھ رہے تھے:

”اے اللہ! میرے ذنب کی مغفرت کر دے اور میرے لئے میرے رزق میں کسادگی کر دے اور جو رزق تو نے مجھے عطا کیا ہے اس میں میرے لئے برکت پیدا کر دے۔“

(راوی بیان کرتے ہیں) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے دیکھا کہ ان میں کوئی چیز باقی رہ گئی ہو۔

ابو سلیل نامی راوی کا نام ضریب بن نفیر ہے۔ ایک قول کے مطابق ضریب بن نفیر ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

**3423** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ وَهُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْحَمِصِيُّ عَنْ

يَقِيَةَ بْنِ الْوَلِيدِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ اللَّهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ

خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا

أَصَابَ فِي يَوْمِهِ ذَلِكَ وَإِنْ قَالَهَا حِينَ يُمَسِّي غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا أَصَابَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنْ ذَنْبٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ مسلم بن زیاد بیان کرتے ہیں، میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ

بات ارشاد فرمائی ہے، جو شخص صبح کے وقت یہ دعا مانگے:

”اے اللہ! ہم تجھے گواہ بناتے ہیں، تیرے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں کو گواہ بناتے ہیں، تیرے تمام فرشتوں کو

گواہ بناتے ہیں، تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتے ہیں، اس بات پر کہ (ہم یہ اعتراف کرتے ہیں) کہ تو اللہ ہے

تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، صرف تو ہی معبود ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرے خاص

بندے اور رسول ہیں۔“

(نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں) تو اس شخص نے اس دن میں جو بھی گناہ کیے ہوں گے اللہ تعالیٰ ان کی بخشش کر دے گا

اور اگر وہ شخص شام کے وقت یہ دعا مانگے گا تو اس شخص نے اس رات میں جو گناہ کیا ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ ”حدیث غریب“ ہے۔

**3424** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

زُحْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ

3423. اخرجہ ابوداؤد (۴/۳۲۰): کتاب الادب: باب: ما يقول اذا اصبح، حدیث (۵۰۷۸)، و البخاری فی الادب المفرد ص (۳۵۱)، حدیث

(۱۲۰۰) عن مسلم بن زیاد عن انس فذكره

3424. تفرد به الترمذی انظر التحفة (۱۱۶/۱۰)، حدیث (۱۳۰۱۲) من اصحاب الكتب الستة، من طريق ابی السلیل عن ابی ہریرة

متن حدیث: قَلَّمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُومُ مِنْ مَجْلِسٍ حَتَّى يَدْعُو بِهِمْ وَلَا يَدْعُو بِهِمْ إِلَّا لَأَصْحَابِهِ اللَّهُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْيَتِكَ مَا يَحُولُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ مَعَاصِيكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تَبْلُغُنَا بِهِ جَنَّتَكَ وَمِنَ الْيَقِينِ مَا تَهْوُونَ بِهِ عَلَيْنَا مُصِيبَاتِ الدُّنْيَا وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْبَبْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلَيَّ مَنْ ظَلَمْنَا وَانْصُرْنَا عَلَى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيبَتَنَا فِي دِينِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا أَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تَسْلُطْ عَلَيْنَا مَنْ لَا يَرْحَمُنَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ  
 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اکثر جب کسی محفل سے اٹھتے تھے تو اپنے ساتھیوں کے لئے دعا کرتے تھے۔

”اے اللہ! ہمارے لئے اپنی وہ خشیت نصیب کر دے جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں وہ اطاعت نصیب کر دے جس کے ذریعے تو ہمیں جنت تک پہنچا دے اور وہ یقین نصیب کر دے جس کے ذریعے تو دنیاوی مصیبتیں ہمارے لئے آسان کر دے اور ہمیں سماعت، بصارت اور قوت (میں طاقت کے اعتبار سے) اضافہ نصیب کر! جب تک تو ہمیں زندہ رکھتا ہے۔ اور اسے ہمارا وارث بنا دے، ہمیں ان لوگوں پر غلبہ دے جو ہمارے ساتھ زیادتی کرنے کی کوشش کریں اور ان لوگوں کے خلاف ہماری مدد کر! جو ہم سے دشمنی رکھیں تو ہماری مصیبت کو دین میں نازل نہ کرنا اور دنیا کو ہماری سب سے بڑی خواہش نہ بنا دینا اور (اسے) ہمارا مبلغ علم نہ بنا دینا اور ہم پر ایسا شخص مسلط نہ کرنا جو ہم پر رحم نہ کرے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بعض محدثین نے اس روایت کو خالد بن ابوعمران کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

3425 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَامُ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ

أَبِي بَكْرَةَ قَالَ

متن حدیث: سَمِعْتُ أَبِي وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بَنِي مِمَّنْ سَمِعْتَ هَذَا قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُولُهُنَّ قَالَ الزَّمَهُنَّ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُنَّ:

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

3425۔ تفرده العرمذی انظر التحفة (۵۷/۹)، حدیث (۱۱۷۰۵) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره البقعي الهندي في الكند (۲۰۳/۲)۔ حدیث (۲۷۶۲)، و غزاه للترمذی عن ابی بكرة۔

﴿﴾ مسلم بن ابوبکر بیان کرتے ہیں میرے والد نے مجھے سنائیں یہ دعا مانگ رہا تھا۔

”اے اللہ! میں شدید غم، سستی، قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

تو انہوں نے فرمایا: میرے بیٹے تم نے یہ دعا کس سے سنی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں میں نے آپ کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے تو انہوں نے فرمایا: تم ان کو لازم پکڑ لو! کیونکہ نبی اکرم ﷺ کو میں نے یہ کلمات پڑھتے ہوئے سنا ہے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**3426** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَإِنْ كُنْتَ مَغْفُورًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنِ أَبِيهِ بِمِثْلِ ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي آخِرِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيِّ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے یہ فرمایا: کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ تم اگر انہیں پڑھ لو گے تو اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے گا۔ اگرچہ تمہاری پہلے ہی مغفرت ہو چکی ہو (پھر بھی تمہیں یہ کلمات ضرور پڑھنے چاہئیں)۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہ بلند اور عظیم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہ بردبار اور

کریم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے جو عظیم عرش کا پروردگار ہے۔“

علی بن خشرم بیان کرتے ہیں: علی بن حسین نے اپنے والد کے حوالے سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے اور انہوں نے اس کے آخر میں یہ کلمات اضافی نقل کئے ہیں۔

”ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو اسحاق نے حارث کے حوالے سے نقل کی ہے۔

**3427** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ

3426- تفرد به الترمذی انظر التحفة (۳۵۳/۷)، حدیث (۱۰۴۰) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره الهیثمی فی مجمع الزوائد (۱۸۳/۱۰)، و عزاه للطبرانی من طریق زید بن ارقم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: يا علي الا اعلمك كلمات - فذكره، وقال: وفيه حبيب بن اخو حمزة الزيات، و هو ضعيف.

3427- اخرجه احمد (۱۷۰/۱) عن ابراهيم بن محمد بن سعد بن سعد عن ابيه عن سعد فذكره.

For more Books click on link



ابراہیم بن محمد بن سعد عن ابيه عن سعد قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:  
متن حدیث: دَعْوَةُ ذِي النُّونِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحَوْتِ لَا اِلَهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ  
الظَّالِمِينَ فَاِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللهُ لَهُ

اختلاف سند: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ مَرَّةً عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ  
وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ اَبِيهِ وَقَدْ رَوَى غَيْرٌ وَاَحَدٌ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِي اسْحَقَ عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ  
بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ اَبِيهِ وَرَوَى بَعْضُهُمْ وَهُوَ أَبُو اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ بْنِ اَبِي اسْحَقَ  
فَقَالُوا عَنْ اِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ نَحْوَ رِوَايَةِ ابْنِ يُونُسَ عَنْ اَبِيهِ عَنْ سَعْدٍ وَكَانَ يُونُسُ بْنُ اَبِي اسْحَقَ  
رُبَّمَا ذَكَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ اَبِيهِ وَرُبَّمَا لَمْ يَذْكُرْهُ

﴿﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: حضرت یونس علیہ  
السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے اس وقت انہوں نے جو دعا مانگی تھی جو بھی شخص جس بھی مسئلے میں وہ دعا مانگے گا تو اللہ تعالیٰ  
اس کی دعا قبول کرے گا۔ (وہ دعا یہ ہے)

”(اے اللہ) تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔“

محمد بن یحییٰ بیان کرتے ہیں محمد بن یوسف نامی راوی نے ایک مرتبہ ابراہیم بن محمد کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل  
کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ابراہیم کے والد کا تذکرہ نہیں کیا۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کئی راویوں نے اس حدیث کو یونس بن ابواسحاق کے حوالے سے ابراہیم بن محمد کے حوالے  
سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں ابراہیم بن محمد کے والد سے یہ بات مذکور ہونے کا تذکرہ نہیں  
کیا۔

بعض محدثین نے جو ابواحمد زبیری ہیں اسے یونس بن ابواسحاق سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے یہ بات بیان کی ہے کہ ابراہیم  
بن محمد کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ جیسا کہ محمد بن یوسف نے  
روایت کیا ہے۔

یونس بن ابواسحاق نامی راوی بعض اوقات اس حدیث میں ابراہیم بن محمد کے والد سے منقول ہونے کا تذکرہ کرتے ہیں  
اور بعض اوقات ان کا تذکرہ نہیں کرتے۔

3428 سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ حَمَادٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي  
رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاَحَدٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

3428. تفرده الترمذی انظر التحفة (۳۹۳/۱۰)، حدیث (۱۴۶۷۴) من هذا الطريق و سياتی برقم (۳۵۰۸) من طریق الاعرج عن ابی  
هريرة بنحوه.

اسناد دیگر: قَالَ يُوسُفُ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں یعنی ایک کم سو جو شخص انہیں یاد کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔

یوسف نامی راوی نے اس روایت کو عبد الاعلیٰ کے حوالے سے ہشام کے حوالے سے محمد بن سیرین کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی گئی ہے۔

3429 سند حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجُوزْجَانِيُّ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِثْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُدِلُّ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ الْحَلِيمُ الْعَظِيمُ الْغَفُورُ الشَّكُورُ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ الْحَفِيفُ الْمُقِيمُ الْحَسِيبُ الْجَلِيلُ الْكَرِيمُ الرَّقِيبُ الْمُجِيبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيمُ الْوَدُودُ الْمَجِيدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيدُ الْحَقُّ الْوَكِيلُ الْقَوِيُّ الْمَتِينُ الْوَلِيُّ الْحَمِيدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِي الْمُعِيدُ الْمُحْيِي الْمُمِيتُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْأَوَّلُ الْآخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالَى الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنتَقِمُ الْغَفُورُ الرَّؤُوفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْمُقْسِنُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمَغْنِيُّ الْمَنَاعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّورُ الْهَادِي الْبَدِيعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيدُ الصَّبُورُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا بِهِ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَلَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ صَفْوَانَ بْنِ صَالِحٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ وَلَا تَعْلَمُ مِنْ كَثِيرٍ مِمَّنْ الرِّوَايَاتِ لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ذِكْرَ الْأَسْمَاءِ إِلَّا فِي هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى  
 أَبُو بَنِی سِنَانٍ هَذَا الْحَدِيثَ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ فِيهِ  
 الْأَسْمَاءُ وَكَسَى لَهُ إِسْنَادٌ صَحِيحٌ

••• حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں جو شخص انہیں یاد کرنے کا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (وہ اسماء یہ ہیں)

وہ اللہ تعالیٰ جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے، صرف وہی معبود ہے جو رحمن ہے، رحیم ہے، بادشاہ ہے، برائیوں سے پاک ہے، سلامتی عطا کرنے والا ہے، امن دینے والا ہے، نگہبانی کرنے والا ہے، غالب ہے، زبردست ہے، بڑائی والا ہے، پیدا کرنے والا ہے، بنانے والا ہے، شکل و صورت عطا کرنے والا ہے، بخشش کرنے والا ہے، زبردست ہے، بہت زیادہ عطا کرنے والا ہے، رزق عطا کرنے والا ہے، راستے کھولنے والا ہے، علم رکھنے والا ہے، تنگی پیدا کرنے والا ہے، کشادگی پیدا کرنے والا ہے، پست کرنے والا ہے، بلند کرنے والا ہے، عزت دینے والا ہے، ذلت دینے والا ہے، سننے والا ہے، دیکھنے والا ہے، فیصلہ کرنا والا ہے، انصاف کرنے والا ہے، مہربان ہے، باخبر ہے، بردبار ہے، عظمت والا ہے، مغفرت کرنے والا ہے، شکر قبول کرنے والا ہے، بلند ہے، بڑا ہے، حفاظت کرنے والا ہے، قوت دینے والا ہے، کفایت کرنے والا ہے، جلیل ہے، کریم ہے، نگران ہے، دعا قبول کرنے والا ہے، وسعت عطا کرنے والا ہے، حکمت والا ہے، مہربان ہے، بزرگی والا ہے، (قیامت کے دن) زندہ کرنے والا ہے، گواہ ہے، حق ہے، کارساز ہے، زبردست ہے، قوت والا ہے، مددگار ہے، لائق حمد ہے، شمار میں رکھنے والا ہے، آغاز میں پیدا کرنے والا ہے، دوبارہ زندگی دینے والا ہے، زندگی دینے والا ہے، موت دینے والا ہے، خود زندہ ہے، بذات خود قائم ہے، اور سب کچھ اس سے قائم ہے، پانے والا ہے، بزرگی والا ہے، ایک ہے، بے نیاز ہے، قدرت والا ہے، اقتدار والا ہے، آگے کرنے والا ہے، پیچھے کرنے والا ہے، اول ہے، آخر ہے، ظاہر ہے، باطن ہے، والی ہے، بلند و برتر ہے، بھلائی کرنے والا ہے، توبہ قبول کرنے والا ہے، انتقام لینے والا ہے، معاف کرنے والا ہے، مہربان ہے، حقیقی بادشاہ ہے، جلال و اکرام والا ہے، انصاف کرنے والا ہے، جمع کرنے والا ہے، غنی ہے، غنی کر دینے والا ہے، روکنے والا ہے، ضرر پہنچانے والا ہے، نفع دینے والا ہے، نور ہے، ہدایت دینے والا ہے، بے مثال ایجاد کرنے والا ہے، باقی ہے، وارث ہے، ہدایت نصیب کرنے والا ہے، برداشت کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ کئی راویوں نے اسے صفوان بن صالح کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ ہمارے علم کے مطابق یہ صرف صفوان سے منقول ہے اور محدثین کے نزدیک یہ صاحب ثقہ ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق جن روایات میں اللہ تعالیٰ کے اسماء کا تذکرہ ہوا ہے ان میں سے صرف یہی ایک روایت ایسی ہے جس کی سند مستند ہے۔

آدم بن ایاس نے اس روایت کو دیگر حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ اس میں ایسے اسماء کا ذکر کیا ہے جن کی سند مستند نہیں ہے۔

**3430** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَلَيْسَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ ذِكْرُ الْأَسْمَاءِ وَهُوَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: رَوَاهُ أَبُو الْيَمَانِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْأَسْمَاءَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اللہ تعالیٰ کے 99 نام ہیں جو شخص ان ناموں کو یاد کر لے گا وہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث میں ان اسماء کا تذکرہ نہیں ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس روایت کو ابو ییمان نے شعیب بن ابو حمزہ کے حوالے سے ابو زناد کے حوالے سے نقل کیا ہے تاہم اس میں ان اسماء کا

ذکر نہیں ہے۔

**3431** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ أَنَّ حُمَيْدًا الْمَكِّيَّ مَوْلَى

ابْنِ عُلْقَمَةَ حَدَّثَهُ أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعُوا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ قَالَ الْمَسَاجِدُ قُلْتُ

وَمَا الرَّتْعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ عطاء بن ابی رباح بیان کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات

ارشاد فرمائی ہے: جب تم جنت کے باغات میں سے گزرو تو کچھ کھا پی لیا کرو! میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جنت کے باغات

سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مساجد میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہاں کچھ کھانے پینے سے کیا مراد ہے؟ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ پڑھنا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

3430۔ أخرجه البخاری (۱۷/۵): کتاب الشروط: باب: ما يجوز من الاشرط و الثنيا من الاقوار، حدیث (۲۷۳۶)، طرقات فی (۶۴۱۰)،

(۷۳۹۲)، ومسلم (۲۰۶۲/۴): کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب: من اسماء الله تعالى و فضل من احصاها، حدیث (۲۶۷۷/۵)،

واحد (۲۵۸/۲)، والحمیدی (۴۷۹/۲)، حدیث (۱۱۳۰).

3431۔ تفرد به الترمذی انظر التحفة (۲۶۰/۱۰)، حدیث (۱۴۱۷۵) من اصحاب الكتب الستة، وذكره النذری فی الترغیب و الترہیب

(۴۲۲/۲)، حدیث (۲۳۲۳)، وعزاه للترمذی، وقال: قال الحافظ: وهو مع غرائب حسنة الاسناد

**3432** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتِ الْبَنَانِيِّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَرَرْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ فَارْتَعَوْا قَالُوا وَمَا رِيَاضُ

الْجَنَّةِ قَالَ حَلَقُ الذُّخْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِّنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جب تم جنت کے

باغات میں سے گزرو تو کھاپی لیا کرو۔ انہوں نے عرض کی جنت کے باغات سے مراد کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذکر کے حلقے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو ثابت کے حوالے سے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مِنْهُ

## باب 59: بلا عنوان

**3433** سند حدیث: حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ

عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ امِّهِ امِّ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَصَابَ أَحَدَكُمْ مُصِيبَةٌ فَلْيَقُلْ اِنَّا لِلَّهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ

رَاجِعُونَ اللَّهُمَّ عِنْدَكَ اِحْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي فَأَجْرُنِي فِيهَا وَابْدَلْنِي مِنْهَا خَيْرًا فَلَمَّا اِحْتَضَرَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ اللَّهُمَّ

اخْلُفْ فِي اَهْلِي خَيْرًا مِّنِّي فَلَمَّا قُبِضَ قَالَتْ امُّ سَلَمَةَ اِنَّا لِلَّهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ عِنْدَ اللَّهِ اِحْتَسَبْتُ مُصِيبَتِي

فَأَجْرُنِي فِيهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسناد دیگر: وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ امِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

تَوْصِيحَ رَاوِي: وَأَبُو سَلَمَةَ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْأَسَدِ

﴿﴾ ام المؤمنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

یہ بات ارشاد فرمائی ہے جب کسی کو کوئی مصیبت لاحق ہو تو وہ یہ پڑھے۔

”بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! میں اپنی اس مصیبت کا تجھ سے

اجر چاہتا ہوں تو مجھے اس کا اجر نصیب کر اور مجھے اس کے بدلے میں بہترئی عطا کر دے۔“

3432۔ اخرجه احمد (۱۰۰/۲) عن محمد بن ثابت البناني عن ابيه عن انس.

3433۔ اخرجه ابن ماجه (۵۰۹/۱): كتاب الجنائز: باب: ما جاء في الصبر على البصية، حديث (۱۰۹۸)، و احمد (۲۷/۴).

جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے دعا کی۔

”اے اللہ! میرے بعد میری بیوی کو مجھ سے بہتر شخص عطا کرنا“

راوی بیان کرتے ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے یہ پڑھا۔

”بے شک ہم اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں ہم نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی اس

مصیبت کے اجر کی طلب گار ہوں، تو (اے اللہ!) مجھے اس کا اجر عطا کر۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا نام عبداللہ بن عبدالاسد تھا۔

**3434** سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَنَسِ

بْنِ مَالِكٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ قَالَ

سَلَّ رَبُّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ

فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ آتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّلَاثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ قَالَ فَإِذَا أُعْطِيَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيَهَا فِي

الْآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحَتْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سَلَمَةَ

بْنِ وَرْدَانَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے عرض

کی: یا رسول اللہ! کون سی دعا زیادہ فضیلت رکھتی ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت میں

عافیت اور معافی کا سوال کرو! پھر وہ شخص اگلے دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے عرض کی: یا رسول اللہ! کون سی دعا زیادہ

فضیلت رکھتی ہے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کی مانند جواب دیا پھر وہ شخص تیسرے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہی جواب دیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہیں دنیا میں عافیت دیدی جائے اور آخرت میں بھی

دے دی جائے تو تم کامیاب ہو گئے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف سلمہ بن

وردان سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3435** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّبَيْعِيُّ عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

3434- اخرجہ ابن ماجہ (۱۲۶۵/۲): کتاب الدعاء: باب: الدعاء بالعمو و العافیة، حدیث (۳۸۴۸)، و البیہاری فی الادب المفرد ص

(۱۸۵)، حدیث (۶۳۹).

3435- اخرجہ ابن ماجہ (۱۲۶۵/۲): کتاب الدعاء: باب: الدعاء بالعمو و العافیة، حدیث (۳۸۵۰)، احمد (۱۷۱/۶، ۱۸۲، ۱۸۳، ۲۰۸).

بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَلِمْتُ أَيْ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا أَقُولُ فِيهَا قَالَ قَوْلِي اللَّهُمَّ إِنَّكَ

عَفُوٌّ كَرِيمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ فلاں رات

”شب قدر“ ہے تو آپ ﷺ کا کیا خیال ہے مجھے کیا پڑھنا چاہئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

”اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے مہربان ہے معافی کو پسند کرتا ہے تو مجھے معاف کر دے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3436 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ

متن حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ أَيَّامًا ثُمَّ

جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِمْنِي شَيْئًا أَسْأَلُهُ اللَّهُ فَقَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ سَلِ اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَدْ سَمِعَ مِنَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

﴿﴿﴾ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم

دیں جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا آپ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگیں۔ (حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے

ہیں) کچھ دن بعد میں پھر نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیں

جو میں اللہ تعالیٰ سے مانگوں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے حضرت عباس! اے اللہ کے رسول کے چچا! آپ اللہ تعالیٰ سے

دنیا و آخرت میں عافیت مانگیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔ عبد اللہ بن حارث نامی راوی نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے

اس کا سماع کیا ہے۔

3437 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ الْمَلِيكِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

3436۔ اخرجہ البخاری فی الادب المفرد ص (۲۱۳)، حدیث (۷۲۳)، واحمد (۲۰۹/۱)، والحمیدی (۲۱۹/۱)، حدیث (۴۶۱)۔

3437۔ تقریبہ الترمذی النظر التحفة (۲۴۶/۱)، حدیث (۸۵۰۴) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجہ الحاكم (۴۹۸/۱)، وقال: حدیث

صحیح الاسناد ولم یخرجاه، وقال الذہبی: الملیکی ضعیف۔

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: مَا سُئِلَ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسَالَ الْعَالِيَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ

الْمَلِكِيِّ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیزیں مانگی جاتی ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس سے عافیت مانگی جائے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف ابو عبدالرحمن بن ابوبکر ملک کی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3438 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْوَزِيرِ حَدَّثَنَا زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ

اللَّهُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَمْرًا قَالَ اللَّهُمَّ خِرْلِي وَاخْتَرِلِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَنْفَلِ

تَوْصِيحِ رَاوِي: وَهُوَ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُقَالُ لَهُ زَنْفَلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَرَفِيُّ وَكَانَ يَسْكُنُ عَرَاقَاتِ

وَتَفَرَّدَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَلَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ

﴿﴾ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ کر لیتے تو یہ پڑھتے تھے۔

”اے اللہ! میرے لئے خیر کر دے اور (اس کام کو) میرے لئے اختیار کر لے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف زنفل راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جو محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ اسے زنفل عربی کہا جاتا ہے اس نے عرفات میں سکونت اختیار کی تھی۔

یہ اس حدیث کو نقل کرنے میں منفرد ہے اس کی متابعت نقل نہیں کی گئی ہے۔

3439 سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ حَدَّثَنَا ابَانُ هُوَ ابْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ

حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ أَنَّ زَيْدَ بْنَ سَلَامٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَلَامٍ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :

متن حدیث: الْوُضُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُ الْمِيزَانَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تَمْلَأُنِ أَوْ

تَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالصَّلَاةُ نُورٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ أَوْ عَلَيْكَ كُلُّ

3438- تفردہ الترمذی النظر العجفة (۳۱۵/۵)، حدیث (۶۶۳۸) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجہ البغوی فی شرح السنۃ (۵۲۷/۲)۔

حدیث (۱۰۱۲)، و ذکرہ کلام الترمذی بعدہ۔

3439- اخرجہ مسلم (۴/۲ ای): کتاب الطہور: باب: فضل الوضوء: حدیث (۲۲۳/۱)، و ابن ماجہ (۱۰۲/۱): کتاب الطہارۃ و سننہا:

باب: الوضوء شطر الايمان، حدیث (۲۸۰) والدارمی (۱۶۷/۱): کتاب الصلاة: باب: ما جاء فی الطہور و احمد (۳۴۲/۵، ۳۴۳، ۳۴۴)۔



النَّاسِ يَغْدُو قَبَائِحَ نَفْسِهِ فَمُعْتَبَرُهَا أَوْ مُؤَبِّقُهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ وضو نصف ایمان ہے الحمد للہ پڑھنا میزان کو بھر دیتا ہے۔ سبحان اللہ اور الحمد للہ پڑھنا زمین و آسمان کے درمیان (جگہ کو نیکیوں یا انوار سے) بھر دیتے ہیں۔ نماز نور ہے، صدقہ برہان ہے، صبر ضیاء ہے، قرآن تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف حجت ہے۔ ہر آدمی جب نکلتا ہے تو اپنا سودا کرتا ہے یا وہ خود کو آزاد کروا لیتا ہے یا خود کو غلام بنا لیتا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3440 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمٍ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلُؤُهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ لَيْسَ لَهَا دُونَ اللَّهِ حِجَابٌ

حَتَّى تَخْلُصَ إِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: سبحان اللہ پڑھنا نصف میزان ہے اور الحمد للہ پڑھنا اسے بھر دیتا ہے جبکہ لا الہ الا اللہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ یہ کلمہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جاتا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

3441 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ جُرَيْجِ النَّهْدِيِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي

سُلَيْمٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: عَدَّ هُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِي أَوْ فِي يَدِهِ التَّسْبِيحُ نِصْفُ الْمِيزَانِ

وَالْحَمْدُ لِلَّهِ يَمْلُؤُهُ وَالتَّكْبِيرُ يَمْلَأُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُورُ نِصْفُ الْإِيمَانِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ

﴿﴾ جری نہدی، بنو سلیم قبیلے کے ایک فرد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھوں پر

یہ الفاظ گوائے تھے۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ تھے) اپنے ہاتھ کے ذریعے گوائے تھے سبحان اللہ پڑھنا نصیب میزان ہے۔ الحمد للہ پڑھنا اسے بھر دیتا ہے اللہ اکبر پڑھنا آسمان اور زمین کے درمیان جگہ کو بھر دیتا ہے۔ روزہ نصف صبر ہے اور

3440۔ تفردہ الترمذی انظر العفة من اصحاب الكتب الستة، ينظر تحفة الاشراف (٨٨٦٣)، و ذكره المنذرى في الترغيب و التعريب (٣٩٧/٢)، حديث (٢٢٦٩)، وعزاه للترمذی وقال: حديث غريب، عن عبد الله بن عمرو.

3441۔ تفردہ الترمذی ينظر التحفة الاشراف (١٥٥٤١) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره المنذرى في الترغيب و التعريب (٤١١/٢)،

حديث (٢٣٠١)، وعزاه للترمذی، وقال: حسن.

پاکیزگی نصف ایمان ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

شعبہ اور سفیان ثوری نے اسے ابواسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**3442** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدَّبُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَكَانَ

مِنْ بَنِي أَسَدٍ عَنِ الْأَعْرَبِيِّ بْنِ الصَّبَّاحِ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَكْثَرُ مَا دَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فِي الْمَوْقِفِ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَأَلَدِي نَقُولُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي وَإِلَيْكَ مَابِي وَلَكَ رَبِّ تُرَائِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَاسَةِ الصُّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيءُ بِهِ الرِّيحُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ عرفہ کی شام میدان عرفات میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر یہی دعا

کی۔

”اے اللہ! حمد تیرے لئے ہے جیسے حمد بیان کریں اور وہ حمد جو ہمارے بیان کرنے سے بھی بہتر ہو۔ اے اللہ میری نماز میری قربانی میری زندگی میری موت تیرے لئے ہے۔ میں نے تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔ میری میراث تیرے لئے ہے اے اللہ! میں قبر کے عذاب، ذہن کے وسوسے، معاملات کے بکھرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ! ہوا جو شر لے کر آتی ہے میں اس سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

**3443** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أُخْتِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا

الْكَثِيبُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ دَعَوْتَ بِدُعَاءٍ كَثِيرٍ لَمْ نَحْفَظْ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ آلا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَا يَجْمَعُ ذَلِكَ كُلَّهُ تَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْنَاكَ مِنْهُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کیں لیکن ہمیں وہ یاد نہیں ہو سکیں تو ہم

3442۔ اخرجه ابن خزيمة (۲/۲۶۴)، حدیث (۲۸۴۱)، من طریق الاغر بن الصباع، عن خليفة بن حصين، فذكره

3443۔ اخرجه البغاري في الادب المفرد (۶۸۶)، من طريق ثابت بن عجلان، عن ابي عبد الرحمن، فذكره

نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے بہت سی دعائیں کی ہیں لیکن ہم انہیں یاد نہیں رکھ سکتے تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی اس دعا کی جانب نہ کروں جو ان سب کو شامل ہو؟ تم یہ کہو:

”اے اللہ! ہم تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتے ہیں جو بھلائی تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے مانگی ہے اور ہم ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ بے شک تو ہی حقیقی مددگار ہے۔ (بھلائی کو) پہنچانا تیرے ہی ذمے ہے اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

3444 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ عَنْ أَبِي كَعْبٍ صَاحِبِ الْحَرِيرِ

حَدَّثَنِي شَهْرُ بْنُ حَوْشِبٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ لَأُمَّ سَلَمَةَ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ مَا كَانَ أَكْثَرَ دُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ عِنْدَكَ قَالَتْ كَانَ أَكْثَرَ دُعَائِهِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَكْثَرَ دُعَائِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّهُ لَيْسَ أَدْمِي إِلَّا وَقَلْبُهُ بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ مِنْ أَصَابِعِ اللَّهِ فَمَنْ شَاءَ أَقَامَ وَمَنْ شَاءَ آزَاعَ فَتَلَا مُعَاذُ (رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا)

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَالنَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ وَأَنَسٍ وَجَابِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَنُعَيْمِ بْنِ

هَمَّارٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◄◄ شہر بن حوشب بیان کرتے ہیں میں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: اے ام المؤمنین! نبی اکرم ﷺ جب آپ کے پاس ہوتے تھے تو آپ ﷺ کون سی دعا بکثرت مانگا کرتے تھے؟ تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا نبی اکرم ﷺ اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

”اے دلوں کو پھیر دینے والی ذات! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھنا۔“

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ اکثر یہ دعا مانگتے ہیں:

”اے دلوں کو پھیرنے والی ذات! میرے دل کو اپنے دین پر قائم رکھنا۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ام سلمہ! ہر شخص کا ذہن اللہ تعالیٰ کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے وہ جسے چاہتا ہے برقرار رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے ٹیڑھا کر دیتا ہے۔

اس کے بعد معاذ نامی راوی نے یہ آیت تلاوت کی:

”اے ہمارے پروردگار جب تو نے ہمیں ہدایت نصیب کی ہے تو پھر ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ،

حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما، حضرت نعیم بن ہمار رضی اللہ عنہ کے حوالے سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**3445** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ ظَهَيْرٍ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: شَكَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا  
أَنَامَ اللَّيْلَ مِنَ الْأَرْقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَيْتَ إِلَى فِرَاشِكَ فَقُلِ اللَّهُمَّ رَبَّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ  
وَمَا أَظْلَمَتْ وَرَبَّ الْأَرْضَيْنِ وَمَا أَقْلَمَتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِينِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِي جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيعًا أَنْ  
يَقْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِنْهُمْ أَوْ أَنْ يَبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ نَأْوُكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي

توضیح راوی: وَالْحَكَمُ بْنُ ظَهَيْرٍ قَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَيُرْوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنِ النَّبِيِّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ سلیمان بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی  
خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! میں خوف کی وجہ سے رات سو نہیں سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم اپنے بستر پر جاؤ  
تو یہ پڑھو۔

”اے اللہ! اے سات آسمانوں اور ہر اس چیز کے پروردگار جس پر ان آسمانوں نے سایہ کیا ہوا ہے۔ اے تمام زمینوں اور  
ہر اس چیز کے پروردگار جو اس پر چلتی ہیں۔ اے تمام شیاطین کے پروردگار اور ان کے پروردگار! جنہیں ان شیاطین نے گمراہ کیا  
ہے۔ تو میرے لئے اپنی ساری مخلوق کے شر سے (بچنے کی) پناہ بن جا! ان میں سے کوئی بھی مجھ پر زیادتی نہ کر سکے مجھ پر ظلم نہ کر  
سکے۔ تیری پناہ زبردست ہے تیری ثناء بزرگ و برتر ہے۔ تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ صرف تو ہی معبود ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند قوی نہیں ہے حکم بن ظہیر نامی راوی کی روایات کو بعض محدثین نے متروک  
قرار دیا ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ”مرسل“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

**3446** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتَبِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنِ الرَّحِيلِ بْنِ

مُعَاوِيَةَ أَخِي زُهَيْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنِ الرَّقَاشِيِّ عَنِ آسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَرَبَهُ أَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيثُ

3445۔ تفردہ الترمذی ينظر تحفة الاشراف (۷۵/۲) من اصحاب الكتب السبعة، وذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۲۹/۱۰)، وعزاه  
للطبراني في الاوسط وقال: ورجاله رجال الصحيح الا ان عبد الرحمن بن سابط لم يسم من خالد بن الوليد

3446۔ تفردہ الترمذی ينظر تحفة الاشراف (۳۰۳/۱) من اصحاب الكتب السبعة، وذكره المتقي الهندي في الكنز (۶۵۹/۲)، حدیث

(۵۰۰۲)، وعزاه لابن البخاري، عن النس، وحدث الطوا بياذا الجلال، ذكره المتقي في الكنز حدیث (۳۲۱۸) وعزاه للترمذی

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی مشکل درپیش ہوتی تو آپ یہ پڑھتے

تھے۔

”اے حی الے قوم! میں تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد مانگتا ہوں۔“

**3447** سند حدیث: وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: اَلْطُّوْا بِمَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اِسْنَادٌ دِيْكَرٌ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ اَنْسٍ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

اسی سند کے ہمراہ یہ بات بھی منقول ہے نبی اکرم ﷺ یہ فرمایا کرتے تھے۔

”یا ذا الجلال والاكرام“ (پڑھنے) کو لازم پکڑ لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔

**3448** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا مَوْمِلٌ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنْسِ اَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْطُّوْا بِمَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَكَيْسَ بِمَحْفُوْظٍ

اِسْنَادٌ دِيْكَرٌ: وَانَّمَا يُرْوَى هَذَا عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَذَا اَصْحٌ وَمَوْمِلٌ غَلَطَ فِيْهِ فَقَالَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنْسٍ وَلَا يَتَابِعُ فِيْهِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔

”یا ذا الجلال والاكرام“ پڑھنے کو لازم پکڑ لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔ یہ روایت حماد بن سلمہ کے حوالے سے حمید

کے حوالے سے حسن بصری کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے اور یہ ہی درست ہے۔

مومل نامی راوی نے اس روایت میں غلطی کی ہے۔ انہوں نے یہ بیان کیا ہے یہ حماد کے حوالے سے حمید کے حوالے سے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ اس بارے میں ان کی متابعت نہیں کی گئی ہے۔

**3449** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ اَبِيْ اَمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ اُوْمِيَ اِلَى فِرَاشِهِ طَاهِرًا يَدْكُرُ اللَّهُ حَتَّى يُدْرِكَهُ النَّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ يَسْأَلُ

3449۔ تفرده الترمذی ينظر تحفة الاشراف (۱۷۲/۴) من اصحاب الكتب السعة، و ذكره المنذرى فى الترغيب و الترہيب (۴۶۳/۱)،

حدیث (۸۶۹)، و عزاه للترمذی عن شهر بن حوشب عن ابى امامة، وقال: حدیث حسن.

اللَّهُ شَيْئًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ آيَاهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا أَيْضًا عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي ظَبْيَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْسَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔

”جو شخص با وضو ہو کر اپنے بستر پر جائے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے یہاں تک کہ اسے اونگھ آجائے تو وہ اس رات کے جس بھی حصے میں اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی جس بھی بھلائی کے بارے میں سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے وہ عطا کر دے گا۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہی روایت شہر بن حوشب کے حوالے سے ابو ظبیہ کے حوالے سے عمرو بن عبسہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول

ہے۔

3450 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ أَبِي الْوَرْدِ

عَنِ الْجَلْجَلِجِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُو يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ أَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا أَرْجُو بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُولَ

الْجَنَّةِ وَالْفُورِزِ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ قَدْ اسْتَجِيبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ فَقَالَ سَأَلْتَ اللَّهَ الْبَلَاءَ فَسَلَّهُ الْعَافِيَةَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ هَذَا

حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

”اے اللہ! میں تجھ سے تیری مکمل نعمت کا سوال کرتا ہوں“

تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا مکمل نعمت سے مراد کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کی وہ دعا جو میں مانگوں اور میں اس کے

ذریعے بھلائی چاہتا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مکمل نعمت جنت میں داخل ہو جانا اور جہنم سے بچ جانا۔

ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو ”یا ذالجلال والاکرام“ پڑھ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہاری

دعا قبول ہوگی تم مانگو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا جو یہ کہہ رہا تھا۔

3450- أخرجه البعاري في الاطب الفرد (۷۳۲)، و احمد (۲۳۱/۵، ۲۳۵)، من طريق سعيد الجريدي، عن ابى الورد بن ثامة، عن

للجلال، فذكره.

”اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم نے آزمائش کا سوال کیا ہے تم اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہی روایت احمد بن محمد بن حنبل نے اسماعیل بن ابراہیم کے حوالے سے جریری سے اسی سند کے ہمراہ نقل کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**3451** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ

شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِذَا فَرِعَ أَحَدُكُمْ فِي النَّوْمِ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ  
عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَخْضُرُونَ فَإِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهُ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو يُلْقِنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهِ  
وَمَنْ لَمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِي صَدِّقِ نَمِّ عَلَّقَهَا فِي عُنُقِهِ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◀◀ عمرو بن شعيب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد

فرمائی ہے۔

جب کوئی شخص سوتے ہوئے ڈر جائے تو وہ یہ پڑھے۔

”میں اللہ تعالیٰ کے غضب سے، اس کے عذاب سے، اس کے بندوں کے شر سے، شیطان کے وسوسوں اور اس کے

میرے پاس آنے سے، اللہ تعالیٰ کے کلمہ کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔“

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں) جب وہ یہ پڑھے گا تو اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔

راوی بیان کرتے ہیں حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنی اس اولاد کو اس کی تعلیم دیا کرتے تھے جو بالغ ہو چکی تھی اور جو ابھی

بالغ نہیں ہوئے تھے ان کے لئے اس دعا کو لکھ کر (تعویذ کے طور پر) ان کے گلے میں ڈال دیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

**3452** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ

الْحَبْرَانِيِّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَتَيْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو بْنَ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنَا مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَى إِلَيَّ صَحِيفَةً فَقَالَ هَذَا مَا كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَتَطَرْتُ فَإِذَا فِيهَا

3451- أخرجه ابوداود (۱۲/۴): كتاب الطب: باب: كيف الرقي، حديث (۳۸۹۳)، واحمد (۱۸۱/۲)، من طريق محمد بن اسحاق، عن

عمرو بن شعيب، عن ابيه، فلذكره.

3452- أخرجه البخاري في الادب المفرد (۱۲۰۸)، واحمد (۱۹۶/۲)، من طريق محمد بن زياد الهمداني، عن ابي راشد الجبراني، فلذكره.

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي مَا أَقُولُ إِذَا أَصْبَحْتُ وَإِذَا أَمْسَيْتُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ قُلِ اللَّهُمَّ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيكُهُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشَرِّكِهِ وَأَنْ أَعْتَرِفَ عَلَى نَفْسِي سُوءًا أَوْ أَجْرَهُ إِلَى مُسْلِمٍ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ ابوراشد حمزائی بیان کرتے ہیں میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آیا میں نے ان سے کہا:

آپ مجھے ایسی حدیث سنائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہو تو انہوں نے صحیفہ میری طرف بڑھایا اور فرمایا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھوا کر دیا تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں۔ میں نے اسے پڑھا تو اس میں یہ تحریر تھا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! آپ مجھے ایسی دعا تعلیم کریں جسے میں صبح کے وقت اور شام کے وقت پڑھ لیا کروں۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکر! تم یہ پڑھا کرو!

”اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے غیب اور شہادت کا علم رکھنے والے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو ہر شے کا پروردگار ہے اور اس کا مالک ہے۔ میں اپنی ذات کے شر سے، شیطان کے شر سے اس کے شریک ہونے سے اپنی ذات کے ساتھ کوئی برائی کرنے سے، یا کسی مسلمان کے ساتھ کوئی برائی کرنے سے، تیری پناہ مانگتا ہوں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3453 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةٍ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ

**متن حدیث:** قُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ حَرَمٌ

الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا أَحَدَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ وَلِلذَلِكَ مَدْحَ نَفْسِهِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عمرو بن مرہ بیان کرتے ہیں میں نے ابو وائل کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے (عمرو بن مرہ کہتے ہیں) میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے خود حضرت

عبداللہ رضی اللہ عنہ کی زبانی یہ بات سنی ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں! انہوں نے ”مرفوع“ حدیث کے طور پر یہ بات نقل کی

ہے۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے)

”اللہ تعالیٰ سے زیادہ غیور اور کوئی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے فحاشی کے کاموں کو حرام قرار دیا ہے۔ خواہ وہ ظاہری

ہوں یا باطنی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے زیادہ اور کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ اس نے خود اپنی تعریف کی ہے۔“

3453- اخرجه البخاری (۱۰۲/۸): کتاب التفسیر: باب: الباطن من الفواحش-، حدیث (۶۳۷)، و مسلم (۲۱۱۳/۴): کتاب

التوبة: باب: غير الله تعالى، و تحريم الفواحش، حدیث (۳۲، ۳۳، ۲۷۶/۳۴)، و احمد (۳۸۱/۱، ۴۲۵، ۴۳۲)، و الدارمی (۱۴۹/۲):

کتاب النکاح: باب: العمرة من طريق شقيق ابى وائل، فذكره



امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3454** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرِ الصَّدِيقِ

مَثْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَّمَنِي دُعَاءَ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي

ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَأَرْحَمِنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَهُوَ حَدِيثٌ لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَأَبُو الْخَيْرِ اسْمُهُ مَرْثَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْيَزِيدِيُّ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی دعا تعلیم کریں جسے میں اپنی نماز میں مانگا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم یہ پڑھا کرو۔

”اے اللہ! میں نے اپنے اوپر بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کی مغفرت صرف تو ہی کر سکتا ہے تو اپنی بارگاہ سے

میری مغفرت کر دے مجھ پر رحم کر دے بے شک تو مغفرت کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

یہ وہ روایت ہے جو لیث بن سعد سے منقول ہے۔ ابوالخیر نامی راوی کا نام مرثد بن عبداللہ یزینی ہے۔

**3455** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْهُ

سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ إِلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ

أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ

فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قِبَائِلَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بِيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا

وَخَيْرِهِمْ نَسَبًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ مطلب بن ابوداؤد بیان کرتے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے یوں ظاہر

3454۔ اخرجہ البخاری (۳۷۰/۲): کتاب الاذان: باب: الدعاء قبل السلام، حدیث (۸۳۴)، و طرفاء فی: (۶۳۲۶، ۷۲۸۸) و مسند

(۳۰۷۸/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبہ و الاستغفار: باب: استحباب خفض الصوت بالذکر، حدیث (۲۷۰۵/۴۸)، و ابن ماجہ

(۱۲۶۱/۲): کتاب الدعاء: باب: فضل الدعاء، حدیث (۳۸۳۵)، و النسائی (۵۳/۳): کتاب السهو: باب: الدعاء بعد الذکر، حدیث

(۱۳۰۲)، و احمد (۷، ۳/۱) و ابن خزيمة (۳۰، ۲۹/۳)، حدیث (۸۴۶، ۸۴۵)، من طریق یزید بن ابی حبيب، عن ابی الخیر، عن عبد اللہ

بن عمرو بن العاص، فذکرہ

3455۔ اخرجہ احمد (۲۱۰/۱) من طریق المطلب عن وداعة، عن العباس فذکرہ

ہو رہا تھا جیسے انہوں نے کوئی ناگوار بات سنی تھی۔ آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ ﷺ نے فرمایا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ آپ پر سلامتی نازل ہوئی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں عبد اللہ بن عبدالمطلب کا بیٹا ”محمد“ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا، تو مجھے ان میں سے سب سے بہترین حصے میں رکھا پھر اس نے اس کو دو بڑے گروہوں میں تقسیم کیا، تو مجھے سب سے بہتر گروہ میں رکھا، پھر اس نے اس کے قبائل بنائے تو مجھے سب سے بہتر قبیلے میں رکھا پھر اس نے اس قبیلے کے مختلف گھرانے بنائے تو مجھے سب سے بہترین گھرانے اور سب سے بہترین نسب میں رکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**3456 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ يَابِسَةٍ الْوَرَقِ فَضْرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَازَرِ  
الْوَرَقَ فَقَالَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ لَسَاقَطُ مِنْ ذُنُوبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطُ  
وَرَقِي هَذِهِ الشَّجَرَةِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ  
تَوْصِيحُ رَاوِي: وَلَا نَعْرِفُ لِلْأَعْمَشِ سَمَاعًا مِنْ أَنَسٍ إِلَّا أَنَّهُ قَدَرَاهُ وَنَظَرَ إِلَيْهِ  
﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک ایسے درخت کے پاس سے گزرے جس کے پتے خشک ہو چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا عصا مبارک اس پر مارا تو اس کے پتے جھڑنے لگے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔  
”الْحَمْدُ لِلَّهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اللَّهُ أَكْبَرُ“ (پڑھنے سے) بندے کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ رہے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس بات سے واقف نہیں ہیں کہ اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع کیا ہوتا ہم اعمش نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہوئی ہے۔

**3457 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْجَلَّاحِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُبَلِيِّ عَنْ  
عَمْرَةَ بِنِ شَيْبِ بْنِ السَّبَّائِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَتْنِ حَدِيثٍ: مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْبَحْمَدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى  
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلَى آثَرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللَّهُ مَسْلَحَةً يَحْفَظُونَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ حَتَّى يُضْبَحَ وَكَتَبَ  
اللَّهُ لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوجِبَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مُرَبِّقَاتٍ وَكَانَتْ لَهُ بِعَدْلِ عَشْرِ رِقَابٍ مُؤْمِنَاتٍ  
حَكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ

3456۔ تقدیرہ الترمذی بنظر تحفة الاشراف (۱۹۴) من اصحاب الكتب السبعة، وذكره المعنى الهندي في الكنز (۱/۴۶۳)، حدیث

(۲۰۱۲)، وعزاه للترمذی عن انس

3457۔ اخرجه النسائي في عمل اليوم، والليلة كتاب في التحفة (۷/۴۸۸)۔

توضیح راوی: وَلَا نَعْرِفُ لِعِمَارَةَ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت عمارہ بن شیبہ سہالی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے جو شخص یہ کلمہ دس

مرتبہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھے۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں۔ ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اسی کے لئے مخصوص

ہے، حمد اسی کے لئے مخصوص ہے، وہ زندگی دیتا ہے، وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

تو اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کے لئے فرشتے کو مقرر کر دیتا ہے جو صبح تک شیطان سے اس کی حفاظت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ

اس شخص کے نامہ اعمال میں دس ایسی نیکیاں لکھ دیتا ہے جو رحمت کو واجب کر دیتی ہیں اور اس کے دس ایسے گناہ معاف کر دیتا

ہے جو ہلاکت کو لازم کر دیتے ہیں اور اس شخص کو دس مومن غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف لیث بن سعد سے منقول ہونے کے حوالے سے

جانتے ہیں۔ ہمارے علم کے مطابق حضرت عمارہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

بَابُ فِي فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالِاسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ لِعِبَادِهِ

باب 60: توبہ کرنے، استغفار کرنے کی فضیلت اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر رحمت کرنے کا تذکرہ

3458 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا زَيْدُ

فَقُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَطْلُبُ فَقُلْتُ أَنَّهُ حَكَ فِي صَدْرِي

الْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتُ أَمْرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَسْأَلُكَ

هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي ذَلِكَ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا سَفَرًا أَوْ مُسَافِرِينَ أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَاتِنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

وَلِيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَتَوَرَّمُ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهُ يَذْكُرُ فِي الْهُوِيِّ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهُ إِذْ نَادَاهُ أَعْرَابِيٌّ بِصَوْتٍ لَهُ جَهْوَرِيٌّ يَا مُحَمَّدُ فَاجَابَهُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ هَارُومٌ فَقُلْنَا لَهُ وَيْحَكَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَإِنَّكَ عِنْدَ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا اغْضُضْ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ

بِهِمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَمَا زَالَ يُحَدِّثُنَا حَتَّى ذَكَرَ بَابًا مِنْ قَبْلِ

الْمَغْرِبِ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ عَامًا عَرَضَهُ أَوْ يَسِيرَ الرَّايِبِ فِي عَرَضِهِ أَرْبَعِينَ أَوْ سَبْعِينَ عَامًا قَالَ سُفْيَانُ قَبْلَ الشَّامِ

خَلَقَهُ اللَّهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ مَفْتُوحًا يَعْنِي لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تا کہ ان سے

موزوں پر مسح کا مسئلہ دریافت کروں۔ انہوں نے دریافت کیا اے زرا تم کس کام سے آئے ہو؟ میں نے جواب دیا: علم کے حصول کے لئے۔ انہوں نے فرمایا فرشتے اپنے پر علم کے طلب گار کے لئے بچھا دیتے ہیں اس کی طلب سے راضی ہونے کی وجہ سے میں نے کہا میرے ذہن میں موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں کھٹک ہے کہ پاخانہ کرنے اور پیشاب کرنے کے بعد (ایسا کیا جاسکتا ہے؟) آپ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کے اصحاب سے تعلق رکھتے ہیں تو اس لئے میں آپ سے یہ دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ کو اس حوالے سے کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ تو حضرت صفوان نے جواب دیا جی ہاں نبی اکرم ﷺ ہمیں یہ ہدایت کرتے تھے جب ہم سفر کی حالت میں ہوں (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) مسافر ہوں تو ہم تین دن اور تین راتوں تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت کی وجہ سے حکم مختلف ہوگا پاخانہ کرنے یا پیشاب کرنے یا سونے کے بعد (انہیں اتارنا ضروری نہیں ہے)۔

زر بن حبیب بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: کیا آپ نے نبی اکرم ﷺ کو خواہش نفس کے بارے میں کچھ ذکر کرتے ہوئے سنا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ سفر کر رہے تھے ہم آپ ﷺ کے پاس ہی موجود تھے۔ اسی دوران ایک دیہاتی نے آپ ﷺ کو بلند آواز میں پکارا اے حضرت محمد ﷺ نبی اکرم ﷺ نے اسے اتنی ہی بلند آواز میں جواب دیا ”ادھر آ جاؤ“ تو ہم نے اس دیہاتی سے کہا تمہارا استیاناں ہو تم اپنی آواز کو پست رکھو تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے موجود ہو اور تمہیں اس بات سے منع کیا گیا ہے۔ (کہ تم نبی اکرم ﷺ کے سامنے اپنی آواز بلند کرو) تو وہ دیہاتی بولا: اللہ کی قسم! میں تو اپنی آواز کم نہیں کروں گا پھر اس دیہاتی نے دریافت کیا آدمی بعض اوقات کچھ لوگوں کو پسند کرتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: آدمی جس سے محبت رکھتا ہے قیامت والے دن اس کے ساتھ ہوگا۔

اس کے بعد وہ ہمیں احادیث سناتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مغرب کی سمت میں ایک دروازے کا تذکرہ کیا جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہوگی۔ (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اس کی چوڑائی میں کوئی سوار چالیس برس تک (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ستر برس تک چلا رہے تو (دوسرے کنارے تک پہنچے گا) سفیان نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: یہ شام کی سمت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس دروازے کو اس دن پیدا کیا تھا جس دن اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا تھا یہ کھلا ہوا ہے یعنی توبہ کے لئے کھلا ہوا ہے اور یہ اس وقت تک بند نہیں ہوگا جب تک سورج مغرب کی طرف سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3459 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَتَيْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالِ السُّرَادِيِّ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ قُلْتُ ابْتِغَاءَ الْعِلْمِ قَالَ بَلَّغْنِي أَنَّ

الْمَلَائِكَةَ تَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا يَفْعَلُ قَالَ قُلْتُ لَهُ إِنَّهُ حَاكٍ أَوْ حَكٌّ فِي نَفْسِي شَيْءٌ مِنَ الْمَسْحِ عَلَى الْخُقَيْنِ فَهَلْ حَفِظْتُكَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا إِذَا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَوْ

مُسَافِرِينَ أَمْرًا أَنْ لَا نَخْلَعَ خِفَافًا ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةِ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ فَهَلْ حَفِظْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْهَوَى شَيْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَنَادَاهُ رَجُلٌ كَانَ فِي الْخَيْرِ الْقَوْمِ بِصَوْتِ جَهْوَرِيٍّ أَعْرَابِيٍّ جَلْفٍ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ مَهْ إِنَّكَ قَدْ نَهَيْتَ عَنْ هَذَا فَأَجَابَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوًا مِنْ صَوْتِهِ هَاؤُمُ فَقَالَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَكَمَا يَلْحَقُ بِهِمْ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ قَالَ رَزُّ فَمَا بَرِحَ يُحَدِّثُنِي حَتَّى حَدَّثَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ جَعَلَ بِالْمَغْرِبِ بَابًا عَرْضَهُ مَسِيرَةَ سَبْعِينَ عَامًا لِلتَّوْبَةِ لَا يُغْلَقُ مَا لَمْ تَطْلُعِ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ (يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا) الْآيَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ .

◀▶ زر بن حبیش بیان کرتے ہیں: میں حضرت صفوان بن عسال مرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ میں نے جواب دیا علم کے حصول کے لئے انہوں نے بتایا مجھے اس حدیث کا پتہ چلا ہے کہ فرشتے علم کے طلب گار کے عمل سے راضی ہو کر اپنے پر اس کے لئے بچھا دیتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے کہا موزوں پر مسح کرنے کے بارے میں میرے ذہن میں کچھ الجھن ہے تو کیا آپ کو اس بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث یاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں جب ہم سفر میں ہوں (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) جب ہم مسافر ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم دیا ہے کہ ہم تین دن تک اپنے موزے نہ اتاریں البتہ جنابت لاحق ہو جائے تو پھر اتاریں گے لیکن پاخانہ یا پیشاب یا سونے کے بعد (وضو کرتے ہوئے انہیں اتارنے کی ضرورت نہیں ہے)

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا: کیا خواہش نفس کے بارے میں آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی حدیث یاد ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں موجود تھے ایک شخص آیا اور اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلند آواز سے پکارا وہ شخص سب سے پیچھے تھا وہ ایک دیہاتی تھا جو سخت مزاج اور بد تمیز قسم کا شخص تھا۔ اس نے کہا: اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے اس سے کہا چپ کرو! تمہیں اس طرح (بلانے سے) منع کیا گیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اتنی ہی اونچی آواز میں کہا ”ادھر آ جاؤ“ اس شخص نے کہا: کوئی شخص کچھ لوگوں سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے ساتھ شامل نہیں ہو پاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی جس شخص کے ساتھ محبت کرتا ہے قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا۔

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں اس کے بعد حضرت صفوان ہمارے سامنے احادیث بیان کرتے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی: اللہ تعالیٰ نے مغرب میں ایک دروازہ بنایا ہے جس کی چوڑائی ستر برس کی مسافت جتنی ہے یہ توبہ کے لئے ہے۔ یہ بند نہیں ہوگا۔ اس وقت تک جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے یہی مراد ہے۔

”جس دن تمہارے پروردگار کی ایک نشانی ظاہر ہوگی۔ اس وقت کسی شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3460** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ الرَّحْمَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

ثَابِتِ بْنِ ثُوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ اللَّهَ يَقْبَلُ تَوْبَةَ الْعَبْدِ مَا لَمْ يَفْرُغْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک

قبول کرتا ہے جب تک اس پر نزع کا عالم طاری نہیں ہو جاتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عبدالرحمن نامی راوی سے منقول ہے۔

**3461** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ أَحَدِكُمْ مِنْ أَحَدِكُمْ بِضَالِحِهِ إِذَا وَجَدَهَا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ وَالتَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَبِي

الزِّنَادِ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ مَكْحُولٍ بِإِسْنَادٍ لَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَحْوَ هَذَا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی شخص کی توبہ

سے اس شخص سے زیادہ خوش ہوتا ہے جو اپنی گمشدہ سواری کو پالیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ اور حضرت

انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو ابو زناد سے منقول

ہے۔

3460۔ اخرجہ ابن ماجہ (۱۴۲۰/۲): کتاب الزہد: باب: ذکر التوبة، حدیث (۴۲۵۳)، و اخرجہ احمد (۱۳۲/۲ - ۱۵۳). و عبد بن

حبیب (۲۶۷) حدیث (۸۴۷)، عن عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان عن ابیہ عن مکحول، عن جبیر بن نفیر عن ابن عمر بہ

3461۔ اخرجہ مسلم (۲۱۰۲/۴): کتاب التوبة: باب: فی الحظ علی التوبة و الفرح بہا، حدیث (۲۶۷۵/۲)، و ابن ماجہ (۱۴۱۹/۴):

کتاب الزہد: باب: ذکر التوبة، حدیث (۴۲۴۷)، عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ہریرة بہ

یہی روایت کھول کے حوالے سے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔  
**3462** سند حدیث: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ قَاصٍ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي

صِرْمَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ  
 متن حدیث: اَللّٰهُ قَالَ حِيْنَ حَضَرْتَهُ الْوَفَاةُ قَدْ كَتَمْتُ عَنْكُمْ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: لَوْ لَا اَنْتُمْ تُذِيبُوْنَ لَخَلَقَ اللّٰهُ خَلْقًا يُذِيبُوْنَ وَيَغْفِرُ لَهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ  
 اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الرَّجَالِ عَنْ عُمَرَ مَوْلَى غُفْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے جب ان کے وصال کا وقت قریب آیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے تم سے ایک روایت چھپا رکھی تھی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اگر تم لوگ گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق کو پیدا کر دے گا جو گناہ کریں گے اور پھر اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہی روایت محمد بن کعب قرظی کے حوالے سے حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ انصاری کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند منقول ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ محمد بن کعب کے حوالے سے حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

**3463** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ الْبُصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا كَثِيْرُ بْنُ فَاَيْدٍ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ بَكْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيَّ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ:

متن حدیث: قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا ابْنَ اَدَمَ اِنَّكَ مَا دَعَوْتَنِي وَرَجَوْتَنِي غَفَرْتُ لَكَ عَلٰى مَا كَانَ فِيْكَ وَلَا اِبَالِيْ يَا ابْنَ اَدَمَ لَوْ بَلَغْتَ ذُنُوْبَكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اِبَالِيْ يَا ابْنَ اَدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا لَمْ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكْ بِيْ شَيْئًا لَا تَيْتَكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةٌ

3461۔ اخرجه مسلم (۲۱۰/۵): كتاب التوبة: باب: سقط الذلوب بالاستغفار، توبة، حديث (۹ - ۲۷۴۸/۱۰) و اخرجه احمد (۴۱۴/۵)، و عبد بن حميد ص (۱۰۵)، حديث (۲۳۰) عن ابي صرمة، عن ابي ايوب الانصاري به.

3463۔ تفرد به الترمذی من اصحاب الكتب الستة، وذكره البندري في الترغيب والترهيب (۴۶۴/۲)، حديث (۲۴۰۴)، وعزاه للترمذی عن انس بن مالك فذكره.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے آدم کے بیٹے! جب تک تم مجھ سے دعا مانگتے رہو گے جب تک تم مجھ سے امید رکھو گے میں تمہاری مغفرت کرتا رہوں گا۔ خواہ تمہارا عمل جو بھی ہو۔ میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور پھر تم مجھ سے مغفرت طلب کرو تو میں تمہیں بخش دوں گا اور میں اس کی پرواہ نہیں کروں گا۔ اے آدم کے بیٹے! اگر تم روئے زمین جتنے گناہ لے کر میری بارگاہ میں آؤ اور پھر تم اس حالت میں میری بارگاہ میں آؤ کہ تم کسی کو میرا شریک نہ سمجھتے ہو تو میں اتنی ہی مغفرت کے ہمراہ تم سے ملوں گا۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

### بَاب خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ

#### باب 61: اللہ تعالیٰ کا ایک سو رحمتیں پیدا کرنا

3464 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللَّهُ مِائَةَ رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهِ يَتَرَا حَمُونَ بِهَا وَعِنْدَ اللَّهِ تِسْعٌ وَتِسْعُونَ رَحْمَةً

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَجُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ نے 100 رحمتیں

پیدا کی ہیں۔ ان میں سے ایک رحمت اپنی مخلوق کے درمیان رکھی ہے جس کی وجہ سے وہ آپس میں ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں اور 99 رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت سلمان رضی اللہ عنہ، حضرت جناب بن عبد اللہ بن سفیان بجلی رضی اللہ عنہ سے

احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3465 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

أَبِي هُرَيْرَةَ

3464. اخرجہ مسلم (۲۱۰۸/۴): کتاب التوبة: باب: فی سعة رحمة الله تعالى و انها سبقت غصبه، حدیث (۲۶۵۲/۱۸)، واحد

(۷۸۴، ۳۳۴/۲)



متن حدیث: اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعُقُوبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ أَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ أَحَدٌ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اگر بندہ مومن کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں موجود عذاب کا پتہ چل جائے تو اسے جنت کی امید ہی نہ رہے اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت کا پتہ چل جائے تو کوئی بھی شخص جنت سے ناامید نہ ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے ہم اسے صرف علاء کی ان کے والد کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے طور پر جانتے ہیں۔

3466 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: اَنَّ اللَّهَ حِينَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهِ عَلَى نَفْسِهِ اِنْ رَحِمْتِي تَغْلِبُ غَضَبِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے اپنے دست قدرت کے ذریعے اپنے اوپر یہ بات لازم کی۔ میری رحمت میرے غضب پر غالب آجائے گی۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

3467 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي التَّلْحِجِّ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَغْدَادَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ

أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ زُرَيْبٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ وَثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ قَالَ

متن حدیث: دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلَّى وَهُوَ يَدْعُو وَيَقُولُ فِي دُعَائِهِ

اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

أَتَدْرُونَ بِمَ دَعَا اللَّهُ دَعَا اللَّهُ بِاسْمِهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي إِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ وَإِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

3465- اخرجہ مسلم (۲۱۰۹/۴): کتاب العوبة: باب: فی سعة رحمة اللہ تعالیٰ و انہا سبقت غضبه، حدیث (۲۷۵۵/۲۳)، و احمد (۳۸۴، ۳۹۷، ۳۳۴/۴)

3466- اخرجہ ابن ماجہ (۲۷/۱): کتاب المقدمة: باب: فیما کثرته الجمیة، حدیث (۱۸۹)، (۱۴۳۵/۲): کتاب الزهد: باب: ما یرجى رحمة اللہ يوم القيامة، حدیث (۴۲۹۵)، و احمد (۴۳۳/۲)

3467- تفردہ الفرمذی نظر التحفة (۲۴۸/۱)، حدیث (۹۳۶) من ثابت عن انس، و اخرجہ احمد (۱۲۰/۳)، و ابن ماجہ (۱۲۶۸/۲)، حدیث (۳۸۵۸)، من طرق انس بن سمرین عن انس بن مالك فذكره

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَنَسٍ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ مسجد میں داخل ہوئے اس وقت ایک شخص وہاں نماز ادا کر رہا تھا وہ دعا مانگ رہا تھا اور دعا میں یہ پڑھ رہا تھا۔

”اے اللہ! تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے تو بڑا احسان کرنے والا ہے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والا ہے اے جلال اور اکرام والے۔“

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں پتہ ہے اس نے کیا دعا مانگی ہے؟ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے دعا مانگی ہے کہ جب اس کے وسیلے سے دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول کرتا ہے اور جب اس کے وسیلے سے کچھ مانگا جائے تو اللہ تعالیٰ وہ چیز عطا کرتا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ثابت کی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کے حوالے سے غریب ہے۔ یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ

باب 62: نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: ”اس شخص کی ناک خاک آلود ہو“

3468 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّورَقِيُّ حَدَّثَنَا رَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَيْهِ رَمَضَانَ ثُمَّ

انْسَلَخَ قَبْلَ أَنْ يُغْفَرَ لَهُ وَرَغِمَ أَنْفُ رَجُلٍ أَدْرَكَ عَنْدهُ أَبُوهُ الْكِبَرَ فَلَمْ يَدْخُلْهُ الْجَنَّةَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَطْنَهُ

قَالَ أَوْ أَحَدَهُمَا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَأَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحُ رَاوِي: وَرَبِيعُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ أَخُو إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ وَهُوَ ثِقَّةٌ وَهُوَ ابْنُ عَلِيَّةَ

مَذَاهِبُ فُقَهَاءَ: وَيُرْوَى عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ قَالَ إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ عَلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً

فِي الْمَجْلِسِ أَجْزَأَ عَنْهُ مَا كَانَ فِي ذَلِكَ الْمَجْلِسِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اس شخص کی ناک خاک

آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے رمضان کا

مہینہ آجائے اور پھر وہ پورا گزر بھی جائے لیکن اس شخص کی مغفرت نہ ہو سکے۔ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے

اس کے ماں باپ کا بڑھا پا آئے اور وہ دونوں ماں باپ اسے جنت میں داخل نہ کروا سکیں۔ (یعنی وہ ماں باپ کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکے)

عبدالرحمن بن اسحاق نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے۔ میرا خیال ہے حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

”ماں باپ یا ان دونوں میں سے کوئی ایک“۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ روایت حسن ہے اور اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔

ربعی بن ابراہیم نامی راوی اسماعیل بن ابراہیم کے بھائی ہیں۔ یہ ثقہ ہیں اور یہی ابن علیہ ہیں۔ اہل علم سے یہ بات روایت کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص کسی محفل میں (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لینے پر) ایک مرتبہ درود بھیج دے تو اب وہ اس محفل میں جتنی بار بھی نام لے گا تو ایک مرتبہ درود پڑھنا کافی ہوگا۔

**3469** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ أَبِي طَالِبٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ حَدِيثَ الْبَيْحِلِ الَّذِي مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

عبداللہ بن علی اپنے والد (امام زین العابدین رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: وہ شخص بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 63: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

**3470** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ:

مَنْ حَدَّثَ حَدِيثَ الْبَارِدِ الَّذِي مَنْ ذُكِرَتْ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ حَكْمٌ حَدِيثٌ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ بَرِّدْ قَلْبِي بِالثَّلْجِ وَالْبَرْدِ وَالْمَاءِ الْبَارِدِ اللَّهُمَّ تَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا تَقَيَّتِ الْقَوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْبَدَنِسِ حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

3469۔ اخرجه احمد (۲۰۱/۱) عن علي بن حنين بن علي بن ابى طالب عن ابيه حسين بن علي بن ابى طالب فذكره

3470۔ تفرد به الترمذى انظر العفة (۲۸۶/۴)، حدیث (۵۱۷۵) من اصحاب الكتب الستة، من طريق عطاء بن السائب، و اخرجه احمد

(۳۵۴/۴)، و البخارى و مسلم و النسائى، بنحوه من طريق مجازة بن زاهر عن عبد الله بن ابى اوفى فذكره

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے۔  
 ”اے اللہ! میرے دل کو برف، اولوں اور ٹھنڈے پانی کے ذریعے دھو دے! اے اللہ! میرے دل کو خطاؤں سے  
 اس طرح پاک کر دے جس طرح تو سفید کپڑے کو میل سے پاک کر دیتا ہے۔“  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

## باب

## باب 64: بلا عنوان

3471 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ الْقُرَشِيِّ  
 الْمَلِكِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَنْ فَتَحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابَ الدُّعَاءِ فَتَحَتْ لَهُ أَبْوَابَ الرَّحْمَةِ وَمَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا يَعْني أَحَبَّ إِلَيْهِ  
مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الدُّعَاءَ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ فَعَلَيْكُمْ  
عِبَادَ اللَّهِ بِالدُّعَاءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ  
 الْقُرَشِيِّ

توضیح راوی: وَهُوَ الْمَكِّيُّ الْمَلِكِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ ضَعْفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَقَدْ  
 رَوَى إِسْرَآئِيلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ  
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

حدیث دیگر: مَا سَأَلَ اللَّهُ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَافِيَةِ

سند حدیث: حَدَّثَنَا بِذَلِكَ الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوفِيُّ عَنْ إِسْرَآئِيلَ بِهَذَا

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جس شخص کے لئے

دعا کے دروازے کو کھول دیا گیا اس کے لئے رحمت کے دروازوں کو کھول دیا گیا اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں۔ یعنی  
 اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے سب سے زیادہ پسندیدہ یہ ہے کہ اس سے عافیت مانگی جائے۔

نبی اکرم ﷺ نے یہ بات بھی ارشاد فرمائی ہے۔ دعا اس چیز کے بارے میں بھی فائدہ دیتی ہے جو نازل ہو چکی ہو اور اس  
 کے بارے میں فائدہ دیتی ہے جو نازل نہ ہوئی ہو اس لئے اے اللہ کے بندو! تم دعا کو لازم پکڑ لو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف عبدالرحمن بن ابوبکر قرشی کی نقل کردہ روایت کے طور پر  
 جانتے ہیں اور یہ علم حدیث میں ضعیف ہیں۔

بعض اہل علم نے انہیں ان کے حافظے کے حوالے سے ضعیف قرار دیا ہے۔

اسرائیل نے اس حدیث کو عبدالرحمن بن ابوبکر کے حوالے سے موسیٰ بن عقبہ کے حوالے سے نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

”اللہ تعالیٰ سے جو بھی چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ چیز عافیت ہے۔“

قاسم بن زینار کوئی نے یہ روایت اسحاق بن منصور کے حوالے سے اسرائیل سے نقل کی ہے۔

**3472** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ حُنَيْسٍ عَنْ مُحَمَّدِ الْقُرَشِيِّ عَنْ

رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ بِلَالٍ

مَنْ حَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ

وَأَنَّ قِيَامَ اللَّيْلِ قُرْبَةٌ إِلَى اللَّهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْإِثْمِ وَتَكْفِيرٌ لِلْسَيِّئَاتِ وَمَطْرَدَةٌ لِلدَّاءِ عَنِ الْجَسَدِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ بِلَالٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا

يَصِحُّ مِنْ قَبْلِ إِسْنَادِهِ

قول امام بخاری: قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ مُحَمَّدُ الْقُرَشِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ الشَّامِيِّ

وَهُوَ ابْنُ أَبِي قَيْسٍ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ وَقَدْ تَرَكَ حَدِيثَهُ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ

رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ عَلَيْكُمْ

بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَابُّ الصَّالِحِينَ قَبْلَكُمْ وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلَى رَبِّكُمْ وَمَكْفَرَةٌ لِلْسَيِّئَاتِ وَمَنْهَاةٌ لِلْإِثْمِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ بِلَالٍ

﴿﴾ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تم رات کے وقت نوافل ضرور

ادا کیا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے۔ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور آدمی گناہوں سے

دور ہو جاتا ہے۔ یہ برائیوں کا کفارہ بن جاتا ہے اور جسمانی بیماریوں کو دور کر دیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو صرف اسی

سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا محمد قرشی نامی راوی محمد بن سعید شامی

ہیں جو ابن ابی قیس ہیں اور یہ محمد بن حسان ہیں جن کی حدیث کو متروک قرار دیا گیا ہے۔

معاویہ بن صالح نے اس روایت کو ربیعہ بن یزید کے حوالے سے ابو ادریس خولانی کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ

کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تم لوگ رات کے وقت نوافل ضرور ادا کیا کرو کیونکہ یہ تم

3472- تفردہ العرمذی النظر العطفة (۱۰۶/۲)، حدیث (۲۰۳۶) من اصحاب الكتب السبعة، وذكره المنذرى في التعريب و التعريب

(۴۸۱/۱) عن سليمان الفارسي، حدیث (۹۰۸)، وعزاه للطبرانی في الكبير.

سے پہلے نیک لوگوں کا طریقہ ہے اور یہ تمہارے پروردگار کی بارگاہ میں قربت کا باعث ہے۔ یہ گناہوں کو ختم کرتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ روایت ابو ادریس کی حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نقل کردہ روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند

ہے۔

**3473 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ غَرْفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنُ حَدِيثٍ: أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِينَ إِلَى السِّتِينَ وَأَقْلَهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ

هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میری امت کی اوسط عمریں

ساتھ سے لے کر ستر سال تک ہوں گی۔ ان میں سے بہت کم لوگ اسے عبور کریں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عمرو کی ابو سلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے

سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرنے کے حوالے سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 65: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

**3474 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ

مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ طَلْحِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَثْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِقَوْلِ رَبِّ اعْنِي وَلَا تُعِنِّ عَلَيَّ وَانصُرْنِي وَلَا

تَنْصُرْ عَلَيَّ وَامْكُرْ لِي وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي وَبَسِّرْ الْهُدَى لِي وَانصُرْنِي عَلَيَّ مَنْ بَغَى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِي لَكَ

شُكْرًا لَكَ ذَكَرًا لَكَ وَهَابًا لَكَ مَطْوَأًا لَكَ مُغْتَبًا إِلَيْكَ أَوْ آهًا مُبِيحًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِي وَاغْسِلْ حَوْبَتِي وَاجِبْ

دَعْوَتِي وَكَبِّحْ حُجَّتِي وَسَلِّدْ لِسَانِي وَاهْدِ قَلْبِي وَاسْأَلْ سَخِيمَةَ صَدْرِي

3473- اخرجه ابن ماجه (۱۴۱۰/۲): كتاب الزهد: باب: الامل و الاجل حدیث (۴۲۳۶).

3474- اخرجه البخاری فی الادب المفرد من (۱۹۶)، حدیث (۶۶۹)، و ابوداؤد (۷۴، ۸۳/۲) كتاب الصلاة: باب: دعاء رسول الله صلى

الله عليه وسلم، حدیث (۲۸۳۰)، و ابن ماجه (۱۲۰۹/۲): كتاب الدعاء: باب: دعاء رسول الله صلى الله عليه وسلم، حدیث (۲۸۳۰)، و

احمد (۲۲۷/۱)، و عبد بن حميد من (۲۳۶) حدیث (۷۱۷).

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
**اسناد دیگر:** قَالَ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ الْقَبْدِيُّ عَنْ سُفْيَانَ هَذَا الْحَدِيثُ نَحْوَهُ  
 ﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے۔

”اے میرے پروردگار تو میری اعانت کر میرے خلاف اعانت نہ کر تو میری مدد کر میرے خلاف مدد نہ کر میرے لئے تدبیر کر میرے خلاف تدبیر نہ کر تو مجھے ہدایت نصیب کر ہدایت کو میرے لئے آسان کر دے جو شخص میرے ساتھ زیادتی کرنا چاہتا ہو اس کے خلاف میری مدد کر اے اللہ! مجھے اپنا انتہائی شکر کرنے والا بندہ بنا دے۔ اپنا انتہائی ذکر کرنے والا اپنے سے ڈرنے والا اپنا فرمانبردار بنا دے۔ اپنے سامنے آہ و زاری کرنے والا بنا دے۔ اپنی طرف رجوع کرنے والا اور لوٹنے والا بنا دے۔ اے میرے پروردگار تو میری توبہ کو قبول کر لے۔ میری برائیوں کو دھو دے میری دعا کو قبول کر لے میری حجت کو ثابت کر دے۔ میری زبان کو روک دے (یعنی اس کی حفاظت کر) میرے دل کو ہدایت نصیب کر میرے سینے سے حسد کو نکال دے۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمود بن غیلان نے اسے محمد بن بشر عبدی کے حوالے سے سفیان کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

**3475 سند حدیث:** حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا عَلِيَّ مَنْ ظَلَمَهُ فَقَدْ انْتَصَرَ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي حَمْزَةَ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي أَبِي حَمْزَةَ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَهُوَ مَيْمُونُ الْأَعْوَرُ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّوَّاسِيُّ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ  
 ﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص اپنے ساتھ ظلم کرنے والے کو بددعا دیدے اس نے بدلہ لے لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اسے صرف ابو حمزہ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بعض محدثین نے ابو حمزہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔ یہ صاحب میمون اعور ہیں۔

قتیبہ نے حمید کے حوالے سے ابو اسود کے حوالے سے ابو حمزہ کے حوالے سے اس روایت کو نقل کیا ہے۔

**3476 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي

3475- تدریجہ الترمذی النظر التحفة (۱۱/۳۷۴)، حدیث (۱۶۰۰۳) من اصحاب الکتاب السبعة، وذكره السموطی فی الدر المنثور (۲/۲۳۷)، وعزاه للترمذی عن عائشة.

3476- أخرجه البعاری (۱۱/۲۰۴): کتاب الدعوات: باب: فضل التهلل حدیث (۶۴۰۴)، ومسلم (۲۰۷۱/۴، ۲۰۷۲): کتاب الذکر و الدعاء و العوبة و الاستغفار: باب: فضل التهلل و التسمیح و الدعاء، حدیث (۲۶۹۳/۳۰) واحمد (۴۱۸/۵)، وعبد بن حمید ص (۱۰۳) حدیث (۲۳۱).

أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيَّرُ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَأَنَّكَ لَهُ عِدَلٌ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
اِخْتِلافِ رَوَايَتٍ: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ مَوْقُوفًا

﴿﴾ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص دس مرتبہ یہ کلمات پڑھ لے اسے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے سا ثواب ملے گا۔  
”اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ بادشاہی اس کے لئے مخصوص ہے حمد اس کے لئے مخصوص ہے وہ زندگی دیتا ہے وہ موت دیتا ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“  
یہی روایت حضرت ایوب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہے۔

3477 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَاشِمٌ وَهُوَ ابْنُ سَعِيدِ الْكُوفِيِّ حَدَّثَنِي كِنَانَةُ مَوْلَى صَفِيَّةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ تَقُولُ

مَنْ قَالَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُخَيَّرُ وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ كَأَنَّكَ لَهُ عِدَلٌ أَرْبَعِ رِقَابٍ مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ قَالَ  
لَقَدْ سَبَّحْتَ بِهَذِهِ إِلَّا أَعْلَمُكَ بِأَكْثَرِ مِمَّا سَبَّحْتَ بِهِ فَقُلْتُ بَلَى عَلِمَنِي فَقَالَ قَوْلِي سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ صَفِيَّةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ هَاشِمِ بْنِ سَعِيدِ الْكُوفِيِّ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمَعْرُوفٍ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے میرے سامنے اس وقت چار ہزار گھٹلیاں تھیں جن پر میں تسبیح پڑھ رہی تھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم نے ان سب گھٹلیوں پر تسبیح پڑھی ہے؟ کیا میں تمہیں ایسی تسبیح کے بارے میں نہ بتاؤں جس کا ثواب ان سب کو پڑھنے سے زیادہ ہو۔ میں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تعلیم دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم یہ پڑھو۔

”اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جتنی تعداد ہے میں اتنی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہوں“

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جسے ہاشم بن سعید کوفی نے نقل کیا ہے۔ اس کی سند معروف نہیں ہے۔  
اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

3478 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

3477. تفرده العرمذی انظر التحفة (۱۱/۳۴۰)، حدیث (۱۰۹۰۴) من اصحاب الكتب الستة، وخرجه الحاكم في المستدرک (۱/۵۴۷)،

وقال: هذا حديث صحيح الاسناد ولم يعرجاه، وواقعه الذهبي



قَالَ سَمِعْتُ كُرَيْبًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَيْهَا وَهِيَ فِي مَسْجِدِهَا ثُمَّ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا قَرِيبًا مِّنْ نِّصْفِ النَّهَارِ فَقَالَ لَهَا مَا زَلْتِ عَلَيَّ حَالِكٍ فَقَالَتْ نَعَمْ قَالَ آلا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُولِينَهَا سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ خَلْقِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ رِضًا نَفْسِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ زِينَةَ عَرْشِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ مِدَادَ كَلِمَاتِهِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ وَهُوَ شَيْخٌ مَدَنِيٌّ ثِقَةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ الْمُسْعُودِيُّ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ

◀◀ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے بارے میں یہ بات بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے وہ اس وقت اپنی جائے نماز پر موجود تھیں پھر دوپہر کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے تو ان سے دریافت کیا کیا تم اس وقت سے اسی حالت میں ہو؟ تو سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں جنہیں تم پڑھ لیا کرو۔ (تم یہ پڑھا کرو)

”میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کی مخلوق کی تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جس سے وہ راضی ہو جائے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جس سے وہ راضی ہو۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنا اس کے عرش کا وزن ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس کے کلمات کی سیاہی ہے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

محمد بن عبدالرحمن نامی راوی آل طلحہ کے غلام ہیں۔ یہ مدنی بزرگ ہیں اور ثقہ ہیں۔

مسعودی اور سفیان ثوری نے ان سے یہ حدیث نقل کی ہے۔

3479 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ أُنْبَأَنَا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُونٍ صَاحِبُ

3478۔ اخرجہ مسلم (۲۰۹۰/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التسمیة اولاً النهار و عدین النور، حدیث (۲۷۲۶/۷۹)، و البخاری فی الادب المفرد ص (۱۹۲)، حدیث (۶۴۹)، و النسائی (۷۷/۳): کتاب السهو، باب: عند التسمیة بعد التسليم، نوع آخر من عند التسمیة، حدیث (۱۳۵۲)، و ابن ماجہ (۱۲۵۱/۲): کتاب الادب، باب: فضل التسمیة، حدیث (۲۸۰۸)، و احمد (۳۲۴/۶، ۳۲۹)

الْأَنْمَاطِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
متن حدیث: قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَيٌّ كَرِيمٌ يَسْتَحْيِي إِذَا رَفَعَ الرَّجُلُ إِلَيْهِ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا خَائِبَتَيْنِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَرَوَاهُ بَعْضُهُمْ وَلَمْ يَرَفَعُوهُ

﴿﴾ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں۔

”بے شک اللہ تعالیٰ ”حی“ ہے اور کریم ہے وہ اس بات سے حیا کرتا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے ہاتھ اس کی بارگاہ  
میں اٹھائے تو وہ ان دونوں ہاتھوں کو خالی اور نامرادواپس کر دے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اسے نقل کیا ہے لیکن ”مرفوع“ حدیث کے طور پر نقل نہیں کیا۔

3480 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَيْسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ عَنِ

الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَدْعُو بِأَصْبَعِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آخِذْ أَخِذْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا أَشَارَ الرَّجُلُ بِأَصْبَعِهِ فِي الدُّعَاءِ عِنْدَ الشَّهَادَةِ لَا يُشِيرُ إِلَّا

بِأَصْبَعٍ وَاحِدَةٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص اپنی دو انگلیوں کے ذریعے اشارہ کر کے دعا مانگ رہا تھا تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک کے ذریعے ایک کے ذریعے۔ (اشارہ کرو)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

حدیث کا مفہوم یہ ہے: جس وقت کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے دعا کے دوران آدمی اپنی انگلی کے ذریعے اشارہ کرتا ہے۔ اس

وقت صرف ایک انگلی کے ذریعے اشارہ کرے۔

3481 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ وَهُوَ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: قَالَ قَالَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ اسْأَلُوا اللَّهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ

3479. اخرجه ابوداؤد (۷۸/۲): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۸۸)، وابن ماجه (۱۲۷۱/۲): كتاب الدعاء: باب: رقم البيهين

في الدعاء، حديث (۳۸۶۵)، واحمد (۴۳۸/۵).

3480. اخرجه النسائي (۳۸/۳): كتاب السهو: باب: النهي عن الاشارة باصبعه وبأى اصبع يشر، حديث (۱۲۷۳)، و احمد (۴۲۰/۲)،

(۵۲۰).

3481. اخرجه احمد (۲/۱) من طريق معاذ بن رفاعه عن ابيه عن ابي بكر الصديق فذكره.

**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 ﴿﴾ معاذ بن رفاعہ اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے پھر رونے لگے پھر انہوں نے بتایا: گزشتہ سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر کھڑے ہوئے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم رو پڑے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگو۔ کسی بھی شخص کو یقین کے بعد عافیت سے بہتر اور کوئی چیز نہیں دی گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن غریب“ ہے جو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3482 سند حدیث:** حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْهَمَّانِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ وَقِيدٍ عَنْ أَبِي نُصَيْرَةَ عَنْ مَوْلَى لَأَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِي بَكْرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
**متن حدیث:** مَا أَصْرَ مَنْ اسْتَغْفَرَ وَلَوْ فَعَلَهُ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةً  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي نُصَيْرَةَ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي

﴿﴾ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔  
 ”جو شخص مغفرت طلب کرے اس نے گویا گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ ایک دن میں ستر مرتبہ ایسا کرے۔“  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے ہم اس روایت کو صرف ابو نصیرہ سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

**3483 سند حدیث:** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى وَسَفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ الْمَعْنِيُّ وَاحِدٌ قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا الْأَصْبَغُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي أَمَامَةَ قَالَ  
**متن حدیث:** لَيْسَ عَمْرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَآتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ لَبَسَ ثَوْبًا جَدِيدًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي وَآتَجَمَّلُ بِهِ فِي حَيَاتِي ثُمَّ عَمَدَ إِلَى الثَّوْبِ الَّذِي أَخْلَقَ فَتَصَدَّقَ بِهِ كَانَ فِي كَنْفِ اللَّهِ وَفِي حِفْظِ اللَّهِ وَفِي سِتْرِ اللَّهِ حَيًّا وَمَيِّتًا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

3482۔ اخرجه ابوداؤد (۸۴/۲): كتاب الصلاة: باب: من الاستغفار حديث (۱۰۱۴)۔

3483۔ اخرجه ابن ماجه (۱۱۷۸/۲): كتاب اللباس: باب: ما يقول الرجل اذا لبس ثوبا جديداً، حديث (۳۰۰۷)، و احمد (۴۴/۱)۔

ابن حبيد ص (۳۰)، حديث (۱۸)۔

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زُخْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنِ أَبِي أَمَامَةَ  
 ﴿﴾ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نئے کپڑے پہنے تو یہ دعا مانگی ”ہر طرح کی  
 حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جس نے مجھے پہننے کے لئے یہ کپڑے دیئے ہیں جن کی مدد سے میں اپنا ستر چھپا لیتا ہوں اور اپنی  
 دنیاوی زندگی میں جس کے ذریعے زینت اختیار کرتا ہوں۔“

اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے پرانے کپڑے صدقہ کر دیئے اور پھر یہ بات بیان کی میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ  
 ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص نئے کپڑے پہن کر یہ دعا مانگے۔

”ہر طرح کی حمد اس اللہ تعالیٰ کے لئے مخصوص ہے جس نے مجھے پہننے کے لئے کپڑے دیئے ہیں جن کے ذریعے میں اپنے  
 ستر کو چھپا لیتا ہوں اور اپنی دنیاوی زندگی میں جن کے ذریعے زینت اختیار کرتا ہوں۔“

پھر وہ شخص اپنے پرانے کپڑوں کو صدقہ کر دے تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کی حفاظت اس کی پناہ اور پردے میں رہے گا۔ زندگی  
 کے دوران بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اسے عبید اللہ کے حوالے سے علی بن یزید کے حوالے سے قاسم کے حوالے سے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے  
 نقل کیا ہے۔

3484 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ عَنِ

حَمَادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
 مَثْنٍ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعَثًا قَبْلَ نَجْدٍ فَعِينُمَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً وَأَسْرَعُوا الرَّجْعَةَ  
 فَقَالَ رَجُلٌ مِمَّنْ لَمْ يَخْرُجْ مَا رَأَيْنَا بَعَثًا أَسْرَعَ رَجْعَةً وَلَا أَفْضَلَ غَنِيمَةً مِنْ هَذَا الْبَعَثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَذَلُّكُمْ عَلَى قَوْمِ أَفْضَلَ غَنِيمَةً وَأَسْرَعَ رَجْعَةً قَوْمٌ شَهِدُوا صَلَاةَ الصُّبْحِ ثُمَّ جَلَسُوا يَذْكُرُونَ اللَّهَ  
 حَتَّى طَلَعَتْ عَلَيْهِمُ الشَّمْسُ أُولَئِكَ أَسْرَعُ رَجْعَةً وَأَفْضَلُ غَنِيمَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَحَمَادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَهُوَ

ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجد کی

جانب ایک مہم روانہ کی ان لوگوں کو بہت سا مال غنیمت ملا وہ لوگ جلدی واپس آ گئے ایک ایسا شخص جو اس مہم میں شریک نہیں تھا وہ

یہ بولا: میں نے ایسی کوئی مہم نہیں دیکھی جو ان لوگوں سے زیادہ جلدی واپس آئی ہو اور جسے ان سے زیادہ مال غنیمت ملا ہو تو

3484۔ تفردہ العرمذی النظر التحفة (۹/۸)، حدیث (۱۰۴۰۰) من اصحاب الکتاب السعة، ورواه البزار كما في الكشف حدیث (۳۰۹۲)، و

ابن حبان في صحيحه مختصراً، (۱۴۲/۱۱)، حدیث (۴۸۱۴)، عن ابی هریرة۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی ان لوگوں کی طرف کروں جنہیں زیادہ غنیمت حاصل ہوتی ہے اور وہ زیادہ جلدی واپس آتے ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو صبح کی نماز باجماعت میں شریک ہوتے ہیں۔ اس کے بعد سورج نکلنے تک اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ جلدی واپس آجاتے ہیں اور انہیں مال غنیمت بھی زیادہ ملتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
حماد بن ابوالبراهیم ثامی راوی ابوالبراهیم انصاری مدینی ہیں۔ یہ محمد بن ابوجمید مدینی ہیں اور یہ علم حدیث میں ”ضعیف“ ہیں۔  
**3485** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ سَالِمِ بْنِ

ابنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيُّ أَخِي أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَلَا

تَسْنَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بیات نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کرنے کی اجازت مانگی تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی دعاؤں میں یاد رکھنا ہمیں بھول نہ جانا۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

**3486** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ مَكَاتِبًا جَاءَتْهُ فَقَالَ إِنِّي قَدْ عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِي فَأَعِنِّي قَالَ أَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ عَلَّمْنِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ عَلَيْكَ مِثْلُ جَبَلٍ صَبْرٍ دِينًا آذَاهُ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ ابو وائل بیان کرتے ہیں ایک مکاتب غلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں اپنی کتابت کا معاوضہ ادا کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ آپ میری مدد کیجئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے کلمات سکھاؤں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سکھائے تھے اگر تم پر ”شعبہ پہاڑ“ جتنا قرض ہوگا تو اللہ تعالیٰ وہ بھی ادا کروادے گا پھر انہوں نے فرمایا تم یہ پڑھو۔  
”اے اللہ! مجھے حلال رزق عطا کر دے میری ضروریات پوری کر دے اور مجھے حرام سے بچا اور اپنے فضل کے

ذریعے مجھے اپنے علاوہ ہر ایک شے بے نیاز کر دے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن غریب ہے۔

3485۔ اخرجه ابو داود (۸۰/۲): كتاب الصلاة: باب: الدعاء، حديث (۱۴۹۸)، و ابن ماجه (۹۶۶/۲): كتاب العناصك: باب: فضل دعاء

الناج، حديث (۲۸۹۴)، و احمد (۲۹).

3486۔ اخرجه عبد الله بن احمد في (الاولاد) (۱۰۳/۱).

## بَابُ فِي دُعَاءِ الْمَرِيضِ

### باب 66: بیمار شخص کی دعا

3487 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَلِيِّ قَالَ

مِثْنُ حَدِيثٍ: كُنْتُ شَاكِيًا فَمَرَّبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرْحُنِي وَإِنْ كَانَ مُتَأَخِّرًا فَأَرْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءٌ فَصَبِّرْنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ مَا قَالَ قَالَ فَضْرَبَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اللَّهُمَّ عَافِهِ أَوْ اشْفِهِ شُعْبَةُ الشَّامُ فَمَا اشْتَكَيْتُ وَجَعِي بَعْدَ حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں بیمار ہو گیا نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اس وقت یہ کہہ رہا

تھا۔

”اے اللہ! اگر میرا آخری وقت قریب آ گیا ہے تو مجھے راحت دیدے (یعنی موت دیدے) اور اگر ابھی آخری

وقت میں دیر ہے تو پھر مجھے ٹھیک کر دے اگر یہ آزمائش ہے تو مجھے صبر نصیب کر۔“

نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم نے کیا کہا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے یہ کلمات دوبارہ دہرائے تو نبی اکرم ﷺ نے انہیں اپنے پاؤں کے ذریعے مارا اور پھر فرمایا: اے اللہ! اسے عافیت نصیب کر۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) اسے شفا نصیب کر۔

یہ شک شعبہ نامی راوی کو ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) اس کے بعد مجھے کبھی وہ تکلیف نہیں ہوئی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

3488 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ

الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

مِثْنُ حَدِيثٍ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا عَادَ مَرِيضًا قَالَ اللَّهُمَّ اذْهَبِ الْبَأْسَ رَبِّ النَّاسِ وَاشْفِ قَائِلَ الشَّافِي لَا شِفَاءَ إِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ جب کسی بیمار کی عیادت کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے۔

3487- أخرجه احمد (۱/۸۲، ۸۴، ۱۰۷، ۱۲۸)، و (عبد بن حميد) ص (۵۳)، حديث (۷۳).

3488- أخرجه احمد (۱/۷۶)، و (عبد بن حميد) ص (۵۲)، حديث (۶۶).

”اے تمام لوگوں کے پروردگار اس سے تکلیف کو دور کر دے تو شفا عطا کر دے تو ہی شفا عطا کرنے والا ہے۔ شفا صرف وہی ہے جو تو عطا کرے ایسی شفا عطا کر دے جو بیماری کو بالکل نہ رہنے دے۔“  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے۔

## بَابُ فِي دُعَاءِ الْوَتْرِ

### باب 67: وتر کی دعا

**3488** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عَمْرٍو الْفَزَارِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي وَتْرِهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَأَعُوذُ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَيَّ نَفْسِكَ  
حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابوطالب بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر نماز میں یہ دعا مانگتے تھے۔

”اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضامندی کی پناہ مانگتا ہوں۔ تیرے عذاب سے تیری معافی کی پناہ مانگتا ہوں۔ میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری ثناء نہیں کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسا تو نے خود اپنی ثناء بیان کی ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو حماد بن سلمہ سے منقول ہے۔

## بَابُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَعُوذِهِ فِي ذُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ

### باب 68: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر نماز کے بعد دعا مانگنا اور کلمات تعوذ پڑھنا

**3490** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ هُوَ ابْنُ

عَمْرٍو الرَّقِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَا

3488 اخرجہ ابوداؤد (۶۴/۲): کتاب الصلاة: باب: القنوت فی الوتر، حدیث (۱۴۲۷)، و النسائی (۲۴۸/۳): کتاب قیام اللیل و تطوع النهار: باب: الدعاء فی الوتر حدیث (۱۷۴۷)، و ابن ماجہ (۳۷۳/۱): کتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء فی القنوت فی الوتر، حدیث (۱۱۷۹)، و احمد (۱۱۸، ۹۶/۱)، و عبد اللہ بن احمد فی (الذوالد) (۱۰۰/۱)، و (عبد بن حمید) ص (۵۶)، حدیث (۸۱).  
3490 اخرجہ البخاری (۴۳/۶): کتاب الجهاد و السير: باب: ما یعمد من العین، حدیث (۲۸۲۲)، و اطرافہ فی (۶۳۷۰، ۶۳۷۴)، و النسائی (۲۰۶/۸): کتاب الاستعاذۃ: باب: الاستعاذۃ من العین حدیث (۵۴۴۵)، (۵۴۴۷)، (۲۷۱/۸): کتاب الاستعاذۃ: باب: الاستعاذۃ من اذل العین، حدیث (۵۴۹۶)، و احمد (۱۸۳/۱، ۱۸۶)، و ابن خلیفہ (۳۶۷/۱)، حدیث (۷۴۶).

**متن حدیث:** كَانَ سَعْدٌ يَعْلَمُ بَيْنَهُ هَوْلَاءُ الْكَلِمَاتِ كَمَا يَعْلَمُ الْمُكْتَبُ الْغُلَمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ ذُبْرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجَبَنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبَخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْدَلِ الْعُمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ لِسْتَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ  
**قال عبد الله بن عبد الرحمن أبو اسحاق الهمداني يضطرب في هذا الحديث ويقول عن عمرو بن ميمون عن عمر ويقول عن غيره ويضطرب فيه**  
**حكم حدیث:** قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح من هذا الوجه

﴿ مصعب بن سعد اور عمرو بن ميمون بیان کرتے ہیں حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما) اپنی اولاد کو یہ کلمات پڑھنے سکھایا کرتے تھے۔ اسی طرح جیسے استاد بچوں کو سبق سکھاتا ہے وہ یہ فرمانے تھے نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے: ﴿

”اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں کجی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں سٹھیا جانے والی عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

امام دارمی فرماتے ہیں ابواسحاق ہمدانی نامی راوی نے اس حدیث میں اضطراب ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اسے عمرو بن ميمون کے حوالے سے عمر (بن سعد) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اور دوسرے راوی کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے اضطراب ظاہر کیا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن صحیح“ ہے۔

**3491 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ خُرَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا

**متن حدیث:** أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَى أَوْ قَالَ حَصَى تُسَبِّحُ بِهِ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ  
**حكم حدیث:** قال أبو عيسى: وهذا حديث حسن غريب من حديث سعد

﴿ عائشہ بنت سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک خاتون کے ہاں گئے۔ اس خاتون کے سامنے گھٹلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کنکریاں رکھی ہوئی تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان بھی



ہو اور زیادہ فضیلت والی بھی ہو۔ (تم یہ پڑھو)

”میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اس نے آسمانوں میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی آسمان اور زمین کے درمیان موجود (چیزوں کی) تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔ میں اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتی ہوں اور اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے لئے حمد بیان کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور میں یہ کلمہ بھی اتنی ہی مرتبہ پڑھتی ہوں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے۔

**3492 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَيْسَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ نَابِثٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ فِيهِ إِلَّا وَمُنَادٍ يَنَادِي سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: روزانہ جب صبح ہوتی ہے تو ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے۔

”پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے اور ہر عیب سے پاک ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

بَابُ فِي دُعَاءِ الْحِفْظِ

باب 69: حفظ کی دعا

**3493 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلِمْتَهُ وَيَثْبُتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ

3492- أخرجه أبو ذؤيب بن حبيب ص (٦٣)، حديث (٩٨).

3493- تفرد به الترمذی النظر العفة (١٤٩/٥)، حديث (٦١٥٢) من أصحاب الكتب الستة، وأخرجه الحاكم في المستدرک (٣١٧/١): و قال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، وقال الذهبي: هذا حديث مبكر شاهد الخائف ان يكون موضوعاً وقد حبرني والله جوذة سند.

أَجَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلِمْنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشْهُوكةٌ وَالدُّعَاءُ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ أَحْيَى يَقُوبُ لِنَبِيِّهِ (سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي) يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسْطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ يس وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَمَّ الدُّخَانَ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْم تَنْزِيلُ السُّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفْصَلِ فَإِذَا فَرَعْتَ مِنَ الشَّهَادَةِ فَاحْمَدِ اللَّهَ وَأَحْسِنِ الشَّعْرَ عَلَى اللَّهِ وَصَلِّ عَلَى وَصَلِّ عَلَى وَصَلِّ عَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا خَوَالِكَ الَّذِينَ سَبَقُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي آخِرِ ذَلِكَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يُعِينُنِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرِضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرِضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطَلِّقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفْرِجَ بِهِ عَن قَلْبِي وَأَنْ تُشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تُغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يُعِينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ تَفَعَّلَ ذَلِكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا تُجِبُّ بِإِذْنِ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا لَيْتَ عَلِيًّا إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا أَخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهُنَّ وَإِذَا قَرَأْتَهُنَّ عَلَى نَفْسِي تَفَلَّتَنَ وَأَنَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً أَوْ نَحْوَهَا وَإِذَا قَرَأْتَهَا عَلَى نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ عَيْنِي وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَدْتُهُ تَفَلَّتَنَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْآحَادِيثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمَ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا أَبَا الْحَسَنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہما آپ ﷺ کے پاس آئے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ قرآن میرے سینے سے نکل جاتا ہے۔ مجھ سے یہ یاد نہیں رکھا جاتا تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوالحسن! میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو نفع دے گا جس کو تم یہ کلمات سکھاؤ گے اور تم جو کچھ دیکھو گے اللہ تعالیٰ اسے تمہارے سینے میں محفوظ رکھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ آپ ﷺ مجھے اس کی تعلیم دیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کی رات آئے تو اگر تم سے ہو سکے تو رات کے آخری تہائی حصے میں نوافل ادا کرو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور جس میں کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

میرے بھائی (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں سے یہ کہا تھا (جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)  
 ”میں عنقریب تمہارے لئے اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کروں گا۔“

ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب جمعے کی رات آئے گی تو (تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا) اگر تم یہ نہ کر سکتے ہو تو پھر رات کے درمیانی حصے میں نفل ادا کرو اگر یہ بھی نہ کر سکتے ہو تو رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرو تم چار رکعات ادا کرو جن میں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ”حم دخان“ پڑھو تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ”الم تنزیل“ پڑھو چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ”سورہ ملک“ پڑھو جب تم تشهد پڑھ کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے حمد بیان کرو مجھ پر درود بھیجو اور اچھے طریقے سے درود بھیجو تمام انبیاء پر بھی درود بھیجو تمام مومن مردوں اور خواتین کے لئے مغفرت طلب کرو تمہارے وہ بھائی جو پہلے ایمان لائے ہیں ان کے لئے دعا کرو پھر آخر میں یہ دعا مانگو۔

”اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے گا اس وقت تک مجھ پر یہ رحم کر کہ میں گناہوں کو چھوڑ دوں اور مجھ پر یہ رحم کر کہ میں ہر وہ چیز ترک کر دوں جو میرے لئے لایعنی ہو تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس چیز کے بارے میں غور و فکر کروں جو تجھے مجھ سے راضی کر دے۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال و اکرام کے مالک اے اس عزت کے مالک جو حاصل نہیں کی جاسکتی۔ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے رحمن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کے قابل کر دے بالکل اسی طرح جیسے تو نے مجھے اس کی تعلیم دی ہے اور تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس کتاب کو اسی طرح تلاوت کروں جس طریقے سے تلاوت تجھے مجھ سے راضی کر دے اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال و اکرام والے اے اس عزت والے جسے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے رحمن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو اپنی کتاب کے ذریعے میری بصارت کو منور کر دے تو اپنی کتاب میری زبان پر جاری کر دے اس کے ذریعے میرے دل کو کشادہ کر دے۔ میرے سینے کو کھلا کر دے۔ میرے بدن کو اس پر عمل کی توفیق دے کیونکہ حق کے بارے میں تیرے علاوہ اور کوئی میری مدد نہیں کر سکتا اور یہ سب کچھ صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ جو عظیم اور بزرگ و برتر ہے۔“

پھر (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا)

اے ابوالحسن! تم یہ عمل تین ہفتے پانچ ہفتے یا سات ہفتے کرو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہاری دعا قبول ہوگی جس ذات نے مجھ حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کی قسم اسے کرنے والا کوئی بھی مومن شخص محروم نہیں رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم اپانچ یا شاید سات ہفتے گزرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی طرح ایک محفل میں آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے یہ حالت ہوتی تھی کہ مجھے صرف چار آیات ہی یاد دینی

تھیں اور انہیں بھی جب پڑھنے لگتا تھا تو بھول جاتا تھا۔ اب میں چالیس آیات یاد کر لیتا ہے لیتا ہوں اور جب انہیں زبانی دہراتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اللہ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ پہلے میں کوئی بات سنتا تھا اور جب اسے دہراتا تھا تو وہ بات بھول جاتی تھی اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں کئی باتیں سنتا ہوں اور جب انہیں بیان کرتا ہوں تو اس میں سے ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! (تم) مومن ہو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کے حوالے سے جانتے ہیں۔

### بَابُ فِي أَنْتِظَارِ الْفَرَجِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

#### باب 70: فراخی کا انتظار کرنا

**3494** سند حدیث: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنٌ حَدِيثٌ: سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ أَنْتِظَارُ الْفَرَجِ  
اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَكَذَا رَوَى حَمَادُ بْنُ وَاقِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَدْ خُولَفَ فِي رِوَايَتِهِ  
وَحَمَادُ بْنُ وَاقِدٍ هَذَا هُوَ الصَّفَّارُ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ عِنْدَنَا شَيْخٌ بَصْرِيُّ وَرَوَى أَبُو نُعَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَحَدِيثُ أَبِي نُعَيْمٍ أَشْبَهَ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس سے کچھ مانگا جائے اور سب سے بہترین عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن واقد نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے اس کی روایت میں اختلاف کی گیا ہے حماد بن واقد نامی یہ راوی صفار ہے یہ حافظ نہیں ہے ہمارے نزدیک یہ بصری شیخ ہیں۔ شیخ ابو نعیم نے اس حدیث کو اسرائیل کے حوالے سے حکیم بن جبیر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابو نعیم کی نقل کردہ روایت اس لائق ہے کہ اُسے زیادہ مستند قرار دیا جائے۔

**3495** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ الْأَحْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

3494- تفرد به الترمذی انظر التحفة (۱۲۸/۷)، حدیث (۹۰۱۰) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجہ ابن ابی الدنيا فی الذکر و ابو نعیم فی الحلیة (۱۲۷/۱، ۱۲۸).

3495- اخرجہ مسلم (۲۰۸۸/۴): کتاب التذکر الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التعمود من شر ما عمل و من شر ما لم يعمل، حدیث

(۲۷۲۲/۷۳)

زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُهْلِ

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں کاہلی عاجز ہو جانے اور کجی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

**3496** متن حدیث: وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ

الْقَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے: آپ ﷺ بڑھاپے اور قبر کے عذاب سے بھی پناہ مانگا کرتے

تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3497** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ

اللَّهُ أَيَّهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ السُّوءِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِيْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذَا نَكَّيْتُ قَالَ اللَّهُ

أَكْثَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ

﴿﴾ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: روئے زمین پر موجود جو

بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اُسے عطا کر دیتا ہے یا پھر اس شخص سے (اس سوال) کی مانند کسی

نہائی کو دور کر دیتا ہے جب تک بندہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ مانگے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: پھر تو ہمیں زیادہ دعا مانگنی چاہیے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ

سب سے زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ابن ثوبان نامی راوی عبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان ہیں جو زاہد ہیں اور شام کے رہنے والے ہیں۔

**3498** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ

3497۔ اخرجه عبد الله بن احمد في الزوائد (٣٢٩/٥)، عن مكحول عن جبير بن نفير عن عباد بن الصامت المذكور

ثُمَّ اصْطَبَعَ عَلَى شِقِّكَ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ اَسَلْتُكَ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَبَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ وَالْجَاثِ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً اِلَيْكَ لَا مَلْجَا وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَاِنْ مَتَّ فِى كَيْسِكَ مَتًّا عَلَيَّ الْفِطْرَةَ قَالَ فَرَدَدْتُهُنَّ لَا سَعْدَ كَرَاهٍ لَقُلْتُ اَمَنْتُ بِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ اَمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ

حکم حدیث: قَالَ وَهَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِى شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْوُضُوْءِ اِلَّا فِى هَذَا

الْحَدِيْثِ

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تم بستر پر لیٹنے لگو تو پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کر لو اور پھر دائیں پہلو کی طرف لیٹو اور یہ پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری بارگاہ میں جھکا دیا، میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، میں نے تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اپنی پشت تیری طرف پناہ کے لیے لگا دی، تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور کوئی جائے نجات نہیں ہے، صرف تیری ہی ذات ایسی ہے جس سے پناہ حاصل کی جاسکتی ہے، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے، اگر تو مجھے اسی رات میں موت دیدے تو مجھے دین اسلام پر موت دینا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ان کلمات کو دہرایا تاکہ انہیں اچھی طرح یاد کر لوں تو میں نے یہ پڑھ دیا:

”میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو:

”میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔“

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق دیگر کسی بھی روایت میں وضو کرنے کا ذکر نہیں ہے، صرف اسی روایت میں ہے۔

**3499** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ فُلَيْحٍ حَدَّثَنَا اَبْنُ اَبِيْ ذُؤَبِ

3498۔ اخرجه البكارى (٤٢٦/١)؛ كتاب الوضوء؛ باب: فضل من بات على وضوء، حديث (٢٤٧) و اطرافه في (٦٣١١، ٦٣١٣، ٦٣١٥،

٦٤٨٨)، و مسند (٢٠٨١/٤)؛ كتاب الذكر والدعاء و التوبة و الاستغفار؛ باب: ما يقول عند النوم و اخذ المصحف، حديث (٢٧١٠/٥٦)، و

ابوداؤد (٣١١/٤)؛ كتاب الادب؛ باب: ما يقال عند النوم، حديث (٥٠٤٦)، (٥٠٤٨)، (٥٠٤٧)، و احمد (٢٩٢/٤، ٢٩٣، ٢٩٦، ٣٠٠)، و

ابن خزيمة (١٠٨/١)، حديث (٢١٦).

3499۔ اخرجه ابوداؤد (٣٢٢، ٣٢١/٤)؛ كتاب الادب؛ باب: ما يقول اذا اصبح، حديث (٥٠٨٢)، و اللسانى (٢٥٠/٨)؛ كتاب الاستعاذة؛

باب: (١)، حديث (٥٤٢٩)، و عبد الله بن احمد في الزوائد (٣١٢/٥)، و عبد بن حبيد ص (١٨٧)، حديث (٤٩٤).

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَرَادِيِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: خَرَجْنَا فِي لَيْلَةٍ مَطِيرَةٍ وَظُلْمَةٍ شَدِيدَةٍ نَطْلُبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا  
 قَالَ فَادْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَقُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
 وَالْمَعْوَدَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
 تَوْصِيحٌ رَاوِي: وَأَبُو سَعِيدٍ الْبَرَادِيُّ هُوَ أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ مَدَنِيٌّ

﴿﴾ معاذ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت جب بارش ہو رہی تھی اور تاریکی  
 بہت زیادہ تھی، ہم نبی اکرم ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے  
 آپ ﷺ کو پایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو! میں  
 نے پھر کچھ نہیں پڑھا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو! میں نے پھر کچھ نہیں پڑھا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم پڑھو! میں نے  
 عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین پڑھو (یعنی سورہ اخلاص، سورہ قلن،  
 سورہ ناس پڑھا کرو)۔

اس وقت جب شام ہو اور اس وقت جب صبح ہو یہ تین مرتبہ پڑھو یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کافی ہوں گی۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔  
 ابوسعید برداتی راوی اسید بن ابواسید مدنی ہیں۔

## بَابُ فِي دُعَاءِ الضَّيْفِ

### باب 71: مہمان کی دُعا

3500 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ  
 خُمَيْرٍ الشَّامِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَسْرِ قَالَ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى بِتَمْرٍ  
 فَكَانَ يَأْكُلُ وَيُلْقِي النَّوِي بِأَصْبَعِيهِ جَمَعَ السَّبَابَةَ وَالْوُسْطَى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّي فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَالْقَى النَّوِي  
 بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الْيَدِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ يَلْجِمُ ذَائِبَهُ إِذْ عُنَا لَنَا فَقَالَ  
 اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيمَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

3500۔ اخرجه مسند (۱۶۱۵/۳): كتاب الاشرية: باب: استحباب وضع النوى خارج التمر، واستحباب دعاء الضيف لاهل الطعام، وطلب  
 الدعاء من الضيف الصالح، واجابته لذلك، حديث (۲۰۴۲/۱۴۶)، و ابو داود (۲۳۸۳): كتاب الاشرية: باب: في النفخ في الشراب و التفس  
 فيه، حديث (۲۷۲۹)، و اخرجه احمد (۱۸۸/۴ - ۱۹۰)، و عبد بن حميد ص (۱۸۲): حديث (۵۰۷)، عن شعبة، عن يزيد بن خبير عن عبد  
 الله بن بسر به.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے میرے والد کے ہاں پڑاؤ کیا، ہم نے آپ ﷺ کے سامنے کھانا پیش کیا، آپ ﷺ نے اُسے کھالیا پھر کھجوریں لائی گئیں، آپ ﷺ انہیں کھانے لگے اور گھلیاں اپنی ان دو انگلیوں میں رکھنے لگے (یہاں راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کا ذکر کیا ہے)۔

شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اپنی انہی دو انگلیوں میں آپ ﷺ نے انہیں رکھا تھا اور مجھے امید ہے کہ یہ خیال ٹھیک ہو

گا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر مشروب لایا گیا تو آپ ﷺ نے اُسے پی لیا اور پھر آپ ﷺ نے وہ مشروب لیا اور پھر آپ ﷺ نے وہ مشروب اُس شخص کی طرف بڑھایا جو آپ ﷺ کے دائیں طرف موجود تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: (جب آپ ﷺ روانہ ہونے لگے) تو میرے والد نے آپ ﷺ کی سواری کی لگام تھام کر عرض کی: آپ ﷺ ہمارے لیے دعا کیجئے۔

(تو نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی:) اے اللہ! تو انہیں جو رزق عطاء کرتا ہے، اُس میں انہیں برکت نصیب فرما! ان کی مغفرت کر دے اور ان پر رحم کر۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3501 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّيْبِيُّ

حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَّارِ بْنِ زَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَنْ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَاتَّوْبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ

فَرَمِنَ الزَّخْفِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ بلال بن یسار بیان کرتے ہیں: میرے والد نے میرے دادا (حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ

بات نقل کی ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ پڑھے:

”میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود ہے وہ زندہ ہے اور قیوم

ہے میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں“۔

3501- اخرجه ابوداؤد (۸۰/۲): کتاب الصلاة: باب: الاستغفار حدیث (۱۰۱۷)، عن بلال بن یسار بن زید مولى النبي صلى الله عليه وسلم

عن ابیه عن جده زید لذکره



**متن حدیث:** كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بِنْتَهُ هُوَلَاءَ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتَبُ الْعِلْمَانَ وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ ذَهْرَ الصَّلَاةِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَرْدَلِ الْعُمْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ لَعْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ  
**قال عبد الله بن عبد الرحمن أبو اسحاق الهمداني يضطرب في هذا الحديث ويقول عن عمرو بن ميمون عن عمر ويقول عن غيره ويضطرب فيه**  
**حكم حدیث:** قال أبو عيسى: هذا حديث حسن صحيح من هذا الوجه

◆◆ مصعب بن سعد اور عمرو بن ميمون بیان کرتے ہیں حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما) اپنی اولاد کو یہ کلمات پڑھنے سکھایا کرتے تھے۔ اسی طرح جیسے استاد بچوں کو سبق سکھاتا ہے وہ یہ فرمانے تھے نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد ان کلمات کے ذریعے پناہ مانگتے تھے:

”اے اللہ! میں بزودی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں کجی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں سٹھیا جانے والی عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دنیا کی آزمائش اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

امام دارمی فرماتے ہیں ابواسحاق ہمدانی نامی راوی نے اس حدیث میں اضطراب ذکر کیا ہے۔ انہوں نے اسے عمرو بن ميمون کے حوالے سے عمر (بن سعد) کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

اور دوسرے راوی کے حوالے سے بھی نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے اضطراب ظاہر کیا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن صحیح“ ہے۔

**3491 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ خُرَيْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهَا

**متن حدیث:** أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَى أَوْ قَالَ حَصَى نَسَبُ بِه فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمَا هُوَ أَيْسَرُ عَلَيْكَ مِنْ هَذَا أَوْ أَفْضَلُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي السَّمَاءِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا خَلَقَ فِي الْأَرْضِ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا بَيْنَ ذَلِكَ وَسُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا هُوَ خَالِقٌ وَاللَّهُ أَكْبَرُ مِثْلَ ذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ مِثْلَ ذَلِكَ  
**حكم حدیث:** قال أبو عيسى: وهذا حديث حسن غريب من حديث سعد

◆◆ عائشہ بنت سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتی ہیں: وہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ ایک خاتون کے ہاں گئے۔ اس خاتون کے سامنے گٹھلیاں رکھی ہوئی تھیں جن پر وہ تسبیح پڑھ رہی تھیں۔ (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) کنکریاں رکھی ہوئی تھیں تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتاؤں جو تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان بھی

ہو اور زیادہ فضیلت والی بھی ہو۔ (تم یہ پڑھو)

”میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اس نے آسمانوں میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ نے زمین میں پیدا کیا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی آسمان اور زمین کے درمیان موجود (چیزوں کی) تعداد ہے۔ میں اللہ تعالیٰ کی اتنی پاکی بیان کرتی ہوں جتنی اس مخلوق کی تعداد ہے جسے اللہ تعالیٰ پیدا کرے گا۔ میں اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کی کبریائی بیان کرتی ہوں اور اتنی ہی تعداد میں اللہ تعالیٰ کے لئے حمد بیان کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اور میں یہ کلمہ بھی اتنی ہی مرتبہ پڑھتی ہوں۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے غریب ہے۔

**3492 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي حَكِيمٍ مَوْلَى الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا مِنْ صَبَاحٍ يُصْبِحُ الْعَبْدُ فِيهِ إِلَّا وَمُنَادٍ يَنَادِي سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: روزانہ جب صبح ہوتی ہے تو ایک اعلان کرنے والا یہ اعلان کرتا ہے۔

”پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے اور ہر عیب سے پاک ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

بَابُ فِي دُعَاءِ الْحِفْظِ

باب 69: حفظ کی دعا

**3493 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ

مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ وَعِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: اللَّهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ يَا أَبَا الْحَسَنِ أَفَلَا أَعْلَمُكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهِنَّ وَيَنْفَعُ بِهِنَّ مَنْ عَلِمْتَهُ وَيَبْتَئْتُ مَا تَعَلَّمْتَ فِي صَدْرِكَ قَالَ

3492- أخرجه أبو عبد بن حبه ص (٦٣)، حديث (٩٨).

3493- تفرد به الترمذی انظر العنفة (١٤٩/٥)، حديث (٦١٥٢) من أصحاب الكتب الستة، وأخرجه الحاكم في المستدرک (٣١٧/١)؛ وقال: هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، وقال الذهبي: هذا حديث منكر شاذ أخاف أن يكون موضوعاً وقد حيرني والله جودة سند.

أَجَلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَعَلِمَنِي قَالَ إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَقُومَ فِي ثُلُثِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنَّهَا سَاعَةٌ مَشهُورَةٌ وَالِدُعَاءِ فِيهَا مُسْتَجَابٌ وَقَدْ قَالَ أَخِي يَعْقُوبُ لِيَنِيهِ (سَوْفَ اسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّي) يَقُولُ حَتَّى تَأْتِيَ لَيْلَةُ الْجُمُعَةِ فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي وَسْطِهَا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقُمْ فِي أَوَّلِهَا فَصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ تَقْرَأُ فِي الرُّكْعَةِ الْأُولَى بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةَ يسَ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَحَمَّ الدُّخَانَ وَفِي الرُّكْعَةِ الثَّالِثَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْم تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَفِي الرُّكْعَةِ الرَّابِعَةِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَتَبَارَكَ الْمُفْضَلُ فَإِذَا فَرَغْتَ مِنَ النَّشْهِدِ فَأَحْمَدِ اللَّهَ وَأَحْسِنِ الشَّنَاءَ عَلَى اللَّهِ وَصَلِّ عَلَى وَآخِسِنِ وَعَلَى سَائِرِ النَّبِيِّينَ وَاسْتَغْفِرِ لِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَلَا خَوَائِكَ الْإِلْدِينَ سَبِّحُوكَ بِالْإِيمَانِ ثُمَّ قُلْ فِي الْآخِرِ ذَلِكَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي بِتَرْكِ الْمَعَاصِي أَبَدًا مَا أَبْقَيْتَنِي وَارْحَمْنِي أَنْ أَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْينُنِي وَارْزُقْنِي حُسْنَ النَّظَرِ فِيمَا يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُلْزِمَ قَلْبِي حِفْظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمْتَنِي وَارْزُقْنِي أَنْ أَتْلُوهُ عَلَى النَّحْوِ الَّذِي يُرْضِيكَ عَنِّي اللَّهُمَّ بَدِّعِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِي لَا تُرَامُ أَسْأَلُكَ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ بِجَلَالِكَ وَنُورِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِي وَأَنْ تُطَلِّقَ بِهِ لِسَانِي وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهِ عَن قَلْبِي وَأَنْ تُشْرَحَ بِهِ صَدْرِي وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِي فَإِنَّهُ لَا يَعْينُنِي عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيهِ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ يَا أَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ جُمُعٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا نَحْبُ يَا ذَنُ اللَّهِ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ مَا أَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَوْلَ اللَّهِ مَا لَيْتَ عَلَيَّ إِلَّا خَمْسًا أَوْ سَبْعًا حَتَّى جَاءَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِثْلِ ذَلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ فِيمَا خَلَا لَا أَخُذُ إِلَّا أَرْبَعَ آيَاتٍ أَوْ نَحْوَهَا وَإِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلَى نَفْسِي تَفَلَّتَنَ وَأَنَا أَعْلَمُ الْيَوْمَ أَرْبَعِينَ آيَةً أَوْ نَحْوَهَا وَإِذَا قَرَأْتَهَا عَلَى نَفْسِي فَكَأَنَّمَا كِتَابُ اللَّهِ بَيْنَ عَيْنَيَّ وَلَقَدْ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَإِذَا رَدَّدْتُهُ تَفَلَّتَنَ وَأَنَا الْيَوْمَ أَسْمَعُ الْآحَادِيثَ فَإِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ أَخْرِمُ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَا أَبَا الْحَسَنِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ

◆◆ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے۔ اسی دوران حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ قرآن میرے سینے سے نکل جاتا ہے۔ مجھ سے یہ یاد نہیں رکھا جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابوالحسن! میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ تمہیں نفع دے گا اور جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کو نفع دے گا جس کو تم یہ کلمات سکھاؤ گے اور تم جو کچھ سیکھو گے اللہ تعالیٰ اسے تمہارے سینے میں محفوظ رکھے گا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کی تعلیم دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جمعہ کی رات آئے تو اگر تم سے ہو سکے تو رات کے آخری تہائی حصے میں نوافل ادا کرو کیونکہ یہ وہ گھڑی ہے جس میں فرشتے موجود ہوتے ہیں اور جس میں کی گئی دعا مستجاب ہوتی ہے۔

بہرے بھائی (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) نے اپنے بیٹوں سے یہ کہا تھا (جس کا ذکر قرآن نے ان الفاظ میں کیا ہے)  
 ”میں مغفرت طلب کروں گا۔“

ان کے کہنے کا مقصد یہ تھا کہ جب ہفتے کی رات آنے لگی تو (تمہارے لئے مغفرت طلب کروں گا) پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا (اگر تم یہ نہ کر سکتے ہو تو پھر رات کے درمیانی حصے میں لٹل ادا کرو اگر یہ بھی نہ کر سکتے ہو تو رات کے ابتدائی حصے میں ادا کرو تم چار رکعت ادا کرو جن میں پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ سیکھنا ساتھ سورہ یٰسین پڑھو۔ دوسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ”مخاں“ پڑھو تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ”الم تنزیل“ پڑھو چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ ”سورہ ملک“ پڑھو جب تم تشہد پڑھ کے فارغ ہو جاؤ تو اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کرو اور اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے حمد بیان کرو مجھ پر درود بھیجو اور اچھے طریقے سے درود بھیجو تمام انبیاء پر بھی درود بھیجو تمام مومن مردوں اور خواتین کے لئے مغفرت طلب کرو تمہارے وہ بھائی جو پہلے ایمان لائے ہیں ان کے لئے دعا کرو پھر آخر میں یہ دعا مانگو۔

”اے اللہ! جب تک تو مجھے زندہ رکھے گا اس وقت تک مجھ پر یہ رم کر کہ میں گناہوں کو چھوڑ دوں اور مجھ پر یہ رم کر کہ میں ہر وہ چیز ترک کر دوں جو میرے لئے لایعنی ہو تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس چیز کے بارے میں غور و فکر کروں جو تجھے مجھ سے راضی کر دے۔ اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال و اکرام کے مالک اے اس عزت کے مالک جو حاصل نہیں کی جاسکتی۔ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں اے اللہ! اے رحمن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو میرے دل کو اپنی کتاب کے حفظ کے قابل کر دے بالکل اسی طرح جیسے تو نے مجھے اس کی تعلیم دی ہے اور تو مجھے یہ نعمت عطا کر کہ میں اس کتاب کو اسی طرح تلاوت کروں جس طریقے سے تلاوت تجھے مجھ سے راضی کر دے اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال و اکرام والے اے اس عزت والے جسے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے رحمن تیرے جلال کے وسیلے سے تیری ذات کے نور کے وسیلے سے کہ تو اپنی کتاب کے ذریعے میری بصارت کو منور کر دے تو اپنی کتاب میری زبان پر جاری کر دے اس کے ذریعے میرے دل کو کشادہ کر دے۔ میرے سینے کو کھلا کر دے۔ میرے بدن کو اس پر عمل کی توفیق دے کیونکہ حق کے بارے میں تیرے علاوہ اور کوئی میری مدد نہیں کر سکتا اور یہ سب کچھ صرف تو ہی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ جو عظیم اور بزرگ و برتر ہے۔“

پھر (نبی اکرم ﷺ نے فرمایا)

اے ابوالحسن! تم یہ عمل تین ہفتے پانچ ہفتے یا سات ہفتے کرو اللہ تعالیٰ نے چاہا تو تمہاری دعا قبول ہوگی جس ذات نے مجھ حق کے ہمراہ مبعوث کیا ہے اس کی قسم اسے کرنے والا کوئی بھی مومن شخص محروم نہیں رہے گا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! پانچ یا شاید سات ہفتے گزرنے کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی طرح ایک محفل میں آپ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی: یا رسول اللہ! پہلے یہ حالت ہوتی تھی کہ مجھے صرف چار آیات ہی یاد دہتی

تھیں اور انہیں بھی جب پڑھنے لگتا تھا تو بھول جاتا تھا۔ اب میں چالیس آیات یاد کر لیتا ہے لیتا ہوں اور جب انہیں زبانی دہراتا ہوں تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اللہ کی کتاب میری آنکھوں کے سامنے موجود ہے۔ پہلے میں کوئی بات سنتا تھا اور جب اسے دہراتا تھا تو وہ بات بھول جاتی تھی اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں کئی باتیں سنتا ہوں اور جب انہیں بیان کرتا ہوں تو اس میں سے ایک حرف بھی نہیں چھوٹتا۔

(راوی بیان کرتے ہیں) اس پر نبی اکرم ﷺ نے ان سے یہ فرمایا: اے ابوالحسن! رب کعبہ کی قسم! (تم) مومن ہو۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف ولید بن مسلم کے حوالے سے جانتے ہیں۔

### بَابُ فِي اِنْتِظَارِ الْفَرَجِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

#### باب 70: فراخی کا انتظار کرنا

**3494** سند حدیث: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ اسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي الْأَخْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنٌ حَدِيثٌ: سَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُحِبُّ أَنْ يُسْأَلَ وَأَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ

اختلاف روایت: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَكَذَا رَوَى حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ وَقَدْ خُوِّفَ فِي رِوَايَتِهِ وَحَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ هَذَا هُوَ الصَّفَّارُ لَيْسَ بِالْحَافِظِ وَهُوَ عِنْدَنَا شَيْخٌ بَصْرِيُّ وَرَوَى أَبُو نُعَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ اسْرَائِيلَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَبْرِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَحَدِيثُ أَبِي نُعَيْمٍ أَشْبَهَ أَنْ يَكُونَ أَصَحَّ

﴿﴾ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اُس سے کچھ مانگا جائے اور سب سے بہترین عبادت فراخی کا انتظار کرنا ہے۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حماد بن واقد نے یہ روایت اسی طرح نقل کی ہے اس کی روایت میں اختلاف کی گیا ہے حماد بن واقد نامی یہ راوی صفار ہے یہ حافظ نہیں ہے ہمارے نزدیک یہ بصری شیخ ہیں۔ شیخ ابو نعیم نے اس حدیث کو اسرائیل کے حوالے سے حکیم بن جبیر کے حوالے سے ایک شخص کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

ابو نعیم کی نقل کردہ روایت اس لائق ہے کہ اُسے زیادہ مستند قرار دیا جائے۔

**3495** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْأَخْوَلُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ

3494۔ تفریدہ الترمذی الطر العطفة (۱۲۸/۷)، حدیث (۹۰۱۰) من اصحاب الکتب الستة، و اخرجہ ابن ابی الدنيا فی الذکر و یونعم فی

الحلیة (۱۲۲/۱، ۲۲۸)

3495۔ اخرجہ مسلم (۲۰۸۸/۴): کتاب الذکر الدعاء و التوبة و الاستغفار، باب: التعود من شر ما عمل و من شر ما لم یعمل، حدیث

(۲۷۲۲/۷۳)

زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُعْلِ

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں کاغذ عاجز ہو جانے اور کجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

3496 متن حدیث: وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَهَذَا

القبر

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ سے یہ بھی منقول ہے: آپ ﷺ بڑھاپے اور قبر کے مذاب سے بھی پناہ مانگا کرتے

تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3497 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ

مَكْحُولٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ عِبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ حَدَّثَهُمْ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مُسْلِمٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدَعْوَةٍ إِلَّا آتَاهُ

اللَّهُ آيَاتَهَا أَوْ صَرَفَ عَنْهُ مِنَ الشُّؤْمِ مِثْلَهَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِنِّمِ أَوْ قَطِيعَةٍ رَجِمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ إِذَا نُكِّرُ قَالَ اللَّهُ

أَكْثَرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَابْنُ ثَوْبَانَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ الْعَابِدُ الشَّامِيُّ

﴿﴾ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: روئے زمین پر موجود جو

بھی مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دیتا ہے یا پھر اس شخص سے (اس سوال) کی مانند کسی بُرائی کو دور کر دیتا ہے جب تک بندہ کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ مانگے۔

حاضرین میں سے ایک صاحب نے عرض کی: پھر تو ہمیں زیادہ دعا مانگنی چاہیے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ

سب سے زیادہ عطا کرنے والا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ابن ثوبان نامی راوی عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان ہیں جو زاہد ہیں اور شام کے رہنے والے ہیں۔

3498 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ

3497۔ اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی الزوائد (۳۲۹/۵)، عن مکحول عن جبیر بن نفیر عن عبادہ بن الصامت لذكرہ

ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْيَمَنِ ثُمَّ قُلِ اللَّهُمَّ اسَلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَنَاتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مِتَّ فِي لَيْلَتِكَ مِتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَرَدَّدْتُهُنَّ لَا سَعْدَ كِرَهُ فَقُلْتُ أَمَنْتُ بِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَقَالَ قُلْ أَمَنْتُ بِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

علم حدیث: قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا نَعْلَمُ فِي شَيْءٍ مِنَ الرِّوَايَاتِ ذِكْرَ الْوُضُوءِ إِلَّا فِي هَذَا

الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی: جب تم بستر پر لیٹے لگو تو پہلے نماز کے وضو کا سا وضو کر لو اور پھر دائیں پہلو کی طرف لیٹو اور یہ پڑھو: اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو تیری بارگاہ میں جھکا دیا، میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا، میں نے تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اپنی پشت تیری طرف پناہ کے لیے لگا دی، تیرے علاوہ کوئی پناہ گاہ نہیں ہے اور کوئی جائے نجات نہیں ہے، صرف تیری ہی ذات ایسی ہے جس سے پناہ حاصل کی جاسکتی ہے، میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جسے تو نے نازل کیا ہے اور تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے بھیجا ہے، اگر تو مجھے اسی رات میں موت دیدے تو مجھے دین اسلام پر موت دینا۔

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کے سامنے ان کلمات کو دہرایا تاکہ انہیں اچھی طرح یاد کر لوں تو میں نے یہ پڑھ دیا:

”میں تیرے اس رسول پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔“

تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ کہو:

”میں تیرے اس نبی پر ایمان لایا جسے تو نے مبعوث کیا ہے۔“

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت براء رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

ہمارے علم کے مطابق دیگر کسی بھی روایت میں وضو کرنے کا ذکر نہیں ہے، صرف اسی روایت میں ہے۔

**3499** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ

3498۔ اخرجہ البکاری (۴۲۶/۱): کتاب الوضوء: باب: فصل من بات علی وضوء، حدیث (۲۴۷) و اطرافہ فی (۶۳۱۱، ۶۳۱۲، ۶۳۱۵، ۶۴۸۸)، و مسلم (۲۰۸۱/۴): کتاب الذکر والدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: ما یقول عند النوم و اخذ العصم، حدیث (۲۷۱۰/۵۶) و ابوداؤد (۳۱۱/۴): کتاب الادب: باب: ما یقال عند النوم، حدیث (۵۰۴۶)، (۵۰۴۸)، (۵۰۴۷)، و احمد (۲۹۲/۴، ۲۹۳، ۲۹۶، ۳۰۰)، و ابن خزیمہ (۱۰۸/۱)، حدیث (۲۱۶)۔

3499۔ اخرجہ ابوداؤد (۳۲۲، ۳۲۱/۴): کتاب الادب: باب: ما یقول اذا اصبح، حدیث (۵۰۸۲)، و النسائی (۲۵۰/۸): کتاب الاستعداد: باب: (۱)، حدیث (۵۴۲۹)، و عبد اللہ بن احمد فی الزوائد (۳۱۲/۵)، و عبد بن حمید ص (۱۸۷)، حدیث (۴۹۴)۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبُرَادِ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: نَحَرْنَا فِي لَيْلَةِ مَطِيرَةٍ وَظَلَمَةٌ شَدِيدَةٌ نَطَلَبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي لَنَا  
 قَالَ فَأَدْرَكْتُهُ فَقَالَ قُلْ فَلَمْ أَكُلْ شَيْئًا ثُمَّ قَالَ قُلْ فَلَمْ أَكُلْ شَيْئًا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا أَكُولُ قَالَ قُلْ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ  
 وَالْمَعُودَتَيْنِ حِينَ تُمْسِي وَتُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ تَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
 تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَأَبُو سَعِيدٍ الْبُرَادُ هُوَ أَسِيدُ بْنُ أَبِي أَسِيدٍ مَدَنِيٌّ

﴿﴾ معاذ بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ رات کے وقت جب بارش ہو رہی تھی اور تاریکی  
 بہت زیادہ تھی، ہم نبی اکرم ﷺ کو ڈھونڈنے کے لیے نکلے تاکہ آپ ہمیں نماز پڑھا دیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے  
 آپ ﷺ کو پایا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو! تو میں نے کچھ نہیں پڑھا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو! میں  
 نے پھر کچھ نہیں پڑھا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم یہ پڑھو! میں نے پھر کچھ نہیں پڑھا، آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تم پڑھو! میں نے  
 عرض کی: میں کیا پڑھوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تم یہ پڑھو: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور معوذتین پڑھو (یعنی سورہ اخلاص، سورہ فلق،  
 سورہ ناس پڑھا کرو)۔

اس وقت جب شام ہو اور اس وقت جب صبح ہو یہ تین مرتبہ پڑھو یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کافی ہوں گی۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔  
 ابوسعید براد نامی راوی اُسید بن ابواسید مدنی ہیں۔

## بَابُ فِي دُعَاءِ الضَّيْفِ

### باب 7: مہمان کی دُعا

3500 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

خُمَيْرِ الشَّامِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: نَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَبِي فَقَرَّبْنَا إِلَيْهِ طَعَامًا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى بِعَمْرٍ  
 فَكَانَ يَأْكُلُ وَيُلْقِي النَّوِيَّ بِأَصْبَعِيهِ جَمَعَ السَّبَابَةَ وَالْوَسْطَى قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ ظَنِّي فِيهِ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَالْقَى النَّوِيَّ  
 بَيْنَ أَصْبَعَيْنِ ثُمَّ أَتَى بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَهُ الْيَدِي عَنْ يَمِينِهِ قَالَ فَقَالَ أَبِي وَأَخَذَ بِلِجَامِ دَائِيهِ ادْعُ لَنَا فَقَالَ  
 اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مَا رَزَقْتَهُمْ وَاعْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

3500- اخرجہ مسلم (۱۶۱۵/۳): کتاب الاشریة: باب: استحباب وضع النوی خارج العبر، واستحباب دعاء الضیف لاهل الطعام، وطلب  
 الدعاء من الضیف الصالح، واجابته للک، حدیث (۲۰۴۲/۱۴۶)، و ابو داؤد (۳۳۸/۳): کتاب الاشریة: باب: فی الدعاء فی الشراب و التنفس  
 فیہ، حدیث (۳۷۲۹)، و اخرجہ احمد (۱۸۸/۴ - ۱۹۰)، و عبد بن حمید ص (۱۸۲): حدیث (۵۰۷)، عن شعبة، عن یزید بن خمیر عن عبد  
 اللہ بن بسر بہ



حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد کے ہاں پڑاؤ کیا، ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھانا پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے کھالیا پھر کھجوریں لائی گئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں کھانے لگے اور گھٹلیاں اپنی ان دو انگلیوں میں رکھنے لگے (یہاں راوی نے شہادت کی انگلی اور درمیان والی انگلی کا ذکر کیا ہے)۔

شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ اپنی انہی دو انگلیوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں رکھا تھا اور مجھے امید ہے کہ یہ خیال ٹھیک ہو گا۔

(حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) پھر مشروب لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسے پی لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب لیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مشروب اُس شخص کی طرف بڑھایا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں طرف موجود تھا۔ راوی بیان کرتے ہیں: (جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ ہونے لگے) تو میرے والد نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی لگام تھام کر عرض کی: آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے دعا کیجئے۔

(تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی:) اے اللہ! تو انہیں جو رزق عطاء کرتا ہے اُس میں انہیں برکت نصیب فرما! ان کی مغفرت کر دے اور ان پر رحم کر۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3501 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الشَّيْبِيُّ

حَدَّثَنِي أَبِي عُمَرُ بْنُ مَرْثَةَ قَالَ سَمِعْتُ بِلَالَ بْنَ يَسَّارِ بْنِ زَيْدِ مَوْلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَنْ قَالَ اسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ غُفِرَ لَهُ وَإِنْ كَانَ

فَرَمِنَ الرَّحْفِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ بلال بن یسار بیان کرتے ہیں: میرے والد نے میرے دادا (حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کے حوالے سے یہ

بات نقل کی ہے، انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو شخص یہ پڑھے:

”میں اس اللہ سے مغفرت طلب کرتا ہوں جس کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے وہی معبود ہے وہ زندہ ہے اور قیوم

ہے، میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔“

3501- أخرجه ابوداؤد (۲/۸۰): كتاب الصلاة: باب: الاستغفار حديث (۱۰۱۷)، عن بلال بن يسار بن زيد مولى النبي صلى الله عليه وسلم

عن ابیه عن جدہ زید فذاکرہ۔

(نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں:) تو اس کی بخشش ہو جائے گی اگرچہ اس نے میدان جنگ سے راہ فرار اختیار کی ہو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3502** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ

عُمَارَةَ بْنِ حُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حُنَيْفٍ

مَنْ حَدِيثٍ: أَنَّ رَجُلًا ضَرِبَ الْبَصْرَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَنِي قَالَ إِنْ

شِئْتَ دَعَوْتُ وَإِنْ شِئْتَ صَبَرْتُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قَالَ فَادْعُهُ قَالَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَيُحْسِنُ وُضُوئَهُ وَيَدْعُوَ بِهَذَا

الدُّعَاءِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ وَأَتَوَجَّهُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ إِنِّي تَوَجَّهْتُ بِكَ إِلَى رَبِّي فِي حَاجَتِي هَذِهِ

لِنُغْضِي لِي اللَّهُمَّ فَشَقِّعْهُ فِيَّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ

حَدِيثِ أَبِي جَعْفَرٍ وَهُوَ الْخَطْمِيُّ

تَوْصِيحُ رَاوِي: وَعُثْمَانُ بْنُ حُنَيْفٍ هُوَ أَحْوَسٌ سَهْلٌ بِنِ حُنَيْفٍ

◆◆ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک نابینا صاحب نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے

انہوں نے عرض کی آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کیجئے کہ وہ مجھے عافیت نصیب کرے! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر تم

چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کر دیتا ہوں اور اگر تم چاہو تو تم اس پر صبر کرو یہ تمہارے لیے زیادہ بہتر ہوگا! انہوں نے عرض کی:

آپ ﷺ میرے لیے دعا کر دیں! چنانچہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ اچھی طرح وضو کر کے یہ دعا مانگیں:

”اے اللہ! میں تجھ سے تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! میرے بارے میں اُن کی

شفاعت قبول کر لے!“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے، ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں

جو ابو جعفر سے منقول ہے۔

یہ صاحب خطمی ہیں اور اس روایت کے راوی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ حضرت ہبل بن حنیف کے بھائی ہیں۔

**3503** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيْسَى قَالَ حَدَّثَنِي مَعْنُ حَدَّثَنِي

مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ يَقُولُ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبْسَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ

3502۔ اخرجه ابن ماجه (۴۴۱/۱): كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها: باب: ما جاء في صلاة الحاجة، حديث (۱۲۸۵)، واحمد (۱۲۸۴)،  
وعبد بن حبيد ص (۱۴۷)، حديث (۲۸۹)، وابن خزيمة (۲۲۵/۲) حديث (۱۲۱۹)

3503۔ اخرجه مسلم (۱۸۲/۲) (ابن): كتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: اسلام عمرو بن عبسة، حديث (۸۲۲/۱۹۴)، و ابوولاد

(۲۵/۲): كتاب الصلاة: باب: من رخص: فيها اذا كانت الشمس مرتفعة، حديث (۱۲۷۷) والنسائي (۹۱/۱): كتاب الطهارة: باب: ثواب

من توفى ليا امر، حديث (۱۴۷)، (۲۷۹/۱): كتاب المواعظ: باب: انتهى عن الصلاة بعد العصر، حديث (۵۷۲)، واحمد (۱۱۱/۴)، (۱۱۲) د  
عبد بن حبيد ص (۱۲۲)، حديث (۲۹۸)، وابن خزيمة (۱۸۲/۲) حديث (۱۱۴۷)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْأَجْرِ فَإِنْ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ

اللَّهُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: رات کے آخری حصے میں بندہ اپنے پروردگار کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اگر تم اس وقت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کر سکتے ہو تو ایسا کرو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

3504 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بَكَّارٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ

حَدَّثَنَا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا دَوْسَ الْيَحْصَبِيَّ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَائِدِ الْيَحْصَبِيِّ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ زَعْكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

متن حدیث: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ إِنَّ عَبْدِي كُلَّ عَبْدِي الَّذِي يَذْكُرُنِي وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ يَعْني عِنْدَ الْقِتَالِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي

وَلَا نَعْرِفُ لِعُمَارَةَ بْنِ زَعْكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثَ الْوَاحِدَ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ إِنَّمَا يَعْنِي عِنْدَ الْقِتَالِ يَعْنِي أَنْ يَذْكُرَ اللَّهُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ

﴿﴾ حضرت عمارہ بن زعکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ

تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میرا بندہ وہ ہے جو مجھے اس وقت یاد کرے جب وہ جنگ کرنے لگے۔ (راوی بیان کرتے ہیں): اس سے مراد قتال ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اس روایت کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اس کی

سند قوی نہیں ہے۔

ہمارے علم کے مطابق حضرت عمارہ بن زعکر رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف یہی ایک حدیث نقل کی ہے۔

روایت کے یہ الفاظ: وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهُ اس سے مراد یہ ہے کہ جنگ کے وقت یعنی وہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے۔

بَابُ فِي فَضْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

باب 72: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھنے کی فضیلت

3505 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ

3504. تدریجہ العرمذی انظر التحفة (۴۸۷/۷)، حدیث (۱۰۳۸۹) من اصحاب الکتاب السنۃ، و اورہ ابن سعد فی الطبقات الکبریٰ (۲۰۱/۷)، ترجمہ (۳۷۸۴)، عبارۃ بن زعکرۃ، عن ابن عائذ الیصبی عن عبارۃ بن زعکرۃ فذکرہ۔

مَنْصُورَ بْنِ زَادَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ  
متن حدیث: اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهُ قَالَ لَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبْتَنِي بِرِجْلِهِ وَقَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ  
اِلَّا بِاللّٰهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿ قیس بن سعد بیان کرتے ہیں: اُن کے والد نے انہیں نبی اکرم ﷺ کے سپرد کیا، تاکہ وہ نبی اکرم ﷺ کی  
خدمت کریں وہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ میرے پاس سے گزرے میں اس وقت نماز پڑھ رہا تھا تو آپ ﷺ  
نے اپنے پاؤں کے ذریعے مجھے مارا اور فرمایا: کیا میں تمہاری رہنمائی جنت کے ایک دروازے کی طرف نہ کروں؟ میں نے عرض  
کی: جی ہاں! نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھنا۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔

3506 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ

بْنِ سَلِيمٍ قَالَ مَا نَهَضَ مَلَكٌ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

﴿ صفوان بن سلیم بیان کرتے ہیں: زمین سے جو بھی فرشتہ اوپر جاتا ہے وہ یہ پڑھتا ہے:

”لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ“۔ (اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو سکتا)۔

بَابُ فِي فَضْلِ التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ

باب 73: تسبیح، تہلیل اور تقدیس کی فضیلت

3507 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ حِرَامٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ

سَمِعْتُ هَانِيَّ بْنَ عُثْمَانَ عَنْ اُمِّهِ حَمِيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدِّهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ

متن حدیث: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّكَنَّ بِالتَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّقْدِيسِ وَاعْقِدْنَ

بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهِنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَطَقَاتٌ وَلَا تَغْفَلْنَ فَتَسْبِيحْنَ الرَّحْمَةَ

اسناد دیگر: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ اِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ هَانِيَّ بْنِ عُثْمَانَ وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ هَانِيَّ

بْنِ عُثْمَانَ

﴿ سیدہ میسرہ رضی اللہ عنہا جو مہاجر خواتین میں سے ہیں وہ بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم خواتین تسبیح،

تہلیل اور تقدیس پڑھا کرو تم اپنی انگلیوں کے پوروں پر انہیں گنا کرو کیونکہ (قیامت کے دن ان تسبیحات سے) سوال کیا جائے

3505۔ اخرجه احمد (۴۲۲/۳) من حدیث قیس بن سعد بن عبادة عن ابيه به

3507۔ اخرجه ابو داود (۸۱/۲): كتاب الصلاة: باب: التسبيح بالصحي، حديث (۱۰۰۱)، و احمد (۳۷۰/۶)، و عبد بن حميد ص (۴۰۴)،

حديث (۱۰۷۰)

گا (کہ تمہیں کس نے پڑھا تھا؟) اور یہ جواب دیں گی (اے خواتین!) تم غافل نہ ہونا کیونکہ (اس صورت میں) تم رحمت کو بھول جاؤ گی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف ہانی بن عثمان کے حوالے سے جانتے ہیں، محمد بن ربیع نے اسے ہانی بن عثمان سے نقل کیا ہے۔

### بَابُ فِي الدُّعَاءِ إِذَا غَزَا

#### باب 74: جنگ کے وقت دعا مانگنا

3508 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

مُتَنٍ حَدِيثٍ: قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ اللَّهُمَّ أَنْتَ عَضِدِي وَأَنْتَ نَصِيرِي وَبِكَ

أَنْسِ

أَقَابِلُ

حُكْمٌ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَمَعْنَى قَوْلِهِ عَضِدِي يَعْنِي عَوْنِي

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

”اے اللہ! تو ہی میرا سہارا ہے، تو ہی میرا مددگار ہے، میں تیری مدد سے ہی جنگ میں حصہ لے رہا ہوں۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ حدیث کے یہ الفاظ: عَضِدِي اس سے مراد ”میری مدد“ ہے۔

### بَابُ فِي دُعَاءِ يَوْمِ عَرَفَةَ

#### باب 75: عرفہ کے دن کی دعا

3509 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُسْلِمٌ بْنُ عَمْرٍو الْحَدَّاءُ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ عَنْ

حَمَادِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

مُتَنٌ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ وَخَيْرُ مَا قُلْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّونَ

مِن قَبْلِي لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

حُكْمٌ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْضِيحٌ رَاوِي: وَحَمَادُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ وَهُوَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدِينِيُّ وَكَيْسٌ

هُوَ بِالْقَوِيِّ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ

﴿﴾ عمرو بن شعيب اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد

3508۔ اخرجہ ابوداؤد (۴۲/۳): کتاب الجہاد: باب: ما يدعى عند القاء، حدیث (۲۶۳۲)، واحد (۱۸۴/۳)۔

3509۔ اخرجہ احمد (۱۲۰/۲) من طریق عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده (عبد الله بن عمرو) فذكره۔

فرمائی ہے: سب سے بہترین دعا عرفہ کے دن مانگی جانے والی دعا ہے اور سب سے بہترین جملہ وہ ہے جو میں نے بھی پڑھا اور مجھ سے پہلے انبیاء نے بھی پڑھا۔

”اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے وہی ایک معبود ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے بادشاہی اسی کے لیے مخصوص ہے حمد اس کے لیے مخصوص ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

جماد بن ابوجمید نامی راوی محمد بن ابوجمید ہیں اور یہ ابوالبراء ایم انصاری مدینی ہیں یہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہیں۔

**3510** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنِ الْجَرَّاحِ بْنِ الصَّعَّالِ الْكِنْدِيِّ

عَنْ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُكَيْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُلِ اللَّهُمَّ اجْعَلْ سِرِّي خَيْرًا مِنْ عَلَانِيَتِي  
وَاجْعَلْ عَلَانِيَتِي صَالِحَةً اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ صَالِحِ مَا تَوَلَّيْتَ النَّاسَ مِنَ الْعَمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَالِدِ غَيْرِ الضَّالِّ وَلَا  
الْمُضِلِّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِي

﴿ ﴿ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تعلیم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم یہ پڑھو:

”اے اللہ! تو میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر کر دے اور میرے ظاہر کو نیک کر دے اے اللہ! میں تجھ سے یہ

سوال کرتا ہوں کہ تو نے لوگوں کو جو مال اہل اور اولاد عطاء کی ہے ان میں سے صالح مجھے بھی عطاء کرا ایسے جو نہ گمراہ

ہوں نہ گمراہ کریں۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں اس کی سند قوی

نہیں ہے۔

**3511** سند حدیث: حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَعْدَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَعْدَانَ

قَالَ أَخْبَرَنِي عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ الْجَرَمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي وَقَدْ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فِخْدِهِ

الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فِخْدِهِ الْيُمْنَى وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ وَبَسَطَ السَّبَابَةَ وَهُوَ يَقُولُ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ

كَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

3510- تفرده الترمذی انظر التحفة (۵۳/۸)، حدیث (۱۰۵۱۵) من اصحاب الكتب الستة، وخرجه ابونعيم في المعجمة (۵۳/۱)

3511- تفرده الترمذی انظر التحفة (۱۵۶/۴)، حدیث (۴۸۴۸) من اصحاب الكتب الستة، وخرجه الحاكم في المستدرک (۳۲۱/۴)

وقال: هذا حدیث صحیح علی شرط مسلم، و البغوی فی (شرح السنة) (۱۵۴/۱)، حدیث (۸۸)، من طریق ابی ادریس الخولانی عن الترمذی

بن سیمان الکلابی مذکورہ۔

عاصم بن کلیب جرمی اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ اس وقت نماز ادا کر رہے تھے، آپ ﷺ نے اپنا بائیں ہاتھ اپنے بائیں زانو پر رکھا ہوا تھا اور اپنا دایاں ہاتھ دائیں زانو پر رکھا ہوا تھا۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کو بند کیا ہوا تھا اور شہادت کی انگلی کو کھولا ہوا تھا اور یہ پڑھ رہے تھے:

”اے دلوں کو پھیر دینے والی ذات! تو میرے دل کو اپنے دین پر ثابت قدم رکھا!“  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

### بَابُ فِي الرَّقِيَّةِ إِذَا اشْتَكَى

#### باب 76: بیمار ہونے پر دم کرنا

3512 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ حَدَّثَنَا ثَابِتُ

الْبَنَانِيُّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ إِذَا اشْتَكَيْتَ فَضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِي وَقُلْ بِسْمِ اللَّهِ أَعُوذُ بِعِزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ مِنْ وَجَعِي هَذَا ثُمَّ ارْفَعْ يَدَكَ ثُمَّ أَعِدْ ذَلِكَ وَتَرَا فَإِنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ بِذَلِكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ هَذَا شَيْخٌ

بَصْرِيُّ

محمد بن سالم بیان کرتے ہیں: ثابت بنانی نے مجھ سے کہا: اے محمد! جب تم بیمار ہو جاؤ تو اپنا ہاتھ اُس جگہ پر رکھو جہاں تکلیف ہو اور پھر یہ پڑھو:

”اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرتے ہوئے میں اللہ تعالیٰ کی عزت اور اُس کی قدرت کی پناہ مانگتا ہوں، اس چیز کے شر سے جو مجھے یہ تکلیف ہو رہی ہے۔“

پھر انہوں نے فرمایا: تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ اور دوبارہ یہی عمل کرو، ایسا طاق تعداد میں کرو، کیونکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے، نبی اکرم ﷺ نے انہیں (یہ عمل کرنے کے لیے) فرمایا تھا۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے، محمد بن سالم نامی راوی بصری بزرگ ہیں۔

3512 - أخرجه الحاكم في المستدرک (۲۱۹/۴): کتاب الطب، وقال: هذا حدیث صحیح الاسناد، ولم یخرجاه، أخرجه من طریق ثابت البنانی عن انس لفظاً.

## باب دُعَاءِ اُمِّ سَلَمَةَ

## باب ۷۷: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی دعا

3513 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ اسْحَقَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهَا أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَوْلِي اللَّهُمَّ هَذَا اسْتِغْبَالٌ لِيكَ وَاسْتِغْبَارٌ

نَهَارِكَ وَأَصْوَاتُ دُعَائِكَ وَحُضُورُ صَلَوَاتِكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَغْفِرَ لِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَحَفْصَةُ بِنْتُ أَبِي كَثِيرٍ لَا نَعْرِفُهَا وَلَا نَعْرِفُ أَبَاهَا

◀◀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ دعا تعلیم کی تھی، آپ ﷺ نے یہ فرمایا تھا: تم یہ

پڑھا کرو:

”اے اللہ! یہ تیری رات آگئی ہے اور تیرا دن رخصت ہو گیا ہے یہ تجھے پکارنے والوں کی آواز (سننے) کا وقت ہے

اور تیری نماز میں حاضر ہونے کا وقت ہے میں تجھ سے یہ سوال کرتی ہوں کہ تو میری مغفرت کر دے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

حفصہ بنت ابوکثیر نامی، خاتون سے ہم واقف نہیں ہیں ان کے والد کے بارے میں ہمیں پتہ نہیں ہے۔

3514 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ يَزِيدَ الصَّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ

الْوَلِيدِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: مَا قَالَ عَبْدٌ لَإِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ قَطُّ مُخْلِصًا إِلَّا فُحِّتَ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ حَتَّى تَفْضِيَ إِلَيَّ

الْعَرْشَ مَا اجْتَنَبَ الْكِبَائِرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: جو شخص پورے خلوص کے

ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھتا ہے اُس کیلئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور یہ کلمہ عرش تک پہنچ جاتا ہے (یہ اس

وقت ہوتا ہے) جب وہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرتا ہو۔

3513۔ اخرجه ابو داود (۱۴۶/۱): كتاب الصلاة: باب: ما يقول عبد اذان المغرب، حديث (۵۲۰) من طريق ابي كثير مولى امر سلبه عن

امر سلبه به

3514۔ اخرجه النسائي في الكبرى: كتاب عمل اليوم والليلة (۲۰۸/۶): باب: افضل الذكر و افضل الدعاء، حديث (۲/۱۰۶۶۹)، من

طريق يزيد بن كيسان عن ابي هريرة فذكره



امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3515** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ وَأَبُو أُسَامَةَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ

عَلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

مَتْنِ حَدِيثٍ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَعَمُّ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ هُوَ قُطَيْبَةُ بْنُ مَالِكٍ صَاحِبُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ زیاد بن علاقہ اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ پڑھا کرتے تھے:

”اے اللہ! میں ناپسندیدہ اخلاق، اعمال اور خواہشات سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے زیاد بن علاقہ کے چچا حضرت قطبہ بن مالک ہیں جو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔

**3516** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ

أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ

كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْقَائِلِ كَذًا

وَكَذًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ عَجِبْتُ لَهَا فَبَحَثْتُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا

تَرَكَتُهُنَّ مِنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْضِيحُ رَاوِي: وَحَجَّاجُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ هُوَ حَجَّاجُ بْنُ مَيْسَرَةَ الصَّوَّافِ وَيُكْنَى أَبَا الصَّلْتِ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ

أَهْلِ الْحَدِيثِ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نماز ادا کر رہے تھے اسی

دوران حاضرین میں سے ایک شخص نے یہ پڑھا:

”اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے اور ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے جو بہت زیادہ ہو اور میں اللہ تعالیٰ کیلئے صبح

و شام پاکی بیان کرتا ہوں۔“

3515۔ اخرجہ الحاكم في المستدرک (۵۳۲/۱): کتاب الدعاء، من طریق مسعر عن زیاد بن علاقہ عن عمہ قطبہ بن مالک و قال: هذا

حدیث صحیح الاسناد علی شرط مسلم، و لم یخرجہ، و ذکرہ البیہقی الہندی فی الکنز (۱۸۶/۱)، حدیث (۳۶۷۱)، و عزاء للترمذی و

الطبرانی و الحاكم عن عم زیاد بن علاقہ

3516۔ اخرجہ النسائی (۱۲۵/۲): کتاب الافتتاح: باب: القول الذی یفتح بہ الصلاة، حدیث (۸۸۵، ۸۸۶) عن عمرو بن مرة عن عون بن

عبد اللہ عن ابن عمر بہ و ذکرہ البیہقی الہندی فی الکنز (۴۳۲/۷)، حدیث (۱۹۶۴۵)، و عزاء لعبد الرزاق عن ابن عمر۔

تو نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کس شخص نے یہ کلمات پڑھے ہیں؟ اُس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں نے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے یہ (دعا) پسند آئی۔ اس (دعا) کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی جب سے یہ کلمات سنے ہیں انہیں پڑھنا کبھی ترک نہیں کیا۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے غریب ہے۔ حجاج بن ابوعثمان نامی راوی حجاج بن میسرہ صواف ہیں ان کی کنیت ابوصلت ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں

### بَابُ أَيِّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ

باب 78: اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا کلام پسندیدہ ہے

3517 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَسْرِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَهُ أَوْ أَنَّ أَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَبَتِي أَنْتَ وَآمَتِي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْكَلَامِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ مَا اصْطَفَاهُ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ ان کی عیادت کرنے کیلئے تشریف لائے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی عیادت کرنے کیلئے آئے اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں! اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا کلام سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ کلام جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے منتخب کیا ہے۔ وہ یہ کلمات ہیں:

”میرا پروردگارے پاک ہے، حمد اسی کے لیے مخصوص ہے، میرا پروردگار پاک ہے، حمد اُس کے لیے مخصوص ہے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ فِي الْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ

باب 79: عفو اور عافیت کا بیان

3518 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ حَدَّثَنَا

3517- اخرجه احمد (۱۴۸/۵، ۱۶۱)، ومسلم (۲۰۹۳/۴): كتاب الذكر والدعاء والتوبة والاسْتِغْفَار: باب: فضل سبحان الله وبحمده، حدیث (۲۷۳۱ - ۸۴) عن عبد الله بن الصامت عن ابي ذر الغفاري لذكره.

3518- اخرجه احمد (۱۱۹/۳، ۱۵۵)، و ابوداؤد (۱۴۴/۱): كتاب الصلاة: باب: ما جاء في الدعاء بين الاذان، و الإقامة، حدیث (۵۲۱)، من طريق معاوية بن قرة عن انس بن مالك لذكره.

سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ أَبِي إِبْرَاهِيمَ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ زَادَ يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ هَذَا الْحَرْفَ قَالُوا فَمَاذَا نَقُولُ قَالَ سَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی، لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم اس وقت کیا دعا مانگیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یحییٰ بن یمان نامی راوی نے اس حدیث میں اس لفظ کا اضافہ کیا ہے: لوگوں نے عرض کی: پھر ہم کیا پڑھیں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت مانگو۔

3519 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَبُو أَحْمَدَ وَأَبُو نَعِيمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ زَيْدِ الْعَمِيِّ عَنْ مَعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ

اسناد دیگر: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَكَذَا رَوَى أَبُو إِسْحَقَ الْهَمْدَانِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ الْكُوفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا وَهَذَا أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعا مسترد نہیں ہوتی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ابواسحاق ہمدانی نے اس روایت کو اسی طرح بریدہ بن ابومریم کوفی کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے اور یہ روایت مستند ہے۔

3520 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعَاوِيَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: سَبَقَ الْمُفْرِدُونَ قَالُوا وَمَا الْمُفْرِدُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْمُسْتَهْتَرُونَ فِي ذِكْرِ اللَّهِ يَضَعُ الذِّكْرُ عَنْهُمْ أَثْقَالَهُمْ فَيَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خِفَافًا

3520۔ الحدیث اخرجہ احمد (۲۲۲/۲) من طریق ابن یعقوب عن ابی ہریرۃ، و اخرجہ احمد (۴۱۱/۲) و مسلم (۲۰۶۲/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبۃ و الاستغفار: باب: الحث علی ذکر اللہ تعالیٰ، حدیث (۴ - ۲۶۷۶) من طریق روح بن القاسم عن العلاء عن ابیہ عن ابی ہریرۃ فذاکرہ، و امام من طریق ابی سلمۃ فلم یخرجہ الا الترمذی

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: مفرد لوگ سبقت لے گئے لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! مفرد لوگ کون ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہتے ہیں یہ ذکر ان کے بوجھ کو ختم کر دے گا اور جب وہ قیامت کے دن آئیں گے تو ہلکے پھلکے ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3521 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** لِأَنَّ الْأَقْوَالَ مُبْحَنَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ

الشَّمْسُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: میرا یہ پڑھنا میرے نزدیک ہر اس چیز سے زیادہ پسندیدہ ہے جس پر سورج طلوع ہوتا ہے (یعنی دنیا کی تمام چیزوں سے زیادہ پسندیدہ ہے):

”اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3522 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سَعْدَانَ الْقُمِّيِّ عَنْ أَبِي مُجَاهِدٍ عَنْ

أَبِي مُدَلَّةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الصَّائِمُ حَتَّى يُفْطَرَ وَالْإِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ

الْعَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ وَعِزَّتِي لَا نُصْرَتِكَ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

**توضیح راوی:** وَسَعْدَانُ الْقُمِّيُّ هُوَ سَعْدَانُ بْنُ بَشِيرٍ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَأَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ

مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَأَبُو مُجَاهِدٍ هُوَ سَعْدُ الطَّائِي وَأَبُو مُدَلَّةَ هُوَ مَوْلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ وَأَمَّا نَعْرِفُهُ

3521- اخرجہ مسلم (۲۰۷۲/۴): کتاب الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار: باب: فضل التهاويل والصيحه والدعاء، حدیث (۲۶۹۵/۲)

عن ابی معاویة، عن الاعمش، عن ابی صالح عن ابی ہریرة.

3522- اخرجہ ابن ماجہ (۵۵۷/۱): کتاب الصائم: باب: الصائم لا ترده دعوتہ، حدیث (۱۷۵۲)، و الدررمی (۳۳۳/۲): کتاب الرقائق:

باب: فی بناء الجنة و اخرجہ احمد (۳۰۴/۲، ۳۰۵، ۳۰۶، ۴۴۳، ۴۴۵، ۴۷۷)، و الحمید (۴۸۶/۲): حدیث (۱۱۵۰)، و عبد بن حمید ص (۴۱۵)،

حدیث (۱۴۲۰)، و ابن خزیمہ (۱۹۹/۳): حدیث (۱۹۰۱)، عن سعد بن عیوب ابی مجاہد الطائی، عن ابی المنذلة (مولى امر المؤمنین) عن

ابی ہریرة به، و اخرجہ ابن حبان فی صحیحہ (۲۱۵/۸): کتاب الصور: باب: فضل الصور، فی ذکر رجاء استجابة دعاء الصائم عند انظارہ،

وقال ابن حبان: قال ابو حاتم: ابو المنذلة، اسمه عیوب بن عبد اللہ مدنی ثقہ.

بِهَذَا الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عَنْهُ هَذَا الْحَدِيثُ أَمْ مِنْ هَذَا وَأَطْوَلَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: تین طرح کے لوگوں کی دعا ستر نہیں ہوتی، روزہ دار شخص کی جب تک وہ افطاری نہیں کرتا، عادل حکمران کی اور مظلوم شخص کی دعا۔ اللہ تعالیٰ اُسے بادلوں سے بھی اوپر لے جاتا ہے اور اُس کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیتا ہے، اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہاری مدد ضرور کروں گا خواہ کچھ وقت کے بعد کروں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

سعدان قتی، سعدان بن بشر ہیں ان کے حوالے عیسیٰ بن یونس، ابو عاصم اور دیگر اکابر محدثین نے احادیث نقل کی ہیں۔ ابو مجاہد نامی راوی سعد طائی ہیں۔

ابو مدلہ نامی راوی ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام ہیں، ہم انہیں صرف اس حدیث کے حوالے سے جانتے ہیں ان کے حوالے سے یہ روایت زیادہ طویل اور مکمل روایت کے طور پر بھی نقل کی گئی ہے۔

**3523** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: اَللّٰهُمَّ اِنْفَعْنِيْ بِمَا عَلَّمْتَنِيْ وَعَلِّمْنِيْ مَا يَنْفَعُنِيْ وَزِدْنِيْ عِلْمًا الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ وَّاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:

”اے اللہ! تو نے مجھے جو تعلیم دی ہے اُس کے ذریعہ مجھے نفع عطا کر اور مجھے اُس چیز کا علم عطا کر جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں اضافہ کر، ہر حال میں ہر طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے اور میں اہل جہنم کی حالت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْاَرْضِ

باب 80: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین میں گھومتے پھرتے ہیں

**3524** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَوْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3523- اخرجہ ابن ماجہ (۹۲/۱) المقدمة: باب: الاعتقاد بالعلم والعمل بہ حدیث (۲۵۱)، و کتاب الادب الادب: باب: فضل الحامدين، حدیث (۳۸۰۴) و کتاب الدعاء: باب: دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حدیث (۳۸۳۳) و عبد بن حمید (۴۱۵): حدیث (۱۴۱۹) موسی بن عبیدہ عن محمد بن ثابت عن ابی ہریرۃ بہ

متن حدیث: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ فَضَّلَا عَنْ كُتَابِ النَّاسِ فَإِذَا وَجَلُّوا أَقْوَامًا يَذْكُرُونَ  
 اللَّهُ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَيْنَا نُغْفِرْكُمْ فَيَجِئُونَ فَيُحْفُونَ بِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُ اللَّهُ عَلَى آتِي شَيْءٍ تَرَكْتُمْ  
 عِبَادِي يَصْنَعُونَ فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ يَحْمَدُونَكَ وَيُتَمَجِّدُونَكَ وَيَذْكُرُونَكَ قَالَ فَيَقُولُ قَهْلُ رَأَوْنِي  
 فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا أَشَدَّ تَحْمِيدًا وَأَشَدَّ تَمَجِّدًا وَأَشَدَّ  
 لَكَ ذِكْرًا قَالَ فَيَقُولُ وَآتِي شَيْءٍ يَطْلُبُونَ قَالَ فَيَقُولُونَ يَطْلُبُونَ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَقُولُ وَهَلْ رَأَوْنَا قَالَ  
 فَيَقُولُونَ لَا قَالَ فَيَقُولُ فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنَا قَالَ فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا أَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا  
 قَالَ فَيَقُولُ فَمِنْ آتِي شَيْءٍ يَتَعَوَّذُونَ قَالُوا يَتَعَوَّذُونَ مِنَ النَّارِ قَالَ فَيَقُولُ هَلْ رَأَوْنَا فَيَقُولُونَ لَا فَيَقُولُ  
 فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنَا فَيَقُولُونَ لَوْ رَأَوْنَا أَشَدَّ مِنْهَا هَرَبًا وَأَشَدَّ مِنْهَا خَوْفًا وَأَشَدَّ مِنْهَا تَعَوُّذًا قَالَ فَيَقُولُ  
 فَيَأْتِي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ فَيَقُولُونَ إِنَّ فِيهِمْ فَلَانًا الْخَطَاءَ لَمْ يَرُدُّهُمْ إِنَّمَا جَاءَتْهُمْ لِحَاجَةٍ فَيَقُولُ هُمْ  
 الْقَوْمُ لَا يَشْقَى لَهُمْ جَلِيسٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے زمین پر گھومتے پھرتے ہیں یہ ان فرشتوں کے علاوہ ہوتے ہیں جو لوگوں کے اعمال نوٹ کرتے ہیں یہ فرشتے جب کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ایک دوسرے کو آواز دیتے ہوئے کہتے ہیں: اپنی منزل کی طرف آ جاؤ پھر وہ لوگ آتے ہیں اور آسمان دنیا تک ان لوگوں کو اپنے پروں کے ذریعے ڈھانپ لیتے ہیں۔

(پھر وہ فرشتے جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ دریافت کرتا ہے: تم نے میرے بندوں کو کس حالت میں چھوڑا وہ کیا کر رہے تھے؟ تو وہ فرشتے جواب دیتے ہیں: جب ہم نے انہیں چھوڑا تو وہ تیری حمد بیان کر رہے تھے تیری بزرگی کا تذکرہ کر رہے تھے تیرا ذکر کر رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ فرماتا ہے: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ فرشتے جواب دیتے ہیں: جی نہیں! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: وہ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ تجھے دیکھ لیتے تو وہ تیری زیادہ حمد بیان کرتے زیادہ بہتر طور پر بزرگی بیان کرتے زیادہ شدت کے ساتھ تیرا ذکر کرتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ لوگ کیا مانگ رہے تھے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ لوگ جنت مانگ رہے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے

3524۔ اخرجہ البخاری (۲۱۲/۱۱): کتاب الدعوات: باب: فضل ذکر اللہ عزوجل، حدیث (۶۴۰۸)۔ و مسلم (۲۰۶۹/۴): کتاب الذکر

و الدعاء و التوبة و الاستغفار: باب: فضل مجالس الذکر، حدیث (۲۶۸۹/۲۵) و اخرجہ احمد (۲۵۱/۲، ۲۵۲، ۳۵۸، ۳۸۲، ۳۵۹)، عن ابی

صالح ذکوان عن ابی ہریرۃ بہ۔

ہیں: نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ جنت کو دیکھ لیتے تو پھر کیا ہوتا؟ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو وہ زیادہ شدت کے ساتھ اس کے طلبگار ہوتے اور اس کے حصول کے زیادہ خواہش مند ہوتے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: وہ لوگ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: کیا انہوں نے اُسے دیکھا ہے؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: نہیں! تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اگر وہ اُسے دیکھ لیتے تو اُس سے زیادہ دور بھاگتے اور اس سے زیادہ خوفزدہ ہوتے اور اس سے زیادہ پناہ مانگتے۔ نبی اکرم فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں تمہیں گواہ بنا رہا ہوں کہ میں نے ان لوگوں کی مغفرت کر دی تو فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں خطا کا شخص بھی ہے جو ان کے ساتھ (دعا) میں شامل ہونے نہیں آیا تھا بلکہ وہ ان کے پاس اپنے کسی کام کے سلسلے میں آیا تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: یہ وہ لوگ ہیں جن کے ساتھ بیٹھنے والا محروم نہیں رہتا۔

### بَاب فَضْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

### باب 81: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھنے کی فضیلت

**3525** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرُ مِنْ قَوْلٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ قَالَ مَكْحُولٌ فَمَنْ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ كَشَفَ عَنْهُ سَبْعِينَ بَابًا مِنَ الضَّرِّ أَذْنَاهُنَّ الْفَقْرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کثرت کے ساتھ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھا کرو، کیونکہ یہ جنت کا ایک خزانہ ہے۔

مکحول فرماتے ہیں: جو شخص لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَلَا مَنْجَا مِنَ اللَّهِ إِلَّا إِلَيْهِ پڑھتا ہے اس شخص سے پریشانی کے ستر دروازے (اللہ تعالیٰ) دور کر دیتا ہے جن میں سے سب سے کم تر غربت ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے، کیونکہ مکحول نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

**3526** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

متن حدیث: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأُمَّتِي وَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْهُمْ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا

3525. الفرد به الترمذی النظر (تحفة الاشراف) (۲۷۰/۱۰)، حدیث (۶۲۱) من اصحاب الكتب الستة، و اخرجہ الحاكم فی المستدرک (۵۱۷/۱)، وقال: صحيح الاسناد ولم يخرجاه هكذا، وواقفه الذهبي.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نبی کی ایک مخصوص مستجاب دعا ہوتی ہے اور میں نے اپنی وہ دعا اپنی امت کی شفاعت کے لئے سنبھال کر رکھ لی ہے۔ ان میں سے جو شخص اس حالت میں مرے گا کہ وہ کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو تو انشاء اللہ وہ دعا اُسے نصیب ہوگی۔  
امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ فِي حُسْنِ الظَّنِّ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

باب 82: اللہ تعالیٰ سے اچھا گمان رکھنا

3527 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا ابْنُ نَعْمَانَ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: يَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي وَأَنَا مَعَهُ حِينَ يَذْكُرُنِي فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتَهُ فِي نَفْسِي وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتَهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ شِبْرًا اقْتَرَبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا وَإِنْ اقْتَرَبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا اقْتَرَبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا وَإِنْ اتَانِي يَمْشِي اتَيْتُهُ هَرْوَلَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مذہب فقہاء: وَيُرْوَى عَنِ الْأَعْمَشِ فِي تَفْسِيرِ هَذَا الْحَدِيثِ مَنْ تَقَوَّبَ مِنِّي شِبْرًا تَقَرَّبْتُ مِنْهُ ذِرَاعًا يَغْنَى بِالْمَغْفِرَةِ وَالرَّحْمَةِ

وَهَكَذَا فَسَّرَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ هَذَا الْحَدِيثَ قَالُوا إِنَّمَا مَعْنَاهُ يَقُولُ إِذَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ الْعَبْدُ بِطَاعَتِي وَمَا أَمَرْتُ أَسْرِعُ إِلَيْهِ بِمَغْفِرَتِي وَرَحْمَتِي وَرَوَى

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ قَالَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (فَأَذْكُرُنِي أَذْكُرْكُمْ) قَالَ أَذْكُرُنِي بِطَاعَتِي أَذْكُرْكُمْ بِمَغْفِرَتِي حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى وَعَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الرَّمْلِيُّ عَنِ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

يَسَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ بِهِذَا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے: میں اپنے بارے میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق ہوتا ہوں جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اُس کے ساتھ ہوتی ہوں، اگر وہ تمہاری میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں محفل کے بغیر اُسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ دوسروں کی موجودگی میں مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس سے بہتر لوگوں کے سامنے

3527۔ اخرجه البخاری (۳۹۵/۱۳): کتاب التوحيد: باب: قول اللہ تعالیٰ (و یحذوکم اللہ نفسہ)، حدیث (۷۴۰۵ - ۷۵۰۰)، و حدیث

(۷۵۳۷)، و مسلم (۲۰۶۱/۴): کتاب الذکر و الدعاء و التوبہ و الاستغفار، باب: الحس علی ذکر اللہ تعالیٰ، حدیث (۲۶۷۵/۲)، و ابن ماجہ

(۱۲۵۵/۲): کتاب الاطب: باب: فضل العمل، حدیث (۲۸۲۲)، و اخرجه احمد (۲۵۱/۲ - ۴۱۳ - ۴۸۰ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۲۴ - ۵۲۴)

عن ابی صالح ذکوان عن ابی ہریرۃ ص ۱۵



اس کا ذکر کرتا ہوں، اگر وہ ایک باشت میرے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ذراع (یعنی جو کہنی تک کا فاصلہ ہوتا ہے) اس کے قریب ہوتا ہوں، اگر وہ ذراع مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک باع اس کے قریب ہوتا ہوں۔ اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اعمش سے اس حدیث کی تشریح منقول ہے۔ وہ فرماتے ہیں: یہاں حدیث کے الفاظ ”جو شخص ایک باشت میرے قریب ہوتا ہے میں ایک ذراع اس کے قریب ہوتا ہوں“ اس سے مراد یہ ہے کہ میں مغفرت اور رحمت اس کے قریب کرتا ہوں۔ بعض اہل علم نے اس حدیث کی یہی وضاحت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے: جب میرا بندہ میری فرمانبرداری اور جس بات کا میں نے حکم دیا ہے (اس کی پیروی) کے ذریعے میرا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے تو میں اس سے زیادہ تیزی کے ساتھ اپنی مغفرت اور رحمت اس کی طرف کرتا ہوں۔

سعید بن جبیر اس آیت کے بارے میں فرماتے ہیں: ”تم میرا ذکر کرو اور میں تمہارا ذکر کروں گا۔“

یعنی تم میری فرمانبرداری کے ذریعے میرا ذکر کرو اور میں مغفرت کر کے تمہارا ذکر کروں گا۔

یہ روایت عبد بن حمید نے اپنی سند کے حوالے سے سعید بن جبیر سے نقل کی ہے۔

### بَابُ فِي الْإِسْتِعَاذَةِ

#### باب 83: پناہ مانگنا

**3528** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ

الْمَسِيحِ الدَّجَالِ وَاسْتَعِذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

عَلَّمَ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ جہنم کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ

مانگو، قبر کے عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو، دجال کی آزمائش سے اللہ کی پناہ مانگو، زندگی اور موت کی آزمائش سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3529** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ عَنْ سُهَيْلِ

بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

3528۔ اخرجہ البعاری فی الادب المفرد ص ۱۹۲، حدیث (۶۵۰)، عن ابی معاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی ہریرة بہ

متن حدیث: مَنْ قَالَ حِينَ يُمَسِّي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ حَمَةٌ تِلْكَ اللَّيْلَةَ قَالَ سُهَيْلٌ فَكَانَ أَهْلُنَا تَعْلَمُوهَا فَكَانُوا يَقُولُونَ لَهَا كُلَّ لَيْلَةٍ فَلِدَعَتْ جَارِيَةً مِنْهُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَهَا وَجَعًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُهَيْلٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ کلمات

پڑھے:

”میں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے شر سے اللہ تعالیٰ کے مکمل کلمات کی پناہ مانگتا ہوں۔“

تو اس رات میں اُسے کوئی زہر نقصان نہیں پہنچائے گا۔

سہیل نامی راوی بیان کرتے ہیں: ہمارے گھر والوں نے یہ کلمات سیکھ کر انہیں ہر رات پڑھنا شروع کیا۔ ایک مرتبہ ان میں سے ایک بچی کو کسی زہریلی چیز نے کاٹ لیا تھا لیکن اس سے اُسے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے سہیل بن ابوصالح کے حوالے سے ان کے والد اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسے نقل کیا ہے۔ جبکہ عبید اللہ بن عمر اور دیگر حضرات نے اسے سہیل سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

بَابُ مِنْ أَدْعِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 84: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض دعائیں

3530 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا وَكَيْعٌ أَخْبَرَنَا أَبُو فَضَالَةَ الْفَرَجِيُّ عَنْ أَبِي

سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ

متن حدیث: أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ دُعَاءَ حَفِظْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَدْعُهُ اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي أَعْظَمُ شُكْرَكَ وَأَكْثَرُ ذِكْرَكَ وَأَتَّبِعُ نَصِيحَتَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

3529۔ اخرجه احمد (۲/۲۹۰) من طريق هشام بن حسان عن سهيل بن ابي صالح عن ابيه عن ابي هريرة فذكره

3530۔ اخرجه احمد (۲/۳۱۱)، (۲/۴۷۷) من طريق ابوفضالة الفرج بن فضالة عن ابي سعيد المقبري عن ابي هريرة فذكره

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ دعا یاد کی ہے، میں اسے پڑھنا نہیں چھوڑوں گا۔

”اے اللہ! مجھے ایسا کر دے کہ میں تیرا زیادہ شکر کروں اور تیرا بکثرت ذکر کروں، تیرے فرمان کی پیروی کروں اور تیرے حکم پر عملدرآمد کروں۔“  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

### بَابُ اسْتِجَابَةِ الدَّعَاءِ فِي غَيْرِ قَطِيعَةِ رَحِمٍ

**باب 85:** دعا کا مستجاب ہونا، جبکہ وہ قطع رحمی کے بارے میں نہ ہو

**3531** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ هُوَ ابْنُ أَبِي سَلِيمٍ عَنْ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُو اللَّهَ بِدُعَاءٍ إِلَّا اسْتُجِيبَ لَهُ فَمَا أَنْ يُعَجَّلَ لَهُ فِي الدُّنْيَا وَآمَنْ أَنْ يُدْخَرَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ وَآمَنْ أَنْ يُكْفَرَ عَنْهُ مِنْ ذُنُوبِهِ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ يَدْعُ بِإِثْمٍ أَوْ قَطِيعَةٍ رَحِمٍ أَوْ يَسْتَعْجِلُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ يَسْتَعْجِلُ قَالَ يَقُولُ دَعَوْتُ رَبِّي فَمَا اسْتَجَابَ لِي حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؛ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: آدمی اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعا مانگتا ہے وہ قبول ہوتی ہے، اس کا صلہ یا تو انسان کو دنیا میں مل جاتا ہے یا پھر آدمی کے لئے، آخرت کے لئے اسے سنبھال کر رکھ لیا جاتا ہے۔ یا پھر اس کے بدلے میں آدمی کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ اسی حساب کے ساتھ جو اس نے دعا کی ہو۔ بشرطیکہ انسان نے کسی گناہ یا قطع رحمی کے بارے میں دعا نہ مانگی ہو یا (دعا کی قبولیت کا اثر ظاہر ہونے کے حوالے سے) وہ جلدی کا طلب گار نہ ہو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! جلدی کا طلب گار ہونے سے کیا مراد ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہے میں نے اپنے پروردگار سے دعا مانگی لیکن اس نے میری دعا قبول ہی نہیں کی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3532** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا مِنْ عَبْدٍ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ اِبْطُهُ يَسْأَلُ اللَّهَ مَسْأَلَةً إِلَّا آتَاهَا آيَاهُ مَا لَمْ يَعْجَلْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ عَجَلْتَهُ قَالَ يَقُولُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ وَكَمْ أُعْطِ شَيْئًا

3531- تفرده الترمذی بظن (التحفة) ۴۵۴/۹، حدیث (۱۲۹۰۶) و ذکرہ المتقی فی الكنز (۶۴/۲)، حدیث (۳۱۲۹) و عزاءہ للترمذی،

عن ابی ہریرۃ.

3532- ذکرہ المتقی فی الكنز (۸۲/۲)، حدیث (۳۲۴۱) بلفظ و عزاءہ للترمذی عن ابی ہریرۃ.

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

اختلاف روایت: وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ دَعْوَتَ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو بھی بندہ اپنے دونوں ہاتھ اتنے بلند کرے یہاں تک کہ اس کی بظلمت نظر آنے لگیں وہ اللہ تعالیٰ سے جس چیز کے بارے میں بھی سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ وہ چیز اسے عطا کر دے گا بشرطیکہ وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! اس کا جلد بازی کرنا کیسے ہوگا؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ یہ کہے: میں نے مانگا، پھر مانگا لیکن مجھے تو کچھ نہیں ملا۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے ان الفاظ میں منقول ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”انسان کی دعا قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ جلد بازی کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ نہ کہے: میں نے دعا مانگی لیکن وہ قبول ہی نہیں ہوتی۔“

**3533** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا صَدَقَةُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَاسِعٍ عَنْ سُمَيْرِ بْنِ نَهَارٍ الْعُبَيْدِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللَّهِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَةِ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کے بارے میں اچھا گمان رکھنا اللہ تعالیٰ کی اچھے طریقے سے عبادت کرنے کا حصہ ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3534** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لِيَنْظُرَنَّ أَحَدُكُمْ مَا الَّذِي يَتَعَمَّنِي فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا يُكْتَبُ لَهُ مِنْ أَمْنِيَّتِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ عمر بن ابوسلمہ اپنے والد کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: آدمی کو اس بات کا جائزہ لینا چاہئے کہ وہ کیا آرزو کر رہا ہے؟ کیونکہ وہ یہ بات نہیں جانتا کہ اُس کی کوئی آرزو اس کے نصیب میں لکھ دی گئی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**3535** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا جَابِرُ بْنُ نُوحٍ قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي

3533۔ اخرجه ابوداؤد (۲۹۸/۴): كتاب الادب: باب: من حسن الظن، حديث (۴۹۹۳)، و احمد (۳۰۹/۲)، و الحاكم (۲۴۱/۴) و ابن

حيان في صحيحه (۳۹۹/۲): باب: حسن الظن بالله، حديث (۶۳۱) و ذكر البندري في الترغيب (۱۶۴/۴)، حديث (۴۹۰۷).

3534۔ تفرد به الترمذی انظر تحفة (۴۳۲/۱۳)، حديث (۱۹۰۷۷) عن ابوسلمة بن عبد الرحمن و هو مرسله

3535۔ اخرجه البخاری في الادب المفرد (۶۰۲) من طريقه

سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو لِقَوْلِ اللَّهُمَّ مَتَّعِنِي بِسَمْعِي وَبَصْرِي

وَأَجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّي وَأَنْصُرْنِي عَلَى مَنْ يَظْلِمُنِي وَخُذْ مِنْهُ بِئَارِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میری سماعت اور بصارت سلامت رکھ اور ان دونوں کو میرا وارث بنا دے اور جو شخص میرے ساتھ زیادتی کرے اس کے مقابلے میں میری مدد کر اور اس سے میرا بدلہ لے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن غریب“ ہے۔

## بَابُ لَيْسَالِ الْحَاجَةِ مَهْمَا صَغُرَتْ

باب 86: آدمی کو اپنی ضرورت (اللہ تعالیٰ سے) مانگنی چاہیے خواہ وہ کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو

3536 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ السَّجَزِيُّ حَدَّثَنَا قَطَنُ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ

بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لَيْسَالٌ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ مُجْلَهَا حَتَّى يَسْأَلَ شَيْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَائِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنْ أَنَسٍ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص کو اپنی ہر حاجت اپنے پروردگار

سے مانگنی چاہئے یہاں تک کہ اگر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنی چاہیے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ کئی راویوں نے اسے جعفر بن سلیمان اور ثابت بنانی کے حوالےسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس کی سند میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

3537 سند حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتِ الْبُنَائِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

متن حدیث: لَيْسَالٌ أَحَدُكُمْ رَبَّهُ حَاجَتَهُ حَتَّى يَسْأَلَ الْمِلْحَ وَحَتَّى يَسْأَلَ شَيْعَ نَعْلِهِ إِذَا انْقَطَعَ

حکم حدیث: وَهَذَا أَصْحَحُ مِنْ حَدِيثِ قَطَنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

3536. ذکرہ ابن حبان فی صحیحہ (۱۴۸/۳)، حدیث (۸۶۶) و قال أخرجه الطبرانی فی الدعاء (۲۵)، و ابونعیم فی (تاریخ اصحابان) (۲۸۹/۲) و البزار فی مسندہ رقم (۳۱۳۵)، و کذا ذکرہ الہیثمی فی (المجموع) (۱۰۳/۱۰)؛ و قال و رجالہ رجال الصحیح غیر سائر بن حاتم و

هو لقطه

◄ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ہر شخص کو اپنی ہر حاجت اپنے پروردگار سے مانگنی چاہئے یہاں تک کہ اسی سے نمک مانگنا چاہیے اور اگر اس کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے (تو وہ بھی اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے)۔  
یہ روایت قطن کی جعفر بن سلیمان سے نقل کردہ روایت سے زیادہ مستند ہے۔



## کتاب المناقب عن رسول الله ﷺ

مناقب کے بارے میں نبی اکرم ﷺ سے منقول (احادیث کا) مجموعہ

بَابُ فِي فَضْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 1: نبی اکرم ﷺ کی فضیلت کا بیان

**3538** سند حدیث: حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ أَبِي عَمَّارٍ عَنْ  
وَأَثَلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلُنِي مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَأَصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَأَصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ  
مَثَلُنِي مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَأَصْطَفَى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِي هَاشِمٍ وَأَصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے  
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو منتخب کیا۔ حضرت اسماعیل کی اولاد میں سے بنو کنانہ کو  
منتخب کیا بنو کنانہ میں سے قریش کو منتخب کیا۔ قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3539** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ  
بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ حَدَّثَنِي شَدَّادُ أَبُو عَمَّارٍ حَدَّثَنِي وَأَثَلَةُ بْنُ الْأَسْقَعِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثَلُنِي مِنْ بَنِي كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَأَصْطَفَى قُرَيْشًا مِنْ بَنِي كِنَانَةَ وَأَصْطَفَى هَاشِمًا مِنْ  
قُرَيْشٍ وَأَصْطَفَانِي مِنْ بَنِي هَاشِمٍ  
حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

3538. اخرجه مسلم (۱۷۸۲/۴): كتاب الفضائل: باب: فضل نسب النبي صلى الله عليه وسلم حديث (۲۲۷۶/۱)، و احمد (۱۰۷/۴) عن

ابى عمار عن و اثلة بن الاسقم فذكره

﴿﴾ حضرت واٹھ بن اسحق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اولاد اسماعیل علیہ السلام میں سے کنانہ کو منتخب کیا اور کنانہ (کی اولاد) میں سے قریش کو منتخب کیا اور قریش میں سے بنو ہاشم کو منتخب کیا اور بنو ہاشم میں سے مجھے منتخب کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ صحیح ہے۔

**3540** سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مَوْسَى الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي

عَلِيٍّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ قُرَيْشًا جَلَسُوا فَتَدَاكُرُوا أَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوا مَثَلَكَ مَثَلِ نَخْلَةٍ  
رَفِي كَبُورَةٍ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِهِمْ مِنْ خَيْرِ فِرْقِهِمْ  
وَخَيْرِ الْقُرَيْشِيِّينَ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ قَبِيلَةٍ ثُمَّ تَخَيَّرَ الْبُيُوتَ فَجَعَلَنِي مِنْ خَيْرِ بُيُوتِهِمْ فَأَنَا خَيْرُهُمْ  
نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

توضیح راوی: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ هُوَ ابْنُ نَوْفَلٍ

﴿﴾ حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم قریش بیٹھے۔ انہوں نے اپنے نسب کا تذکرہ کیا تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال کھجور کے ایک ایسے درخت کے ساتھ دی جو کسی ٹیلے پر ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے ان میں سب سے بہترین گروہ میں پیدا کیا جو دونوں گروہوں میں سے بہتر ہوتا، پھر اس نے قبائل کو بہتر قرار دیا۔ ان میں سے مجھے بہترین قبیلے میں رکھا پھر ان گھرانوں کو بہتر قرار دیا تو مجھے ان میں سے بہترین گھرانوں میں رکھا۔ میں شخصیت کے اعتبار سے ان میں سب سے بہتر ہوں اور گھرانوں کے اعتبار سے بھی سب سے بہتر ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

عبداللہ بن حارث نامی راوی سے یہ ابن نوفل ہے۔

**3541** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: جَاءَ الْعَبَّاسُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَهُ سَمِعَ شَيْئًا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ أَنَا فَقَالُوا أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ  
الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ  
فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ قَبِيلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوتًا فَجَعَلَنِي فِي خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرَهُمْ نَفْسًا

3540۔ اخرجه احمد في مسند (۲۱۰/۱) (۱۷۸۸) عن عبد الله بن الحارث عن العباس بن عبد المطلب فذكره



حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ نَحْوَ حَدِيثِ اسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ يَزِيدَ

بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

﴿﴾ حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ گویا وہ کوئی بات سن کر آئے تھے۔ نبی اکرم ﷺ منبر پر کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: میں کون ہوں؟ لوگوں نے عرض کی: آپ اللہ تعالیٰ کے رسول (ﷺ) ہیں۔ آپ ﷺ پر سلامتی نازل ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں محمد ہوں جو عبد اللہ بن عبد المطلب کا بیٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مخلوق کو پیدا کیا تو مجھے ان میں سے بہترین رکھا پھر اس نے انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا تو مجھے ان میں بہتر حصے میں رکھا، پھر انہیں قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے بہترین قبیلہ میں رکھا پھر اس نے ان کے بہترین گھرانے بنائے تو مجھے ان میں سب سے بہترین گھرانے میں رکھا اور سب سے بہترین شخصیت پیدا کیا۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ کے حوالے سے یزید بن ابی زیاد کے حوالے سے اسی طرح کی روایت منقول ہے جو اسماعیل بن ابی خالد نے یزید بن ابی زیاد کے حوالے سے عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

3542 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو هَمَّامٍ الْوَلِيدِيُّ بْنُ شُجَاعٍ بْنُ الْوَلِيدِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنِ

الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى وَجَبَتْ لَكَ النَّبُوءَةُ قَالَ وَادَمُ بَيْنَ الرُّوحِ وَالْجَسَدِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا

مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ مَيْسَرَةَ الْفَجْرِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ آپ کو نبوت کب ملی؟ نبی

اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

اس بارے میں ميسرة الفجر سے بھی حدیث منقول ہے۔

3543 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ كَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ

بْنِ آسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3542 لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب السبعة، ينظر التحفة (۷۴/۱۱)، حدیث (۱۵۳۹۷) و اخرجه الحاكم في المستدرک

(۶۰/۲)، و سکت عنہ و روی قبلہ حدیثاً نحوه عن ميسرة الفجر قال: قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم: و معنى كنت نبياً؟ قال: و اجم

ابن الروح و الجسد، و صحیحہ الحاكم و واقعہ الذهبی.

**متن حدیث:** اَنَا أَوَّلُ النَّاسِ خُرُوجًا إِذَا بُعِثُوا وَإِنَّا خَطِيئُهُمْ إِذَا وَقَدُوا وَإِنَّا مُبَشِّرُهُمْ إِذَا آيَسُوا لِوَأَدِّى الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِي وَأَنَا أَكْرَمُ وَلِدِ آدَمَ عَلَى رَبِّي وَلَا فَخْرَ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سب سے پہلے (قیامت کے دن زمین سے) نکلوں گا جب لوگوں کو مبعوث کیا جائے گا۔ میں ان کا خطیب ہوں گا جب وہ وفد کی شکل میں آئیں گے۔ میں ان کو خوشخبری دوں گا جب وہ مایوس ہو چکے ہوں گے اور اس دن لواء حمد میرے ہاتھ میں ہوگا میں اپنے رب کی بارگاہ میں آدم علیہ السلام کی اولاد میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا۔  
 (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

**3544 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** اَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ فَأُكْسَى حُلَّةً مِّنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ لَيْسَ أَحَدٌ مِّنَ الْخَلَائِقِ يَقُومُ ذَلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِي  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے میرے لئے زمین کو شق کیا جائے گا پھر مجھے جنت کا ایک حلہ پہنایا جائے گا پھر میں عرش کے دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا۔ مخلوق میں میرے علاوہ کوئی بھی وہاں کھڑا نہیں ہو سکتا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔)

**3545 سند حدیث:** حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ لَيْثٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي سُلَيْمٍ حَدَّثَنِي كَعْبٌ حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** سَلُّوا لِلَّهِ لِي الْوَسِيلَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا الْوَسِيلَةَ قَالَ أَعْلَى دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ أَرَجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ

**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِسْنَادُهُ لَيْسَ بِالْقَوِي

توضیح راوی: وَكَعْبٌ لَيْسَ هُوَ بِمَعْرُوفٍ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى عَنْهُ غَيْرَ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ

3544۔ لم يخرجہ الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر التحفة (۱۳۳/۱۰) حدیث (۱۳۵۰۶) وذكره صاحب الشكاة (۳۷/۱۰)۔

مرقاة المفاتیح، حدیث (۵۷۶۶) فی صکتاب الفضائل، من طریق عبد اللہ بن الحارث عن ابی ہریرة، وعزاه للترمذی۔

3545۔ اخرجه احمد فی مسنده (۲/۲۶۵)، (۲/۳۶۵) عن كعب عن ابی ہریرة فذكره۔

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا مانگو۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ وسیلے سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت میں موجود ایک درجہ ہے جس تک کوئی ایک ہی شخص پہنچے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ شخص میں ہوں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

کعب نامی راوی معروف نہیں ہے۔

ہم کسی ایسے شخص سے واقف نہیں ہیں جنہوں نے ان کے حوالے سے روایت نقل کی ہو۔ صرف لیث بن ابوسلم نے نقل کی ہے۔

3546 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطَّفِيلِ بْنِ أَبِي بُنٍ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِي فِي النَّبِيِّنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَحْسَنَهَا وَأَكْمَلَهَا وَأَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبْنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوفُونَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَقُولُونَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبْنَةِ وَأَنَا فِي النَّبِيِّنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبْنَةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ كُنْتُ إِمَامَ النَّبِيِّنَ وَخَطِيئَتُهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ فَخْرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ طفیل بن ابی بن کعب اپنے والد کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: دیگر انبیاء کرام کے درمیان میری مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص ایک گھر بنائے اسے آراستہ کرے مکمل کرے اور خوبصورت کرے اور اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دے۔ ایک دن لوگ اس کے گھر کا چکر لگائیں اس کی خوبصورتی پر حیران ہوں اور یہ کہیں: اس اینٹ کی جگہ کو بھی اگر مکمل کر لیا جاتا تو (مناسب ہوتا) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انبیاء کے درمیان میں اس اینٹ کی جگہ کی مانند ہوں۔

اس سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں تمام انبیاء کا امام اور ان کا خطیب ہوں گا اور ان کا شفاعت کرنے والا ہوں گا۔ میں یہ بات فخر (تکبر) کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

3547 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّي حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ أَخْبَرَنَا كَعْبُ بْنُ عَلْقَمَةَ سَمِعَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ جُبَيْرٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

3546- اخرجه ابن ماجه (١٤٤٣/٢): كتاب الرهد: باب: ذكر الشفاعة، حديث (٤٣١٤). وعبد بن حميد ص ٩٠، حديث (١٧٢، ١٧١)،  
واخرجه احمد في (مسنده) (١٣٧، ١٢٦/٥) وعبد بن احمد في الزوائد عن البسند (١٣٨/٥).

متن حدیث: اِذَا سَمِعْتُمْ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ لِي فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبِيهُ إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ وَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: قَالَ مُحَمَّدُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ هَذَا قُرَيْشِيٌّ مِصْرِيٌّ مَدَنِيٌّ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ

نَفِيرِ شَامِيٌّ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے) سناؤ تو تم وہی کہو جو وہ کہتا ہے پھر تم مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عوض میں اس کو دس رحمتیں نازل کرے گا پھر تم اللہ تعالیٰ سے میرے لئے ”وسیلہ“ مانگو کیونکہ یہ جنت میں موجود ایک درجہ ہے جس تک اللہ تعالیٰ کا صرف ایک ہی بندہ پہنچ سکے گا اور مجھے امید ہے وہ میں ہوں گا جو شخص میرے لئے وسیلہ کی دعا مانگے گا اس کے لئے شفاعت حلال ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

امام محمد بن اسماعیل بخاری بیان کرتے ہیں: عبدالرحمن بن جبیر نامی راوی قریشی مصری مدنی ہیں۔

جبکہ عبدالرحمن بن نفیر شام کے رہنے والے ہیں۔

3548 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُدْعَانَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: أَنَا سَيِّدٌ وَلَدَ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِي لَوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ آدَمَ فَمَنْ سِوَاهُ إِلَّا تَحَتَّ لِيَوَائِي وَأَنَا أَوْلُ مَنْ تَشَقَّقَ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلَا فَخْرَ

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں تمام اولاد

آدم علیہ السلام کا سردار ہوں گا اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا لوائے حمد میرے ہاتھ میں ہوگا۔ یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں

3547۔ اخرجہ مسلم (ابی) (۲۴۲/۲، ۲۴۳)؛ کتاب الصلاة: استعجاب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه ثم يصلي على النبي صلى الله عليه

وسلم ثم يسأل الله له الوسيلة، حديث (۳۸۴/۱)، و ابو داود (۱۹۹/۱)؛ کتاب الصلاة: باب: ما يقول اذا سمع المؤذن، حديث (۵۲۳)

والنسائي (۲۵/۲)؛ کتاب الاذان: باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم بعد الاذان، حديث (۶۷۸)، عبد بن حنبل ص (۱۳۹)، حديث

(۳۵۴)؛ و ابن خزيمة (۲۱۸/۱، ۲۱۹)؛ کتاب: جباع ابواب الاذان و الامامة: باب: فضل الصلاة على النبي صلى الله عليه وسلم، حديث

(۴۱۸)، و احمد (۱۶۸/۲) (۶۵۶۸)۔

3548۔ اخرجہ ابن ماجه (۱۴۴۰/۲)؛ کتاب الزهد: باب: ذكر الشفاعة حديث (۴۳۰۸)، و احمد في مسنده (۲/۳)۔

کہتا۔ حضرت آدم علیہ السلام اور ہر ایک نبی میرے جھنڈے کے نیچے ہوگا اور میں وہ سب سے پہلا شخص ہوں گا جس کے لئے زمین کو شق کیا جائے گا اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:) اس حدیث میں طویل قصہ منقول ہے۔ یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔

**3549** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا

زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلْمَةَ بْنِ وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: جَلَسَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْتَظِرُونَ قَالَ فَخَرَجَ حَتَّى إِذَا دَنَا مِنْهُمْ سَمِعَهُمْ يَتَذَاكَرُونَ فَسَمِعَ حَدِيثَهُمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ عَجَبًا إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اتَّخَذَ مِنْ خَلْقِهِ خَلِيلًا اتَّخَذَ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا وَقَالَ آخَرُ مَاذَا بَاعَجَبَ مِنْ كَلَامِ مُوسَى كَلِمَةً تَكْلِيمًا وَقَالَ آخَرُ فَعَيْسَى كَلِمَةً اللَّهُ وَرُوحَهُ وَقَالَ آخَرُ آدَمَ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ كَلَامَكُمْ وَعَجَبْتُكُمْ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلُ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَمُوسَى نَجِيُّ اللَّهِ وَهُوَ كَذَلِكَ وَعَيْسَى رُوحُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ وَهُوَ كَذَلِكَ وَآدَمُ أَصْطَفَاهُ اللَّهُ وَهُوَ كَذَلِكَ أَلَا وَآنَا حَبِيبُ اللَّهِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا حَامِلُ لَوَاءِ الْحَمْدِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ شَافِعٍ وَأَوَّلُ مُشْفَعٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَوَّلُ مَنْ يُحْرَكُ حِلَقُ الْجَنَّةِ فَيَفْتَحُ اللَّهُ لِي فَيَدْخِلُنِيهَا وَمَعِيَ فَقَرَاءُ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا فَخْرَ وَأَنَا أَحْكَمُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ وَلَا فَخْرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کر رہے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ ان کے قریب ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں سنا کہ وہ آپس میں یہ گفتگو کر رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سنی تو ان میں سے ایک نے یہ کہا: کتنی حیرانگی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک شخص کو خلیل بنایا ہے۔ اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل بنایا۔ دوسرا شخص بولا: اس سے ◆◆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلیم اور اس کی روح ہیں۔ ایک اور شخص بولا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو منتخب کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہاری بات سنی اور حیران ہونا بھی سنا کہ حضرت ابراہیم اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ ہیں اور وہ ایسے ہی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی روح اور کلیم ہیں۔ وہ ایسے ہی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا اور وہ ایسے ہیں یاد رکھنا! میں اللہ تعالیٰ کا حبیب ہوں اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔ قیامت کے دن میں نے ”لواء احمد“ کو اٹھایا ہوگا اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور قیامت کے دن سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی اور یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور سب سے پہلے میں جنت کی کنڈی کو کھٹکھاؤں گا اور اللہ تعالیٰ میرے لئے اسے

3549۔ اخرجه الدارمی (۲۶/۱)؛ باب: ما اعطى النبي صلى الله عليه وسلم من الفضل عن عكرمة عن ابن عباس فذكره

کھولے گا اور مجھے اس میں داخل کرے گا اور میرے ساتھ غریب مسلمان ہوں گے۔ اور میں یہ بات فخر کے ساتھ نہیں کہتا میں سب سے پہلے والوں اور سب بعد والوں میں سب سے زیادہ معزز ہوں اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

**3550 سند حدیث:** حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قُتَيْبَةَ حَدَّثَنِي أَبُو مَوْدُودٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ

متن حدیث: مَكْتُوبٌ فِي التَّوْرَةِ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَصِفَةُ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ يَذْفَنُ مَعَهُ

فَقَالَ أَبُو مَوْدُودٍ وَقَدْ بَقِيَ فِي الْبَيْتِ مَوْضِعُ قَبْرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ هَكَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ الضَّحَّاكِ وَالْمَعْرُوفُ الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ

◆◆ محمد بن یوسف اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا بیان نقل کرتے ہیں: تورات میں یہ بات لکھی ہوئی ہے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دفن ہوں گے۔

راوی بیان کرتے ہیں: ابو مودود نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے اس گھر میں (جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دفن ہیں) ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

راوی نے اسی طرح عثمان بن ضحاک نام ذکر کیا ہے، لیکن معروف نام ضحاک بن عثمان مدنی ہے۔

**3551 سند حدیث:** حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ هَلَالٍ الصَّوَّافِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتِ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: لَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمَ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَلَمَّا نَفَضْنَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَيْدِيَّ وَأَنَا لَفِي دَفْنِهِ حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب وہ دن تھا جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تھے تو اس دن ہر ایک چیز روشن ہو گئی تھی اور جب وہ دن آیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو اس دن ہر چیز تاریک ہو گئی تھی۔ ہم نے آپ کو دفن کرنے کے بعد ابھی اپنے ہاتھوں کی مٹی نہیں جھاڑی تھی لیکن ہمیں اپنے دلوں کی کیفیت بدلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔

3550. لم يخرجہ الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر التحفة (۳۰۶/۴)، حدیث (۵۲۳۶)، و ذکرہ صاحب مشکاة الصالحین (۴۲۱۰ - مرقاة)، حدیث (۵۷۷۲)، و عزاء للترمذی عن عبد اللہ بن سلام.

3551. اخبرہ ابن ماجہ (۵۲۲/۱): کتاب الجنائز: باب: ذکر وفاته و فتنه صلى الله عليه وسلم، حدیث (۱۶۳۱) و عبد بن حیدر ص (۳۸۸، ۳۸۶)، حدیث (۱۲۸۹)، و احمد (۲۴۰، ۲۲۱/۳).

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيلَادِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 2: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد کا بیان

3552 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ

بْنَ إِسْحَقَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ وَلِدْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ وَسَالَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَبَاتِ

بْنَ أَشِيْمَ أَخَا بَنِي يَعْمَرَ بْنِ كَيْثٍ أَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مِنِّي وَأَنَا أَقْدَمُ مِنْهُ فِي الْمِيلَادِ وَوَلِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفِيلِ وَرَفَعَتْ بَنِي

أُمِّي عَلَى الْمَوْضِعِ قَالَ وَرَأَيْتُ خَذَقَ الطَّيْرِ أَخْضَرَ مُجِيلًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ

﴿ مطلب بن عبد اللہ اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام

الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان بن غنی نے قبات بن شیم جو بنو یسر بن لیث سے تعلق رکھتا تھا اس سے دریافت کیا:

آپ بڑے ہیں یا اللہ کے رسول بڑے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ کے رسول مجھ سے بڑے ہیں۔ ویسے میری

پیدائش پہلے ہوئی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل میں پیدا ہوئے تھے۔ (اس سال) میری والدہ مجھے گود میں اٹھا کر کہیں لے گئی

تھیں تو میں نے ان سب پرندوں کی بیٹ دیکھی ہے۔ (جنہوں نے ابرہہ کے لشکر پر حملہ کیا تھا) اس کی حالت تبدیل ہو چکی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف محمد بن اسحاق نامی راوی کے نام سے

جاتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 3: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا آغاز

3553 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَعْرَجِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

عَزْوَانَ أَبُو نُوحٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ ابْنُ أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ خَرَجَ أَبُو طَالِبٍ إِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاخٍ مِنْ

3552۔ اخرجہ احمد فی مسنده (۲۱۵/۴) عن المطلب بن عبد الله بن قيس بن مخرمة عن ابيه عن جده فذكره

3553۔ لم يعرضه الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة ينظر (تحفة الاشراف) (۴۷۰/۶) حدیث (۹۱۴۱) و اخرجہ البيهقي فی دلائل

النبوۃ (۲۴/۲ - ۲۵)

قُرَيْشٌ فَلَمَّا أَشْرَفُوا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوا فَحَلُّوا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ إِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوا قَبْلَ ذَلِكَ يَمْشُونَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ إِلَيْهِمْ وَلَا يَلْتَمِسُ قَالَ لَهُمْ يَحْلُونَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَحَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتَّى جَاءَ فَآخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا سَيِّدُ الْعَالَمِينَ هَذَا رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ بِعَثَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخٌ مِنْ قُرَيْشٍ مَا عَلِمْتُكَ فَقَالَ إِنَّكُمْ جِئْتُمْ مِنْ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَلَا يَسْجُدَانِ إِلَّا لِنَبِيِّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ بِعَاتِمِ النَّبِيِّ أَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوفٍ كَيْفِهِ مِثْلَ النَّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا آتَاهُمْ بِهِ وَكَانَ هُوَ فِي رَغِيَةِ الْإِبِلِ قَالَ أَرْسَلُوا إِلَيَّ لِأَقْبَلَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَّوهُ إِلَى فِئَةِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فِئَةُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انظُرُوا إِلَى فِئَةِ الشَّجَرَةِ مَا لَ عَلَيْهِ قَالَ فَيِّنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ أَنْ لَا يَذْهَبُوا بِهِ إِلَى الرُّومِ فَإِنَّ الرُّومَ إِذَا رَأَوْهُ عَرَفُوهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُونَهُ فَالْتَفَتَ فَإِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ أَقْبَلُوا مِنَ الرُّومِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكُمْ قَالُوا جِئْنَا إِنْ هَذَا النَّبِيُّ خَارِجٌ فِي هَذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيقٌ إِلَّا بُعِثَ إِلَيْهِ بِأَنَاسٍ وَإِنَّا قَدْ أَخْبَرْنَا خَبْرَهُ بُعِثْنَا إِلَى طَرِيقِكَ هَذَا فَقَالَ هَلْ خَلَفَكُمْ أَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِنْكُمْ قَالُوا إِنَّمَا أَخْبَرْنَا خَبْرَهُ بِطَرِيقِكَ هَذَا قَالَ أَفَرَأَيْتُمْ أَمْرًا آرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ رَدَّهُ قَالُوا لَا قَالَ فَبَايَعُوهُ وَأَقَامُوا مَعَهُ قَالَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ أَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوا أَبُو طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتَّى رَدَّهُ أَبُو طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ أَبُو بَكْرٍ بِلَالًا وَزَوْدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ الْكَعْكَ وَالزَّيْتِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ ابو بکر بن ابوموسیٰ اشعری اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں: جناب ابوطالب شام تشریف لے گئے تو وہاں قریش کے عمر رسیدہ افراد کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ بھی ان کے ساتھ تھے جب یہ افراد ایک راہب کے پاس پہنچے تو انہوں نے وہاں پڑاؤ کیا۔ ان لوگوں نے اپنی سواریوں کے پالان کھول دیئے۔ راہب نکل کر ان کے پاس آیا۔ یہ حضرات پہلے بھی وہاں سے گزرا کرتے تھے لیکن وہ کبھی نکل کر ان کے پاس نہیں آیا تھا اور نہ پہلے کبھی ان پر توجہ دی تھی۔ یہ لوگ جب اپنے پالان کھول رہے تھے وہ ان کے درمیان میں سے گزرتا ہوا آیا اور نبی اکرم ﷺ کا دست مبارک پکڑ کر بولا: یہ تمام جہانوں کے بردار ہیں۔ یہ تمام جہانوں کے پروردگار کے رسول ﷺ ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث کرے گا۔ قریش کے عمر رسیدہ افراد سے ان سے دریافت کیا: تمہیں کیسے پتا چلا ہے؟ اس نے کہا: جب تم لوگ ٹیلے سے نیچے اتر رہے تھے تو ہر پتھر اور ہر درخت سجدے میں چلا گیا تھا۔ یہ دونوں صرف کسی نبی ﷺ کو سجدہ کرتے ہیں اور میں نے مہر نبوت کی وجہ سے انہیں پہچان لیا ہے جو ان کے شانے کی اوپر والی ہڈی پر سب کی طرح لگی ہوئی ہے۔ پھر وہ واپس گیا اس نے ان حضرات کے لئے کھانا تیار کیا جب وہ کھانا لے کر آیا تو نبی اکرم ﷺ اس وقت اونٹ چرانے کے لئے گئے ہوئے تھے اس راہب نے کہا: انہیں بلا کر لاؤ! جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ پر ایک ہادل نے سایہ کیا ہوا تھا جب آپ ﷺ لوگوں کے پاس پہنچے تو آپ ﷺ نے انہیں پایا کہ وہ پہلے ہی ایک درخت کے سائے میں جا چکے تھے جب نبی ﷺ تشریف فرما ہوئے تو اس درخت کا سایہ نبی اکرم ﷺ پر ہو گیا تو راہب بولا: اس درخت کے سائے کی طرف دیکھو! یہ ان پر آ گیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں:



وہ راہب ان کے پاس رہا اور انہیں یہ قسم دیتا رہا کہ وہ نبی اکرم ﷺ کو ساتھ لے کر روم میں نہ جائیں کیونکہ رومیوں نے آپ ﷺ کو دیکھ لیا تو آپ ﷺ کو پہچان لیں گے اور آپ ﷺ کو شہید کرنے کی کوشش کریں گے۔ پھر اس نے مڑ کر دیکھا تو وہاں سات آدمی موجود تھے جو روم سے آئے تھے۔ راہب نے ان لوگوں کا سامنا کیا اور دریافت کیا: تم لوگ کیوں آئے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: ہم لوگ اس وجہ سے آئے ہیں کہ اس مہینے میں ایک نبی ﷺ نے تشریف لانا تھا تو ہر راستے پر کچھ لوگوں کو مقرر کیا گیا ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں بتایا گیا ہے اور ہمیں تمہارے راستے کی طرف بھیجا گیا ہے۔ راہب نے دریافت کیا: کیا تم لوگوں کے پیچھے کوئی ایسا شخص ہے جو تم لوگوں سے بہتر ہو۔ انہوں نے جواب دیا: ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ تمہارے راستے میں بھی ہو سکتے ہیں تو راہب بولا تمہارا کیا خیال ہے جس معاملے کو اللہ تعالیٰ پورا کرنا چاہتا ہو تو کیا لوگوں میں سے کوئی ایک شخص اس کو روک سکتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں! تو راہب بولا: تم ان کے ہاتھ پر بیعت کر لو اور ان کے ساتھ رہو! پھر اس راہب نے (قریش کے بوڑھوں کو مخاطب کر کے کہا) میں آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ میں سے ان کا سر پرست کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: ابوطالب ہیں پھر راہب ابوطالب کو واسطے دیتا رہا، یہاں تک کہ حضرت ابوطالب نے نبی اکرم ﷺ کو واپس کر دیا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے ہمراہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔ راہب نے زادراہ کے طور پر آپ ﷺ کی خدمت میں کچھ روٹیاں اور زیتون کا تیل بھی پیش کیا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ كَمْ كَانَ حِينَ بُعِثَ

باب 4: نبی اکرم ﷺ کی بعثت کا بیان اور آپ ﷺ کو کتنی عمر میں مبعوث کیا گیا؟

3554 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ

حَسَّانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

متن حدیث: قَالَ أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ فَأَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتُوُفِيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ پر جب پہلی وحی نازل ہوئی آپ ﷺ کی عمر چالیس برس تھی۔ آپ ﷺ نے تیرہ برس مکہ مکرمہ میں قیام کیا اور مدینہ منورہ میں دس برس قیام کیا جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ کی عمر تیسٹھ سال تھی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3554. أخرجه البخاری (۱۹۹/۷): کتاب مناقب الانصار: باب: مبعث النبي صلى الله عليه وسلم، حدیث (۳۸۵۱)، واحد (۲۲۸/۱)  
(۲۰۱۷)، (۲۳۶/۱)، (۲۱۱۰)، (۲۴۹/۱)، (۲۲۴۲)، (۲۷۱/۱)، (۳۰۱۷)، (۳۷۰/۱)، (۳۰۰۳)

**3555** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَكَذَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَرَوَى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مِثْلَ ذَلِكَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو آپ کی عمر پینسٹھ سال تھی۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محمد بن بشار نے اس روایت کو اسی طرح نقل کیا ہے اور امام محمد بن اسماعیل بخاری نے محمد بن

بشار کے حوالے سے اسی طرح نقل کیا ہے۔

**3556** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ

أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَلَا

بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ وَلَا بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ

عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلَحْيَتِهِ عَشْرُونَ شَعْرَةً بِيضَاءَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ ربیعہ بن عبدالرحمن بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت انس مبن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی لمبے نہیں تھے اور چھوٹے بھی نہیں تھے نہ ہی پھیکے سفید تھے اور نہ ہی بالکل گندمی تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال

بالکل گھٹکھریالے بھی نہیں تھے اور نہ بالکل سیدھے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے چالیس برس کی عمر میں معبود کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس برس مکہ میں قیام کیا اور دس برس مدینہ منورہ میں قیام کیا۔ ساٹھ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو

وفات دی۔ اس وقت آپ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہیں تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ فِي آيَاتِ إِبْتِاطِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّصَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ

باب 5: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیاں (معجزات) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو خصوصیات عطا کی ہیں

**3557** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ عِيْلَانَ قَالَا أَنْبَأَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا

3556۔ اخرجہ مالک فی (الموطأ) (۹۱۹/۲): کتاب ففة النبی صلی اللہ علیہ وسلم: باب: ما جاء فی صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم،

حدیث (۱)، و البخاری (۶۰۲/۶): کتاب المناقب: باب: صفة النبی صلی اللہ علیہ وسلم: حدیث (۳۰۴۷)، (۳۰۴۸)، و من طریق ابراہیم

بن یوسف عن ابیہ عن ابی اسحاق قال: سمعت البراء یقول: حدیث (۳۰۴۹)، و اخرجہ مسلم (۱۸۲۴/۴): کتاب الفضائل: باب: فی صفة

النبی صلی اللہ علیہ وسلم و مبعثہ و سبہ، حدیث (۲۳۴۷/۱۱۳) و اخرجہ احمد (۱۳۰/۳)، (۱۴۸)، (۱۸۵)، (۲۴۰).

3557۔ اخرجہ مسلم (۱۷۸۲/۴): کتاب الفضائل: باب: فضل نسب النبی صلی اللہ علیہ وسلم، و لتسليم الحجر عليه قبل النبوة، حدیث

(۲۲۷۷/۲)، و الدارمی (۱۲/۱): باب: ما كان عليه الناس قبل مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم، من الجهل و الضلالة، و احد فی مسنده

(۱۰۰، ۹۰، ۸۹/۵).

سَلِيمَانُ بْنُ مُعَاذِ الصَّبِيِّ عَنْ بَسْمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
 متن حدیث: اِنَّ بِمَكَّةَ حَجْرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لِيَالِي بَعَثْتُ اِنِّي لَا عَرِفُهُ الْاَنَ  
 حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مکہ میں ایک پتھر ہے جو مجھے ان  
 راتوں میں سلام کیا کرتا تھا جب مجھے معوث کیا گیا اور میں اسے اس وقت بھی جانتا ہوں۔  
 (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

3558 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِي الْعَلَاءِ

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَتَدَاوَلُ فِي قِصْعَةٍ مِّنْ غَدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُومُ  
 عَشْرَةٌ وَيَقْعُدُ عَشْرَةٌ فَلَمَّا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ آتَى شَيْءٍ تَعَجَّبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ إِلَّا مِنْ هَاهُنَا وَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى  
 السَّمَاءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الْعَلَاءِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الشَّخِيرِ

﴿﴾ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ ہم نے ایک پیالے  
 میں کھانا شروع کیا۔ صبح سے کھانا شروع کیا اور کھاتے ہوئے شام ہو گئی۔ لوگ باری باری دس آدمی اٹھتے تھے۔ دس آدمی بیٹھ  
 جاتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: اس میں اضافہ کیسے ہوا؟ تو سمرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم کس بات پر حیران ہو  
 رہے ہو؟ اس میں اضافہ وہاں سے ہو رہا تھا، حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف اشارہ کر کے بتایا۔  
 (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

ابو علاء نامی راوی کا یزید بن عبداللہ الشخیر ہے۔

3559 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ يَعْقُوبَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبَادِ بْنِ

أَبِي يَزِيدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا امْتَقَبَلَهُ جَبَلٌ  
 وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي ثَوْرٍ وَقَالُوا عَنْ

3558. اخرجہ الدارمی فی مقدمة (۲۰/۱): باب: ما اکرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنزول الطعام من السماء، و اخرجہ احمد

(۱۸،۱۲/۵)

3559. اخرجہ الدارمی (۱۲/۱): باب: کیف کان اول شان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عبادة بن ابی یزید عن علی بن ابی طالب فذکرہ

عَبَادِ أَبِي يَزِيدَ مِنْهُمْ فَرَوَهُ بَنُ أَبِي الْمَعْرَاءِ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ مکہ میں ایک مرتبہ ہم کسی گلی میں نکلے تو جو بھی پہاڑ اور جو بھی درخت آپ کے راستے میں آ رہا تھا یہی کہہ رہا تھا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ پر سلام ہو۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ کئی راویوں نے اس روایت کو ولید بن ابی ثور سے نقل کیا ہے۔

وہ حضرات یہ بات بیان کرتے ہیں: عباد بن ابی زید کے حوالے سے یہ روایت منقول ہے ان راویوں میں سے ایک فروہ بن ابومرءاء ہے۔

3560 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنْ اسْحَقِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ إِلَى لِزْقِ جِدْعٍ وَاتَّخَذُوا لَهُ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِدْعُ حَيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهُ فَسَكَنَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي وَجَائِرٍ وَابْنِ عُمَرَ وَسَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَأُمِّ سَلَمَةَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ أَنَسٍ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کھجور کے ایک تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے۔ لوگوں نے آپ ﷺ کے لئے منبر بنا دیا۔ آپ ﷺ اس پر بیٹھ کر خطبہ دینے لگے۔ وہ ”تا“ یوں رونے لگا جیسے اونٹنی روتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نیچے اترے آپ ﷺ نے اسے دست مبارک لگایا تو اسے سکون آیا۔

اس بارے میں حضرت ابی رضی اللہ عنہ، حضرت جابر رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے جو اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

3561 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ عَنْ أَبِي

ظُهَيَّانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِمَ أَعْرِفُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ إِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدْقَ مِنْ هَذِهِ النَّخْلَةِ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنْ

3560۔ اخرجہ ابن ماجہ (۱/۴۰۴): کتاب اقامۃ الصلاة و السنۃ فیہا: باب: ما جاء فی بندۃ شان المنبر، حدیث (۱۴۱۵)، و اخرجہ الدارمی (۱۹/۱): باب ما اکرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجنۃ المنبر، و عبد بن حمید ص (۳۹۶، ۳۹۷) حدیث (۱۳۳۶)، و احمد (۱/۲۴۹، ۲۶۷، ۲۶۶، ۳۶۳)۔

3561۔ اخرجہ الدارمی (۱۳/۱): باب: ما اکرم اللہ نبیہ من ایہان الشجرۃ، و اخرجہ احمد (۱/۲۲۳)، عن ابی ظہیان عن ابن عباس فذکرہ

التَّخَلُّعِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ لِعَادَةِ فَاسْتَلَمَ الْأَعْرَابِيُّ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: مجھے کیسے پتا چلے گا کہ آپ نبی ہیں؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اگر میں کھجور کے اس درخت کی شاخ کو کوبلاؤں اور وہ گواہی دے کہ میں (اللہ کا رسول) ہوں تو کیا تم مان لو گے۔ نبی اکرم ﷺ نے اسے بلایا تو وہ اپنے درخت سے ٹوٹ کر آیا اور نبی اکرم ﷺ کے سامنے آ کر گر گیا پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: واپس چلے جاؤ! تو وہ واپس چلا گیا تو وہ دیہاتی مسلمان ہو گیا۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ صحیح ہے۔)

3562 سند حدیث: حَدَّثَنَا بَنْدَارٌ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ حَدَّثَنَا عَزْرَةَ بِنْتُ ثَابِتٍ حَدَّثَنَا عَلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ حَدَّثَنَا أَبُو

زَيْدُ بْنُ أَخْطَبٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى رَجْهِي وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً  
وَعِشْرِينَ سَنَةً وَكَانَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعْرَاتٍ بَيْضٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

وَأَبُو زَيْدٍ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبٍ

﴿﴾ حضرت ابو زید بن اخطب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیرا اور میرے لئے دعا کی۔

عزہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: وہ صحابی ایک سو بیس سال کی عمر تک زندہ رہے اور اس وقت بھی ان کے سر میں صرف چند بال سفید تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

حضرت ابو زید رضی اللہ عنہما نامی راوی کا نام عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہما ہے۔

3563 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ عَرَضْتُ عَلَى مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ

إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لَأَمْ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي ضَعِيفًا  
أَعْرَفَ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ حِمَارًا لَهَا فَلَقَبَتْ

3562۔ اخرجه احمد (۳۴۱، ۷۷/۵) عن علباء بن احمر عن ابى زيد بن اخطب فذكره

3563۔ اخرجه مالك في (الموطأ) (۹۲۸، ۹۲۷/۲): كتاب صفة النبي صلى الله عليه وسلم: باب: ما جاء في الطعام والشراب، حديث

(۱۹)، و اخرجه البخاري (۴۳۷/۹): كتاب الاطعمة: باب: من اكل حتى شبع، حديث (۵۳۸۱)، و اخرجه مسلم (۱۷۸۴/۴): كتاب

الفضائل: باب: في معجزات النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (۲۲۸۰/۸)، بطريق معقل عن ابى الزبير عن جابر ان امر مالك به

(۱۶۱۲/۳): كتاب الاشربة: باب: جواز استباحه غيره الى دار من يثق برضاه بذلك، حديث (۲۰۴۰/۱۴۲).

الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتُهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلْتَنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَدَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ لَوْمُوا قَالَ فَاَنْطَلَقُوا فَاَنْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَآخَبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ مَعَهُ وَكَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ قَالَتْ أُمَّ سُلَيْمٍ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَاَنْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْمِي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدِكَ فَآتَتْهُ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَتَّ وَعَصَرَتْ أُمَّ سُلَيْمٍ بَعْكَةً لَهَا فَادَمَّتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذِنْ لِعَشْرَةٍ فَإِذِنْ لَهُمْ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذِنْ لِعَشْرَةٍ فَإِذِنْ لَهُمْ فَآكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَآكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں کمزوری محسوس کی ہے جس سے مجھے بھوک کا اندازہ ہوا کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے جو کی کچھ روٹیاں نکالیں پھر اپنی چادر نکالی۔ اس میں کچھ حصے میں روٹیاں پیٹ کر میری بغل میں دے دی اور کچھ حصہ مجھے اوڑھا دیا اور پھر مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ میں لے کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں تشریف فرما پایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ بھی تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ان لوگوں کے پاس آ کر کھڑا ہوا نبی نے دریافت کیا: کیا تمہیں ابو طلحہ نے بھیجا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھانے کے سلسلے میں؟ میں نے عرض کی جی ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اٹھو۔ راوی بیان کرتے ہیں: وہ سب افراد کھڑے ہوئے میں ان لوگوں کے آگے آگے آیا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر انہیں بتایا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں سمیت تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے پاس اتنا کچھ نہیں ہے کہ ہم انہیں کھلا سکیں۔ حضرت سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا (اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں) پھر حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے آ کر ملے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ ساتھ تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ام سلیم رضی اللہ عنہا! تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے لے آؤ۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا وہ روٹیاں لے آئیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے تحت ان روٹیوں کے ٹکڑے کئے گئے اور سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے پاس موجود کچی میں سے گھی نچوڑ کر اس کا سالن بنا لیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر جو اللہ کو منظور تھا وہ پڑھا۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: دس آدمیوں کو اندر بھیج دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے دس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہا۔ انہوں نے کھانا کھا لیا جب وہ سیر ہو گئے تو وہ چلے گئے پھر

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو وہ آئے جب انہوں نے بھی کھا لیا تو وہ بھی چلے گئے پھر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس آدمیوں کو اندر آنے کے لئے کہو۔ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بھی اندر آنے کو کہا جب انہوں نے کھانا کھا لیا اور سیر ہو گئے تو وہ بھی چلے گئے۔ تمام لوگوں نے کھانا کھا لیا اور وہ سیر ہو گئے۔ اس وقت لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3564** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَقِ بْنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ وَالتَّمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوُضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتَ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَأَبْنِ مَسْعُودٍ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَبْنِ الْحَارِثِ الصَّدَائِقِيِّ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَحَدِيثُ أَنَسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا عصر کی نماز کا وقت ہو چکا تھا لوگ وضو کے لئے پانی تلاش کر رہے تھے لیکن وہ انہیں نہیں ملا۔ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا دست مبارک اس برتن پر رکھا اور لوگوں کو ہدایت کی کہ وہ اس میں سے وضو کرنا شروع کریں۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا: پانی آپ ﷺ کی انگلیوں میں سے پھوٹ رہا تھا۔ لوگوں نے وضو کرنا شروع کیا، یہاں تک کہ وہاں موجود آخری شخص نے بھی وضو کر لیا۔

اس بارے میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3565** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ إِسْحَقُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَقَ

3564۔ اخرجہ مالک فی البوطا (۳۲/۱): کتاب الطہارۃ: باب: جامع الوضوء، حدیث (۳۲)، و البخاری (۳۲۵/۱): کتاب الوضوء: باب: التماس الوضوء اذا حانت الصلاة، حدیث (۱۶۹)، (۶۷۳/۶): کتاب المناقب: باب: علامات النبوة فی الاسلام، حدیث (۳۵۷۳)، و بطریق سعید عن قتادة عن انس حدیث (۳۵۷۲) به، و بطریق حزم قال سبعت الحسن قال: حدثنا انس بن مالك به حدیث (۳۵۷۴) و اخرجہ مسلم (۱۷۸۳/۴): کتاب الفصائل: باب: فی معجزات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (۲۲۷۹/۵)، و من طریق معاذ بن هشام حدیثی ابی عن قتادة حدثنا انس بن مالك حدیث (۲۲۷۹/۶) و اخرجہ النسائی (۶۰/۱): کتاب الطہارۃ: باب: الوضوء من الاناء: حدیث (۷۶) و اخرجہ احمد (۱۳۲/۳) عن اسحاق بن عبد الله بن ابي طلحة عن انس بن مالك فذكره

3565۔ اخرجہ البخاری (۵۹۴/۸): کتاب التفسیر: باب: قوله (خلق الانسان من علق) (العلق: ۲)، حدیث (۴۹۵۵)، باب: قوله: (اقراد ربك الاكرم) (العلق: ۳)، حدیث (۴۹۵۶)، و (۳۶۸/۱۲): کتاب التعمیر: باب: اول ما بدى به رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم من الوحي الروایا الصالحة، حدیث (۶۹۸۲)، و اخرجہ مسلم (ابی) (۴۵۵/۱، ۴۵۶، ۴۵۹، ۴۸۹): کتاب الايمان: باب: بدء الوحي الى رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم حدیث (۱۶۰/۲۵۲، ۱۶۰/۲۵۳، ۱۶۰/۲۵۴)، و احمد (۱۵۳/۱، ۲۲۳، ۲۲۲)

حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا

مَنْ حَدِيثُ: قَالَتْ أَوَّلُ مَا ابْتَدَيْتُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّبُوَّةِ حِينَ أَرَادَ اللَّهُ كَرَامَتَهُ  
وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِي الصُّبْحَ لَمَسْتُ عَلَى ذَلِكَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُكَّتْ وَحُبَّتْ  
إِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَخْلُوَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبوت کے آغاز میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے آپ کی کرامت اور  
اپنے بندوں پر اپنی رحمت کے اظہار کا ارادہ کیا، تو نبی اکرم ﷺ جو بھی چیز (خواب میں) دیکھتے تھے وہ روز روشن کی طرح پوری  
ہو جاتی تھی۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور تھا ایسا ہی رہا پھر آپ کو خلوت نشینی پسند آگئی اس وقت آپ ﷺ کے نزدیک خلوت سے  
زیادہ پسندیدہ چیز کوئی نہیں تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

3566 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَنْصُورٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَنْ حَدِيثُ: إِنَّكُمْ تَعُدُّونَ الْآيَاتِ عَذَابًا وَإِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
بِرُكَّةٍ لَقَدْ كُنَّا نَأْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاتَى النَّبِيُّ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهُ فِيهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ  
عَلَى الْوُضُوءِ الْمُبَارَكِ وَالْبُرُكَةِ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى تَوْضَأْنَا كُلُّنَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: تم لوگ ظاہر ہونے والے نشانیوں کو عذاب (کی علامت) سمجھتے  
ہو جبکہ ہم نبی اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس میں اسے برکت سمجھا کرتے تھے۔ ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے تو  
ہم کھانے کی تسبیح کی آواز سنا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن لایا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا دست  
مبارک اس میں رکھا تو آپ کی انگلیوں میں سے پانی پھوٹنے لگا اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: برکت والے پانی سے وضو کی طرف  
آؤ! جو آسمان کی طرف سے ہے۔ (حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ) بیان کرتے ہیں:، یہاں تک کہ ہم سب لوگوں نے وضو کر لیا۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3566۔ اخرجہ البخاری (۶۷۹/۲): کتاب المناقب؛ باب: علامات النبوة في الاسلام، حدیث (۳۵۷۹)، و السانی (۶۰/۱): کتاب الطهارة؛  
باب: الوضوء من الاناء حدیث (۷۷)، و اخرجہ الدارمی (۱۵/۱): باب: ما اكرم الله النبي من تلميح الماء من بين اصابعه. و ابن خزيمة  
(۱۰۲/۱) في جناب ابواب السبع. على العفین، باب: الرخصة في وضوء الجماعة من الاناء الواحد، حدیث (۲۰۴)، و اخرجہ احمد  
(۳۹۶/۱)، (۳۷۶۲)، (۴۰۱/۱)، (۳۸۰۷)، (۴۶۰/۱)، (۴۳۹۳) عن ابراهيم عن علقمة عن عبد الله بن مسعود.



بَابُ مَا جَاءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 6: نبی اکرم ﷺ پر وحی کیسے نازل ہوتی تھی؟

3567 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ هُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فِي مِثْلِ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّ عَلَيَّ وَأَخْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِي الْمَلَكُ رَجُلًا فَيَكَلِّمُنِي فَأَعْي مَا يَقُولُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ ذِي الْبُرْدِ الشَّدِيدِ فَيَقْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفْصَدُ عَرَقًا

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت حارث بن ہشام نے نبی اکرم ﷺ سے پوچھا: آپ پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بعض اوقات وہ فرشتہ میرے پاس گھنٹی کی آواز کی طرح وحی لے کر آتا ہے اور یہ میرے لئے سب سے زیادہ سخت ہوتی ہے۔ بعض اوقات وہ میرے سامنے انسانی شکل میں آجاتا ہے اور میرے ساتھ بات چیت کرتا ہے اور وہ جو کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ شدید سردی کا دن تھا۔ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ کی پیشانی سے پسینہ پھوٹ نکلا۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 7: نبی اکرم ﷺ کا جلیہ مبارک

3568 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لَمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ

شَعْرٌ يَضْرِبُ مِنْكَبِهِ بَعِيدٌ مَا بَيْنَ الْمُنْكَبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلَا بِالطَّوِيلِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

3567 - أخرجه به (الوطا) الامام مالك (٢٠٣، ٢٠٢/١): كتاب القرآن: باب: ما جاء في القرآن: حديث (٧) و أخرجه البخاري (٢٦، ٢٥/١): كتاب بدء الوحي: باب: حدثنا عبد الله بن يوسف، و أخرجه مسلم (١٨١٧، ١٨١٦/٤): كتاب الفضائل: باب: عرق النبي صلى الله عليه وسلم في البرد، و حين ياتيه الوحي، حديث (٢٣٣٣/٨٧) و النسائي (١٤٦/٢ - ١٥٠): كتاب الانتعاش: باب: جامع ما جاء في القرآن، حديث (٩٣٣). و الحميدي في مسنده (١٢٥، ١٢٤/١) في احاديث ام المؤمنين عائشة رضي الله عنها، و عبد بن حميد (٤٣٣)، حديث (١٤٩٠)، و احمد (١٥٨، ٢٠٢، ٥٨/٦، ١٦٣، ٢٥٦، ٢٥٧).

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے سرخ غلے میں لمبے بالوں والا کوئی شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کندھوں تک آتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان فاصلہ تھا (یعنی سینہ کشادہ تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے بالکل لمبے بھی نہیں تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3569 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ أَبِي اسْحَقَ  
متن حدیث: قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ أَكَانَ وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ

القمر حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ ابواسحاق بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی مانند تھا۔ انہوں نے جواب دیا: نہیں، بلکہ چاند کی مانند تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3570 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو نَعِيمٍ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عُمَانَ بْنِ مُسْلِمِ

بْنِ هُرْمَزٍ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ ابْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيٍّ

متن حدیث: قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ شَنَّ الْكَفَيْنِ  
وَالْقَدَمَيْنِ ضَخَمَ الرَّأْسِ ضَخَمَ الْكَرَادِيسِ طَوِيلَ الْمَسْرِيَةِ إِذَا مَشَى تَكْفًا تَكْفًا كَأَنَّمَا انْحَطَّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرِ  
قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ الْمَسْعُودِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

﴿﴾ نافع بن جبیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی طویل نہیں تھے اور بالکل چھوٹے

3568- اخرجہ البغاری (۶۵۲/۶): کتاب المناقب: باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم، حدیث (۳۵۰۱)، (۳۱۸/۱۰): کتاب اللباس:  
باب: الثوب الاحمر، حدیث (۵۸۴۸)، (۳۶۸/۱۰): کتاب اللباس: باب: الجعد، حدیث (۵۹۰۱)، و اخرجہ مسلم (۱۸۱۸/۴، ۱۸۱۹):  
کتاب الفضائل: باب: فی صفة النبي صلى الله عليه وسلم، و انه كان احسن الناس وجهاً، حدیث (۲۳۲۷/۹۱، ۲۳۲۷/۹۲، ۲۳۲۷/۹۳)، و  
اخرجہ ابوداؤد (۴۵۱/۲): کتاب اللباس: باب: فی الرخصة فی ذلك، حدیث (۴۰۷۲)، و (۴۸۰/۲): کتاب الترجل: باب: ما جاء فی الشعر،  
حدیث (۴۱۸۴)، (۴۱۸۳)، و البسانی (۱۸۳/۸): کتاب الزينة: باب: اتخاذه الجمعة، حدیث (۵۲۳۲، ۵۲۳۳)، (۱۳۳/۸): کتاب الزينة:  
باب: اتخاذه الشعر، حدیث (۵۰۶۰)، (۲۰۳/۸): کتاب الزينة: باب: ليس الحلل، حدیث (۵۳۱۴)، و اخرجہ ابن ماجه (۱۱۹۰/۲): کتاب  
اللباس: باب: ليس الاحمر للرجال، حدیث (۳۵۹۹)، و احمد (۲۸۱/۴، ۲۹۰/۴، ۳۰۰، ۲۹۵، ۳۰۳)

3569- اخرجہ البغاری (۶۵۳/۶): کتاب المناقب: باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم، حدیث (۳۵۵۲)، و الدارمی (۳۲/۱): باب: فی  
حسن النبي صلى الله عليه وسلم و احمد (۲۸۱/۴).

3570- اخرجہ احمد (۷۴۴، ۹۶/۱، ۷۴۶)، (۱۲۷/۱، ۱۰۵۳)، (۱۱۶/۱، ۹۴۴)، (۹۴۶)، (۱۳۳/۱، ۱۱۲۲) عن نافع بن جبیر ابن  
مطعم عن علي فذكره

بھی نہیں تھے۔ آپ کی دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں پر گوشت تھے۔ آپ کا سر بڑا تھا۔ آپ کے جڑ بڑے تھے۔ آپ کے سینہ مبارک سے ناف تک ہار یک ہال تھے جب آپ چلتے تھے تو جھک کر چلتے تھے۔ میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد کوئی آپ جیسا شخص نہیں دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

سفیان بن وکج نے اس حدیث کو اپنے والد کے حوالے سے مسعودی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**3571 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي حَلِيمَةَ مِنْ قَصْرِ الْأَخْنَفِ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّبِيِّ وَعَلِيُّ بْنُ جُبَيْرِ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا عَمْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى غُفْرَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

**متن حدیث:** كَانَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيلِ الْمَمْفِطِ وَلَا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطِطِ وَلَا بِالسَّيْطِ كَانَ جَعْدًا رَجُلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلَّمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ تَدْوِيرٌ أبيضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمَشَاشِ وَالْكَتْدُ أَجْرَدُ ذُو مَسْرَبَةٍ شُنُّ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقْلَعُ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا التَّفَتَّ التَّفَتَّ مَعًا بَيْنَ كَتْفَيْهِ خَاتَمُ النَّبُوَّةِ وَهُوَ خَلَّتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ كَفَا وَأَشْرَحُهُمْ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَالْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشْرَةَ مَنْ رَأَاهُ بِدَيْهَةِ هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعْتُهُ لَمْ أَرِ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ

قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ سَمِعْتُ الْأَصْمَعِيَّ يَقُولُ فِي تَفْسِيرِهِ صِفَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَمْفِطُ الدَّاهِبُ طَوْلًا وَسَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ تَمْفِطٌ فِي نُسَابَةِ أَي مَدَّهَا مَدًّا شَدِيدًا وَأَمَّا الْمُتَرَدِّدُ فَالِدَاخِلُ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ قِصْرًا وَأَمَّا الْقَطِطُ فَالشَّدِيدُ الْجَعْدُ وَالرَّجُلُ الَّذِي فِي شَعْرِهِ حُجُونَةٌ أَي يَنْحِنِي قَلِيلًا وَأَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيرُ اللَّحْمِ وَأَمَّا الْمُكَلَّمُ فَالْمَدْوَرُ الْوَجْهِ وَأَمَّا الْمُشْرَبُ فَهُوَ الَّذِي فِي نَاصِيَتِهِ حُمْرَةٌ وَالْأَدْعَجُ الشَّدِيدُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَالْأَهْدَبُ الطَّوِيلُ الْأَشْفَارِ وَالْكَتْدُ مُجْتَمَعُ الْكَفَّيْنِ وَهُوَ الْكَاهِلُ وَالْمَسْرَبَةُ هُوَ الشَّعْرُ الدَّقِيقُ الَّذِي هُوَ كَأَنَّهُ قَصِيبٌ مِنَ الصَّدْرِ إِلَى الشَّرَةِ وَالشُّنُّ الْغَلِيظُ الْأَصَابِعِ مِنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ وَالتَّقْلَعُ أَنْ يَمْشِيَ بِقُوَّةٍ وَالصَّبَبُ الْحُدُورُ يَقُولُ انْحَدَرْنَا فِي صَبُوبٍ وَصَبَبٍ وَقَوْلُهُ جَلِيلُ الْمَشَاشِ يُرِيدُ رُؤْسَ الْمَنَاقِبِ وَالْعَشْرَةُ الصُّحْبَةُ وَالْعَشِيرُ الصَّاحِبُ وَالْبَدَيْهَةُ الْمَفَاجَاةُ يُقَالُ بَدَيْهَتْهُ بِأَمْرٍ أَي فَجَأَتْهُ

﴿﴾ ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

3571۔ اخرجہ الترمذی لفظ بنظر العنفة (۳۴۷/۷)، حدیث (۱۰۰۲۴)، و اخرجہ الترمذی فی الشائل ص (۳۲)، حدیث (۷)، (۱۹)۔

(۱۲۴) و اخرجہ البيهقي في دلائل النبوة (۲۶۹/۱)۔

کا حلیہ بیان کرتے تھے تو یہ بھی بیان کرتے تھے کہ آپ ﷺ انتہائی طویل بھی نہیں تھے۔ بالکل چھوٹے بھی نہیں تھے۔ آپ درمیانے قد کے مالک تھے۔ آپ ﷺ کے بال بالکل گھنگھریالے بھی نہیں تھے اور بالکل سیدھے بھی نہیں تھے، بلکہ کچھ گھنگھریالے اور ہلکے سے سیدھے تھے۔ آپ انتہائی موٹے بھی نہیں تھے اور آپ کا چہرہ بالکل گول بھی نہیں تھا تاہم آپ کے چہرے پر گولائی کا عنصر پایا جاتا ہے۔ آپ سرخ و سفید رنگت کے مالک تھے۔ آپ کی آنکھیں انتہائی سیاہ تھیں۔ پلکیں لمبی تھیں جو بڑے تھے۔ شانہ چوڑا تھا اور دونوں شانوں کے درمیان گوشت موجود تھا۔ آپ ﷺ کے جسم مبارک پر بال نہیں تھے۔ صرف سینہ پر ناف تک بال تھے۔ آپ کی دونوں ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں بھرے ہوئے تھے۔ جب آپ چلتے تھے تو زمین پر قدم جما کر چلتے تھے یوں جیسے بلندی سے نیچے کی طرف جارہے ہوں جب آپ ﷺ کسی کی طرف متوجہ ہوتے تو مکمل طور پر متوجہ ہوتے تھے۔ آپ ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں۔ عطا کرنے کے اعتبار سے آپ سب سے زیادہ سخی تھے۔ گفتگو کے اعتبار سے سب سے سچے تھے۔ لہجے کے اعتبار سے سب سے زیادہ نرم تھے اور سب سے بہترین سلوک کرتے تھے جو شخص اچانک آپ ﷺ کو دیکھتا تھا تو مرعوب ہو جاتا جو شخص جاننے کے بعد گھل مل جاتا تھا وہ آپ کو پسند کرنا شروع کر دیتا تھا۔ آپ ﷺ کی تعریف کرنے والا شخص کہہ سکتا ہے: میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے بعد آپ ﷺ جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ اس حدیث کی سند متصل نہیں ہے۔

امام ابو جعفر فرماتے ہیں: میں نے اصمعی کو اس حدیث کی درج ذیل توضیح کرتے ہوئے سنا ہے وہ فرماتے ہیں۔

لفظ ”معفظ“ لمبے قد والا میں نے ایک دیہاتی کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے۔ اس نے اپنے الفاظ میں لفظ استعمال کئے ”لمفظ فی نشابتہ“ یعنی اس نے اپنے تیر کو بہت زیادہ کھینچ لیا۔

لفظ ”متردد“ کا مطلب یہ ہے: جس کا کچھ حصہ دوسرے حصے میں داخل ہو، یعنی جو چھوٹے قد کا مالک ہو۔

لفظ ”قطط“ کا مطلب ہے بہت گھنگھریالے ہونا ہے۔

لفظ ”رجل“ کا مطلب یہ ہے: اس کے بالوں میں کچھ گھنگھریالہ پن پایا جاتا ہو۔

”مطہم“ کا مطلب ہے بہت زیادہ گوشت والا بھاری بھر کم آدی۔

”مکثم“ کا مطلب یہ ہے: جس کی سفیدی میں سرخی ملی ہو۔

لفظ ”ادع“ کا مطلب یہ ہے: جس کی آنکھیں انتہائی سیاہ ہوں۔

لفظ ”اهدب“ کا مطلب ہے: جس کی پلکیں سب سے زیادہ لمبی ہوں۔

لفظ ”سند“ کا مطلب ہے دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ اور اسے کامل بھی کہا جاتا ہے۔

لفظ ”مسریۃ“ سے مراد وہ باریک بال ہین جو ایک لکیر کی طرح سینے سے لے کر ناف تک آتے ہیں۔

لفظ ”الششن“ کا مطلب ہاتھوں اور پیروں کی انگلیوں کا بھاری ہونا ہے۔

لفظ ”تقلع“ کا مطلب پاؤں جما کر چلنا ہے۔

لفظ ”الصبب“ بلندی سے اترنے کو کہتے ہیں اگر تم یہ کہو گے:

انْحَدَرْنَا فِي صَبُوبٍ وَصَبَبٍ ”ہم بلندی سے نیچے کی طرف آئے“

لفظ ”جلیل المشاش“ کا مطلب یہ ہے: کندھوں کے جوڑے بڑے تھے۔

لفظ ”عشرة“ کا مطلب تعلق اور ساتھ ہے۔

لفظ ”عشیر“ کا مطلب ساتھی ہے۔

لفظ ”بذیرہ“ کا مطلب ”اچانک“ ہے جیسے یہ کہا جاتا ہے یعنی میں فوراً اس کے پاس آ گیا۔

بَابُ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 8: نبی اکرم ﷺ کا کلام (کرنے کا طریقہ)

3572 سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عُرْوَةَ عَنِ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلَامٍ بَيْنَهُ فَضْلٌ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَقَدْ رَوَاهُ

يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ

﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ تم لوگوں کی طرح تیزی کے ساتھ گفتگو نہیں

کرتے تھے، بلکہ آپ اس طرح گفتگو کرتے تھے کہ آپ وقفے کے ذریعے اس بات کو واضح کر دیتے تھے۔ آپ ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا شخص اس بات کو یاد رکھ سکتا تھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

ہم اس حدیث کو صرف زہری کے حوالے سے جانتے ہیں اور اس کو یونس بن یزید نے زہری کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3573 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو قَتَيْبَةَ سَلَمُ بْنُ قَتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ

ثَمَامَةَ عَنِ آسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلَاثًا لِنُعْقَلَ عَنْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

3572- أخرجه البخاري (٦٥٥/٦): كتاب المناقب: باب: صفة النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (٣٥٦٧)، (٣٥٦٨) وأخرجه مسلم

(١٩٤٠/٤): كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل أبي هريرة الدوسي رضي الله عنه، حديث (٢٤٩٣/١٦٠)، وأخرجه أبو داود (٣٤٤/٢)،

(٣٤٥): كتاب العلم: باب: في سرد الحديث، حديث (٣٦٥٤، ٣٦٥٥)، (٦٧٦/٢): كتاب الادب: باب: الهدى في الكلام، حديث (٤٧٣٩)،

وأخرجه الحبيدي (١٢٠/١) في احاديث لم يروها غيره رضي الله عنها، حديث (٢٤٧)، واحمد (١١٨/٦، ١٣٨، ١٥٧، ٢٥٧).

المثنیٰ

﴿ ﴿ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بات کو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ وہ سمجھ میں آجائے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن مثنیٰ کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَابُ فِي بَشَاشَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 9: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشاشت

3574 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ

جزء

مُتَنٍ حَدِيثٍ: قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُكْمٌ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿ ﴿ حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مسکرانے والا کوئی

شخص نہیں دیکھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

3575 وَقَدْ رَوَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِثْلَ هَذَا حَدَّثَنَا بِذَلِكَ

أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اسْحَقَ السَّيْلَحَانِيُّ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ

مُتَنٍ حَدِيثٍ: قَالَ مَا كَانَ ضِحْكُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا تَبَسُّمًا

حُكْمٌ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ إِلَّا مِنْ

هَذَا الْوَجْهِ

﴿ ﴿ یہ روایت یزید بن ابوصیب کے حوالے سے حضرت عبداللہ بن حارث کے حوالے سے منقول ہے۔

حضرت عبداللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہنسی صرف مسکراہٹ ہوتی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

ہم اس کو صرف لیث بن سعد کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3574۔ اخرجه احمد (۱۹۰/۴، ۱۹۱) عن عبد الله بن المغيرة عن عبد الله بن الحارث بن حزم فذكره.

## بَابُ فِي خَاتَمِ النَّبُوَّةِ

## باب 10: مہر نبوت کا بیان

3576 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا خَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْفِدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ

السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ

مَتْنُ حَدِيثٍ: ذَهَبَتْ بِنْتُ خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ ابْنَ أُخْتِي وَجِعَ فَمَسَحَ بِرَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبُرْكَاتِ وَكَوَضًا فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زُرِّ الْحَجَلَةِ

قَالَ أَبُو عَيْسَى: الزَّرُّ يُقَالُ بَيَّضَ لَهَا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَلْمَانَ وَقُرَّةَ بْنِ إِيَّاسِ الْمُزَنِيِّ وَجَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ وَأَبِي رَمْثَةَ وَبُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيَّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ وَعَمْرٍو بْنَ أَخْطَبَ وَأَبِي سَعِيدٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری خالہ مجھے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ میرا یہ بھانجا بیمار ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا، تو میں نے آپ کے وضو کا بچا ہوا پانی پی لیا، پھر میں آپ کی پشت کی طرف آ کر کھڑا ہو گیا، تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت دیکھی۔ جو سہری کے بٹن کی طرح تھی۔

اس بارے میں حضرت سلمان (فارسی)، حضرت قرہ بن ایاس مزنی رضی اللہ عنہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ، حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ، حضرت عبد اللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ، حضرت عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔ یہ مذکورہ بالا حدیث ”حسن صحیح“ ہیں۔ اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

3577 سند حدیث: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالِقَانِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سَمَاكِ بْنِ حَوْبٍ عَنْ

جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةٌ حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ

3576۔ اخرجہ البغاری (۱/۳۵۴، ۳۵۵): کتاب الوضوء: باب: حدثنا عبد الرحمن بن يونس، حديث (۱۹۰)، (۱/۶۴۸، ۶۴۹): کتاب المناقب: باب: خاتم النبوة، حديث (۳۵۴)، و (۱۳۲/۱۰): کتاب البرقي: باب: من ذهب بالصبي المريض ليدع له، حديث (۵۶۷۰)، (۱۵۵/۱۱): کتاب الدعوات: باب: الدعاء للصبيان بالبركة ومسح رؤوسهم، حديث (۶۳۵۲)، و مسلم (۱۸۲۳/۴): کتاب الفضائل: باب: البات خاتم النبوة، و صفته، و محله من جسده صلى الله عليه وسلم (۲۳۴۵/۱۱۱)

3577۔ اخرجہ مسلم (۱۸۲۳/۴): کتاب الفضائل: باب: البات خاتم النبوة و صفته و محله من جسده صلى الله عليه وسلم، حديث (۲۳۴۴/۱۱۱)، و العسائي (۱۵۰/۸): کتاب الرينة: باب: الدهن، حديث (۵۱۱۴)، و احمد (۱۰۴/۵)، (۵/۹۰، ۹۵، ۱۰۲، ۱۰۷، ۸۶، ۸۸، ۱۰۰) عبد الله بن احمد (۹۸/۵)

## الْحَمَامَةُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ مہر جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی۔ وہ ایک سرخ غدو تھی جو کبوتری کے انڈے کی مانند تھی۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَابُ فِي صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 11: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک

3578 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا عَبَادُ بْنُ الْعَوَامِ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ فِي سَاقِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ إِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں کا گوشت کم تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے ہوئے صرف مسکراتے تھے۔ میں جب بھی آپ کی طرف دیکھتا تو سوچتا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں میں سرمہ لگایا ہوا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھوں میں سرمہ نہیں لگایا ہوتا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔)

3579 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا أَبُو قَطَنِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ

سَمُرَةَ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مِنْهُوشَ الْعَقِبِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں اور آپ کی پنڈلیوں پر گوشت کم تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3580 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ

سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ

3578۔ اخرجه احمد (۱۰۵/۵) عن سماك بن حرب عن جابر بن سمره فذكره



متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنُهَوْشَ الْعَقْبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسَمَاكِ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ وَاسِعُ الْفَمِ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شِقِّ الْعَيْنِ قَالَ قُلْتُ مَا مَنُهَوْشُ الْعَقْبِ قَالَ قَلِيلُ اللَّحْمِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دہن مبارک کشادہ تھا۔ آنکھیں بڑی بڑی تھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیوں پر گوشت کم تھا۔

شعبہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے سماک نامی راوی سے دریافت کیا: ”ضلیع الفم“ کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: منہ کا کشادہ ہونا۔ میں نے دریافت کیا: ”اشکل العینین“ کا کیا مطلب ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آنکھوں کا بڑا ہونا۔ میں نے دریافت کیا: منہوش العقب کا کیا مطلب ہے۔ انہوں نے کہا (پنڈلی پر) گوشت تھوڑا ہونا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3581 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: قَالَ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا الْأَرْضُ تُطْوِي لَهَا أَنَا لِنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَأَنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرَبٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک میں سورج چلتا تھا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار کسی کو نہیں دیکھا۔ گویا زمین آپ کے لئے پیٹ دی جاتی تھی۔ ہم کوشش کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چلتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی تکلف کے بغیر چلا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔)

3582 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى صَرَبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَوْتَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَإِذَا أَقْرَبُ النَّاسِ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرَائِيلَ فَإِذَا أَقْرَبُ مِنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دَحِيَّةَ هُوَ ابْنُ خَلِيفَةَ الْكَلْبِيِّ

3581۔ اخراجہ احمد (۲/۳۵۰، ۳۸۰) عن ابی یونس عن ابی ہریرۃ فذکرہ۔

3582۔ اخراجہ مسلم (ابن) (۱/۵۳۰، ۵۳۱): کتاب الایمان: باب: الاسرار برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماوات و فرض

الصلوات، حدیث (۱۶۷/۲۷۱)۔ و عبد بن حمید ص (۳۱۹)، حدیث (۱۰۴۵)، و احمد فی مسنده (۳/۳۳۴) عن ابی الزبیر عن جابر۔



وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِئْتَيْنَ سَنَةً  
**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَآسِ وَذَهْلَمِ بْنِ حَنْظَلَةَ وَلَا يَصِحُّ لِذَهْلَمِ سَمَاعٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا رُوِيَتْ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَحَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ  
 ﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں تیرہ برس قیام کیا۔ یعنی (اس دوران) آپ ﷺ پر وحی نازل ہوتی رہی اور جب آپ کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ برس تھی۔  
 اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہا عنہا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور ذہل بن حنظلہ سے احادیث منقول ہیں۔  
 تاہم حضرت ذہل کا نبی اکرم ﷺ سے حدیث سماع ثابت نہیں ہے۔

یہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے جو عمرو بن دینار کے حوالے سے منقول ہے۔  
**3586 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ مَا تَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِئْتَيْنَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِئْتَيْنَ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو خطبے کے دوران یہ بیان کرتے ہوئے سنا: جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہوا آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ برس تھی۔ اسی طرح حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بھی (تریسٹھ برس کی عمر میں انتقال ہوا) میری عمر بھی اس وقت تریسٹھ سال ہو چکی ہے۔  
 (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3587 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ وَالْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ  
 قَالَ أَخْبَرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَبِئْتَيْنَ

3585۔ اخرجہ البخاری (۲۶۷/۷، ۲۶۸): کتاب مناقب الانصار: باب: هجرة النبي صلى الله عليه وسلم و اصحابه الى المدينة، حديث (۲۹۰۳)، و اخرجہ مسلم (۱۸۲۶/۴): کتاب الفضائل: باب: كم بقام النبي صلى الله عليه وسلم، بسكة والمدينة حديث (۲۳۰۱/۱۱۷) و احمد (۳۷۱/۱) (۳۰۱۶)

3586۔ اخرجہ مسلم (۱۸۲۷/۴): کتاب الفضائل: باب: كم قام النبي صلى الله عليه وسلم بسكة المدينة، حديث (۲۳۰۲/۱۲۰) و عبد بن حبيد في مسنده من (۱۰۸)، حديث (۴۲۱) و احمد في مسنده (۹۶/۴، ۹۷، ۱۰۰)

3587۔ اخرجہ البخاری (۶۴۶/۶): کتاب المناقب، باب: وفاة النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (۳۰۳۶)، و الحديث طرفه في (۴۴۶۶)، و مسلم (۱۸۲۰/۴): کتاب الفضائل: باب: كم سن النبي صلى الله عليه وسلم يوم قبض، حديث (۲۳۴۹/۱۱۵)، و احمد (۹۲/۶)

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ هَذَا  
﴿﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ کا جب وصال ہوا اس وقت آپ ﷺ کی عمر  
تریسٹھ سال تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
اس روایت کو زہری کے جتیبے نے زہری کے حوالے سے عروہ کے حوالے سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا ہے۔

### بَاب مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

#### باب 13: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3588 سند حدیث: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِي  
الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خَلِيلِهِ وَلَوْ كُنْتُ مَتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَإِنَّ  
صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴿﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میں ہر دوست کی دوستی سے بری ذمہ  
ہوں اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابن ابی قحافہ کو دوست بنانا لیکن تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے  
احادیث منقول ہیں۔

3589 سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ  
بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ  
آثَارٍ صَحَابَةٍ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3588۔ اخرجه مسلم (۱۸۰۰/۴، ۱۸۰۶)؛ كتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم: باب: من فضائل ابي بكر الصديق رضي الله عنه ،  
حدیث (۲۳۸۳/۳)، (۲۳۸۲/۴)، (۲۳۸۲/۴)، (۲۳۸۳/۶)، (۲۳۸۳/۷)۔ و ابن ماجه (۳۶۱/۱) فی المقدمة: باب: فی فضائل اصحاب رسول  
الله صلى الله عليه وسلم ، حدیث (۹۳)، و الحمیدی (۶۲/۱) فی احادیث عبد الله بن مسعود، حدیث (۱۱۳) و اخرجه احمد (۳۷۷/۱)،  
(۳۵۸۰)، (۳۸۹/۱)، (۳۹۸۹)، (۴۳۳/۱)، (۴۱۲۱)، (۴۰۸/۱)، (۳۸۸۰)، (۳۸۷۸)، (۴۱۲/۱)، (۳۹۰۹)، (۴۳۴/۱)، (۴۱۳۶)،  
(۴۳۷/۱)، (۴۱۶۱)، (۴۰۰/۱)، (۴۳۰۴)، (۱۰۹/۷)، (۴۳۹/۱)، (۴۱۸۲)، (۴۶۲/۱)، (۴۴۱۳)۔

3589۔ اخرجه البخاری (۲۴/۷)؛ كتاب فضائل الصحابة: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم لو كنت معصداً لخليل، حدیث (۳۶۶۸)۔

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ بات نقل کرتی ہیں۔ وہ فرماتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار ہیں۔ وہ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح غریب“ ہے۔)

3590 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورَقِيُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجَرِيرِيِّ عَنِ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ

متن حدیث: قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ رَسُولِ اللَّهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا: سب صحابہ کرام میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب کون تھا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں نے دریافت کیا: پھر اس کے بعد کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ میں نے دریافت کیا: پھر اس کے بعد کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابو عبیدہ بن جراح تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے پوچھا: پھر کون تھا؟ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا خاموش ہو گئیں۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3591 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ وَالْأَعْمَشِ وَعَبْدِ اللَّهِ

بْنِ صَهْبَانَ وَابْنِ أَبِي لَيْلَى وَكَثِيرِ النَّوَّاءِ كُلِّهِمْ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ النُّجُومَ الطَّالِعَ فِي أَفْقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ

أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

﴿﴾ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلند درجات کے مالک لوگوں کو (جنت میں) نچلے درجے والے لوگ اس طرح دیکھیں گے، جس طرح تم آسمان کے افق میں طلوع ہونے والے ستارے کو دیکھتے ہو اور

3590. أخرجه ابن ماجه (۳۸/۱): المقدمة: باب: في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في فضل عمر بن الخطاب رضي الله عنه، حديث (۱۰۲) واحمد (۲۱۸/۶).

3591. أخرجه ابوداؤد (۴۳۰/۲): كتاب الحروف والقراءات، حديث (۳۹۸۷) و الترمذی فی (مسندہ) فی احادیث ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ، حديث (۷۵۵)، و ابن ماجه (۳۷/۱): في المقدمة: باب: في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم في فضل ابی بكر الصديق رضی اللہ عنہ، حديث (۹۶) و عبد بن حميد ص (۲۸۰)، حديث (۸۸۷)، واحمد (۲۷/۳، ۵۰، ۶۱، ۷۲، ۹۳، ۹۸).

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ بھی (بلند درجات والوں میں شامل ہوں گے) اور یہ دونوں کتنے اچھے ہیں۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یہ روایت دیگر سند کے ہمراہ عطیہ کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3592** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ

عَمِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُعَلَّى عَنْ أَبِيهِ

مُتَنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيْرُهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ  
بِالنُّبَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ  
فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيْرُهُ رَبُّهُ بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ  
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفِيذِكَ بِأَبَائِنَا وَأُمُورِنَا فَقَالَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَسَلَّمَ مَا مِنْ النَّاسِ أَحَدٌ آمَنَ الْيَنَابِ فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنْ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ  
ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ رُؤْدُ وَإِخَاءَ إِيمَانٍ رُؤْدُ وَإِخَاءَ إِيمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَإِنْ صَاحِبُكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اِسْنَادٌ دِيكْرٌ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ أَبِي عَوَّانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ بِإِسْنَادٍ غَيْرِ هَذَا

قَوْلِ امَامِ تَرْمِذِي: وَمَعْنَى قَوْلِهِ آمَنَ الْيَنَابِ يَعْنِي آمَنَّا عَلَيْنَا

◆◆ ابن ابی معلی اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے یہ  
اعلان فرمایا: ایک شخص کو اس کے پروردگار نے اس بارے میں اختیار دیا ہے کہ وہ دنیا میں رہے جب تک کہ وہ دنیا میں رہنا چاہتا  
ہے اور دنیا میں کھائے پئے جو وہ کھانا چاہتا ہے اور اس بات کے درمیان (اختیار دیا) کہ وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرنے تو  
اس بندے نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کیا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ یہ سن کر رو پڑے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے کہا: آپ اس بزرگ پر  
حیران نہیں ہو رہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نیک آدمی کا ذکر کیا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا یا اپنی بارگاہ میں کسی ایک بات کا  
حاضری میں سے اختیار دیا تو اس نے اپنے پروردگار کی بارگاہ میں حاضری کو پسند کر لیا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت  
ابو بکر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے بارے میں زیادہ علم رکھتے تھے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بلکہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے  
بدلے اپنے والدین دے دیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے ساتھ حسن سلوک کے اعتبار سے کسی شخص نے ابن ابی قحافہ  
سے زیادہ اچھا سلوک سے نہیں کیا اور اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابن ابی قحافہ کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی بھائی چارگی اور

محبت تو باقی ہیں، آپ ﷺ نے یہ بات دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی: تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔  
اس بارے میں حضرت ابوسعید خدریؓ سے حدیث منقول ہے۔ یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔  
یہی روایت ابوعوانہ کے حوالے سے عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔  
حدیث کے الفاظ ”امن الینا“ کا مطلب امن علینا ہے۔

3593 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي

النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ إِنَّ عَبْدًا خَيْرَهُ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَيَبِينَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ قَدَيْنَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَا بَابِنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَعَجَبْنَا فَقَالَ النَّاسُ انظُرُوا إِلَى هَذَا الشَّيْخِ يُخْبِرُ رَسُولَ اللَّهِ عَنْ عَبْدِ خَيْرِهِ اللَّهُ بَيْنَ أَنْ يُؤْتِيَهُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا مَا شَاءَ وَيَبِينَ مَا عِنْدَ اللَّهِ وَهُوَ يَقُولُ قَدَيْنَاكَ يَا بَابِنَا وَأُمَّهَاتِنَا قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ هُوَ الْمُخَيَّرُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ هُوَ أَعْلَمَنَا بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا وَلَكِنْ أَخُوهُ الْإِسْلَامَ لَا بُقَيْنَ فِي الْمَسْجِدِ خَوْخَةَ إِلَّا خَوْخَةَ أَبِي بَكْرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆◆ حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ اسے دنیا کی آرائش و زیبائش عطا کر دے جتنی وہ چاہے یا اپنا قرب عطا کرے تو اس نے اللہ تعالیٰ کے قرب کو اختیار کیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے عرض کی: یا رسول اللہ (ﷺ)! آپ پر ہم اپنے والدین کو قربان کر دیں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہمیں اس بات پر حیرانگی ہوئی لوگوں نے کہا اس بزرگ کی طرف دیکھو! نبی اکرم ﷺ ایک بندے کے بارے میں بتا رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی تمام آرائش و زیبائش دی جتنی وہ چاہے اور اپنے قرب کے درمیان اختیار دیا ہے اور یہ صاحب یہ کہہ رہے ہیں: ہم اپنے والدین کو آپ پر قربان کر دیں گے تو درحقیقت نبی اکرم ﷺ وہ بندے تھے جن کو یہ اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابو بکرؓ اس بارے میں ہم میں سب سے بہتر جانتے تھے۔

حضرت محمد ﷺ نے ارشاد فرمایا: ساتھ اور مال کے حساب سے میرے ساتھ سب سے اچھا سلوک ابو بکر نے کیا ہے اور اگر میں نے کسی کو بھی خلیل بنانا ہوتا تو میں ابو بکر کو خلیل بناتا، تاہم اسلام کی بھائی چارگی باقی ہے اور مسجد میں ابو بکر کے مخصوص دروازے کے علاوہ ہر ایک دروازے کو بلند کر دیا جائے گا۔

3593 - أخرجه البخاري (٢٦٨/٧): كتاب مناقب الأنصار: باب: هجرة النبي صلى الله عليه وسلم وإصحابه إلى المدينة: حديث (٢٩٠٤).

(١٥٧/١)، كتاب فضائل الصحابة، باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم: سودا الأبواب إلا باب: أبي بكر، حديث (٣٦٥٤)، وأخرجه مسلم

(١٨٥٤/٤): كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل أبي بكر الصديق رضي الله عنه، حديث (٢٣٨٧/٢)، وأحمد (١٨٨٣)، (١٢٦/١)، عن

عبد بن حنين، عن أبي سعيد الخدري فذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3594** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكُوْفِيُّ حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُعْرِزِ الْقَوَارِيرِيِّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ يَزِيدَ الْأَوْدِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّثَنَا بِمَا لَا أَحَدٌ عِنْدَنَا يَدُّ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ عِنْدَنَا يَدًا يَكْفِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَا نَفَعْنِي مَالٌ أَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعْنِي مَالُ أَبِي بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا إِلَّا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے ساتھ جس شخص نے اچھا سلوک کیا ہم نے اس کو بدلہ دے دیا سوائے ابو بکر کے۔ اس نے ہمارے ساتھ اتنا اچھا سلوک کیا ہے کہ اس کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو عطا کرے گا اور کسی شخص کے مال نے مجھ سے اتنا نفع نہیں دیا جتنا ابو بکر نے دیا ہے اگر میں نے کسی کو خلیل بنانا ہوتا تو میں ابو بکر کو خلیل بنا لیتا لیکن تمہارے آقا اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”سن“ ہے اور سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ فِي مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كِلَيْهِمَا

**باب 14:** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ دونوں کے مناقب کا بیان

**3595** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَارِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رَبِيعٍ وَهُوَ ابْنُ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَاتَلُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اختلاف سند: وَرَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مَوْلَى لِرَبِيعٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ نَحْوَهُ وَكَانَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ يَدْلِسُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرَبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ وَرَبَّمَا لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ زَائِدَةَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ

3594۔ لم يخرجہ الا العرمذی من اصحاب الكتب السعة ينظر العنفة (۴۲۴/۱۰)، حدیث (۱۴۸۴۹) و ذکرہ المتقی الہندی فی الكنز (۵۴۷/۱۱)، حدیث (۳۲۵۶۵)، و عزالہ للرمذی۔

3595۔ اخرجہ ابن ماجہ (۳۷/۱) فی المقدمة: باب: فی فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (۹۷)، و البیہقی (۲۱۴/۱) فی احادیث حذیفہ بن الیمان، حدیث (۴۴۹) و احد (۳۸۵/۵، ۴۰۲، ۳۹۹)۔



عَبْدُ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالِ مَوْلَى رَبِيعٍ عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ أَيْضًا عَنْ رَبِيعٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ سَالِمُ الْأَنْعُمِيُّ كُوفِيُّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ

﴿﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے بعد دو آدمیوں کی پیروی کرنا۔ ابو بکر اور

عمر کی۔

اس بارے میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

سفیان ثوری نے اس روایت کو عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے ربیع کے آزاد کردہ غلام کے حوالے سے ربیع کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے: نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

دیگر راویوں نے اس روایت کو صنعت سے نقل کیا ہے۔

سفیان بن عیینہ نامی راوی نے تالیس کی ہے بعض اوقات وہ اس روایت کو زائدہ کے حوالے سے عبد الملک کے حوالے سے نقل کرتے ہیں اور بعض اوقات وہ اس میں زائدہ کا حوالہ ذکر نہیں کرتے ہیں۔

ابراہیم بن سعد نے اس روایت کو سفیان ثوری عبد الملک بن عمیر ہلال سے نقل کیا ہے جو ربیع کے آزاد کردہ غلام ہیں اور ان کے ربیع کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے ہمراہ ربیع کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

**3596 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْأَمْوِيُّ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ سَالِمِ أَبِي الْعَلَاءِ الْمُرَادِيِّ

عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرَمٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَانِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا

بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ

﴿﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے نہیں

معلوم تم لوگوں کے درمیان میں اور کتنا عرصہ رہوں گا؟ میرے بعد ان دو لوگوں کی پیروی کرنا، نبی اکرم ﷺ نے حضرت

ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کر کے یہ بات فرمائی۔

**3597 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3597- لم يعرجه الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة ينظر: (التحفة) (۱/۳۴۰)، حدیث (۱۳۱۳) و ذکره البقی الہندی فی الكنز

(۵۶۱/۱)، حدیث (۳۲۶۵۲) وعزاه للترمذی.

متن حدیث: لَا بَشَرَ وَغَمْرَ هَذَا سَيِّدًا كَهَوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّنَ  
وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُخْبِرُهُمَا يَا عَلِيُّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ فرمایا تھا: دونوں انبیاء اور مرسلین کے علاوہ اہل جنت کے پہلے والے اور بعد والے تمام عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

3598 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوقَرِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ عَلِيِّ بْنِ

الْحُسَيْنِ عَنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

متن حدیث: كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ طَلَعَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا سَيِّدَا كَهَوْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّنَ وَالْمُرْسَلِينَ يَا عَلِيُّ لَا تُخْبِرُهُمَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوقَرِيُّ يَضَعُ فِي الْحَدِيثِ وَلَمْ يَسْمَعْ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ

أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَلِيٍّ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ یہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ اسی دوران حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نظر آ گئے، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ تمام انبیاء اور مرسلین کے علاوہ سب پہلے والے اور سب بعد والے جنت کے عمر رسیدہ لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اس کے راوی ولید بن محمد موقری کو ضعیف قرار دیا گیا ہے اور یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3599 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدُّورِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ ذَكَرَ دَاوُدُ عَنِ

الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3598 لم يخرجہ الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة ينظر: (التحفة) (۴۳۰/۷)، حدیث (۱۰۲۴۶)، و ذکرہ المعنی الہندی فی الکنز

(۵/۱۳): حدیث (۳۶۰۹۰)، و عزاء للترمذی لم قال: وقد رواه خزيمة و ابن شاهين في السنن من طريق الحارث عن علي، و رواه ابن ابي

عاص، في السنن من طريق خطاب او ابي خطاب.

**متن حدیث:** قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كُهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ مَا خَلَا النَّبِيَّ وَالْمُرْسَلِينَ لَا تُغَيِّرُهُمَا يَا عَلِيُّ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ابو بکر اور عمر انبیاء اور مرسلین کے علاوہ تمام پہلے والے اور بعد والے بڑی عمر کے لوگوں کے سردار ہیں۔ اے علی! تم ان دونوں کو نہ بتانا۔

**3600 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ أَبِي

نَضْرَةَ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ

آخِرُ صَحَابِهِ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَلَسْتُ أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ أَلَسْتُ صَاحِبَ كَذَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنِ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَهَذَا أَصَحُّ حَدَّثَنَا بِذَلِكَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنِ شُعْبَةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكَرْ فِيهِ عَنِ أَبِي سَعِيدٍ وَهَذَا أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں اس بارے میں لوگوں سے زیادہ حق نہیں رکھتا کیا میں نے سب سے پہلے اسلام قبول نہیں کیا۔ کیا میری یہ خصوصیت نہیں۔ کیا میری وہ خصوصیت نہیں ہے۔ اس حدیث کو بعض راویوں نے شعبہ کے حوالے سے جریری کے حوالے سے ابونضرہ کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور یہ سند زیادہ درست ہے۔

محمد بن بشار نے یہ روایت عبدالرحمن کے حوالے سے شعبہ سے جریری کے حوالے سے ابونضرہ سے نقل کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کے بعد انہوں نے حدیث نقل کی ہے۔ اس میں انہوں نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا تاہم یہ والی روایت زیادہ مستند ہے۔

**3601 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَطِيَّةَ عَنِ ثَابِتٍ عَنِ أَنَسِ

**متن حدیث:** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بِصَرَّةٍ إِلَّا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَيَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَيَتَسَمَّانِ إِلَيْهِ وَيَتَسَمَّمُ إِلَيْهِمَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ

تَوْحِيحُ رَاوِي: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي الْحَكَمِ بْنِ عَطِيَّةَ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ اپنے مہاجرین اور انصار ساتھیوں کے پاس تشریف لاتے تھے

تو ان میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی بیٹھے ہوتے تھے۔ ان میں سے کوئی ایک بھی اپنی نگاہ اٹھا کر آپ کی طرف

3600۔ لم يخرجه الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۲۹۲/۵)، حدیث (۶۵۹۶) عن ابی بکر موقوفاً.

3601۔ الخرجه عبد بن حميد ص (۲۸۸) حدیث (۱۲۹۸)، وخرجه احمد (۱۵۰/۳) عن ثابت عن انس فذكره

نہیں دیکھتا تھا۔ صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایسا کیا کرتے تھے کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی صرف ان دونوں کی طرف دیکھا کرتے تھے۔ یہ دونوں حضرات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر مسکراتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو دیکھ کر مسکراتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اس کو صرف حکم بن عطیہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں اور بعض محدثین نے حکم بن عطیہ کے بارے میں کلام کیا ہے۔

**3602** سند حدیث: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ عَنْ

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرُ عَنْ شِمَالِهِ وَهُوَ آخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا وَقَالَ هَكَذَا نُبِعْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَسَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ لَيْسَ عَنْهُمْ بِالْقَوِيِّ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ أَيْضًا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد میں تشریف لائے تو آپ کے ایک جانب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور دوسری جانب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کا ہاتھ ہاتھ رکھا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیں قیامت کے دن اسی طرح مبعوث کیا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔

یہی روایت بعض دیگر سندوں کے ہمراہ بھی نافع کے حوالے سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

**3603** سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مَوْسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ

أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنِي كَثِيرٌ أَبُو إِسْمَاعِيلَ عَنْ جُمَيْعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ أَنْتَ صَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ وَصَاحِبِي

فِي الْغَارِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم غار میں بھی میرے ساتھ تھے اور حوض پر بھی میرے ساتھ ہو گے۔

3602۔ اخرجہ ابن ماجہ (۲۸/۱) المقدمة حدیث (۹۹) عن نافع عن ابن عمر فذكره.

3603۔ لم يخرجه الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳۲۸/۵)، حدیث (۶۶۷۶)، و ذكره المتقی فی الكنز (۵۴۵/۱۱)، حدیث (۳۲۵۰۹)، وعزاه للترمذی عن ابن عمر فذكره.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3604** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لُدَيْنٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ هَذَا السَّمْعُ وَالْبَصَرُ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَنْطَبٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن حنطب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا یہ

صح اور بصر ہے۔ اس بارے میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”مرسل“ ہے۔

حضرت عبداللہ بن حنطب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اقدس نہیں پایا ہے۔

**3605** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُولَ

اللَّهِ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأَمَرَ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ فَقَالَ مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ

فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قَوْلِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ مَقَامَكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَأَمَرَ

عُمَرَ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ لَأَنْتَنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ

مُرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

3604۔ لم يخرجہ الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳۱۴/۴)، حدیث (۵۲۴۶)، و اخرجہ الحاکم فی المستدرک (۶۹/۳)، وقال: صحیح الاسناد و لم يخرجہ، و قال الذہبی: حسن و ذکرہ الشیخ الالبانی فی (الصحيحه) (۴۷۲/۲)، حدیث (۸۱۴)، وقال:

رجاله ثقات عن عبد العزيز بن المطلب عن ابيه عن جده عبد الله بن حنطب

3605۔ اخرجہ مالک فی (الموطأ) (۱۷۰/۱، ۱۷۱)، کتاب قصر الصلاة فی السفر: باب جامع الصلاة، حدیث (۸۳)، و اخرجہ البيهقي

(۱۹۲/۲، ۱۹۳، ۱۹۵)، کتاب الاذان: باب: اهل العلم و الفضل احق بالامامة، حدیث (۶۷۸) من طريق ابي بردة عن ابي موسى، (۶۷۹)،

حدیث (۶۸۲) من طريق ابن شهاب عن حنزة بن عبد الله، باب: من قام الى جنب الامام لعله، حدیث (۶۸۳)، و اخرجہ مسلم (ابن)

(۲۱۱/۲): کتاب الصلاة: باب: استخلاف الامام اذا عرض له عذر من مرض و سفر و غيرهما من يصلي بالناس، حدیث (۴۲۰/۱۰۱) من

طريق عبد الملك بن عمير عن ابي بردة عن ابي موسى، (۳۰۷/۲، ۳۰۸)، باب: النبي عن مبادرة الامام بالكتكبير وغيره، حدیث (۴۱۸/۹۴،

۴۱۸/۹۵)، و ابن ماجه (۳۸۹/۱، ۳۹۰، ۳۹۱): کتاب اقامة الصلاة و السنة فيها: باب: ما جاء في صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم في

مرضه، حدیث (۱۲۳۲)، من طريق لبراهيم عن الاسود عن عائشة، حدیث (۱۲۳۳)، حدیث (۱۲۳۴) من طريق نيهط بن شريط عن سالم

بن عبيد، حدیث (۱۲۳۵) من طريق الارقم بن شرحبيل عن ابن عباس و اخرجہ احمد (۹۶/۱)، (۲۵۹/۶، ۲۳۱، ۲۷۰)، عن عائشة به

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَآبِي مُوسَى وَابْنِ عَبَّاسٍ وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

زَمْعَةَ

﴿﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوبکر سے کہو! لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدایت کریں کہ وہ نماز پڑھا دیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کو کہو کہ نماز پڑھاوے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے حصہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ ﷺ سے کہو! جب ابوبکر آپ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔

آپ ﷺ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہدایت کریں کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ حضرت سیدہ حصہ رضی اللہ عنہا نے ایسا ہی کیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم عورتیں بھی یوسف علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کی طرح ہو! ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہو! وہ نماز پڑھائے تو سیدہ حصہ رضی اللہ عنہا نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: تمہاری وجہ سے مجھے کبھی کوئی بھلائی نہیں ملی۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

اس بارے میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ، حضرت سالم بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن زمرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

**3606 سند حدیث:** حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ عَيْسَى بْنِ مَيْمُونِ الْأَنْصَارِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَنْ جَدَّيْثَ: لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يُؤْتَهُمْ غَيْرَهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جن لوگوں کے درمیان ابوبکر موجود ہو۔ ان لوگوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور ان کی امامت کرے۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

**3607 سند حدیث:** حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ حَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
مَنْ جَدَّيْثَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ لِمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ

3606۔ لم يخرجہ الا الترمذی من اصحاب الكتب السعة، ينظر (العفة) (۲۸۴/۱۲)، حدیث (۱۷۵۴۸)، و ذكره المتقي الهندي في الكنز (۵۴۷/۱۱)، حدیث (۳۲۵۶۷)، وعزاه للترمذی۔

3607۔ اخرجه النسائي (۲۲/۲۲/۶): كتاب الجهاد: باب: فضل من انفق زوجين في سبيل الله عزوجل، حدیث (۳۱۳۵)۔

الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَانِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا بَنِيَّ أَنْتَ وَأُمِّي مَا عَلَيَّ مِنْ دُعَى مِنْ هَذِهِ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے گا تو جنت میں سے یہ آواز دی جائے گی۔ اے اللہ کے بندے! یہ زیادہ بہتر ہے جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص جہاد کرنے والا ہوگا اسے جہاد کرنے والے دروازے سے بلایا جائے گا۔ صدقہ و خیرات کرنے والے کو صدقہ دینے والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے باب الریان سے بلایا جائے گا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ لازمی سی بات ہے ان میں سے جس بھی دروازے سے بلایا جائے گا اسے کوئی حرج نہیں ہوگا، لیکن کیا کوئی ایسا بھی شخص ہوگا جو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں! مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ایک ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3608 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْبُرَّازِيُّ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ ذَكْوَانَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَمَرْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَتَصَدَّقَ فَوَافَقَ ذَلِكَ عِنْدِي مَالًا فَقُلْتُ الْيَوْمَ  
أَسْبِقُ أَبَا بَكْرٍ إِنْ سَبِقْتُهُ يَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ  
قُلْتُ مِثْلَهُ وَآتَى أَبُو بَكْرٍ بِكُلِّ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا أَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ قَالَ أَبْقَيْتُ لَهُمُ اللَّهُ وَرَسُولَهُ قُلْتُ  
وَاللَّهِ لَا أَسْبِقُهُ إِلَى شَيْءٍ أَبَدًا

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ ہدایت دی کہ ہم صدقہ کریں۔ اس وقت میرے پاس کچھ مال موجود تھا۔ میں نے یہ سوچا کہ آج میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جاؤں گا اور آج ہی میں سبقت لے جا سکتا ہوں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں اپنا مال نصف مال لے کر آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑا ہے؟ میں نے عرض کی اتنا ہی چھوڑا ہے پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے پاس موجود سارا سامان لے آئے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: اے ابو بکر! تم اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ انہوں نے عرض کی: میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر آیا ہوں۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے یہ سوچا کہ میں کبھی بھی کسی

3608۔ اخرجہ ابو داؤد (۵۲۶/۱): کتاب الزکاة: باب: الرخصة فی ذلك، حدیث (۱۶۷۸)، و الدارمی (۳۹۱/۱، ۳۹۲) کتاب الزکاة: باب:

الرجح صدق بحیثم ما عنده، و عبد بن حمید ص (۳۳) مسند عمر بن الخطاب، حدیث (۱۴).

معالے میں ان سے سبقت نہیں لے جاسکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3609 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ أَبِيهِ قَالَ

أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتَتْهُ امْرَأَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ وَأَمَرَهَا بِأَمْرٍ فَقَالَتْ

أَرَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لَمْ أَجِدْكَ قَالَ فَإِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَتِيَنِي أَبَا بَكْرٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ محمد بن جبیر بیان کرتے ہیں: ان کے والد حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے ایک خاتون

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں گفتگو کی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی

ہدایت کی وہ کہنے لگی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا کیا خیال ہے؟ اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ پاؤں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابو بکر کے پاس آ جانا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”صحیح غریب“ ہے۔

**3610 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ أَنبَاءَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ بَقَرَةً إِذْ قَالَتْ لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا إِنَّمَا خُلِقْتُ لِلْحَرْثِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهِذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ایک مرتبہ ایک شخص گائے پر سوار ہوا

تو وہ گائے بولی مجھے اس مقصد کے لئے پیدا نہیں کیا گیا مجھے کھیتی باڑی کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ (یہ بیان کرنے کے بعد) نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں میں بھی ابو بکر اور عمر بھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات اس وقت حاضرین میں موجود نہیں تھے۔

3609- اخرجه البخاری (۲۱۹، ۲۱۸، ۱۳): کتاب الاحکام، باب: الاستخلاف، حدیث (۷۲۲۰)، (۲۲/۷): کتاب فضائل الصحابة، باب:

فضل ابی بکر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (۳۶۰۹)، (۳۴۲/۷): کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة، باب: العجوة علی من قال ان

احکام النبی صلی اللہ علیہ وسلم كانت ظاهریة، حدیث (۷۳۶۰) و اخرجه مسلم (۱۸۵۶/۴، ۱۸۵۷): کتاب فضائل الصحابة، باب: من

فضائل ابی بکر، حدیث (۲۳۸۶/۱۰)، و اخرجه احمد (۸۳، ۸۲/۴).

3610- اخرجه البخاری (۱۱/۵): کتاب الحرث و المزارعة، باب: استعمال البقر للحرثة، حدیث (۲۳۲۴)، و للحدیث اطراف فی

(۳۴۷۱)، (۳۶۶۳)، (۳۶۹۰)، و الاداب المفرد (۹۰۲)، و الحمیدی (۴۵۵، ۴۵۴/۲)، حدیث (۱۰۵۴) و احمد (۲۴۵/۲، ۳۸۲، ۵۰۲)



یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے بھی منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3611** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسِدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ أَبِي بَكْرٍ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

﴿﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مخصوص دروازے کے علاوہ

(مسجد نبوی کے) تمام دروازوں کو بند کرنے کی ہدایت دی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

**3612** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ إِسْحَاقَ بْنِ

طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَنْتَ عَتِيقُ اللَّهِ مِنَ النَّارِ

فَيَوْمَئِذٍ سُمِّيَ عَتِيقًا

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَعْنٍ وَقَالَ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ کی طرف سے دوزخ سے آزاد کئے ہوئے ہو۔ اسی دن سے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا نام عتیق پڑ گیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

بعض راویوں نے اس روایت کو معن نامی راوی سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں یہ موسیٰ بن طلحہ کے حوالے سے حضرت سیدہ

عائشہ سے منقول ہے۔

**3613** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجَعِيُّ حَدَّثَنَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الْجَحَافِ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي

3611- لم يخرجہ الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۲۸/۲)، حدیث (۱۶۴۱۰)۔

3612- لم يخرجہ الا الترمذی من بين اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳۴۹/۱۱)، حدیث (۱۵۹۲۱) ، و اخرجه الحاكم

(۲۷۶/۳)، و الطبرانی في المعجم الكبير، رقم (۹)۔

3613- لم يخرجہ الا الترمذی من بين اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۴۱۶/۳)، حدیث (۴۱۹۶) ، و ذكره البتقي الهندي في الكنز

(۵۶۰/۱۱)، حدیث (۳۲۶۴۷)، و عزاه للترمذی من طريق ابی سعید

سَعِيدُ الْمُحَدِّرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ لَمَّا وَزِيرَايَ مِنَ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِئِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنَ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو الْجَحَافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَيُرْوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو الْجَحَافِ وَكَانَ مَوْضِعًا وَتَلِيدًا ابْنُ سُلَيْمَانَ يُكْنَى أَبَا إِدْرِيسَ وَهُوَ شَيْعِيُّ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کے دو وزیر آسمان سے تعلق رکھتے ہیں اور دو وزیر جو زمین سے تعلق رکھتے ہیں۔ میرے آسمان سے تعلق رکھنے والے دو وزیر جبرائیل اور میکائیل ہیں اور زمین سے تعلق رکھنے والے میرے دو وزیر ابوبکر اور عمر ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اس حدیث کے راوی ابو جحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے۔

سفیان ثوری سے یہ بات روایت کی گئی ہے وہ یہ بات بیان کرتے ہیں: ابو جحاف نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے اور وہ ایک پسندیدہ شخصیت ہیں۔ تلید بن عثمان نامی راوی کی کنیت ابودریس ہے اور وہ شیعہ ہیں۔

بَابُ فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 15: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3614 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ

بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ يَا بِيَّ جَهْلِي أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ أَحَبَّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اے اللہ! ان دو آدمیوں میں سے اپنی بارگاہ

میں زیادہ محبوب شخص کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ ابوجہل یا عمر بن خطاب

راوی بیان کرتے ہیں: ان دونوں میں سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ محبوب حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ (جنہوں نے اسلام

قبول کیا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے جو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے منقول ہے۔

**3615** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبَهُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوا فِيهِ وَقَالَ فِيهِ عُمَرُ أَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيهِ شَكٌّ خَارِجَةُ إِلَّا نَزَلَ فِيهِ الْقُرْآنُ عَلَى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَآبِي ذَرٍّ وَآبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَخَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ هُوَ ابْنُ سَلِيمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَهُوَ ثِقَةٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے حق کو عمر کی زبان اور ذل پر جاری

کر دیا ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: جب بھی لوگوں کو کوئی معاملہ درپیش ہو اور لوگوں نے اس کے بارے میں کوئی رائے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے بارے میں کوئی الگ رائے دی (یہاں پر راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: حضرت ابن خطاب نے اس بارے میں کوئی رائے دی تو قرآن اس کے مطابق نازل ہوا جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

اس بارے میں حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

خارجہ نامی راوی خارجہ بن عبد اللہ بن سلیمان بن زید بن ثابت انصاری ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔

**3616** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ

عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِآبِي جَهْلٍ ابْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ قَالَ

فَأَصْبَحَ فَعَدَا عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْلَمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُهُمْ فِي النَّضْرِ أَبِي عُمَرَ وَهُوَ يَرَوِي مَنَاكِبَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے دعا کی اے اللہ ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب

کے ذریعے اسلام کو عزت عطا کر۔ راوی بیان کرتے ہیں: اگلے دن صبح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر

3615۔ اخرجہ عبد بن حمید ص (۲۴۵)، حدیث (۷۰۸)، و احمد (۵۲/۲) (۵۱۴۰)، (۹۵/۲)، (۵۶۹۷) عن ابن عمر۔

3616۔ لم یخرجہ الا الترمذی من اصحاب الكتب السعة، ينظر (التحفة) (۱۶۹/۵)، حدیث (۶۲۲۳)، و ذكره المتقی الهندی فی الكنز

(۵۸۲/۱۱)، حدیث (۲۲۷۷۱)، و عزاه للترمذی و الطبرانی فی الکبیر و ابن عساکر عن ابن عباس

ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اس حدیث کے ایک راوی ابو عمر نصر کے بارے میں محدثین کلام کیا ہے، کیونکہ یہ شخص ”منکر“ روایات نقل کرتا ہے۔

**3617 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْوَاسِطِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ

الرَّحْمَنِ ابْنُ أَحْمَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

**مثن حدیث:** قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ أَمَا إِنَّكَ إِنْ قُلْتَ ذَلِكَ

فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلَى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

◀◀ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: اے نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر فرد تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ تو یہ کہہ رہے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا ہے: سورج ایسے کسی شخص پر طلوع نہیں ہوا جو عمر سے بہتر ہو۔ (یعنی عمر سے زیادہ بہتر اور کوئی شخص نہیں ہے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی

سند بھی مستند نہیں ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

**3618 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ مَا أَظُنُّ رَجُلًا يَنْتَقِصُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◀◀ محمد بن سیرین کہتے ہیں: میرے خیال میں کوئی بھی ایسا شخص جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ کی شان میں

تنتقص کرتا ہو تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں کرتا ہوگا۔

یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3619 سند حدیث:** حَدَّثَنَا سَلْمَةُ بْنُ شَيْبٍ حَدَّثَنَا الْمُقْرِيُّ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شَرِيحٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ

مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3617۔ لم يخرجہ الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۲۹۰/۵)، حدیث (۶۵۸۹)، و ذکرہ المتقی الہندی فی الکنز

(۵۷۷/۱۱)، حدیث (۳۲۷۳۹)، و عزاه للترمذی و الحاكم عن ابی بکر۔

3618۔ لم يخرجہ الا الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳۵۷/۱۳)، حدیث (۱۹۳۰۲)۔

3619۔ لم يخرجہ الا الترمذی، ينظر (التحفة) (۳۲۲/۷)، حدیث (۹۹۶۶)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجه الحاكم فی المستدرک

(۸۵/۳)، و قال: صحيح الاسناد ولم يخرجہ

متن حدیث: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ

﴿﴾ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر

بن خطاب ہوتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف مشرح بن ہاعان نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3620 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْبِ بْنِ الرَّهْرِيِّ عَنْ حَمْرَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ

ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتِيْتُ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضَلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا

أَوْلَتْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْعِلْمُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے خواب میں دیکھا کہ

میرے سامنے دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا میں نے اس میں سے پی لیا پھر میں نے بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دیا۔ لوگوں نے

دریافت کیا: یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تعبیر بیان کی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

3621 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا أَنَا بِقَصْرِ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا

الْقَصْرُ قَالُوا لِشَابٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَظَنَنْتُ أَنِّي أَنَا هُوَ فَقُلْتُ وَمَنْ هُوَ فَقَالُوا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں جنت میں داخل ہوا میں نے سونے سے

بنا ہوا ایک محل دیکھا اور دریافت کیا: یہ کس کا محل ہے۔ لوگوں نے بتایا قریش کے ایک آدمی کا ہے۔ میں نے یہ گمان کیا کہ شاید

میں ہی وہ آدمی ہوں تو میں نے دریافت کیا: وہ کون شخص ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا: وہ عمر بن خطاب ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3622 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثِ أَبِي عَمَّارِ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدِ

3620۔ اخرجه البيهقارى (٤١٠/١٢): كتاب التعبير: باب: اللبن، حديث (٧٠٠٦)، (٧٠٠٧)، (٧٠٢٧)، (٧٠٣٢)، و الدارمي (١٢٨/٢):

كتاب الرويا: باب: في القصص و البعير و اللبن و غيره ذلك في النوم، و اخرجه احمد (٨٢/٢)، (٥٥٤)، و (١٥٤/٢)، (٦٤٢٦)، (١٠٨/٢)، (٥٨٦٨)، (١٣٠/٢)، (٦١٤٢)، (١٤٧/٢)، (٦٣٤٤).

3621۔ اخرجه احمد (١٠٧/٣، ١٧٩/٣، ٢٦٣/٣) عن حميد عن انس بن مالك فذكره.

حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٌ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَعًا بِلَالًا فَقَالَ يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَى الْجَنَّةِ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ لَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِي فَآتَيْتُ عَلَى قَصْرِ مُرَيْجٍ مُشْرِفٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ مِنَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ أَنَا عَرَبِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ مِنْ قُرَيْشٍ قُلْتُ أَنَا قُرَيْشِيٌّ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِلرَّجُلِ مِنْ أُمَّةٍ مُحَمَّدٍ قُلْتُ أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ بِلَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَذْنُكَ قَطُّ إِلَّا صَلَاتُكَ رَكَعَتَيْنِ وَمَا أَصَابَتِي حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَرَأَيْتُ أَنَّ لِلَّهِ عَلَيَّ رَكَعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهِمَا

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ وَمُعَاذٍ وَأَنَسٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ لِمَنْ هَذَا فَقِيلَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

قَوْلِ إِمَامِ تَرْمِذِي: وَمَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ أَنِّي دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ يَعْنِي رَأَيْتُ فِي الْعَنَامِ كَأَنِّي دَخَلْتُ

الْجَنَّةَ هَكَذَا رُوِيَ فِي بَعْضِ الْحَدِيثِ وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَخُوِي

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ صبح کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ تم کس وجہ سے جنت میں مجھ سے آگے تھے۔ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے محسوس کی پھر میں ایک چوکور بلند سونے کے بنے ہوئے محل کے پاس آیا۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے عرض کیا: یہ عرب سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی ایک عربی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے۔ فرشتوں نے بتایا: یہ محل قریش سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا: میں بھی ایک قریشی ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ پھر فرشتوں نے بتایا: یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا ہے۔ میں نے کہا میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔ یہ محل کس کا ہے؟ تو انہوں نے بتایا: یہ عمر بن خطاب کا ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ میں جس وقت بھی اذان دیتا ہوں تو دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب بھی بے وضو ہوتا ہوں تو اسی وقت وضو کر لیتا ہوں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دو رکعت ادا کرنی چاہئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شاید ان دونوں کی وجہ سے ہی ایسا ہوا ہو گا۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جنت میں سونے سے بنا ہوا ایک محل دیکھا۔ میں نے دریافت کیا: یہ محل کس کا ہے؟

3622. اخرجه ابن خزيمة (٢١٣/٢، ٢١٤): جامع ابواب الطوع غيرها، تقدم: باب: استعجاب الصلاة عن الذنوب، حديث (١٢٠٩) واخرجه احمد (٣٥٤/٥)، بزيادة مطلوبة هي (—) لئن هذا القصر؟ قالوا العبد بن الخطاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لو لا غير تلك يا عبد لدخلت القصر فقال: يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كنت لا غار عليك و قال لبلال بم سبقني الى الجنة؟ قال: ما احدثت الا توضات وصلحت ركعتين (—)، و (٣٦٠/٥).

تو بتایا گیا: عمر بن خطاب کا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

حدیث میں جو یہ الفاظ ہیں گزشتہ رات میں جنت میں داخل ہوا۔ اس سے مراد یہ ہے میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گویا میں جنت میں ہوں۔ اسی طرح بعض روایات میں نقل کیا گیا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہ بات نقل کی گئی ہے وہ فرماتے ہیں: انبیاء کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں۔

**3623 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَالِدِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ بُرَيْدَةَ يَقُولُ

**متن حدیث:** خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ أَنْ رَدَّكَ اللَّهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ بِالذَّفِّ وَأَتَفِي فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتَ نَذَرْتِ فَأَضْرِبِي وَلَا فَلَا فَجَعَلْتُ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَالْقَتِ الذَّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لِيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلَتْ أَنْتَ يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الذَّفَّ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ بُرَيْدَةَ

**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَائِشَةَ

﴿﴾ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک جنگ میں تشریف لے گئے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ قام کنیر آئی۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح و سلامت واپس لے آیا تو میں آپ کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم نے یہ نذر مانی تھی تو دف بجالو اور نہ رہنے دو۔ تو اس نے دف بجانی شروع کی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو وہ دف بجارہی تھی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر آئے تو بھی وہ دف بجارہی تھی۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اندر آئے تو تب بھی وہ دف بجاتی رہی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اندر آئے تو اس نے دف اپنی پیٹھ کے نیچے رکھ لی اور اوپر بیٹھ گئی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! شیطان تم سے ڈر جاتا ہے۔ میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ دف بجاتی رہی۔ ابو بکر اندر آئے یہ بجاتی رہی پھر علی اندر آئے پھر بھی یہ بجاتی رہی پھر عثمان اندر آئے پھر بھی یہ بجاتی رہی اور پھر تم اندر آئے اے عمر تو اس نے دف رکھ دی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے جو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت منقول ہے۔

**3624** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَاحٍ الْبَزَارِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ خَارِجَةَ بِنْتِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلِيمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ رُوْمَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنِ حَدِيثٍ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَفْطًا وَصَوْتًا صَبِيانَ فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصَّبِيانَ حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَى فَأَنْظِرِي فَنَحْنُ فَوَضَعْتُ لَحْيِي عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتِ أَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عَمْرٌ قَالَتْ فَأَرْفَضَ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ قَرُّوا مِنْ عَمْرٍ قَالَتْ فَرَجَعْتُ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دفعہ نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے۔ ہم نے شور و غل کی آواز سنی اور کچھ بچوں کی آواز سنی۔ نبی اکرم ﷺ کھڑے ہوئے تو وہاں ایک حبشی عورت ناچ رہی تھی جس کے ارد گرد بچے موجود تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ (رضی اللہ عنہا)! آؤ تم بھی دیکھ لو۔ میں آئی میں نے اپنی ٹھوڑی نبی اکرم ﷺ کے کندھے پر رکھ دی اور آپ ﷺ کے کندھے پر اور سر کے درمیان سر رکھ کر اس عورت کو دیکھنے لگی۔ نبی اکرم ﷺ (ٹھوڑی دیر بعد) مجھ سے دریافت کرنے لگے کیا تمہارا راجی نہیں بھرا۔ کیا تمہارا دل نہیں بھرا۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں ”نہیں“ کہتی رہی میں آپ کی بارگاہ میں اپنی قدر و منزلت کا جائزہ لینا چاہتی تھی۔ اسی دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ وہاں آگئے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سب لوگ اس عورت کے پاس سے دور چلے گئے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں جنوں اور انسانوں سے تعلق رکھنے والے شیاطین کو دیکھ رہا تھا کہ وہ عمر کو دیکھ کر بھاگ گئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: تو میں بھی واپس آگئی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔)

**3625** سند حدیث: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِعُ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَمْرِو الْعَمَرِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَا أَوْلُ مَنْ تَنَشَّقُ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عَمْرٌ ثُمَّ ابْنِي أَهْلُ الْبَيْتِ فَيَحْشَرُونَ مَعِيَ ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أَحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَعَاصِمُ بْنُ عَمْرِو لَيْسَ بِالْحَافِظِ عِنْدَ أَهْلِ

الْحَدِيثِ

3624. انفرد به الترمذی، ينظر التحفة (۲۳۰/۱۲)، حدیث (۱۷۳۵۵) من اصحاب الکعب السعة، و ذکره البقی الہندی فی الكنز (۵۷۴/۱۱)، حدیث (۲۷۷۲۱)، و عزاه لابن عدی عن عائشہ

3625. انفرد به الترمذی، ينظر: التحفة: (۴۵۷/۵)، حدیث (۷۲۰۰)، و اخرجہ الحاكم فی المستدرک (۴۶۵/۲): وقال صحیح الاسناد ولم

يخرجاه، و تعقبه الذهبي بقوله، عبد الله ضعيف



﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سب سے پہلے میرے لئے زمین کو شق کیا جائے گا اور پھر ابو بکر کے لئے پھر عمر کے لئے پھر جنت بقیع میں دفن لوگ آئیں گے اور ان کا حشر میرے ساتھ کیا جائے گا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا، یہاں تک کہ مجھے دونوں حرمین کے درمیان اٹھایا جائے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

عمر بن عمر نامی راوی محدثین کے نزدیک حافظ نہیں ہیں۔

**3626** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَدْ كَانَ يَكُونُ فِي الْأُمَّمِ مُحَدَّثُونَ فَإِنْ يَكُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَعَمَّرُ بِنِ الْخَطَابِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِ سُفْيَانَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ مُحَدَّثُونَ يَعْنِي مَفْهُومُونَ

﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: پہلی امتوں میں سے ”محدث“ ہوتے تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا شخص ہوگا تو عمر بن خطاب ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ابن عیینہ کے بعض شاگردوں نے سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ”محدث“ سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں دین کی سمجھ بوجھ عطا کی گئی ہو۔

**3627** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْقُدُّوسِ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو

بْنِ مَرْثَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ

قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوسَى وَجَابِرٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابھی تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا، تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سامنے آگئے پھر حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے سامنے ایک جنتی شخص آئے گا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سامنے آگئے۔

3626- اخرجہ مسلم (۱۸۶۴/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: في فضائل عبد، حدیث (۲۳۹۸/۲۳)، و الحمیدی (۱۲۳/۱) حدیث (۲۵۲)، و احمد (۵۵/۶).

3627- الفردبہ الاالعمردی بنظر (تحفة الاشراف) (۹۳۷) حدیث (۹۴۰۶)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجہ الحاکم فی السعدک (۷۳/۳)، و قال: صحیح علی شرط مسلم، و لم یخرجاه، من طریق عبیدة السلمانی عن عبد اللہ بن مسعود فذکرہ.

اس بارے میں حضرت ابوموسیٰؓ اور جابرؓ سے احادیث منقول ہیں۔

حضرت ابن مسعودؓ سے منقول (امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

**3628** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعَى غَنَمًا لَهُ إِذْ جَاءَ ذِئْبٌ فَأَخَذَ شَاةً فَجَاءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبْعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِي قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَنْتُ بِذَلِكَ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ

قَالَ أَبُو سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ ایک شخص اپنی بکریوں کو چرا رہا تھا۔ ایک بھیڑیا وہاں آیا اس نے ایک بکری کو پکڑ لیا۔ بکری کا مالک وہاں آیا۔ اس نے اس بھیڑیے سے بکری کو چھڑا لیا۔ بھیڑیا بولا درندوں کے مخصوص دن میں تم اس کا کیا کرو گے جب اس کا رکھوالا صرف میں ہوں گا۔ (پھر) نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں میں بھی ابو بکر بھی عمر بھی۔

راوی بیان کرتے ہیں: یہ دونوں حضرات اس وقت حاضرین میں موجود نہیں تھے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ فِي مَنَاقِبِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 16: حضرت عثمان بن عفانؓ کے مناقب

**3629** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ

وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهِدُوا إِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُثْمَانَ وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَسُهَيْلِ بْنِ سَعْدٍ وَأَنْسِ بْنِ مَالِكٍ وَبُرَيْدَةَ

3629- اخرجة مسلم (٤/١٨٨٠): كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل طلحة و الزبير، رضی اللہ عنہما، حدیث (٢٤١٧/٥٠)، و

احمد (٤١٩/٢)، من طریق سهیل بن ابی صالح، عن ابیہ، عن ابی ہریرہ، لذكورہ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حراء پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ چٹان حرکت کرنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور شہید موجود ہیں۔

اس بارے میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت بربدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

3630 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنَسٍ حَدَّثَنَاهُمْ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ أُحْدَا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَثْبُتْ أُحْدًا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصَدِيقٌ وَشَهِيدَانِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ پہاڑ ان کی وجہ سے کاٹنے لگا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے احد! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3631 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ عَنْ شَيْخٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ عَنْ

الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذُبَابٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي لِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِالْقَوِيٍّ وَهُوَ مُنْقَطِعٌ

﴿﴾ حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق عثمان ہے۔ (راوی کہتے ہیں) یعنی جنت میں

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ اس کی سند قوی نہیں ہے اور یہ سند منقطع بھی ہے۔)

3630. اخرجه البهاری (۲۶/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم، (لو كنت متعدياً خليلاً)، حديث (۳۱۷۵)، وطرفاه في (۳۶۸۶، ۳۶۹۹)، و ابوداؤد (۶۲۴/۲): کتاب السنة: باب: في الخلفاء، حديث (۴۶۵۱)، واحمد (۱۱۲/۳) من طريق قتادة عن انس بن مالك فذكره

3631. تفرده الترمذی النظر العطفة (۲۱۲/۴)، حديث (۴۹۹۶)، من هذا الطريق؛ و اخرجه ابن ماجه (۴۰/۱)، حديث (۱۰۹)، عن ابی هريرة

**3632** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّقِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَيْدِ هُوَ ابْنُ أَبِي أَنَيْسَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَوْقَ دَارِهِ ثُمَّ قَالَ أَذْكُرْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ حِرَاءَ

حِينَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْبُثْ حِرَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قَالُوا

نَعَمْ قَالَ أَذْكُرْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ مَنْ يَنْفِقُ نَفَقَةً

مُتَقَبَّلَةً وَالنَّاسُ مُجْهَدُونَ مُعْسِرُونَ فَجَهَّزْتُ ذَلِكَ الْجَيْشَ قَالُوا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ أَذْكُرْكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ بِنْتِ

رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا بِشَمَنِ فَابْتَعْتَهَا فَجَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ وَأَشْيَاءَ

عَدَدَهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِّنْ حَدِيثِ أَبِي عَبْدِ

الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عُثْمَانَ

◀◀ ابو عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو محصور کر دیا گیا، تو انہوں نے اپنے گھر پر سے لوگوں

کو جھانک کر دیکھا اور فرمایا میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو؟ جب حراء پہاڑ حرکت کرنے

لگا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حراء ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید موجود ہے۔ لوگوں نے جواب دیا:

جی ہاں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی یاد دلا کر یہ کہتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیش

عسرت کے بارے میں فرمایا تھا جو شخص قبول کئے جانے والا خرچ کرے گا جب کہ لوگ تنگی اور پریشانی کا شکار ہیں۔ (تو اسے یہ

اجر ملے گا) تو میں نے اس لشکر کو سامان فراہم کیا؟ لوگوں نے جواب دیا: جی ہاں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی

یاد دلا کر یہ کہتا ہوں کیا تم یہ بات جانتے ہو کہ رومہ کنوئیں سے پانی نہیں پیا جاسکتا تھا۔ صرف قیمت کے عوض میں لیا جاسکتا تھا، تو

میں نے اس کنوئیں کو خرید کر ہر غریب و امیر اور مسافر کے لئے وقف کر دیا۔ لوگوں نے کہا اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ (راوی کہتے

ہیں:) اس طرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مزید باتیں بھی گنوائیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ابو عبد الرحمن سلیمی

کے حوالے سے اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3633** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ حَدَّثَنَا السَّكْنُ بْنُ الْمُغِيرَةَ وَيُكْنَى أَبُو مُحَمَّدٍ

مَوْلَى لَالِ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي هَشَامٍ عَنْ فَرْقِدِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَحُثُّ عَلَيَّ جَيْشِ الْعُسْرَةِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ

3632- اخرجہ البعاری (۷۷۷/۵): کتاب الوصایا: باب: اذا وقف ارضا او بئرا، حدیث (۲۷۷۸)، و النسائی (۲۳۶/۶): کتاب الاحباس،

باب: وقف المساجد، حدیث (۳۶۱۰)، و ابن خزيمة (۱۲۱/۴)، حدیث (۲۴۹۱).

3633- اخرجہ عبد الله بن احمد في الزوائد (۷۵/۴)، و عبد بن حميد ص (۱۲۸)، حدیث (۳۱۱).

فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ مِائَةٌ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَصَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ  
فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ مِائَتَا بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ حَصَّ عَلَى الْجَيْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ بْنُ  
عَفَّانَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَيَّ ثَلَاثَ مِائَةٍ بَعِيرٍ بِأَخْلَاسِهَا وَأَقْتَابِهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى  
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَهُوَ يَقُولُ مَا عَلَيَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَلِدِهِ مَا عَلَيَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَلِدِهِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ السَّكَنِ بْنِ

الْمُعْبِرَةِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ

﴿﴾ حضرت عبدالرحمن بن خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ آپ ﷺ جیش  
عسرت کی مدد کے لئے ترغیب دے رہے تھے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ میں ایک سواونٹ  
سازوسامان سمیت اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے لشکر کی مدد کی ترغیب دی تو پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کھڑے  
ہوئے اور انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں دو سواونٹ ان کے سازوسامان سمیت اللہ کی راہ میں دوں گا۔ پھر نبی  
اکرم ﷺ نے لشکر کی مدد کی ترغیب دی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ میں تین سو  
اونٹ ان کے سازوسامان سمیت اللہ کی راہ میں دوں گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ منبر سے  
نیچے آگئے اور آپ ﷺ یہ ارشاد فرما رہے تھے۔ اس کے بعد عثمان جو بھی عمل کرے اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی۔ اس کے بعد عثمان  
جو بھی کرے اس پر کوئی پکڑ نہیں ہوگی۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

3634 **سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعِ الرَّمْلِيُّ حَدَّثَنَا صَمُرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ كَثِيرِ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ  
سَمُرَةَ قَالَ

متن حدیث: جَاءَ عُثْمَانُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفِ دِينَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَكَانَ فِي  
مَوْضِعِ الْخَرَمِ مِنْ كِتَابِي فِي كَيْفِهِ حِينَ جَهَزَ جَيْشَ الْعُسَيْرَةِ فَيُنْشَرُهَا فِي حَجْرِهِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ قُرَيْشٍ النَّبِيُّ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا فِي حَجْرِهِ وَيَقُولُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ایک ہزار دینار لے کر نبی اکرم ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہوئے۔

اس روایت کے راوی حسن بن واقع بیان کرتے ہیں: میں نے اپنی تحریر میں ایک اور جگہ پر یہ بات دیکھی ہے: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اپنی آستین میں وہ دینار لے کر آئے جب وہ جیشِ عسرت کے لئے سامان فراہم کر رہے تھے۔ انہوں نے ان دیناروں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جھولی میں ڈال دیا۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جھولی میں ان دیناروں کو پلٹ رہے تھے اور فرما رہے تھے: آج کے بعد عثمان کو کوئی بھی عمل نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ارشاد فرمائی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3635** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ بَشِيرٍ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مُتَنٌ حَدِيثٌ: قَالَ لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْعَةَ الرِّضْوَانِ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ قَالَ فَبَايَعَ النَّاسَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ عُثْمَانَ فِي حَاجَةِ اللَّهِ وَحَاجَةِ رَسُولِهِ فَضْرَبَ بِأُخْرَى يَدَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى فَكَانَتْ يَدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ خَيْرًا مِنْ أَيْدِيهِمْ لِأَنفُسِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◀▶ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بیعت رضوان کا حکم دیا گیا تو اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نمائندے کے طور پر مکہ مکرمہ گئے ہوئے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے بیعت لی۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے فرمایا: عثمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کام سے گیا ہوا ہے پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں میں سے ایک دوسرے ہاتھ پر رکھا (راوی کہتے ہیں) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا دست مبارک لوگوں کی طرف سے ان کے اپنے ہاتھ سے بہتر تھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3636** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ الْمَعْنَى

وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمَنْقَرِيِّ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ ثَمَامَةَ بْنِ حَزْنِ الْقَشِيرِيِّ

مُتَنٌ حَدِيثٌ: قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ اتُّرِنِي بِصَاحِبَيْكُمْ اللَّذَيْنِ الْبَاكُمُ عَلَيَّ قَالَ لَجِيءَ بِهِمَا فَكَانَتْهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَانَتْهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدْكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ

3635۔ تفردہ الترمذی النظر الصحفة (۲۰۳/۱)، حدیث (۱۱۰۰)، من اصحاب الكتب الستة

3636۔ أخرجه النسائي (۲۳۵/۶): كتاب الاحباس: باب: وقف الساجد حدیث (۳۶۰۸) و عبد الله بن احمد من الزوائد (۷۴/۱) و ابن

خریفة (۱۲۱/۴) حدیث (۲۴۹۲).

هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْدَبُ غَيْرَ بئرِ رُومَةَ فَقَالَ مَنْ  
 يَشْتَرِي بِئرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلْءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمْ  
 الْيَوْمَ تَمْتَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ  
 أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي  
 الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمْ الْيَوْمَ تَمْتَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكَعَتَيْنِ قَالُوا  
 اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ قَالَ  
 أَنْشَدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى نَبِيرٍ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ  
 وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ فَرَكَّضَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ نَبِيرٌ فَإِنَّمَا  
 عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ إِنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا  
 حَكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عُثْمَانَ

◀◀ حضرت ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں: میں اس وقت اس گھر کے پاس موجود تھا جب حضرت عثمان  
 غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کے سامنے آ کر یہ فرمایا اپنے ان دو بڑوں کو لے کر آؤ جنہوں نے تمہیں میرے خلاف کھڑا کیا ہے۔ راوی  
 بیان کرتے ہیں: ان دونوں کو لایا گیا تو وہ اونٹوں کی طرح تھے یا وہ دونوں گدھوں کی طرح تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں: حضرت  
 عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف رخ کرتے ہوئے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم یہ بات  
 جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے تو اس وقت وہاں رومہ کنوئیں کے علاوہ کوئی میٹھے پانی کا کنواں نہیں تھا  
 تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص اس کو خرید کر اسے مسلمانوں کے لئے وقف کر دے گا تو اس کو اس کے عوض میں  
 جنت کی بشارت ہے تو میں نے اپنے مال میں سے اسے خریدا تھا۔ آج تم لوگ مجھے اس میں سے پانی پینے سے روکتے ہو اور  
 مجھے کھارا پانی پینا پڑ رہا ہے۔ ان لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو  
 اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ مسجد لوگوں کی وجہ سے تنگ ہو گئی تھی تو نبی  
 اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: جو شخص آل فلاں کی زمین خرید کر مسجد میں توسیع کرے گا تو اسے اس کے عوض میں جنت کی  
 بشارت ہے تو میں نے اسے اپنے مال میں سے خریدا تھا اور آج تم لوگ مجھے اسی مسجد میں دو رکعت پڑھنے سے روک رہے ہو تو  
 انہوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے  
 کر دریافت کرتا ہوں کیا تم لوگ یہ بات جانتے ہو کہ میں نے اپنے مال میں سے جیشِ عسرت کو سامان فراہم کیا تھا۔ لوگوں نے  
 جواب دیا: اللہ جانتا ہے۔ ایسا ہی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اللہ تعالیٰ اور اسلام کا واسطہ دے کر دریافت  
 کرتا ہوں کہ کیا تم لوگ جانتے ہو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ کے پہاڑِ ثمیر پر موجود تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور میں بھی موجود تھے تو پہاڑ حرکت کرنے لگا، یہاں تک کہ اس کی حرکت کی وجہ سے کچھ پتھر نیچے بھی  
 گر گئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پاؤں اس پر مارا اور فرمایا: اے ثمیر! ٹھہرے رہو! تم پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود

ہیں۔ لوگوں نے جواب دیا: اللہ جانتا ہے ایسا ہی ہے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہا اور فرمایا: انہوں نے میرے حق میں جو گواہی دی ہے رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔ انہوں نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3637** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ

أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنَعَانِيِّ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ مُحَطَّبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُهُمْ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مُرَّةٌ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتْنَةَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقْتَعٌ فِي تَوْبٍ فَقَالَ هَذَا يَوْمِيذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ قَالَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَوَالَةَ وَكَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابوالاشعث صنعانی بیان کرتے ہیں: کچھ خطیب لوگ شام میں کھڑے ہوئے ان میں کچھ صحابہ کرام بھی موجود تھے۔ ان میں سب سے آخر میں ایک شخص کھڑے ہوئے جن کا نام حضرت مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ تھا انہوں نے فرمایا اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ایک حدیث نہ سنی ہوتی تو میں اس وقت کھڑا نہ ہوتا۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے عنقریب ظاہر ہونے والے فتنوں کا تذکرہ کیا۔ اسی دوران آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص گزرا جس نے اپنا منہ چادر میں لپیٹا ہوا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس موقع پر یہ شخص ہدایت پر ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں اٹھ کر اس شخص کی طرف گیا تو اس چادر میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ تھے۔ میں واپس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا: کیا یہ؟ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں یہ۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت عبداللہ بن حوالہ اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔

**3638** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُنْثَرِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ

بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يَقْتَصِكَ قَمِيصًا فَإِنْ أَرَادُوكَ

3637- اخرجہ احمد (۲۳۵/۴، ۲۳۶) عن للابة عن ابى الاشعث الصنعانى.

3638- اخرجہ ابن ماجہ (۴۱/۱): كتاب المقدمة: باب: من فضل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم، حديث (۱۱۲)، و احمد

(۱۴۹، ۸۶/۶)



عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعُهُ لَهُمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اے عثمان! ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں قمیص پہنائے اور لوگ اسے اتارنے کی کوشش کریں تو تم اسے نہ اتارنا۔

اس حدیث میں طویل قصہ بیان کیا گیا ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

3639 سند حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ

متن حدیث: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ حَجَّ الْبَيْتِ فَرَأَى قَوْمًا جُلُوسًا فَقَالَ مَنْ هَؤُلَاءِ قَالُوا قُرَيْشٌ قَالَ لَمَنْ هَذَا الشَّيْخُ قَالُوا ابْنُ عُمَرَ فَأَتَاهُ فَقَالَ إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ شَيْءٍ فَحَدِّثْنِي أَسْأَلُكَ اللَّهُ بِحُرْمَةِ هَذَا الْبَيْتِ أَتَعْلَمُ أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَتَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ يَوْمَ بَدْرٍ فَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عُمَرَ تَعَالَى أَبِينُ لَكَ مَا سَأَلْتُ عَنْهُ أَمَا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَاشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ قَدْ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَا تَغَيَّبُهُ يَوْمَ بَدْرٍ فَإِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَهُ أَوْ تَحْتَهُ ابْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَكَ أَجْرٌ رَجُلٍ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمُهُ وَأَمْرُهُ أَنْ يَخْلُفَ عَلَيْهَا وَكَانَتْ عَلِيَّةً وَأَمَا تَغَيَّبُهُ عَنْ بَيْعَةِ الرِّضْوَانَ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَ عُثْمَانَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُثْمَانَ إِلَى مَكَّةَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرِّضْوَانَ بَعْدَ مَا ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الْيَمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ وَضَرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ فَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ قَالَ لَهُ أَذْهَبَ بِهَذَا الْآنَ مَعَكَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عثمان بن عبد اللہ بیان کرتے ہیں: مصر سے تعلق رکھنے والا ایک شخص بیت اللہ کا حج کرنے کے لئے آیا۔ اس

نے کچھ لوگوں کو بیٹھے ہوئے دیکھا تو دریافت کیا: یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے بتایا یہ لوگ قریش ہیں۔ اس نے دریافت کیا: ان میں بزرگ کون ہے؟ تو لوگوں نے جواب دیا: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ وہ شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور بولا: میں آپ رضی اللہ عنہما سے کچھ چیزوں کے بارے میں دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے بتائیے میں آپ کو اس گھر کی حرمت کا واسطہ دیکر دریافت کرتا ہوں۔ کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہما غزوہ احد کے دن واپس چلے گئے تھے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں اس نے دریافت کیا: کیا آپ یہ بات جانتے ہیں کہ وہ بیعت رضوان میں بھی شامل نہ تھے اور اس میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ حضرت عبد اللہ نے جواب دیا جی ہاں تو وہ بولا: کیا آپ یہ جانتے ہیں کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

3639- أخرجه البغاري (٦٧، ٦٦٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عثمان بن عفان ابى عمرو القرشي رضى الله عنه، حديث

(٢٦٩٨) واحد (١٢٠١/٢).

غزوہ بدر کے دن بھی شریک نہیں تھے اور اس میں شامل نہیں ہوئے تھے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا: جی ہاں تو اس شخص نے اللہ اکبر کہا تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے کہا آگے آؤ! میں تمہیں بتاتا ہوں ان چیزوں کے بارے میں جس کے بارے میں تم نے دریافت کیا ہے۔ جہاں تک غزوہ احد کے دن ان کے واپس جانے کا تعلق ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف کر دیا اور ان کی بخشش کر دی۔ جہاں تک غزوہ بدر کے دن ان کے غیر موجود ہونے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی ان کی اہلیہ تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ہدایت دی تھی کہ تمہیں جنگ بدر میں شریک ہونے والے کے اجر جتنا اجر اور حصہ ملے گا۔ جہاں تک کہ ان کے بیعت رضوان میں شریک ہونے کا تعلق ہے تو مکہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے زیادہ کوئی دوسرا شخص معزز سمجھا جاتا ہوتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان کی جگہ اس کو بھجوادیتے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کو بھجویا تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مکہ چلے جانے کے بعد بیعت رضوان ہوئی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کے بارے میں فرمایا تھا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور پھر اسے بائیں ہاتھ پر رکھتے ہوئے فرمایا تھا: یہ عثمان کی بیعت ہوگئی پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس شخص سے فرمایا: اب تم ان معلومات کے ہمراہ جاؤ۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3640** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ بْنُ

عُمَيْرٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كُنَّا نَقُولُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زلمتہ اقدس میں ہم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا درجہ بدرجہ ذکر کیا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

یہ عبید اللہ بن عمر نامی راوی کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ قرار دی گئی ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے۔

**3641** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا شَاذَانُ الْأَسْوَدِيُّ بْنُ عَامِرٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ

هَارُونَ الْبَرْجُمِيِّ عَنْ كَلْبِ بْنِ وَاثِلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

3640- اخرجہ البخاری (۶۶۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عثمان بن عفان ابی عمرو القرشي رضي الله عنه، حديث (۳۶۹۷)،

و ابوداؤد (۲۰۶/۴): کتاب السنة: باب: فی التفصیل، حديث (۴۶۲۷).

3641- اخرجہ احمد (۱۱۵/۲) عن کلب بن واثل عن ابن عمر.

متن حدیث: ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَالَ يُقْتَلُ فِيهَا هَذَا مَظْلُومًا لِعُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا اس میں یہ مظلوم کے

طور پر قتل کر دیا جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بتائی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

3642 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَغْدَادِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ زُفَرَ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

متن حدیث: أُنْسَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةِ رَجُلٍ لَيَصَلِّيَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ مَا رَأَيْتَكَ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَ هَذَا قَالَ إِنَّهُ كَانَ يَبْغِضُ عُثْمَانَ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ صَاحِبُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ضَعِيفٌ فِي الْحَدِيثِ جَدًّا وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ

صَاحِبُ أَبِي هُرَيْرَةَ هُوَ بَصْرِيُّ ثِقَّةٌ وَيُكْنَى أَبُو الْحَارِثِ وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الْأَلْهَانِيُّ صَاحِبُ أَبِي أُمَامَةَ ثِقَّةٌ يُكْنَى

أَبَا سُفْيَانَ شَامِيٌّ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا جنازہ لایا گیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی

نماز جنازہ ادا کریں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نماز جنازہ ادا نہیں کی۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی نہیں دیکھا

کہ آپ نے کسی شخص کے نماز جنازہ کو اس سے پہلے ترک کر دیا ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ شخص عثمان کو ناپسند کرتا تھا تو

اللہ تعالیٰ نے اسے ناپسندیدہ قرار دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کے

راوی محمد بن زیاد یہ ميمون بن مهران کے شاگرد ہیں اور یہ علم حدیث میں بہت ضعیف سمجھے جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد محمد بن زیاد بصرہ کے رہنے والے ہیں وہ ثقہ ہیں اور ان کی کنیت ابو حارث ہے۔

محمد بن زیاد الھانی حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔ یہ ثقہ ہیں شام کے رہنے والے ہیں۔ ان کی کنیت ابو سفیان ہے۔

3643 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمْبُحِيِّ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ

عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ

3642 تفرده الترمذی، ينظر (التحفة) (۳۴۴/۲)، حدیث (۲۹۴۳)، من اصحاب الكتب الستة، و ذكره ابن عراق في (تزييه الشريعة) (۳۷۰/۱) و عزاه لابن عدی وغيره من طريق محمد بن زیاد (و تعقب) بان الحدیث اخرجہ الترمذی، و ضعفه

3643 اخرجہ البخاری (۵۲/۷): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب، عبر بن الخطاب، حدیث (۳۶۹۳)، و مسلم (۱۸۶۷/۴): كتاب فضائل الصحابة: باب: من طريق عثمان بن عفان رضي الله عنه، حدیث (۲۴۰۳/۲۸)، و في (الادب المفرد) ص (۲۸۵)، حدیث (۹۷۴) و احمد (۳۹۳/۴)، (۴۰۶/۴)، و عبد بن حبيد ص (۱۹۰)، حدیث (۵۵۰).

متن حدیث: انطلقت مع النبي صلى الله عليه وسلم فدخل حائطاً للانصار فقصى حاجته فقال لي يا ابا موسى انك على الباب فلا يدخلن علي احد الا ياذن فجاء رجل يضرب الباب فقلت من هذا فقال ابو بكر فقلت يا رسول الله هذا ابو بكر يستاذن قال اذن له وبشوره بالجنة فدخل وبشورته بالجنة وجاء رجل اخر فضرب الباب فقلت من هذا فقال عمر فقلت يا رسول الله هذا عمر يستاذن قال افتح له وبشوره بالجنة ففتح الباب ودخل وبشورته بالجنة فجاء رجل اخر فضرب الباب فقلت من هذا قال عثمان فقلت يا رسول الله هذا عثمان يستاذن قال افتح له وبشوره بالجنة على بلوى نصيبه

حکم حدیث: قال ابو عيسى: هذا حديث حسن صحيح

اسناد دیگر: وقد روى من غير وجه عن ابي عثمان النهدي

في الباب: وفي الباب عن جابر وابن عمر

﴿﴾ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک انصاری کے باغ میں داخل ہوئے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے ابوموسیٰ تم دروازے پر کھڑے رہو اور دروازے کا دھیان رکھنا کسی بھی شخص کو اندر نہ آنے دینا۔ راوی بیان کرتے ہیں: ایک شخص آیا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے دریافت کیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: ابوبکر۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو اجازت دیدو اور اس کو جنت کی خوشخبری سنا دو۔ وہ اندر آگئے میں نے انہیں جنت کی بشارت دی پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ اس نے جواب دیا: عمر۔ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت عمر اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دو۔ وہ اندر آگئے اور میں نے ان کو جنت کی خوشخبری دی۔ پھر ایک اور شخص آیا میں نے پوچھا کون ہے۔ انہوں نے کہا: عثمان میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! حضرت عثمان اندر آنے کی اجازت مانگ رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لئے دروازہ کھول دو اور اسے جنت کی خوشخبری دیدو۔ اس آزمائش کے ہمراہ جو اسے لاحق ہوگئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ عثمان نہدی کے حوالے سے منقول ہے۔

اس بارے میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی احادیث منقول ہیں۔

3644 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبِي وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ

قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلَةَ قَالَ

3644۔ اخرجه ابن ماجه (٤٢١/٤): (القدمة): باب في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (١١٣)، واهمد (٥٧/١)،

متن حدیث: قَالَ عَثْمَانُ يَوْمَ الدَّارِ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَاهَدَ إِلَيَّ عَهْدًا فَأَنَا صَابِرٌ

عَلَيْهِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أَبِي خَالِدٍ  
﴿﴾ ابوسہلہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو محصور کیا گیا تھا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد لیا تھا میں اس (آزمائش) پر صبر کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

ہم اسے اسماعیل بن ابی خالد کے حوالے سے ہی جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 17: حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3645 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَيْعِيُّ عَنْ يَزِيدَ الرَّشَكِيِّ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَمَضَى فِي السَّرِيَّةِ فَأَصَابَ جَارِيَةً فَانْكُرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِذَا لَقِينَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرْنَا بِهِ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنَ السَّفَرِ بَدَأُوا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسَلَمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الثَّلَاثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفُضْبُ يُعْرِفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَرَثَتِي كُلِّي مُؤْمِنٌ بِعَدِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور حضرت علی بن ابی

طالب رضی اللہ عنہ کو اس کا امیر مقرر کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اس مہم پر روانہ ہو گئے۔ انہوں نے (مال غنیمت میں ملنے والی) ایک کثیر حاصل کر لی۔ لوگوں نے ان کی اس بات کو پسند نہیں کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں سے چار اصحاب رضی اللہ عنہم نے طے کیا

اور بولے: جب ہم نبی اکرم ﷺ سے ملاقات کریں گے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو کیا ہے اس کے بارے میں آپ ﷺ کو بتائیں گے مسلمان جب کہیں سے واپس آتے تھے تو سب سے پہلے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور آپ ﷺ کو سلام کرتے تھے۔ پھر اپنے گھر واپس جایا کرتے تھے۔ جب اس مہم کے افراد آئے اور نبی اکرم ﷺ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو ان چار میں سے ایک کھڑا ہوا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ انہوں نے فلاں فلاں عمل کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منہ پھیر لیا، پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا۔ اس نے بھی پہلے شخص کی مانند عرض کی نبی اکرم ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا، پھر تیسرا شخص کھڑا ہوا اس نے بھی پہلے شخص کی مانند کہا۔ نبی اکرم ﷺ نے اس سے بھی منہ پھیر لیا، پھر چوتھا شخص کھڑا ہوا اس نے بھی ان لوگوں کے مانند بات کہی تو نبی اکرم ﷺ اس شخص کی طرف متوجہ ہوئے۔ آپ ﷺ کے چہرے پر ناراضگی کے اثرات تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ تم علی کے بارے میں کیا چاہتے ہو؟ تم علی کے بارے میں اس سے ہوں۔ وہ میرے بعد ہر مومن کا آقا ہے۔

یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف جعفر بن سلیمان راوی کے نام سے جانتے ہیں۔

**3646 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
متن حدیث: قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيٌّْ مَوْلَاهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

توضیح راوی: وَأَبُو سَرِيحَةَ هُوَ حَذِيفَةُ بْنُ أَسِيدِ الْغِفَارِيِّ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

◀▶ حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ یا شاید حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ، یہ شعبہ نامی راوی کو شک ہے نبی اکرم ﷺ کا فرمان نقل کرتے ہیں: میں جس کا مولی ہوں، علی بھی اس کا مولی ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

شعبہ نے اس روایت کو ابو عبد اللہ میمون کے حوالے سے، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابوسریحہ رضی اللہ عنہ کا نام حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ ہے اور یہ نبی اکرم ﷺ کے صحابی ہیں۔

**3647 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَتَابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا الْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3646- تفردہ الترمذی انظر (التحفة) (۲۱/۳)، حدیث (۳۲۹۹)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجہ الحاكم، فی المستدرک (۱۱۰/۳)، وقال: حدیث صحیح علی شرط الشیخین، وقال الذہبی: لم یخرجوا لیحدو قد وھاہ السعدی

متن حدیث: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا بَكْرٍ زَوْجِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهَجْرَةِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللَّهُ  
عُمَرَ يَقُولُ الْحَقُّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيقٌ رَحِمَ اللَّهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللَّهُ عَلِيًّا  
اللَّهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
تَوْضِيحُ رَاوِي: وَالْمُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ شَيْخُ بَصْرِيِّ كَثِيرُ الْغَرَائِبِ وَأَبُو حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ اسْمُهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ بْنِ  
حَيَّانَ التَّمِيمِيُّ كُوفِيُّ وَهُوَ ثِقَّةٌ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم کرے۔ اس نے اپنی بیٹی کی  
شادی میرے ساتھ کی۔ مجھے ساتھ لے کر دارالہجرت تک آئے اور اس نے اپنے مال میں سے بلال کو آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ عمر پر  
رحم کرے وہ حق کہتا ہے۔ اگرچہ وہ تلخ ہو اور سچ کہنے کی وجہ سے اب اس کا کوئی دوست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم کرے  
جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ علی پر رحم کرے۔ اے اللہ! وہ جہاں بھی جائے حق کو اس کے ساتھ رکھنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

مختار بن نافع نامی راوی بصرہ کے رہنے والے بزرگ ہیں اور بکثرت ”غریب“ روایات نقل کرتے ہیں۔

ابو حیان تمیمی نامی راوی کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تمیمی ہے۔ یہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور ”ثقہ“ ہیں۔

3648 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شَرِيكِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رَبِيعِ بْنِ حِرَاشٍ

متن حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحْبِيِّ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَأَنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ  
أَبْنَانِنَا وَأَخْوَانِنَا وَأَرْقَانِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ وَأَنَّمَا خَرَجُوا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَصِيَاعِنَا فَارْذُدَّهُمْ إِلَيْنَا قَالَ  
فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ سَنَفْقَهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَسْتُمْ تَهْتَكُونَ أَوْ كَيْبَعَتَنَ  
اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ قَدْ أَمْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ عَلَى الْإِيمَانِ قَالُوا مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هُوَ خَاصِمُ النَّعْلِ وَكَانَ أَعْطَى  
عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا ثُمَّ اتَّفَقَتِ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلِيًّا مُتَعَمِّدًا  
فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ

حَدِيثِ رَبِيعِ بْنِ عَلِيٍّ

3647. تفرديه العرمذی بنظر (التحفة) (۳۷۷/۷)، حدیث (۱۰۱۰۷)، من اصحاب الكتب الستة، و اخرجہ الحاكم في المستدرک

(۷۲۳)، وقال: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه

3648. اخرجہ ابو داؤد (۶۰۳)، كتاب الجهاد: باب: من عيبد البشر کمین بلحقون بالسليين، حدیث (۲۷۰۰)، واحمد (۱/۲۵۵).

قَالَ: وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفًا يَقُولُ لَمْ يَكْذِبْ رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ فِي الْإِسْلَامِ كَذِبَةً  
 قول امام بخاری: وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ  
 بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ اثْبَثْ أَهْلَ الْكُوفَةِ

◀▶ ریبی بن حراش بیان کرتے ہیں: حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ رحیمیہ (کے میدان) میں ارشاد فرمایا: حدیبیہ کے دن مشرکین کے کچھ افراد نکل کر ہمارے پاس آگئے جن میں سہیل بن عمرو اور قریش کے بڑے بڑے کچھ افراد شامل تھے۔ ان قریش نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیٹوں اور بھائیوں میں سے کچھ لوگ نکل کر آپ کے پاس آگئے ہیں اور ہمارے غلاموں میں سے بھی کچھ لوگ ہیں۔ انہوں نے دین کی سمجھ بوجھ حاصل نہیں کی۔ وہ صرف ہماری زمینوں اور ہماری جائیدادوں سے نکل کر آئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں ہمیں واپس کر دیں اگر انہیں دین کی سمجھ بوجھ نہیں ہے، تو ہم انہیں سمجھالیں گے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے قریش یا تو تم ان حرکتوں سے باز آ جاؤ یا اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر اس شخص کو بھیجے گا جو دین کی وجہ سے تمہاری گردنیں اڑا دے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے دلوں کا ایمان کے حوالے سے امتحان لے لیا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی دریافت کیا: وہ شخص کون ہے؟ یا رسول اللہ! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ جو تلوں کی مرمت کرنے والا شخص ہے۔ (راوی بیان کرتے ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنے جوتے دیئے تھے تاکہ وہ مرمت کر دیں۔

ریبی بن حراش بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہماری طرف توجہ دی اور فرمایا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے، اسے جہنم میں اپنی مخصوص جگہ پر پہنچنے کے لیے تیار رہنا۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے ریبی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کو جانتے ہیں۔

جارود وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ریبی بن حراش نے اسلام قبول کرنے کے بعد کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ عبد اللہ بن ابوالاسود کے حوالے سے عبد الرحمن بن مہدی کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ منصور بن معتمر کوفہ کے سب سے مستند محدث ہیں۔

3649 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْرَائِيلَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ  
 متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ وَفِي الْحَدِيثِ

قِصَّة

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

3650- ترمذیہ العرمذی النظر التحفة (۳/۴۲۴)، حدیث (۴۲۶۴) من اصحاب الكتب الستة، و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۳/۱۳۵)،  
 من طريق جابر بن عبد الله وعزاه للطبراني في الاوسط والکبرار بنحوه، باسنادها كلها ضعيفة.



حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا تھا: تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔ (اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے)

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3650** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي هَارُونَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِنَّا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هَارُونَ

تَوْضِيحِ رَاوِي: وَقَدْ تَكَلَّمْتُ شُعْبَةَ فِي أَبِي هَارُونَ

إِسْنَادِيكَ: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم انصار سے تعلق رکھنے والے لوگ منافقین کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے

ساتھ ان کے بغض کی وجہ سے جانتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

شعبہ نامی راوی نے ابوہارون عبدی نامی راوی کے بارے میں کچھ کلام کیا ہے۔

یہی روایت اعمش نامی راوی کے حوالے سے ابوصالح کے حوالے سے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3651** سند حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

أَبِي نَصْرٍ عَنِ الْمَسَاوِرِ الْحَمِيرِيِّ عَنْ أُمِّهِ

قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَمِعْتُهَا تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يَبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْضِيحِ رَاوِي: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ هُوَ أَبُو نَصْرِ الْوَرَّاقِيُّ وَرَوَى عَنْهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ

﴿﴾ مساور حمیری اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں

نے انہیں یہ بیان کرتے ہوئے سنا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: کوئی منافق علی سے محبت نہیں رکھے گا اور کوئی مومن ان

سے بغض نہیں رکھے گا۔

اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور یہ سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمن نامی راوی ابونصر وراق ہے۔ سفیان ثوری نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

**3652** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ ابْنُ بِنْتِ السُّلَيْمِيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ بَرِيذَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: إِنْ اللَّهُ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيُّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثًا وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانَ أَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ  
حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكٍ

◆◆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے چار لوگوں کے ساتھ محبت کرنے کی ہدایت کی ہے اور اس نے مجھے یہ بتایا ہے: وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! ان کے نام ہمیں بتائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: علی ان میں سے ایک ہے۔ آپ نے یہ بات تین مرتبہ دہرائی (اور پھر یہ نام لئے) ابو ذر مقداد اور سلمان اللہ تعالیٰ نے مجھ ان سے محبت کرنے کی ہدایت کی ہے اور اس نے مجھے بتایا ہے: وہ بھی ان سے محبت کرتا ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف شریک سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3653** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ حُبَيْشِ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: عَلِيُّ قَيْنِي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيُّ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◆◆ حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور میری طرف سے (کسی بھی عہد کو) میرے اور علی کے علاوہ کوئی اور پورا نہیں کر سکتا۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3654** سند حدیث: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حَيٍّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ جَمِيعِ بْنِ عَمِيرٍ التَّمِيمِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: أَخَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيُّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ الْاِخْتِ بَيْنَ أَصْحَابِكَ وَكَمْ تَوَاحُشِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي

3652۔ اخرجه ابن ماجه (۵۲/۱): المقدمة: باب: فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۴۹)، واحد (۳۵۱/۴)، (۳۵۶)

3653۔ اخرجه ابن ماجه (۴۴/۱): المقدمة: باب: فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم حديث (۱۱۹)، واحد (۱۶۴/۴)، (۱۶۵)

3654۔ تفرد به الترمذی النظر العتقة (۳۲۹/۵)، حديث (۶۶۷۷)، و اخرجه الحاكم في المستدرک (۱۴/۳) من طريق مجيع بن عمير عن ابن عمر فذكره

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أَوْفَى

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کر دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے درمیان مواخات قائم کر دی ہے، لیکن میرے اور کسی اور شخص کے درمیان بھائی چارگی قائم نہیں کی۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت زید بن اوفی سے بھی حدیث منقول ہے۔

3655 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عَيْسَى بْنِ عُمَرَ عَنِ السُّدِّيِّ

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَا كُلُّ مَعِي

هَذَا الطَّيْرُ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ مَعَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ السُّدِّيِّ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ

رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ

توضیح راوی: وَعَيْسَى بْنُ عُمَرَ هُوَ كُوفِيٌّ وَالسُّدِّيُّ اسْمُهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَنَسُ بْنُ

مَالِكٍ وَرَأَى الْحُسَيْنَ ابْنَ عَلِيٍّ وَثَقَّهُ شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَزَائِدَةُ وَوَثَقَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بھنا ہوا) پرندے کا گوشت موجود تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی۔

”اے اللہ اس شخص کو لے آ! جو تیری بارگاہ میں تیری مخلوق میں سب سے زیادہ محبوب ہو تا کہ وہ پرندے (کے

گوشت کو) کھالے۔“

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے کھایا۔(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اس روایت کے سدی سے منقول ہونے کو صرف اسی سند

کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت بعض دیگر ابناؤں کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3655۔ ترمذیہ الترمذی انظر التحفة (۹۴/۱)، حدیث (۲۲۸)، و ذکرہ الهمی فی مجمع الزوائد (۱۲۵/۹، ۱۲۶)، و عزاء للطبرانی فی الاوسط و الکبیر، باختصار، و ابی یعلی باختصار. کثیر، و للترمذی طرفاً منه.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: عیسیٰ بن عمر نامی راوی کوئی ہے جبکہ سدی نامی راوی کا نام اسماعیل بن عبدالرحمن ہے۔ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے جبکہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہوئی ہے۔

شعبہ سفیان ثوری زائدہ نے ان کی توثیق کی ہے۔ یحییٰ بن سعید القطان نے بھی ان کی توثیق کی ہے۔

**3656** سند حدیث: حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا عَوْفٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عَمْرٍو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ عَلِيُّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكْتُ ابْتَدَأَنِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں کوئی چیز مانگتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے عطا کر

دیتے تھے اور جب میں خاموش رہتا تھا (یعنی نہیں مانگتا تھا) تو آپ خود ہی مجھے عطا کر دیتے تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔)

**3657** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الرَّومِيِّ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سَلَمَةَ

بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مُنْكَرٌ

اختلاف سند: وَرَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شَرِيكٍ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ عَنِ الصَّنَابِيحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ

هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ وَاحِدٍ مِنَ النِّقَاتِ عَنْ شَرِيكٍ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں حکمت کا گھر ہوں اور علی رضی اللہ عنہ اس کا

دروازہ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب منکر“ ہے۔)

بعض راویوں نے اسے شریک کے حوالے سے نقل کیا ہے اور انہوں نے اس میں صنابحی نامی راوی کا ذکر نہیں کیا۔

ہم اس حدیث کے شریک سے منقول ہونے کو کسی ثقہ راوی کے حوالے سے نہیں جانتے۔

3656- انفردہ العرمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر التحفة (٤١٥/٧)، و أخرجه الحاكم، في المستدرک (١٢٥/٣)، وقال: صحيح

على شرط الشهيخين ولم يعرجاه، من طرق عبد الله بن عمرو بن هند الجملي عن علي.

3657- انفردہ العرمذی ينظر (التحفة) (٤٢١/٧)، حديث (١٠٢٠٩)، و ذكره ابن عراقي في (تذرية الشريعة) (٣٧٧/١)، حديث

(١٠٣)، و عزاه لابن بطلة في الابانة من طريق محمد بن عبد الرومي وقال: لا يجوز الاحتجاج به، وفيه ايضاً سلمة بن كهيل عن الصنابحی،

وسلمة لم يسم الصنابحی.

اس حوالے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی حدیث منقول ہے۔

3658 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي

وَقَاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: أَمْرُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تَرَابٍ قَالَ أَمَا مَا ذَكَرْتَ  
ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسْبُهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةً مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لِعَلِّي وَخَلْفَةٌ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
تَخْلُقُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ  
مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْرِ الْأَعْيُنِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ  
وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ اذْعُوا لِي عَلِيًّا فَاتَاهُ بِهِ رَمَدًا فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَأَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةَ (نَدْعُ أَبْنَانَنَا وَأَبْنَانِكُمْ وَنِسَانَنَا وَنِسَانِكُمْ) الْآيَةَ دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا  
وَقَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

♦♦ عامر بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور فرمایا: کیا وجہ ہے کہ آپ ابو تراب پر تنقید نہیں کرتے؟ تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: مجھے (ان کے بارے میں) تین باتیں یاد ہیں: جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھیں۔ اس لئے میں انہیں برا نہیں کہہ سکتا۔ ان تین میں سے کوئی ایک بھی میرے بارے میں ہوتی، تو یہ میرے نزدیک سرخ اونٹوں (کا مالک ہونے سے) زیادہ محبوب تھی۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا جب آپ نے انہیں ایک جنگ کے دوران اپنے پیچھے چھوڑا تھا۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی تھی یا رسول اللہ آپ اپنے پیچھے خواتین اور بچوں کے ساتھ مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی مگر یہ کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو غزوہ خیبر کے دن یہ ارشاد فرماتے سنا: میں جھنڈا اس شخص کو عطا کروں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: ہم اس بات کے انتظار میں رہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: علی کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے، تو کی آنکھیں دکھنے آئی ہوئی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں ڈالا اور جھنڈا انہیں عطا کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فتح عطا کی۔

(حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:) جب یہ آیت نازل ہوئی:

”ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو اور اپنی خواتین کو اور تمہاری خواتین کو بلاتے ہیں“  
تو نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3659** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْأَخْوَصُ بْنُ جَوَابٍ أَبُو الْجَوَابِ عَنْ يُونُسَ بْنِ

أَبِي إِسْحَقَ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ

مَنْ حَدِيثَ: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَأَمَرَ عَلِيَّ أَحَدَهُمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعَلَى الْأَخْبَرِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَقَالَ إِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَحَ عَلِيُّ حِصْنًا فَأَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيَ خَالِدٌ كِتَابًا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِي بِهِ قَالَ فَقَلِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَغَيَّرَ لُونَهُ ثُمَّ قَالَ مَا تَرَى فِي رَجُلٍ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ قَالَ قُلْتُ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِ اللَّهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ وَإِنَّمَا أَنَا رَسُولٌ فَسَكَتَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے دو لشکر روانہ کئے۔ ان میں سے ایک کا امیر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور دوسرے کا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور ارشاد فرمایا: جب جنگ شروع ہوگی تو علی رضی اللہ عنہ (دونوں لشکروں کے) امیر ہوں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں: جب حضرت علی نے قلعہ فتح کر لیا تو (مال غنیمت) میں سے ایک کینز کو حاصل کر لیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے میرے ذریعے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں خط لکھا جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شکایت کی۔

راوی بیان کرتے ہیں: جب میں نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے خط کو پڑھا تو آپ ﷺ کا رنگ تبدیل ہو گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسے شخص کے بارے میں تم کیا سوچتے ہو؟ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی میں اللہ تعالیٰ کے حضور کے غضب اور اللہ تعالیٰ کے رسول کے غضب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں میں تو صرف ایک قاصد ہوں تو نبی اکرم ﷺ خاموش ہو گئے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3660** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنِ الْأَجْلَحِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ

مَنْ حَدِيثَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ

3660۔ تفرده العرمذی ينظر (التحفة) (۲۸۶/۲)، حدیث (۲۶۵۴)، و ذكوه المتقى الهندی فی كنز العمال (۱۱/۶۲۵، ۶۲۶)، حدیث (۳۳۰۴۹)، وعزاه للترمذی، وللطبرانی عن جابر بن عبد الله فذكره.

تَجَوَّاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اتَّجَيْتُهُ وَلَكِنَّ اللَّهَ اتَّجَاهَهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَجْلَحِ وَقَدْ رَوَاهُ  
غَيْرُ ابْنِ فَضِيلٍ أَيْضًا عَنِ الْأَجْلَحِ

قول امام ترمذی: وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَلَكِنَّ اللَّهَ اتَّجَاهَهُ يَقُولُ اللَّهُ أَمْرِي أَنْ اتَّجِي مَعَهُ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے جنگ طائف کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی۔ لوگوں نے کہا: نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا زاد کے ساتھ خاص طویل سرگوشی کی ہے، تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے اس کے ساتھ سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے اور ہم اسے صرف اجماع نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ابن فضیل نامی راوی کے علاوہ دیگر راویوں نے اسے اجماع نامی راوی سے نقل کیا ہے۔

اس حدیث کے یہ الفاظ: ”اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ سرگوشی کی ہے“۔ اس سے مراد یہ ہے: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں اس کے ساتھ سرگوشی میں بات کروں۔

**3661** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ عَنْ عَطِيَّةَ  
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: لِعَلِّي يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُجِيبَ فِي هَذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرِكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ  
الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضَرَّارِ بْنِ صَرْدٍ مَا مَعْنَى هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يَسْتَطِرُّهُ جُنْبًا غَيْرِي وَغَيْرِكَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
وَسَمِعَ مِنِّي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ هَذَا الْحَدِيثَ فَاسْتَفْرَبَهُ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: اے علی! میرے اور تمہارے علاوہ اور کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ اس مسجد میں جنابت کی حالت میں (داخل) ہو۔  
علی بن منذر بیان کرتے ہیں: میں نے ضرار بن سرد سے دریافت کیا۔ اس حدیث کا مطلب کیا ہے، تو انہوں نے جواب دیا: میرے اور تمہارے علاوہ اور کسی بھی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ وہ جنابت کی حالت میں مسجد میں سے گزرے۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: امام بخاری رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی ہے اور انہوں نے اسے ”غریب“ قرار دیا ہے۔

دیا ہے۔

3661 تفرد به الترمذی من اصحاب السنة، ينظر (التحفة الاشراف) (۴۱۷/۳)، حدیث (۴۲۰۳)، وذكره المتقی الهندی فی کنز العمال (۶۲۶/۱۱)، حدیث (۳۳۰۵۲)، و عزاه للترمذی، و ابی یعلی، و ضعف عن ابی سعید الخدری فذكره

3662 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ عَنْ مُسْلِمِ الْمَدَائِنِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ

مَالِكٍ قَالَ

متن حدیث: بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلَّى عَلَيَّ يَوْمَ الْاِثْنَاءِ فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُسْلِمِ

الْأَعْوَرِ

توضیح راوی: وَمُسْلِمِ الْأَعْوَرِ لَيْسَ عَنْهُمْ بِذَلِكَ الْقَوِي وَقَدْ رَوَى هَذَا عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ حَبَّةَ عَنْ عَلِيٍّ نَحْوَ

هَذَا

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ کو پیر کے دن مبعوث کیا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منگل کے دن نماز ادا کی۔ (یعنی انہوں نے اگلے دن اسلام قبول کر لیا)

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اس کو صرف مسلم اعور نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ مسلم اعور نامی راوی محدثین کے نزدیک مستند نہیں ہے۔ یہی حدیث مسلم نامی راوی کے حوالے سے حبابہ نامی راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مانند منقول ہے۔

3663 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ

عَقِيلٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ أَنْتَ مِثِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ

بَعْدِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ

﴿﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تمہاری میرے

ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے نسبت تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث

منقول ہے۔

3664 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو نَعْمَانَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ يَحْيَى

3663۔ اخرجه احمد (۳۸۸/۲) عن شريك، عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله به

3664۔ اخرجه مسلم (۱۸۷۰/۴): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل علي بن ابي طالب، رضي الله عنه، حديث (۲۴۰۴/۳۰) و

اخرجه احمد (۱۷۲/۱ - ۱۷۵ - ۱۷۷ - ۱۷۹)، واخرجه الحميدي (۳۸۸/۱)، حديث (۷۱) عن سعد بن المسوب عن سعد بن ابي وقاص به



بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ  
مَتْنٌ حَدِيثٌ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ

بَعْدِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ سَعِيدِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيُسْتَفْرَبُ هَذَا الْحَدِيثُ  
مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْأَنْصَارِيِّ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تمہاری میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون علیہ السلام کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی۔ البتہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

اس روایت کے یحییٰ بن سعید انصاری سے منقول ہونے کے حوالے سے اسے ”غریب“ قرار دیا گیا ہے۔

3665 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجِ

عَنْ عَمْرٍو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ عَنْ شُعْبَةَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مخصوص دروازے کے علاوہ  
(مسجد نبوی کے) دیگر تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ شعبہ نامی راوی کے نام کے حوالے سے ہم اسے صرف اسی  
سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3666 سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ أَخْبَرَنِي

أَخِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ بْنِ الْحُسَيْنِ  
عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ بِيَدِ حَسَنِ وَحُسَيْنٍ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّنِي وَأَحَبَّ

هَذَيْنِ وَأَبَاهُمَا وَأُمَّهُمَا كَانَ مَعِيَ فِي ذُرِّيَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

3665- اخرجہ احمد (۳۳۰/۱ - ۲۷۲)، و عبد اللہ بن احمد فی (زوائد علی السند) (۲۳۱/۱)، عن ابی بلجہ یحییٰ بن سلیم ، عن عمرو بن

میمون عن ابن عباس بہ

3666- اخرجہ عبد اللہ بن احمد فی (زوائد علی السند) (۷۷/۱).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے امام علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میرے بھائی امام موسیٰ (کاظم رضی اللہ عنہ) نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔ میرے والد امام جعفر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ان کے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہو ان دونوں سے محبت کرتا ہو ان کے ماں باپ سے محبت کرتا ہو وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ایک درجے میں ہوگا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اس روایت کے امام جعفر صادق سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3667 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو

بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَوَّلُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي بَلْجٍ إِلَّا مِنْ

حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ حُمَيْدٍ

تَوْضِیحُ رَاوِی: وَأَبُو بَلْجٍ اسْمُهُ یَحْیٰی بْنُ سُلَیْمٍ

مذہب فقہاء: وَقَدْ اِخْتَلَفَ اَهْلُ الْعِلْمِ فِیْ هَذَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِیقُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيُّ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ الْعِلْمِ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ الرِّجَالِ أَبُو بَكْرٍ وَاَسْلَمَ عَلِيُّ وَهُوَ عَلَامٌ ابْنُ ثَمَانَ سِنِیْنَ وَاَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ مِنَ النِّسَاءِ خَدِیجَةُ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سب سے پہلے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز ادا کی تھی۔ (یعنی انہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا)

یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف شعبہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ جو ابولج نامی راوی سے منقول ہے اور اس روایت کو صرف محمد بن حمید نے نقل کیا ہے۔ ابولج نامی راوی کا نام یحییٰ بن ابوسلیم ہے۔

اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف ہے۔

اس بارے میں اہل علم کے درمیان اختلاف پایا جاتا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا جبکہ بعض اہل علم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا ہے۔ بعض اہل علم نے یہ بات بیان کی ہے: مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور جب

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جب اسلام قبول کیا اس وقت وہ صرف آٹھ سال کے لڑکے تھے اور خواتین میں سب سے پہلے سیدہ خدیجہ رضی اللہا عنہا نے اسلام قبول کیا۔

**3668 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ يَقُولُ مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ عَلِيُّ قَالَ عَمْرٍو بْنُ مُرَّةَ فَلَدَّكَرْتُ ذَلِكَ لِأَبِرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ فَأَنْكَرَهُ فَقَالَ أَوَّلُ مَنْ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو حَمْزَةَ اسْمُهُ طَلْحَةُ بْنُ يَزِيدَ

◀▶ ابو حمزہ انصار سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

عمر و بن مرہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اس بات کا تذکرہ ابراہیم نخعی سے کیا تو انہوں نے اس بات کا انکار کیا اور بتایا: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا تھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

ابو حمزہ نامی راوی کا نام طلحہ بن یزید ہے۔

**3669 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُثْمَانَ ابْنِ أَخِي يَحْيَى بْنِ عِيْسَى حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عِيْسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَثْنٌ حَدِيثٌ: لَقَدْ عَاهَدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ الْأُمِّيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَغْضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَبْدِ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا مِنَ الْقُرْنِ الَّذِينَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀▶ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جو ”نبی امی“ ہیں انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ تم سے صرف مومن محبت رکھے گا اور تم سے صرف منافق بغض رکھے گا۔

عدی بن ثابت بیان کرتے ہیں: میں اس زمانے سے تعلق رکھتا ہوں جس کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے خیر کی

ہے۔

3668- اخرجه احمد (۳۶۸/۴ - ۳۷۰ - ۳۷۱)، عن شعبة، عن عمرو بن قررة، عن ابي حمزة عن زيد بن ارقم به

3669- اخرجه مسلم (۳۰۳/۱ - الابي): كتاب الايمان: باب: الدليل على ان حب الانصار و على رضی اللہ عنہم من الايمان و علاماتہم۔

حدیث (۷۸/۱۳۱)، و النسائی (۱۱۵/۸): كتاب الايمان: و شرائعہ: باب: علامة الايمان: حدیث (۵۰۱۸)، و باب: علامة المنافق: حدیث

(۵۰۲۲) و ابن ماجه (۱۱۴/۱): المقدمة: باب: فضل علی بن ابي طالب رضی اللہ عنہ، حدیث (۱۱۴) و اخرجه احمد (۸۴/۱ - ۹۵ -

(۱۲۸)، و الحمیدی (۳۱/۱)، حدیث (۵۸)، عن الاعمش، عن عدی بن ثابت، عن زر بن حبیش عن علی بن ابي طالب به

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3670** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا أَخْبَرَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ

أَبِي الْجَرَّاحِ حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أُمُّ شَرَّاحِيلَ قَالَتْ حَدَّثَنِي أُمُّ عَطِيَّةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا تَمِيتَنِي حَتَّى تُرِينِي عَلِيًّا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◀◀ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی جس میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند کئے اور آپ یہ دعا مانگ رہے تھے۔

”اے اللہ! تو مجھے اس وقت تک موت نہ دینا جس وقت تک تو مجھے علی نہ دکھادے“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ ہم اس کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔)

بَابُ مَنَاقِبِ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 18: حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

**3671** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ

عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ كَانَ عَلِيُّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دَرَعَانِ فَنَهَضَ إِلَى صَخْرَةٍ فَلَمَّ

يَسْتَطِيعُ فَاقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◀◀ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ احد کے دن

دو زریں پہنی ہوئی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چٹان پر چڑھنے لگے تو چڑھ نہیں پائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو اپنے

نیچے بٹھایا اور پھر اس پر چڑھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹان پر پہنچ گئے تو راوی بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد

فرماتے ہوئے سنا: طلحہ نے (اپنے لئے جنت) واجب کر لی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

3670۔ الفردیہ الترمذی النظر تحفة الاشراف (۵۱۵/۱۲): حدیث (۱۸۱۴۲)، ولم يعرجه من اصحاب الكتب الستة سواه، و ذكره

صاحب (مشكاة المصابيح) (۴۷۳/۱۰ - مرقاة)، حدیث (۶۰۹۹)، وعزاه للترمذی.

**3672** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطُّلَيْحِيُّ مِنْ وَكَيْدِ طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ قَالَ قَالَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: مَنْ سَرَّهَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عَبِيدِ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الصَّلْتِ

توضیح راوی: وَقَدْ تَكَلَّمْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ وَفِي صَالِحِ بْنِ مُوسَى مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِمَا

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو

فمنس یہ چاہتا ہو کہ کسی شہید کو زمین پر چلتے ہوئے دیکھے تو وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف صلت بن دینار نامی راوی کے حوالے سے

جانتے ہیں۔

بعض اہل علم نے صلت بن دینار نامی راوی کے بارے میں کلام کیا ہے اور اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

بعض محدثین نے صالح بن موسیٰ نامی راوی کے بارے میں بھی کلام کیا ہے۔

**3673** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ عَنِ اسْحَقَ

بْنِ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ

متن حدیث: قَالَ دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ أَلَا أُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُولُ: طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں

یہ خوشخبری سناتا ہوں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے اپنی نذر

کو پورا کیا۔ (جن کا ذکر قرآن میں ہے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اس کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو صرف اس

سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3674** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنُ مَنْصُورٍ الْعَنْزِيُّ عَنْ عَقْبَةَ بْنِ

عَلْقَمَةَ الْبَشْكَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

متن حدیث: قَالَ سَمِعْتُ أُذَيْنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ

3672۔ الخرجہ ابن ماجہ (۴/۱): المقدمة: باب: فضل طلحة بن عبید اللہ۔ حدیث (۱۲۵) عن الصلت بن دینار عن ابی نضرة، عن جابر

3674۔ المرده العرمذی الطر (تحفة الاشراف) (۴۳۳/۷): حدیث (۱۰۲۴۳)، وخرجه الحاكم في المستدرک (۳/۳۶۴)، وقال: حدیث

صحیح الاسناد، ولم یخرجاه، وعلقه الذهبي، وقال: لا، وخرجه من طریق علقمة بن علاثة البشكري عن علي بن ابی طالب

جَارِئِي لِي الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

••• حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے کالوں کے ذریعے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی یہ بات سنی ہے آپ نے ارشاد فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3875 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ

مُوسَى وَعِيسَى ابْنِي طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِمَا طَلْحَةَ

متن حدیث: أَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِأَعْرَابِيٍّ جَاهِلٍ سَلُّهُ عَمَّنْ قَضَى نَجْبَهُ مَنْ هُوَ وَكَانُوا لَا يَجْتَرِئُونَ هُمْ عَلَى مَسْأَلَتِهِ يُوقِرُونَهُ وَيَهَابُونَهُ فَسَأَلَهُ الْأَعْرَابِيُّ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ إِنِّي أَطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَى نِيَابِ خُضْرٍ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضَى نَجْبَهُ قَالَ الْأَعْرَابِيُّ أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَجْبَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ بُكَيْرٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٌ مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ هَذَا الْحَدِيثِ

قول امام بخاری: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ وَوَضَعَهُ فِي كِتَابِ الْفَوَائِدِ

••• حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے ایک نادانف دیہاتی شخص سے یہ کہا: تم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے بارے میں دریافت کرو جس نے اپنی نذر کو پورا کر دیا اور (جس کا ذکر قرآن میں ہے) اس سے مراد کون شخص ہے؟ (حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عزت و احترام اور آپ کی بیعت کی وجہ سے براہ راست سوال نہیں کیا کرتے تھے۔ اس دیہاتی نے آپ سے یہ سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر آپ سے یہ سوال کیا آپ نے پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ اس نے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا۔ اسی دوران ”میں“ مسجد کے دروازے اندر آیا میں نے سبز لباس پہن رکھا تھا جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا تو دریافت کیا۔ اپنی نذر کو پورا کرنے والے شخص کے بارے میں دریافت کرنے والا شخص کہاں ہے؟ تو دیہاتی نے جواب دیا: یا رسول اللہ! میں ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (میری طرف اشارہ کر کے) فرمایا: یہ وہ شخص ہے جس نے اپنی نذر کو پورا کیا (جس کا ذکر قرآن میں ہے)۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف ابو کریب نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جسے انہوں نے یونس بن بکیر سے نقل کیا ہے۔

بعض دیگر کبار محدثین نے ابو کریب کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

میں نے امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو سنا ہے: وہ ابو کریب کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کرتے ہیں: انہوں نے اس حدیث کو اپنی کتاب الفوائد میں نقل کیا ہے۔

### بَاب مَنَاقِبِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 19: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3676 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ

الزُّبَيْرِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهُ يَوْمَ قُرَيْظَةَ فَقَالَ يَا بَنِي وَأُمِّي

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ قرظہ کے دن میرے لئے اپنے والدین کو جمع کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ (تم پر قربان ہوں) (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3677 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زُرِّ عَنْ

عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

وَيَقَالُ الْحَوَارِيُّ هُوَ النَّاصِرُ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي عَمْرٍو يَقُولُ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَوَارِيُّ هُوَ النَّاصِرُ

◀◀ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور

میرا حواری زبیر بن عوام ہے۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حواری سے مراد مددگار ہے۔

میں نے ابن ابی عمر کو سفیان بن عیینہ کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے۔ حواری کا مطلب مددگار ہوتا ہے۔

3678 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

3676- اخرجہ البخاری (۹۹/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب الزبير بن العوام، حدیث (۳۷۲۰)، و مسلم (۱۸۷۹/۴): کتاب

فضائل الصحابة: باب: من فضائل طلحة و الزبير، رضی اللہ عنہما، حدیث (۲۴۱۶/۴۹)، و ابن ماجہ (۴۵/۱): المقدمة: فضل الزبير رضی

اللہ عنہ، حدیث (۱۲۳) و اخرجہ احمد (۱۶۴/۱ - ۱۶۶)، عن عبد اللہ بن الزبير عن الزبير بن العوام به.

3677- اخرجہ احمد (۸۹/۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳) عن عاصم عن زر عن علي.

**متن حدیث:** إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَإِنَّ حَوَارِيَّ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ وَزَادَ أَبُو نُعَيْمٍ فِيهِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ مَنْ يَأْتِينَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

ابونعیم نامی راوی نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ نقل کئے ہیں۔

غزوہ احزاب کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: کون شخص ہمارے پاس دشمنوں کی خبر لائے گا؟ تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی بات تین مرتبہ دریافت کی تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے یہی عرض کی: (تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3679 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ قَالَ  
**متن حدیث:** أَوْصَى الزُّبَيْرُ إِلَى ابْنِهِ عَبْدِ اللَّهِ صَبِيحَةَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّي عُضْوٌ إِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى انْتَهَى ذَلِكَ إِلَى فَرَجِهِ  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ زَيْدٍ

﴿﴾ حضرت ہشام بن عروہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے صاحبزادے عبد اللہ جنگ جمل کی صبح یہ بتایا تھا: میرے جسم کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ میں زخمی نہ ہوا ہو، یہاں تک کہ انہوں نے اپنی شرمگاہ تک کا بھی تذکرہ کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور حماد بن زید نامی راوی کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتدال سے ”غریب“ ہے۔

**بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفِ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**

**باب 20: حضرت عبدالرحمن بن عوف زہری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان**

**3680 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

3678- اخرجه البيهقي (٦٢٨) : كتاب الجهاد و السور : باب : فضل الطلعة ، حديث (٢٨٤٦) ، و الحديث في (٢٨٤٧ - ٢٩٩٧ - ٣٧١٩ - ٤١١٣ - ٧٢٦١) و مسلم (١٨٧٩/٤) : كتاب فضائل الصحابة : باب : من فضائل طلحة و الزبير رضي الله عنهما ، حديث (٢٤١٥/٤٨) ، و ابن ماجه (٤٥٠/١) : المقدمة : باب : فضل الزبير رضي الله عنه ، حديث (١٢٢) ، و احمد (٣٠٧/٣ - ٣٢٨ - ٣٤٥ - ٣٦٥) ، و الحبيدي (٥١٦/٢) ، حديث (١٢٣١) ، و عبد بن حميد (٣٢٨) : حديث (١٠٨٨) عن محمد بن السنكدر ، عن جابر بن عبد الله به  
3679- انفرد به الترمذي انظر (تحفة الاشراف) (١٨٠/٣) حديث (٣٦٢٧) ، و لم يخرج من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذي موقوفاً عن عبد الله بن الزبير عن ابيه الزبير بن العوام .



عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدِيثًا: أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ

اسناد دیگر: أَخْبَرَنَا أَبُو مُصْعَبٍ قِرَاءَةً عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا وَهَذَا أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ

﴿﴾ حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابوبکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبدالرحمن بن عوف جنتی ہے، سعد بن ابی وقاص جنتی ہے، سعید بن زید جنتی ہے اور ابوعبیدہ بن جراح جنتی ہے۔

ابومصعب نامی راوی نے عبدالعزیز بن محمد نامی راوی کے حوالے سے عبدالرحمن بن حمید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کی ہے۔ انہوں نے اس روایت میں حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کا تذکرہ نہیں کیا۔ یہی روایت عبدالرحمن بن حمید کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند منقول ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:) یہ روایت پہلی روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3681 سند حدیث: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ مِسْمَارٍ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فَدَيْكٍ عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ عَنْ

عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ مَنِ حَدِيثًا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هَؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَشُدُّكَ اللَّهُ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ مِنَ الْعَاشِرِ قَالَ نَشَدْتُمُونِي بِاللَّهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ

قَالَ أَبُو عِيْسَى: أَبُو الْأَعْوَرِ هُوَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ

قَوْلِ إِمَامِ بَخَّارِي: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ هُوَ أَصَحُّ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ

﴿﴾ عبدالرحمن اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کی موجودگی میں نہیں یہ

بتایا: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں۔ ابو بکر جنتی ہے، عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، زبیر، طلحہ، عبدالرحمن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص (سب جنتی ہیں)

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نو آدمیوں کے نام لئے مگر دسویں آدمی کا نام نہیں لیا تو حاضرین نے کہا: اے ابوعور، ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر دریافت کرتے ہیں: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم لوگوں نے مجھے اللہ کا واسطہ دیا ہے۔ (وہ دسواں آدمی) ابوعور جنتی ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں: اس سے مراد خود حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہے۔

میں نے حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: یہ والی روایت پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔

**3682** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُضَرَ عَنْ صَخْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ إِنْ أَمْرُكُنَّ مِمَّا يَهْمُنِي بَعْدِي وَلَنْ يَصْبِرَ  
عَلَيْكَنَّ إِلَّا الصَّابِرُونَ قَالَ ثُمَّ تَقُولُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللَّهُ أَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ تُرِيدُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ  
وَكَانَ قَدْ وَصَلَ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ يُقَالُ بَيْعَتُ بَارِعِينَ الْفَأَ  
حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے اپنے بعد تمہاری زیادہ فکر ہے۔ تمہارے بارے میں صرف صبر کرنے والے لوگ ہی صبر کر سکیں گے۔ (یعنی تمہارے حقوق صحیح طریقے سے ادا کر سکیں گے) نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں: پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے والد کو جنت کے چشمے سے سیراب کرے۔ حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے، کیونکہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی ازواج کی خدمت میں کچھ زمین پیش کی تھی جو چالیس ہزار دینار کے عوض میں فروخت ہوئی تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

**3683** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَانَ الْبَصْرِيُّ وَاسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا  
قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ  
متن حدیث: أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَوْصَى بِحَدِيثَةٍ لِأُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ بَيْعَتُ بَارِعِ مِائَةِ أَلْفٍ  
حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴿﴾ ابوسلمہ بیان کرتے ہیں: حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے امہات المؤمنین کے لئے ایک باغ کی وصیت کی تھی جو چار لاکھ میں فروخت ہوا تھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

3682- أخرجه أحمد (۷۷/۶ - ۱۲۰)، عن أبي سلمة بن عبد الرحمن عن عائشة به

## باب مناقب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

باب 21: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3684 سند حدیث: حَدَّثَنَا رَجَاءُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُدْرِيُّ بَصْرِيُّ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي

خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَعْدِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ

إِسْنَادٌ وَبِغَيْرِهِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاكَ وَهَذَا أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی۔

”اے اللہ! جب سعد تجھ سے دعا کرے تو اس کی دعا کی قبولیت کو ظاہر کر“

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ اسماعیل نامی راوی کے حوالے سے قیس سے منقول ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی

تھی۔

”اے اللہ! سعد جب تجھ سے دعا کرے تو اس کی قبولیت کو ظاہر کر دے“۔ یہ زیادہ مستند ہے۔

3685 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ مُجَالِدٍ عَنْ عَامِرِ

الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ أَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَالِي فَلْيُرِنِي أَمْرًا خَالَه

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُجَالِدٍ

تَوْصِيحِ رَاوِي: وَكَانَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ مِنْ بَنِي زُهْرَةَ وَكَانَتْ أُمُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَنِي

زُهْرَةَ فَلِلذَلِكَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَالِي

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ آئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ میرے

ماموں ہیں کوئی آدمی اپنا ماموں دکھائے جو (ان جیسا ہو)

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف مجالد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

(امام ترمذی بیان کرتے ہیں: حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا تعلق بنو زہرہ سے تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کا تعلق بھی بنو زہرہ

3684۔ الفردبہ العرمذی۔ النظر (تحفة الاشراف) (۳۱۰/۳) حدیث (۳۹۱۴)، و اخرجہ الحاكم فی المستدرک (۴۹۹/۳)، و قال: صحيح

الاسناد ولم يعرجاه

3685۔ الفردبہ العرمذی۔ النظر (تحفة الاشراف) (۲۰۷/۲) حدیث (۲۳۰۲)، و اخرجہ الحاكم فی المستدرک (۴۹۸/۳)، و قال: صحيح

على شرط الشيخين، ولم يعرجاه، و قاله الذهبي.

سے تھا۔ اس لئے نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: یہ میرے ماموں ہیں۔

**3686** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ وَيَحْيَى بْنِ

سَعِيدٍ سَمِعَا سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيْبِ يَقُولُ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ عَلِيُّ مَا جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعِيدٍ قَالَ لَهُ يَوْمَ

أُحِدٍ أَرُمُ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي وَقَالَ لَهُ أَرُمُ أَيُّهَا الْغَلَامُ الْحَزْوَرُ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعِيدِ

﴿﴿﴾ سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات بیان کی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کسی کے لئے

بھی اپنے والد اور والدہ کو جمع نہیں کیا۔ صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے جمع کیا تھا۔ غزوہ احد کے دن نبی اکرم ﷺ نے ان

سے کہا تھا: تم تیر اندازی کرو! میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: اے نوجوان پہلوان! تم تیر

اندازی کرو۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

کئی راویوں نے اس حدیث کو بیچی کے حوالے سے سعید بن مسیب کے حوالے سے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

**3687** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعِيدٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ جَمَعَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوئِهِ يَوْمَ أُحِدٍ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴿﴾ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے غزوہ احد کے دن میرے لئے اپنے ماں

باپ کو جمع کیا تھا۔ (یعنی فرمایا تھا: میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں)

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے عبداللہ بن شداد بن ہاد کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم

ﷺ سے بھی منقول ہے۔

**3688** سند حدیث: حَدَّثَنَا بِدَلِكُ مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

**متن حدیث:** قَالَ مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفِيدِي أَحَدًا بِأَبَوَيْهِ إِلَّا لِيَسْعِدَ لِيَأْتِي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ أَرُمُ سَعْدًا فَذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي  
**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو کسی بھی شخص کے لئے اپنے والدین کو فدا کرتے ہوئے نہیں سنا صرف حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے لئے سنا ہے غزوہ احد کے دن میں نے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سعد! تم تیرا اندازہ کرو امیرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔  
 (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔)

**3689 سند حدیث:** حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ

عَائِشَةَ

**متن حدیث:** قَالَتْ سَهَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَهُ الْمَدِينَةَ لَيْلَةً قَالَ لَيْتَ رَجُلًا صَالِحًا يَحْرُسُنِي اللَّيْلَةَ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَةَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِكَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِي نَفْسِي خَوْفٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ أَحْرُسُهُ فَدَعَا لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ  
**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ چند راتوں تک سو نہیں سکے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کاش کوئی باصلاحیت شخص آج رات ہماری پہرہ داری کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ابھی ہم اسی حالت میں تھے کہ ہم نے سنا کہ ہتھیاروں کی آواز آرہی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کون ہے۔ انہوں نے جواب دیا: سعد بن ابی وقاصؓ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: تم کیوں آئے ہو؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی مجھے نبی اکرم ﷺ سے کچھ اندیشہ تھا تو میں پھر آپ ﷺ کی حفاظت کرنے کے لئے آیا ہوں، تو نبی اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا کی اور آپ ﷺ سو گئے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3688۔ اخرجہ البخاری (۴۱۵/۴): کتاب المغازی: باب: (اذ هبت طائفتان منك ان تفشلا والله وليهما و علي الله فليتوكل المؤمنون)  
 (آل عمران: ۱۲۲)، حدیث (۴۰۵۶، ۴۰۵۷، ۴۰۵۸، ۴۰۵۹)، و مسلم (۱۸۷۶/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: في فضل سعد بن ابی وقاص، رضی اللہ عنہ، حدیث (۲۴۱۱/۴۱)، و ابن ماجہ (۴۷/۱): المقدمة: فضل سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حدیث (۱۲۹)۔ و اخرجہ احمد (۹۲/۱ - ۱۲۴ - ۱۳۶ - ۱۵۸)۔ عن سعد بن ابراهيم، عن عبد الله بن شداد عن علي بن ابی طالب به  
 3689۔ اخرجہ البخاری (۹۵/۶): کتاب الجهاد والسير: باب: الحراسة في الغزو في سبيل الله، حدیث (۲۸۸۵)، و الحدیث موجود فی (۷۲۳۱)، و فی (الادب المفرد) ص (۲۵۷) حدیث (۸۸۶) و مسلم (۱۸۷۵/۴)، کتاب فضائل الصحابة: باب: في فضل سعد بن ابی وقاص، رضی اللہ عنہ، حدیث (۲۴۱۰/۳۹)، و اخرجہ احمد (۱۴۰/۶)، عن يحيى بن سعيد، عن عبد الله بن عامر عن عائشة به

## باب مناقب سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ

## باب 22: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3690 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ ظَالِمِ الْمَازِنِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ نَفِيلٍ

مَنْ حَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى التَّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ أَلَمَّ قِيلَ وَكَيْفَ ذَلِكَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءَ فَقَالَ اثْبُتْ حِرَاءَ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ قِيلَ وَمَنْ هُمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ قِيلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ أَنَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ عَنِ الْحُرِّ بْنِ الصَّيَّاحِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نو آدمیوں کے بارے میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائیں گے اور اگر میں دسویں کے بارے میں بھی گواہی دوں تو میں گنہگار نہیں ہوں گا۔ ان سے دریافت کیا گیا: وہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حرا ٹھہرے رہو! کیونکہ تمہارے اوپر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا وہ (دس) لوگ کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابو بکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمن بن عوف (جنتی ہیں) ان سے دریافت کیا گیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ میں ہوں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

﴿﴾ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

## بَاب مَنَاقِبِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

### باب 23: حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3691 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَّانَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ حَدَّثَنِي

عَبْدُ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

متن حدیث: أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَقَّوْنَا بَيْنَهُمْ تَلَقَّوْنَا بِوَجْهِهِ مُبَشِّرَةً وَإِذَا لَقَّوْنَا لَقَّوْنَا بِغَيْرِ ذَلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْهَهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانَ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَدَّى عَمِّي فَقَدْ أَدَّى لِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ

صَوُّ أَبِيهِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس غصے کی حالت میں تشریف لائے، میں بھی اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا: آپ کو غصہ کیوں آیا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ہمارا اور قریش کا کیا مسئلہ ہے جب یہ آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو بڑے خوش ہو کر ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو دوسری حالت میں ملتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آگے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست مبارک میں میری جان ہے۔ کسی بھی شخص میں ایمان اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ آپ لوگوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرح محبت نہیں کرے گا پھر آپ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! جس نے میرے چچا کو اذیت پہنچائی اس نے مجھے اذیت پہنچائی کیونکہ چچا آپ کی جگہ ہوتا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3692 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عباس مجھ سے ہیں اور میں

3691. اخرجه احمد (۲۰۷/۱)، (۱۶۵/۴)، عن يزيد بن ابى زياد، عن عبد الله بن الحارث، عن عبد المطلب بن ربعة به.

3692. اخرجه احمد (۲۰۰/۱)، عن اسرائيل عن عبد الاعلى عن سعيد بن جبير عن ابن عباس به.

ان سے ہوں۔

یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسرائیل نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3693** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَمِعْتُ

الْأَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ عَلِيٍّ

مَنْ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ وَكَانَ عُمَرُ

تَكَلَّمَ فِي صَدَقَتِهِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہ

فرمایا تھا: آدمی کا چچا اس کے باپ کی جگہ ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے صدقہ دینے کے بارے میں کوئی بات کی تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3694** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ

الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَنْ حَدَّثَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنُو أَبِيهِ

أَوْ مِنْ صِنُو أَبِيهِ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي الزِّنَادِ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کے

چچا ہیں اور چچا باپ کی طرح ہوتا ہے۔ (راوی کو شک ہے) شاید یہ الفاظ ہیں: ”باپ کا حصہ ہوتا ہے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف ابوزناد نامی راوی کے حوالے سے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3695** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ قُودِ بْنِ يَزِيدَ

عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3693۔ اگرچہ احمد (۹۴/۲) عن عمرو بن مرة عن ابی البختری عن علی۔ رضی اللہ عنہم فذکرہ

3694۔ اخرجه البخاری (۲۸۸/۳): کتاب الزکاة: باب: قول اللہ تعالیٰ: (و فی الرقاب و الغارمین و فی سبیل اللہ) (التوبة: ۶۰)، حدیث

(۱۴۶۸)، و مسلم (۶۷۶/۲): کتاب الزکاة، باب: فی تقدیم الزکاة و منعها، حدیث (۹۸۳/۱۱)، و ابوداؤد (۱۱۵/۲): کتاب الزکاة: باب:

فی تعجیل الزکاة، حدیث (۱۶۲۳)، و النسائی (۲۴/۵): کتاب الزکاة: باب: اعطاء السید المال بغیر اختیار المصدق حدیث (۲۴۶۵)، و احمد

(۳۲۲/۲)، و ابن خزيمة (۲۸/۴): حدیث (۲۳۲۹ - ۲۳۳۰)، عن ابی الزناد، عن الاعرج عن ابی ہریرة یہ

3695۔ انفرجه الترمذی النظر (التحفة) (۲۱۰/۵) حدیث (۶۳۶۴)، و ذکوره المتقی الہندی فی کنز العمال (۷۰۷/۱۱) حدیث

(۳۳۴۴۲)، و عزاه للترمذی، و لابی یعلی عن ابن عباس



متن حدیث: لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ عِدَاةَ الْإِنْسَانِ فَإِنِّي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُو لَكَ بِدَعْوَةِ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا  
وَوَلَدُكَ فَعِدَا وَغَدُونَا مَعَهُ وَالْبَسْنَا كِسَاءَ نَمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تَغَادِرُ ذَنْبًا  
اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَوَلَدِهِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: پیر کے دن  
آپ میرے پاس تشریف لائیے گا اور آپ اپنی اولاد سمیت آئیے گا تاکہ میں ان سب کے لئے دعا کروں گا جس کی وجہ سے اللہ  
تعالیٰ آپ کو اور آپ کی اولاد کو نفع دے گا تو اس دن حضرت عباس رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کے  
ہمراہ ہم بھی حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر ہمیں اوڑھادی اور دعا کی۔

”اے اللہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد کی مغفرت کر دے جو ظاہری بھی ہو اور باطنی بھی ہو اور کسی گناہ کو باقی  
نہ رہنے دے۔ اے اللہ ان کی اولاد کے (حقوق کے معاملے میں) ان کی حفاظت کرنا۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 24: حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3696 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ  
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ

توضیح راوی: وَقَدْ ضَعَّفَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ وَالِدُ عَلِيِّ بْنِ الْمَدِينِيِّ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میں نے جعفر کو دیکھا وہ جنت میں  
فرشتوں کے ساتھ اڑ رہا ہے۔

یہ حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اعتبار سے ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف عبد اللہ بن جعفر نامی راوی  
کے حوالے سے جانتے ہیں۔ یحییٰ بن معین اور دیگر راویوں نے عبد اللہ بن جعفر کو ضعیف قرار دیا ہے۔ یہ صاحب علی بن مدینی کے

والد ہیں۔

3696- انفردہ الترمذی بنظر (تحفة الاشراف) (۲۳۰/۱۰) حدیث (۱۴۰۳۰)، و اخرجہ الحاكم في المستدرک (۲۰۹/۳)، وقال: صحيح

الاسناد ولم يخرجاه و تعقبه الذهبي بقوله: البدني واد

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی حدیث منقول ہے۔

**3697** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا اخْتَدَى الْبِعَالُ وَلَا التَّعَلَّ وَلَا رَكِبَ الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُورَ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَالْكَوْرُ الرَّحْلُ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جوتا بنانے جوتا پہننے سواری پر سوار ہونے اور سواری پر بیٹھنے کے حوالے

سے (یعنی عادت و اطوار اور خصائل کے اعتبار سے) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے بہتر اور کوئی شخص نہیں ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔ لفظ ”کور“ کا مطلب سواری ہے۔

**3698** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عُيَيْنَةُ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَشَبَّهْتَ خَلْقِي وَخَلْقِي

وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

إِسْنَادٌ يَكْبُرُ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ إِسْرَائِيلَ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: تم

صورت اور سیرت میں میرے ساتھ مشابہت رکھتے ہو۔

اس حدیث میں پورا واقعہ منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ سفیان نے ابی کے حوالے سے اسرائیل سے اس کی مانند

روایت نقل کی ہے۔

**3699** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبرَاهِيمَ أَبُو يَحْيَى التَّمِيمِيُّ حَدَّثَنَا إِبرَاهِيمُ

أَبُو إِسْحَاقَ الْمَخْزُومِيُّ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلَ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ

الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي حَتَّى

3697- أخرجه أحمد (۴/۱۳۲) من طريق خالد الحذاء، عن عكرمة عن أبي هريرة رضي الله عنه فذكره

3699- أخرجه ابن ماجه (۱۳۸۱/۲): كتاب الزهد: باب: مجالسة الفقراء، حديث (۴۱۲۶) من طريق أبي سعيد الأشج عبد الله بن سعيد

الكندي، قال: حدثنا اسماعيل بن ابراهيم، ابو يحيى التميمي، قال: حدثنا ابراهيم ابواسحاق المخزومي، عن سعيد المقبري عن ابي هريرة،

فذكره

يَذْهَبُ بِي إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لَامْرَأَتِهِ يَا أَسْمَاءُ أَطْعَمِينَا شَيْئًا فَإِذَا أَطْعَمْتَنَا أَحَابِنِي وَكَانَ جَعْفَرُ يُحِبُّ  
الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْنِيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو اسْحَقَ الْمُخْزُومِيُّ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ الْمَدَنِيُّ وَقَدْ تَكَلَّمَ فِيهِ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ

مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَلَهُ غَرَائِبُ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے تعلق رکھنے والے کسی شخص سے قرآن کی کسی آیت کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا حالانکہ اس کے بارے میں مجھے اس شخص سے زیادہ پتا ہوتا تھا جس سے میں نے سوال کیا ہوتا، لیکن میں اس سے صرف اس لئے سوال کرتا تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دے اور میں جب بھی حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ سے کوئی سوال کرتا، تو وہ مجھے جواب نہیں دیتے تھے، بلکہ اپنے ساتھ مجھے لے کر اپنے گھر چلے جاتے تھے اور اپنی اہلیہ سے فرماتے تھے: اے اسماء! ہمیں کچھ کھلاؤ! جب وہ ہمیں کھانا دیدیتی تھی تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ مجھے جواب دیا کرتے تھے۔ (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) حضرت جعفر رضی اللہ عنہ غریبوں سے محبت کیا کرتے تھے۔ ان کے ساتھ گفتگو کرتے تھے اور وہ لوگ بھی ان کے ساتھ گفتگو کیا کرتے تھے، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی کنیت ”ابوالمساکین“ تجویز کی تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ابو اسحاق مخزومی نامی راوی ابراہیم بن فضل مدنی ہیں۔

ان کے بارے میں بعض محدثین نے ان کے حافظے کے حوالے سے کلام کیا ہے۔ ان سے ”غریب“ روایات منقول

ہیں۔

3700 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَاتِمُ بْنُ سَيَّاحِ الْمُرُوزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرُ عَنِ ابْنِ

عَجْلَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: قَالَ كُنَّا نَدْعُو جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أبا الْمَسَاكِينِ فَكُنَّا إِذَا آتَيْنَاهُ قَرِينًا إِلَيْهِ

مَا حَضَرَ فَاتَيْنَاهُ يَوْمًا فَلَمْ يَجِدْ عِنْدَهُ شَيْئًا فَأَخْرَجَ جَرَّةً مِنْ عَسَلٍ فَكَسَّرَهَا فَجَعَلْنَا نَلْعَقُ مِنْهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں؟ ہم لوگ حضرت جعفر بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کو ”ابوالمساکین“ کہا کرتے

تھے۔ بعض اوقات جب ہم ان کے ہاں جاتے، تو وہ جو کچھ بھی کھانے کے لئے ہوتا، آگے کر دیتے۔ ایک مرتبہ ہم ان کے پاس

گئے، تو انہیں (ہمیں دینے کے لئے) کچھ نہ ملا، تو انہوں نے شہد کی مکھی توڑی اور ہم نے اسی سے شہد چاٹ لیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے، جو ابوسلمہ نے حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے۔

## بَاب مَنَاقِبِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

باب 25: امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3701 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَقَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زَيْدٍ عَنْ ابْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَثْنُ حَدِيثٍ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ عَنْ يَزِيدَ نَحْوَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَابْنُ أَبِي نَعْمٍ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي نَعْمِ الْبَجَلِيُّ الْكُوفِيُّ وَيُكْنَى أَبُو الْحَكَمِ

◀◀ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ جنت

کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔

یہی روایت اور ایک سند کے حوالے سے یزید نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

(اس کے ایک راوی) ابن ابی نعم، یہ عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی کوئی ہیں۔ ان کی کنیت ”ابوالحکم“ ہے۔

3702 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ

يَعْقُوبَ الزَّمْعِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ أَبِي سَهْلٍ النَّبَالُ أَخْبَرَنِي

الْحَسَنُ بْنُ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي أَسَامَةَ بْنُ زَيْدٍ قَالَ

مَثْنُ حَدِيثٍ: طَرَفْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَعْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ

عَلَيْهِ قَالَ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرَكَيْهِ فَقَالَ هَذَا ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا

وَاجِبٌ مَنْ يُحِبُّهُمَا

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◀◀ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے بیان کرتے ہیں: میرے والد حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھے

بتایا: ایک رات میں کسی کام سے گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے چادر کے اندر کوئی چیز اوڑھ رکھی تھی۔ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیا تھا۔ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بات کر کے فارغ ہوا، تو میں

3701- أخرجه احمد (۲/۳ - ۶۲ - ۶۴ - ۸۰ - ۸۲) من طريق عبد الرحمن بن ابي نعم عن ابي سعيد الخدري رضي الله عنه ، لذكره

3702- انفرد به الترمذي. ينظر (تحفة الاشراف) (۱/۴۴) حديث (۸۶)، و ذكره المتقي الهندي في كند العمال (۱۲/۱۱۴)، حديث (۳۴۲۵۵)، وعزاه للترمذي، و ابن حبان عن اسامة بن زيد

نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ اندر کیا چیز ہے؟ جس کی وجہ سے آپ نے چادر اوڑھ رکھی تھی۔ نبی اکرم ﷺ نے چادر کو اتارا تو آپ کے پہلو پر حضرت امام حسن اور امام حسین تھے۔ یہ دیکھ کر نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

”یہ دونوں میرے بیٹے ہیں۔ میرے نواسے ہیں میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں تم بھی ان دونوں سے محبت کرو اور اس شخص سے بھی محبت کرو جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

**3703 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمِ الْعَمِيِّ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَارِثٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ

بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ

**متن حدیث:** أَنَّ رَجُلًا مِّنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انظُرُوا إِلَيَّ هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبُعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَاتَايَ مِنَ الدُّنْيَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

**اسناد دیگر:** وَقَدْ رَوَاهُ شُعْبَةُ وَمَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

◀◀ عبد الرحمن بن ابی نعم بیان کرتے ہیں: عراق سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے چمھر

کے خون کے بارے میں دریافت کیا جو کپڑے پر لگ جاتا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس شخص کو دیکھو! یہ چمھر کے خون کے بارے میں دریافت کر رہا ہے جبکہ ان لوگوں نے نبی اکرم ﷺ کے صاحبزادے کو شہید کیا ہے تو میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے۔ امام حسن اور حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔)

اس روایت کو شعبہ اور مہدی بن میمون نے محمد بن یعقوب کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اس کی مانند ایک روایت نقل کی ہے۔

**3704 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشْجِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ حَدَّثَنَا رَزِينٌ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَى

**متن حدیث:** قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يَبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتَلَ

الْحُسَيْنِ الْإِنْفَا

3703- أخرجه البخاري (119/7): كتاب فضائل الصحابة، باب: مناقب الحسن و الحسين رضي الله عنهما، حديث (2752)، و

(440/10): كتاب الادب: باب: رحمة الولد و تقبيله و معانقته، حديث (5994)، وفي (الاصب الفرد) (80)، واصلد (80/2) - 93 - 114

(103) من طريق محمد بن ابی یعقوب، عن عبد الرحمن بن ابی نعيم عن ابن عمر، فذكره

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ سلمیٰ نامی خاتون بیان کرتی ہیں: میں (ام المؤمنین) سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی تو وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا: آپ کیوں رو رہی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے ابھی نبی اکرم ﷺ کو دیکھا ہے، یعنی خواب میں دیکھا ہے۔ آپ ﷺ کے سر مبارک پر اور داڑھی مبارک پر مٹی تھی میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ یہ کس وجہ سے ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ابھی میں حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کو دیکھ کر آ رہا ہوں۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔)

3705 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ

أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

متن حدیث: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِي ابْنِي فَيَشْمُهُمَا وَيَضُمَّهُمَا إِلَيْهِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا گیا آپ کے اہل بیت میں آپ کے سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: حسن اور حسین۔  
(راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہا کرتے تھے: میرے دونوں بچوں کو بلا کر لاؤ! نبی اکرم ﷺ ان دونوں کو سونگھا کرتے تھے اور پھر اپنے ساتھ لپٹالیا کرتے تھے۔  
یہ حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے ”غریب“ ہے۔)

3706 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ هُوَ ابْنُ

عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ أَبِي بَكْرَةَ

متن حدیث: قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْبَرِ فَقَالَ إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ يُصْلِحُ اللَّهُ

عَلَى يَدَيْهِ فَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَالَ يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ

3705- الفردبہ الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۴۴۰/۱) حدیث (۱۷۰۷)، من هذا الطريق، و اخرج الطبرانی فی (الصغير) (۶۵/۱) عن امر سلمة من حدیث شهر بن حوشب عنها بلفظ: (دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس على منامة لنا فجاءته فاطمة رضي الله عنها ابني، وضعتها، فقال: ادعي لي حسنا وحسينا - الحديث.

3706- اخرجہ البخاری (۳۶۱/۵): كتاب الصلح، باب: قول النبي صلى الله عليه وسلم للحسن بن علي رضي الله عنهما: (ابني هذا سعيد، ولعل الله ان يصلح به بين فئتين عظيمتين)، حدیث (۲۷۰۴)، و اطرا له فی (۳۶۲۹ - ۳۷۴۶ - ۷۱۰۹)، و ابوداؤد (۶۲۷/۲): كتاب السنة: باب: ما يدل على ترك الكلام في الفتنة، حدیث (۴۶۶۲)، و النسائي (۱۰۷/۳): كتاب الجمعة: باب: مخاطبة الامام رعيته و هو على المنبر، و احمد (۳۷/۵ - ۴۴ - ۴۹ - ۵۱) و الحميدى (۳۴۸/۲) حدیث (۷۹۳) من طريق الحسن عن ابى بكره الثقفى فذكره، و اخرجہ احمد (۴۷/۵) قال: حدثنا عبد الرزاق، قال اخبرنا معمر، قال: اخبرني من سمع الحسن يحدث عن ابى بكره، فذكره.

﴿﴾ حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر چڑھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرا یہ بیٹا (یعنی امام حسن) سرور ہے اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے دو بڑے گروہوں کے درمیان صلح کر دئے گا۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ تھے۔

**3707 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ

**متن حدیث:** كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ (أَنَا أَمْوَالِكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ) فَنَظَرْتُ إِلَى هَذَيْنِ الصَّبِيِّينِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ

﴿﴾ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں خطبہ دے رہے تھے اور اسی دوران حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ آئے ابھی (دونوں بچے تھے) انہوں نے سرخ قمیص پہنی ہوئی تھیں یہ چلتے تھے تو چلتے ہوئے گر پڑتے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے نیچے اترے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو اٹھایا اور اپنے آگے بٹھالیا اور پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ ارشاد فرمایا ہے:

”بے شک تمہارے اموال اور تمہاری اولاد آزمائش ہیں۔“

جب میں نے ان دونوں بچوں کو دیکھا یہ دونوں آتے ہیں اور چلتے ہوئے گر جاتے ہیں تو مجھ سے صبر نہیں ہوا تو میں نے اپنی گفتگوروک کر ان دونوں کو اٹھالیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف حسین بن واقد نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3708 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيَّاشٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَرَّةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** حُسَيْنٌ مِنِّي وَالْأَمِينُ حُسَيْنٌ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ

3707- اخرجہ ابوداؤد (۳۵۸/۱): کتاب الصلاة باب: الامام يقطع الخطبة للامر يحدث، حدیث (۱۱۰۹)، و النسائی (۱۰۸/۳): کتاب

الجمعة: باب: نزول الامام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة و قطعه كلامه، و رجوعه اليه يوم الجمعة، (۱۹۲/۳): کتاب صلاة العیدین:

باب: نزول الامام عن المنبر قبل فراغه من الخطبة، و ابن ماجه (۱۱۹۰/۲): کتاب اللباس: باب: لبس الاحمر للرجال، حدیث (۳۶۰۰)

من طريق حسين بن واقد عن عبد الله بن بريدة عن ابيه، فذكره

3708- اخرجہ ابن ماجه (۵۱/۱): المقدمة، حدیث (۱۴۴)، و احمد (۱۷۲/۴)، من طريق عبد الله بن عثمان بن خثيم عن سعيد بن ابي

راشد، فذكره

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَإِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُنَيْمٍ وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرٌ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُنَيْمٍ

﴿﴾ حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت رکھے جو حسین سے محبت رکھتا ہے۔ حسین (میرا) نواسہ ہے۔ (یعنی مجھے اس پر فخر ہے) (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف عبداللہ بن عثمان سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔ کئی راویوں نے اسے عبداللہ بن عثمان سے نقل کیا ہے۔

**3709 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ

**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: کوئی شخص حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت نہیں رکھتا تھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3710 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي

جُحَيْفَةَ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبَهُهُ

**حکم حدیث:** هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

**فی الباب:** قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَأَبْنِ عَبَّاسٍ وَأَبْنِ الزُّبَيْرِ

﴿﴾ حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ حضرت امام حسن بن

علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت منقول ہے۔

**3711 سند حدیث:** حَدَّثَنَا خَلَادُ بْنُ أَسْلَمَ أَبُو بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شَمِيلٍ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ

حَسَّانَ عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سَيْرِينَ قَالَتْ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِئْتُ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَبَعَثَ يَقُولُ بِقَضِيْبٍ لَهُ فِي أَنْفِهِ وَيَقُولُ مَا

3709- أخرجه البخاری (۱۱۹/۸): کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب الحسن و الحسين رضي الله عنهما، حدیث (۳۷۰۲)، و احمد

(۱۶۴/۳ - ۱۹۹) و عبد بن حميد ص (۳۰۱) حدیث (۱۱۶۰) من طريق معمر عن الزهري عن انس، فذكره



رَأَيْتُ مِثْلَ هَذَا حُسْنًا قَالَ قُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں ابن زیاد کے پاس موجود تھا۔ اس کے پاس امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا۔ اس نے اپنے پاس موجود چھڑی کے ذریعے ان کی ناک کو کریدا اور بولا: میں نے ایسا خوبصورت شخص نہیں دیکھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کہا: یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

3712 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنْ هَانِي بْنِ هَانِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ

متن حدیث: قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهَ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ

أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حسن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ مشابہت رکھتے ہیں۔ سینے سے لے

کر سر تک اور حسین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اس کے نچلے حصے کے اعتبار سے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

3713 سند حدیث: حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ

متن حدیث: قَالَ لَمَّا جِيءَ بِرَأْسِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ وَأَصْحَابِهِ نُصِدَتْ فِي الْمَسْجِدِ فِي الرَّحْبَةِ

فَانْتَهَيْتُ إِلَيْهِمْ وَهُمْ يَقُولُونَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَإِذَا حَيَّةٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلَ الرَّؤُوسَ حَتَّى دَخَلَتْ فِي مَنْخَرِي

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ لَمَكْنَتْ هُنَيْهَةً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَهَبَتْ حَتَّى تَفِيَّتْ ثُمَّ قَالُوا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذَلِكَ

مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عمارہ بن عمیر بیان کرتے ہیں: جب عبید اللہ بن زیاد اور اس کے ساتھیوں کا سر لایا گیا اور اسے رحبہ میں مسجد

میں رکھا گیا، تو میں بھی وہاں آیا، تو لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا: وہ آگیا وہ آگیا، وہاں ایک سانپ تھا جو آیا۔ وہ سانپ سروں کے

درمیان میں سے گزرتا ہوا عبید اللہ بن زیاد کے نکتوں کے اندر گھس گیا۔ تھوڑی دیر ٹھہرا پھر نکلا اور چلا گیا اور پھر غائب ہو گیا۔ پھر

3712۔ اخرجه احمد (۱۰۸ - ۹۹/۱) من طريق اسراة، عن ابي اسحاق، عن هاني بن هاني عن علي لذكرو.

3713۔ انفرد به الترمذی من اصحاب الكتب الستة. ينظر (تحفة الاشراف) (۱۳/۳۱۷، ۳۱۸) حدیث (۱۹۱۴۰)، عن عمارة بن عمير التميمي

لوگ بولے: وہ آگیا وہ آگیا سانپ نے دو یا تین مرتبہ ایسا کیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3714** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَاسْمَعُقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ

عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرِّ بْنِ حَبِيشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ سَأَلْتَنِي أُمِّي مَتَى عَهْدُكَ تَعْنِي بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا لِي بِهِ عَهْدٌ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَنَالَتْ مِنِّي فَقُلْتُ لَهَا دَعِينِي أَبِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَلِي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلِكَ فَاتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتَّى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هَذَا حُدَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَا مَكَ قَالَ إِنَّ هَذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هَذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَاذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ

﴿ ﴿ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھ سے دریافت کیا: تم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کب ملاقات کی تھی۔ میں نے کہا میں نے فلاں دن سے ملاقات نہیں کی ہے تو میری والدہ نے مجھے برا کہنا شروع کیا تو میں نے کہا آپ مجھے چھوڑیں میں ابھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھوں گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کروں گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے اور آپ کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

(راوی بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں مغرب کی نماز ادا کی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا کر لی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لے گئے تو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے چل پڑا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آواز سن لی اور دریافت کیا: کون ہے؟ حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں! آپ نے دریافت کیا: تمہیں کیا کام ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت کرے! (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں) بعد میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا: آج ایک فرشتہ نازل ہوا جو پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ اس نے اپنے پروردگار سے یہ اجازت مانگی کہ وہ مجھے سلام کرے اور مجھے یہ خوشخبری دی ہے: فاطمہ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہے اور حسن اور حسین جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ہم اس کو صرف

اسرائیل نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3715** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَسَامَةَ عَنْ فَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ

3714- أخرجه احمد (۳۹۱/۵ - ۴۰۴)، والنسائي في فضائل الصحابة (۱۹۳ - ۲۶۰)، وابن خزيمة (۲۰۶/۲) حدیث (۱۱۹۴) من طریق

اسرائیل بن یونس، عن ميسرة بن حبيب، عن المنهال بن عمرو، عن زر بن حبیش عن حذيفة بن اليمان، فذاكره

عن البراء

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ حَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَاجِبْهُمَا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿ ﴿ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور دعا کی۔  
”اے اللہ! میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں، تو بھی ان دونوں سے محبت کر“  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3716 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ

سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ

متن حدیث: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعًا الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ  
إِنِّي أُحِبُّهُ فَاجِبْهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ الْفَضِيلِ بْنِ مَرْزُوقٍ  
﴿ ﴿ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے  
حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا اور آپ ﷺ یہ دعا کر رہے تھے۔

”اے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔ یہ فضیل بن مرزوق سے منقول حدیث سے زیادہ مستند ہے۔

3717 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ

وَهْرَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَامِلَ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ رَجُلٌ نِعْمَ  
الْمَرْكَبُ رَكِبْتَ يَا غَلَامُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنِعْمَ الرَّايِبُ هُوَ  
حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
توضیح راوی: وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ قَدْ ضَعَفَهُ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ

﴿ ﴿ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے امام حسن رضی اللہ عنہما کو اپنے کندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ ایک

3715۔ الفردبہ العرمذی، من اصحاب الکعب الستة و ذکرہ المتقی الہندی فی کنز العمال (۱۱۹/۱۲)، حدیث (۳۴۲۸۰)، و عزاہ للترمذی،

وقال: حسن غریب عن البراء بن عازب.

3716۔ اخرجہ البخاری (۱۱۹/۸): کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب الحسن و الحسين رضي الله عنهما، حدیث (۳۷۴۹)، و فی الادب

الفرد (۸۶)، و مسند (۲۷۰/۸ - الابی) کتاب فضائل الصحابة رضي الله تعالى عنهم، باب: فضائل الحسن و الحسين، رضي الله عنهما،

حدیث (۵۸ - ۲۴۲۲/۵۹)، و احمد (۲۸۳/۴ - ۲۹۲) من طریق شعبة، عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب، فذكره.

3717۔ الفردبہ العرمذی ينظر (تحفة الاشراف) (۱۳۵/۵) حدیث (۶۰۹۶)، من هذا الطريق، و اخرج الطبرانی فی الكبير (۶۲/۳) نحوه

عن ابی البخعمی عن سليمان فذكره.

صاحب بولے: اے لڑکے! تم کتنی بہترین سواری پر سوار ہو؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سوار بھی تو خوب ہے۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
اس کے راوی زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ان کے حافظے کی وجہ سے ضعیف قرار دیا ہے۔

### باب مناقب اہل بیتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

#### باب 26: نبی اکرم ﷺ کے اہل بیت کے مناقب کا بیان

**3718** سند حدیث: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ هُوَ الْأَنْمَاطِيُّ عَنْ جَعْفَرِ

بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقُصْوَاءِ يَخْطُبُ فَمِيعَتُهُ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَصِلُوا كِتَابَ اللَّهِ وَعَتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي سَعِيدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ وَحَدِيفَةَ بْنِ أَسِيدٍ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحٌ رَاوِيٌّ: قَالَ وَزَيْدُ بْنُ الْحَسَنِ قَدْ رَوَى عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ

﴿﴾ حضرت امام جعفر صادق اپنے والد (امام محمد باقر) کے حوالے سے حضرت جابر بن عبد اللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے دن دیکھا۔ آپ ﷺ اپنی اونٹنی قصواء پر سوار تھے اور خطبہ دے رہے تھے۔ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

”اے لوگو! میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں کہ جب تک تم اس کو تھامے رکھو گے، تو گمراہ نہیں ہو گے“

اللہ کی کتاب اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت۔“

اس بارے میں حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ اور حضرت حدیفہ بن

اسید رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

زید بن حسن نامی راوی سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے احادیث روایت کی ہیں۔

**3719** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ عَنْ

3718۔ تفرد بهذا الرواية من هذا الطريق الترمذی من اصحاب الكتب الستة، وخرجه الطبرانی (۶۳/۳)، حدیث (۲۶۸۰)، وذكره الشيخ  
الالبانی فی (السلسلة الصحيحة) (۳۰۰/۴)، ہدیت (۱۷۶۱)، و صححه، وقال: وللحدیث شاهد من حدیث زید بن ارقم، وخرجه مسلم  
(۱۲۲/۷)، و الطحاوی فی (مشکل الآثار) (۳۶۸/۴)، و احمد (۳۶۷/۴)، و ابن ابی عاصم فی السنة (۱۰۰۰، ۱۰۰۱)، و الطبرانی  
فی الكبير رقم (۲۶۸۰).

عطاء بن ابی رباح عن عمر بن ابی سلمة ربيب النبي صلى الله عليه وسلم  
 من حديث: قال نزلت هذه الآية على النبي صلى الله عليه وسلم (انما يريد الله ليذهب عنكم  
 الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا) في بيت ام سلمة فدعا النبي صلى الله عليه وسلم فاطمة وحسنا  
 وحسينا فجعلهم بكساء وعلى خلف ظهره فجعله بكساء ثم قال اللهم هؤلاء اهل بيتي فاذهب عنهم  
 الرجس وطهرهم تطهيرا قالت ام سلمة وانا معهم يا نبي الله قال انت على مكانك وانت الى خير

في الباب: قال: وفي الباب عن ام سلمة ومعاقل بن يسار وابي الحمراء وانس  
 حكم حديث: قال وهذا حديث غريب من هذا الوجه

﴿﴾ حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوتیلے صاحبزادے ہیں بیان کرتے ہیں: (یہ آیت)

”بے شک اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے اے اہل بیت! تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تمہیں اچھی طرح سے پاک صاف کر دے“  
 یہ آیت حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں نازل ہوئی۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں چادر کے اندر کر لیا حضرت علی رضی اللہ عنہ  
 آپ کی پشت پر موجود تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی چادر میں کر لیا اور دعا کی۔

”اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، تو ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح سے پاک کر دے“

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی جگہ پر ہو اور  
 بھلائی کی جگہ پر ہو۔

اس بارے میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا، حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ، حضرت ابو حمراء رضی اللہ عنہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے  
 احادیث منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

3720 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فَضِيلٍ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَطِيَّةَ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَالْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا

مَنْ حَدِيث: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِ لَنْ تَضَلُّوا بَعْدِي

أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخِرِ كِتَابُ اللَّهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَعِزَّتِي أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى

يُرَدَّا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَاَنْظُرُوا كَيْفَ تَخْلَفُونِي فِيهِمَا

حكم حديث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑ رہا

3720- الفردية العرمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۹۲/۳) حدیث (۳۶۵۹)، من هذا الطريق، و اخرجہ الحاكم في المستدرک (۱۴۸/۳)، وقال: صحيح الاسناد على شرط الشيخين ولم يخرجا، و وافقه الذهبي من طريق مسلم بن صبيح عن زيد بن ارقم.

ہوں کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو میرے بعد گمراہ نہ ہو گے ان میں سے ایک دوسری سے زیادہ عظمت والی ہے۔ اللہ کی کتاب جو آسمان سے زمین پر لٹکی ہوئی ایک رسی ہے میری عمرت یعنی میرے اہل بیت۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ یہ دونوں حوض پر مجھ تک پہنچ جائیں گے۔ تم اس بات کا خیال رکھنا! تم میرے بعد ان سے کیا برتاؤ کرتے ہو؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

**3721** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ كَثِيرِ النَّوَّاءِ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنِ الْمَسِيَّبِ بْنِ

نَجْبَةَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ كُلَّ نَبِيٍّ أُعْطِيَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ أَوْ نِقَبَاءَ وَأُعْطِيْتُ أَنَا أَرْبَعَةَ عَشَرَ فَلَنَا مِنْهُمْ قَالَ أَنَا وَابْنَايَ وَجَعْفَرُ وَحَمْزَةُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَالْمِقْدَادُ وَحَدَيْفَةُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ

عَلِيِّ مَوْقُوفًا

◆◆ حضرت علی ابن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ہر نبی کو سات نجیب دوست (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) ساتھی دیئے گئے ہیں اور مجھے چودہ دیئے گئے ہیں۔ (راوی بیان کرتے ہیں: ہم نے دریافت کیا: وہ کون لوگ ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں میرے بیٹے (حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور امام حسین رضی اللہ عنہ) جعفر، ابوبکر، عمر، مصعب بن عمیر، بلال، سلمان، عمار، مقداد، حدیفہ اور عبد اللہ بن مسعود۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

یہی روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر بھی منقول ہے۔

**3722** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ الْأَشْعَثِ قَالَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

يُوسُفَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَحِبُّوا اللَّهَ لِمَا يَغْدُو كُمْ مِنْ نَعْمِهِ وَأَحِبُّونِي بِحُبِّ اللَّهِ وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي بِحُبِّي

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الرَّجُلِ

◆◆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ سے اس وجہ سے محبت کرو

3721- انفردہ الترمذی بنظر (تحفة الاشراف) (۴۴۷/۷) حدیث: (۱۰۲۸۰)، وذكره الهندي في (كنز العمال) (۶۴۰/۱۱)، حدیث

(۲۳۱۱۴)، وعزاه للترمذی، وللحاكم في المستدرک عن علی

3722- انفردہ الترمذی بنظر (تحفة الاشراف) (۱۸۴/۵) حدیث: (۶۲۹۱)، واخرجه الحاكم في المستدرک (۱۰۰/۳)، وقال: صحيح

الاستاد ولم يعرجاه، من طريق محمد بن علي بن عبد الله بن عباس عن ابيه عن ابن عباس.

کیونکہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے اور مجھ سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے محبت کرو اور میرے اہل بیت کے ساتھ میری محبت کی وجہ سے محبت کرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن فریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَأَبِي بِنِ كَعْبٍ  
وَأَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

باب 27: حضرت معاذ بن جبل، حضرت زید بن ثابت، حضرت ابی بن کعب

اور حضرت ابو عبیدہ بن جراح (رضی اللہ عنہم) کے مناقب کا بیان

3723 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ دَاوُدَ الْعَطَّارِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ

قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: أَرْحَمُ أُمَّتِي يَا بُنَيَّ أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عَمْرٌ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَعْلَمُهُمْ

بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَفْرُوهُمْ أَبِي وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو  
عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ قَتَادَةَ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ أَبُو قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَالْمَشْهُورُ حَدِيثُ أَبِي

قَلَابَةَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میری امت میں سب سے

زیادہ رحم کرنے والا ابو بکر ہے اور میری امت میں سب سے سخت عمر ہے حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے اور حلال

اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے۔ وراثت سے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابت ہے اور

سب سے اچھی قرأت کرنے والا ابی بن کعب ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے قتادہ نامی راوی کے حوالے سے صرف اسی سند کے

حوالے سے جانتے ہیں۔

ابو قلابہ نامی راوی نے اس روایت کو حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

ابو قلابہ سے منقول ہونے کے حوالے سے یہ حدیث مشہور ہے۔

3724 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ حَدَّثَنَا خَالِدٌ

3723 الفردبه العرمليد ينظر (تحفة الاشراف) (۳۴۶/۱) حدیث (۱۳۴۴) و أخرجه الحاكم في المستدرك (۴۲۲/۳)، وقال: هذا اسناد

صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه، وعلقه الذهبي من طريق أبي قلابة عن انس

الْحَدَّثَاءُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: أَرَجَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ لِي أَمْرُ اللَّهِ عُمَرُ وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءُ عُثْمَانَ وَأَقْرَبُهُمْ لِكِتَابِ اللَّهِ أَبِي بَنُ كَعْبٍ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ إِلَّا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا وَإِنَّ أَمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ  
حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سب سے زیادہ رحم کرنے والا ابو بکر ہے اور میری امت میں سب سے سخت عمر ہے حیا کے اعتبار سے سب سے زیادہ سچا عثمان ہے اور حلال اور حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والا معاذ بن جبل ہے۔ وراثت سے متعلق سب سے زیادہ علم رکھنے والا زید بن ثابت ہے اور سب سے اچھی قرأت کرنے والا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہے اور ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔

یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3725** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
متن حدیث: لِأَبِي بَنِي كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا قَالَ وَسَمَانِي قَالَ نَعَمْ

قبلی

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي بَنِي كَعْبٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ  
 ﴿﴾ ابوقلابہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے سورہ لم یکن اللدین کفروا کی تلاوت کروں۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: کیا اس نے میرا نام لیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! تو حضرت ابی روپڑے۔

**3726** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّ بْنَ

3724- اخرجہ ابن ماجہ (۵۵/۱): المقدمة، حدیث (۱۰۴ - ۱۰۵)، واحد (۱۸۴/۳ - ۲۸۱) من طریق خالد الحداء، عن ابی قلابہ عن

انس بہ.

3725- اخرجہ البخاری (۱۰۸/۷): کتاب مناقب الانصار: باب: مناقب ابی بن کعب رضی اللہ عنہ، حدیث (۲۸۰۹)، (۵۹۷/۸): کتاب التفسیر، حدیث (۴۹۵۹ - ۴۹۶۰ - ۴۹۶۱)، ومسلم (۱۴۱/۳ - الابی) کتاب صلاة المسافرين وقصرها: باب: استحباب قراءة القرآن علی اهل الفضل والحدائق فيه، وان كان القارى افضل من القروء عليه، حدیث (۲۴۵ - ۲۴۶/۲۴۶)، و(۲۴۸/۸ - الابی): کتاب فضائل الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم، باب: من فضائل ابی بن کعب وجماعة من الانصار، رضی اللہ تعالیٰ عنہم، حدیث (۱۲۱ - ۷۹۹/۱۲۲)، واحد (۱۳۰/۳ - ۱۳۷ - ۱۸۵ - ۲۱۸ - ۲۳۳ - ۲۷۳ - ۲۸۴)، وعبد بن حميد ص (۳۵۹) حدیث (۱۱۹۳) من طریق قتادة عن انس رضی اللہ

عنه، فذكره



حُبَيْشٌ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ) فَقَرَأَ فِيهَا إِنَّ ذَاتَ الدِّينِ عِنْدَ اللَّهِ الْخَفِيَّةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُودِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ وَقَرَأَ عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ وَإِدْيَا مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَابْتَغَى إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

اختلاف روایت: رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ وَقَدْ رَوَى قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ

حضرت ابی بن کعب بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں، نبی اکرم ﷺ نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پکارا ہے کہ تمہارے سامنے تلاوت کروں، نبی اکرم ﷺ نے تمہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پکارا ہے کہ تمہارے سامنے تلاوت کروں۔ آپ ﷺ نے اس میں یہ بھی فرمایا:

”بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیقی دین وہ ہے جو باطل سے ہٹ کر حق پر گامزن ہو اور مسلمان ہو یہودیت یا

عیسائیت نہیں ہے۔ جو شخص جو نیکی کرے گا اسے ضائع نہیں کیا جائے گا۔“

نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ بھی فرمایا:

”ابن آدم کے پاس اگر مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری حاصل کرنا چاہے گا، اگر دو ہوں تو وہ تیسری کا طلبگار ہوگا۔ ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے اور جو شخص توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔“

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

ایک سند کے ہمراہ یہ منقول ہے: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

سے یہ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں۔

ایک سند کے ساتھ یہ منقول ہے: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ فرمایا: اللہ

تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے تلاوت کروں۔

3727 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ

3726۔ اخرجه احمد (۱۳۱/۵)، و عبد الله بن احمد في زوائده على السنن (۱۳۲/۵) من طريق شعبة عن عاصم بن بهدلة، عن زز، فذكره

3727۔ اخرجه البخاري (۱۵۹/۷): كتاب مناقب الانصار باب: مناقب زيد بن ثابت رضي الله عنه، حديث (۳۸۱۰)، و (۶۶۴/۸): كتاب

فضائل الصحابة: باب: القراءة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (۵۰۰۳)، و مسلم (۳۴۵/۸ - الامي) كتاب فضائل الصحابة

رضي الله عنهم، باب: من فضائل ابى بن كعب و جماعة من الانصار، رضي الله عنهم، حديث (۱۱۹ - ۲۴۶۵/۱۲۰)، و احمد (۲۳۲/۳ -

۲۷۷) من طريق قتادة عن انس بن مالك، فذكره

مَالِكِ قَالَ

متن حدیث: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ كُتْلُهُمْ مِنَ الْأَنْصَارِ أَبُو بَنْ كَعْبٍ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لَأَنْسِيَنَّ مَنْ أَبُو زَيْدٍ قَالَ أَحَدُ هُمُومِي  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں چار لوگوں نے قرآن مجید جمع کیا تھا یہ انصاری تھے۔ یہ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: حضرت ابو زید کون ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے ایک چچا ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3728 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: نِعِمَّ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعِمَّ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعِمَّ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعِمَّ الرَّجُلُ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعِمَّ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعِمَّ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعِمَّ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ الْجَمُوحِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابو بکر اچھے آدمی ہیں عمر اچھے ہیں ابو عبیدہ اچھے ہیں اسید بن حذیر اچھا آدمی ہے ثابت بن قیس اچھا آدمی ہے معاذ بن جبل اچھا آدمی ہے معاذ بن عمرو اچھا آدمی ہے۔ (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے ہم اسے صرف سہیل نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔)

3729 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي اسْحَقَ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُقَيْرٍ

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ

متن حدیث: قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ائِمَّتُ مَعَنَا أَمِينًا فَقَالَ لِيَأْتِي

3728- أخرجه احمد (٤١٩/٢)، و البغاري في الادب المفرد (٢٢٧)، من طريق سهيل بن ابي صالح، عن ابيه، عن ابي هريرة، فذكره

3729- أخرجه البخاري (١١٧/٧): كتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب ابي عبيدة بن الجراح رضي الله عنه، حديث (٣٧٤٥)، و (٦٩٥/٧): كتاب المغازی: باب: قصة اهل نجران، حديث (٤٣٨٠ - ٤٣٨١)، (٢٤٥/١٣): كتاب اخبار الاحاد، باب: ما جاء في اجازة خير الواحد، حديث (٧٢٥٤)، و مسلم (٢٦٤/٨ - الابي) كتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: فضائل ابي عبيدة بن الجراح، رضي الله تعالى عنهم، حديث (٢٤٢٠/٥٥) و ابن ماجه (٤٨١/١): المقدمة، حديث (١٣٥)، و احمد (٣٨٥/٥ - ٣٩٨ - ٤٠٠ - ٤٠١)، من طريق ابي اسحاق عن صلة بن زفر، عن حذيفة بن اليمان، فذكره

سَابَعَتْ مَعَكُمْ أَمِينًا حَقَّ أَمِينٍ فَأَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَكَانَ أَبُو اسْحَقَ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ صَلَّةٍ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْذُ بَيَّتِينَ سَنَةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

اختلاف سند: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي اسْحَقَ قَالَ قَالَ حَدِيثُهُ قَلْبُ صَلَّةٍ بْنِ زُفَرٍ مِنْ ذَهَبٍ

﴿﴾ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک سردار اور اس کا نائب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہمارے ساتھ کسی امین شخص کو بھیج دیں! تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے ساتھ ایسے امین کو بھیجوں گا جو واقعی امین ہوگا لوگوں نے اس معاملے میں دلچسپی لی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا دیا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ابو اسحق نامی راوی جب یہ حدیث بیان کرتے تھے اور اسے صلہ کے حوالے سے روایت کرتے تھے تو یہ کہا کرتے تھے: میں نے یہ حدیث ساٹھ سال پہلے سنی تھی۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان منقول ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اس امت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے۔ حذیفہ کہتے ہیں: صلہ بن زفر کا دل سونے کا ہے۔

3730 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ النَّوْرَقِيُّ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ

متن حدیث: قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ

قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ

﴿﴾ عبداللہ بن شقیق بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ سے دریافت کیا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کون سے صحابی نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ تھے؟ انہوں نے جواب دیا: حضرت ابو بکر۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون تھے؟

انہوں نے جواب دیا: عمر۔ میں نے دریافت کیا: پھر کون تھے؟ انہوں نے جواب دیا: پھر ابو عبیدہ بن الجراح تھے۔ میں نے

دریافت کیا: پھر کون تھے؟ تو وہ خاموش رہیں۔

3731 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعَمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعَمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُهَيْلٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ابو بکر اچھا آدمی ہے۔ عمر اچھا آدمی ہے ابو عبیدہ بن الجراح اچھا آدمی ہے۔

یہ حدیث ”حسن“ ہے اور ہم اسے صرف سہیل نامی راوی سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 28: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3732 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي رَبِيعَةَ الْإِيَادِيِّ عَنِ

الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: إِنَّ الْجَنَّةَ لَتَشْتَاقُ إِلَيَّ ثَلَاثَةَ عَلِيٍّ وَعَمَّارٍ وَسَلْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت تین لوگوں کی مشتاق ہے علی

عمار اور سلمان

یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف حسن بن صالح نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

بَاب مَنَاقِبِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 29: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3733 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ هَانِيٍّ بْنِ هَانِيٍّ عَنِ عَلِيِّ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: جَاءَ عَمَّارٌ يُسْتَاذِنُ عَلِيَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْنُوا لِي مَرَّحَبًا بِالطَّيِّبِ

الْمُطَيَّبِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عمار بن یاسر نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں اندر آنے کی اجازت مانگی تو نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے اندر آنے کے لئے کہو! پاک شخصیت اور پاک خصلت والے شخص کو خوش آمدید۔

3732۔ الفردبہ الترمذی ینظر (تحفة الاشراف) (۱۶۶/۱) حدیث (۵۳۲)، و ذکرہ السیوطی فی (جمع الجنوامع)، حدیث (۹۴۳)۔

۵۴۲۹)، و عزاه للترمذی، و ابی یعلیٰ، و الحاکم و للطبرانی عن انس۔

3733۔ اخرجه ابن ماجه (۵۲/۱): المقدمة، حدیث (۱۴۶)، و البخاری فی الادب المفرد (۱۰۳۱) و احمد (۹۹/۱) - ۱۲۳ - ۱۲۵ - ۱۳۰۔

- (۱۳۷) من طریق ابی اسحاق، عن هانی، عن علی بن ابی طالب، لذكره۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3734** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سَيَّاهٍ

كُوفِيٍّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

مِثْنِ حَدِيثٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خَيْرَ عَمَارٍ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَرْشَدَهُمَا

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ

سَيَّاهٍ

توضیح راوی: وَهُوَ شَيْخٌ كُوفِيٌّ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ النَّاسُ لَهُ ابْنٌ يُقَالُ لَهُ يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ثِقَّةٌ رَوَى عَنْهُ

يَحْيَى بْنُ آدَمَ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمار کو جب بھی دو معاملات کے بارے

میں اختیار دیا گیا تو اس نے اس کو اختیار کیا جو زیادہ بہتر والا ہو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہم اسے صرف عبد العزیز نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں جو کوفہ کے رہنے والے بزرگ ہیں۔

ان سے کئی لوگوں نے احادیث روایت کی ہیں۔

ان کے ایک صاحبزادے بھی ہیں جن کا نام یزید بن عبد العزیز ہے یہ ثقہ ہیں ان سے یحییٰ بن آدم نے احادیث نقل کی

ہیں۔

**3735** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ

مَوْلَى رُبَيْعٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ

مِثْنِ حَدِيثٍ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي لَا أَدْرِي مَا قَدَرُ بَقَائِي فِيكُمْ فَاقْتَدُوا

بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَارٍ وَمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ

حکم حدیث: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ هِلَالِ

مَوْلَى رُبَيْعٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ وَقَدْ رَوَى سَالِمُ الْمُرَادِيُّ الْكُوفِيُّ عَنْ

عَمْرِو بْنِ هَرِيمٍ عَنْ رُبَيْعِ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُدَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ هَذَا

﴿﴿﴾ حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ نے فرمایا: مجھے نہیں

معلوم میں تمہارے درمیان کتنا عرصہ رہوں گا؟ میرے بعد دو لوگوں کی پیروی کرنا! نبی اکرم نے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر کی

3734- اخرجه ابن ماجه ( ٥٢١ ) : المقدمة، حديث ( ١٤٨ )، واهمد ( ١١٣/٦ ) من طريق حبيب بن ابي ثابت عن عطاء بن يسار، عن

عائشة، فذكرته

طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: (آپ نے یہ بھی فرمایا) اور عمار کے طریقے کی پیروی کرنا اور ابن مسعود تمہیں جو بات بتائے اس کی تصدیق کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

ابراہیم بن سعد نے اس حدیث کو سفیان ثوری کے حوالے سے عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے ہلال کے حوالے سے ربیع کے حوالے سے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

سالم مرادی کوفی نے اس روایت کو عمرو بن ہرم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ربیع بن حراش حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی مانند نقل کیا ہے۔

**3736 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَبَشِرْ عَمَّارُ تَقْتُلَكَ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَةُ

فِي الْبَابِ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو وَأَبِي الْيَسْرِ وَحَدِيثَهُ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اے عمار! یہ بات جان لو! تم کو

ایک باغی گروہ قتل کرے گا۔

اس بارے میں سیدہ ام سلمہ، عبد اللہ بن عمرو حضرت ابو ہریرہ اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور ”غریب“ ہے جو علاء بن عبد الرحمن سے منقول ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 30: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

**3737 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ وَهُوَ أَبُو

الْبِقَطَانِ عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّبَلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا أَظَلَّتِ الْخَضِرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغُبَرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ

فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدُّرْدَاءِ وَأَبِي ذَرٍّ

3736۔ انفرادیہ الترمذی بنظر (تحفة الاشراف) (۲۳۵/۱۰) حدیث (۱۴۰۸۱)، و ذکرہ الشیخ الالبانی فی (السلسۃ الصحیحہ) (۲۳۵/۲)، حدیث (۷۱۰)، و عزاءہ للترمذی، وقال: و اسناد صحیح علی شرط مسلم، وقد اخرجہ فی (صحیحہ) عن ابی سعید

3737۔ اخرجہ ابن ماجہ (۵۵/۱): المقدمة حدیث (۱۵۶)، و ائید: (۱۶۳/۲ - ۱۷۵ - ۲۲۳) من طریق الاعمش، عن عثمان بن عمیر

ابن البقطان، عن ابی حرب بن الاسود الدبلی عن عبد اللہ بن عمرو، فذکرہ

حکم حدیث: قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

﴿﴾ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: ابوذر سے زیادہ سچے کسی شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اُسے اٹھایا نہیں ہے۔ (یعنی ابوذر دنیا کے سب سے سچے آدمی ہیں) اس بارے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے بھی یہ احادیث منقول ہیں۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔)

3738 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ حَدَّثَنِي أَبُو

زَيْدٍ هُوَ سَمَّاكَ بْنُ الْوَلِيدِ الْحَنْفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ  
مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ مِنْ ذِي  
لَهْجَةٍ أَصْدَقَ وَلَا أَوْفَى مِنْ أَبِي ذَرٍّ شَبَّهِ عَيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَتَعْرِفُ ذَلِكَ لَهُ قَالَ نَعَمْ فَأَعْرِفُوهُ لَهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

حدیث دیگر: وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ يَمْشِي فِي الْأَرْضِ بِزُهْدِ عَيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ

عَلَيْهِ السَّلَامُ

﴿﴾ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابوذر غفاری سے زیادہ زبان کے حوالے سے سچے اور وعدہ کو پورا کرنے والے کسی شخص پر آسمان نے سایہ نہیں کیا اور زمین نے اسے اٹھایا نہیں یہ عیسیٰ بن مریم کی طرح ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رشک کرتے ہوئے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا ہم انہیں یہ بات بتادیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں! تم اسے بتادو۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔)

بعض حضرات نے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ابوذر زمین پر عیسیٰ بن مریم کے زہد کی طرح رہتا ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 31: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3739 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَيَّاةَ يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ

3738- الفردية الترمذی. يَنْظُرُ (تحفة الاشراف) (۱۸۳/۹) حدیث (۱۱۹۷۶)، وَاخْرَجَهُ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرِكِ (۳/۲۴۲)، وَقَالَ صَحِيحٌ

على شرط مسلم وانه يخرجه

الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

متن حدیث: قَالَ لَمَّا أُرِيدَ قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِي نَصْرِكَ قَالَ انْحَرْجِ إِلَى النَّاسِ فَأَطْرُدْهُمْ عَنِّي فَإِنَّكَ عَارِجٌ جَائِزٌ لِي مِنْكَ دَاخِلًا فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ كَانَ اسْمِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلِأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبَدَ اللَّهَ وَنَزَلَتْ فِي آيَاتٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَنَزَلَتْ فِي (وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى مِثْلِهِ قَامَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ) وَنَزَلَتْ فِي (قُلْ كَفَى بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) إِنَّ لِلَّهِ سَيِّفًا مَعْمُودًا عَنْكُمْ وَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ جَاوَزَتْكُمْ فِي بَلَدِكُمْ هَذَا الَّذِي نَزَلَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ اللَّهُ فِي هَذَا الرَّجُلِ أَنْ تَقْتُلُوهُ فَوَاللَّهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوهُ لَتَطْرُدَنَّ جِيرَانَكُمْ الْمَلَائِكَةَ وَلَتَسْلُنَّ سَيْفَ اللَّهِ الْمَعْمُودَ عَنْكُمْ فَلَا يُعْمَدُ عَنْكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ قَالُوا اقْتُلُوا الْيَهُودِيَّ وَاقْتُلُوا عُثْمَانَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ  
اختلاف سند: وَقَدْ رَوَى شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَمِيرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ

عبد الملک بن عمیر حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے بھتیجے کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں: جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کا ارادہ کیا گیا تو حضرت عبد اللہ بن سلام ان کے پاس آئے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت کیا آپ یہاں کیوں آئے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں آپ کی مدد کرنے کے لئے آیا ہوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگوں کے پاس جائیں اور انہیں مجھ سے دور کر دیں آپ کا باہر ہونا میرے لئے آپ کے اندر ہونے سے بہتر ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نکل کر لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: اے لوگو! میرا نام زمانہ جاہلیت میں فلاں تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام عبد اللہ رکھا اور اللہ کی کتاب کی یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

”اور بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے گواہ نے اس کی مانند گواہی دی وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کو اختیار کیا اور بے

شک اللہ تعالیٰ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا“۔

یہ آیت (بھی میرے بارے میں) نازل ہوئی:

”تم فرما دو! گواہ ہونے کے اعتبار سے تمہارے اور میرے درمیان اللہ تعالیٰ کافی ہے اور وہ شخص جس کے پاس

کتاب کا علم ہے“۔

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی تلوار تم لوگوں سے میان میں ہے اور فرشتے تمہارے ساتھ اس شہر میں رہ رہے ہیں جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑاؤ کیا تھا تم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو! کہیں تم انہیں قتل نہ کر دینا اللہ کی قسم! اگر تم نے انہیں قتل کر دیا تو تمہارے ساتھ رہنے والے فرشتے الگ ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کی میان میں موجود تلوار باہر نکل آئے گی اور پھر وہ قیامت تک میان میں نہیں جائے گی۔



لوگوں نے کہا: اس یہودی کو بھی قتل کر دو اور عثمان کو بھی قتل کر دو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "غریب" ہے۔

ہم اس حدیث کو صرف عبد الملک بن عمیر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں شعیب بن صفوان نے اس حدیث کو عبد الملک بن عمیر کے حوالے سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: محمد بن عبد اللہ نے اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اس حدیث کو نقل کیا ہے۔

**3740** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ

الْحَوَلَانِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عُمَيْرَةَ قَالَ

مَثَنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا حَضَرَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ الْمَوْتَ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَوْصِنَا قَالَ اجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَائِهِمَا مِنْ ابْتِغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالتَّمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْرِ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَاسْتَمْتُ لِقَائِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّهُ عَاشِرُ عَشْرَةٍ فِي الْجَنَّةِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ

حَكَمٍ حَدِيثٌ: قَالَ وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◆◆ یزید بن عمیر بیان کرتے ہیں: جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت قریب آیا تو ان سے کہا گیا: اے ابو عبد الرحمن! ہمیں کوئی وصیت کیجئے انہوں نے فرمایا: مجھے بیٹھا دو! پھر ارشاد فرمایا: علم اور ایمان اپنی جگہ پر موجود ہیں جو ان دونوں کو تلاش کرے گا وہ ان دونوں کو پالے گا۔ (راوی بیان کرتے ہیں: انہوں نے یہ بات تین مرتبہ ارشاد فرمائی (اور بولے) تم علم کو چار آدمیوں کے پاس تلاش کرو ابودرداء عویر کے پاس، سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اور عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے پاس جو پہلے یہودی تھے پھر مسلمان ہو گئے چونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ دس جنتی آدمیوں میں سے دسواں ہے اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث "حسن غریب" ہے۔

بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 32: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

**3741** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ

3740. أخرجه أحمد (۲۴۲/۵) من طريق قتيبة بن سعيد، قال حدثنا ليث بن سعد، عن معاوية بن صالح، عن ربيعة بن يزيد، عن أبي إدريس الخولاني، عن يزيد بن عذرة، عن معاذ بن جبل، فذكره.

3741. الفردية العرمذی. ينظر (تحفة الأشراف) (۷۳/۷) حدیث (۹۳۵۲)، و أخرجه الحاكم في المستدرک (۷۶/۳) من طريق أبي الزهراء عن ابن مسعود، وقال الذهبي، سنداه واد.

سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ أَبِي الزُّعْرَاءِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَدَّثَ حَدِيثًا مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدَوْا بِهَدْيِ عَمَارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ

عَلَّمَ حَدِيثًا: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مَسْعُودٍ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ

تَوْضِيحٌ رَاوَى وَيَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَأَبُو الزُّعْرَاءِ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هَانِيٍّ وَأَبُو الزُّعْرَاءِ الَّذِي رَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ اسْمُهُ عَمْرُو بْنُ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي الْأَخْوَصِ صَاحِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ

◆◆ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: میرے بعد میرے ساتھیوں میں سے ابوبکر و عمر کی اقتداء کرو! عمار کی ہدایت کی پیروی کرو اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے عہد کو مضبوطی سے تھام لو۔ (یعنی ان کے طریقے پر عمل کرو)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کے اعتبار سے ہم اسے یحییٰ بن سلمہ بن کھیل نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یحییٰ بن سلمہ کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ اس روایت کے ایک راوی ابوزعراء کا نام عبد اللہ بن ہانی ہے، جس ابوزعراء کے حوالے سے شعبہ ثوری اور ابن عیینہ نے احادیث نقل کی ہیں ان کا نام عمرو ہے، اور ابو احوص کے بھتیجے جو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے شاگرد ہیں۔

**3742** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ أَبِي اسْحَقَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي اسْحَقَ

عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ مَنْ حَدَّثَ حَدِيثًا مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَاهْتَدَوْا بِهَدْيِ عَمَارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ

عَلَّمَ حَدِيثًا: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي اسْحَقَ

◆◆ اسود بن یزید بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، میں اور میرا بھائی یمن سے (مدینہ منورہ) آئے کافی عرصے تک ہم یہی سمجھتے رہے: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل کتاب 3742۔ اخرجه البخاری (۱۲۹/۷): کتاب فضائل الصحابة باب: مناقب عبد الله بن مسعود رضي الله عنه، حديث (۲۷۶۲)، و (۶۹۹/۷): کتاب المغازی: باب: قدوم الاشرعيين و اهل اليمن، حديث (۴۲۸۴)، و مسند (۳۳۸/۸ - الامي): کتاب فضائل الصحابة رضي الله عنهم، حديث (۱۱۰ - ۱۱۱/۲۴۶۰)، و احمد (۴۰۱/۴) من طريق ابى اسحاق، عن الاسود بن يزيد، عن عبد الله بن مسعود، فذكره.

بیت میں سے ایک صاحب ہیں؛ کیونکہ ہم انہیں اور ان کی والدہ کو بکثرت نبی اکرم ﷺ کے ہاں آتے جاتے دیکھتے تھے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس روایت کو ابوسفیان ثوری نے ابواسحق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**3743 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي

إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ

**متن حدیث:** قَالَ آتَيْنَا عَلَى حُدَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا مَنْ أَقْرَبَ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدِيًّا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ أَقْرَبَ النَّاسِ هَدِيًّا وَدَلًّا وَسَمْنَا بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ مَسْعُودٍ حَتَّى يَتَوَارَى مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمُحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ هُوَ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللَّهِ زُلْفَى

**حکم حدیث:** قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ عبد الرحمن بن یزید بیان کرتے ہیں: ہم حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا: آپ ہمیں اس شخص کے بارے میں بتائیں جو عادت و اطوار اور طور طریقوں میں نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ قریب ہوتا کہ ہم اس طریقے کو حاصل کریں اور ان سے احادیث کو سنیں تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: طور طریقوں اور عادات و اطوار میں نبی اکرم ﷺ سے سب سے زیادہ مشابہت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ رکھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ نبی اکرم ﷺ کے گھریلو معاملات کے بارے میں بھی واقف ہیں، جن کا ہمیں علم نہیں ہے اور نبی اکرم ﷺ کے اصحاب میں سے محفوظ لوگ یہ بات اچھی طرح جانتے ہیں کہ ام عبد کے صاحبزادے (حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) ان سب کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے سب سے زیادہ قریب ہیں۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3744 سند حدیث:** حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا صَاعِدُ الْحَرَّانِيُّ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنْهُمْ لَأَمَرْتُ عَلَيْهِمُ ابْنَ أُمِّ عَبْدِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيٍّ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے مشورہ لئے بغیر کسی کو امیر مقرر کرنا ہوتا تو ابن ام عبد (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو ان لوگوں کا امیر مقرر کر دیتا۔

اس روایت کو ہم صرف حارث نامی راوی کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3743۔ اخرجہ البعاری (۱۲۹/۷) کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب عبد الله بن مسعود. رضي الله عنه، حديث (۳۷۶۲)، و احمد

(۳۸۹/۵ - ۳۹۵ - ۴۰۱ - ۴۰۲)، من طريق ابى اسحاق، عن عبد الرحمن بن يزيد، عن حذيفة بن اليمان، فذكره.

3744۔ اخرجہ ابن ماجه (۱/۴۹۱): المقدمة، حديث (۱۳۷)، و احمد (۷۶/۱ - ۹۵ - ۱۰۷ - ۱۰۸) من طريق ابى اسحاق، عن الحارث،

عن علي بن ابى طالب رضي الله عنه، فذكره.

**3745** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنِي بِمَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَكْفُرْ بِهِ

﴿﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اگر میں نے مشورے کے بغیر کسی کو امیر مقرر کرنا ہوتا تو میں ابن ام عبد (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو امیر مقرر کرتا۔

**3746** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنِي بِمَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَكْفُرْ بِهِ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: قرآن چار لوگوں سے سیکھو ابن مسعود ابی بن کعب معاذ بن جبل اور ابو حذیفہ کا آزاد کردہ غلام سالم۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3747** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ

مَنْ حَدَّثَنِي بِمَا بَدَأَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَكْفُرْ بِهِ

إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّنَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسِّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ

إِلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُ إِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ أَنْ يُبَيِّنَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوَقَّفْتُ لِي فَقَالَ لِي مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ

جِئْتُ التَّمِيسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ قَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهْوَرِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلِيهِ وَحَدِيفَةُ صَاحِبِ سِرِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارُ الَّذِي

أَجَارَهُ اللَّهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ وَسَلَّمََانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ

قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْإِنْجِيلُ وَالْفُرْقَانُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَخَيْثَمَةُ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ إِنَّمَا نَسِبَ إِلَى جَدِّهِ

3746۔ اخرجہ البیہاری (۱۲۷/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: مناقب سالم مولى ابى حذيفة رضى الله عنه، حديث (۳۷۵۸)،

(۱۲۸/۷)، باب: مناقب عبد الله بن مسعود رضى الله عنه، حديث (۲۸۶۰)، (۱۵۸/۷): باب: مناقب ابى بن كعب رضى الله عنه، حديث

(۳۸۰۸)، و (۶۶۳/۸) کتاب فضائل القرآن: باب: القراء من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، حديث (۴۹۹۹)، و مسلم (۳۴۲/۸)۔

الابى): کتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم، باب: من فضائل عبد الله بن مسعود وامه رضى الله تعالى عنهم، حديث (۱۱۶) - ۱۱۷ -

(۲۴۶۴/۱۱۸)، واحد (۱۶۳/۲) - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۵) من طريق مسروق عن عبد الله بن عمرو، فذكره

﴿﴾ حضرت خثیمہ بن ابی سبرہ بیان کرتے ہیں: میں مدینہ منورہ آیا میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی کہ وہ کسی نیک ساتھی کا ساتھ مجھے نصیب کر دے تو اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ملا دیا میں ان کے پاس بیٹھا میں نے ان سے کہا: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ وہ مجھے کسی نیک ساتھی کا ساتھ نصیب کرے تو مجھے آپ کا ساتھ مل گیا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم کہاں سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: اہل کوفہ سے میں بھلائی کو تلاش کرنے کے لئے اور اس کی طلب میں آیا ہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تمہارے درمیان حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ موجود نہیں؟ جن کی دعا قبول ہوتی ہے اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ موجود نہیں ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی آپ کے نعلین شریفین اٹھایا کرتے تھے کیا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص رازدار ہیں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ نہیں ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی اللہ تعالیٰ نے انہیں شیطان سے محفوظ قرار دیا ہے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نہیں ہیں؟ جو دو کتابوں (پر ایمان رکھنے والے ہیں) قتادہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: دو کتابوں سے مراد انجیل اور قرآن ہیں۔ (کیونکہ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ اسلام قبول کرنے سے پہلے عیسائی ہوئے تھے)

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

خثیمہ نامی راوی یہ خثیمہ بن عبد الرحمن بن سبرہ ہیں تاہم ان کی نسبت ان کے دادا کی طرح کی جاتی ہے۔

### بَابُ مَنَاقِبِ حُدَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

### باب 33: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3748 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَيْسَى عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي

الْبُقْطَانِ عَنْ زَادَانَ عَنْ حُدَيْفَةَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ أَوْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ إِنْ اسْتَخْلَفَ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوهُ عُذْبْتُمْ وَلَكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُدَيْفَةَ فَصَدَّقُوهُ وَمَا أَفْرَأَكُمْ عَبْدُ اللَّهِ فَأَقْرَبُوهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَقُلْتُ لِإِسْحَاقَ بْنِ عَيْسَى يَقُولُونَ هَذَا عَنْ أَبِي وَإِبْلِ قَالَ عَنْ زَادَانَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ حَدِيثٌ شَرِيكٍ

﴿﴾ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: لوگوں نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کسی کو اپنا نائب مقرر کر

دیں (تو یہ مناسب ہوگا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم پر اپنا نائب مقرر کر دیا اور تم نے اس کی نافرمانی کی تو تمہیں عذاب دیا جائے گا، لیکن حذیفہ جو تمہیں بات بتائے تم اس کی تصدیق کرنا اور عبد اللہ تمہارے سامنے جو قرأت کر کے سنائے تم اس کے مطابق پڑھنا۔

3748: انفردہ الترمذی، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۰/۳) حدیث (۲۳۲۲)، و ذكره المتقى الهندي في الكنز (۶۳۰/۱۱) حدیث

(۲۳۰۷۲)، و عزاه للطبرانی و الترمذی، و الحاكم عن حذيفة

عبداللہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اسحاق بن عیسیٰ سے دریافت کیا، لوگ یہ کہتے ہیں: یہ ابووائل کے حوالے سے منقول ہے، تو انہوں نے جواب دیا: نہیں! یہ زاذان کے حوالے سے منقول ہے۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور یہ شریک سے منقول ہے۔

### بَابُ مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

#### باب 34: حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

**3749** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكَيْعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ

متن حدیث: أَنَّهُ فَرَضَ لِأَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَخَمْسِ مِائَةٍ وَقَرَضَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي ثَلَاثَةِ آلَافٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لِأَبِيهِ لِمَ فَضَلْتَ أَسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللَّهِ مَا سَبَقَنِي إِلَى مَشْهَدٍ قَالَ لَأَنَّ زَيْدًا كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبِيكَ وَكَانَ أَسَامَةُ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَأَثَرْتُ حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى حُبِّي

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

◀◀ زید بن اسلم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت اسامہ کو تین ہزار پانچ سو (درہم/دینار) دیے اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے لئے تین ہزار مقرر کئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے والد سے کہا آپ نے اسامہ کو مجھ پر فضیلت کیوں دی ہے؟ اللہ کی قسم! انہوں نے مجھ سے پہلے کسی غزوے میں شرکت نہیں کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے: زید نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تمہارے باپ سے زیادہ محبوب تھے اور اسامہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک تم سے زیادہ محبوب تھے اس لئے میں نے اپنی محبوب شخصیت کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت کو ترجیح دی ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3750** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

متن حدیث: مَا كُنَّا نَدْعُو زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ إِلَّا زَيْدَ ابْنِ مُحَمَّدٍ حَتَّى نَزَلَتْ (ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ

عِنْدَ اللَّهِ)

حکم حدیث: قَالَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

3749- انفرد به الترمذی ينظر (تحفة الاشراف) (۹/۸) حدیث (۱۰۴۰۱)، عن زید بن اسلم عن ابیہ عن عمر بن الخطاب موقوفاً.

3750- اخرجہ البخاری (۲۷۷/۸) کتاب التفسیر: باب: ادعوهم لآبائهم هو اقسط عند الله رقم (۴۷۸۲)، و مسلم (۱۸۸۴/۴) کتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل زید بن حارثة، و اسامة بن زید، رضی اللہ عنہما، رقم (۲۴۲۵/۶۲، ۶۲).

﴿﴾ سالم بن عبد اللہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: پہلے ہم لوگ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو زید بن محمد کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی۔

”تم ان لوگوں کو ان کے حقیقی باپ کی نسبت سے بلاؤ یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک انصاف کے زیادہ مطابق ہے۔“  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔)

**3751 سند حدیث:** حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الرُّومِيِّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي جَبَلَةُ بْنُ حَارِثَةَ أَخُو زَيْدٍ

**متن حدیث:** قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْعَثْ مَعِيَ آخِي زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا قَالَ فَإِنْ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ أَمْنَعُهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَا أَخْتَارُ عَلَيْكَ أَحَدًا قَالَ فَرَأَيْتَ رَأَى آخِي أَفْضَلَ مِنْ رَأْيِي

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ الرُّومِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُسْهِرٍ

﴿﴾ حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ جو حضرت زید (بن حارثہ رضی اللہ عنہ) کے بھائی ہیں وہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ بھیج دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ تمہارے ساتھ جانا چاہے تو میں اسے نہیں روکوں گا، زید نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! میں آپ کے مقابلے میں کسی اور کو اختیار نہیں کروں گا (حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی کی رائے میری رائے کے مقابلے میں زیادہ بہتر تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف ابن رومی نامی راوی کے حوالے سے علی بن مسہر کے حوالے سے جانتے ہیں۔)

**3752 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

**متن حدیث:** أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْنَا وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِي أَمْرِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ تَطَعُنُوا فِي أَمْرِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُنُونَ فِي أَمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَإِنَّمَا اللَّهُ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هَذَا مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ

3751. لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، سوى ينظر (تحفة الاشراف) (٤٠٧/٢) رقم (٣١٨٢)، و ذكره صاحب (الشكاة) (٥٤٤/١٠، مرقاة) حدیث (٦١٧٤).

3752. اخرجہ مسلم (١٤٨٤/٤) كتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل زيد بن حارثة، واسامة بن زيد رضی اللہ عنہما، رقم (٢٤٢٦/٦٤).

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہم روانہ کی اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو ان کا امیر مقرر کیا لوگوں نے ان کی امارت کے بارے میں شبہات کا اظہار کیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اس کی امارت کے بارے میں شبہات کا اظہار کر رہے ہو تو تم اس سے پہلے اس کے باپ کے بارے میں بھی اس طرح کے خیالات پیش کر چکے ہو اللہ کی قسم! وہ (زید بن حارثہ) امارت کے لائق تھا۔ میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب تھا اور اس کے بعد یہ (اسامہ بن زید) میرے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے۔

یہ روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث کی مانند ہے۔

### بَابُ مَنَاقِبِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

#### باب 35: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3753 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ

السَّبَّاقِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: لَمَّا ثَقُلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَبَطَتْ وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِينَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَصَمَّتْ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضَعُ يَدَيْهِ عَلَيَّ وَيَرْفَعُهُمَا فَأَعْرِفُ أَنَّهُ يَدْعُو لِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ محمد بن اسامہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیماری شدید ہو گئی تو میں بھی واپس آ گیا لوگ بھی مدینہ منورہ آ گئے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی زبان خاموش ہو چکی تھی آپ کوئی کلام نہیں کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ میرے اوپر رکھے اور پھر ان دونوں کو بلند کیا تو اس سے مجھے اندازہ ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لئے دعائے خیر فرما رہے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

3754 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ

بِنْتُ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

3753۔ لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة عن اسامة بن زيد عن ابيه ، ينظر (تحفة الاشراف) (٦٠/١) رقم (١٢٢)۔



**متن حدیث:** قَسَاكَتُ ارَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُنْحَى مُنْعَاطُ أُسَامَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَغِنِي حَتَّى أَكُونَ أَنَا الْإِدْيُ أَفْعَلُ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَحْبَبِي فَإِنِّي أَحَبُّهُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿ ﴿ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے اسامہ کی ناک پونچھنے کا ارادہ کیا، تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ چھوڑ دیں! میں اس کی ناک صاف کر دیتی ہوں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تم اس سے محبت کرو، کیونکہ میں اس سے محبت کرتا ہوں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3755 سند حدیث:** حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ

بْنُ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ

**متن حدیث:** كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ عَلِيُّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ يَا

أُسَامَةَ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلِيُّ وَالْعَبَّاسُ يَسْتَأْذِنَانِ فَقَالَ

أَتَدْرِي مَا جَاءَ بِهِمَا قُلْتُ لَا أَدْرِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكَيْنِي أَدْرِي فَأَذِنَ لَهُمَا فَدَخَلَا فَقَالَ يَا

رَسُولَ اللَّهِ جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ أَيُّ أَهْلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَ مَا جِئْنَاكَ نَسْأَلُكَ عَنْ أَهْلِكَ

قَالَ أَحَبُّ أَهْلِي إِلَيَّ مَنْ قَدْ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ لَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللَّهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ إِخْوَهُمْ قَالَ لِأَنَّ عَلِيًّا قَدْ سَبَقَكَ بِالْهَجْرَةِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَانَ شُعْبَةُ يُضَعِّفُ عُمَرَ بْنَ أَبِي سَلَمَةَ

﴿ ﴿ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت

عباس رضی اللہ عنہ آگے ان دونوں نے اندر آنے کی اجازت مانگی ان دونوں نے کہا اے اسامہ! تم نبی اکرم ﷺ سے ہمارے اندر

آنے کی اجازت لو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اندر آنے کی اجازت مانگ رہے

ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: کیا تم یہ جانتے ہو یہ دونوں کس لئے آئے ہیں میں نے عرض کیا نہیں، نبی اکرم ﷺ نے

فرمایا: لیکن میں جتنا ہوں تم ان دونوں کو اجازت دو یہ دونوں حضرات اندر آگئے ان دونوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم

آپ کے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ آپ سے دریافت کریں کہ آپ ﷺ کے اہل خانہ میں سے آپ ﷺ کے نزدیک

سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا: فاطمہ بنت محمد۔ ان دونوں نے عرض کی: ہم آپ کے پاس آپ

کی اولاد کے بارے میں دریافت کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے گھر والوں میں میرے

3754. لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٠٣/١٢) رقم (١٧٨٧٥) و ذكره صاحب (مشكاة

المصابيح) (٥٤٥/١٠)، حديث (٦١٧٦) كما في البرقاة.

3755. لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٦٠/١) رقم (١٢٣) و ذكره صاحب المشكاة

(٥٤٧، ٥٤٦/١٠ - مرقاة)، حديث (٦١٧٧).

نزویک سب سے زیادہ محبوب وہ ہے۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے اور میں نے بھی انعام کیا ہے اور وہ اسامہ بن زید ہے ان دونوں حضرات نے عرض کی: پھر کون ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پھر علی ابن ابوطالب ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کی: یا رسول اللہ آپ ﷺ نے اپنے چچا کو ان میں سب سے آخر میں رکھا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیونکہ آپ سے پہلے علی نے ہجرت کی تھی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

شعبہ نے عمر بن ابوسلمہ نامی راوی کو ضعیف قرار دیا ہے۔

باب مناقب جریر بن عبد اللہ البجلي رضى الله عنه

باب 36: حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3756 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانَ عَنْ

قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اسَلَّمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا ضَحِكًا

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ قیس بن ابو حازم حضرت جریر بن عبد اللہ کا بیان یہ نقل کرتے ہیں جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے نبی اکرم ﷺ نے کبھی مجھے (اپنے پاس آنے سے) نہیں روکا اور آپ نے جب بھی مجھے دیکھا مسکرا دیئے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3757 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ

عَنْ قَيْسِ بْنِ جَرِيرٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اسَلَّمْتُ وَلَا رَأَيْتُ إِلَّا تَبَسَّمَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ حضرت جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سے میں نے اسلام قبول کیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے کبھی مجھے اپنے پاس آنے سے نہیں روکا اور جب بھی آپ ﷺ نے مجھے دیکھا تو مسکرا دیئے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3756- اخرجه البخارى (۱۸۷/۶): كتاب الجهاد: باب: من لا يثبت على الخيل رقم (۳۰۳۵)، و اطرافه من (۲۸۲۲ - ۶۰۹۰)، و مسلم (۱۹۲۵/۴) كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل جرير بن عبد الله رضى الله عنه رقم (۱۳۴، ۲۴۷۵/۱۳۵)، و ابن ماجه (۵۶/۱) المقدمة: باب: فضل جرير بن عبد الله رضى الله عنه رقم (۱۵۹)، و احمد (۳۵۸/۴ - ۳۵۹)، و الحبيدي (۳۵۰/۲) رقم (۸۰۰).

## بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

باب 37: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3758 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ لَيْثِ

عَنْ أَبِي جَهْضَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَيْنِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ وَلَا نَعْرِفُ لِأَبِي جَهْضَمٍ سَمَاعًا مَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

إِسْنَادٌ وَبِغَيْرِهِ: وَقَدْ رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَأَبُو جَهْضَمٍ اسْمُهُ مُوسَى بْنُ سَلِيمٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: انہوں نے دو بار حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

نے دو بار ان کے لئے دعائے خیر کی ہے۔

یہ حدیث ”مرسل“ ہے۔

ابو جہضم نامی راوی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں کیا، انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے

عبید اللہ سے احادیث روایت کی ہیں اور اس راوی کا نام موسیٰ بن سالم ہے۔

3759 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُكْتَبِيُّ الْمُؤَدَّبُ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَبْدِ

الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: دَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُؤْتِنِي اللَّهُ الْحِكْمَةَ مَرَّتَيْنِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَطَاءٍ وَقَدْ رَوَاهُ

عِكْرِمَةُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے حق میں یہ دعائے خیر کی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھےحکمت عطا کرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مرتبہ ایسا کیا۔(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو عطاء کے حوالے سے

منقول ہے۔

عکرمہ نامی راوی نے اس حدیث کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

3758۔ لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۵۱/۵) رقم (۶۵۰۲)، و ذكره نحوه الهوثي في (مجمع الزوائد) (۲۷۹/۹)، و عزاه للطبراني، وفيه ضعف.

3759۔ اخرجہ النسائي في الكبرى (۵۲/۵) كتاب المناقب: باب: عبد الله بن العباس بن المطلب حبر الامة و عالمها و ترجمان القرآن رضي الله عنه رقم (۲/۸۱۷۸).

**3760** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ خَالِدِ الْحَدَّاءِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ

ابن عباس قال

متن حدیث: ضَمِنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اللَّهُمَّ عَلِّمَهُ الْحِكْمَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سینے کے ساتھ لگایا اور دعا کی۔

”اے اللہ سے حکمت (دانائی) کا علم عطا کر۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

باب 38: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

**3761** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ

متن حدیث: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّمَا فِي يَدِي قِطْعَةٌ اسْتَبْرَقُ وَلَا أُشِيرُ بِهَا إِلَى مَوْضِعٍ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا

طَارَتْ بِي إِلَيْهِ فَقَصَّصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَخَاكَ رَجُلٌ

صَالِحٌ أَوْ إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ صَالِحٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ریشمی ٹمبل کا ایک

ٹکڑا ہے اور میں اس کے ذریعے جنت میں جس طرف بھی اشارہ کرتا ہوں وہ مجھے اڑا کر وہاں لے جاتا ہے میں نے یہ خواب

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو سنایا، حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے یہ خواب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی

ایک نیک آدمی ہے (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں: عبد اللہ ایک نیک آدمی ہے۔)

میرے حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَاب مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 39: حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

**3762** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ

3760- أخرجه البخاري (126/7): كتاب فضائل الصحابة: باب: ذكره ابن عباس رضي الله عنهما، رقم (3706)، و ابن ماجه (581/1)

البقرة: باب: فضل ابن عباس رقم (166)، و احمد (214/1 - 269 - 309).

3761- أخرجه البخاري (48/3) كتاب التهجد: باب: فضل من تعار من الليل رقم (1106)، (421/12): كتاب التعبير: باب: الاستبرق

و دخول الجنة في المنام، رق، (7010 - 7016)، و مسلم (1927/4) كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل عبد الله بن عمر رضي الله

عنها، رقم (2478/139)، و احمد (12 - 5/2).

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

ابن ابی مُلَیْکَةَ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي بَيْتِ الزُّبَيْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أُرَى اسْمَاءَ إِلَّا قَدْ نَفَسْتَ فَلَا تُسْمُوهُ حَتَّى أَسْمِيَهُ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللَّهِ وَحَنَكُهُ بِتَمْرَةٍ بِيَدِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے گھر چراغ جلتا دیکھا تو ارشاد فرمایا: اے عائشہ! میرا خیال ہے: اسماء نے بچے کو جنم دیا ہے تم لوگ اس کا کوئی نام نہ رکھنا میں خود اس کا نام رکھوں گا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس بچے کا نام عبداللہ رکھا اور آپ نے کج مور کے ذریعے اسے گھٹی دی۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

بَاب مَنَاقِبِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 40: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3763 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْجَعْدِ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

متن حدیث: قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ أُمِّي أُمَّ سُلَيْمٍ صَوْتَهُ فَقَالَتْ يَا بِيَّ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَسٌ قَالَ فَدَعَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَأَيْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَيْنِ فِي الدُّنْيَا وَأَنَا أَرْجُو الثَّلَاثَةَ فِي الْآخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ گزرے میری والدہ سیدہ ام سلیم نے آپ ﷺ کی آواز سنی اور عرض کی: میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں یا رسول اللہ ﷺ! یہ چھوٹا انس (آپ کے بارے میں دعا کیجئے) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے میرے حق میں تین دعائیں کی تھیں ان میں سے دو کا اثر میں دنیا میں دیکھ چکا ہوں اور مجھے امید ہے: تیسری آخرت میں مل جائے گی۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

3764 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ

3762۔ لم يخرجہ من اصحاب الكتب الستة سوى الجرمذی۔ ينظر (تعفة الاشراف) (۱۱/۱۱) رقم (۱۶۲۴۳)، و ذكره صاحب الشكاة (۶۱۱/۱۰) مرقاة حدیث (۶۲۴۳)۔

3763۔ اخرجه مسلم (۱۹۲۹/۴) كتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل انس رضي الله عنه رقم (۲۴۸۱/۱۴۴)۔

For more Books click on link

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

متن حدیث: أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْ خَادِمُكَ اذْعُ اللَّهُ لَكَ قَالَ اللَّهُمَّ اكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ انس بن مالک آپ کا خادم ہے آپ اللہ سے اس کے لئے دعائے خیر کیجئے تو نبی اکرم ﷺ نے یہ دعا کی۔  
”اے اللہ! اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر دے اور جو کچھ تو اسے عطا کرے گا اس میں اس کے لئے برکت رکھ دے۔“

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3765** سند حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَحْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي نَضْرٍ  
متن حدیث: عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ كُنْتُ أَجْتَنِبُهَا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جَابِرِ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرٍ  
توضیح راوی: وَأَبُو نَضْرٍ هُوَ خَيْثَمَةُ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ الْبَصْرِيُّ رَوَى عَنْ أَنَسٍ أَحَادِيثَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے اس سبزی کے حوالے سے میری کنیت رکھی تھی کیونکہ میں اسے توڑا کرتا تھا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں جو جابر جعفی نامی راوی کے حوالے سے ابونصر سے منقول ہے۔)

ابونصر نامی راوی یہ خیثمہ بن ابوخیثمہ بصری ہیں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے چند روایات نقل کی ہیں۔

**3766** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ حَدَّثَنَا مَيْمُونُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا

ثَابِتُ الْبَنَانِيُّ قَالَ

متن حدیث: قَالَ لِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّي فَإِنَّكَ لَنْ تَأْخُذَ عَنْ أَحَدٍ أَوْثَقَ مِنِّي إِنِّي أَخَذْتُهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبْرِئِلَ وَأَخَذَهُ جَبْرِئِلُ عَنِ اللَّهِ تَعَالَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ  
حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مَيْمُونِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ نَحْوَ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ يَعْقُوبَ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ وَأَخَذَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جَبْرِئِلَ

3764۔ اخرجه البخاری (۱۴۰/۱۱) کتاب الدعوات: باب: قول الله تبارك و تعالیٰ (و صل عليهم) و من خص اخاه بالدعاء دون نفسه رقم (۶۳۳۴)، (۱۸۶/۱۱): کتاب الدعوات: باب: الدعاء بكنزة البال و الولد مع البركة رقم (۶۳۷۸ - ۶۳۷۹)، و مسلم (۱۹۲۸/۴): کتاب فضائل الصحابة باب: من فضائل انس بن مالك رضي الله عنه رقم (۱۴۱، ۱۴۱، ۲۴۸۰).

3765۔ اخرجه احمد (۱۳۰/۳ - ۲۳۲) عن ابى نصر عن انس بن مالك لذكره.

﴿﴾ ثابت بنانی بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: اے ثابت! مجھ سے علم حاصل کر لو کیونکہ تم مجھ سے زیادہ مستند کسی شخص سے علم حاصل نہیں کر سکو گے کیونکہ میں نے اسے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حاصل کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت جبرائیل سے حاصل کیا ہے اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نے اسے اللہ تعالیٰ سے حاصل کیا ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف زید بن حباب نامی راوی کے حوالے سے جانتے

ہیں۔ یہی روایت اور ایک سند کے ہمراہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے تاہم اس میں یہ مذکور نہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے حاصل کیا ہے۔

**3767 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ  
متن حدیث: قَالَ رَبَّمَا قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ يَعْنِي يُمَارِزُهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بعض اوقات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ”دو، کان والے“ کہہ کر بلا تے تھے۔

ابو اسامہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مذاق کے طور پر یہ فرمایا کرتے تھے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

**3768 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ أَبِي خَلْدَةَ  
متن حدیث: قَالَ قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ سَمِعَ أَنَسٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَهُ عَشْرَ سِنِينَ  
وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لَهُ بُسْتَانٌ يَحْمِلُ فِي السَّنَةِ الْفَاكِهِةَ مَرَّتَيْنِ وَكَانَ فِيهَا رِيحَانٌ كَانَ  
يَجِيءُ مِنْهُ رِيحُ الْمِسْكِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَهُوَ ثِقَةٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ وَقَدْ أَدْرَكَ أَبُو خَلْدَةَ أَنَسَ بْنَ  
مَالِكٍ وَرَوَى عَنْهُ

﴿﴾ ابوخلدہ کہتے ہیں: میں ابو العالیہ سے دریافت کیا: کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث کا سماع کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے دس برس تک آپ کی خدمت کی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کیلئے دعائے خیر کی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا ایک باغ تھا جس میں سال میں دو مرتبہ پھل لگا کرتا تھا اور اس میں ایک پودا تھا جس میں سے مشک کی خوشبو آیا کرتی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ابوخلدہ نامی راوی کا نام خالد بن دینار ہے اور یہ محدثین کے نزدیک ثقہ ہیں انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا زمانہ پایا ہے اور ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

## باب مناقبِ اَبی ہُرَیْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

### باب 41: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

**3769** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكِ

عَنْ أَبِي الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
متن حدیث: قَالَ التَّيْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ نَوْبِي عِنْدَهُ ثُمَّ أَخَذَهُ فَجَمَعَهُ عَلَيَّ قَلْبِي فَمَا نَسِيتُ بَعْدَهُ حَدِيثًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے آپ کے سامنے اپنی چادر پھیلا دی پھر آپ نے اسے پکڑا اور اسے اکٹھا کر کے میرے دل پہ رکھ دیا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: اس کے بعد میں کوئی بات نہیں بھولا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3770** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذَنْبٍ عَنْ

سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
متن حدیث: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْمَعُ مِنْكَ أَشْيَاءَ فَلَا أَحْفَظُهَا قَالَ ابْسُطْ رِدَائِكَ فَبَسَطْتُهُ فَحَدَّثْتَ حَدِيثًا كَثِيرًا فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا حَدَّثْتَنِي بِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے بہت سی باتیں سنتا ہوں مگر میں ان کو یاد نہیں رکھ سکتا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی چادر بچھاؤ! میں نے اپنی چادر بچھائی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت سی احادیث بیان کی، تو میں ان میں سے کوئی بھی حدیث نہیں بھولا، جو بھی آپ نے بیان کیا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

3769 لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۴۳۶/۱۰) رقم (۱۴۸۸۵) و ذكره الهيثمي في (مجمع الزوائد) (۳۶۵/۹)، و عزاه للطبرانی في (الوسط) و اشار لضعفه من قبل الجمهور لضعف عبد الله بن عبد العزيز الهيثمي، وثقه سعيد بن منصور، وقال: وبقية رجاله ثقات.

3770- اخرج البغاري (۷۳۲/۶): كتاب المناقب باب: ۲۸ رقم (۳۶۴۸).



3771 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْتَ كُنْتَ أَلَزَمًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَحْفَظْنَا لِحَدِيثِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

◀◀ ولید بن عبد الرحمن بیان کرتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا: اے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! آپ ہم سب کے مقابلے میں زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہیں اور سب سے زیادہ احادیث کے حافظ ہیں۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

3772 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ

بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ فَقَالَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَرَأَيْتَ هَذَا الْيَمَانِيَّ يَعْنِي أَبَا هُرَيْرَةَ أَمْوَ أَعْلَمَ بِحَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكُمْ نَسَمِعُ مِنْهُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْكُمْ أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ قَالَ أَمَا أَنْ يَكُونَ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ فَلَا أَشْكُ إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ مَسْكِينًا لَا شَيْءَ لَهُ ضَيْفًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُهُ مَعَ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نَحْنُ أَهْلُ بِيَوَاتٍ وَغَنَى وَكُنَّا نَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرْفِي النَّهَارِ فَلَا أَشْكُ إِلَّا أَنَّهُ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَلَا نَجِدُ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ يَقُلْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بَكَّيْرٍ وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَقَ

◀◀ مالک بن ابو عامر بیان کرتے ہیں: ایک صاحب حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے پاس آئے اور بولے: اے ابو محمد! آپ نے اس یعنی شخص کو دیکھا ہے؟ ان صاحب کی مراد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ تھے کیا وہ آپ سب حضرات کے مقابلے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا زیادہ علم رکھتا ہے؟ ہم اس سے وہ احادیث سنتے ہیں جو ہم نے آپ حضرات سے نہیں سنی ہیں یا پھر وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ باتیں بیان کرتا ہے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد نہیں فرمائی ہیں؟ تو حضرت طلحہ نے جواب دیا: ایسا ہو سکتا

3771۔ لم یخرجہ سوی الترمذی من اصحاب الكتب الستة، عن ابن عمر موقوفاً. ينظر (تحفة الاشراف) (۲۰۸/۶)، رقم (۸۵۰۷).

3772۔ لم یخرجہ سوی الترمذی من اصحاب الكتب الستة، عن مالك بن ابی عامر عن طلحة بن عبید اللہ موقوفاً. ينظر (تحفة الاشراف)

(۲۱۹/۴)، رقم (۵۰۱۰).

ہے: اس نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ احادیث سنی ہوں جو ہم نے نبی اکرم ﷺ سے نہیں سنی ہیں اس کی وجہ یہ ہے: وہ ایک غریب آدمی تھے۔ ان کے پاس کوئی چیز نہیں ہوتی تھی، تو وہ نبی اکرم ﷺ کے مہمان تھے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے جبکہ ہم گھر بار والے تھے خوشحال تھے ہم صبح شام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کرتے تھے مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے: اس نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی وہ باتیں سنی ہوں گی جو ہم نے نہیں سنی ہیں اور تم کسی بھی نیک شخص کو ایسا نہیں پاؤ گے کہ وہ نبی اکرم ﷺ سے کوئی ایسی بات کرے جو آپ ﷺ نے ارشاد نہیں فرمائی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف محمد بن اسحاق نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یونس بن بکیر اور دیگر راویوں نے اس کو محمد بن اسحاق کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**3773** سند حدیث: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ أَدَمَ ابْنِ بِنْتِ أَزْهَرَ السَّمَانِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو الْعَالِيَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
متن حدیث: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قَالَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

توضیح راوی: وَأَبُو خَلْدَةَ اسْمُهُ خَالِدُ بْنُ دِينَارٍ وَأَبُو الْعَالِيَةِ اسْمُهُ رُقَيْعٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے دریافت کیا: تم کون سے قبیلے سے تعلق رکھتے ہو؟ میں نے جواب دیا: دوس سے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرا یہ خیال نہیں تھا کہ دوس میں کوئی ایسا شخص بھی ہوگا جس میں بھلائی موجود ہوگی۔

یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

ابوخلدہ نامی راوی کا نام خالد بن دینار ہے۔ ابو عالیہ کا نام رقیع ہے۔

**3774** سند حدیث: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنَا الْمُهَاجِرُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَّاحِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهِنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ وَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ هَذَا أَوْ فِي هَذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْشُرْهُ لَشَرًّا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ

3773۔ لم يخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۴۴۹/۹) رقم (۱۲۸۹۴)، وذكره صاحب (الشكاة) (۳۴۵/۱۰ - مرقاة) حديث (۵۹۹۴).

3774۔ لم يخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۴۴۹/۹) رقم (۱۲۸۹۳)، وذكره صاحب (الشكاة) (۲۷۰، ۲۶۹/۱۰ - مرقاة) حديث (۵۹۳۳).

اللَّهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِفْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمَ قَتْلِ عُثْمَانَ لِأَنَّهُ انْقَطَعَ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ  
وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں کچھ بھجوریں لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے دعا کیجئے کہ ان میں برکت آجائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اکٹھا کیا اور پھر آپ نے میرے لئے ان میں برکت کی دعا کی پھر آپ نے ارشاد فرمایا: انہیں پکڑ لو اور انہیں اپنے تھیلے میں ڈال لو (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) اس تھیلے میں ڈال لو! جب کبھی تم نے اس میں سے کچھ لینا ہو تو اپنا ہاتھ اس میں داخل کرنا اور نکال لینا لیکن تم اسے بکھیرنا نہیں راوی بیان کرتے ہیں میں نے اس تھیلے میں سے اتنی اتنی بھجوریں اللہ کی راہ میں دی ہم خود اس میں سے کھایا کرتے تھے اور دوسروں کو بھی کھلایا کرتے تھے اور یہ کبھی میری کمر سے جدا نہیں ہوئی تھی، یہاں تک کہ جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے تو وہ گر گئی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے یہ روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3775** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُرَائِطِيُّ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ

مَتْنُ حَدِيثٍ: قَالَ قُلْتُ لِأَبِي هُرَيْرَةَ لِمَ كُنَيْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَا تَفْرُقُ مِنِّي قُلْتُ بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي لَأَهَابُكَ  
قَالَ كُنْتُ أَرَعَى غَنَمَ أَهْلِي وَكَانَتْ لِي هُرَيْرَةٌ صَغِيرَةٌ فَكُنْتُ أَضَعُهَا بِاللَّيْلِ فِي شَجَرَةٍ فَإِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبَتْ  
بِهَا مَعِيَ فَلَبِثْتُ بِهَا فَكُنُونِي أَبَا هُرَيْرَةَ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ عبد اللہ بن رافع بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: آپ کی کنیت ”ابو ہریرہ“ کیوں رکھی گئی۔ انہوں نے جواب دیا: کیا تمہیں مجھ سے ڈر لگتا ہے؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! اللہ کی قسم! میں آپ سے ڈرتا ہوں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اپنے گھر والوں کی بکریاں چرا کرتا تھا اور میرے پاس ایک بلی کا بچہ تھا میں اسے رات کے وقت درخت پر بٹھا دیتا تھا اور دن کے وقت اپنے ساتھ لے جایا کرتا تھا اور اس کے ساتھ کھیلتا تھا تو لوگوں نے میری کنیت ابو ہریرہ رکھ دی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3776** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ عَنْ أَخِيهِ

3775۔ لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب السعة، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۳۴/۱۰) رقم (۱۳۵۶۰) عن عبد الله بن رافع عن

ابي هريرة موقوفاً.

هَمَامُ بْنُ مُنْبِهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 مَثْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثًا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّي إِلَّا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ  
 عَمْرٍو فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا أَكْتُبُ  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِحُّ

﴿ ﴿ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: مجھ سے زیادہ احادیث روایت کرنے والا اور کوئی بھی نہیں ہے، صرف حضرت عبداللہ بن عمرو (بن العاص رضی اللہ عنہ) ہیں اس کی وجہ بھی یہ ہے: وہ (احادیث) نوٹ کیا کرتے تھے اور میں نوٹ نہیں کرتا تھا۔ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ مَنَاقِبِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

#### باب 42: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3777. سَنَدٌ حَدِيثٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو مُسَهَّرٍ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مُسَهَّرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ  
 الْعَزِيزِ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمِيرَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 مَثْنٌ حَدِيثٌ: عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا وَاهْدِهِ  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿ ﴿ حضرت عبدالرحمن بن ابوعمیرہ رضی اللہ عنہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے ہیں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں نقل کرتے ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا: ”اے اللہ! اسے ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا دے اور اس کے ذریعے (لوگوں) کو ہدایت دے۔“ (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

3778. سَنَدٌ حَدِيثٌ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ عَنْ  
 يُونُسَ بْنِ حَلْبَسٍ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ  
 مَثْنٌ حَدِيثٌ: لَمَّا عَزَلَ عَمْرُ بْنُ الْعَطَّابِ عُمَيْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمَصٍ وَكَلِمَةُ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ  
 عُمَيْرًا وَوَلَّى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُمَيْرٌ لَا تَذْكُرُوا مُعَاوِيَةَ إِلَّا بِخَيْرٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 يَقُولُ: اللَّهُمَّ اهْدِهِ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: قَالَ وَعَمْرُو بْنُ وَاقِدٍ يُضَعَّفُ

3776- اخرجہ البھاری (۲۴/۹۱) کتاب العلم: باب: کتاب العلم برقم (۱۱۲)

3777- اخرجہ احمد (۲۱۶/۴) عن ربیعہ بن یزید عن عبد الرحمن بن ابی عمیرہ

۳۸۵۲ - لم یخرجہ سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، یظن (تحفة الاشراف) (۲۰۵/۸) رقم (۱۰۸۹۲) عن سعید بن سعید

﴿﴾ ابودریس خولانی بیان کرتے ہیں جب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن سعد رضی اللہ عنہ کو محض کی حکمرانی سے معزول کیا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو وہاں کا گورنر مقرر کیا لوگوں نے کیا: انہوں نے عمیر کو معزول کر دیا ہے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مقرر کر دیا ہے، تو حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے یہ فرمایا: معاویہ کا ذکر صرف بھلائی کے ساتھ کرو، کیونکہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا ہے۔

”اے اللہ اس کے ذریعے (لوگوں کو) ہدایت دے۔“

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، عمرو بن واقد نامی راوی کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

### باب مَنَاقِبِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

#### باب 43: حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

**3779** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهَيْعَةَ عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِثْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِثْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ ابْنِ لَهَيْعَةَ عَنْ مِشْرَحِ ابْنِ هَاعَانَ وَكَيْسِ اسْنَادُهُ بِالْقَوِيِّ

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے اور عمرو بن عاص مومن ہوئے ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے ابن لعیعہ کے حوالے سے، مشرح بن ہاعان سے منقول جانتے ہیں۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔

**3780** سند حدیث: حَدَّثَنَا اسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجَمَحِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةَ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

مِثْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِثْرَحِ بْنِ هَاعَانَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ الْجَمَحِيِّ

تَوْصِيحِ رَاوِي: وَنَافِعِ ثِقَّةٌ وَكَيْسِ اسْنَادُهُ بِمُتَّصِلٍ وَابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ لَمْ يُدْرِكْ طَلْحَةَ

﴿﴾ حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، عمرو بن

3779- لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۲۲/۷) رقم (۹۹۶۷)، واخرجه احمد (۱۵۵/۴)

عن عقبه بن عامر.

3780- لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۱۴/۴) رقم (۵۰۰۱) واخرجه احمد (۱۶۶/۱)

عن طلحة بن عبید اللہ.

العاص قریش کے صالح لوگوں میں سے ایک ہیں۔

اس حدیث کو ہم صرف نافع نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ نافع ثقہ راوی ہیں۔

اس روایت کی سند متصل نہیں ہے، کیونکہ ابن ابوملیکہ نامی راوی نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

### باب مناقب خالد بن الولید رضی اللہ عنہ

#### باب 44: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3781 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّونَ فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هَذَا يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا وَيَقُولُ مَنْ هَذَا فَأَقُولُ فَلَانٌ فَيَقُولُ بِسَّ عَبْدُ اللَّهِ هَذَا حَتَّى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ هَذَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ نَعَمْ عَبْدُ اللَّهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَلَا نَعْرِفُ لِزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ سَمَاعًا مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَهُوَ عِنْدِي حَدِيثٌ مُرْسَلٌ

فی الباب: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

◆◆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے ایک جگہ نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ پڑاؤ کیا لوگ گزرنے لگے نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: فلاں ہیں، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ کا اچھا بندہ ہے آپ نے دریافت کیا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: فلاں بندہ ہے آپ نے فرمایا: اللہ کا بڑا بندہ ہے، یہاں تک کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ گزرے تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ میں نے عرض کی: خالد بن ولید ہیں۔ آپ نے فرمایا: خالد بن ولید اللہ کا اچھا بندہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی تلوار ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

ہمارے نزدیک زید بن اسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث کا سماع نہیں کیا۔

یہ روایت میرے نزدیک ”مرسل“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

### باب مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

#### باب 45: حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3781- لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٥٤/٩) رقم (١٢٩٠٧)، واخرجه احمد (٣٦٠/٢)

من طريق الحارث بن كنانة عن ابي هريرة.

**3782** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ  
مِثْنِ حَدِيثٍ: قَالَ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْبٌ حَرِيْرٌ لَمَجْعَلُوا يَتَعَبَّوْنَ مِنْ لَيْبِهِ فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّعَبَجُونَ مِنْ هَذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا  
فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

﴿﴾ حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ریشمی کپڑا پیش کیا گیا لوگوں کو وہ بہت پسند آیا  
نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں سعد بن معاذ کے رومال اس سے بھی زیادہ اچھے ہیں۔  
اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3783** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ  
سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:  
مِثْنِ حَدِيثٍ: وَجَنَازَةٌ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ اهْتَزَأَتْ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ  
فِي الْبَابِ: قَالَ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ وَأَبِي سَعِيدٍ وَرُمَيْثَةَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اس  
وقت حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ لوگوں کے سامنے رکھا ہوا تھا۔ (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا)  
اس (یعنی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے لیے) پروردگار کا عرش جھوم اٹھا ہے۔

اس بارے میں حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ، حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت رمیثہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3784** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ  
مِثْنِ حَدِيثٍ: قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ جَنَازَتَهُ وَذَلِكَ لِحُكْمِهِ فِي  
نَبِيِّ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا جنازہ اٹھایا گیا، تو منافقین بولے ان کا

3782۔ اخرجه البخاري (١٥٣/٧)؛ كتاب مناقب الانصار؛ باب: مناقب سعد بن معاذ رضي الله عنه رقم (٣٨٠٢)، و مسلم (١٩١٦/٤) كتاب فضائل الصحابة؛ باب: فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم (٢٤٦٨/١٢٦)۔

3783۔ اخرجه مسلم (١٩١٥/٤)؛ كتاب فضائل الصحابة؛ باب: من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم (٢٤٦٦/١٢٣)۔

3784۔ اخرجه مسلم (١٩١٦/٤)؛ كتاب فضائل الصحابة؛ باب: من فضائل سعد بن معاذ رضي الله عنه، رقم (٢٤٦٧/١٢٥)۔

جتازہ کتابکا ہے۔ ایسا اس وجہ سے ہوا ہے، کیونکہ انہوں نے بنو قریظہ کے بارے میں (مخالفاً) فیصلہ دیا تھا اس بات کی اطلاع نبی اکرم ﷺ کو ملی تو آپ نے ارشاد فرمایا: فرشتوں نے اس کو اٹھایا ہوا ہے۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

بَابُ فِي مَنَاقِبِ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 46: حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3785 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي

عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ

متن حدیث: كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشَّرْطِ مِنَ الْأَمِيرِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَعْنِي مِمَّا يَلِي مِنْ أُمُورِهِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِيِّ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ قَوْلَ الْأَنْصَارِيِّ

◆◆ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ کا نبی اکرم ﷺ سے وہی تعلق تھا جو کو تو ال کا

امیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

انصاری نامی راوی نے یہ بات بیان کی ہے: اس سے مراد یہ ہے: نبی اکرم ﷺ کے امور کے نگران تھے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف انصاری کے حوالے سے جانتے ہیں۔

محمد بن یحییٰ نے اس روایت کو انصاری کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے اس میں انصاری کا قول نقل

نہیں کیا۔

بَابُ مَنَاقِبِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

باب 47: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے مناقب کا بیان

3786 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

الْمَكْدِيرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

متن حدیث: قَالَ جَابِرِيُّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبٍ بَغْلٍ وَلَا بِرَدْوَانٍ

3785۔ اخرجه البعاري (۱۴۳/۱۳) كتاب الاحكام : باب: الحاكم يحكم بالقتل على من وجب عليه دون الامام الذي فوقه رقم (۷۱۰۰)۔

3786۔ اخرجه البعاري (۱۲۷/۱۰): كتاب المرضي: باب: عمادة المريض راكبا وما شياو رفا على الحمار، (۱۴م (۵۶۶۴)، و ابو داؤد (۲۰۲/۲): كتاب الجنائز: باب: المشي في العمادة رقم (۳۰۹۶)۔



**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 ﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس (پیدل) تشریف لائے آپ کسی خچریا  
 کسی ترکی گھوڑے پر سوار نہیں تھے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
**3787 سند حدیث:** حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ

**جابر**  
**متن حدیث:** قَالَ اسْتَغْفِرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ مَرَّةً  
**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ  
**قول امام ترمذی:** وَمَعْنَى قَوْلِهِ لَيْلَةَ الْبَعِيرِ مَا رَوَى عَنْ جَابِرٍ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ  
**حدیث دیگر:** أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَبَاعَ بَعِيرَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
 وَاشْتَرَطَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ يَقُولُ جَابِرٌ لَيْلَةَ بَعَثَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَعِيرَ اسْتَغْفِرَ لِي خَمْسًا  
 وَعِشْرِينَ مَرَّةً وَكَانَ جَابِرٌ قَدْ قُتِلَ أَبُوهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَبُنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ بَنَاتٍ فَكَانَ جَابِرٌ يَعُولُهُنَّ  
 وَيُنْفِقُ عَلَيْهِنَّ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْرُ جَابِرًا وَيَرْحَمُهُ بِسَبَبِ ذَلِكَ  
 هَكَذَا رَوَى فِي حَدِيثٍ عَنْ جَابِرٍ نَحْوَ هَذَا

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: اونٹ والی رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لئے پچیس مرتبہ دعائے مغفرت  
 کی تھی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

اونٹ والی رات سے مراد وہ روایت ہے جو دیگر حوالوں سے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے: وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم  
 کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اونٹ فروخت کیا اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار رہنے کی  
 شرط عائد کی حضرت جابر بیان کرتے ہیں: جس رات میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ فروخت کیا آپ نے میرے لئے  
 پچیس مرتبہ دعائے مغفرت کی راوی بیان کرتے ہیں: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ غزوہ  
 اُحد کے دن شہید ہو گئے تھے انہوں نے کئی بیٹیاں چھوڑی تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ ان کے نگران تھے ان کے خرچ کا بندوبست  
 کرتے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرتے تھے اور اس وجہ سے ان پر خاص شفقت کیا  
 کرتے تھے۔

یہ روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے اسی طرح منقول ہے۔

## بَاب مَنَاقِبِ مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 48: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3788 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ

عَنْ خَبَّابِ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَيْغِي وَجَهَ اللَّهُ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا وَمِنَّا مَنْ أَيْبَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِيهَا وَإِنْ مُصْعَبَ بْنَ عُمَيْرٍ مَاتَ وَلَمْ يَسْرُكْ إِلَّا ثَوْبًا كَانُوا إِذَا غَطُّوا بِهِ رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطُّوا بِهِ رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطُّوا رَأْسَهُ وَاجْعَلُوا عَلَى رِجْلَيْهِ الْإِذْخِرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ خَبَّابِ بْنِ

الْأَزْدِيِّ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہجرت کی اور ہمارا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا تھا ہمارا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمے ہو گیا اور ہم میں سے کچھ لوگ فوت ہو چکے ہیں جنہوں نے اپنے اجر کی وجہ سے کچھ نہیں کھایا اور ہم میں سے کچھ لوگ وہ ہیں جن کا پھل پک چکا ہے اور وہ اسے چن رہے ہیں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو انہوں نے صرف ایک کپڑا چھوڑا تھا لوگ اس کے ذریعے ان کے سر کو ڈھانپتے تھے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے تھے اور جب اس کے ذریعے ان کے پاؤں ڈھانپتے تھے تو سر ظاہر ہو جاتا تھا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے سر کو ڈھانپ کر دو اور اس کے پاؤں پر اذخر (گھاس) رکھ دو۔(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

## بَاب مَنَاقِبِ الْبَرَاءِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 49: حضرت براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3789 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَعَلِيُّ

3788۔ اخرجہ البخاری (۱۷۰/۳) کتاب الجنائز: باب: اذا لم يجد كفنا الا ما يوارى راسه او جسده مع راسه رقم (۱۲۷۶)، و اطرافه فی (۲۷۹۷ - ۳۹۱۳ - ۳۹۱۴ - ۴۰۴۷ - ۴۰۸۲ - ۶۴۳۲ - ۶۴۴۸)، و مسلم (۶۴۹/۲): کتاب الجنائز: باب: فی کفن النہت رقم (۹۴۰/۴۴) مکرر) و ابوداؤد (۱۲۹/۲): کتاب الوصایا: باب: ما جاء فی الدلیل علی ان الکفن من جمیع البال رقم (۲۸۷۶)، و النسائی (۳۸/۴): کتاب الجنائز: باب: القیص فی الکفن رقم (۱۹۰۳).

بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: كَمْ مِنْ أَشْعَثَ أَغْبَرٍ ذِي طَمْرَيْنٍ لَا يُؤْتَهُ لَهُ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ مِنْهُمْ الْبَرَاءُ بْنُ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: غبار آلود بالوں پریشان حال اور پرانے کپڑوں والے کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کی طرف توجہ بھی نہیں کی جاتی، لیکن اگر وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر کوئی قسم اٹھا لیں تو اللہ تعالیٰ اسے پوری کر دیتا ہے ان لوگوں میں سے ایک براء بن مالک بھی ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

بَاب مَنَاقِبِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 50: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے مناقب کا بیان

3790 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكِنْدِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْهَمَّانِيُّ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: أَنَّهُ قَالَ يَا أَبَا مُوسَى لَقَدْ أُعْطِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مِزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَنَسِ

﴿﴾ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اے ابو موسیٰ! تمہیں آل داؤد کی سی خوش

الحالی عطا کی گئی ہے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب حسن صحیح“ ہے۔)

اس بارے میں حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

3791 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَزْزِجٍ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَيَمُرُّ بِنَا

فَقَالَ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ

3789۔ لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۹۰/۱) رقم (۱۱۰۱)، وخرجہ الحاكم فی

المستدرک (۲۹۱/۳، ۲۹۲)، وقال: صحيح الاسناد ولم يخرجاه من طريق ابن شهاب عن انس۔

3790۔ اخرجہ البخاری (۷۱۰/۸): كتاب فضائل القرآن باب: حسن الصوت بالقرآن للقرآن رقم (۵۰۴۸)۔

3791۔ اخرجہ البخاری (۲۳۳/۱۱) كتاب الرقاق: باب: ما جاء في الرقاق و ان لا عين الا عين الآخرة، رقم (۶۴۱۴)، و مسلم

(۱۴۳۱/۳): كتاب الجهاد والسير: باب غزوة الأحزاب و هي الخندق رقم (۱۸۰۴/۱۲۶)۔

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو هِنَسِي: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ  
تَوْصِيحٌ رَاوِي: وَأَبُو حَازِمٍ اسْمُهُ سَلَمَةُ بْنُ دِينَارٍ الْأَخْرَجِيُّ الرَّاهِدِيُّ  
فِي الْبَابِ: وَهِيَ الْبَابُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

﴿﴾ حضرت انس بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھے آپ خندق کھود رہے تھے ہم مٹی کو منتقل کر رہے تھے آپ ہمارے پاس سے گزرتے تو یہ دعا کرتے تھے۔

”اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے، تو انصار اور مہاجرین کی مغفرت کر دے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

ابو حازم نامی راوی کا نام سلمہ بن دینار ہے (اور ان کا لقب) اعرج زاہد ہے۔

اس بارے میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

**3792 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشَ الْآخِرَةِ فَأَكْرِمِ  
الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَنَسِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے۔

”اے اللہ! زندگی صرف آخرت کی زندگی ہے، تو انصار اور مہاجرین کو عزت عطا کر۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَحْبِهِ

باب 51: ان حضرات کے مناقب کا بیان جنہوں نے آپ ﷺ کی زیارت کی

اور آپ کے ساتھ رہے

**3793 سند حدیث:** حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ بْنِ عَرَبِيِّ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ

سَمِعْتُ طَلْحَةَ بْنَ خِرَاشٍ يَقُولُ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3792۔ اخرجہ البخاری (۲۳۲/۱۱) کتاب الرقاق: باب: ما جاء في الرقاق وان لاعين الاعين الآخرة، رقم (۶۴۱۲)، و مسلم (۱۴۳۱/۳):

کتاب الجهاد والسير باب: غزوة الاحزاب وهي العندق رقم (۱۸۰۵/۱۲۷)۔

3793۔ لم يخرجه سوى الترمذي من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۹۱/۲) رقم (۲۲۸۸)، و ذكره المتقي الهندي في

(مکمل العمال) (۵۳۱/۱۱)، حدیث (۳۲۴۸۰)، و عزاه للترمذی و الضیاء عن جابر۔

يَقُولُ :

متن حدیث: لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَأَى أَوْ رَأَى مِنْ رَأَى

قَالَ طَلْحَةُ فَقَدْ رَأَيْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ مُوسَى وَقَدْ رَأَيْتُ طَلْحَةَ قَالَ يَحْيَى وَقَالَ لِي مُوسَى وَقَدْ

رَأَيْتَنِي وَنَحْنُ نَرْجُو اللَّهَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ

الْأَنْصَارِيِّ وَرَوَى عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ أَهْلِ الْحَدِيثِ عَنْ مُوسَى هَذَا الْحَدِيثَ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اس

مسلمان کو جہنم نہیں چھوئے گی جس نے میری زیارت کی یا اس کی زیارت کی جس نے میری زیارت کی ہو۔

طلحہ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے۔

موسیٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: میں نے طلحہ کی زیارت کی ہے۔

یحییٰ نامی راوی بیان کرتے ہیں: موسیٰ نامی راوی نے مجھ سے کہا: تم نے مجھے دیکھا ہوا ہے اور ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید

ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف موسیٰ بن ابراہیم انصاری نامی راوی کے

حوالے سے جانتے ہیں۔

علی بن مدینی اور دیگر محدثین نے اس روایت کو موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3794 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَنَادٌ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَيْبَةَ هُوَ السَّلْمَانِيُّ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمٌ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ تَسْبِقُ

أَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ أَوْ شَهَادَاتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ وَعِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ وَبُرَيْدَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: لوگوں میں سب سے بہتر

میرا زمانہ ہے پھر اس کے بعد والا زمانہ ہے اور پھر اس کے بعد والا زمانہ ہے پھر اس کے بعد وہ لوگ آئیں گے جن کی قسمیں

ان کی گواہی سے پہلے ہوں گی اور ان کی گواہیاں ان کی قسموں سے پہلے ہوں گی (یعنی جھوٹی قسمیں اور جھوٹی گواہیاں ہوں گی)

3794۔ اخرجہ البغاری (۳۰۶/۵): کتاب الشهادات: باب: لا يشهد على شهادة جور اذا شهد رقم (۲۶۵۱) و اطرافه فی (۳۶۵۱ - ۶۴۲۹

- ۶۶۹۵) و مسلم (۱۹۶۲/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: فضل الصحابة ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم رقم (۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲،

۲۰۳۳/۲۱۲) و ابن ماجه (۷۹۱/۲)، کتاب الاحکام: باب كراهية الشهادة لمن يستشهد رقم (۲۳۶۲)۔

اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

### بَابُ فِي فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

باب 52: جن لوگوں نے درخت کے نیچے بیعت کی ان کی فضیلت کا بیان

3795 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ مِمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جہنم میں کوئی ایسا شخص داخل

نہیں ہوگا جس نے درخت کے نیچے بیعت کی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

بَابُ فِي مَنْ سَبَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 53: جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب (رضی اللہ عنہم) کو برا کہے

3796 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ

ذَكَوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ

ذَكَوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ

ذَكَوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ

ذَكَوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ

ذَكَوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَنبَانَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ

ذَكَوَانَ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3795۔ اخراجہ ابوداؤد (۲/۲۲۴): کتاب السنۃ: باب: فی العلفاء رقم (۴۶۵۳)۔

3796۔ اخراجہ البخاری (۷/۲۵۰): کتاب فضائل الصحابة، باب: فضل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ رقم (۳۶۷۳) و مسلمہ (۴/۱۹۶۷)۔

کتاب فضائل الصحابة: باب: تہریم سب الصحابة رضی اللہ عنہم، رقم (۲۲۲/۲۵۴) و ابوداؤد (۲/۶۲۶): کتاب السنۃ: باب: فی النہی

عن سب اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، رقم (۴۶۵۸)۔

جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اگر تم میں سے کوئی ایک شخص ”احد“ پہاڑ جتنا سونا خیرات کرے تو بھی ان میں سے کسی ایک کے ایک مد، بلکہ نصف مد (غلہ خیرات کرنے) کے برابر نہیں ہو سکتا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس کے نصف سے مراد نصف مد ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے حوالے سے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

**3797** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ اِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ بْنُ أَبِي رَاطَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَغْفَلٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنِ حَدِيثٍ: اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي اللَّهُ اللَّهُ فِي أَصْحَابِي لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ يُوْشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ سے (ڈرو) اللہ سے (ڈرو) میرے اصحاب کے بارے میں اور تم انہیں میرے بعد ہدف ملامت نہ بنانا کیونکہ جو شخص ان سے محبت رکھے گا وہ مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ان سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھے گا۔ جو انہیں اذیت پہنچائے گا گویا اس نے مجھے اذیت پہنچائی جس نے مجھے اذیت پہنچائی گویا اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کی کوشش کی جو اللہ تعالیٰ کو اذیت پہنچانے کی کوشش کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی گرفت کرے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3798** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَزْهَرُ السَّمَانُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ عَنْ خِدَاشٍ عَنْ

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ لِيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ إِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْأَخْمَرِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: عنقریب وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے جنہوں

نے درخت کے نیچے بیعت کی سوائے سرخ اونٹ والے شخص کے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

3797۔ اخرجہ احمد (۸۷/۴) عن عبد الرحمن بن زياد عن عبد الله بن مغفل فذكره

3798۔ لم يخرجه احد من اصحاب الكتب الستة سوى الترمذی، ينظر (التحفة) (۲/۲۹۶) رقم (۲۷۰۲) و ذكره الهندي في الكنز

(۱۰۲/۱)، حدیث (۴۵۷)، و عزاه للترمذی عن جابر.

**3799** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ

مِثْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْعَةَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُرُ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْدُ حُلَنْ حَاطِبِ النَّارِ لَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَإِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحَدِيثِيَّةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کا ایک غلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے نبی اکرم ﷺ سے حاطب کی شکایت کی وہ بولا: یا رسول اللہ ﷺ حاطب ضرور جہنم میں جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم نے غلط کہا ہے وہ جہنم میں نہیں جائے گا، کیونکہ اس نے (غزوہ) بدر اور حدیبیہ میں شرکت کی ہے۔ امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3800** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ نَاجِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمٍ أَبِي طَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِثْنِ حَدِيثٍ: مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِي يَمُوتُ بَارِضٍ إِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَنُورًا لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اسناد دیگر: وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي طَيْبَةَ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَهُوَ أَصَحُّ

﴿﴾ عبد اللہ بن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: میرے ساتھیوں میں

سے جو بھی شخص جس زمین پر فوت ہوگا قیامت کے دن وہاں کے لوگوں کا قائد اور ان کے لئے نور بن کر زندہ ہوگا۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔

یہ روایت عبد اللہ بن مسلم ابو طیبہ نامی راوی نے ابن بریدہ کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور

پر بھی نقل کیا ہے اور یہ روایت زیادہ مستند ہے۔

**3801** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ حَمَادٍ حَدَّثَنَا سَيْفُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ

اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

3799۔ اخرجه مسلم (۱۹۴۲/۴): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل اهل بدر رضی اللہ عنہم، وقصة حطاب بن ابی بلعۃ رقم (۲۱۹۰/۱۶۲)

3800۔ لم یخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۸۶/۲)، رقم (۱۹۸۳)، وذكره المتقی الهدی فی الكند (۹۳۰/۱۱)، حدیث (۳۲۴۷۵)، وعزاه للترمذی واللضیاء عن بریدة۔

3801۔ لم یخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۴۰/۶) رقم (۷۹۱۳) وذكره الهدی فی الكند (۵۳۲/۱۱)، حدیث (۳۲۴۸۴)، وعزاه للخطیب۔



متن حدیث: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَىٰ شِرْكِكُمْ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ إِلَّا مِنْ هَذَا

الْوَجْهِ

توضیح راوی: وَالنَّضْرُ مَجْهُولٌ وَسَيْفٌ مَجْهُولٌ

◀◀ نافع حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں تو تم کہو اللہ تعالیٰ تمہارے شر پر لعنت کرے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ ہم اسے عبید اللہ بن عمر کے حوالے سے، صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ ”نضر“ مجہول ہے اور ”سیف“ مجہول ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 54: سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

3802 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: وَهُوَ عَلَى الْمُنْبَرِ إِنْ بَنِي هِشَامِ بْنِ الْمُغِيرَةَ اسْتَأْذَنُونِي فِي أَنْ يُنْكِحُوا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي

طَالِبٍ فَلَا أَذْنَ ثُمَّ لَا أَذْنَ ثُمَّ لَا أَذْنَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنْ يُطَلِّقَ ابْنَتِي وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَإِنَّهَا بَضْعَةٌ مِنِّي

يُرِيدُنِي مَا رَأَيْتُمَا وَيُؤْذِنُنِي مَا آذَاهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ نَحْوَ هَذَا

◀◀ حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: ہشام

بن مغیرہ کے بچوں نے مجھ سے یہ اجازت مانگی ہے کہ وہ اپنی بیٹی کی شادی علی بن ابوطالب سے کر دیں میں نے ان کو اجازت

نہیں دی میں انہیں اس کی اجازت نہیں دیتا البتہ اگر ابن ابی طالب ایسا چاہتے ہیں تو وہ میری بیٹی کو طلاق دے دیں اور ان کی

بیٹی سے شادی کر لیں کیونکہ وہ (فاطمہ) میری جان کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے بری لگے گی وہ مجھے بھی بری لگے گی اور جو چیز اسے

تکلیف پہنچائے گی وہ مجھے بھی تکلیف پہنچائے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3802۔ اخرجہ البعاری (۲۳۸/۹): کتاب النکاح: باب: ذب الرجل عن ابنته في الفهرة و الانصاف، رقم (۵۲۳۰) و اطرافه في (۵۲۷۸)۔

(۳۷۶۷)، و مسلم (۱۹۰۲/۴) و ما بعدھا: کتاب فضائل الصحابة باب: فضائل فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم، ورضي الله عنها، رقم

(۹۳)، و ابوداود (۶۳۳/۱): کتاب النکاح: باب: ما يكره ان يجمع بينهن من النساء رقم (۲۰۷۱)، و ابن ماجه (۶۴۳/۱)،

(۶۴۴): کتاب النکاح: باب: الفهرة، رقم (۱۹۹۸، ۱۹۹۹)۔

عروین دینار نے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے اس کی مانند روایت نقل کی ہے۔

**3803** سند حدیث: حَدَّثَنَا ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ جَعْفَرِ الْأَحْمَرِ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ بَرِيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: كَانَ أَحَبَّ النِّسَاءِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةُ وَمِنْ الرِّجَالِ عَلِيُّ

قَالَ ابْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ يَعْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

◆◆ ابن بریدہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: خواتین میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا تھیں اور مردوں میں (سب سے زیادہ محبوب) حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے۔

ابراہیم بن سعید بیان کرتے ہیں: اس سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی خواتین اور مرد ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3804** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيَّةَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ عَلِيًّا ذَكَرَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ فَلَبَّغَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّمَا فَاطِمَةُ

بَضْعَةٌ مَتْنِي يُؤَدِّنِي مَا أَذَاهَا وَيُنْصِنِي مَا أَنْصَبَهَا

حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: هَكَذَا قَالَ أَيُّوبُ عَنْ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ غَيْرٌ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ

الْمَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ رَوَى عَنْهُمَا جَمِيعًا

◆◆ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کے ساتھ شادی کرنا چاہی نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا: فاطمہ میری جان کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے ازیت دے گی وہ چیز مجھے بھی

ازیت دے گی اور جو چیز اسے پریشان کرے گی وہ چیز مجھے بھی پریشان کرے گی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

ایوب نامی راوی نے اپنی سند کے ہمراہ اس کو اسی طرح حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے۔

دیگر راویوں نے اسے ابن ابی ملیکہ کے حوالے سے حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے۔

یہاں اس بات کا احتمال ہو سکتا ہے: ابن ابی ملیکہ نامی راوی نے ان دونوں حضرات سے اس کو نقل کیا ہو۔

3803- لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۸۶/۲)، رقم (۱۹۸۱)، و اخرجه الحاكم في المستدرک

(۱۰۵/۳)، وقال: صحيح الاسناد ولم يعرجاه عن يزيد.

3804- لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۲۲۴/۴)، رقم (۵۲۷۱)، و اخرجه الحاكم بنحوه من طريق

المسور بن مخرمة (۱۰۴/۳) وصححه بلفظ: انا فاطمة شجنته مني۔

3805 سند حدیث: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ حَدَّثَنَا اسْبَاطُ بْنُ نَصْرِ

الْهَمْدَانِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ صَبِيحٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيِّ وَفَاطِمَةَ وَالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ

حَارَبْتُمْ وَسَلَّمٌ لِمَنْ سَأَلْتُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَصَبِيحٌ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ

◀◀ صحیح جو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں، حضرت زید بن ارقم کے حوالے سے یہ بات نقل کرتے ہیں، نبی

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا

میں اس شخص کے ساتھ جنگ کروں گا جس کے ساتھ تم جنگ کرو گے، اور میں اس کے ساتھ صلح کروں گا جن کے ساتھ تم صلح کرو

گے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام صحیح معروف شخص نہیں تھے۔

3806 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زَيْدِ بْنِ شَهْرٍ

بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَلَ عَلَى الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ وَعَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ كِسَاءً ثُمَّ قَالَ

اللَّهُمَّ هُوَ لِأَهْلِ بَيْتِي وَخَاصَّتِي أَذْهَبَ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ وَأَنَا مَعَهُمْ يَا رَسُولَ

اللَّهِ قَالَ إِنَّكَ إِلَى خَيْرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَأَبِي الْحَمْرَاءِ وَمَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ وَعَائِشَةَ

◀◀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسن، حسین، حضرت علی اور فاطمہ پر ایک چادر دی اور دعا

کی۔

”اے اللہ! یہ میرے اہل بیت اور مخصوص لوگ ہیں، تو ان سے ناپاکی کو دور کر دے اور انہیں اچھی طرح سے پاک

کردے۔“

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم بھلائی کی جگہ پر ہو۔

3805۔ اخرجہ ابن ماجہ (۵۲/۱) المقدمة: باب: فضل الحسن والحسين ابني علي- رضي الله عنهم- رقم (۱۴۵).

3806۔ لم يخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۱۲/۱۳) رقم (۱۸۱۶۵)، و اخرجہ الحاكم في (المستدرک)

(۴۱۶/۲)، وقال: صحيح على شرط البخاري ولم يخرجه.

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہ اس بارے میں منقول سب سے عمدہ روایت ہے۔

اس بارے میں حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو حمزہ رضی اللہ عنہ حضرت محل بن یسار رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی احادیث منقول ہیں۔

**3807 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مَيْسِرَةَ بْنِ حَبِيبٍ

عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

**متن حدیث:** قَالَتْ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشْبَهَ سَمْتًا وَدَلًّا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللَّهِ فِي قِيَامِهَا وَقُؤُودِهَا مِنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَكَانَتْ إِذَا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهَا فَقَبَّلَهَا وَأَجْلَسَهَا فِي مَجْلِسِهِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ مِنْ مَجْلِسِهَا فَقَبَّلَتْهُ وَأَجْلَسَتْهُ فِي مَجْلِسِهَا فَلَمَّا مَرَضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلْتُ فَاطِمَةَ فَأَكْبَتُ عَلَيْهِ فَقَبَّلَتْهُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَبَكَّتْ ثُمَّ أَكْبَتُ عَلَيْهِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَأْسَهَا فَصَحِحْتُ فَقُلْتُ إِنْ كُنْتُ لَا ظُنَّ أَنْ هَلِ مِنْ أَعْقَلِ نِسَائِنَا فَإِذَا هِيَ مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تُوَفِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهَا أَرَأَيْتِ حِينَ أَكْبَيْتِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتَ رَأْسِكَ فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَكْبَيْتِ عَلَيْهِ فَرَفَعْتَ رَأْسَكَ فَصَحِحْتَ مَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَتْ إِنِّي إِذَا لَبَدْرَةٌ أَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَيِّتٌ مِنْ وَجَعِهِ هَذَا فَبَكَيْتِ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي أَسْرَعُ أَهْلِهِ لِحُوقَابِهِ فَذَاكَ حِينَ صَحِحْتُ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ

◀▶ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں عادات و اطوار اور اٹھنے بیٹھنے کے طریقے میں میں نے کوئی شخص نہیں

دیکھا جو فاطمہ سے زیادہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت رکھتا ہو۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں فاطمہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتی تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر ان کو بوسہ دیتے تھے اور اپنی جگہ پر ساتھ بٹھاتے تھے جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لے جاتے تھے تو وہ بھی اپنی جگہ پر کھڑی ہو جاتی تھیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیتی تھیں اور انہیں اپنی جگہ پر بیٹھاتی تھیں جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ پر جھک گئیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا پھر انہوں نے اپنا سر اٹھایا تو وہ وہ زور ہی تھیں۔ میں نے سوچا میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ خواتین میں سب سے زیادہ عقل مند ہیں، لیکن ہیں تو یہ عورت ہی، لیکن جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا تو میں نے فاطمہ سے کہا: آپ کو یاد ہے جب آپ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھکی تھی آپ نے اپنا سر اٹھایا تو آپ زور ہی تھی پھر آپ جھکی تو اپنا سر اٹھایا تو ہنس پڑی تھیں آپ نے ایسا کیوں کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: اب میں یہ بات بتا سکتی ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ بتایا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسی بیماری کے دوران انتقال ہو جائے گا اس کی وجہ سے میں رو پڑی تھی پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے

بتایا: آپ کے گھر والوں میں سب سے جلدی میں آپ سے ملوں گی، تو میں ہنس پڑی تھی۔

یہ حدیث ”حسن“ ہے جو اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

یہی روایت دوسری سند کے حوالے سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے۔

**3808** أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ ابْنُ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ الزَّمَعِيُّ

عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهَبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا  
فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوِّفِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ أَخْبَرَنِي  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةٌ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا مَرِيَمَ ابْنَةَ  
عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے فتح مکہ کے دن فاطمہ کو بلایا اور سرگوشی میں اُن کے ساتھ کوئی بات کی  
تو وہ رونے لگیں۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے اُن سے کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگیں۔ جب نبی اکرم ﷺ کا وصال ہو گیا تو میں نے  
فاطمہ سے اُن کے پہلے ہنسنے اور پھر رونے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے اس وقت یہ  
بات بتائی تھی: (کہ عنقریب) آپ کا انتقال ہو جائے گا تو میں رو پڑی۔ پھر آپ نے مجھے یہ بتایا: میں مریم بنت عمران کے  
علاوہ جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں تو میں ہنس پڑی۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

**3809** سَنَدٌ حَدِيثٌ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ يَزِيدَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ أَبِي الْجَحَافِ عَنْ

جَمِيعِ بْنِ عُمَيْرِ التَّمِيمِيِّ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِي عَلِيَّ عَائِشَةَ فَسِئَلْتُ أَيُّ النَّاسِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَقِيلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُهَا إِنْ كَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: قَالَ وَأَبُو الْجَحَافِ اسْمُهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ وَيُرْوَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو

الْجَحَافِ وَكَانَ مَرَضِيًّا

◀◀ جمیع بن عمیر تمیمی بیان کرتے ہیں: میں اپنی پھوپھی کے ہمراہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا میں

3808۔ لہ یخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۱/۱۳) رقم (۱۸۱۸۷) من طريق امر سلمة، و

اخرجه البيهقي في دلائل النبوة (۱۶۴/۷) عن عائشة.

3809۔ لہ یخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۸۹/۱۱) رقم (۱۶۰۵۴) عن جمیع بن عمیر عن

عائشة مرقوفاً.

نے سوال کیا نبی اکرم ﷺ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون تھا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا: فاطمہؑ سوال کیا کیا مردوں میں سے کون تھا؟ انہوں نے جواب دیا: ان کے شوہر (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ) اور مجھے علم ہے: وہ زیادہ (نظمی) روزہ رکھنے والے اور قیام کرنے والے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

### باب فَضْلِ خَدِيجَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

#### باب 55: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

3810 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرَّفَاعِيُّ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا غَرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غَرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ وَمَا بِنِي أَنْ أَكُونَ أَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ إِلَّا لِكثْرَةِ ذِكْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَإِنْ كَانَ لِيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَّبِعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيجَةَ فَيَهْدِيهَا لَهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◀▶ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجھے نبی اکرم ﷺ کی ازواج میں سے کسی پر اتنا رشک نہیں آتا تھا جتنا سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا پر آتا تھا حالانکہ میں نے ان کا زمانہ نہیں پایا تھا اس کی صرف یہی وجہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ بکثرت انکا ذکر کیا کرتے تھے نبی اکرم ﷺ جب کوئی بکری قربان کرتے تھے آپ ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سہیلیوں کو کچھ گوشت تحفے کے طور پر بھیجا کرتے تھے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔)

3811 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ

مَتْنُ حَدِيثٍ: مَا حَسَدْتُ أَحَدًا مَا حَسَدْتُ خَدِيجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

مِنْ قَصَبٍ قَالَ إِنَّمَا يَعْنِي بِهِ قَصَبَ اللُّؤْلُؤِ

◀▶ حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: مجھے کسی بھی عورت پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا پر

آتا تھا، نبی اکرم ﷺ نے ان کے انتقال کے بعد میرے ساتھ شادی کی تھی، لیکن اس رشک کی وجہ یہ تھی کہ نبی اکرم ﷺ نے انہیں جنت میں ایک محل کی بشارت دی تھی جو موتی سے بنا ہوگا۔ جس میں کوئی شور نہیں ہوگا اور کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

من قصب سے مراد موتی ہے۔

**3812** سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ اسْحَقَ الِهْمْدَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ:

متن حدیث: خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرِيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَعَائِشَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ ہشام بن عروہ اپنے والد کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے انہوں نے فرمایا ہے: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، خواتین میں سب سے بہتر خدیجہ ہیں اور خواتین میں سب سے بہتر مریم بنت عمران ہیں۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3813** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجَوِيهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ مَرِيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ وَخَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَقَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَأَسِيَّةُ امْرَأَةَ فِرْعَوْنَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

◀◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تمہارے لئے تمام جہان کی خواتین میں سے مریم بنت عمران رضی اللہ عنہا، خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا، قاطمہ بنت محمد رضی اللہ عنہا اور آسیہ (زوجہ فرعون) کافی ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

3812۔ اخرجہ البخاری (۱۶۵/۷): کتاب المناقب الانصار: باب: تزويج النبي صلى الله عليه وسلم خديجة وفضلها. رضى الله عنها، روى،

(۲۸۱۵)، و مسلم (۲۸۸۶/۴)، کتاب فضائل الصحابة: باب: فضائل خديجة بنت خويلد رضى الله عنها. رقم (۲۴۳۰/۶۹).

3813. لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۳۴۶/۱) رقم (۱۳۴۶)، و اخرجہ الحاكم في

مستدرک (۱۰۷/۳)، و قال: هذا الحديث في السند لابي عبد الله احمد بن حنبل هكذا عن قتادة عن انس.

## باب من فضل عائشة رضي الله عنها

## باب 56: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کا بیان

3814 سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتِ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَوْمَ عَائِشَةَ وَأَنَا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةُ فَقَوْلِي لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَرَّ النَّاسُ يُهْدُونَ إِلَيْهِ أَيْنَمَا كَانَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ أُمَّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ عَنْهَا ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَذَا يَوْمَ عَائِشَةَ فَأَمَرَ النَّاسَ يُهْدُونَ أَيْنَمَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةَ قَالَتْ ذَلِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِنِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ مَا أَنْزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيَ وَأَنَا فِي لِحَافٍ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرَهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا وَقَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَوْفِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ رُمَيْثَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ شَيْئًا مِنْ هَذَا وَهَذَا حَدِيثٌ قَدْ رَوَى عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَلِيٌّ رِوَايَاتٍ مُخْتَلِفَةٍ وَقَدْ رَوَى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ

◀▶ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: لوگ اپنے تحفے بھجوانے کے لئے بطور خاص سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے مخصوص دن کا انتظار کیا کرتے تھے۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: ایک دن میری سونئیں سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: لوگ اپنے تحفے بھجوانے کے لئے بطور خاص سیدہ عائشہ کے مخصوص دن کا انتظار کرتے ہیں، ہم بھی اسی طرح بھلائی کے طلب گار ہیں۔ جس طرح عائشہ سے چاہتی ہیں۔ آپ یعنی (سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم ﷺ سے یہ کہیں کہ نبی اکرم ﷺ لوگوں کو ہدایت کریں، نبی اکرم ﷺ جہاں بھی موجود ہوں، وہ اپنے تحفے آپ کی خدمت میں بھیج دیا کریں، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس بات تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا، تو آپ نے ان سے منہ موڑ لیا، انہوں نے پھر یہی بات کی، اور دہرائی۔ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میری ساتھی خواتین نے یہ بات ذکر کی ہے: لوگ اپنے تحفے بطور خاص عائشہ کے مخصوص دن میں بھجواتے ہیں۔ آپ ﷺ لوگوں کو ہدایت کریں کہ وہ یہ تحفے بھجوادیا کریں، خواہ آپ ﷺ کہیں بھی ہوں، جب تیسری مرتبہ انہوں نے یہ بات کی، تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا! عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مجھے اذیت نہ دو! اس کے علاوہ تم میں سے کسی بھی بیوی کے لحاف میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوتی۔

3814۔ اخرجہ البعاری (۲۴۰/۵): کتاب الہبة: باب: قبول الهدية رقم (۲۵۷۴) و اطرافہ فی (۲۵۸۰ - ۲۵۸۰ - ۲۷۷۵).



بعض راویوں نے اس روایت کو حماد بن زید کے حوالے سے ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کیا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔

ہشام بن عروہ کے حوالے سے، عوف کے حوالے سے، سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی اس روایت کا کچھ حصہ منقول ہے۔

اس روایت کو ہشام بن عروہ کے حوالے سے نقل کیا گیا ہے۔

اس بارے میں مختلف روایات ہیں سلیمان بن ہلال نے اسے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**3815** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ الْمَكِّيِّ

عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مَلِيكَةَ عَنْ عَائِشَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: أَنَّ جَبْرِئِلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةٍ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ

هَذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ

عَلْقَمَةَ

اختلاف سند: وَقَدْ رَوَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ بِهِذَا

الْإِسْنَادِ مُرْسَلًا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَقَدْ رَوَى أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: حضرت جبرائیل ان کی تصویر ایک سبز ریشمی کپڑے میں لے کر نبی

اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بولے: یہ دنیا اور آخرت میں آپ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے، ہم اس کو صرف عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ نامی راوی کے

حوالے سے جانتے ہیں۔

عبد الرحمن بن مہدی نے اس کو روایت کو عبد اللہ بن عمرو بن علقمہ کے حوالے سے اسی سند کے ہمراہ ”مرسل“ روایت کے

طور پر نقل کیا ہے۔ انہوں نے اس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا ذکر نہیں کیا۔

ابو اسامہ نے بھی اس روایت ہشام بن عروہ سے ان کے والد کے حوالے سے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے اس

کا کچھ حصہ نقل کیا ہے۔

3815- لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (٤٦١/١١) رقم (١٦٢٥٨) من طريق ابن ابی ملیکة عن

عائشة، و من طريق هشام عن ابیه عن عائشة بلفظ: اريتک فی المنام یجی بک البک فی خرقة من حریر۔ الخدیث، فأخرجه البخاری

(٢٦٤/٧): کتاب مناقب الانصار: باب: تزویج النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث (٣٨٩٥)، و مسلم (١٨٨٩/٤): کتاب فضائل الصحابة،

حدیث (٧٩ - ٢٤٣٨).

**3816** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي

سَلْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

متن حدیث: يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ

وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا تَرَى

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! یہ جبرائیل ہیں اور یہ تمہیں سلام کہہ رہے ہیں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: میں نے کہا: ان پر بھی سلام ہو اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں اور اس کی برکتیں ہوں (پھر نبی اکرم ﷺ سے کہا) آپ وہ چیز دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھ سکتے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3817** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُوَيْدُ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أَبِي سَلْمَةَ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ

متن حدیث: قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ فَقُلْتُ

وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ

﴿﴿﴾ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام تمہیں سلام کہہ رہے ہیں

میں نے جواب دیا: ان پر بھی سلام ہو اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ (امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

**3818** سند حدیث: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ سَلْمَةَ السَّخْرُومِيُّ عَنْ

أَبِي بَرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى

متن حدیث: قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا عَائِشَةَ

إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴿﴾ حضرت ابوموسیٰ اشعری بیان کرتے ہیں: ہم لوگوں کو یعنی نبی اکرم ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم کو کسی بھی معاملے

3816۔ اخرجہ البغاری (۳۵۲/۶): کتاب بدء، العلق، باب: ذكر الملائكة رقم (۳۲۱۷)، و اطرافه في (۳۷۶۸ - ۶۲۰۱ - ۶۲۴۹ -

۶۱۵۳)، ومسلم (۱۸۹۶/۱۸۹۵/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: في فضل عائشة رضي الله عنها، رقم (۲۴۴۷/۹۱، ۹۰، ۹۰، ۹۰).

3818۔ لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۴۶۷/۱۱) رقم (۱۶۲۷۸) عن ابی بردة عن ابی

میں مشکل درپیش ہوئی تو ہم سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کرتے تو اس مسئلے کے بارے میں ان کے پاس معلومات پالیتے تھے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3819** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ

بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: میں نے سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے زیادہ فصیح کسی کو نہیں دیکھا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3820** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى

بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ حَدَّثَنَا خَالِدُ الْحَدَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاتَيْتُهُ

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوہ ذات سلاسل کا امیر مقرر کیا، وہ بیان

کرتے ہیں: میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ میں نے دریافت کیا: مردوں میں سے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس کا والد۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3821** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ

أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُوهَا

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِّنْ حَدِيثِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسِ

﴿﴾ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: آپ کے نزدیک

سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عائشہ۔ انہوں نے دریافت کیا: مردوں میں سے کون ہیں؟ آپ نے

3819۔ لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۳۲۹/۱۲) رقم (۱۷۶۶۸) عن عبد الملك بن عمير عن موسى

بن طلحة موقوفاً.

3820۔ اخرجہ البخاری (۲۲/۷): کتاب فضائل الصحابة: باب: فضل ابی بکر رضی اللہ عنہ، بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم رقم (۳۶۶۲)

وطرف فی (۴۳۰۸)، ومسلم (۱۸۵۶/۴)، کتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہ، رقم (۲۳۸۴/۸).

3821۔ اخرجہ النسائي (۳۶/۵): کتاب المناقب: باب: فضل ابی بکر الصديق رضی اللہ عنہ رق (۵/۸۱۰۶).

فرمایا: اس کا والد۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے جو اسماعیل کے حوالے سے قیس سے منقول ہے ”غریب“ ہے۔

**3822** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

مَعْمَرِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَنَسٍ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى

سَائِرِ الطَّعَامِ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَأَبِي مُوسَى

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

تَوْضِيحٌ رَاوَى: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ أَبُو طَوَالَةَ الْأَنْصَارِيُّ الْمَدَنِيُّ ثِقَّةٌ وَقَدْ رَوَى عَنْهُ

مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عائشہ (رضی اللہ عنہا) کو تمام خواتین پر اس طرح فضیلت ہے جس طرح ثرید کو تمام کھانوں پر ہے۔

اس بارے میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

عبداللہ بن عبد الرحمن بن معمر یہ ابوطوالہ انصاری مدنی ہیں اور یہ ثقہ ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے احادیث روایت کی

ہیں۔

**3823** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَقَالَ أَغْرِبُ مَقْبُوحًا مَنبُوحًا أَتَوَدِي حَبِيبَةَ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ عمرو بن غالب بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کے پاس سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے

بارے میں کچھ کہا تو انہوں نے فرمایا مردود اور بدترین آدمی دفغان جاؤ! کیا تم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوب شخصیت کو اذیت پہنچا

3822۔ الخرجہ البخاری (۱۳۳۷) کتاب فضائل الصحابة: باب: فضل عائشہ رضی اللہ عنہا، رقم (۳۷۷۰)، و طرفاء فی (۵۴۱۹ - ۵۴۲۸)،

ومسلم (۱۸۹۵/۴) کتاب فضل الصحابة: باب: فی فضل عائشہ رضی اللہ عنہا، رقم (۲۴۴۶/۸۹، ۸۹)۔

3823۔ لم یخرجہ سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (تحفة الاشراف) (۴۸۲۷) رقم (۱۰۳۶۴) عن عمار بن یاسر موقوفاً۔

رہے ہو؟

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔**3824** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْأَبِي حُصَيْنٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ يَعْنِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ

﴿﴾ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: وہ (سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا اور آخرت میں

زوجہ ہیں۔

راوی بیان کرتے ہیں: ان کی مراد سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا تھیں، (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ہے۔ اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔**3825** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمِيِّ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ قَيْلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَبَّ النَّاسَ إِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَيْلٌ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ أَبُو هَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عرض کی گئی: یا رسول اللہ آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کونہے؟ آپ نے فرمایا: عائشہ عرض کی گئی: مردوں میں سے کون ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا والد۔امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے

کے اعتبار سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ فَضْلِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب 57: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی فضیلت**3826** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبَّاسُ الْعَنْبَرِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ

جَعْفَرٍ وَكَانَ ثِقَّةً عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ أَبَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ قَيْلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ مَا تَتَّ فُلَانَةٌ لِبَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ فَسَجَدَ فَقِيلَ لَهُ آتَسْجُدُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمْ آيَةً

3824- أخرجه البخاری (۵۸/۱۳): کتاب الفتن: باب: (۱۸) رقم (۷۱۰۰).

3825- أخرجه ابن ماجه (۳۸/۱): فی المقدمة، باب: فضل ابی بکر الصديق رقم (۱۰۱).

3826- أخرجه ابوداؤد (۳۸۳/۱): کتاب الصلاة: باب: السجود عند الآيات رقم (۱۱۹۷).

فَاسْتَجِدُّوا قَائِلَ آيَةِ أَكْظَمَكُمْ مِنْ ذَهَابِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿ ﴿ مگر یہ بیان کرتے ہیں: صبح کی نماز کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا گیا: نبی اکرم ﷺ کی فلاں زوجہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ تو وہ سجدے میں چلے گئے ان سے دریافت کیا گیا: آپ اس وقت میں سجدہ کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا ہے: جب تم کوئی نشان دیکھ لو تو سجدہ کر لو! اس سے بڑی نشانی اور کیا ہوگی؟ نبی اکرم ﷺ کی زوجہ محترمہ (دنیا سے) رخصت ہو گئی ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے اور ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3827 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ هَاشِمِ بْنِ

سَعِيدِ الْكُوفِيِّ حَدَّثَنَا كِنَانَةُ قَالَ حَدَّثَنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيِّ

مثن حدیث: قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ بَلَغَنِي عَنْ حَفْصَةَ وَعَائِشَةَ كَلَامَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ آلا قُلْتِ فَكَيْفَ تَكُونَانِ خَيْرًا مِنِّي وَزَوْجِي مُحَمَّدٌ وَأَبِي هَارُونَ وَعَمِّي مُوسَى وَكَانَ الَّذِي بَلَغَهَا أَنَّهُمْ قَالُوا نَحْنُ أَكْرَمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا وَقَالُوا نَحْنُ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَنَاتُ عَمِّهِ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ صَفِيَّةَ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ هَاشِمِ الْكُوفِيِّ وَكَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَلِكَ الْقَوِي

﴿ ﴿ سیدہ صفیہ بنت حی رضی اللہا بیان کرتی ہیں: میرے پاس نبی اکرم ﷺ تشریف لائے مجھے حفصہ رضی اللہا اور عائشہ رضی اللہا کے حوالے سے ایک ناپسندیدہ بات کا پتا چلا تھا میں نے اس کا تذکرہ نبی اکرم ﷺ سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: تم نے یہ کیوں نہیں کہا: تم دونوں مجھ سے کیسے بہتر ہو سکتی ہو؟ جبکہ حضرت محمد ﷺ میرے شوہر ہیں اور حضرت ہارون رضی اللہ عنہ میرے جد امجد ہیں اور حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ میرے چچا ہیں۔

(راوی بیان کرتے ہیں: سیدہ صفیہ رضی اللہا کو یہ بات پتہ چلی تھی کہ دیگر ازواج نے یہ کہا تھا: ہم نبی اکرم ﷺ کے نزدیک اس عورت سے زیادہ معزز ہیں ان خواتین نے یہ کہا تھا: ہم نبی اکرم ﷺ کی ازواج ہیں۔ آپ کے چچا زاد ہیں۔ اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف ہاشم کوفی کے حوالے سے جانتے ہیں۔ اس کی سند مستند نہیں ہے۔

3827۔ لم یخرجہ سوی العرمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (تحفة الاشراف) (۳۴۰/۱۱) رقم (۱۵۹۰۵)، و اخرجہ ابن سعد فی الطبقات الکبری (۱۰۰/۸) عن ابن ابی عون بلفظ استعت عائشة و صفیة۔ الحدیث

**3828** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ

يَعْقُوبَ الزَّمَعِيُّ عَنْ هَاشِمِ بْنِ هَاشِمٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ وَهَبَ بْنَ زَمْعَةَ أَخْبَرَهُ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا  
فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تَوَقَّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتَهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا  
قَالَتْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَمُوتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ أَخْبَرَنِي أَنِّي سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا  
مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

◀◀ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان سے سرگوشی میں کوئی بات کی وہ رونے لگی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات کی تو وہ ہنسنے لگی۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو میں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ان کے رونے پھر ہنسنے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یہ بتایا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہونے والا ہے تو میں رو پڑی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا: میں جنت کی تمام خواتین کی سردار ہوں صرف (مریم بنت عمران) اس سے خارج ہیں تو میں ہنس پڑی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3829** سند حدیث: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ

ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ أَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
وَهِيَ تَبْكِي فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ فَقَالَتْ فَقَالَ لِي حَفْصَةُ إِنِّي بِنْتُ يَهُودِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ  
لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَإِنَّ عَمَلَكِ لَنَبِيٍّ وَأَنَّكَ لَتَحْتِ نَبِيٍّ فَفِيمَ تَفْخَرُ عَلَيْكَ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللَّهَ يَا حَفْصَةُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

◀◀ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو یہ پتہ چلا سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے انہیں یہودی کی بیٹی کہا ہے وہ رونے لگی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے تو وہ رو رہی تھیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم کیوں رو رہی ہو انہوں نے جواب دیا: حفصہ نے میرے بارے میں یہ کہا ہے: میں یہودی کی بیٹی ہوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ایک نبی کی بیٹی ہو تمہارے چچا ایک نبی ہیں تم ایک نبی کی بیوی ہو تو کس بات پر وہ تمہارے مقابلے میں فخر کرے گی؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اے حفصہ رضی اللہ عنہا! اللہ سے ڈرو۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3830** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

3829۔ اخرجه النسائي في الكبرى (٢٩١/٥) كتاب عشرة النساء، باب: الاعتجار رقم (٢/٨٩١٩).

3830۔ لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، بنظر (تحفة الاشراف) (١٥٠/١٢) رقم (١٦٩١٩)، و اخرجه ابن حبان في

صحيحه (٤٨٤/٩)، حديث (٤١٧٧) عن عائشة به.

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَدَّثَكُمْ خَيْرَكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ مِّنْ حَدِيثِ الثَّوْرِيِّ

اسناد دیگر: مَا أَقَلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَرَوَى هَذَا عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ مُرْسَلًا

﴿﴿﴾ سید عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے

جو اپنی بیوی کے حق میں سب سے بہتر ہو اور میں اپنی بیوی کے بارے میں تم سب سے بہتر ہوں جب تمہارا کوئی ساتھی فوت ہو

جائے تو تم اسے اس کے حال پر چھوڑ دو یعنی (برائی کے ساتھ اس کا تذکرہ نہ کرو)

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

یہی روایت ہشام بن عروہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے ”مرسل“ روایت کے طور پر

منقول ہے۔

3831 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ الْوَلِيدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ

زَائِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَكُمْ خَيْرَكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي وَإِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَاتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَانْتَهَيْتُ إِلَى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا

يَقُولَانِ وَاللَّهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِي قَسَمَهَا وَجَهَ اللَّهُ وَلَا الدَّارَ الْآخِرَةَ فَسَبَّتُ حِينَ سَمِعْتُهُمَا فَاتَى

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخْبَرْتُهُ فَأَحْمَرَّ وَجْهَهُ وَقَالَ دَعْنِي عَنْكَ فَقَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرٍ مِنْ هَذَا

فَصَبَّرَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ وَقَدْ زَيْدٌ فِي هَذَا الْإِسْنَادِ رَجُلٌ

﴿﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: میرے صحابہ میں سے کوئی بھی شخص

میرے سامنے کسی کی کوئی برائی پیش نہ کرے کیونکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ جب میں ان میں سے کسی کے پاس جاؤں تو میرا دل

صاف ہو۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کے پاس مال آیا آپ نے اسے تقسیم کیا اس کے بعد میں دو

آدمیوں کے پاس گیا تو وہ بیٹھے ہوئے ایک دوسرے سے یہ کہہ رہے تھے: اللہ کی قسم! حضرت محمد ﷺ نے اس تقسیم میں اللہ

تعالیٰ کی رضا اور آخرت کے (اجر و ثواب) کا ارادہ نہیں کیا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے یہ بات سنی تو

مجھے بہت بری لگی میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ سارا واقعہ بیان کیا تو نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک سرخ



ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے چھوڑ دو! اس حوالے سے حضرت موسیٰ کو اس سے زیادہ تکلیف پہنچائی گئی تھی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ اس کی سند میں ایک شخص کا اضافی ذکر ہے۔

**3832** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى وَالْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنِ السُّدِّيِّ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي هِشَامٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ حَدِيثٍ لَا يَبْلُغُنِي أَحَدٌ عَنْ أَحَدٍ شَيْئًا

اختلاف روایت: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا مِنْ هَذَا مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کسی شخص کے بارے میں مجھ تک کوئی بات نہ پہنچاؤ! اسی روایت کا کچھ حصہ ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

بَابُ مِنْ فَضَائِلِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب 58: حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان

**3833** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ زُرَّابْنَ

حُبَيْشٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي ابْنِ كَعْبٍ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ فَقَرَأَ عَلَيْهِ (لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا) وَقَرَأَ فِيهَا إِنَّ ذَاتَ الدِّينِ عِنْدَ اللَّهِ الْخَنِيفَةُ الْمُسْلِمَةُ لَا الْيَهُودِيَّةُ وَلَا النَّصْرَانِيَّةُ وَلَا الْمَجُوسِيَّةُ مَنْ يَعْمَلْ خَيْرًا فَلَنْ يُكْفَرَهُ وَقَرَأَ عَلَيْهِ لَوْ أَنَّ لَابْنَ آدَمَ وَادِيًا مِنْ مَالٍ لَأَبْتَعِيَ إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ كَانَ لَهُ ثَانِيًا لَأَبْتَعِيَ إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا تُرَابٌ وَيَتَوَبُّ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اختلاف روایت: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَبِي بِنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ

﴿﴾ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی ہے:

میں تمہارے سامنے قرآن پڑھوں پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے یہ سورت تلاوت کی۔

(لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا)

آپ نے اس میں یہ کہا:

”اللہ تعالیٰ کے نزدیک دین ایک ہی ہے جو صحیح مسلمان (دین ہے) یہودی، عیسائی یا مجوسی نہیں ہے جو شخص کوئی نیک عمل کرے گا اسے اس کا بدلہ ضرور دیا جائے گا۔“

نبی اکرم ﷺ نے ان کے سامنے یہ بھی کہا: اگر آدم کے بیٹے کے پاس مال کی ایک وادی ہو تو وہ دوسری کی طلب کرے گا، اگر دوسری ہو تو تیسری کی طلب کرے گا، اگر دوسری وہ تو وہ تیسری کی طلب کرے گا۔ ابن آدم کے پیٹ کو صرف مٹی بھر سکتی ہے۔ اور جو شخص توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

یہی روایت دیگر حوالوں سے بھی منقول ہے۔

ایک سند کے ہمراہ یہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ان سے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن کی تلاوت کروں۔

ایک سند کے ہمراہ یہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ

سے یہ فرمایا تھا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ میں تمہارے سامنے قرآن کی تلاوت کروں۔

بَابُ فِي فَضْلِ الْأَنْصَارِ وَقُرَيْشٍ

باب 59: قریش اور انصار کی فضیلت کا بیان

3834 سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ

بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الطَّفِيلِ بْنِ أَبِي بِنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتَنُ حَدِيثٍ: لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

لَوْ سَلَكَ الْأَنْصَارُ وَادِيًا أَوْ شِعْبًا لَكُنْتُ مَعَ الْأَنْصَارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

طفیل بن ابی بن کعب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اگر ہجرت نہ

ہوتی، تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے آپ ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اگر انصار ایک وادی میں

3834. لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الأشراف) (٢٠/١) رقم (٣٣)، و اخرجہ الحاكم في المستدرک

(٧٨/٤)، وقال صحيح الاسناد و لم يعرجاه بهذه الساقية عن الطفيل بن ابی بن کعب عن ابیه

(راوی کو شک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں:) گھائی میں چلیں تو میں انصار کے ساتھ ہوں گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن“ ہے۔

**3835** سند حدیث: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ

عَازِبٍ أَنَّ اللَّهَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ قَالَ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِي الْأَنْصَارِ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يَبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ مَن

أَحَبَّهُمْ فَأَحَبَّهُ اللَّهُ وَمَن أَبْغَضَهُمْ فَأَبْغَضَهُ اللَّهُ فَقُلْتُ لَهُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ إِيَّايَ حَدَّثَ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ صَوِّحٌ

﴿﴾ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا (راوی

کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: ان سے صرف مؤمن محبت رکھے گا،

اور صرف منافق ان سے بغض رکھے گا، جو شخص ان سے محبت رکھے گا اللہ تعالیٰ بھی اس سے محبت رکھے گا، اور جو شخص ان سے بغض

رکھے گا اللہ بھی اس سے بغض رکھے گا۔ راوی بیان کرتے ہیں: میں نے اپنے استاد سے پوچھا: کیا آپ نے حضرت براء رضی اللہ عنہ کی

زبانی خود یہ حدیث سنی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ہاں! انہوں نے مجھے یہ حدیث سنائی تھی۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”صحیح“ ہے۔

**3836** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

مَتْنِ حَدِيثٍ: قَالَ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ مِّنْ

غَيْرِكُمْ قَالُوا لَا إِلَّا ابْنُ أُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ابْنَ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ ثُمَّ قَالَ إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثٌ

عَنْهُمْ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْبُرَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالذَّنْبِ وَتَرْجِعُونَ

بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى بُيُوتِكُمْ قَالُوا بَلَى فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ سَلَكَ

النَّاسُ وَاذِيًّا أَوْ شِعْبًا وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ وَاذِيًّا أَوْ شِعْبًا لَسَلَكَتِ وَاذِي الْأَنْصَارِ أَوْ شِعْبَهُمْ

حُكْمِ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَوِّحٌ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ افراد کو جمع کیا اور ان سے فرمایا: کیا

تمہارے درمیان کوئی اور تو نہیں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا: جی نہیں! صرف ہمارا ایک بھانجا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

3835- اخرجه البخاری (۱/۱۶۷): کتاب مناقب الانصار: باب: حب الانصار من الايمان رقم (۲۷۸۳)، و مسلم (۳۰۲/۱): کتاب الايمان:

باب: بيان ان حب الانصار و عليا رضي الله عنهم من الايمان و دلالاته، و بعضهم من علامات النفاق رقم (۷۵/۱۲۹)، و ابن ماجه (۵۷/۱):

في المقدمة: باب: في فضائل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم (فضل الانصار) رقم (۱۶۳).

3836- اخرجه البخاری (۶/۶۳۸): کتاب المناقب: باب: ابن اخوت القوم منهم مؤمنون القوم منهم رقم (۳۵۲۸)، و مسلم (۷۳۵/۲)

کتاب الزکاة: باب: اعطاء البولفة لقلوبهم علی الاسلام و تصبر من قوی ايمانهم، رقم (۱۰۵۹/۱۳۳).

فرمایا: قوم کا بھانجا ان کا ایک فرد ہوتا ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا: قریش کے لوگ زمانہ جاہلیت اور مصیبت کے قریب ہیں میں یہ چاہتا تھا کہ میں ان کی دلجوئی کروں کیا تم اس بات سے راضی نہیں ہو کہ لوگ دنیا لے جائیں اور تم لوگ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو ساتھ لے کر اپنے گھروں کو جاؤ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ ایک وادی اور ایک گھاٹی میں جائیں اور انصار دوسری گھاٹی یا وادی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاٹی میں چلوں گا۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3837** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ

آنس

متن حدیث: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَعْزِيهِ فِيمَنْ أَصِيبَ مِنْ أَهْلِهِ وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنِّي أَبَشُرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللَّهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِلذَّرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِلذَّرَارِيِّ ذُرَارِيهِمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَاهُ قَتَادَةُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

◆◆ نصر بن انس بیان کرتے ہیں: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو خط لکھا جس میں انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خاندان سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد اور آپ کے چچا زاد بھائیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ افراد اور آپ کے چچا زاد بھائیوں کے بارے میں شہید ہونے پر ان سے تعزیت کی حضرت زید رضی اللہ عنہ نے ان کو خط میں لکھا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والی وہ خوشخبری سناتا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! انصار کی مغفرت کر دے انصار کے بچوں کی مغفرت کر دے ان کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کر دے۔  
امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

قتادہ نے اس روایت کو نصر بن انس کے حوالے سے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

**3838** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْخَزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْبَنَائِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ

متن حدیث: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرَأَ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعَفَّةَ صَبْرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◆◆ محمد بن ثابت اپنے والد کے حوالے سے حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل

3837- اخرجہ مسلم (۱۹۴۸/۴): کتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل الانصار رضي الله تعالى عنهم، رقم (۲۵۰۶/۱۷۲).

3838- لم يخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب السعة، ينظر (تحفة الاشراف) (۱۱۴۶/۳) رقم (۳۸۷۴). و اخرجہ الحاکم فی

المستدرک (۷۹/۴)، وقال: صحيح الاسناد ولم يعرجاه.

کرتے ہیں: ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اپنی قوم کو میرا سلام کہنا، کیونکہ میرے علم کے مطابق یہ لوگ پاک دامن اور صابر ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3839** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْبٍ حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ زَكْرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ  
مَتْنِ حَدِيثٍ: أَلَا إِنَّ عَيْتِي الَّتِي أُوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِيْسِي الْأَنْصَارُ فَأَعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَأَقْبَلُوا

مِنْ مُحْسِنِهِمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ

﴿﴾ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں، وہ میرے خاص قریبی لوگ جن کی طرف میں لوٹ کر جاتا ہوں وہ میرے گھر والے ہیں اور میرے قابل اعتماد لوگ انصار ہیں، تو تم ان کے برے شخص کو معاف کر دینا اور اچھے شخص کی اچھائی کو قبول کرنا ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

**3840** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ

إِسْنَادٍ دِيْكَرٍ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ الْحَكِّمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:  
مَتْنِ حَدِيثٍ: مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللَّهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ تَحْوَهُ  
﴿﴾ محمد بن سعد اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص قریش کو رسوا کرنا چاہے گا

اللہ تعالیٰ اس کو رسوا کر دے گا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

یہی روایت بعض دیگر اسناد کے حوالے سے منقول ہے۔

3839- لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤١٦/٣) رقم (٤١٩٨)، وذكره المتقی الهندی فی

الکنز (٥/١٢)، حدیث (٣٣٦٩٩)، وعزاه للترمذی عن ابی سعید

3840- لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٣١٤/٣) رقم (٣٩٦٥) وخرجہ الحاكم فی

الاستدراك (٧٤/٤) من طريق محمد بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ فذكره

**3841** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْلَانَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ وَالْمُوَمَّلُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

جَبِيْبِ بْنِ أَبِي نَابِيَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

مِثْنِ حَدِيْثٍ: اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَغَضُّ الْاَنْصَارَ رَجُلٌ يَوْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

حُكْمِ حَدِيْثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور آخرت کے دن پر ایمان

رکھنے والا شخص انصار کو ناپسند نہیں کر سکتا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3842** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِثْنِ حَدِيْثٍ: الْاَنْصَارُ كَرِيْشِي وَعَيْتِي وَاِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُوْنَ وَيَقْلُوْنَ فَاَقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِيْهِمْ وَتَجَاوَزُوْا

عَنْ مُسِيْنِيْهِمْ

حُكْمِ حَدِيْثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار میرے قابل اعتبار اور راز

دار لوگ ہیں لوگ زیادہ ہوتے چلے جائیں گے تو یہ کم ہوتے چلے جائیں گے تو تم ان میں سے اچھے شخص کی اچھائی کو قبول کرنا

اور برے شخص کی برائی سے درگزر کرنا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3843** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْإِمْلَانِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مِثْنِ حَدِيْثٍ: اَللّٰهُمَّ اَذْقَتْ اَوَّلَ قُرَيْشٍ نِكَالًا فَاذِقْ اٰخِرَهُمْ نَوَالًا

حُكْمِ حَدِيْثٍ: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الْوَرَّاقُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدِ الْأَمَوِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! تو نے قریش کو پہلے رسوائی کا

3841۔ لم ینخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (العحفة) (۴۰۷/۴) رقم (۵۴۸۳)، و اخرجہ احمد (۳۰۹/۱) عن سعید بن جبیر عن ابن عباس.

3842۔ اخرجہ البخاری (۱۰۱/۷): کتاب مناقب الانصار: باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: اقبلوا من محسنهم و تجاوزوا عن مسيئهم، رقم (۳۸۰۱)، و مسلم (۱۹۴/۴): کتاب فضائل الصحابة، باب: من فضائل الانصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم، رقم (۲۵۱۰/۱۷۶).

3843۔ لم ینخرجه سوی الترمذی من اصحاب الکتب الستة، ینظر (تحفة الاشراف) (۴۱۸/۴) رقم (۵۵۲۲)، و اخرجہ الطبرانی فی

الکبیر (۱۸۷/۱۷): حدیث (۲۰۱) عن عدی بن حاتم حدیثاً طویلاً.

ذائقہ چکھایا اب انہیں مہربانی کا ذائقہ چکھا دے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

**3844** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ جَعْفَرِ الْأَحْمَرِ عَنْ

عَطَاءِ بْنِ الشَّائِبِ عَنْ أَنَسٍ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْأَبْنَاءِ وَالْأَبْنَاءِ

الْأَنْصَارِ وَالنِّسَاءِ الْأَنْصَارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: آپ نے دعا کی۔

”اے اللہ! انصار کی مغفرت کر دے انصار کے بچوں کی مغفرت کر دے ان کے بچوں کے بچوں کی مغفرت کر دے

انصار کی خواتین کی مغفرت کر دے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي آيِ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ

باب 60: انصار کا کون سا گھرانہ سب سے بہتر ہے؟

**3845** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ

مَالِكٍ يَقُولُ

مَثْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ

قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ

الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِيِ بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِي دُورِ

الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

اسناد دیگر: وَقَدْ رُوِيَ هَذَا أَيْضًا عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

3844۔ لم يخرجہ سوی الترمذی من اصحاب الكتب السعة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۸۸/۱)، رقم (۱۰۹۱) من طريق عطاء عن انس و

اخرجه احمد (۱۶۲۳) عن قتادة عن انس.

3845۔ اخرجہ البخاری (۳۴۸/۹): كتاب الطلاق: باب: اللعان وقول الله تعالى: (و الذين يزعمون ازواجهم ولم يكن لهم شهداء الا

انفسهم الى قوله - تعالى: من الصادقين) رقم (۵۳۰۰)، ومنسلف (۱۹۴۹/۴ - ۱۹۵۰)، كتاب فضائل الصحابة: باب: في خير الانصار رضي

الله عنهم. رقم (۱۷۷)، وما بعد (۲۵۱۱/۵).

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں انصار کے بہترین خاندان کے بارے میں بتاؤں (راوی کوشک ہے: شاید یہ الفاظ ہیں): سب سے بہتر انصار کے بارے میں بتاؤں؟ لوگوں نے عرض کی: جی یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بنو نجار ہیں، پھر ان کے بعد بنو عبد اشہل ہیں، پھر ان کے بعد بنو حارث بن خزرج ہیں، پھر ان کے بعد بنو ساعدہ ہیں، پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھوں کے ساتھ اشارہ کرتے ہوئے انگلیوں کو بند کرتے ہوئے یوں کھولا، جیسے کوئی کچھ پھینکتا ہے۔ اور ارشاد فرمایا: ویسے انصار کے تمام افراد بہتر ہیں۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو حضرت ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

**3846 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: خَيْرُ دُورِ الْأَنْصَارِ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ بَنِي سَاعِدَةَ وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ فَقَالَ سَعْدٌ مَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا قَدْ فَضَّلَ عَلَيْنَا فَقِيلَ قَدْ فَضَّلَكُمْ عَلَى كَثِيرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

توضیح راوی: وَأَبُو أُسَيْدٍ السَّاعِدِيُّ اسْمُ مَالِكِ بْنِ رَبِيعَةَ

اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى نَحْوَهُ هَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَعُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ابواسید ساعدی رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: انصار

کے تمام خاندانوں میں سے بہتر ترین بنو نجار ہیں۔ ان کے بعد بنو عبد اشہل ہیں۔ ان کے بعد بنو حارث بن خزرج ہیں، پھر بنو

ساعدہ ہیں ویسے انصار کے تمام خاندان بہتر ہیں۔

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا خیال ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دوسری لوگوں کو ہم پر ترجیح دی ہے، تو ان سے کہا گیا: نبی

اکرم ﷺ نے آپ لوگوں کو بھی بہت سے لوگوں پر ترجیح دی ہے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

حضرت ابواسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے۔

اسی طرح کی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بھی منقول ہے جسے معمر نے زہری، ابوسلمہ، عبید اللہ، حضرت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

3846۔ اخذہ البعاری (۱۴۴/۷): کتاب مناقب الانصار: باب: فصل دور الانصار رقم (۲۷۸۹) و اطرافہ فی (۲۷۹۰ - ۳۸۰۷ - ۶۰۵۳)،

ومسلّم (۱۹۰۰/۴)، کتاب فضائل الصحابة: باب: فی خیر دور الانصار رضی اللہ عنہم، رقم (۱۷۹، ۱۷۹، ۲۰۱۱/۱۷۹).



**3847** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ عَنْ خَيْرِ دِيَارِ الْأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انصار کا سب سے بہترین گھرانہ بنو نجار ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے اعتبار سے ”غریب“ ہے۔

**3848** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَنْ حَدَّثَ عَنْ خَيْرِ الْأَنْصَارِ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انصار کا بہترین خاندان بنو عبد اشہل ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَدِينَةِ

باب 61: مدینہ منورہ کی فضیلت کا بیان

**3849** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمِ الزُّرْقِيِّ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ

مَنْ حَدَّثَ عَنْ خَيْرِ جَنَاتِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِحَرَّةِ السَّقِيَا الَّتِي كَانَتْ لِسَعْدِ

ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتُّوْنِي بِوَضُوءٍ فَتَوْضَأْ ثُمَّ قَامَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ ثُمَّ قَالَ

اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ عَبْدَكَ وَخَلِيلَكَ وَدَعَا لِأَهْلِ مَكَّةَ بِالْبَرَكَةِ وَأَنَا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ أَدْعُوكَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ

أَنْ تَبَارِكَ لَهُمْ فِي مَدِينِهِمْ وَصَاعِيهِمْ مِثْلَى مَا بَارَكْتَ لِأَهْلِ مَكَّةَ مَعَ الْبَرَكَةِ بِرَكَّتَيْنِ

3847۔ لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۰۸/۲) رقم (۲۳۵۳)، و ذكره البتقي الهندي (۹/۱۲۰)، حديث (۳۳۷۲۰)، وعزاه للترمذی عن جابر۔

3848۔ لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۰۸/۲) رقم (۲۳۵۴)، عن مجالد عن الشعبي عن جابر بن عبد الله۔

3849۔ اخرجه احمد (۱۱۵/۱)، وابن خزيمة (۱۰۶/۱) حديث (۲۰۹) من طريق عاصم بن عمرو عن علي بن ابي طالب فذكره۔

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ روانہ ہوئے جب ہم ”حرہ سقیا“ جو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا علاقہ ہے وہاں پہنچے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے لئے وضو کا پانی لاؤ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف رخ کیا پھر دعا کی۔

”اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام تیرے خاص بندے اور تیرے خلیل تھے اور انہوں نے مکہ کے لئے برکت کی دعا کی تھی میں بھی تیرا بندہ اور تیرا رسول ہوں میں تجھ سے اہل مدینہ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ تو ان کے مداوران کے صاع میں ان کے لئے برکت کر دے اسی طرح جس طرح تو نے اہل مکہ کے لئے برکت عطا کی تھی اور اس کے ساتھ مزید اور برکت بھی کر دے جو دگنی ہو۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

**3850** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زَيْدٍ حَدَّثَنَا أَبُو نُبَاتَةَ يُونُسُ بْنُ يَحْيَى بْنِ نُبَاتَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ

بْنُ وَرْدَانَ عَنْ أَبِي سَعِيدِ بْنِ الْمُعَلَّى عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ

إِسْنَادٍ دِيكْرٍ: وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿﴾ حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔

**3851** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَامِلٍ الْمُرَوِّزِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ الزَّاهِدُ عَنْ كَثِيرِ

بْنِ زَيْدٍ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمَنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ لَيْمًا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ

3850- لم يخرجہ سوی الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٦٣/٧) رقم (١٠٣٢٧)، (٤٥٥/١٠)، (١٤٩٣٩) عن ابی

سعید بن المعلی عن علی و ابی ہریرة .

3851- لم يخرجہ سوی الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤١٥/١٠) رقم (١٤٨١٠) من هذا طریق و من

طریق حفص بن عاصم عن ابی ہریرة او عن ابی سعید الخدری اخرجہ البخاری و مسلمہ بزيادة فی آخره و (ومنبری علی حوضی).

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ  
 اسناد دیگر: وَقَدْ رَوَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ  
 ﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ  
 جنت کا ایک باغ ہے۔

اسی سند کے ہمراہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان بھی منقول ہے۔ میری اس مسجد میں ایک نماز ادا کرنا مسجد حرام کے علاوہ اور کسی  
 بھی مسجد میں ایک ہزار نمازیں ادا کرنے سے بہتر ہے۔  
 امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

یہی روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے دیگر سند کے ہمراہ نقل کی ہے۔

**3852 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ  
 عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

**متن حدیث:** مَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَمُوتَ بِالْمَدِينَةِ فَلْيَمُتْ بِهَا فَإِنِّي أَشْفَعُ لِمَنْ يَمُوتُ بِهَا

**فی الباب:** وَفِي الْبَابِ عَنْ سَبِيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ

**حکم حدیث:** قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ أَيُّوبَ  
 السَّخْتِيَانِيِّ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: جو شخص مدینہ منورہ میں فوت ہو سکتا ہو اسے وہیں  
 فوت ہونا چاہیے کیونکہ جو شخص یہاں فوت ہوگا میں اس کی شفاعت کروں گا۔

اس بارے میں سیدہ سبیحہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو ایوب سختیانی سے  
 منقول ہے۔

**3853 سند حدیث:** حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللَّهِ بْنَ

عَمْرٍو عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

**متن حدیث:** أَنَّ مَوْلَاةَ لَهُ اتَّعَتْ فَقَالَتْ اشْتَدَّ عَلَيَّ الزَّمَانُ وَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ إِلَى الْعِرَاقِ قَالَ فَهَلَّا إِلَى  
 الشَّامِ أَرْضِ الْمَنْشَرِ اضْبِرِّي لِكَاعٍ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ صَبَرَ عَلَى  
 سِلْبَتِهَا وَلَا وَائِيهَا كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

3852۔ اخرجه ابن ماجه (۱۰۳۹/۲) كتاب المناقب: باب: فضل المدينة رقم (۳۱۱۶)۔

3853۔ اخرجه احمد (۱۵۵/۲)، ومسلم (۱۰۰۴/۲)، كتاب الحج: باب: (الترغيب) في سكنى المدينة، و الصبر على لا وائها، حديث

(۴۸۱ - ۱۳۷۷) عن نافع عن ابن عمر۔

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَسُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ وَسُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِّنْ حَدِيثِ عُبَيْدِ اللَّهِ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: ان کی ایک کنیز ان کے پاس آئی اور بولی: میرے لئے (مدینہ منورہ میں) وقت گزارنا مشکل ہوتا جا رہا ہے میں یہ چاہتی ہوں کہ میں عراق چلی جاؤں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا: تم شام کیوں نہیں چلی جاتی ہو؟ جو حشر و فشر کی سرزمین ہے اور تم صبر سے کام کیوں نہیں لیتی ہو؟ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص (مدینہ منورہ) کی شدت اور پریشانی پر صبر کرے گا میں قیامت کے دن اس کے لئے گواہ بنوں گا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں): شفاعت کرنے والا بنوں گا۔

اس بارے میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ، حضرت سفیان بن یوزہیر رضی اللہ عنہ اور سیدہ سبیحہ رضی اللہ عنہا سے احادیث منقول

ہیں۔

3854 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ أَخْبَرَنَا أَبِي جُنَادَةَ بْنُ سَلْمٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ

أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: الْخِرُ قَرْيَةٌ مِّنْ قُرَى الْإِسْلَامِ خَرَابًا الْمَدِينَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ جُنَادَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ

قول امام بخاری: قَالَ تَعَجَّبَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ هَذَا

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے اسلامی شہروں میں سب سے آخر میں

مدینہ منورہ بے آباد ہوگا۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے، ہم اسے صرف جنادہ نامی راوی کے حوالے سے جانتے

ہیں جسے انہوں نے ہشام سے نقل کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: امام بخاری نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول اس روایت پر بڑی حیرانگی ظاہر کی ہے۔

3855 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ

أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ

متن حدیث: أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَهُ وَعَكٌ بِالْمَدِينَةِ

فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَقْلَبِي بَيْعِي فَأَبَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ ثُمَّ جَاءَهُ فَقَالَ أَقْلَبِي بَيْعِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا

3854۔ لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۰۷/۱۰) رقم (۱۴۱۶۶)، و ذكره الهندي في الكنز

(۲۲۴/۱۴)، حدیث (۳۸۴۹۳) وعزاه للترمذی عن ابی ہریرة۔

الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا  
 فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک دیہاتی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا اسے بخار ہو گیا وہ دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میری بیعت مجھے واپس کر دیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے انکار کر دیا تو وہ دیہاتی چلا گیا وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پھر بولا میری بیعت مجھے واپس کر دیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا پھر وہ (شہر مدینہ سے ہی) چلا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ بھیجی کی طرح ہے جو میل کچیل کو دور کر دیتی ہے اور صاف ستھری چیز کو نکھار دیتی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث منقول ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے

3856 سند حدیث: حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ حَدَّثَنَا مَالِكُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَوْ رَأَيْتُ الطَّبَاءَ تَرْتَعُ بِالْمَدِينَةِ مَا ذَعَرْتُهَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا حَرَامٌ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدِ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ وَأَسِيٍّ وَأَبِي أَيُّوبَ وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ

وَسَهْلِ ابْنِ حَنِيْفٍ وَجَابِرٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ سعید بن مسیب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اگر میں مدینہ منورہ میں کسی ہرن کو چلتا ہوا دیکھوں تو میں اسے خوفزدہ نہیں کروں گا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اس کے دونوں کناروں کی درمیانی جگہ حرم ہے۔

اس بارے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، حضرت ابویوب رضی اللہ عنہ، حضرت زید بن

ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ، حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایات منقول ہیں۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3855- اخرجه البخاری (۲۱۲/۱۳): کتاب الاحکام: باب: بیعة الاعراب رقم (۷۲۰۹)، (۳۱۵/۱۳): کتاب الاعتصام: باب: ما ذکره

النبي صلى الله عليه وسلم وحض علي اتفاق اهل العلم- رقم (۷۳۲۲)، ومسلم (۱۰۰۶/۲): کتاب الحج: باب: المدينة تنفي شرارها رقم

(۱۳۸۳/۴۸۹) كلهم من طريق مالك عن محمد بن المنكدر عنه به.

3856- اخرجه البخاری (۱۰۷/۴) کتاب فضائل المدينة: باب: لا بغي المدينة، رقم (۱۸۷۳)، ومسلم (۱۰۰۶/۲) کتاب الحج: باب: فضل

المدينة ودعاء النبي صلى الله عليه وسلم فيها بالبركة رقم (۴۷۱، ۱۳۷۲/۴۷۲).

**3857** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

مَنْ حَدَّثَنَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَهُ أُحُدٌ لَقَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَإِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بُدَّ لَهَا  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ”احد“ پہاڑ آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں (پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی):  
”اے اللہ! بے شک حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرام قرار دیا تھا میں اس (مدینہ منورہ) کے دونوں کناروں کے درمیان کو حرام قرار دیتا ہوں۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3858** سند حدیث: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ حَدَّثَنَا الْقَاضِي بْنُ مُوسَى عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعَامِرِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ حَدَّثَنَا: قَالَ إِنَّ اللَّهَ أَوْحَى إِلَيَّ أَيُّهُ لَوْلَاءِ الثَّلَاثَةِ نَزَلَتْ فِيهِ دَارُ هَجْرَتِكَ الْمَدِينَةَ أَوِ الْبَحْرَيْنِ أَوْ قَنْسَرِينَ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ الْقَاضِي بْنِ مُوسَى تَفَرَّدَ بِهِ

أَبُو عَمَّارٍ

﴿﴾ حضرت جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ نے میری طرف یہ بات وحی کی ہے: ان تین جگہوں میں سے جہاں بھی تم پڑاؤ کرو گے وہی تمہارا دارالہجرت ہوگا۔ مدینہ بحرین، قنسرین۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف فضل بن موسیٰ نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں ابوعمار راوی نے اسے نقل کرنے میں تفرّد کیا ہے۔

**3859** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا الْقَاضِي بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ صَالِحِ

3857۔ اخرجہ البخاری (۹۸/۶): کتاب الجہاد و السیر: باب: فضل النعمة في الغزو، رقم (۲۸۸۹)، (۴۶۹/۶): کتاب احاديث الانبياء: باب: حدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو، رقم (۳۳۶۷)، (۴۳۶/۷): کتاب المغازی: باب: احد جبل يحبنا ونحبه، رقم (۴۰۸۴)، (۳۱۶/۱۳): کتاب الاعتصام بالكتاب و السنة: باب: ما ذكر الانبياء صلى الله عليه وسلم و حضر على اتفاق اهل العلم، رقم (۷۳۳۳)، و مسلم (۹۹۳/۲): کتاب الحج: باب: فضل المدينة، رقم (۱۳۶۵/۴۶۲).

3858۔ لم يخرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۴۳۵/۲) رقم (۳۲۴۱)، و اخرجہ الحاكم في المستدرک (۳۰۲/۳)، وقال: صحيح الاسناد ولم يخرجاه.

3859۔ اخرجہ مسلم (۱۰۰۴/۲، ۱۰۰۵): کتاب الحج: باب: (الترغيب) في سكني المدينة و الصبر على لا و ائها، رقم (۴۸۴، ۴۸۴).

(۱۳۷۸/۴۸۴)

بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ  
 متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَضْرِبُ عَلَى لَأَوَاءِ الْمَدِينَةِ وَسَلْتِهَا أَحَدًا إِلَّا  
 كُنْتُ لَهُ شَهِيدًا أَوْ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ مِّنْ هَذَا الْوَجْهِ

تَوْصِيحٌ رَاوِي: قَالَ وَصَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ أَخُو سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: مدینہ منورہ کی سختی اور شدت پر جو شخص ممبر

سے کام لے گا میں قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت کرنے والا (راوی کو شک ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) گواہ ہوں گا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث اس سند کے حوالے سے ”حسن غریب“ ہے۔

صالح بن ابوصالح نامی راوی سہیل بن ابوصالح کے بھائی ہیں۔

## بَابُ فِي فَضْلِ مَكَّةَ

### باب 62: مکہ مکرمہ کی فضیلت

3860 سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ الزُّهْرِيِّ قَالَ

متن حدیث: زَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَقْفًا عَلَيَّ الْحَزْوَرَةَ فَقَالَ وَاللَّهِ إِنَّكَ لَخَيْرُ أَرْضِ

اللَّهِ وَأَحَبُّ أَرْضِ اللَّهِ إِلَى اللَّهِ وَلَوْلَا أَنِّي أُخْرِجْتُ مِنْكَ مَا خَرَجْتُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ

وَقَدْ رَوَاهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ نَحْوَهُ وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدِيثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَدِيِّ ابْنِ حَمْرَاءَ عِنْدِي أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت عبد اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو دیکھا آپ حزورہ کے مقام پر کھڑے

ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! (اے مکہ!) تو اللہ کی زمین میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے، اگر مجھے

تجھ سے نکالا نہ جا رہا ہوتا تو میں (تجھے چھوڑ کر) نہ جاتا۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب صحیح“ ہے۔

اس روایت کو یونس نے زہری کے حوالے سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

محمد بن عمرو ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے۔

زہری نے ابوسلمہ کے حوالے سے حضرت عبد اللہ بن عدی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے جو روایت نقل کی ہے وہ میرے نزدیک

زیادہ مستند ہے۔

**3861** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا الْفَضِيلُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عُثَيْمٍ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَبُو الطَّمِيلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَنَّ حَدِيثًا لِمَنْكَةٍ مَا أَطْبَيْتَكَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحْبَبَكَ إِلَيَّ وَأَوْلَاكَ أَنْ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مکہ سے ارشاد فرمایا: تو کتنا بہترین شہر ہے اور مجھے کتنا پسند ہے؟ اگر مجھے میری قوم نے تجھ سے نہ نکالا ہوتا تو میں تیرے علاوہ کہیں اور نہ ٹھہرتا۔  
(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔)

### بَابُ فِي فَضْلِ الْعَرَبِ

#### باب 63: عربوں کی فضیلت کا بیان

**3862** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ قَابُوسِ بْنِ أَبِي ظَبْيَانَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ مَنْ مَنَّ حَدِيثًا لِمَنْكَةٍ مَا أَطْبَيْتَكَ مِنْ بَلَدٍ وَأَحْبَبَكَ إِلَيَّ وَأَوْلَاكَ أَنْ قَوْمِي أَخْرَجُونِي مِنْكَ مَا سَكَنْتُ غَيْرَكَ حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَدْرٍ شُجَاعِ بْنِ الْوَلِيدِ

﴿﴾ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے سلمان! تم مجھ سے بغض نہ رکھنا ایسا نہ ہو کہ تم اپنے دین سے الگ ہو جاؤ میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ ﷺ سے کیسے بغض رکھ سکتا ہوں؟ جبکہ آپ ﷺ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم عربوں سے بغض رکھو گے، تو مجھ سے یہی بغض رکھو گے۔

(امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے ہم اسے صرف ابو بدر شجاع بن ولید نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔)

میں نے امام بخاری رحمہ اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابو ظبیان نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔ حضرت

3861 لم يعرجه سوى العرمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٤٢١/٤) رقم (٥٥٣٩)، و اخرجه الحاكم في المستدرک (٤٨٦/١)، وقال صحيح الاسناد ولم يعرجاه عن ابن عباس.

3862 لم يعرجه سوى العرمذى من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (٢٦/٤)، رقم (٤٤٨٨)، و اخرجه الحاكم في المستدرک (٨٦/٤)، وقال صحيح الاسناد لم يعرجاه، عن سلمان.



سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا انتقال حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پہلے ہوا تھا۔

**3863** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرِ الْعَبْدِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ مُخَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: مَنْ غَشَّ الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنْلُهُ مَوَدَّتِي

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ الْأَحْمَسِيِّ

عَنْ مُخَارِقِ

تَوْصِيحِ رَاوِي: وَكَيْسَ حُصَيْنٍ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِي

﴿﴾ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: جو شخص عربوں کے ساتھ خیانت کرے گا وہ میری شفاعت کے مستحقین میں داخل نہیں ہوگا اور میری محبت اسے نصیب نہ ہوگی۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف حصین بن عمر احمسی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

محدثین کے نزدیک حصین نامی راوی زیادہ مستند نہیں ہیں۔

**3864** سند حدیث: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينٍ عَنْ

أُمِّهِ قَالَتْ

متن حدیث: كَانَتْ أُمُّ الْحُرَيْرِ إِذَا مَاتَ أَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْهَا فَقِيلَ لَهَا إِنَّا نَرَاكِ إِذَا مَاتَ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ اشْتَدَّ عَلَيْكَ قَالَتْ سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكَ الْعَرَبِ

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي رَزِينٍ وَمَوْلَاهَا طَلْحَةُ بْنُ مَالِكٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ سُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ

﴿﴾ محمد بن ابورزین اپنی والدہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سیدہ ام حریرہ رضی اللہ عنہا کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی عرب فوت ہوتا تھا تو انہیں بڑی تکلیف ہوتی تھی ان سے کہا گیا: ہم نے آپ کو دیکھا کہ جب کوئی عرب شخص فوت ہوتا ہے تو اس سے آپ کو بڑی تکلیف ہوتی تھی تو انہوں نے جواب دیا: میں نے اپنے آقا کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی عربوں کا ہلاک ہو جانا ہے۔

محمد بن ابورزین بیان کرتے ہیں: اس نے خاتون کے آقا حضرت طلحہ بن مالک رضی اللہ عنہ تھے۔

3863۔ لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة) (۳۰۷/۴) رقم (۹۸۱۲)، وخرجه احمد (۷۲/۱) عن طارق

بن شهاب عن عثمان بن عفان.

3864۔ لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۲۳/۴) رقم (۵۰۲۲) وذكره المتقي الهندي في كنز

العالم (۲۲۰/۱۴)، حدیث (۳۸۴۷۱) وعزاه للترمذی عن طلحة بن مالك.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے، ہم اسے صرف سلیمان بن حرب کے حوالے سے جانتے ہیں۔  
**3865** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ حَدَّثَنِي أُمُّ شَرِيكٍ  
 متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَعْرَنَ النَّاسُ مِنَ الدَّجَالِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِالْجِبَالِ  
 قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّ الْعَرَبَ يَوْمَئِذٍ قَالَتْ هُمْ قَلِيلٌ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◀◀ ابوزبیر بیان کرتے ہیں: انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے مجھے یہ حدیث سنا لی تھی: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: عنقریب لوگ دجال سے بچنے کے لئے بھاگیں گے اور پہاڑوں تک چلے جائیں گے سیدہ ام شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرب اس زمانے میں کہاں ہوں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت ان کی تعداد بہت تھوڑی ہوگی۔  
 امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3866** سند حدیث: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَلِيُّ بَصْرِيُّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ  
 عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ  
 متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامُ أَبُو الْعَرَبِ وَيَافِثُ أَبُو الرُّومِ وَحَامُ أَبُو

الْحَبَشِ  
 حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَيَقَالُ يَافِثُ وَيَافِثُ  
 ◀◀ حضرت سمرہ بنت جندب رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: سام عربوں کے جد امجد ہیں، یافث رومیوں کے جد امجد ہیں، حام حبشیوں کے جد امجد ہیں۔  
 (امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔  
 ایک قول کے مطابق (نام) یافث یافث یافث ہے۔

### بَابُ فِي فَضْلِ الْعَجَمِ

#### باب 64: عجمیوں کی فضیلت

**3867** سند حدیث: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنِ ابْنِ بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ

3865- أخرجه مسلم (۲۲۶۶/۴): كتاب الفتن و اشراف الساعة: باب: في بقية من اهل بيت النجال، رقم (۲۹۴۵/۱۲۵)، و احمد (۴۶۲/۶)

3866- أخرجه احمد (۱۰ - ۹/۵) عن قتادة عن الحسن عن سمرة بن جندب فذكره

متن حدیث: ذُكِرَتْ الْأَعْجَامُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَأْتِيهِمْ أَوْ يَبْتَغِيهِمْ أَوْ تَقُ مِثِّي بِكُمْ أَوْ يَبْتَغِيكُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ وَصَالِحِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ هَذَا يُقَالُ لَهُ صَالِحُ بْنُ مِهْرَانَ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عجمیوں کا تذکرہ کیا گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے ان میں سے بعض لوگوں پر تم سے زیادہ اعتماد ہے (راوی کوشک ہے شاید یہ الفاظ ہیں) تم لوگوں سے زیادہ اعتماد ہے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف ابو بکر بن عیاش نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

صالح بن ابوصالح نامی راوی صالح بن مہران ہیں جو عمرو بن حریت کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

3868 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا نُورُ بْنُ زَيْدٍ الدِّبْلِيُّ عَنْ أَبِي

الغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ

متن حدیث: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أَنْزَلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ (وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْنَا قَالَ وَسَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ فَقَالَ وَاللَّيْلِ نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالثَّرِيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِّنْ هَؤُلَاءِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

توضیح راوی: وَأَبُو الْغَيْثِ اسْمُهُ سَالِمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُطِيعٍ مَدَنِيٌّ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب سورہ جمعہ نازل ہوئی اس وقت ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود

تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تلاوت کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت تک پہنچے۔

”اور ان میں سے بعد میں آنے والے لوگ جو ابھی ان کے ساتھ شامل نہیں ہوئے“۔

ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بعد میں آنے والے لوگوں سے مراد کون سے

لوگ ہیں؟ جو ہم سے نہیں ملے ہیں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔

3867۔ لم يعرجه سوى الترمذی من اصحاب الكتب السبعة، ينظر (العحفة) (۱۱۴/۱۰) رقم (۱۳۵۰۲) عن ابی ہریرہ۔

3868۔ اخرجہ البعاری (۵۱۰/۸): کتاب التفسیر: باب: قوله تعالى: (وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ) (الجمعة: ۳) تفسیر سورة الجمعة، رقم (۴۸۹۷) و طرفة فی (۴۸۹۸)، و مسلم (۱۹۷۲/۴ - ۱۹۷۳): کتاب فضائل الصحابة: باب: فضل فارس، رقم (۲۳۰، ۲۳۱، ۲۵۴۶) و

راوی بیان کرتے ہیں: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ہمارے درمیان موجود تھے، راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان رضی اللہ عنہ پر رکھا اور ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، اگر ایمان ثریا (ستارے) پر (موجود) ہو تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ وہاں تک بھی پہنچ جائیں گے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔  
یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔  
ابوالغیث نامی راوی کا نام سالم ہے۔ یہ عبداللہ بن مطیع مدنی کا آزاد کردہ غلام ہے۔

## بَابُ فِي فَضْلِ الْيَمَنِ

### باب 65: یمن کی فضیلت

**3869** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَطَوَانِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
متن حدیث: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ قَبْلَ الْيَمَنِ فَقَالَ اللَّهُمَّ اقْبَلْ بِقُلُوبِهِمْ وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمَدِينَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ

﴿﴾ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف منہ کر کے دعا کی۔

”اے اللہ! ان لوگوں کے دلوں کو (اسلام کی طرف پھیر دے) اور ہمارے لئے ہمارے صاع اور مدہ میں برکت پیدا کر دے۔“

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہونے کے حوالے سے ”غریب“ ہے۔ ہم اسے صرف عمران القطان نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

**3870** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

متن حدیث: اَنَا كُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ أضعف قلوبًا وأرق أفئدةً الإيمان يمان والحكمة يمانية  
فی الباب: ولفی الباب عن ابن عباس وابن مسعود

3869۔ اخرجه احمد (۱۸۵/۵) عن ابن عن زيد بن ثابت.

3870۔ لم يخرجہ من هذا الطريق سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (التحفة) (۱۰/۱۱)، رقم (۱۵۰۴۷) والحديث  
اخرجه البغاري (۷۰/۱۴)، كتاب المغازي: باب: قدوم الاشعريين واهل اليمن، رقم (۴۳۸۸)، (۴۳۹۰)، ومسلم (۲۶۴، ۲۶۲/۱ - الابن)  
كتاب الايمان: باب: تفاضل اهل الايمان ورجحان اهل اليمن فيه، رقم (۵۲/۹۰، ۸۴) من طريق اخري عنه به.

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل یمن تمہارے پاس آرہے ہیں جو بڑے نرم دل اور مہربان طبیعت کے مالک ہیں ایمان یعنی ہے حکمت یعنی ہے۔

اس بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

3871 سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرِيَمَ

الْأَنْصَارِيُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: الْمَلِكُ فِي قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْأَنْصَارِ وَالْإِذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْأَمَانَةُ فِي الْأَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ

اسناد دیگر: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرِيَمَ

الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعَهُ وَهَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ حُبَابٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بادشاہت قریش میں ہوگی قضا کا

حکمہ انصار میں ہوگا اذان حبشہ میں ہوگی اور امانت ”ازد“ (قبیلہ) یعنی یمن میں ہے۔

یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے منقول ہے، تاہم یہ ”مرفوع“ روایت کے طور پر

نہیں ہے اور یہ روایت زید بن حباب سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3872 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي عَمِّي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْكَبِيرِ بْنِ شُعَيْبٍ

بْنِ الْحَبَابِ حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: الْأَزْدُ أَسَدُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ يُرِيدُ النَّاسُ أَنْ يَضَعُوهُمْ وَيَأْتِي اللَّهُ إِلَّا أَنْ يَرُفَعَهُمْ وَلِيَاتِيَنَّ عَلَى

النَّاسِ زَمَانٌ يَقُولُ الرَّجُلُ يَا لَيْتَ أَبِي كَانَ أَزْدِيًّا يَا لَيْتَ أُمِّي كَانَتْ أَزْدِيَّةً

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

اسناد دیگر: وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ أَنَسٍ مَوْقُوفًا وَهُوَ عِنْدَنَا أَصَحُّ

﴿﴾ حضرت انس بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: ازد (یعنی یمنی لوگ) زمین میں اللہ تعالیٰ

کے شیر ہیں۔ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ انہیں پست کر دیں، جبکہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ انہیں سر بلندی عطا کرے، عنقریب لوگوں پر

وہ زمانہ آئے گا، جب کوئی شخص یہ کہے گا: اے کاش! میں یمنی ہوتا اے کاش میری ماں یمنی ہوتی۔

3871 لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۹۱/۱۱) رقم (۱۰۴۶۱) و ذكره الهيثمي في مجمع الزوائد (۱۹۰/۴)، وعزاه لاحمد، وقال: ورجاله ثقات.

3872 لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۴۲/۱) رقم (۹۱۹)، و ذكره البتقي الهندي في الكنز (۵۷/۱۲)، حدیث (۳۳۹۷۷)، وعزاه للترمذی عن انس.

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔

یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ”موقوف“ روایت کے طور پر منقول ہے اور ہمارے نزدیک یہ زیادہ مستند ہے۔

**3873** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبِيدِيُّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا

مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ حَدَّثَنِي غِيلَانُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ

أَثَارٌ صَحَابِيَةٌ إِنْ لَمْ نَكُنْ مِنَ الْأَزْدِ فَلَسْنَا مِنَ النَّاسِ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

◀◀ غیلان بن جریر بیان کرتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے اگر ہم

لوگ یعنی نہ ہوتے تو ہم لوگ کامل لوگ نہ ہوتے۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح غریب“ ہے۔

**3874** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ بَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ قَيْنَاءَ مَوْلَى

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ أَحْسِبُهُ

مِنْ قَيْسٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَنْ حِمِيرًا فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ

الْأَخْرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الشَّقِ الْأَخْرِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللَّهُ حِمِيرًا

أَقْوَاهُمْ سَلَامٌ وَأَيْدِيهِمْ طَعَامٌ وَهُمْ أَهْلٌ آمِنٌ وَإِيمَانٌ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ

وَيُرْوَى عَنْ قَيْنَاءَ هَذَا أَحَادِيثٌ مَنَّا كَثِيرٌ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے ایک شخص آپ کے پاس

حاضر ہوا میرا خیال ہے وہ قیس قبیلے سے تعلق رکھتا تھا۔ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ حمیر قبیلے پر لعنت کریں آپ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منہ پھیر لیا، پھر وہ دوسری سمت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پھر منہ پھیر لیا، پھر

وہ دوسری سمت سے آپ کے سامنے آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر اس سے منہ پھیر لیا، پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ

حمیر قبیلے کے لوگوں پر رحم کرنے کیونکہ ان کے منہ میں سلام ہے ان کے ہاتھوں میں کھانا ہے۔ اور وہ امن اور ایمان والے

لوگ ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔ جو عبد

الرزاق نامی راوی کے حوالے سے منقول ہے۔ میناء نامی راوی کے حوالے سے منکر روایات منقول ہیں۔

3873- تفرده الترمذی من اصحاب الكتب الستة من حديث غيلان بن جوير عن انس بن مالك موقوفاً.

3874- لم يخرجہ سوى الترمذی من اصحاب الكتب الستة، ينظر (تحفة الاشراف) (۲۷۹/۱۰) رقم (۱۴۶۳۳) واخرجه احمد (۲۷۸/۲)

عن عبد الرحمن بن عوف عن ابي هريرة به.

## بَابُ فِي غِفَارٍ وَأَسْلَمَ وَجُهَيْنَةَ وَمُزَيْنَةَ

باب 66: غفار، اسلم، جہینہ، مزینہ (قبائل کا تذکرہ)

**3875** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَتْنُ حَدِيثٍ: الْأَنْصَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ وَغِفَارٌ وَأَشْجَعٌ وَمَنْ كَانَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ مَوَالِي لَيْسَ لَهُمْ مَوْلَى دُونَ اللَّهِ وَاللَّهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَاهُمْ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: انصار، مزینہ، جہینہ، غفار، اشجعی، بنو عبدالدار کے جتنے گھرانے ہیں یہ سب کے افراد میرے ساتھی ہیں ان کا اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی مددگار نہیں ہے اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مددگار ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3876** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَتْنُ حَدِيثٍ: أَسْلَمٌ سَأَلَهَا اللَّهُ وَغِفَارٌ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَعَصِيَّةٌ عَصَتْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے: اسلم قبیلے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار قبیلے کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور عصبیہ قبیلے کے لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ہے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ فِي ثَقِيفٍ وَبَنِي حَنِيفَةَ

باب 67: ثقیف اور بنو حنیفہ (قبائل کا تذکرہ)

**3877** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلْفٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ

3875- اخرجه مسلم (۱۹۰۴/۴): كتاب فضائل الصحابة: باب: من فضائل غفار و اسلم و جهينة، رقم (۲۰۱۹/۱۸۸)، و احمد (۴۱۷/۵).

3876- اخرجه مسلم (۱۹۰۳/۴): كتاب فضائل الصحابة: باب: دعا النبي صلى الله عليه وسلم لفاطر و اسلم، رقم (۲۰۱۸/۱۸۷)، و احمد

(۲۰/۲)، و الدارمي (۲۴۳/۲) كتاب السير: باب: فضل اسلم و غفار، من طريق عبد الله بن دينار عن

عبد الله بن عمر، فذكره.

بْنِ حُثَيْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْرَقْنَا نَبَالَ ثَقِيفٍ فَأَذْعُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَالَ اللَّهُمَّ اهْدِ ثَقِيفًا

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ

﴿﴾ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بنو ثقیف نے ہمیں قبروں کے ساتھ جلا دیا آپ ان کے لئے دعائے ضرر رکھیجئے نبی اکرم ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! ثقیف قبیلے کو ہدایت عطا کر۔  
(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

3878 سند حدیث: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقَاهِرِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

مَتْنٌ حَدِيثٌ: مَاتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَكْرَهُ ثَلَاثَةَ أَحْيَاءٍ ثَقِيفًا وَبَنِي حَنِيفَةَ وَبَنِي أُمَيَّةَ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ وصال کے وقت تین قبیلوں کو ناپسند کرتے ہیں ثقیف، بنو حنیفہ اور بنو امیہ۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف اسی سند کے حوالے سے جانتے ہیں۔)

3879 سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَصَمٍ عَنِ

ابْنِ عَمْرٍو قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: فِي ثَقِيفٍ كَذَّابٌ وَمُبِيرٌ

حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو مُسْلِمٍ

إِسْنَادٌ رِجَالٌ: حَدَّثَنَا شَرِيكَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ

تَوْصِيحٌ رَاوَى: وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمٍ يُكْنَى أَبَا عَلْوَانَ وَهُوَ كُوفِيٌّ

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ شَرِيكَ وَشَرِيكَ يَقُولُ

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمٍ وَأَسْرَائِيلُ يَرَوِي عَنْ هَذَا الشَّيْخِ وَيَقُولُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَصَمَةَ

فِي الْبَابِ: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ثقیف قبیلے کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا ہے: یہ کذاب ہیں اور ہلاک کرنے والے ہیں۔

3877. أخرجه أحمد (۲/۲۴۳) من طريق عبد الله بن عثمان بن خثيم، عن عبد الرحمن بن سابط، و أبي الزبير، فذكره في رواية عبد الوهاب الثقفي لم يذكر عبد الرحمن بن سابط، وزاد فيها: (قالوا: يا رسول الله، اخرقنا نبال ثقيف، فادع الله عليهم).

3878. انفرد به الترمذي بنظر (تحفظ الاشراف) (۸/۳۴۹۲)، حديث (۱۰۸۱۳)، من طريق الحسن بن عمران بن حصين موقوفاً.



یہی روایت دیگر اسناد کے ہمراہ بھی منقول ہے۔

عبداللہ بن عصم نامی راوی کی نیت ابوعلو ان ہے یہ کوفہ سے تعلق رکھتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف شریک نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

شریک پر فرماتے ہیں: عبداللہ بن عصم اور اسرائیل نے اسے اس بزرگ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

انہوں نے ان کا نام عبداللہ بن عصمہ ذکر کیا ہے اور اس بارے میں حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے بھی حدیث منقول

ہیں۔

**3880** سند حدیث: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ

أَبِي هُرَيْرَةَ

متن حدیث: أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرَةً فَعَرَّضَهُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَتَسَخَطَهُ قَبْلَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ فَلَانًا أَهْدَى إِلَيَّ نَاقَةً فَعَرَّضْتُ مِنْهَا سِتَّ بَكَرَاتٍ فَظَلَّ سَاحِطًا وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أَقْبَلَ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ أَوْ أَنْصَارِيٍّ أَوْ ثَقَفِيٍّ أَوْ دَوْسِيٍّ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

توضیح راوی: وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ يَرُوهُ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ وَهُوَ أَيُّوبُ بْنُ مَسْكِينٍ وَيُقَالُ ابْنُ أَبِي مَسْكِينٍ وَلَعَلَّ هَذَا الْحَدِيثَ الَّذِي رَوَاهُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ هُوَ أَيُّوبُ أَبُو الْعَلَاءِ

◀◀ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ایک دیہاتی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اس نے ایک جوان اونٹنی تحفے کے طور پر پیش کی، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض میں چھ جوان اونٹنیاں اسے عطا کی، لیکن وہ اس بات ناراض ہوا اس کی اطلاع نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فلاں شخص نے ہمیں تحفے کے طور پر ایک اونٹنی دی ہم نے بدلے میں اسے چھ اونٹنیاں دیں، تو وہ پھر بھی ناراض رہا، میں نے یہ ارادہ کیا، میں صرف کسی قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی شخص کا تحفہ قبول کیا کروں۔

یہ حدیث دیگر اسناد کے ہمراہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

یزید بن ہارون نامی راوی نے اسے ایوب ابو العلاء کے حوالے سے نقل کیا ہے۔

یہ ایوب بن مسکین ہیں اور ایک قول کے مطابق ابن ابی مسکین ہیں۔ ہو سکتا ہے: یہ وہ روایت ہے جو کہ ایوب نے سعید

مقبری کے حوالے سے نقل کی ہے اور یہ ایوب ابو العلاء ہیں۔

**3881** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَالِدِ بْنِ الْحَمَّصِيِّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ

3880۔ اخرجه ابوداؤد (۲/۳۱۳): کتاب البهوع: باب: فی قبول الهدایا، حدیث (۳۵۳۷)، من طریق سعید المقبری عن ابی ہریرة رضی

اللہ عنہ، فلذکرہ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ  
 مَتْنٌ حَدِيثٌ: أَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِزَارَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةً مِنْ إِبِلِهِ الَّتِي كَانُوا أَصَابُوا  
 بِالْعَابَةِ فَعَوَّضَهُ مِنْهَا بَعْضَ الْعَوَاضِ فَتَسَخَّطَهُ فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْعَبْرِ  
 يَقُولُ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْعَرَبِ يَهْدِي أَحَدَهُمُ الْهَدِيَّةَ فَأَعْوَضَهُ مِنْهَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِي ثُمَّ يَتَسَخَّطُهُ فَيُظَلُّ يَتَسَخَّطُ  
 عَلَيَّ وَإِنَّمَا اللَّهُ لَا الْكَبْلُ بَعْدَ مَقَامِي هَذَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ هَدِيَّةً إِلَّا مِنْ قُرَيْشِي أَوْ أَنْصَارِي أَوْ لَقَيْتِي أَوْ دَوْمِي  
 حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ عَنْ أَيُّوبَ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو فزارہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت  
 میں ایک اونٹنی تحفے کے طور پر پیش کی جو ان لوگوں کو غابہ کے مقام سے ملی تھی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے عوض میں کوئی چیز دی  
 تو وہ ناراض شخص ہو گیا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: دیہاتیوں سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ  
 ایسے ہیں جب وہ تحفہ دیتے ہیں تو میں انہیں اس کے بدلے میں وہ چیز دیتا ہوں جو میرے پاس ہوتی ہے تو وہ پھر بھی ناراض ہو  
 جاتے ہیں اور اس بارے میں مجھ سے ناراض ہی رہتے ہیں۔ اللہ کی قسم! آج کے بعد میں کسی دیہاتی کا تحفہ قبول نہیں کروں گا  
 صرف کسی قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کا تحفہ قبول کروں گا۔

یہ روایت یزید بن ہارون سے منقول روایت کے مقابلے میں زیادہ مستند ہے۔

3882 سند حدیث: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ  
 سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَلَاذٍ يُحَدِّثُ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ  
 عَنْ أَبِيهِ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنٌ حَدِيثٌ: نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسَدُ وَالْأَشْعَرِيُّونَ لَا يَفْرُونَ فِي الْقِتَالِ وَلَا يَعْلُونَ هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ  
 قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَيْسَ هَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُمْ مِنِّي وَاللَّي  
 فُكُلْتُ لَيْسَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبِي وَلَكِنَّهُ حَدَّثَنِي قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: هُمْ مِنِّي  
 وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ فَانْتِ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ.

حُكْمٌ حَدِيثٌ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ  
 وَيُقَالُ الْأَسَدُ هُمُ الْأَزْدُ

﴿﴾ عامر بن ابو عامر اشعری اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو اسد اور بنو اشعر  
 بہترین قبیلے ہیں یہ لوگ جنگ سے راہ فرار اختیار نہیں کرتے اور مال غنیمت میں کبھی دھوکہ نہیں کرتے یہ لوگ مجھ سے ہیں اور میں  
 ان سے ہوں۔

3882۔ اخرجه احمد (۱۲۹/۴ - ۱۶۴) من طريق وهب بن جرير قال: حدثنا ابي. قال: سمعت عبد الله بن ملاذ يحدث، عن نوير بن  
 اوس، عن مالك بن مسروح، عن عامر بن ابي عامر الاشعري عن ابيه، لذكره.

راوی بیان کرتے ہیں میں نے یہ روایت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا کی تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد نہیں فرمایا: آپ نے ارشاد فرمایا ہے: وہ مجھ سے ہیں اور میرے سپرد ہیں۔

راوی کہتے ہیں: میں نے کہا: میرے والد نے ان الفاظ میں یہ روایت مجھے نہیں سنا کی تھی بلکہ انہوں نے مجھے یہ بتایا تھا: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: وہ مجھ سے اور میں ان سے ہوں۔

تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اپنے والد سے منقول حدیث کے بارے میں زیادہ جانتے ہو۔

(امام ترمذی فرماتے ہیں: (امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب“ ہے ہم اسے صرف وہب بن جریر نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

ایک قول کے مطابق اسد قبیلے سے مراد ”ازد“ (قبیلہ) ہے۔

**3883** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

مَنْ سَأَلَهَا اللَّهَ وَغَفَرَ اللَّهُ لَهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

فی الباب: وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ وَأَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ وَبُرَيْدَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اسلم قبیلے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور غفار قبیلے کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے۔

(امام ترمذی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

اس بارے میں حضرت ابو ذر غفاری، حضرت ابو بزرہ، حضرت بریدہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے احادیث منقول

ہیں۔

**3884** سند حدیث: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

مَنْ سَأَلَ اللَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسَلَمُ سَأَلَهَا اللَّهَ وَغَفَرَ اللَّهُ لَهَا وَعَصِيَّةُ

عَصِيَّةُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُوَمَّلٌ حَدَّثَنَا

سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ وَزَادَ فِيهِ وَعَصِيَّةُ عَصِيَّةِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلم قبیلے کے لوگوں کو اللہ تعالیٰ سلامت

رکھے اور غفار قبیلے والوں کی اللہ تعالیٰ مغفرت کرے، عصبہ قبیلے والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

-۶-

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔  
یہی روایت ایک اور سند کے ہمراہ منقول ہے، تاہم اس میں یہ الفاظ زائد ہیں:  
”عصیہ قبیلے والوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی ہے۔“  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔)

**3885** سند حدیث: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

مَتْنُ حَدِيثٍ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لِعِفَارٍ وَأَسْلَمٍ وَمُزَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ قَالَ جُهَيْنَةَ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَطَنِي وَعَظْفَانَ  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے، عفار، اسلم، مزینہ اور جہینہ (یہاں روایت کے الفاظ میں راوی کو شک ہے) قبیلے کے لوگ، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اسد، طے، عطفان (قبیلے کے لوگوں سے) بہتر ہوں گے۔

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3886** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحَرَّرٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْشُرُوا يَا بَنِي تَمِيمٍ قَالُوا ابْشُرْنَا فَأَعَطِنَا قَالَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَاءَ نَفَرٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اقْبَلُوا الْبَشْرَى فَلَمْ يَقْبَلْهَا بَنُو تَمِيمٍ قَالُوا قَدْ قَبِلْنَا  
حُكْمُ حَدِيثٍ: قَالَ أَبُو عَيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

﴿﴾ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: بنو تميم سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

3885- اخرجه مسلم (۴۴۶/۸ - ۴۴۷ - الابي): كتاب فضائل الصحابة رضى الله تعالى عنهم، باب: من فضائل عفار واسلم و جهينة و اشجع و مزينة و تبهم و درس و طي، حديث (۱۹۰ - ۱۹۱ - ۲۵۲۱/۱۹۲)، و احمد (۳۶۹/۲)، و الحميدي (۴۵۲/۲) حديث (۱۰۴۸) من طريق الاعرج عن ابى هريرة، فذكره

3886- اخرجه البخارى (۳۳۰/۶): كتاب بدء الخلق باب: ما جاء في قول تعالى: (و هو الذى يبداء الخلق ثم يعيده و هو اهلون عليه) (الروم: ۲۷)، حديث (۳۱۹۰ - ۳۱۹۱)، و (۶۸۴/۷)، كتاب المغازي: باب: و قد بنى تمام، حديث: (۴۳۶۵)، (۷۰۱/۷): باب: قدوم الاشرعيين و اهل اليمن، حديث (۴۳۸۶)، و (۴۱۴/۱۳)، كتاب التوحيد: باب: (وكان عرشه على الباء، وهو رب العرش العظيم) (هود: ۷)، حديث (۷۴۱۸)، و احمد (۴۲۶/۴ - ۴۳۱ - ۴۳۳ - ۴۳۶) من طريق ابى صخرة جامع بن شداد، عن صفوان بن محرز عن عمران بن الحصين، فذكره

میں حاضر ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: اے بنو تمیم تم خوشخبری قبول کرو انہوں نے عرض کی: آپ پہلے بھی ہمیں خوشخبری دے چکے ہیں اب کچھ مال عطا کریں راوی بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا پھر یمن سے تعلق رکھنے والے کچھ لوگ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ خوشخبری قبول کرو جب بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا تھا تو ان لوگوں نے عرض کی: ہم قبول کرتے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

**3887** سند حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَسْلَمَ وَعِغْفَارٌ وَمَزَيْنَةُ خَيْرٌ مِنْ تَمِيمٍ وَأَسَدٍ وَعَظْفَانَ وَيُنَى عَامِرِ ابْنِ صَعْصَعَةَ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ فَقَالَ الْقَوْمُ قَدْ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ فَهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ

◀◀ عبد الرحمن بن ابوبکرہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: اسلم، عغفار، مزینہ قبیلے کے لوگ تمیم، اسد، عطفان، بنو عامر بن صعصعہ، نبی اکرم ﷺ نے اس لفظ کو بلند آواز میں ادا کیا، سے زیادہ بہتر ہیں۔

حاضرین نے کہا: اس صورت میں یہ (دوسرے طبقے کے لوگ) محروم ہو گئے اور خسارے کا شکار ہو گئے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: وہ (پہلے طبقے کے) لوگ دوسرے (طبقے کے) لوگوں سے بہتر ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے۔

## بَابُ فِي فَضْلِ الشَّامِ وَالْيَمَنِ

### باب 68: شام اور یمن کی فضیلت

**3888** سند حدیث: حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ آدَمَ ابْنُ ابْنَةِ أَزْهَرَ السَّمَانِ حَدَّثَنِي جَدِّي أَزْهَرُ السَّمَانِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ

عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ

مَتْنُ حَدِيثٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنا قَالُوا وَفِي نَجْدِنَا قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتْنُ

3887- تفرد بروایتہ الترمذی من اصحاب الكتب الستة، وذكره النعقی الہندی فی (کنز العمال) (۶۹/۱۲)، حدیث (۳۴۰۳۶)، و عزاء

للترمذی عن ابی بکرۃ.

3888- اخرجه البخاری (۴۹ / ۱۳): کتاب الفتن: باب: قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم، (الفتنة من قبل الشرق)، حدیث (۷۰۹۴)، و

احمد (۲ / ۹۰ - ۱۱۸) من طریق نافع عن ابن عمر، فذكره. و اخرجه البخاری (۲ / ۶۰۵): کتاب الاستسقاء: باب: ما قيل في الزلازل و

الآيات، حدیث (۱۰۳۷) من طریق نافع عن ابن عمر، فذكره موقوفاً.

وَمَا أَوْ قَالَ رِنَهَا يَخْرُجُ قَوْلُ الشَّيْطَانِ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ عَرُونَ  
اسناد و دیگر بروقد و روی هَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ  
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

﴿ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:  
”اے اللہ ہمارے شام میں برکت عطا کر اے اللہ ہمارے بچن میں برکت عطا کر لوگوں نے عرض کی: ہمارے نجد کے  
لے بھی دعا کیجئے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں (راوی کو دکھ ہے شاید یہ الفاظ ہیں:) وہاں  
سے شیطان کا سنگ نکلے گا۔  
(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن صحیح“ ہے اور اس سند کے حوالے سے ”غریب“ ہے جو ابن عون سے  
مقول ہے۔

یہی روایت سالم بن عبد اللہ کے حوالے سے ان کے والد کے حوالے سے بھی نبی اکرم ﷺ سے مقول ہے۔  
3889 سلمہ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ  
أَبِي يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ  
مَنْ حَدِيثٍ: قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُؤَلِّفُ الْقُرْآنَ مِنَ الرَّقَاعِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُوبَى لِلشَّامِ فَقُلْنَا لَا يَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا يَ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَنِ بَاسِطَةَ أَجْنِحَتِهَا  
عَلَيْهَا

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ أَيْضًا نَعْمُو لَهُ مِنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي  
﴿ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں موجود تھے اور چہرے کے  
نگاروں سے قرآن اکٹھا کر رہے تھے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: شام والوں کے لئے خوشخبری ہے ہم نے دریافت کیا: وہ کس  
وجہ سے یا رسول اللہ ﷺ! نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے: رحمن کے فرشتوں نے اپنے پران پر پھیلائے  
ہوئے ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔  
ہم اسے صرف یحییٰ بن ابیوب نامی راوی کے حوالے سے جانتے ہیں۔

3890 سلمہ حدیث: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ  
أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

3889. اخرجه احمد (10 / 184) من طريق يزيد بن ابي حبيب، عن عبد الرحمن بن شماس عن زيد بن ثابت، فذكره  
3890. لم يخرجوه سوى الترمذي من اصحاب الكتف السفة، من طريق ابى عامر العقدي، وسياقى قريباً من طريق آخر بسند اصح منه

متن حدیث: کَیْنَتِهِنَّ أَقْوَامٌ یَفْتَحِرُونَ بِآبَائِهِمُ الَّذِیْنَ مَاتُوا إِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ جَهَنَّمَ أَوْ لَیْکُونَنَّ آمُونَ عَلَى اللَّهِ مِنْ الْجُعَلِ الَّذِیْ یُدْهِدُهُ الْخِرَاءَ بِأَنْفِهِ إِنْ اللَّهُ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ عُیْبَةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْأَبَاءِ إِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ النَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ خُلِقَ مِنْ تُرَابٍ

فی الباب: وَفِی الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ  
حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِیْسَى: وَهَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا تو لوگ اپنے مرے ہوئے باپ دادا پر فخر کرنے سے باز آ جائیں گے جو جہنم کا کوملہ ہیں یا پھر وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس سے زیادہ بے حیثیت ہوں گے جو گور کا کیرا ہوتا ہے اور اپنے ناک سے گور کی گولیاں بناتا ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنے کو دور کر دیا ہے اب آدمی یا تو مؤمن اور پرہیزگار ہوگا یا گنہگار اور بد بخت، کیونکہ سب لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کوٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

اس بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے احادیث منقول ہیں۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن غریب“ ہے۔)

3891 سند حدیث: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ الْقُرَوِيُّ الْمَدَنِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ

سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

متن حدیث: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْكُمْ عُيْبَةَ الْجَاهِلِیَّةِ وَفَخَرَهَا بِالْأَبَاءِ مُؤْمِنٌ تَقِیٌّ وَفَاجِرٌ شَقِیٌّ وَالنَّاسُ بَنُو آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ

حکم حدیث: قَالَ أَبُو عِیْسَى: هَذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَهَذَا أَصَحُّ عِنْدَنَا مِنَ الْحَدِیْثِ الْأَوَّلِ

توضیح راوی: وَسَعِيدُ الْمَقْبَرِيُّ قَدْ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَيُرْوَى عَنْ أَبِيهِ أَشْيَاءٌ كَثِيرَةٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ وَقَدْ رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ

هَذَا الْحَدِیْثُ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبَرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نَحْوَ حَدِیْثِ أَبِي عَامِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ

﴿﴾ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے زمانہ

جاہلیت کے تکبر اور باپ دادا پر فخر کرنے کو دور کر دیا ہے۔ (اب لوگ) یا مؤمن اور پرہیزگار ہوگا یا گنہگار اور بد بخت ہوگا، سب

لوگ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور حضرت آدم علیہ السلام کوٹی سے پیدا کیا گیا تھا۔

(امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ حدیث ”حسن“ ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ پہلی روایت سے زیادہ مستند ہے۔)

3891- اخرجه ابو داؤد (۷۵۲/۲): کتاب الادب: باب: فی التفاخر بالا حساب، عن هشام بن سعد، عن سعيد بن ابي سعيد، عن ابيه، عن ابي

هريرة، فذكره

سعید مقبری نے اس روایت کو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے۔

انہوں نے اپنے والد کے حوالے سے، کئی روایات حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہیں۔

سفیان ثوری اور دیگر راویوں نے اس حدیث کو ہشام کے حوالے سے، سعید المقبری کے حوالے سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کیا ہے، جیسے ابو عامر بن ہشام کے حوالے سے نقل کیا

ہے۔





## کِتَابُ الْعِلَلِ

تمہید

قَالَ أَبُو عِيْسَى: جَمِيعُ مَا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنَ الْحَدِيثِ فَهُوَ مَعْمُولٌ بِهِ وَبِهِ أَخَذَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ مَا خَلَا حَدِيثَيْنِ حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالْمَدِينَةِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ مِنْ غَيْرِ خَوْفٍ وَلَا مَطَرٍ وَحَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ فَإِنَّ عَادَةَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ وَقَدْ بَيَّنَّا عِلَّةَ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا فِي الْكِتَابِ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم نے اس کتاب میں جو بھی احادیث ذکر کی ہیں وہ سب ”معمول بہ“ ہیں اور بعض اہل علم نے ان کے مطابق فتویٰ دیا ہے۔ البتہ دو احادیث (اس سے) مستثنیٰ ہیں۔ ایک حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول یہ حدیث کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی خوف کے بغیر سفر کے علاوہ بارش کے علاوہ مدینہ منورہ میں ظہر و عصر کی نماز اور مغرب و عشاء ایک ساتھ ادا کی تھیں۔ دوسرا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان: جب کوئی شخص شراب پی لے تو اُسے کوڑے مارو اور اگر وہ چوتھی مرتبہ پھر ایسا کرے تو اُسے قتل کر دو۔

ان دونوں روایات میں موجود علتیں ہم نے کتاب میں ذکر کر دی ہیں۔

قَالَ وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ اخْتِيَارِ الْفُقَهَاءِ .

◆◆ ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے جو اقوال نقل کیے ہیں (ان کی اسناد درج ذیل ہیں)

سُفْيَانُ ثَوْرِيٌّ كَيْ فَتَاوِيٌّ كَيْ سِنْدٌ

فَمَا كَانَ مِنْهُ مِنْ قَوْلِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ فَكَثْرُهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو الْفَضْلِ مَكْتُومُ بْنُ عَبَّاسٍ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ الْفَرِيَابِيِّ عَنْ سُفْيَانَ .

◆◆ ان میں سے سفیان ثوری کے جو اقوال ہیں ان میں سے اکثر شیخ محمد بن عثمان کوفی نے عبید اللہ بن موسیٰ کے

حوالے سے سفیان سے نقل کیے ہیں۔

ان میں سے کچھ شیخ ابوالفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے محمد بن یوسف فریابی کے حوالے سے سفیان ثوری سے نقل کیے

ہیں۔

## امام مالک کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ فَاكْتَرَهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ حَدَّثَنَا مَعْنُ بْنُ عِيْسَى الْقَزَّازُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ .

◆◆ اس میں امام مالک کے جو اقوال ہیں ان میں سے زیادہ تر شیخ اسحاق بن موسیٰ انصاری نے شیخ معن بن عیسیٰ قزاز کے حوالے سے امام مالک سے نقل کیے ہیں۔

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ أَبْوَابِ الصَّوْمِ فَأَخْبَرَنَا بِهِ أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ وَبَعْضُ كَلَامِ مَالِكِ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ مُوسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ .

◆◆ روزے سے متعلق مسائل شیخ ابو مصعب مدینی نے امام مالک کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

امام مالک کا بعض کلام شیخ موسیٰ بن حزام نے ہمیں بتایا ہے جنہوں نے شیخ عبداللہ بن مسلمہ قعنبی کے حوالے سے امام مالک سے روایت کیا ہے۔

## امام عبداللہ بن مبارک کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ ابْنِ الْمُبَارَكِ فَهُوَ مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْأَمَلِيِّ عَنْ أَصْحَابِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْهُ وَمِنْهُ مَا رَوَى عَنْ أَبِي وَهَبٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُزَاهِمٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَمِنْهُ مَا رَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى عَنْ حَبَانَ بْنِ مُوسَى عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَمِنْهُ مَا رَوَى عَنْ وَهَبِ بْنِ زَمْعَةَ عَنْ فَضَالَةَ النَّسَوِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ وَلَهُ رِجَالٌ مُسَمَّوْنَ يَسُومِي مَنْ ذَكَرْنَا عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ .

◆◆ اس میں شیخ عبداللہ بن مبارک کے جو اقوال منقول ہیں وہ شیخ احمد بن عبدہ عالمی نے ابن مبارک کے شاگردوں کے حوالے سے شیخ عبداللہ بن مبارک سے نقل کیے ہیں۔

ان میں سے بعض شیخ ابو وہب محمد بن مزاحم کے حوالے سے ابن مبارک سے روایت کیے گئے ہیں۔

ان میں سے بعض شیخ علی بن حسن کے حوالے سے عبداللہ بن مبارک سے منقول ہیں۔

ان میں سے بعض عبداللہ بن سفیان کے حوالے سے ابن مبارک کے حوالے سے ابن مبارک سے روایت کیے گئے ہیں۔

ان میں سے بعض حبان بن موسیٰ کے حوالے سے ابن مبارک سے نقل کیے گئے ہیں۔

ان میں سے بعض وہب بن زمعہ کے حوالے سے فضالہ نسوی کے حوالے سے ابن مبارک سے نقل کیے گئے ہیں۔

ہم نے ابن مبارک کے حوالے سے جن حضرات کا ذکر کیا ہے ان کے علاوہ بھی کچھ حضرات سے یہ مسائل منقول ہیں۔

## امام شافعی کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فَاكْتَرَهُ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّعْفَرَانِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ .

وَمَا كَانَ مِنَ الْوُضُوءِ وَالصَّلَاةِ فَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو الْوَلِيدِ الْمَكِّيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ  
وَمِنْهُ مَا حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو سَمْعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ يَحْيَى الْقُرَشِيُّ الْبُؤَيْطِيُّ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَذَكَرَ  
مِنْهُ أَشْيَاءُ عَنِ الرَّبِيعِ عَنِ الشَّافِعِيِّ وَقَدْ أَجَازَ لَنَا الرَّبِيعُ ذَلِكَ وَكَتَبَ بِهِ إِلَيْنَا .  
◆◆ اس میں امام شافعی کے جو اقوال منقول ہیں ان میں سے زیادہ تر شیخ حسن بن محمد زعفرانی نے امام شافعی سے نقل  
کیے ہیں۔

وضو اور نماز سے متعلق امام شافعی کے اقوال شیخ ابو ولید کی نے امام شافعی کے حوالے سے ہمارے سامنے بیان کیے ہیں۔  
ان میں سے بعض اقوال شیخ ابو اسمعیل ترمذی نے یوسف بن یحییٰ قرشی بویطی کے حوالے سے امام شافعی سے نقل کیے ہیں۔  
انہوں نے ان میں سے بعض ربیع کے حوالے سے امام شافعی سے روایت کیے ہیں۔  
شیخ ربیع نے ان کی اجازت ہمیں دی ہے اور اس بارے میں ہمیں مکتوب بھی لکھا ہے۔

امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کے فتاویٰ کی سند

وَمَا كَانَ مِنْ قَوْلِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ وَاسْحَقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ فَهُوَ مَا أَخْبَرَنَا بِهِ إِسْحَقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ  
وَاسْحَقَ إِلَّا مَا فِي أَبْوَابِ الْحَجِّ وَالذِّيَّاتِ وَالْحُدُودِ فَإِنِّي لَمْ أَسْمَعُهُ مِنْ إِسْحَقَ بْنِ مَنْصُورٍ وَأَخْبَرَنِي بِهِ مُحَمَّدُ  
بْنُ مُوسَى الْأَصَمُّ عَنْ إِسْحَقَ بْنِ مَنْصُورٍ عَنْ أَحْمَدَ وَاسْحَقَ وَبَعْضُ كَلَامِ إِسْحَقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا بِهِ مُحَمَّدُ  
بْنُ أَفْلَحَ عَنْ إِسْحَقَ وَقَدْ بَيَّنَّا هَذَا عَلَى وَجْهِهِ فِي الْكِتَابِ الَّذِي فِيهِ الْمَوْقُوفُ .

◆◆ اس میں امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ کے جو فتاویٰ منقول ہیں وہ شیخ اسحاق بن منصور نے امام احمد اور  
امام اسحاق کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔

امام اسحاق بن ابراہیم کے بعض فتاویٰ شیخ محمد بن فلح نے امام اسحاق بن راہویہ کے حوالے سے نقل کیے ہیں۔  
ہم نے کتاب میں اس بات کی وضاحت کر دی ہے جو اقوال ”موقوف“ طور پر منقول ہیں۔

امام بخاری کے اقوال

وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ ذِكْرِ الْعَلَلِ فِي الْأَحَادِيثِ وَالرِّجَالِ وَالتَّارِيخِ فَهُوَ مَا اسْتَخْرَجْتَهُ مِنْ كُتُبِ التَّارِيخِ  
وَكَثُرَ ذَلِكَ مَا نَاطَرْتُ بِهِ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ وَمِنْهُ مَا نَاطَرْتُ بِهِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبَا زُرْعَةَ  
وَكَثُرَ ذَلِكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأَقْلُ شَيْءٍ فِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي زُرْعَةَ وَلَمْ أَرَ أَحَدًا بِالْعِرَاقِ وَلَا بِخُرَاسَانَ فِي مَعْنَى  
الْعَلَلِ وَالتَّارِيخِ وَمَعْرِفَةِ الْأَسَانِيدِ كَثِيرًا أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ .

◆◆ ہم نے احادیث رجال اور تاریخ کے بارے میں جو کچھ علمیں اس میں ذکر کی ہیں وہ میں نے (امام بخاری  
کی) کتاب تاریخ سے نقل کی ہیں۔

میں نے ان میں سے اکثر کے بارے میں امام بخاری کے ساتھ بحث و مباحثہ کیا ہے۔

ان میں سے بعض مسائل کے بارے میں نے امام داری اور امام ابو زرہ رازی سے بھی بحث و تحقیق کی ہے تاہم اس میں زیادہ تر امام بخاری سے منقول ہے جبکہ امام داری اور امام ابو زرہ سے کم اقوال منقول ہیں۔ میرے علم کے مطابق عراق اور خراسان میں کوئی بھی شخص علل تاریخ اور اسانید کی معرفت کے حوالے سے امام بخاری سے بڑا عالم نہیں ہے۔

### جرح و تعدیل کی وجہ

قَالَ أَبُو عِيَسَى: وَإِنَّمَا حَمَلْنَا عَلَى مَا بَيَّنَّا فِي هَذَا الْكِتَابِ مِنْ قَوْلِ الْفُقَهَاءِ وَعَلِي الْحَدِيثِ لِأَنَّا سُنْنَا عَنْ هَذَا فَلَمْ نَفْعَلْهُ زَمَانًا ثُمَّ فَعَلْنَاهُ لِمَا رَجَوْنَا فِيهِ مِنْ مَنَفَعَةِ النَّاسِ لِأَنَّا قَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ تَكَلَّفُوا مِنَ التَّصْنِيفِ مَا لَمْ يُسَبِّقُوا إِلَيْهِ مِنْهُمْ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَعَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنُ جُرَيْجٍ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَيُحْيَى ابْنُ زَكْرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَوَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ صَنَّفُوا فَجَعَلَ اللَّهُ فِي ذَلِكَ مَنَفَعَةً كَثِيرَةً فَخَرَجُوا لَهُمْ بِذَلِكَ الثَّوَابِ الْجَزِيلَ عِنْدَ اللَّهِ لِمَا نَفَعَ اللَّهُ بِهِ الْمُسْلِمِينَ فَهُمْ الْقُدْوَةُ فِيمَا صَنَّفُوا وَقَدْ عَابَ بَعْضُ مَنْ لَا يَفْهَمُ عَلَى أَهْلِ الْحَدِيثِ الْكَلَامَ فِي الرِّجَالِ وَقَدْ وَجَدْنَا غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ مِنَ التَّابِعِينَ قَدْ تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ مِنْهُمْ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ وَطَاوُسٌ تَكَلَّمَا فِي مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ وَتَكَلَّمَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ فِي طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَتَكَلَّمَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَعَامِرُ الشَّعْبِيُّ فِي الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ .

ہم نے اس کتاب میں فقہاء کے اقوال اور احادیث کے علل کو اس لیے بیان کیا کیونکہ اس بارے میں ہم سے سوالات کیے گئے پہلے ہم نے اسے اختیار نہیں کیا تھا پھر یہ کیا کیونکہ ہمیں امید ہے کہ اس میں لوگوں میں فائدہ ہوگا پھر ہم نے یہ بات بھی دیکھی کہ بہت سے ائمہ نے بڑی محنت کے ساتھ ایسی تصانیف مرتب کیں ان سے پہلے اس نوعیت کی مثال نہیں ملتی۔ ان مشائخ میں ہشام بن حسان، عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج، سعید بن ابی عروبہ، مالک بن انس، حماد بن سلمہ، عبد اللہ بن المبارک، یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، وکیع بن جراح، عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ اہل علم و اہل فضل شامل ہیں۔ جنہوں نے تصانیف مرتب کیں اور اللہ تعالیٰ نے ان تصانیف میں (لوگوں کیلئے) بہت سا فائدہ رکھا۔ ہمیں امید ہے کہ ان حضرات کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بھی اس وجہ سے اجر جزیل عطا ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس وجہ سے مسلمانوں کو نفع عطا کیا ہے۔ ان حضرات نے جو تصانیف کی ہے اس بارے میں یہ لوگ پیشوا کی حیثیت رکھتے ہیں۔

بعض لوگ جو فہم سے عاری ہیں انہوں نے محدثین پر اس حوالے سے اعتراض کیا ہے کہ وہ رجال کے بارے میں کلام کیوں کرتے ہیں؟ جبکہ ہم نے بہت سے ائمہ تابعین کو دیکھا ہے کہ انہوں نے رجال کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ان میں حسن بصری اور طاووس شامل ہیں۔ جنہوں نے معبد جہنی کے بارے میں کلام کیا ہے اسی طرح سعید بن جبیر نے طلق بن حبيب کے بارے میں کلام کیا ہے۔ ابراہیم نخعی اور عامر شععی نے حارث اعور کے بارے میں کلام کیا ہے۔

وَهَكَذَا رَوَى عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَوْنٍ وَسُلَيْمَانَ التَّمِيمِيِّ وَشُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيَّ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ وَيَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ وَوَكَيْعَ بْنَ الْجَرَّاحِ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ وَغَيْرِهِمْ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُمْ تَكَلَّمُوا فِي الرِّجَالِ وَضَعَفُوا .

﴿﴾ ایوب سختیانی، عبداللہ بن عون، سلیمان تیمی، شعبہ بن حجج، سفیان ثوری، مالک بن انس، اوزاعی، عبداللہ بن مبارک، یحییٰ بن سعید قطان، وکیع بن جراح، عبدالرحمن بن مہدی اور دیگر اہل علم حضرات نے کچھ راویوں کے بارے میں کلام کیا ہے اور انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔

وَأَمَّا حَمَلَهُمْ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَنَا وَاللَّهُ أَعْلَمُ النَّصِيحَةَ لِلْمُسْلِمِينَ لَا يَظُنُّ بِهِمْ أَنَّهُمْ أَرَادُوا الطَّعْنَ عَلَى النَّاسِ أَوْ الْبَغْيَةَ إِنَّمَا أَرَادُوا عِنْدَنَا أَنْ يُبَيِّنُوا ضَعْفَ هَؤُلَاءِ لِكَيْ يُعْرِفُوا لِأَنَّ بَعْضَ الَّذِينَ ضَعَفُوا كَانَ صَاحِبَ بَدْعَةٍ وَبَعْضُهُمْ كَانَ مُتَهَمًا فِي الْحَدِيثِ وَبَعْضُهُمْ كَانُوا أَصْحَابَ غَفْلَةٍ وَكَثْرَةَ خَطَايَا فَارَادَ هَؤُلَاءِ الْإِتْمَةَ أَنْ يُبَيِّنُوا أَحْوَالَهُمْ شَفَقَةً عَلَى الدِّينِ وَتَثْبِيَةً لِأَنَّ الشَّهَادَةَ فِي الدِّينِ أَحَقُّ أَنْ يُثَبَّتَ فِيهَا مِنَ الشَّهَادَةِ فِي الْحَقُوقِ وَالْأَمْوَالِ .

﴿﴾ ہم یہ سمجھتے ہیں باقی اللہ بہتر جانتا ہے! ان حضرات نے مسلمانوں کی خیر خواہی کیلئے ایسا کیا۔ ان حضرات کے بارے میں یہ گمان نہیں کیا جاسکتا کہ انہوں نے کچھ لوگوں پر طعن کرنے کیلئے یا غیبت کے طور پر یہ کلام کیا ہوگا۔ ان حضرات کا مقصد ہمارے نزدیک یہ تھا کہ وہ ان راویوں کے ضعف کو بیان کر دیں تاکہ ان کی معرفت حاصل ہو جائے۔ جن لوگوں کو ضعیف قرار دیا گیا ان میں سے بعض لوگ بدعتی (بد عقیدہ) تھے۔ بعض لوگوں پر حدیث (جھوٹی یا غلط) بیان کرنے کا الزام تھا، بعض (حدیث نقل کرنے میں) غفلت برتتے تھے اور بکثرت غلطیاں کرتے تھے تو دینی (تعلیمات) کی بہتری اور احتیاط کیلئے ان حضرات نے ایسے افراد کی حالت بیان کی ہے کیونکہ دینی تعلیمات نقل کرنے میں (شرعی) گواہی کا ہونا اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس میں احتیاط کی جائے۔ بہ نسبت اس گواہی کے حقوق اور اموال سے تعلق رکھتی ہے۔

### متقدمین کی رائے

قَالَ وَآخِرَ بَرِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ سَأَلْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ وَشُعْبَةَ وَمَالِكَ بْنَ أَنَسٍ وَسُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ عَنِ الرَّجُلِ تَكُونُ فِيهِ تَهْمَةٌ أَوْ ضَعْفٌ أَسْكُتُ أَوْ أُبَيِّنُ قَالُوا بَيِّنْ .

﴿﴾ امام بخاری نے محمد بن یحییٰ کے حوالہ سے یہ بات بتائی ہے انہوں نے اپنے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے کہ میں نے سفیان ثوری، شعبہ، مالک بن انس، سفیان بن عیینہ سے ایسے شخص کے بارے میں دریافت کیا جس نے تہمت یا ضعف پایا جاتا ہے۔ (ایسے شخص کے بارے میں) میں خاموش رہوں یا (اس کی خامی) بیان کر دوں؟ تو ان حضرات نے یہ جواب دیا: تم بیان کر دو!

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ النَّيْسَابُورِيُّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ قِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ بِنِ عِيَّاشٍ إِنْ أَنَا سَأَلْتُكَ بِجَلْسُونٍ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمُ النَّاسُ وَلَا يَسْتَأْهِلُونَ قَالَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بِنِ عِيَّاشٍ كُلُّ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَصَاحِبُ السُّنَّةِ إِذَا مَاتَ أَحْيَا اللَّهُ ذِكْرَهُ وَالْمُبْتَدِعُ لَا يُذَكَّرُ .

﴿﴾ محمد بن رافع نیشاپوری، یحییٰ بن آدم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابو بکر بن عیاش سے یہ کہا گیا: کچھ لوگ بیٹھے ہیں اور کچھ لوگ (درس حدیث دینے کیلئے) بیٹھے ہیں اور کچھ لوگ (ان سے حدیث کا درس لینے کیلئے) ان کے پاس بیٹھے ہیں حالانکہ (درس دینے والے افراد) اس کے اہل نہیں ہوتے؟ تو ابو بکر بن عیاش نے کہا: جو شخص (درس حدیث دینے کیلئے) بیٹھے گا، لوگ (اس سے درس لینے کیلئے) اس کے پاس بیٹھیں گے، لیکن جو شخص واقعی علم حدیث کا ماہر ہوگا، جب وہ انتقال کر جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ذکر کو زندہ رکھیں گا، لیکن جو شخص بدعتی (بد مذہب) ہوگا، اس کا (بعد میں) ذکر نہیں ہوگا۔

### سند کی اہمیت

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقِ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصَمُّ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكْرِيَّا عَنْ عَاصِمِ بْنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ كَانَ فِي الزَّمَنِ الْأَوَّلِ لَا يَسْأَلُونَ عَنِ الْإِسْنَادِ، فَلَمَّا وَقَعَتِ الْفِتْنَةُ سَأَلُوا عَنِ الْإِسْنَادِ لَكِنِّي يَا خُدُّوا حَدِيثَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَيَدْعُوا حَدِيثَ أَهْلِ الْبِدْعِ .

﴿﴾ محمد بن علیٰ بن نصر بن عبداللہ کے حوالہ سے اسماعیل بن زکریا کے حوالہ سے ابن سیرین کا یہ بیان کرتے ہیں: پہلے زمانہ میں لوگ سند کے بارے میں تحقیق نہیں کرتے تھے، لیکن جب (فرقہ دارانہ اختلافات کے حوالہ سے) فتنہ آ گیا، تو لوگوں نے سند کی تحقیق کرنا شروع کر دی، تاکہ وہ اہل سنت سے احادیث نقل کریں اور اہل بدعت کی روایات کو چھوڑ دیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَانَ يَقُولُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ الْإِسْنَادُ عِنْدِي مِنَ الدِّينِ لَوْ لَا الْإِسْنَادُ لَقَالَ مَنْ شَاءَ مَا شَاءَ فَإِذَا قِيلَ لَهُ مَنْ حَدَّثَكَ بِهِيَ .

﴿﴾ محمد بن علیٰ بن عبدان کے حوالہ سے عبداللہ بن مبارک کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اسناد میرے نزدیک دین کا حصہ ہیں، کیونکہ اگر اسناد نہ ہوتی تو جو شخص جو چاہتا، بیان کر دیتا اور جب اس سے پوچھا جائے: تمہیں یہ حدیث کس نے سنائی ہے؟ تو وہ خاموش ہو جائے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ ذَكَرَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ حَدِيثٌ فَقَالَ يُحْتَاجُ لِهَذَا أَرْكَانًا مِنَ الْجَبْرِ .

قَالَ أَبُو عِيَّاسٍ: يَعْنِي أَنَّهُ ضَعَّفَ إِسْنَادَهُ .

﴿﴾ محمد بن علیٰ بن حبان بن موسیٰ کے حوالہ سے یہ بات نقل کرتے ہیں: عبداللہ بن مبارک کے سامنے ایک حدیث کا ذکر کیا گیا، تو وہ بولے: اس کیلئے مضبوط اینٹوں سے بنے ہوئے ستون (یعنی مستند "سند") کی ضرورت ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: یعنی انہوں نے اس کی سند کو ضعیف قرار دیا ہے۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ زَمْعَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ أَنَّهُ تَرَكَ حَدِيثَ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَالْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ وَابْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَسْلَمِيِّ وَمُقَاتِلَ بْنَ سُلَيْمَانَ وَعُثْمَانَ الْبَرِّيَّ وَرَوْحَ بْنَ مُسَافِرٍ وَأَبِي شَيْبَةَ الْوَاسِطِيَّ وَعَمْرُو بْنَ ثَابِتٍ وَأَيُّوبَ بْنَ خُوَاطٍ وَأَيُّوبَ بْنَ سُؤَيْدٍ وَنَصْرَ بْنَ طَرِيفٍ هُوَ أَبُو جَزْءٍ وَالْحَكَمُ وَحَبِيبُ الْحَكَمِ رَوَى لَهُ حَدِيثًا فِي كِتَابِ الرِّقَاقِ ثُمَّ تَرَكَهُ وَقَالَ حَبِيبٌ لَا أَدْرِي .

﴿﴾ احمد بن عبدہ وہب بن زمعہ کے حوالہ سے عبد اللہ بن مبارک کے بارے میں یہ بات نقل کرتے ہیں: انہوں نے حسن بن عمارہ، حسن بن دینار، ابراہیم بن محمد اسلمی، مقاتل بن سلیمان، عثمان بری، روح بن مسافر، ابو شعبہ واسطی، عمرو بن ثابت، ایوب بن خوٹ، ایوب بن سوید، نصر بن طریف، یہ صاحب ابو جزء ہیں، حکم، حبیب حکم کی روایات (نقل کرنے کو) ترک کر دیا تھا۔ انہوں نے اس راوی کے حوالہ سے اپنی تصنیف ”کتاب الرقاق“ میں ایک روایت نقل کی، پھر اسے ترک کر دیا اور بولے: حبیب کے بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَسَمِعْتُ عَبْدَانَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَرَأَ أَحَادِيثَ بَكْرِ بْنِ حُنَيْسٍ فَكَانَ آخِرًا إِذَا آتَى عَلَيْهَا أَعْرَضَ عَنْهَا وَكَانَ لَا يَذْكُرُهَا .

﴿﴾ احمد بن عبدہ عبدان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عبد اللہ بن مبارک نے پہلے بکر بن حنیس کی روایات کا علم حاصل کیا، لیکن آخر میں جب ان کی روایات ابن مبارک کے سامنے آتی تھیں، تو وہ ان سے اعراض کرتے تھے اور ان کا ذکر نہیں کرتے تھے۔

قَالَ أَحْمَدُ حَدَّثَنَا أَبُو وَهْبٍ قَالَ سَمِعُوا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ رَجُلًا يَتَّبِعُهُمْ فِي الْحَدِيثِ فَقَالَ لَأَنْ أَقْطَعَ الطَّرِيقَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْهُ .

﴿﴾ احمد نے ابو وہب کا یہ بیان نقل کیا ہے: لوگوں نے عبد اللہ بن مبارک کے سامنے ایک ایسے شخص کا ذکر کیا، جس کی نقل کردہ روایات پر الزام عائد کیا گیا تھا، تو عبد اللہ بن مبارک نے فرمایا: میں ڈاکہ ڈال لوں، یہ میرے نزدیک اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ میں اس شخص کے حوالہ سے حدیث نقل کروں۔

قَالَ أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِي أَحَدٌ أَنْ يَرَوِيَ عَنِ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّخَعِيِّ الْكُوفِيِّ .

﴿﴾ موسیٰ بن حزام، یزید بن ہارون کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: کسی بھی شخص کیلئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ وہ سلیمان بن عمرو نخعی کوئی حدیث کے حوالہ سے کوئی روایت نقل کرے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى الْهَمَلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا حَبِيبَةَ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْذَبَ مِنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ وَلَا أَفْضَلَ مِنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ .

﴿﴾ محمد بن غیلان، ابو یحییٰ ہمانی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے امام ابو حنیفہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے جابر جہمی سے بڑا جھوٹا کوئی نہیں دیکھا اور عطاء بن ابی رباح سے زیادہ فضیلت والا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَسَمِعْتُ الْجَارُودَ يَقُولُ سَمِعْتُ وَكَيْفَا يَقُولُ لَوْلَا جَاهِرُ الْجَعْفِيُّ لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بِغَيْرِ حَدِيثٍ وَلَوْلَا حَمَادٌ لَكَانَ أَهْلُ الْكُوفَةِ بِغَيْرِ لِقَاءِ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے جارود کو کچھ کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: اگر جابر بھٹی نہ ہوتے تو اہل کوفہ علم حدیث سے بے بہرہ ہوتے اور اگر حماد (بن ابوسلیمان) نہ ہوتے تو اہل کوفہ علم فقہ سے بے بہرہ ہوتے۔

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَلَدَّ كُرُؤًا مَن تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ فَلَدَّ كُرُؤًا فِيهِ عَنْ بَعْضِ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنَ التَّابِعِينَ وَغَيْرِهِمْ فَقُلْتُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ فَقَالَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ نَعَمْ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: میں نے احمد بن حسن کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے: ہم لوگ امام احمد بن حنبل کے پاس موجود تھے لوگوں نے یہ مسئلہ چھیڑ دیا کہ کس شخص پر جمعہ پڑھنا فرض ہوتا ہے؟ پھر کچھ لوگوں نے تابعین اور دیگر طبقات سے تعلق رکھنے والے بعض اہل علم کی آراء بیان کی تو میں نے کہا: اس بارے میں نبی اکرم ﷺ سے بھی ایک حدیث منقول ہے امام احمد نے دریافت کیا: کیا نبی اکرم ﷺ سے (حدیث منقول ہے)؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں! (پھر میں نے درج ذیل حدیث سنائی۔)

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نَصِيرٍ حَدَّثَنَا الْمُعَارِكُ بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْجُمُعَةُ عَلَى مَنْ أَوَاهُ اللَّيْلُ إِلَى أَهْلِهِ"

قَالَ فَغَضِبَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَقَالَ اسْتَغْفِرُ رَبِّكَ اسْتَغْفِرُ رَبِّكَ مَرَّتَيْنِ .

﴿﴾ احمد بن حسن نے حجاج بن نصیر کے حوالہ سے معارک بن عباد کے حوالہ سے عبد اللہ بن سعید مقبری کے حوالہ سے ان کے والد کے حوالہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے: "جمعہ پڑھنا اُس شخص پر لازم ہوگا جو (جمعہ پڑھنے کے بعد) رات تک اپنے گھر واپس پہنچ سکے۔"

تو امام احمد بن حنبل نے فرمایا: تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو! تم اپنے پروردگار سے مغفرت طلب کرو! یہ جملہ انہوں نے دو مرتبہ کہا۔

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَالْمَا فَعَلَ هَذَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لِأَنَّهُ لَمْ يُصَدِّقْ هَذَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِضَعْفِ إِسْنَادِهِ لِأَنَّهُ لَمْ يَعْرِفْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَجَّاجُ ابْنُ نَصِيرٍ يُضَعَّفُ فِي الْحَدِيثِ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمُقْبَرِيُّ ضَعْفُهُ يَخِي بَنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ جِدًّا فِي الْحَدِيثِ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبل نے ایسا اس لیے کیا کیونکہ انہوں نے اس روایت کے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے کی تصدیق نہیں کی کیونکہ اس کی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد اس روایت کے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہونے سے واقف نہیں تھے جبکہ اس کے راوی حجاج بن نصیر کو علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے اسی طرح عبد اللہ بن



سعید مقبری کو بھی یحییٰ بن سعید القطان نے روایت حدیث میں بہت زیادہ ضعیف قرار دیا ہے۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: فَكُلُّ مَنْ رَوَى عَنْهُ حَدِيثٌ مِمَّنْ يَتَّبِعُهُمْ أَوْ يَضَعُفُ لِعَفْلِهِ وَكَثْرَةِ خَطِيئِهِ وَلَا يُعْرَفُ ذَلِكَ الْحَدِيثُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ فَلَا يُحْتَجُّ بِهِ.

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہر ایسا راوی جس پر (جھوٹی روایت نقل کرنے کی) تہمت عائد ہو یا اس کی غفلت کی وجہ سے اسے ضعیف قرار دیا گیا ہو (یا وہ حدیث نقل کرنے میں) بکثرت غلطیاں کرتا ہے اور اس کی نقل کردہ روایت صرف اسی شخص کے حوالے سے منقول ہو تو ایسی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ عَنِ الضُّعْفَاءِ وَبَيَّنُّوا أحوالَهُمْ لِلنَّاسِ .  
حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ لَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اتَّقُوا الْكَلْبِيَّ فَقِيلَ لَهُ فَإِنَّكَ تَرَوِي عَنْهُ قَالَ أَنَا أَعْرِفُ صِدْقَهُ مِنْ كَذِبِهِ .

﴿﴾ کئی ائمہ نے ضعیف راویوں کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں اور لوگوں کے سامنے ان راویوں کے احوال نقل کیے ہیں۔

ابراہیم بن عبداللہ باہلی، یعلیٰ بن عبید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سفیان ثوری نے ہم سے کہا: کلبی سے روایات کرنے سے پرہیز کرو ان سے کہا گیا: آپ خود اس کے حوالہ سے روایات نقل کرتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: مجھے اس کی نقل کردہ جھوٹی اور سچی روایات (میں فرق) کے بارے میں علم ہے۔

قَالَ وَاخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَفَّانُ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ قَالَ لَمَّا مَاتَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ اشْتَهَيْتُ كَلَامَهُ فَتَبَعْتُهُ عَنْ أَصْحَابِ الْحَسَنِ فَاتَيْتُ بِهِ أَبَانَ بْنَ أَبِي عِيَّاشٍ فَقَرَأَهُ عَلَيَّ كُلَّهُ عَنِ الْحَسَنِ فَمَا اسْتَحِلُّ أَنْ أَرَوِي عَنْهُ شَيْئًا .

﴿﴾ امام بخاری، یحییٰ بن معین کے حوالہ سے عففان کے حوالہ سے ابو عوانہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حسن بصری کا انتقال ہوا اور میری یہ خواہش ہوئی کہ میں ان کی نقل کردہ روایات کو جمع کروں تو میں نے حسن بصری کے شاگردوں سے ان کی تلاش و تحقیق کی میں وہ روایات لے کر ابان بن ابو عیاش کے پاس آیا تو انہوں نے حسن بصری کے حوالہ سے وہ تمام روایات میرے سامنے بیان کیں (یعنی انہوں نے جھوٹی روایات بیان کیں) اس لیے میں اس بات کو جائز نہیں سمجھتا کہ میں ان کے حوالہ سے کوئی روایت نقل کروں۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: قَدْ رَوَى عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَثَمَةِ وَإِنْ كَانَ فِيهِ مِنَ الضُّعْفِ وَالْعَفْلَةِ مَا وَصَفَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُ فَلَا يُغْتَرُّ بِرِوَايَةِ الثَّقَاتِ عَنِ النَّاسِ لِأَنَّهُ يُرَوَى عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ إِنَّ الرَّجُلَ يُحَدِّثُنِي فَمَا أَتَاهُمْ وَلَكِنْ أَتَاهُمْ مِنْ قَوْلِهِ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: کئی ائمہ نے ابان بن ابو عیاش کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں اگرچہ ان میں ضعیف اور غفلت پائے جاتے ہیں جس کا تذکرہ ابو عوانہ اور دیگر اہل علم نے کیا ہے۔ اس لیے ثقہ راویوں کے لوگوں کے حوالہ سے نقل

کرنے میں دھوکا نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ ابن سیرین سے یہ بات منقول ہے وہ فرماتے ہیں: کوئی شخص میرے سامنے کوئی حدیث بیان کرتا ہے جس پر میں تہمت عائد نہیں کرتا، لیکن میں اُس سے اوپر والے (یعنی اُس کے استاد) پر تہمت عائد کر دیتا ہوں۔

وَقَدْ رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيهِ وَتَرَاهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ .

◀◀ کئی راویوں نے ابراہیم نخعی کے حوالہ سے، علقمہ کے حوالہ سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھتے تھے۔

وَرَوَى ابَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِيهِ وَتَرَاهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ هَكَذَا رَوَى سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ ابَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ .

◀◀ ابان بن ابو عیاش نے ابراہیم نخعی کے حوالہ سے، علقمہ کے حوالہ سے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھا کرتے تھے۔ سفیان ثوری نے ابان بن ابو عیاش کے حوالہ سے اسی کی مانند نقل کیا ہے۔

وَرَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ ابَانِ بْنِ أَبِي عِيَّاشٍ بِهَذَا الْاِسْنَادِ تَحْوَهُ هَذَا وَزَادَ فِيهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ وَأَخْبَرْتَنِي أُمِّي أَنَّهَا بَاتَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَتْ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَنَّتَ فِيهِ وَتَرَاهُ قَبْلَ الرُّكُوعِ .

◀◀ بعض راویوں نے اس روایت کو اسی سند کے ساتھ، ابان بن ابو عیاش کے حوالہ سے، اسی کی مانند نقل کیا ہے تاہم اس میں یہ الفاظ اضافی نقل کیے ہیں:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میری والدہ نے مجھے بتایا کہ ایک رات وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ٹھہر گئیں تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر کی نماز میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھی۔

قَالَ أَبُو عِيَّاشٍ: وَابَانُ بْنُ أَبِي عِيَّاشٍ وَإِنْ كَانَ قَدْ وُصِفَ بِالْعِبَادَةِ وَالْاِجْتِهَادِ فَهَذِهِ حَالُهُ فِي الْحَدِيثِ وَالْقَوْمُ كَانُوا اصْحَابَ حِفْظِ قُرْبٍ دَجَلٍ وَإِنْ كَانَ صَالِحًا لَا يَقِيمُ الشَّهَادَةَ وَلَا يَحْفَظُهَا فَكُلُّ مَنْ كَانَ مُتَهَمًا فِي الْحَدِيثِ بِالْكَذِبِ أَوْ كَانَ مُغْفَلًا يُخْطِئُ الْكَثِيرَ فَالَّذِي اخْتَارَهُ أَكْثَرُ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِنَ الْأَيْمَةِ أَنْ لَا يُسْتَغْلَلَ بِالرِّوَايَةِ عَنْهُ أَلَا تَرَى أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْمُبَارَكِ حَدَّثَ عَنْ قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَمْرُهُمْ تَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ .

◀◀ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابان بن ابو عیاش کی عبادت اور اجتہاد کا جو بھی ذکر کیا گیا، لیکن علم حدیث میں اُن کی حالت یہ ہے۔ علم حدیث کے ماہرین تو روایت کے الفاظ کو یاد رکھتے ہیں، بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی شخص نیک ہوتا ہے، لیکن وہ شہادت قائم نہیں کر سکتا اور اُس کی حفاظت بھی نہیں کر سکتا۔ ہر وہ شخص جس پر حدیث نقل کرنے میں جھوٹ بولنے کا الزام ہو یا وہ روایت نقل کرنے میں غفلت کا شکار ہوتا ہو اور بکثرت غلطیاں کرتا ہو تو علم حدیث کے اکثر ماہرین نے اس بات کو

اختیار کیا ہے کہ ایسے راوی سے روایات نقل نہ کی جائیں۔ کیا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا؟ عبد اللہ بن مبارک نے پہلے بعض اہل علم سے روایات نقل کی تھیں، لیکن جب ان کا معاملہ ابن مبارک کے سامنے واضح ہوا تو انہوں نے ان راویوں کی روایت کو ترک کر دیا۔

أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ حِزَامٍ قَالَ سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُقَابِلٍ السَّمَرَقَنْدِيِّ فَبَجَلَّ يَرْوِي عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي شَدَّادٍ الْأَحَادِيثَ الطَّوَالَ الَّتِي كَانَ يَرْوِي فِي وَصِيَّةِ لُقْمَانَ وَقَتْلِ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ وَمَا أَتَتْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ أَخِي أَبِي مُقَابِلٍ يَا عَمَّ لَا تَقُلْ حَدَّثَنَا عَوْنٌ فَإِنَّكَ لَمْ تَسْمَعْ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ قَالَ يَا بَنِي هُوَ كَلَامٌ حَسَنٌ .

﴿﴾ موسیٰ بن حزام نے صالح بن عبد اللہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ہم لوگ ابو مقاتل سمرقندی کے پاس موجود تھے انہوں نے عون بن ابوشداد کے حوالہ سے لمبی روایات نقل کرنا شروع کر دیں، جن میں لقمان کی وصیت کا تذکرہ تھا، سعید بن جبیر کے قتل کا واقعہ تھا اور اس طرح کے دیگر واقعات تھے۔ تو ابو مقاتل کے بھتیجے نے ان سے کہا: اے چچا جان! آپ یہ نہ کہیں کہ ہمیں عون نے یہ بات بتائی ہے، کیونکہ آپ نے یہ سب روایات (عون سے) سنی ہوئی نہیں ہیں۔ تو ابو مقاتل بولا: اے میرے بچے! یہ اچھی باتیں ہیں۔

### محدثین کی بعض اکابرین پر تنقید

وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي قَوْمٍ مِنْ أَجَلَةِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَضَعْفُوهُمْ مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِمْ وَوَقْفِهِمْ أَخْرُونَ مِنَ الْأَيْمَةِ بِجَلَالَتِهِمْ وَصِدْقِهِمْ وَإِنْ كَانُوا قَدْ وَهَمُوا فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا قَدْ تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ فِي مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو ثُمَّ رَوَى عَنْهُ .

﴿﴾ بعض محدثین نے کچھ ایسے افراد کے بارے میں بھی کلام کیا ہے جو علمی طور پر بہت جلیل القدر حیثیت کے مالک ہیں، لیکن ان محدثین نے ان حضرات کے حافظہ کے حوالہ سے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ جبکہ دیگر مشائخ نے ان حضرات کی جلالت قدر اور صدق کی وجہ سے ان کی توثیق کی ہے، اگرچہ یہ حضرات بعض اوقات روایات نقل کرتے ہوئے وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ یحییٰ بن سعید القطان نے محمد بن عمرو کے بارے میں کلام کیا ہے، لیکن پھر ان کے حوالہ سے روایات بھی نقل کر دی ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَلْقَمَةَ قَالَ تُرِيدُ الْعَفْوَ أَوْ تُشَدِّدُ فَقَالَ لَا بَلْ أُشَدِّدُ قَالَ لَيْسَ هُوَ مِمَّنْ تُرِيدُ كَانَ يَقُولُ أَشْيَاخَنَا أَبُو سَلَمَةَ وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَاطِبٍ .

﴿﴾ ابوبکر عبدالقدوس بن محمد عطار بصری، علی بن مدینی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید القطان سے محمد

بن عمرو بن حلقہ کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے دریافت کیا: تم کون سی رائے چاہتے ہو؟ معافی والی یا شدت پسندی والی۔ میں نے جواب دیا: نہیں! میں تو شدت والی رائے چاہتا ہوں۔ تو یحییٰ بولے: وہ اس حیثیت کے مالک نہیں ہیں جو تم چاہتے ہو (یعنی اس میں مستند نہیں ہیں)۔

وہ یہ فرمایا کرتے تھے: ابوسلمہ اور یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب ہمارے مشائخ میں سے ہیں۔

قَالَ يَحْيَى سَأَلْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو فَقَالَ فِيهِ نَحْوُ مَا قُلْتُ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو أَعْلَى مِنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَهُوَ حَنِدِيُّ فَوْقَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْمَلَةَ قَالَ عَلِيُّ فَقُلْتُ لِيَحْيَى مَا رَأَيْتُ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَزْمَلَةَ قَالَ لَوْ شِئْتُ أَنْ أَلْفَنُهُ لَفَعَلْتُ قُلْتُ كَانَ يَلْقَنُ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَلِيُّ وَكَمْ يَرُو يَحْيَى عَنْ شَرِيكَ وَلَا عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عِيَّاشٍ وَلَا عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ وَلَا عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ فَصَّالَةَ

یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نے امام مالک سے محمد بن عمرو کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے اُس کے بارے میں وہی بات ارشاد فرمائی جو میں نے کہی تھی۔

علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ فرماتے ہیں: محمد بن عمرو سہیل بن ابوصالح کے مقابلہ میں بلند ترین حیثیت کے مالک ہیں اور میرے نزدیک وہ عبدالرحمن بن حرمہ پر فوقیت رکھتے ہیں۔

علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: عبدالرحمن بن حرمہ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا: اگر میں اُن کی (نقل کردہ روایات) میں غلطیاں نکالنا چاہوں تو میں ایسا کر سکتا ہوں (علی کہتے ہیں: میں نے دریافت کیا: کیا اُن کی تصحیح کی جاتی تھی؟ تو یحییٰ نے جواب دیا: جی ہاں!

علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ نے شریک، ابوبکر بن عیاش، ربیع بن صبیح اور مبارک بن فزارہ کے حوالہ سے روایات نقل نہیں کی ہیں۔

قَالَ أَبُو عِيَّاسٍ: وَإِنْ كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ قَدْ تَرَكَ الرَّوَايَةَ عَنْ هَؤُلَاءِ فَلَمْ يَتْرِكِ الرَّوَايَةَ عَنْهُمْ أَنَّهُ اتَّهَمَهُمُ بِالْكَذِبِ وَالْكِنَّةِ تَرَكَّهُمْ لِحَالِ حِفْظِهِمْ ذِكْرَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا رَأَى الرَّجُلَ يُحَدِّثُ عَنْ حِفْظِهِ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا لَا يَثْبُتُ عَلَيَّ رِوَايَةٌ وَاحِدَةً تَرَكَهُ .

امام ترمذی فرماتے ہیں: اگر یحییٰ بن سعید القطان نے ان حضرات سے روایات نقل نہیں کی ہیں، تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انہوں نے ان پر جھوٹ کا الزام عائد کر کے ان سے روایات نقل نہیں کی ہیں، بلکہ ان حضرات کے حافظہ کی وجہ سے ان کی روایات ترک کی ہیں۔

یحییٰ بن سعید کے بارے میں یہ بات منقول ہے کہ جب وہ کسی ایسے شخص کو دیکھتے تھے جو اپنے حافظہ کے حوالہ سے (یعنی زبانی طور پر) روایات بیان کرتے ہوئے کبھی ایک بات نقل کرتا تھا اور کبھی دوسری بات نقل کرتا تھا، جس کی روایت ایک جیسی نہیں ہوتی تھی۔ تو یحییٰ اُس سے کوئی روایت نقل نہیں کرتے تھے۔

وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ تَرَكَهُمْ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ وَوَكَيْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ

وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَغَيْرُهُمْ مِنَ الْأَيْمَةِ .

﴿﴾ یحییٰ بن سعید القطان نے جن حضرات کو متروک قرار دیا ہے ان کے حوالہ سے عبد اللہ بن مبارک وکیع بن جراح، عبد الرحمن بن مہدی اور دیگر ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَهَكَذَا تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي سَهِيلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ وَمُحَمَّدِ بْنِ اسْحَقَ وَحَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ وَأَشْبَاهِهِ هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَيْمَةِ إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِمْ فِي بَعْضِ مَا رَوَوْا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُمْ الْأَيْمَةُ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض محدثین نے سہیل بن ابوصالح، محمد بن اسحق، حماد بن سلمہ، محمد بن عجلان اور ان کے پایہ کے دیگر ائمہ کے بارے میں ان حضرات کے حافظہ کے حوالہ سے کلام کیا ہے۔ (جو ان کے حافظہ نے) بعض روایات نقل کرنے میں (غلطی کی ہے) لیکن ان حضرات سے دیگر ائمہ نے احادیث روایت کی ہیں۔

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كُنَّا نَعُدُّ سَهِيلَ بْنَ أَبِي صَالِحٍ ثَبَتًا فِي الْحَدِيثِ .

﴿﴾ حسن بن علی حلوانی، علی بن مدینی کے حوالہ سے سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ہم سہیل بن ابوصالح کو علم حدیث میں مستند شمار کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ ثِقَةً مَأْمُونًا فِي الْحَدِيثِ .

﴿﴾ ابن ابی عمر، سفیان بن عیینہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن عجلان (احادیث نقل کرنے میں) ثقہ اور مامون

ہیں۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانِ عِنْدَنَا فِي رِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنْ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ أَحَادِيثُ سَعِيدِ الْمُقْبَرِيِّ بَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَبَعْضُهَا سَعِيدٌ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَاخْتَلَطَتْ عَلَيَّ فَصِيرْتُهَا عَنْ سَعِيدِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنَّمَا تَكَلَّمَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ عِنْدَنَا فِي ابْنِ عَجَلَانَ لِهَذَا .

وَقَدْ رَوَى يَحْيَى عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ الْكَثِيرَ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہمارے خیال میں یحییٰ بن سعید القطان نے محمد بن عجلان کے سعید مقبری کے حوالہ سے روایات نقل کرنے کے بارے میں کلام کیا ہے۔

ابوبکر، علی بن عبد اللہ کے حوالہ سے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: محمد بن عجلان نے یہ بات بیان کی ہے کہ سعید مقبری نے جو روایات نقل کی ہیں ان میں سے بعض سعید کے حوالہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں جبکہ بعض روایات سعید کے حوالہ سے ایک اور شخص کے حوالہ سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہیں۔

تو یہ روایات میرے سامنے خلط ملط ہو گئی ہیں۔

میں انہیں سعید کے حوالہ سے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر دیتا ہوں۔  
ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے ابن عجلان کے بارے میں اسی حوالہ سے کلام کیا ہے۔  
یحییٰ نے ابن عجلان کے حوالہ سے بہت سی روایات بھی نقل کی ہیں۔

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَهَكَذَا مَنْ تَكَلَّمَ فِي ابْنِ أَبِي لَيْلَى إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ رَوَى شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَخِيهِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْعَطَاسِ قَالَ يَحْيَى ثُمَّ لَقِيتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَحَدَّثَنَا عَنْ أَخِيهِ عَيْسَى عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: اسی طرح جن حضرات نے ابن ابی لیلیٰ کے بارے میں کلام کیا ہے انہوں نے ان کے حافظہ کے حوالہ سے کلام کیا ہے۔

علیٰ یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شعبہ نے ابن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے، ان کے بھائی عیسیٰ کے حوالہ سے، عبدالرحمن بن ابولیلیٰ کے حوالہ سے، حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے چھیننے کے بارے میں روایات نقل کی ہیں۔

یحییٰ بیان کرتے ہیں: پھر میری ملاقات ابن ابی لیلیٰ سے ہوئی تو انہوں نے اپنے بھائی عیسیٰ کے حوالہ سے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت کو بیان کیا۔

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى نَحْوُ هَذَا غَيْرَ شَيْءٍ كَانَ يَرْوِي الشَّيْءَ مَرَّةً هَكَذَا وَمَرَّةً هَكَذَا يُغَيِّرُ الْإِسْنَادَ وَإِنَّمَا جَاءَ هَذَا مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِ وَأَكْثَرُ مَنْ مَضَى مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوا لَا يَكْتُبُونَ وَمَنْ كَتَبَ مِنْهُمْ إِنَّمَا كَانَ يَكْتُبُ لَهُمْ بَعْدَ السَّمَاعِ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: ابن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے اسی طرح کی دیگر روایات بھی نقل کی گئی ہیں۔ بعض اوقات وہ کسی ایک چیز کو ایک مرتبہ اس طرح نقل کرتے ہیں اور دوسری مرتبہ اس طرح نقل کر دیتے ہیں، یعنی اُس کی سند میں کوئی تبدیلی ذکر کر دیتے ہیں، یہ غلطی ان کے حافظہ کے حوالہ سے ہوتی ہے۔ پہلے زمانہ کے اکثر اہل علم احادیث نوٹ نہیں کیا کرتے تھے اور ان میں سے جو حضرات نوٹ کرتے تھے وہ حدیث سننے کے بعد نوٹ کرتے تھے۔

روایت بالمعنی کی بحث

وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يُحْتَجُّ بِهِ وَكَذَلِكَ مَنْ تَكَلَّمَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَهَيْعَةَ وَغَيْرِهِمْ إِنَّمَا تَكَلَّمُوا فِيهِمْ مِنْ قَبْلِ حِفْظِهِمْ وَكَثْرَةَ خَطِيئِهِمْ وَقَدْ رَوَى عَنْهُمْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ فَإِذَا تَفَرَّدَ أَحَدٌ مِنْ هَؤُلَاءِ بِحَدِيثٍ وَلَمْ يُتَابِعْ عَلَيْهِ لَمْ يُحْتَجَّ بِهِ كَمَا قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يُحْتَجُّ بِهِ إِنَّمَا عَنِيَ إِذَا تَفَرَّدَ بِالشَّيْءِ وَأَشَدُّ مَا يَكُونُ هَذَا

إِذَا لَمْ يَحْفَظِ الْإِسْنَادَ فَرَادَى فِي الْإِسْنَادِ أَوْ نَقَصَ أَوْ غَيَّرَ الْإِسْنَادَ أَوْ جَاءَ بِمَا يَتَغَيَّرُ فِيهِ الْمَعْنَى لَأَمَّا مَنْ أَقَامَ الْإِسْنَادَ وَحَفِظَهُ وَغَيَّرَ اللَّفْظَ فَإِنَّ هَذَا وَاسِعٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ إِذَا لَمْ يَتَغَيَّرِ الْمَعْنَى .

◀▶ احمد بن حسن کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبل کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ ابن ابی لیلیٰ کی روایت کو دلیل کے طور پر پیش نہیں کیا جائے گا۔

اسی طرح جن اہل علم نے مجاہد بن سعید، عبداللہ بن لہیعہ اور دیگر حضرات کے بارے میں کلام کیا ہے انہوں نے ان حضرات کے حافظہ اور (روایت نقل کرنے میں) بکثرت غلطیوں کی وجہ سے کلام کیا ہے۔

جبکہ کئی ائمہ نے ان حضرات کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

جب ان حضرات میں سے کوئی ایک شخص کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہو اور اس بارے میں اُس کی متابعت نہ کی گئی ہو تو ایسی روایت کو استدلال نہیں کیا جائے گا جیسا کہ امام احمد بن حنبل نے یہ فرمایا ہے: ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے استدلال نہیں کیا جائے گا۔ امام احمد کی مراد یہی ہے کہ جب وہ کسی روایت کو نقل کرنے میں منفرد ہوں۔

اس میں سب سے زیادہ شدید غلطی یہ ہوتی ہے کہ آدمی کو روایت کی سند یاد نہ رہے اور وہ اُس سند میں کوئی کمی یا اضافہ ذکر کرنے یا سند کو تبدیل کر دے یا ایسا لفظ نقل کر دے جس کے نتیجہ میں روایت کا مضمون تبدیل ہو جائے۔

البتہ جو شخص سند برقرار رکھے اُسے یاد رکھے اور الفاظ تبدیل کر دے تو اہل علم کے نزدیک اس کی گنجائش ہے بشرطیکہ (روایت کا) مفہوم تبدیل نہ ہو۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنِ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ إِذَا حَدَّثْنَاكُمْ عَلَى الْمَعْنَى فَحَسْبُكُمْ .

◀▶ محمد بن بشار، عبدالرحمن بن مہدی کے حوالہ سے، معاویہ بن صالح کے حوالہ سے، علاء بن حارث کے حوالہ سے، مکحول کے حوالہ سے، حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب ہم معنوی طور پر کوئی روایت تمہارے سامنے بیان کر دیں تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ كُنْتُ أَسْمَعُ الْحَدِيثَ مِنْ عَشْرَةِ اللَّفْظِ مُخْتَلِفٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ .

◀▶ یحییٰ بن موسیٰ، عبدالرزاق کے حوالہ سے، معمر کے حوالہ سے، ایوب کے حوالہ سے، محمد بن سیرین کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے بعض اوقات کوئی روایت دس مختلف الفاظ میں سنی لیکن اُس کا مفہوم ایک ہی تھا۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ كَانَ إِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ وَالْحَسَنُ وَالشَّعْبِيُّ يَأْتُونَ بِالْحَدِيثِ عَلَى الْمَعَانِي وَكَانَ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ وَرَجَاءُ بْنُ خَيْرٍ حَيَوَةً يُعِينُونَ عَلَى حُرُوفِهِ .

◀▶ احمد بن منیع بیان کرتے ہیں: محمد بن عبداللہ انصاری نے ابن عون رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: ابراہیم نخعی، حسن بصری

اور صحیح حدیث کو معنوی طور پر نقل کر دیتے تھے۔

قاسم بن محمد بن سیرین اور رجاہ بن حیوہ حدیث کو لفظی طور پر نقل کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُشْرَمٍ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ إِنَّكَ تُحَدِّثُنَا بِالْحَدِيثِ ثُمَّ تُحَدِّثُنَا بِهِ عَلَى غَيْرِ مَا حَدَّثْتَنَا قَالَ عَلَيْكَ بِالسَّمَاعِ الْأَوَّلِ .

••• علی بن حشرم، حفص بن غیاث کے حوالہ سے عاصم احوال کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابو عثمان نہدی سے کہا آپ پہلے ہمیں کوئی حدیث سنااتے ہیں پھر آپ بعد میں اسی حدیث کو دوسرے لفظوں میں سنااتے ہیں تو ابو عثمان نہدی نے فرمایا: تم لوگ پہلے ہی ہوئی روایت کو لازم پکڑ لو۔

حَدَّثَنَا الْجَارُودُ حَدَّثَنَا وَكَوَيْجُ عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ إِذَا أَصَبْتَ الْمَعْنَى أَجْزَأَكَ .

••• جارود و کویج کے حوالہ سے ربیع بن صبیح کے حوالہ سے حسن بصری کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب تم نے مفہوم صحیح نقل کر دیا تو تمہارے لیے یہ کافی ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَيْفِ هُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ انْقِصُ مِنَ الْحَدِيثِ إِنْ شِئْتَ وَلَا تَزِدْ فِيهِ .

••• علی بن حجر، عبد اللہ بن مبارک کے حوالہ سے سیف بن سلیمان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے مجاہد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ تم حدیث کے الفاظ میں کمی کر سکتے ہو اس میں اضافہ نہیں کر سکتے۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَمَارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ أَخْبَرَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ رَجُلٍ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَقَالَ إِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي أُحَدِّثُكُمْ كَمَا سَمِعْتُ فَلَا تُصَدِّقُونِي إِنَّمَا هُوَ الْمَعْنَى .

••• ابو عمار حسین بن حریش، زید بن حباب کے حوالہ سے ایک صاحب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سفیان ثوری ہمارے پاس تشریف لائے اور بولے: اگر میں تمہارے سامنے یہ کہوں کہ میں تمہیں حدیث اسی طرح سنا رہا ہوں جس طرح میں نے سنی تھی (یعنی میں نے اس میں کسی بھی لفظ میں کوئی کمی و بیشی نہیں کی) تو تم میری اس بات کی تصدیق نہ کرنا کیونکہ (میری نقل کردہ وہ روایت) معنوی اعتبار (سے نقل) ہوگی۔

أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنِيُّ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكَيْعًا يَقُولُ إِنْ لَمْ يَكُنِ الْمَعْنَى وَاسِعًا فَقَدْ هَلَكَ النَّاسُ .

••• حسین بن حریش، وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر معنوی طور پر حدیث نقل کرنے کی گنجائش نہ ہوتی، تو لوگ ہلاکت کا شکار ہو جاتے۔

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَإِنَّمَا تَفَاضَلَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحِفْظِ وَالِاتِّقَانِ وَالتَّحْبِثِ عِنْدَ السَّمَاعِ مَعَ أَنَّهُ لَمْ يَسْلَمْ مِنَ الْخَطَا وَالْعَلَطِ كَثِيرًا أَحَدٌ مِنَ الْأُمَّةِ مَعَ حِفْظِهِمْ .

••• امام ترمذی فرماتے ہیں: حفظ، اتقان اور سماع کے وقت تحبث کے حوالہ سے اہل علم کے باہمی درجات مختلف ہیں اس کے باوجود وہ خطا کرنے اور غلطی کرنے سے محفوظ نہیں ہیں ان میں اکثر ائمہ شامل ہیں باوجودیکہ ان کے حافظہ (نہایت قوی



تھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ قَالَ قَالَ لِي اِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ اِذَا حَدَّثْتَنِي فَحَدِّثْنِي عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ فَإِنَّهُ حَدَّثَنِي مَرَّةً بِحَدِيثٍ ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ بِسِنِينَ فَمَا أَخْرَجَ مِنْهُ حَرْفًا .

﴿ ﴿ محمد بن حمید رازی جریر کے حوالہ سے 'عمارہ بن قعقاع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابراہیم نخعی نے مجھ سے فرمایا: جب تم نے مجھے کوئی حدیث سنانی ہو تو ابو زرعد بن عمرو بن جریر کے حوالہ سے سناؤ، کیونکہ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے ایک حدیث سنانی پھر میں نے کئی سال کے بعد ان سے اسی روایت کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے اُس روایت کو بیان کرنے میں کسی ایک حرف کی بھی کمی نہیں کی۔

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ قُلْتُ لِاِبْرَاهِيمَ مَا لِسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ اَتَمُّ حَدِيثًا مِنْكَ قَالَ لِأَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ .

﴿ ﴿ ابو حفص عمرو بن علی بن یحییٰ بن سعید القطان کے حوالہ سے 'سفیان کے حوالہ سے 'منصور کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے کہا: کیا وجہ ہے کہ سالم بن ابوالجد آپ کے مقابلہ میں زیادہ کھل طور پر حدیث نقل کرتے ہیں؟ تو ابراہیم نخعی نے جواب دیا: اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ احادیث کو نوٹ کر لیا کرتے تھے۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ اِنِّي لَأَحَدُثُ بِالْحَدِيثِ فَمَا اَدْعُ مِنْهُ حَرْفًا .

﴿ ﴿ عبد الجبار بن العلاء بن عبد الجبار سفیان کے حوالہ سے 'عبد الملک بن عمیر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں کوئی حدیث بیان کرتا ہوں تو اس میں کوئی ایک حرف بھی نہیں چھوڑتا۔

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ قَالَ قَتَادَةُ مَا سَمِعْتُ اذْنَايَ شَيْئًا قَطُّ اِلَّا وَعَاهُ قَلْبِي .

﴿ ﴿ حسین بن مہدی بصری عبدالرزاق معمر کے حوالہ سے 'قتادہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے کانوں نے جو بات بھی سنی میرے ذہن نے اُسے محفوظ کر لیا۔

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرٍو بْنِ دِينَارٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ اَحَدًا اَنْصَرَ لِلْحَدِيثِ مِنَ الزُّهْرِيِّ .

﴿ ﴿ سعید بن عبدالرحمن مخزومی سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے 'عمرو بن دینار کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جو زہری کے مقابلہ میں زیادہ (احتیاط کے ساتھ) لفظ بہ لفظ حدیث نقل کرتا ہو۔

حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدِ الْجَوْهَرِيِّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ اَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ مَا عَلِمْتُ اَحَدًا كَانَ اَعْلَمَ بِحَدِيثِ اَهْلِ الْمَدِينَةِ بَعْدَ الزُّهْرِيِّ مِنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي كَثِيرٍ .

﴿﴾ ابراہیم بن سعید جوہری سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے ایوب سختیانی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے علم کے مطابق اہل مدینہ کی احادیث کا زہری کے بعد یحییٰ بن ابوکثیر سے بڑا عالم اور کوئی نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يُحَدِّثُ فَإِذَا حَدَّثْتَهُ عَنْ أَيُّوبَ بِخِلَافِهِ تَرَكَهُ فَيَقُولُ قَدْ سَمِعْتُهُ فَيَقُولُ إِنَّ أَيُّوبَ أَعْلَمَنَا بِحَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ .

﴿﴾ امام بخاری سلیمان بن حرب حماد بن زید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ابن عون کوئی حدیث سنایا کرتے تھے اور جب میں انہیں ایوب کے حوالہ سے (ان کی نقل کردہ روایت) کے خلاف روایت سنا تا تو وہ (اپنی نقل کردہ روایت) ترک کر دیتے اور یہ کہتے: میں نے یہ حدیث سن رکھی ہے لیکن پھر وہ یہ بھی کہتے: محمد بن سیرین کی نقل کردہ روایات کے بارے میں ایوب ہم سب سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِيذٍ أَيُّهُمَا أَثَبْتُ هِشَامَ الدَّمَسَوَاتِيَّ أَمْ مِسْعَرَ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ مِسْعَرَ كَانَ مِسْعَرٌ مِّنْ أَثَبَتِ النَّاسِ .

﴿﴾ ابوبکر علی بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے دریافت کیا: ان دونوں حضرات میں سے کون زیادہ مستند ہے؟ ہشام دستوائی یا مسعر؟ انہوں نے فرمایا: میں نے مسعر جیسا شخص نہیں دیکھا وہ سب سے زیادہ مستند تھے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ سَمِعْتُ حَمَّادَ بْنَ زَيْدٍ يَقُولُ مَا خَالَفَنِي شُعْبَةُ فِي شَيْءٍ إِلَّا تَرَكَتُهُ .

﴿﴾ ابوبکر عبدالقدوس بن محمد ابوالولید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حماد بن زید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: شعبہ نے جس چیز کے بارے میں مجھ سے مختلف روایت نقل کی ہے میں نے اُسے (یعنی اپنی روایت کو) ترک کر دیا ہے (اور شعبہ کی روایت کو مستند قرار دیا ہے)۔

قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَحَدَّثَنِي أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ قَالَ لِي حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ إِنَّ أَرَدْتَ الْحَدِيثَ فَعَلَيْكَ بِشُعْبَةَ .

﴿﴾ ابوبکر ابوالولید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حماد بن سلمہ نے مجھ سے فرمایا: اگر تم احادیث (کا علم) حاصل کرنا چاہتے ہو تو شعبہ (کی شاگردی یا ان کی نقل کردہ روایات) کو لازم پکڑ لو۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ بَنٍ حُمَيْدٌ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ قَالَ شُعْبَةُ مَا رَوَيْتُ عَنْ رَجُلٍ حَدِيثًا وَاحِدًا إِلَّا أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مَرَّةٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ عَشْرَةَ أَحَادِيثَ أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرِ مَرَارٍ وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ خَمْسِينَ حَدِيثًا أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ خَمْسِينَ مَرَّةً وَالَّذِي رَوَيْتُ عَنْهُ مِائَةَ أَحَادِيثَ أَتَيْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ إِلَّا حَيَّانَ الْكُوفِيُّ الْبَاهِقِيُّ فَإِنِّي سَمِعْتُ مِنْهُ هَذِهِ الْأَحَادِيثَ ثُمَّ عُدْتُ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُهُ قَدْ مَاتَ .

﴿﴾ عبد بن حمید ابوداؤد کے حوالہ سے شعبہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے جس شخص کے حوالہ سے ایک روایت نقل کی، میں اُس کے پاس ایک سے زیادہ مرتبہ گیا اور میں نے جس شخص کے حوالہ سے دس روایات نقل کی ہیں، میں اُس کے پاس

دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں میں نے جس شخص کے حوالہ سے پچاس روایات نقل کی ہیں میں اُس کے پاس پچاس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں اور میں نے جس شخص کے حوالہ سے ایک سو روایات نقل کی ہیں میں اُس کے پاس ایک سو سے زیادہ مرتبہ گیا ہوں البتہ حیان بارتی کا معاملہ مختلف ہے میں نے اُن سے یہ روایات سنی ہیں جب میں دوبارہ اُن کے پاس گیا تو اُس وقت اُن کا انتقال ہو چکا تھا۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ  
شُعْبَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَدِيثِ .

◀◀ امام بخاری عبد اللہ بن ابواسود ابن مہدی کے حوالہ سے سفیان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شعبہ امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ لَيْسَ أَحَدٌ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ شُعْبَةَ وَلَا يَعِدُّهُ أَحَدٌ عِنْدِي وَإِذَا خَالَفَهُ سُفْيَانٌ أَخَذْتُ بِقَوْلِ سُفْيَانَ قَالَ عَلِيُّ قُلْتُ لِيَحْيَى أَيُّهُمَا كَانَ أَحْفَظَ لِلْأَحَادِيثِ الطَّوَالِ سُفْيَانٌ أَوْ شُعْبَةُ قَالَ كَانَ شُعْبَةُ أَمْرًا فِيهَا قَالَ يَحْيَى وَكَانَ شُعْبَةُ أَعْلَمَ بِالرِّجَالِ فَلَانَ عَنْ فَلَانَ وَكَانَ سُفْيَانُ صَاحِبَ أَبْوَابٍ .

◀◀ ابوبکر علی بن عبد اللہ کے حوالہ سے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میرے نزدیک کوئی بھی شخص شعبہ سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے اور میرے نزدیک کوئی بھی شخص اُن کا ہم پلہ نہیں ہے۔ لیکن جب سفیان اُن سے مختلف روایت نقل کرتے ہیں تو میں سفیان کے بیان کو قبول کرتا ہوں۔

علی کہتے ہیں: میں نے یحییٰ سے دریافت کیا: ان دونوں حضرات میں سے طویل احادیث کا بڑا حافظ کون ہے؟ سفیان یا شعبہ؟ تو انہوں نے فرمایا: شعبہ نے اس بارے میں بڑی محنت کی ہے۔ یحییٰ کہتے ہیں: شعبہ علم رجال کے فلاں اور فلاں سے بڑے عالم تھے لیکن سفیان صاحب ابواب (یعنی فقہ کے ابواب کے عالم) تھے۔

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ الْإِمَّةُ فِي الْأَحَادِيثِ أَرْبَعَةٌ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَالْأَوْزَاعِيُّ وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ .

◀◀ عمرو بن علی عبد الرحمن بن مہدی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: علم حدیث کے امام چار حضرات ہیں سفیان ثوری مالک بن انس، اوزاعی اور حماد بن زید۔

حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنِيُّ بْنُ جُرَيْثٍ قَالَ سَمِعْتُ وَكِيعًا يَقُولُ قَالَ شُعْبَةُ سُفْيَانٌ أَحْفَظُ مِنِّي مَا حَدَّثَنِي سُفْيَانٌ عَنْ شَيْخٍ بِشَيْءٍ فَسَأَلْتُهُ إِلَّا وَجَدْتُهُ كَمَا حَدَّثَنِي سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مُوسَى الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عَيْسَى الْقَزَّازَ يَقُولُ كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُشَدِّدُ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَاءِ وَالنَّاءِ وَنَحْوِهِمَا سَمِعْتُ إِسْحَاقَ بْنَ مُوسَى الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ مَعْنَ بْنَ عَيْسَى الْقَزَّازَ يَقُولُ كَانَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُشَدِّدُ فِي حَدِيثِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْبَاءِ وَالنَّاءِ وَنَحْوِهِمَا .

﴿﴾ ابوعمار حسین بن حریش وکیع کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: شعبہ کہتے ہیں کہ سفیان مجھ سے بڑے حافظ ہیں سفیان نے میرے سامنے کسی بزرگ کے حوالہ سے جو بھی حدیث سنائی میں نے بعد میں اُن سے جب بھی اُس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو اُس روایت کو اسی طرح پایا جیسے انہوں نے مجھے پہلے بیان کی تھی۔

اسحاق بن موسیٰ انصاری، معن بن عیسیٰ القزاز کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام مالک بن انس نبی اکرم ﷺ کی احادیث (نقل کرنے میں) ”ی“ اور ”ت“ وغیرہ (یعنی غائب اور حاضر کے صیغوں) کا بھی سختی سے خیال رکھتے تھے۔

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُرَيْمٍ الْأَنْصَارِيُّ قَاضِي الْمَدِينَةِ قَالَ مَرَّ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَلَى أَبِي حَازِمٍ وَهُوَ جَالِسٌ فَجَارَهُ فَقِيلَ لَهُ لِمَ لَمْ تَجْلِسْ فَقَالَ إِنِّي لَمْ أَجِدْ مَوْضِعًا أَجْلِسُ فِيهِ وَكَرِهْتُ أَنْ أَخُذَ حَدِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا قَائِمٌ .

﴿﴾ ابو موسیٰ مدینہ منورہ کے قاضی ابراہیم بن عبد اللہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں: ایک مرتبہ امام مالک، شیخ ابو حازم کے پاس سے گزرے جو بیٹھے ہوئے (درس حدیث دے رہے) تھے، لیکن امام مالک اُن سے آگے گزر گئے اُن سے پوچھا گیا: آپ (ان کے درس میں) کیوں نہیں بیٹھے؟ انہوں نے جواب دیا: مجھے کوئی جگہ نہیں ملی جہاں میں بیٹھ سکتا اور مجھے یہ بات پسند نہیں آئی کہ میں کھڑا ہو کر نبی اکرم ﷺ کی حدیث کا سماع کروں۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ .

﴿﴾ ابو بکر، علی بن عبد اللہ کے حوالہ سے، یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: امام مالک نے سعید بن مسیب کے حوالہ سے جو روایات نقل کی ہیں وہ میرے نزدیک سفیان ثوری کی ابراہیم نخعی کے حوالہ سے نقل کردہ روایات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

قَالَ يَحْيَى مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ كَانَ مَالِكٌ إِمَامًا فِي الْحَدِيثِ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ الْحَسَنِ يَقُولُ سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ مَا رَأَيْتُ بِعَيْنِي مِثْلَ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ الْقَطَّانِ .

﴿﴾ یحییٰ فرماتے ہیں: محدثین میں امام مالک سے زیادہ مستند اور کوئی شخص نہیں ہے امام مالک، علم حدیث کے امام تھے۔

میں نے احمد بن حسن کو امام احمد کا یہ بیان نقل کرتے ہوئے سنا ہے: میری آنکھوں نے یحییٰ بن سعید القطان جیسا کوئی شخص نہیں تھا۔

قَالَ أَحْمَدُ وَسُئِلَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ عَنْ وَكَيْعٍ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ فَقَالَ أَحْمَدُ وَكَيْعٌ أَكْبَرُ فِي الْقَلْبِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ إِمَامٌ

سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عَمْرٍو بْنَ نَبْهَانَ بْنَ صَفْوَانَ النَّخَعِيَّ الْبَصْرِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ يَقُولُ لَوْ حَلَفْتُ بَيْنَ الرَّكْنَيْنِ وَالْمَقَامِ لَحَلَفْتُ أَنِّي لَمْ أَرِ أَحَدًا أَعْلَمَ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ .

﴿﴾ احمد بن حسن بیان کرتے ہیں: امام احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمن بن مہدی کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: وکیع، بڑے ذہین کے مالک ہیں، جبکہ عبدالرحمن (علم حدیث کے) امام ہیں۔  
محمد بن عمرو ثقفی، علی بن مدینی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اگر مجھے رکن یرمینی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑا کر کے یہ قسم لی جائے، تو میں یہ قسم اٹھا لوں گا کہ میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے بڑا عالم نہیں دیکھا۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْكَلَامُ فِي هَذَا وَالرِّوَايَةُ عَنْ أَهْلِ الْعِلْمِ تَكْثُرُ وَأَمَّا بَيْنَا شَيْئًا مَنَّهُ عَلَى الْإِخْتِصَارِ لِيُسْتَدَلَّ بِهِ عَلَى مَنَازِلِ أَهْلِ الْعِلْمِ وَتَفَاضُلِ بَعْضِهِمْ عَلَى بَعْضٍ فِي الْحِفْظِ وَالِاتِّقَانِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فِيهِ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا يَأْتِي شَيْءٌ تَكَلَّمَ فِيهِ.

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس بارے میں کلام اور اہل علم سے منقول روایات بہت زیادہ ہیں، ہم نے اختصار کے طور پر ان میں سے کچھ باتیں نقل کر دی ہیں، تاکہ اہل علم کی منازل اور حفظ و اتقان کے حوالہ سے ان کے باہمی مراتب کے درمیان فرق کی معرفت حاصل کی جاسکے اور (اس بات کا پتہ چل جائے) جن اہل علم کے بارے میں کلام کیا گیا ہے، ان کے بارے میں کیوں کلام کیا گیا ہے؟

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْقِرَاءَةُ عَلَى الْعَالِمِ إِذَا كَانَ يَحْفَظُ مَا يَقْرَأُ عَلَيْهِ أَوْ يُمَسِّكُ أَصْلَهُ فِيمَا يَقْرَأُ عَلَيْهِ إِذَا لَمْ يَحْفَظْ هُوَ صَحِيحٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ مِثْلَ السَّمَاعِ.

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: عالم کے سامنے حدیث پڑھ کر سنانا، جبکہ وہ اس چیز کو حفظ کر سکتا ہو جو اس کے سامنے پڑھا گیا ہے، یا اس کے پاس وہ اصل (تحریر) موجود ہو، جس میں دیکھ کر اس کے سامنے پڑھا گیا ہے، جبکہ وہ حافظ نہ ہو، تو یہ محدثین کے نزدیک درست ہے اور (استاد سے) احادیث کے سماع کے مترادف ہے۔

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ أَقُولُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا

﴿﴾ حسین بن مہدی بصری، عبدالرزاق کے حوالہ سے ابن جریر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے عطاء بن ابی رباح کے سامنے حدیث پڑھ کر سنائی، میں نے ان سے دریافت کیا: میں کیا کہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم یہ کہو: انہوں نے ہمیں حدیث سنائی ہے۔

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِي عَصْمَةَ عَنْ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَفْرًا قَدِمُوا عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ مِنْ أَهْلِ الطَّائِفِ بِكِتَابٍ مِنْ كُتُبِهِ فَجَعَلَ يَقْرَأُ عَلَيْهِمْ فَيَقْتَلِمُ وَيُؤَخِّرُ فَقَالَ إِنِّي يَلَهُتُ لِهَذِهِ الْمَصِيبَةِ فَأَقْرَأُوا عَلَيَّ فَإِنِ اقْرَأَرِي بِهِ كَقَرَأْتِي عَلَيْكُمْ.

﴿﴾ سوید بن نصر، علی بن حسین کے حوالہ سے ابو عاصمہ کے حوالہ سے یزید نخعی کے حوالہ سے عکرمہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: طائف کے رہنے والے کچھ لوگ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں ایک کتاب لے کر حاضر ہوئے، جو ان کے پاس موجود تھی، انہوں نے وہ کتاب ان لوگوں کے سامنے پڑھی اور اسے آگے پیچھے کر دیا۔ پھر بولے: میں اب اسے اور

نہیں پڑھ سکتا، تم لوگ اسے میرے سامنے پڑھ دو، کیونکہ میرا ان روایات کے بارے میں اقرار کرنا، انہیں تم لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنانے کے مترادف ہے۔

حَدَّثَنَا سُؤَيْدُ بْنُ نَصْرٍ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ قَالَ إِذَا نَاولَ الرَّجُلُ كِتَابَهُ الْخَوَّ فَقَالَ ارْزُو هَذَا عَنِّي فَلَهُ أَنْ يَرَوِيَهُ

﴿﴾ سوید بن نصر، علی بن حسین کے حوالہ سے، اُن کے والد کے حوالہ سے، منصور بن معتمر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب کوئی شخص اپنی تحریر (یعنی نوٹ کی ہوئی احادیث) دوسرے شخص کی طرف بڑھاتے ہوئے یہ کہے: اسے میرے حوالہ سے روایت کر دو، تو دوسرے شخص کو یہ حق حاصل ہوگا کہ اُسے روایت کر دے۔

وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا عَاصِمٍ النَّبِيلَ عَنْ حَدِيثٍ فَقَالَ اقْرَأْ عَلَيَّ فَاحْبَبْتُ أَنْ يَقْرَأَ هُوَ فَقَالَ إِنَّتَ لَا تُجِيزُ الْقِرَاءَةَ وَقَدْ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ يُجِيزَانِ الْقِرَاءَةَ .

﴿﴾ میں نے امام بخاری کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے فرمایا: تم اسے میرے پاس پڑھ کر سنا دو، میری یہ خواہش تھی کہ وہ میرے سامنے پڑھتے۔ انہوں نے فرمایا: کیا تم اس طرح پڑھنے کو درست نہیں سمجھتے؟ جبکہ سفیان ثوری اور امام مالک بن انس اس طرح پڑھنے کو درست قرار دیتے ہیں۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ الْمِصْرِيُّ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهَبٍ مَا قُلْتُ حَدَّثَنَا فَهُوَ مَا سَمِعْتُ مَعَ النَّاسِ وَمَا قُلْتُ حَدَّثَنِي فَهُوَ مَا سَمِعْتُ وَحْدِي وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنَا فَهُوَ مَا قُرِئَ عَلَيَّ الْعَالِمِ وَأَنَا شَاهِدٌ وَمَا قُلْتُ أَخْبَرَنِي فَهُوَ مَا قَرَأْتُ عَلَى الْعَالِمِ يَعْنِي وَأَنَا وَحْدِي سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مُحَمَّدَ بْنَ الْمُثَنَّى يَقُولُ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ حَدَّثَنَا وَأَخْبَرَنَا وَاحِدًا .

﴿﴾ احمد بن حسن، یحییٰ بن سلیمان کے حوالہ سے، عبد اللہ بن وہب کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب میں لفظ ”حدَّثنا“ استعمال کروں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اس روایت کو دیگر افراد کے ہمراہ سنا ہے اور جب میں لفظ ”حدثنی“ استعمال کروں تو اس کا مطلب ہے کہ صرف میں نے اکیلے نے وہ روایت سنی ہے جب میں لفظ ”اخبرنا“ استعمال کروں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ حدیث کسی عالم کے سامنے پڑھی گئی اور میں بھی اُس وقت وہاں موجود تھا اور جب میں لفظ ”اخبرنی“ استعمال کروں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے اکیلے سے کسی عالم کے سامنے وہ حدیث پڑھی تھی۔

شیخ ابوموسیٰ محمد بن ثنی، یحییٰ بن سعید القطان کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ”حدَّثنا“ اور ”اخبرنا“ کا مفہوم ایک ہی ہے۔ قَالَ أَبُو عِيْسَى: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُصْعَبٍ الْمَدِينِيِّ فَقُرِئَ عَلَيَّ بَعْضُ حَدِيثِهِ فَقُلْتُ لَهُ كَيْفَ نَقُولُ فَقَالَ قُلْ حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم ابو مصعب مدینی کے پاس موجود تھے اُن کے سامنے اُنہی کی نقل کردہ ایک روایت پڑھی گئی تو ہم نے دریافت کیا: ہم اسے کس طرح نقل کریں؟ تو انہوں نے فرمایا: تم یہ کہو کہ ہمیں ابو مصعب نے یہ حدیث سنائی ہے۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ أَجَازَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ الْإِجَازَةَ إِذَا أَجَازَ الْعَالِمُ لِأَحَدٍ أَنْ يَرَوِيَ عَنْهُ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَلَهُ أَنْ يَرَوِيَ عَنْهُ.

◀◀ امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض اہل علم نے ”اجازت دینے“ کو درست قرار دیا ہے، یعنی جب کوئی عالم کسی شخص کو اس بات کی اجازت دے کہ وہ شخص اُس عالم کے حوالہ سے اُس کی کسی حدیث کو نقل کر سکتا ہے تو اب اُس شخص کو یہ حق حاصل ہو گا کہ وہ اُس عالم کے حوالہ سے اُس روایت کو نقل کر دے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا وَكَيْعٌ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُدَيْرٍ عَنْ أَبِي مَجَلَزٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهْيِكَ قَالَ كَتَبْتُ كِتَابًا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ أَرَوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ.

◀◀ محمود بن غیلان، وکیع، عمران بن حدیر، ابو مجلز سے، بشیر بن نہیک کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے ایک مجموعہ مرتب کیا، پھر میں نے دریافت کیا: کیا میں اسے آپ کے حوالہ سے روایت کر دوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں!

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْوَاسِطِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَوْفِ الْأَعْرَابِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْحَسَنِ عِنْدِي بَعْضُ حَدِيثِكَ أَرَوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ.

◀◀ محمد بن اسمعیل واسطی، محمد بن حسن واسطی کے حوالہ سے عوف اعرابی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: ایک شخص نے حسن بصری سے کہا: میرے پاس آپ کے حوالہ سے منقول، بعض روایات موجود ہیں، کیا میں انہیں آپ کے حوالہ سے روایت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ إِنَّمَا يُعْرَفُ بِمَحْبُوبِ بْنِ الْحَسَنِ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ.

◀◀ امام ترمذی فرماتے ہیں: محمد بن حسن نامی راوی، محبوب بن حسن کے نام سے معروف ہیں اور کئی ائمہ نے اُن کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں۔

حَدَّثَنَا الْجَارُودُ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِمِيَّاضٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ آتَيْتُ الزُّهْرِيَّ بِكِتَابٍ فَقُلْتُ هَذَا مِنْ حَدِيثِكَ أَرَوِيهِ عَنْكَ قَالَ نَعَمْ.

◀◀ جارود بن معاذ، انس بن عیاض کے حوالہ سے عبید اللہ بن عمر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں زہری کے پاس کچھ تحریر شدہ حدیثیں لے کر آیا، میں نے کہا: یہ آپ سے منقول بعض روایات ہیں، میں انہیں آپ کی طرف سے روایت کر لوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ جُرَيْجٍ إِلَى هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ بِكِتَابٍ فَقَالَ هَذَا مِنْ حَدِيثِكَ أَرَوِيهِ عَنْكَ فَقَالَ نَعَمْ قَالَ يَحْيَى فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَعْجَبُ أَمْرًا وَقَالَ عَلِيُّ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ الْخُرَّاسِيِّ فَقَالَ ضَعِيفٌ فَقُلْتُ إِنَّهُ يَقُولُ أَخْبَرَنِي

فَقَالَ لَا شَيْءَ إِنَّمَا هُوَ كِتَابٌ دَفَعَهُ إِلَيْهِ .

﴿﴾ شیخ ابوبکر علی بن عبداللہ کے حوالہ سے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: اب جرتج کچھ تحریر شدہ حدیثیں لے کر ہشام بن عروہ کے پاس آئے اور بولے: یہ آپ سے منقول روایات ہیں میں انہیں آپ کے حوالہ سے روایت کر سکتا ہوں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

یحییٰ بیان کرتے ہیں: میں نے دل میں سوچا مجھے یہ سمجھ نہیں آئی کہ ان دونوں میں سے زیادہ حیران کن کیا چیز ہے؟ علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے ابن جرتج کی عطاء خراسانی کے حوالہ سے نقل کردہ روایات کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: وہ ضعیف ہیں۔ میں نے کہا: وہ تو یہ کہتے ہیں: انہوں نے مجھے اس بارے میں بتایا ہے (یعنی عطاء خراسانی نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے)۔ تو یحییٰ بن سعید نے فرمایا: اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے یہ ایک کتاب تھی جو (عطاء خراسانی) نے (ابن جرتج کو) دی تھی (اور اسی کے حوالہ سے ابن جرتج نے روایات نقل کی ہیں)۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَالْحَدِيثُ إِذَا كَانَ مُرْسَلًا فَإِنَّهُ لَا يَصِحُّ عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ الْحَدِيثِ قَدْ ضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: جب کوئی حدیث ”مرسل“ ہو تو اکثر اہل علم کے نزدیک وہ مستند شمار نہیں ہوگی۔ کئی اہل علم نے ایسی روایت کو ضعیف قرار دیا ہے۔

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ إِسْحَاقَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قُرُوءَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ قَاتَلَكَ اللَّهُ يَا ابْنَ أَبِي قُرُوءَةَ تَجِئْنَا بِأَحَادِيثٍ لَيْسَتْ لَهَا خُطْمٌ وَلَا أَرْمَةٌ .

﴿﴾ علی بن حجر بقیہ بن ولید کے حوالہ سے عتبہ بن ابوحکیم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: زہری نے اسحاق بن عبداللہ بن ابوفروہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے (یعنی وہ ”مرسل“ روایات بیان کر رہے تھے)۔ تو زہری بولے: اے ابوفروہ کے بیٹے! اللہ تعالیٰ تمہیں برباد کرے! تم ایسی روایتیں بیان کر رہے ہو جن کی کوئی لگام (یعنی مستند سند) نہیں ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ مُرْسَلَاتٌ مُجَاهِدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتٍ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ بِكَثِيرٍ كَانَ عَطَاءٌ يَأْخُذُ عَنْ كُلِّ ضَرْبٍ قَالَ عَلِيُّ بْنُ يَحْيَى مُرْسَلَاتٌ سَعِيدِ بْنِ جَبْرِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مُرْسَلَاتٍ عَطَاءٍ .

قُلْتُ لِيَحْيَى مُرْسَلَاتٌ مُجَاهِدٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ أَمْ مُرْسَلَاتٌ طَاوُسٍ قَالَ مَا أَكْرَبَهُمَا .

﴿﴾ ابوبکر علی بن عبداللہ کے حوالہ سے یحییٰ بن سعید کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: مجاہد کی نقل کردہ ”مرسل“ روایات میرے نزدیک عطاء بن ابی رباح کی نقل کردہ ”مرسل“ روایات کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ (یعنی مستند) ہیں کیونکہ عطاء ہر طرح کے آدمی سے روایت کر لیتے ہیں۔



علیٰ یحییٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سعید بن جبیر نے نقل کردہ ”مرسل“ روایات میرے نزدیک عطاء کی نقل کردہ ”مرسل“ روایات سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

میں نے کہا: مجاہد کی نقل کردہ ”مرسل“ روایات آپ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں یا طاؤس کی نقل کردہ ”مرسل“ روایات (زیادہ پسندیدہ ہیں)؟ تو انہوں نے فرمایا: یہ دونوں قریب کے مرتبہ کے ہیں۔

قَالَ عَلِيُّ وَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ مُرْسَلَاتُ أَبِي اسْحَقَ عِنْدِي شِبْهُ لَا شَيْءٍ وَالْأَعْمَشُ وَالتَّيْمِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ وَ مُرْسَلَاتُ ابْنِ عُيَيْنَةَ شِبْهُ الرِّيحِ ثُمَّ قَالَ إِي وَاللَّهِ وَ سَفِيَانُ بْنُ سَعِيدٍ .

علی بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: ابواسحق کی نقل کردہ ”مرسل“ روایات میرے نزدیک نہ ہونے کے برابر ہیں (یعنی بالکل غیر مستند ہیں)۔

اعمش، یحییٰ بن ابوکثیر (کی نقل کردہ ”مرسل“ روایات بھی اسی طرح ہیں)۔

ابن عیینہ کی نقل کردہ ”مرسل“ روایات ہوا کی طرح ہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا: ہاں اللہ کی قسم! سفیان بن سعید (یعنی سفیان ثوری کی نقل کردہ ”مرسل“ روایات کی بھی یہی حیثیت ہے)۔

قُلْتُ لِيَحْيَى فَمُرْسَلَاتُ مَالِكٍ قَالَ هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ ثُمَّ قَالَ يَحْيَى لَيْسَ فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَصَحُّ حَدِيثًا مِنْ مَالِكٍ .

میں نے یحییٰ سے پوچھا: امام مالک کی نقل کردہ ”مرسل“ روایات کی کیا حیثیت ہے؟ انہوں نے جواب دیا: وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہیں۔

یحییٰ بن سعید نے فرمایا: محدثین میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کی نقل کردہ روایات امام مالک کی نقل کردہ روایات سے زیادہ مستند ہوں۔

حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْقَطَّانَ يَقُولُ مَا قَالَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَجَدْنَا لَهُ أَصْلًا إِلَّا حَدِيثًا أَوْ حَدِيثَيْنِ .

سوار بن عبداللہ عنبری بیان کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید القطان کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے: حسن (بصری) جب یہ کہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا ہے (یعنی صحابی کا واسطہ ذکر کیے بغیر ”مرسل“ روایت نقل کر دیں) تو ہمیں (ان کی نقل کردہ ایسی روایات) میں سے ہر ایک کی اصل (یعنی دوسری سند) مل گئی صرف ایک یا دو احادیث ایسی تھیں (جن کی سند ہمیں نہیں مل سکی)۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَمَنْ ضَعَّفَ الْمُرْسَلَةَ فَإِنَّهُ ضَعَّفَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ هُوَ لِأَيِّ الْأَيْمَةِ قَدْ حَدَّثُوا عَنِ النَّبَاتِ وَغَيْرِ النَّبَاتِ فَإِذَا رَوَى أَحَدُهُمْ حَدِيثًا وَأَرْسَلَهُ لَعَلَّهُ أَخَذَهُ عَنْ غَيْرِ نَفْسٍ قَدْ تَكَلَّمَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ فِي مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ ثُمَّ رَوَى عَنْهُ .

امام ترمذی فرماتے ہیں: جو لوگ ”مرسل“ حدیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں وہ ایسی روایت کو اس حوالہ سے ضعیف

قرار دیتے ہیں کہ ان امر نے ثقہ اور غیر ثقہ (ہر طرح کے) راویوں کے حوالہ سے روایات نقل کی ہیں۔ تو جب ان حضرات میں سے کسی ایک نے کوئی حدیث ”مرسل“ روایت کے طور پر نقل کی ہو تو ہو سکتا ہے کہ اُس نے وہ روایت کسی غیر ثقہ راوی سے حاصل کی ہو۔ (مثال کے طور پر) حسن بصری، معبد جہنی کی تصدیق بھی کرتے ہیں اور پھر اُس کے حوالہ سے روایت بھی نقل کر دیتے ہیں۔

حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مُعَاذِ الْبَصْرِيِّ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ حَدَّثَنِي أَبِي وَعَمِّي قَالَا سَمِعْنَا الْحَسَنَ يَقُولُ أَيَّاكُمْ وَمَعْبَدًا الْجَهَنِّيَّ فَإِنَّهُ ضَالٌّ مُضِلٌّ .

◆◆ بشر بن معاذ بصری، مرحوم بن عبد العزیز عطار کے حوالہ سے اُن کے والد اور چچا کے حوالہ سے حسن بصری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: معبد جہنی سے بچو! کیونکہ وہ گمراہ ہے اور گمراہ کرنے والا ہے۔

قَالَ أَبُو عَيْسَى: وَيُرْوَى عَنِ الشَّعْبِيِّ حَدَّثَنَا الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ وَكَانَ كَذَّابًا وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ وَأَكْثَرَ الْفَرَائِضِ الَّتِي يَرَوِيهَا عَنْ عَلِيٍّ وَغَيْرِهِ هِيَ عَنْهُ وَقَدْ قَالَ الشَّعْبِيُّ الْحَارِثُ الْأَعْوَرُ عَلَّمَنِي الْفَرَائِضَ وَكَانَ مِنَ الْفَرِضِ النَّاسِ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: امام شعبی سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ حارث اعور نے ہمیں یہ حدیث سنائی ہے: یہ شخص کذاب تھا اور شعبی نے اس کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہما اور دیگر صحابہ کرام سے منقول وراثت سے متعلق بیشتر روایات اسی شخص کے حوالہ سے منقول ہیں۔ شعبی کہتے ہیں: حارث اعور نے مجھے علم وراثت کی تعلیم دی ہے اور وہ علم وراثت کے سب سے بڑے ماہر تھے۔

قَالَ: وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ بَشَّارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ يَقُولُ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ سُفْيَانَ بْنِ عَيْسَةَ لَقَدْ تَرَكْتُ لِجَابِرِ الْجَعْفِيِّ بِقَوْلِهِ لَمَّا حَكَمْنِي عَنْهُ أَكْثَرَ مِنْ أَلْفِ حَدِيثٍ ثُمَّ هُوَ يُحَدِّثُ عَنْهُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَتَرَكَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ حَدِيثَ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ

◆◆ امام ترمذی بیان کرتے ہیں: میں نے محمد بن بشار کو عبد الرحمن بن مہدی کا یہ قول نقل کرتے ہوئے سنا ہے: کیا آپ لوگوں کو سفیان بن عیینہ پر حیرت نہیں ہوتی؟ میں نے تو جابر جعفی کو سفیان کے اس قول کی وجہ سے متروک قرار دیا تھا، جب انہوں نے جابر کے حوالہ سے ایک ہزار سے زیادہ (جھوٹی روایات منقول ہونے) کا ذکر کیا تھا، لیکن سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے احادیث روایت کر دیتے ہیں۔

محمد بن بشار بیان کرتے ہیں: عبد الرحمن بن مہدی نے بھی جابر جعفی کی نقل کردہ روایات کو متروک قرار دیا ہے۔

وَقَدْ احْتَجَّ بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْمُرْسَلِ أَيْضًا .

حَدَّثَنَا أَبُو عَيْسَى بْنُ أَبِي السَّفَرِ الْكُوفِيُّ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ قُلْتُ لِأَبِرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ أَسْنَدِي لِي عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ إِذَا حَدَّثْتُكَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ فَهُوَ الَّذِي سَمَّيْتُ وَإِذَا قُلْتُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ فَهُوَ عَنْ غَيْرٍ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ .

﴿﴾ بعض اہل علم نے ”مرسل“ روایت کو مستند تسلیم کیا ہے۔

ابو عبیدہ سعید شعبہ کے حوالہ سے اعمش کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے ابراہیم نخعی سے کہا: آپ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول روایات کی سند بیان کریں؟ تو ابراہیم نخعی بولے: جب میں کسی ایک شخص کے حوالہ سے حضرت عبداللہ سے کوئی روایت نقل کروں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ میں نے وہ روایت صرف اسی شخص سے سنی ہے اور جب میں یہ کہہ دوں کہ حضرت عبداللہ نے یہ بات بیان کی ہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ کئی راویوں کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ اخْتَلَفَ الْإِئِمَّةُ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فِي تَضْعِيفِ الرِّجَالِ كَمَا اخْتَلَفُوا فِي سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْعِلْمِ ذَكَرَ عَنْ شُعْبَةَ أَنَّهُ ضَعَّفَ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ وَعَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمَ بْنَ جُبَيْرٍ وَتَرَكَ الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ ثُمَّ حَدَّثَ شُعْبَةُ عَمَّنْ هُوَ دُونَ هَؤُلَاءِ فِي الْحِفْظِ وَالْعَدَالَةِ . حَدَّثَ عَنْ جَابِرِ الْجَعْفِيِّ وَابِرَاهِيمِ بْنِ مُسْلِمِ الْهَجَرِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُرْزَمِيِّ وَغَيْرِ وَاحِدٍ مِمَّنْ يُضَعَّفُونَ فِي الْحَدِيثِ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: اہل علم ائمہ نے رجال کی تضعیف کے حوالہ سے بھی اختلاف کیا ہے جس طرح ان حضرات نے دیگر پہلوؤں کے بارے میں اختلاف کیا ہے۔

شعبہ کے بارے میں منقول ہے کہ انہوں نے ابوزبیر مکی، عبدالملک بن ابوسلیمان، حکیم بن جبیر کو ضعیف قرار دیا اور ان سے منقول روایات کو ترک کر دیا۔

پھر شعبہ نے ان حضرات کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں وہ حفظ اور عدالت کے اعتبار سے ان صاحبان سے کم مرتبہ کے ہیں۔

شعبہ نے جابر جعفی، ابراہیم بن مسلم، ہجری، محمد بن عبید اللہ عزمی اور دیگر کئی ایسے راویوں سے احادیث روایت کی ہیں جنہیں علم حدیث میں ضعیف قرار دیا گیا ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ نَهَانَ بْنِ صَفْوَانَ الْبَصْرِيُّ حَدَّثَنَا أُمِيَّةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ قُلْتُ لِشُعْبَةَ تَدْعُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي سُلَيْمَانَ وَتُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعُرْزَمِيِّ قَالَ نَعَمْ .

﴿﴾ محمد بن عمرو بن نہان بن صفوان بصری امیہ بن خالد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے شعبہ سے کہا: آپ نے عبدالملک بن ابوسلیمان کو ترک کر دیا ہے جبکہ آپ محمد بن عبید اللہ عزمی کے حوالہ سے حدیث روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں!

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَقَدْ كَانَ شُعْبَةُ حَدَّثَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ثُمَّ تَرَكَهُ وَيُقَالُ إِنَّمَا تَرَكَهُ لَمَّا تَفَرَّدَ بِالْحَدِيثِ الَّذِي رَوَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّجُلُ إِحْقُّ بِشَفْعَتِهِ يُنْتَظَرُ بِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا إِذَا كَانَ طَرَفَهُمَا وَاحِدًا وَقَدْ بَكَتْ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْإِئِمَّةِ وَحَدَّثُوا عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ وَحَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: شعبہ نے پہلے عبدالملک بن ابوسلیمان کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں پھر بعد میں انہیں ترک کر دیا۔

ایک قول کے مطابق شعبہ نے انہیں اُس وقت ترک کیا جب انہوں نے انفرادی طور پر وہ روایت نقل کی جو عطاء بن ابورباح کے حوالہ سے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے طور پر منقول ہے: آدمی شفعہ کرنے کا زیادہ حق رکھے گا، اگر وہ غیر موجود ہو تو دوسرے لوگ اُس کا انتظار کریں گے۔ یہ اُس وقت ہوگا جب اُن دونوں کا راستہ ایک ہو۔

جبکہ کئی ائمہ کے بارے میں یہ بات ثابت ہے کہ انہوں نے ابوزبیر عبدالملک بن ابوسلیمان اور حکیم بن جبیر کے حوالہ سے احادیث روایت کی ہیں۔

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ وَابْنُ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ قَالَ كُنَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ تَذَاكُرْنَا حَدِيثَهُ وَكَانَ أَبُو الزُّبَيْرِ أَحْفَظَنَا لِلْحَدِيثِ .

﴿﴾ احمد بن منیع، ہشام کے حوالہ سے حجاج اور ابن ابی لیلیٰ کے حوالہ سے عطاء بن ابی رباح کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے اُٹھ کر واپس جاتے تھے تو اُن کی نقل کردہ روایت کی تکرار کرتے تھے تو ہم میں سے ابوزبیر کو وہ حدیث زیادہ بہتر طور پر یاد ہوتی تھی۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الزُّبَيْرِ كَانَ عَطَاءٌ يُقَدِّمُنِي إِلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَحْفَظَ لَهُمُ الْحَدِيثِ .

﴿﴾ محمد بن یحییٰ بن ابوعمر کی سفیان بن عیینہ کے حوالہ سے ابوزبیر کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: عطاء حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مجھے آگے کر دیا کرتے تھے تاکہ میں اُن لوگوں کیلئے (حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ) حدیث یاد کر لوں۔

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيَّ يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ وَأَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ سُفْيَانُ بِيَدِهِ يَقْبِضُهَا .

﴿﴾ ابن ابی عمر سفیان کے حوالہ سے ایوب سختیانی کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ابوزبیر نے ابوزبیر نے مجھے یہ حدیث سنائی ہے۔ سفیان نے ہاتھ (کی انگلیوں) کو بند کرتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کیے۔

قَالَ أَبُو عِيْسَى: إِنَّمَا يَعْنِي بِذَلِكَ الْإِتْقَانَ وَالْحِفْظَ وَيُرْوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ كَانَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ يَقُولُ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ مِيزَانًا فِي الْعِلْمِ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اتقان اور حفظ کے حوالہ سے مستند تھے۔

عبداللہ بن مبارک سفیان ثوری کا یہ قول نقل کرتے ہیں: عبدالملک بن ابوسلیمان علم کا ترازو تھے۔

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ تَرَكَهُ شُعْبَةُ مِنْ

أَجَلِ الْحَدِيثِ الَّذِي رَوَاهُ فِي الصَّدَقَةِ يَعْنِي حَدِيثَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ كَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُمُوشًا فِي وَجْهِهِ قَبْلَ يَأْ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ حُمُوشُونَ دَرَاهِمًا أَوْ قِيمَتَهَا مِنَ الذَّهَبِ .

﴿﴾ ابو بکر علی بن عبداللہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے یحییٰ بن سعید سے حکیم بن جبیر کے بارے میں دریافت کیا، تو وہ بولے: شعبہ نے انہیں ان کی صدقہ کے بارے میں نقل کردہ روایت کی وجہ سے متروک قرار دے دیا تھا، یعنی وہ حدیث جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے طور پر منقول ہے۔

جو شخص لوگوں سے مانگے اور اُس کے پاس اتنا کچھ ہو، جس کی موجودگی میں مانگنے کی ضرورت نہ ہو، تو یہ چیز قیامت کے دن اُس کے چہرے پر نشان کے طور پر ہوگی۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! جس کی موجودگی میں مانگنے کی ضرورت نہ ہو، اُس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پچاس درہم یا اُن کی قیمت جتنا سونا۔

قَالَ عَلِيُّ قَالَ يَحْيَىٰ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرِ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَزَائِدَةَ قَالَ عَلِيُّ وَكَمْ يَرَىٰ يَحْيَىٰ بِحَدِيثِهِ بَأْسًا .

﴿﴾ علی یحییٰ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: سفیان ثوری اور زائدہ نے حکیم بن جبیر کے حوالہ سے احادیث نقل کی ہیں۔

علی بیان کرتے ہیں: یحییٰ بن سعید، حکیم بن جبیر کی نقل کردہ روایات میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غِيْلَانَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرِ بِحَدِيثِ الصَّدَقَةِ قَالَ يَحْيَىٰ بْنُ آدَمَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ صَاحِبُ شُعْبَةَ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ لَوْ غَيْرُ حَكِيمِ يُحَدِّثُ بِهِذَا فَقَالَ لَهُ سُفْيَانُ وَمَا لِحَكِيمٍ لَا يُحَدِّثُ عَنْهُ شُعْبَةُ أَلَّا نَعَمْ فَقَالَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ سَمِعْتُ زُبَيْدًا يُحَدِّثُ بِهِذَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ .

﴿﴾ محمود بن غیلان، یحییٰ بن آدم، سفیان ثوری، حکیم بن جبیر کے حوالہ سے صدقہ کے بارے میں روایت نقل کرتے

ہیں۔

یحییٰ بن آدم کہتے ہیں: شعبہ کے شاگرد عبداللہ بن عثمان نے سفیان ثوری سے کہا: کاش! حکیم کے علاوہ کسی اور راوی نے اسے نقل کیا ہوتا؟ تو سفیان نے اُن سے کہا: حکیم میں کیا خرابی ہے؟ کیا شعبہ اُس کے حوالہ سے احادیث روایت نہیں کرتے؟ تو عبداللہ نے جواب دیا: جی ہاں! تو سفیان ثوری بولے: میں نے زبیر نامی راوی کو محمد بن عبدالرحمن بن یزید کے حوالہ سے یہ روایت نقل کرتے ہوئے سنا ہے (یعنی انہوں نے اس روایت کی دوسری سند بیان کر دی)۔

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ حَسَنٌ فَإِنَّمَا أَرَدْنَا بِهِ حُسْنَ إِسْنَادِهِ عِنْدَنَا .

كُلُّ حَدِيثٍ يُرْوَى لَا يَكُونُ فِي إِسْنَادِهِ مَنْ يَتَّهَمُ بِالْكَذِبِ وَلَا يَكُونُ الْحَدِيثُ شَاذًا وَيُرْوَى مِنْ غَيْرِ وَجْهِ نَحْوَ ذَلِكَ فَهُوَ عِنْدَنَا حَدِيثٌ حَسَنٌ .

﴿﴾ امام ترمذی فرماتے ہیں: ہم نے اس کتاب میں جس روایت کو ”حدیث حسن“ قرار دیا ہے، تو اس سے مراد یہ

ہے کہ اس کی سند ہمارے نزدیک عمدہ ہے۔

ایسی ہر وہ حدیث جس کی سند میں کوئی ایسا راوی نہ ہو جس پر جھوٹ نقل کرنے کا الزام ہو اور جو حدیث شاذ نہ ہو اور کسی دوسری سند کے حوالہ سے بھی منقول ہے تو ایسی روایت ہمارے نزدیک ”حدیث حسن“ ہوگی۔

وَمَا ذَكَرْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ حَدِيثٌ غَرِيبٌ فَإِنَّ أَهْلَ الْحَدِيثِ يَسْتَفْرِبُونَ الْحَدِيثَ لِمَعَانٍ .  
رَبِّ حَدِيثٍ يَكُونُ غَرِيبًا لَا يُرْوَى إِلَّا مِنْ وَجْهِ وَاحِدٍ مِثْلَ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشْرَاءِ عَنْ  
أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمَا تَكُونُ الذِّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللِّبَةِ فَقَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فِخْدِهَا أَجْزَأَ عَنكَ فَهَذَا  
حَدِيثٌ تَفَرَّدَ بِهِ حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشْرَاءِ وَلَا يُعْرَفُ لِأَبِي الْعُشْرَاءِ عَنْ أَبِيهِ إِلَّا هَذَا الْحَدِيثُ وَإِنْ كَانَ  
هَذَا الْحَدِيثُ مَشْهُورًا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ . فَإِنَّمَا اشْتَهَرَ مِنْ حَدِيثِ حَمَادِ بْنِ سَلَمَةَ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ .  
ہم نے اس کتاب میں جس حدیث کو غریب قرار دیا ہے تو علم حدیث کے ماہرین حدیث کے غریب ہونے کو  
مختلف معانی میں استعمال کرتے ہیں۔

بعض اوقات کوئی حدیث اس حوالہ سے غریب ہوتی ہے کہ وہ صرف ایک ہی سند سے منقول ہوتی ہے جیسے حماد بن سلمہ نے  
ابو عشاء کے حوالہ سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا (شرعی) ذبح صرف حلق اور لبہ میں  
ہوتا ہے؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر تم جانور کی ران میں (تیر یا نیزہ) مار دو تو تمہارے لیے یہ بھی جائز ہوگا (یعنی وہ  
ذبح شمار ہوگا)۔

اس روایت کو ابو عشاء کے حوالہ سے نقل کرنے میں حماد بن سلمہ منفرد ہیں۔ ابو عشاء کی ان کے والد کے حوالہ سے صرف یہی  
ایک روایت منقول ہے اگرچہ اہل علم کے نزدیک یہ حدیث مشہور ہے۔  
یہ حدیث حماد بن سلمہ سے منقول ہونے کے حوالہ سے مشہور ہیں اور ہم اسے صرف انہی کے حوالہ سے منقول ہونے کے  
طور پر جانتے ہیں۔

وَرَبُّ رَجُلٍ مِنَ الْأَيْمَةِ يُحَدِّثُ بِالْحَدِيثِ لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِهِ وَيَشْتَهَرُ الْحَدِيثُ لِكَثْرَةِ مَنْ رَوَى عَنْهُ  
مِثْلَ مَا رَوَى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ  
هَيْبَةَ .

وَهَذَا حَدِيثٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ رَوَاهُ عَنْهُ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَشُعْبَةُ وَسُفْيَانُ  
الثَّوْرِيُّ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ .

بعض اوقات ائمہ میں سے کوئی امام کوئی روایت نقل کر دیتا ہے حالانکہ وہ روایت صرف اسی امام کے حوالہ سے  
منقول ہوتی ہے لیکن اس امام سے نقل کرنے والے راوی بکثرت ہوتے ہیں اور اس وجہ سے وہ حدیث مشہور ہو جاتی ہے۔  
جیسے عبد اللہ بن دینار نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ولاء کو فروخت کرنے اور اسے بہہ  
کرنے سے منع کیا ہے۔

ہم اس روایت کو صرف عبداللہ بن دینار سے منقول ہونے کے حوالہ سے جانتے ہیں۔

عبید اللہ بن عمر شعبہ سفیان ثوری، امام مالک، ابن عیینہ اور دیگر ائمہ نے اس روایت کو عبداللہ بن دینار کے حوالہ سے نقل کیا

ہے۔

وَرَوَى يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ فَوَهُمَ فِيهِ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ وَالصَّحِيحُ هُوَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ هَكَذَا رَوَى عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ .  
وَرَوَى الْمُؤَمَّلُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ شُعْبَةَ فَقَالَ شُعْبَةُ لَوِ دِدْتُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ دِينَارٍ أَدِنَ لِي حَتَّى كُنْتُ أَقُومُ إِلَيْهِ فَأَقْبِلُ رَأْسَهُ .

یحییٰ بن سلیم نے اس روایت کو عبید اللہ بن عمر کے حوالہ سے نافع کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، لیکن اسے نقل کرنے میں یحییٰ بن سلیم کو وہم ہوا ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ روایت عبید اللہ بن عمر کے حوالہ سے عبداللہ بن دینار کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔

عبدالوہاب ثقفی اور عبید اللہ بن نمیر نے اسے اسی طرح عبید اللہ بن عمر عبداللہ بن دینار کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے۔

مؤمل نے اس حدیث کو شعبہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میری یہ خواہش تھی کہ عبداللہ بن دینار مجھے یہ اجازت دیں تو میں اٹھ کر ان کے سر کو بوسہ دوں۔

قَالَ أَبُو عِيسَى: وَرَبَّ حَدِيثٍ إِنَّمَا يُسْتَعْرَبُ لِيَزِيدَ تَكُونُ فِي الْحَدِيثِ وَإِنَّمَا يَصِحُّ إِذَا كَانَتْ الزِّيَادَةُ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ مِثْلُ مَا رَوَى مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أَنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ وَزَادَ مَالِكٌ فِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

امام ترمذی فرماتے ہیں: بعض اوقات کوئی حدیث کسی روایت میں منقول ”اضافی الفاظ“ کی وجہ سے غریب قرار دی جاتی ہے۔ یہ اضافی نقل مستند شمار ہوتی ہے جبکہ یہ کسی ایسے شخص کے حوالہ سے منقول ہو جس کا حافظہ قابل اعتماد ہو۔ جیسے امام مالک بن انس نے نافع کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے رمضان میں صدقہ فطر کے طور پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کی ادا کیگی، ہر آزاد اور غلام مذکور و مؤنث مسلمان پر لازم قرار دی ہے۔

اس روایت میں لفظ ”مسلمان“ اضافی طور پر صرف امام مالک نے نقل کیا ہے۔

وَرَوَى أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ وَعَبِيدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَئِمَّةِ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

وَقَدْ رَوَى بَعْضُهُمْ عَنْ نَافِعٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَالِكٍ مِمَّنْ لَا يُعْتَمَدُ عَلَى حِفْظِهِ .  
 وَقَدْ أَخَذَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الْأَيْمَةِ بِحَدِيثِ مَالِكٍ وَاسْتَجَبُوا بِهِ مِنْهُمْ الشَّافِعِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَا إِذَا كَانَ  
 لِلرَّجُلِ عَيْدٌ غَيْرُ مُسْلِمِينَ لَمْ يُوَدَّ عَنْهُمْ صَدَقَةُ الْفِطْرِ وَاسْتَجَبَا بِحَدِيثِ مَالِكٍ فَإِذَا زَادَ حَافِظٌ مِمَّنْ يُعْتَمَدُ عَلَى  
 حِفْظِهِ قَبْلَ ذَلِكَ عَنْهُ .

◀◀ ایوب سختیانی، عبید اللہ بن عمر اور دیگر ائمہ نے اس روایت کو نافع کے حوالہ سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے، تاہم انہوں نے اس میں لفظ ”مسلمان“ ذکر نہیں کیا۔  
 بعض حضرات نے اسے نافع کے حوالہ سے اسی طرح نقل کیا ہے، جس طرح امام مالک نے نقل کیا ہے، لیکن ان حضرات کا حافظہ قابل اعتماد نہیں ہے۔

کئی ائمہ نے امام مالک کے نقل کردہ اضافی الفاظ کو اختیار کیا (یعنی اُس کے مطابق فتویٰ دیا ہے) اور اس روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ ان ائمہ میں امام شافعی اور امام احمد بن حنبل شامل ہیں۔ یہ دونوں حضرات فرماتے ہیں: اگر کسی شخص کے کچھ غیر مسلم غلام ہوں، تو وہ شخص اُن کی طرف سے صدقہ فطر ادا نہیں کرے گا (کیونکہ حدیث کے لفظ ”مسلمان“ سے یہ ثابت ہے کہ صدقہ فطر کی ادائیگی صرف مسلمانوں پر لازم ہے)۔

ان دونوں حضرات نے امام مالک کی نقل کردہ روایت کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔  
 لہذا جب (احادیث کا) کوئی ایسا حافظ جس کا حافظہ قابل اعتماد ہو وہ کوئی لفظ اضافی نقل کرے گا، تو یہ چیز اُس کی طرف سے قبول کی جائے گی۔

وَرَبَّ حَدِيثِ يُرْوَى مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ وَإِنَّمَا يُسْتَعْرَبُ لِحَالِ الْإِسْنَادِ .  
 حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ وَأَبُو هِشَامِ الرَّفَاعِيُّ وَأَبُو السَّائِبِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ الْأَسْوَدِ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ  
 بَرِيدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ جَدِّهِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ  
 يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مِعَى وَاحِدٍ .

قال أبو عيسى: هذا حديث غريب من هذا الوجه من قبل إسناده .  
 ◀◀ بعض اوقات کوئی حدیث کئی حوالوں سے منقول ہوتی ہے، لیکن اُس کی سند کی حالت کی وجہ سے اُسے ”غریب“ قرار دے دیا جاتا ہے۔

جیسے ابوکریب، ابوشام رفاعی، ابوصائب، حسین بن اسود، یہ سب حضرات بیان کرتے ہیں: ابواسامہ نے برید بن عبداللہ کے حوالہ سے اپنے دادا ابوبردہ کے حوالہ سے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کیا ہے:  
 ”کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے اور مؤمن ایک آنت میں کھاتا ہے۔“

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس حوالے سے اس سند کے اعتبار سے ”حسن غریب“ ہے۔  
 وَقَدْ رَوَى مِنْ غَيْرٍ وَجْهٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّمَا يُسْتَعْرَبُ مِنْ حَدِيثِ أَبِي مُوسَى .



سَأَلْتُ مَحْمُودَ بْنَ غِيْلَانَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ .  
 ﴿﴾ یہی حدیث دوسری سند کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کی گئی ہے اس حدیث کے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے حوالہ سے اسے غریب قرار دیا گیا ہے۔  
 میں نے محمود بن غیلان سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ حدیث ابوکریب کے حوالہ سے ابواسامہ سے منقول ہے۔

وَسَأَلْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ هَذَا حَدِيثُ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ لَمْ نَعْرِفْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ أَبِي كُرَيْبٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ فَقُلْتُ لَهُ حَدَّثَنَا غَيْرٌ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ بِهِذَا فَجَعَلَ يَتَعَجَّبُ وَقَالَ مَا عَلِمْتُ أَنْ أَحَدًا حَدَّثَ بِهِذَا غَيْرَ أَبِي كُرَيْبٍ وَقَالَ مُحَمَّدٌ كُنَّا نَرَى أَنَّ أَبَا كُرَيْبٍ أَخَذَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ فِي الْمَدَائِكَةِ .

﴿﴾ میں نے امام بخاری سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا تو وہ بولے: یہ حدیث ابوکریب کے حوالہ سے ابواسامہ سے منقول ہے اور ہم اس روایت کو صرف ابوکریب اور ابواسامہ کے حوالہ سے جانتے ہیں۔ میں نے ان سے کہا: کئی حضرات نے اس روایت کو ابواسامہ کے حوالہ سے اسی طرح نقل کیا ہے تو امام بخاری نے اس بات پر حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: میرے علم کے مطابق ابوکریب کے علاوہ اور کسی بھی شخص نے اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے۔

امام بخاری یہ فرماتے ہیں: ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ابوکریب نے کسی مذاکرے کے دوران ابواسامہ سے یہ روایت حاصل کی تھی۔  
 حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَتِ .  
 قَالَ أَبُو عِيْسَى: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ قِبَلِ إِسْنَادِهِ لَا نَعْلَمُ أَحَدًا حَدَّثَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرَ شَبَابَةَ .

﴿﴾ عبداللہ بن ابوزیاد اور دیگر راویوں نے شابہ بن سوار کے حوالہ سے شعبہ بکیر بن عطاء کے حوالہ سے حضرت عبدالرحمن بن یعمر رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کیا ہے: نبی اکرم ﷺ نے ”دباء“ اور ”مرفت“ استعمال کرنے سے منع کیا ہے۔

امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اپنی سند کے حوالہ سے غریب ہے ہمارے علم کے مطابق شعبہ کے حوالہ سے اس روایت کو صرف شابہ نے نقل کیا ہے۔

وَلَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْجِهٍ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُتْبَهَذَ فِي الدُّبَاءِ وَالْمَرْفَتِ وَحَدِيثُ شَبَابَةَ إِنَّمَا يُسْتَعْرَبُ لِأَنَّهُ تَفَرَّدَ بِهِ عَنْ شُعْبَةَ .

﴿﴾ دیگر کئی حوالوں سے نبی اکرم ﷺ سے یہ بات روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ”دباء“ اور ”مرفت“ میں

نبیذ تیار کرنے سے منع کیا ہے۔

شابہ کی نقل کردہ روایت کو اس حوالہ سے غریب قرار دیا گیا ہے کیونکہ شعبہ کے حوالہ سے اس نقل کرنے میں وہ منفرد ہیں۔

وَقَدْ رَوَى شُعْبَةُ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْحَجُّ عَرَفَةٌ فَهَذَا الْحَدِيثُ الْمَعْرُوفُ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ .

◀◀ شعبة سفیان ثوری نے اسی سند کے ہمراہ بکیر بن عطاء کے حوالہ سے حضرت عبدالرحمن بن یحییٰ کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کیا ہے:

”حج عرفہ (یعنی میدان عرفات میں وقوف) کا نام ہے۔“

یہ حدیث اس سند کے حوالہ سے علم حدیث کے ماہرین کے نزدیک معروف ہے۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنِي أَبُو مُزَاهِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ فَصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ وَمَنْ تَبِعَهَا حَتَّى يُقْضَى قَضَاؤُهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْقِيرَاطَانِ قَالَ أَصْغَرُهُمَا مِثْلُ أَحَدٍ .

◀◀ محمد بن بشار معاذ بن ہشام ان کے والد یحییٰ بن ابوکثیر کے حوالہ سے ابو مزاحم کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

”جو شخص جنازے کے ساتھ جائے اور نماز جنازہ ادا کرنے اُسے ایک قیراط ثواب ملے گا اور جو شخص جنازے کے ساتھ جائے یہاں تک کہ اُس کے فرض کو ادا کرے (یعنی دفن ہونے تک ساتھ رہے) تو اُسے دو قیراط ثواب ملے گا۔ لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! یہ دو قیراط کتنے ہوں گے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں میں سے چھوٹے والا اُحد پہاڑ جتنا ہوگا۔“

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَنَا أَبُو مُزَاهِمٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةَ فَلَهُ قِيرَاطٌ فَذَكَرَ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ .

◀◀ عبداللہ بن عبدالرحمن مروان بن محمد معاویہ بن سلام یحییٰ بن ابوکثیر ابو مزاحم حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں:

”جو شخص جنازہ کے ساتھ جائے اُسے ایک قیراط ثواب ملے گا۔“

اُس کے بعد انہوں نے حسب سابق حدیث نقل کی ہے۔

قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَالْأَخْبَرَنَا مَرْوَانُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى الْمُهَرَّبِيِّ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ سَفِينَةَ عَنِ السَّائِبِ سَمِعَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ .

◀◀ امام دارمی فرماتے ہیں: مروان نے معاویہ بن سلام یحییٰ ابوسعید حمزہ بن سفینہ سائب سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی ہے۔

قُلْتُ لِأَبْنِي مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ مَا الَّذِي اسْتَعْرَبُوا مِنْ حَدِيثِكَ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ حَدِيثُ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ .

وَسَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْمَاعِيلَ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ .

◆◆ (امام ترمذی کہتے ہیں:) میں نے امام دارمی سے پوچھا: عراق میں آپ کی نقل کردہ کون سی روایات کو غریب قرار دیا جاتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: سائب کی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے نقل کردہ روایات کو (غریب قرار دیا جاتا ہے)۔ اُس کے بعد انہوں نے یہ حدیث ذکر کی۔

میں نے امام بخاری کو یہ حدیث امام دارمی کے حوالہ سے بیان کرتے ہوئے سنا ہے۔

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ قَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّمَا يُسْتَعْرَبُ هَذَا الْحَدِيثُ لِحَالِ إِسْنَادِهِ لِرِوَايَةِ السَّائِبِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث دوسری سند کے حوالہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے منقول ہے۔

اس حدیث کو اس کی سند کی وجہ سے غریب قرار دیا گیا ہے کیونکہ اسے سائب نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے روایت کیا ہے۔

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعْقَلُهَا وَآتَوَّكَلُ أَوْ أَطْلِقُهَا وَآتَوَّكَلُ قَالَ أَعْقَلُهَا وَتَوَّكَلُ .

قَالَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هَذَا عِنْدِي حَدِيثٌ مُنْكَرٌ .

◆◆ ابو حفص عمرو بن علی یحییٰ بن سعید القطان کے حوالہ سے مغیرہ بن ابو قرہ سدوسی کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے:

”ایک شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! میں جانور کو باندھ کر توکل کروں یا اُسے کھلا چھوڑ کر توکل کروں؟ تو نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اُسے باندھ کر توکل کرو۔“

عمرو بن علی یحییٰ بن سعید کا یہ قول نقل کرتے ہیں: میرے نزدیک یہ حدیث ”منکر“ ہے۔

قَالَ أَبُو عِيْسَى: وَهَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ لَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ .

◆◆ امام ترمذی فرماتے ہیں: یہ حدیث اس سند کے حوالہ سے ”غریب“ ہے، ہم اس کے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کو صرف اسی سند کے حوالہ سے جانتے ہیں۔

وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمِيَّةَ الضَّمْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا .

﴿﴾ حضرت عمرو بن امیہ ضمری کے حوالہ سے نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند روایت نقل کی گئی ہے۔

وَقَدْ وَضَعْنَا هَذَا الْكِتَابَ عَلَى الْإِحْتِصَارِ لِمَا رَجَوْنَا فِيهِ مِنَ الْمَنْفَعَةِ بِمَا فِيهِ وَأَنْ لَا يَجْعَلَهُ عَلَيْنَا وَبِأَلَا

بِرَحْمَتِهِ آمِينَ .

﴿﴾ ہم نے اس کتاب کو مختصر طور پر مرتب کیا ہے اور ہمیں امید ہے کہ اس میں موجود معلومات (قارئین کیلئے) فائدہ

مند ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے وسیلہ سے (اسے ہمارے لیے دنیا و آخرت میں فائدہ مند بنائے!) اسے ہمارے لیے

وبال نہ بنائے! آمین!

## حرف اختتام

اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے فضل و کرم کے تحت ہم نے احادیث مبارکہ کی تیسری مستند ترین کتاب ”جامع ترمذی“ کے ترجمے تصحیح کے کام کو آج بروز سوموار ۱۱ ربيع الثانی ۱۴۳۲ھ بمطابق ۷ مارچ ۲۰۱۱ء کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہے۔ کسی بھی نیک کام کا پورا ہو جانا اللہ تعالیٰ کا عظیم فضل ہوتا ہے۔ کیونکہ اسی کی عطا کردہ توفیق مہیا کردہ وسائل ہمت اور صلاحیت کی بدولت ہی انسان کسی کام کو مکمل کر سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور اسے ہمارے اور ہمارے تمام متعلقین کے لئے دین دنیا و آخرت کی سعادت کامیابی، فوز و فلاح کے حصول کا ذریعہ اور باعث بنائے۔ آمین

محمد محی الدین

(اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں اور کوتاہیوں سے درگزر کرے)